فہرست کتاب کواکب الہداۃ ترجمۃ المشکاۃ

کتاب ایمان کی ۵
باب ۱ بڑے گناہ اور نفاق کی نشانیون مین ۲۶
باب ۲ وسوسے کے بیان مین ۳۳
باب ۳ ایمان لانے کا تقدیر پر ۳۸
باب ۴ ثابت کرنے مین عذاب قبر کے ۵۹
باب ۵ عمل کرنے کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ۶۹
کتاب علم کی ۹۴
کتاب طہارت کے بیان مین ۱۱۹
باب ۱ وضو کو واجب کرنیکے چیزون مین ۱۲۸
باب ۲ پایخانے کے آداب کا ۱۳۸
باب ۳ مسواک کے بیان مین ۱۵۲
باب ۴ وضو کے سنتون کا ۱۵۶
باب ۵ غسل کا ۱۶۷
باب ۶ جنب کے ساتھ ملے جلے رہنے وغیرہ کا ۱۷۴
باب ۷ پانی کے حکمون کا ۱۸۰
باب ۸ نجاستون کے پاک کرنیکا ۱۸۴
باب ۹ [illegible] ۱۹۰
باب ۱۰ تیمم کا ۱۹۳
باب ۱۱ سنت غسلون کا ۱۹۷
باب ۱۲ حیض کا ۱۹۹
باب ۱۳ مستحاضے کے مرض کا ۲۰۲
کتاب نماز کے بیان مین ۲۰۶
باب ۱ وقتون کا ۲۱۱
باب ۲ نماز جلدی پڑھنے کا ۲۱۵
باب ۳ نماز کی فضیلتون کا ۲۲۴
باب ۴ اذان کا ۲۲۷
باب ۵ اذان کی فضیلت وغیرہ ۲۳۲
باب ۶ تاخیر اذان کے بیان مین ۲۳۹
باب ۷ مسجدون کے بیان مین ۲۴۲
باب ۸ شرمگاہ ڈھانپنے کا ۲۶۳
باب ۹ سترہ کا ۲۶۸
باب ۱۰ نماز کے صفت کا ۲۷۳
باب ۱۱ تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھنے کے دعاؤن کا ۲۸۵
باب ۱۲ نماز مین قرأت کرنے کا ۲۹۰
باب ۱۳ رکوع کا ۳۰۵
باب ۱۴ سجدے کا ۳۱۰
باب ۱۵ تشہد کا ۳۱۶
باب ۱۶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا ۳۲۱
باب ۱۷ دعا کا التحیات کے بعد ۳۲۸
باب ۱۸ ذکر کا بعد نماز کے ۳۳۳
باب ۱۹ نماز مین درست اور نادرست ہین کامون کا ۳۴۲
باب ۲۰ سجدۂ سہو کا ۳۵۵
باب ۲۱ قرآن کے سجدونکا ۳۶۱
باب ۲۲ نماز کے منع وقتون کا ۳۶۶
باب ۲۳ جماعت کا ۳۷۳
باب ۲۴ صفون کے برابر کرنے کا ۳۸۶

باب ۲۵ امام و مقتدی کی جگہ کا نماز مین ۳۹۴
باب ۲۶ امامت کرنے کا ۳۹۹
باب ۲۷ امام پر لازم ہین جو چیزونکا ۴۰۵
باب ۲۸ مقتدی پر متابعت لازم ہی جن چیزونکا ۴۰۷
باب ۲۹ ایک نماز دو بار پڑہنے کا ۴۱۵
باب ۳۰ سنت نمازون اور اسکی فضیلتونکا ۴۱۹
باب ۳۱ رات کو نماز پڑہنے کا ۴۳۰
باب ۳۲ رات کی نماز کو اٹھتے وقت کہنے کی دعا ۴۴۰
باب ۳۳ رات کو اٹھنے پر خواہش دلانیکا ۴۴۴
باب ۳۴ میانہ روی کے عمل مین ۴۵۱
باب ۳۵ وتر کا ۴۵۶
باب ۳۶ قنوت کا ۴۶۸
باب ۳۷ رمضان کے مہینے مین قیام کرنیکا ۴۷۱
باب ۳۸ نماز چاشت کا ۴۷۹
باب ۳۹ نفل کا ۴۸۴
بیان ۴۰ صلوۃ تسبیح کا ۴۸۸
باب ۴۱ سفر کی نماز کا ۴۹۰
باب ۴۲ جمعہ کی نماز کا ۵۰۰
باب ۴۳ جمعہ واجب ہونیکا ۵۰۹
باب ۴۴ پاکی اور سویرے جانے کے بیان مین ۵۱۲
باب ۱ خطبہ اور نماز کا ۵۱۹
باب ۴۶ خوف کی وقت کے نماز کا ۵۲۶
باب ۴۷ دونون عید کی نماز کا ۵۳۲
باب ۴۸ قربانی کا ۵۴۳
باب ۴۹ عتیرے کا ۵۵۱
باب ۵۰ نماز مین سورج گہن اور چاند گہن کے ۵۵۲
باب ۵۱ سجدۂ شکر مین ۵۵۹
باب ۵۲ مینہہ طلب کرنے کا ۵۶۱
باب ۵۳ باؤن کا ۵۶۷
کتاب جنازون کی ۵۷۲
باب ۱ بیمار پرسی کا ۵۷۲
باب ۲ موت کی آرزو اور اسکی یاد کا ۶۰۳
باب ۳ جو کچھ کہا جاتا ہی محتضر کے پاس ۶۱۱
باب ۴ مردے کے غسل اور کفن دینے کا ۵
باب ۵ جنازے کے ساتھ چلنے اور اس پر نماز پڑھنے کا ۶۲
باب ۶ میت کو دفن کرنے کا
باب ۷ مردے پر رونے کا
باب ۸ زیارت قبور کا

مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح

یہہ کتاب ہدایت انتساب ترجمہ کی ہوی جناب امیر ابن امیران امیر نبیرۂ خواہر جناب نواب
والاجاہ جنت آرامگاہ غلام غوث الثقلین نواب محمد تقی حسین امیر الدولہ بہادر
امیر جنگ حال ادام اللہ تعالی ظلالہم کی کواکب الہداۃ ترجمۃ المشکاۃ کرکے نام
رکھی گئی جناب افضل عرفاء عصر اکمل شیوخ دہر جناب حضرت مولانا مولوی محمد جعفر صاحب مدظلہ العالی کی

کواکب الہداۃ بترجمۃ المشکاۃ

دلائل النجاۃ بترجمۃ المشکاۃ

تصحیح کی ہوی عالم کامل عارف ماہر جناب مولوی سید عبد القادر صاحب حسینی القادری
اور فاضل آگاہ عارف باللہ جناب مولوی عطاء اللہ صاحب اور عالم فنون عقلیہ ونقلیہ ماہر
ذو تمیز جناب مولوی سید عبد العزیز صاحب اور تصحیح کی ہوی اور دلائل النجاۃ ترجمۃ المشکاۃ
کرکے نام رکھی ہوی جناب افضل علما اکمل فضلا مولوی سید مرتضی صاحب کی اہتمام سے
سید جلال الدین او خط سے سید ابراہیم محمود رقم کے سنہ ۱۲۴۸ ہجری میں حلیہ طبع سے مزین ہوی

مطبوع مطبع مظہر العجائب مدراس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ نَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الَّذِیۡ نَشۡهَدُ اَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ محامد بے شمار اور ثنایاے بے انحصار اس پاک پروردگار کو سزاوار ہی جسنے متن متین قرآن مبین کو ہماری ہدایت کے لئے نازل کرکے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ کی خلعت سے سرفراز فرمایا جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَظُمَ بُرۡهَانُہٗ اور درود نامحدود اور سلام غیر معدود اس رسول محمود کو لایق ہی جسنے ہمارے دین متین کی تکمیل کے واسطے احادیث بے حساب اپنی زبان مبارک سے ارشاد کرکے اَنۡتُمۡ تُتِمُّوۡنَ سَبۡعِیۡنَ اُمَّۃً اَنۡتُمۡ خَیۡرُهَا وَاَکۡرَمُهَا کی نعمت سے ممتاز فرمایا رَفَعَ ذِکۡرَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ اور تمامی آل اطہار اور اصحاب کبار پر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

امّا بعد اضعف عباد اللہ رب الکونین غلام غوث الثقلین محمّد تقی حسین مخاطب و مشہور بہ امیر الدولہ بہادر امیر جنگ حال ابن حضرت نواب امیر الدولہ عبد القادر خان بہادر امیر جنگ مغفور ابن حضرت نواب خیر الدینخان بہادر منصب دار بادشاہی رحمۃ اللہ علیہ نبیرۂ خواہر جناب فیضماب نواب والاجاہ جنت آرامگاہ بادشاہ کرناٹک علیہ الرحمۃ الی دور الفلک کہتا ہی کہ شریف ترین علوم علم حدیث شریف ہی کیونکہ وہ اشرف موجودات کا کلام ہی فی الحقیقت اشرف کا کلام بھی اشرف ہوا کرتا ہی کَلَامُ الۡمَلِکِ مَلِکُ الۡکَلَامِ لیکن وہ کلام اشرف زبان عربی مین رہنے کے سبب سے اکثر لوگ جو کم استعداد ہین اس سے فایدہ مند نہین ہو سکتے اس لئے عاصی نے چاہا کہ کوئی کتاب حدیث شریف کی ہندی زبان مین صاف صاف ترجمہ کرون تا دیندار بھائیون کو نفع پہنچے اور اس عاصی کے لئے وہ کتاب وسیلہ نجات عقبیٰ ہووے پس دیکھا کہ کتاب مشکاۃ المصابیح محدثون کے پاس بہت معتبر اور متداول ہی اور اسمین مندرج ہین سو حدیثون سے ہر قسم کے مشکلات حل ہو سکتے ہین باوجود قلت بضاعت اور تنگی فرصت کے مولانا شیخ عبد الحق دہلوی

ف۱ یعنی بہترین امت ۱۲

ف۲ یعنی تم ختم کرنے والے ستر امتون کے ہو تم بہترین انکے اور بزرگترین انکے ہو نزدیک اللہ کے ۱۲

یعنی ہو ۱۲

ف۳ کلام بادشاہ کا بادشاہ کلام کا ہی ۱۲

کی فارسی شرح کے مطالب کے ساتھ اُس کتابِ جلیل القدر کا ترجمہ کرکے **کواکبُ الہداۃ ترجمۃ المشکاۃ** نام رکھا۔ اور ایک مقدمہ کہ جسمین مشکاۃ المصابیح کے دیباچے کا خلاصہ اور چند فوائد ضروری مذکور مین اِس کتاب کے دیباچے مین داخل کردیا اور تاریخ اتمام اسکی **شریعۃ رسول** اور ابتدائے طبع کی **وحی پیغمبر** مُلہم ہوئی۔ اب ناظرین کاملین سے امید یہہ ہے کہ اگر کسی جا پر خطائے بشری نظر آوے تو قلمِ اصلاح سے درست کردین اور اس عاصی کو دعائے خیر سے یاد فرماوین

مقدمہ امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود نے حدیث کے فن مین ایک کتاب تیار کرکے مصابیح الاحادیث نام رکھا لیکن اسناد اور راویون کے اسما اختصار کے سبب سے دوسری کتابون کے اعتماد پر چھوڑ دیا۔ بعدہ شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری تبریزی نے اُس کتاب مین اسناد وغیرہ داخل کرکے مشکاۃ المصابیح سے موسوم کیا

فائدہ محدثین کی اصطلاح مین حدیث اُسکو کہتے ہین کہ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی زبانِ مبارک سے فرمائے ہون یا خود کئے ہون یا کوئی شخص آپ کے روبرو کیا ہو تو آپ اُسکو جایز رکھے ہون۔ اول قسم کو حدیثِ قولی کہتے ہین دوسری کو حدیثِ فعلی اور تیسری کو حدیث تقریری۔

فائدہ علماے حدیث نے متنِ حدیث کا اندازہ کیا تو تخمیناً لاکھ حدیثین پائی گئین اُنمین احکامی احادیث تین ہزار ہین جیسا کہ قرانِ مجید کی آیتین کل چھ ہزار چھ سو ساٹھ پر چھ ہین اُن مین احکامی آیات فقط پانچ سو ہین باقی قصے اور اوراد وغیرہ کذا فی نور الانوار

فائدہ ابتداے اسلام مین کتنی مدت تک کسی نے احادیث کو جمع کرکے کوئی کتاب نہین بنائی۔ سب لوگ زبانی یاد رکھا کرتے تھے اور زبانی ہی تعلیم و تعلم کیا کرتے تھے۔ پہلے ابنِ جریج اور امام مالک اور ربیع تصنیف و تالیف کرنا شروع کئے بعدہ بہت سی تالیفین ہوئین۔ لیکن تمامی کتابون مین نہایت مشہور چھ کتابین ہین جنکو صحاحِ ستہ کہتے ہین یعنے صحیح بخاری صحیح مسلم صحیح ابوداؤد صحیح ترمذی صحیح نسائی صحیح ابن ماجہ۔

فائدہ اس کتاب کے دو سو نو پر سات باب ہین ہر ایک باب مین تین فصل ہین اِس ترتیب سے کہ پہلی فصل مین بخاری یا مسلم یا ہر دو کے لائے ہوے احادیث ہین۔ دوسری فصل مین وے احادیث ہین جنکو بخاری اور مسلم کے سواے دوسرے امامان لائے ہین جیسے ابی عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی اور ابی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی اور ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی اور ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی اور ابی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی اور ابی عبد الرحمان احمد بن شعیب النسائی اور ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجۃ القزوینی اور ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمان الدارمی اور ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی اور ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی اور ابی الحسن رزین بن معاویۃ العبدری اور سواے اِنکے دوسرے بھی ہین۔ تیسری فصل مین چند حدیثین مناسب اُس باب کے لائی گئی ہین راویون کے نشان اور سند سے اگرچہ سلف و خلف سے بھی منقول ہوئی ہون

فائدہ اصلِ اقسام حدیث کی تین ہین صحیح حسن ضعیف۔ صحیح اعلی ہے اور ضعیف ادنی اور حسن اوسط درجے مین۔ دوسرے سب اقسام انہین تین قسم مین داخل ہین صحیح حدیث اُسکو کہتے ہین کہ جسکو عادل پرہیزگار خوب یاد رکھنے والا ہر زمانے مین روایت کیا

فائدہ ۶ تعداد احادیث روایت ابوہریرہ ۵۳۷۴ عبداللہ بن عمر الخطاب ۲۶۳۰ عائشہ ۲۲۱۰ انس بن مالک ۲۲۱۰ عبداللہ بن عباس ۱۶۶۰ جابر بن عبداللہ ۱۵۴۰ ابوسعید الخدری ۱۱۷۰ عبداللہ بن مسعود ۸۴۸ عبداللہ بن عمرو بن العاص ۷۰۰ علی بن ابی طالب ۵۸۶ عمر بن الخطاب ۵۳۷ ام سلمہ ام المومنین ۳۷۸ ابوموسی الاشعری ۳۶۰ براء بن عازب ۳۰۵ ابوذر الغفاری ۲۸۱ سعد بن ابی وقاص ۲۷۱ ابوامامۃ الباہلی ۲۵۰ ابوبکر الصدیق ۱۴۲ عثمان بن عفان ۱۴۶ سہل بن سعد ۱۸۸ عبادۃ بن الصامت ۱۸۱ ابوالدرداء ۱۷۹ ابوقتادہ ۱۷۰ بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ۱۶۷ ابی بن کعب ۱۶۴ معاویۃ بن ابی سفیان ۱۶۳ معاذ بن جبل ۱۵۷ ابوایوب الانصاری ۱۵۵ مغیرۃ بن شعبہ ۱۳۶ ابوبکرۃ ۱۳۲ اسامۃ بن زید ۱۲۸ ثوبان مولی رسول اللہ ۱۲۸ نعمان بن بشیر ۱۲۴ سمرۃ بن جندب ۱۲۳ ابومسعود الانصاری ۱۰۲ جریر بن عبداللہ البجلی ۱۰۰ عبداللہ بن ابی اوفی ۹۵ زید بن ثابت ۹۲ زید بن خالد ۸۱ عوف بن مالک [illegible] عدی بن حاتم [illegible]

ہو اور اُس مین کوئی مخفی عیب نہو اور معتبر لوگون کے مخالف بھی نہو اسکو صحیح لذاتہ کہتے ہین حسن حدیث وہ ہی کہ حدیث صحیح کی شرطون سے کسی ایک شرط مین قصوری راہ پائی ہو جیسا اُسکے راوی کا یاد صحیح حدیث کے راوی ہے یاد کے برابر نہو اسکو حسن لذاتہ بولتے ہین ضعیف حدیث وہ ہی کہ صحیح کی شرطون سے ایک شرط ہو یا زیادہ نہ پایا جاوے

فائدہ صحیح حدیث کا راوی ایک ہو تو اسکو حدیث غریب اور فرد کہتے ہین۔ اگر دو راوی ہون تو اُسکو عزیز کہتے ہین اگر دو سے زیادہ راویان ہون تو اُسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہین۔ اگر راویان اُسکے ہر زمانے مین اسقدر زیادہ ہون کہ عقل و عادت کے رو سے بالکل جھوٹ کا گمان نہو تو اُس حدیث کو متواتر کہتے ہین۔

فائدہ حدیث ضعیف مین اگر ابتداے سند سے راوی ساقط ہو تو اسکو معلق کہتے ہین اور اگر آخر سند سے تابعی کے اوپر کا راوی یعنے صحابی ساقط ہو تو اسکو مرسل کہتے ہین جیسا کوی تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اگر پے در پے راویان ساقط ہو تو اسکو معضل کہتے ہین اور اگر پے در پے ساقط نہو بلکہ دو یا تین جاے سے ساقط ہو تو اسکو منقطع کہتے ہین اور اگر راوی حدیث کا جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو تو اسکو موضوع کہتے ہین اور اگر جھوٹ سے متہم ہو تو اسکو متروک کہتے ہین اور اگر راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا وہمی ہو یا روایت اسکی معتبر راویون کے برخلاف ہو یا راوی اسکا فاسق یا بدعتی ہو تو اسکو منکر کہتے ہین

فائدہ حدیث ضعیف اگر متعدد طریقون سے ثابت ہونے سے اسکا ضعف اُٹھ جاکے حسن حدیث کے درجے کو پہنچتی ہی لیکن اسکو حسن لغیرہ کہتے ہین جیسا اول کو حسن لذاتہ نام رکھتے ہین اسطرح حدیث کے شرطون کی قصوری جاتے رہنے سے حسن صحیح حدیث کے درجے کو پہنچتی ہی لیکن اسکو صحیح لغیرہ کہتے ہین جیسا اول کو صحیح لذاتہ بولتے ہین

فائدہ علماء محدثین اپنے قانون و شرائط پر نظر کرکے کسی حدیث مین سخن کرتے ہین تو غرض انکی تحقیق اور اسکی اسناد کی صحت حاصل کرنی مطلوب ہی یہہ نہین کہ وہ انکے نزدیک بعید و محال ہی حاشا وکلا وہو الموفق للمرام والمعین علی الاتمام

عن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

روایت ہی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتھ ہوتے ہین یعنے کوی عمل بغیر نیت کے مقبول نہین ہوتا اور اسکا ثواب نہین ملتا **فائدہ** عمل دو طرح پر ہوتے ہین ایک مقصود بالذات جیسی نماز یہہ قسم بدون نیت کے نہ اسکا ثواب ملتا نہ وہ صحیح ہوتی ہی دوسرا قسم وہ وسیلہ ہوتا ہی دوسرے عمل کا جیسا وضو اس مین اگر نیت کیا تو ثواب اسکا پایا اگر نیت نہ کیا تو ثواب وضو کا نہین پاتا مگر نماز اس وضو سے درست ہو جاتی ہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کا یہی ہی اور تینون امامون کے پاس بے نیت کے نہ وضو کا ثواب ملتا ہی نہ اس وضو سے نماز درست ہوتی ہی۔ جاننا چاہیے کہ نیت کرنا کام دل کا ہی زبان سے کہنے کی حاجت نہین اسیواسطے نماز کی نیت زبان سے کہنا کچھہ شرط نہین اور کوی روایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آئی ہی کہ آپ نیت زبان سے کہے ہین لیکن فقیہ لوگ کہتے ہین کہ زبان سے بھی کہنا مستحب ہی تا دل و زبان موافق اور ظاہر و باطن مطابق رہین

[illegible]

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی اور مرد وہی پاوے جو نیت کرے یعنے آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہی اور اسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہی اس اجمال کی آپ تفصیل فرماتے ہین فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ سو جس کا نکلنا گھر سے اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہی سو نکلنا اسکا اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہی یعنے جسنے اللہ اور رسول کی خوشنودی کے واسطے گھر سے نکلا وہ مقبول ہوا اور بڑا اجر پایا وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوِ امْرَأَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ اِلَیْہِ اور جسکا نکلنا دنیا کے طرف ہی کہ پاوے اسکو یا کسی عورت کے واسطے ہی کہ نکاح کرے اسکو سو نکلنا اسکا اسی کی طرف ہی جدہر وہ نکلا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر کہتے ہین کہ اس حدیث کے معتبر راوی اڑہائی سو آدمی ہین بعضون نے کہا سات سو راوی ہین **فائدہ** حدیث مین آیا ہی کہ نیت مومن کی بہتر ہی اسکے عمل سے کیونکہ نیت نیک عمل کی کرتے ہی اس عمل کا ثواب کامل اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہی اور عمل کرنا اگرچہ عبادت ہی لیکن موقوف ہی نیت پر دوسرا وجہ یہہ ہی کہ جگہہ نیت کی دل ہی اور دل مکان معرفت اور عرش پروردگار عالم کا ہی اور عرش سے فرش تک کوئی جگہہ اسکے برابر اللہ تعالی کے پاس عزیز تر نہین تیسرا وجہہ یہہ ہی کہ نیت پایدار اور باقی رہتی ہی اور عمل ناپایدار اور فانی اور بہشت مین بہشتیان اور دوزخ مین دوزخیان ہمیشہ رہنے کا سبب اُن اُن کی نیت بڑی ہی چوتھا وجہ عمل بسبب ریا کے فاسد ہو جاتا ہی اور نیت خیر کو ریا نہین لگاتی کیونکہ وہ باطن مین ہی پانچوان وجہ یہہ ہی کہ مومن ایک وقت مین کئے نیت اعمال خیر کے کر سکتا ہی اور کئے عمل ایک ہی وقت مین کر سکنا ممکن نہین ہی اور ثواب کو نیت کے کچھ حد و انتہا نہین

کتاب الایمان

کتاب ایمان کی

فائدہ ایمان لانا دو طور پر ہوتا ہی ایک مجمل کہ جو جو چیز رسول خدا نے خدا تعالی کے پاس سے لا کر پہنچائے ہین اُن سب پر بغیر تفصیل کے ایمان لانا دوسرا مفصل کہ جدا جدا ہر حکم اور ہر چیز پر یقین لانا اور حقیقت ایمان کی وہ ہی کہ دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرنا شرط ہی احکام جاری کرنے کے واسطے اور عمل نیک حقیقت مین ایمان کی داخل نہین بلکہ نیک عمل سے ایمان کامل ہوتا ہی اور ایمانِ بے عمل ناقص ہی اور مذہب اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ فاسق مومن ہی اسپر اسلام کے احکام جاری کرتے ہین اور اسکو مسلمانون کے قبرستان مین دفن کرتے ہین اور صحابہ اور سلف کا بھی یہی اعتقاد تھا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ روایت ہی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے اس وقت کہ ہم تھے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ یکایک ظاہر ہوا ہمارے پاس ایک شخص جسکے نہایت سپید کپڑے سخت سیاہ بال لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ دکھائی نہین دیتا تھا اسپر نشان سفر کا اور نہ پہچانتا تھا اسکو ہم مین سے کوئی یعنے وہ شخص اس شہر کا نتھا اگر وہ یہان کا ہوتا تو ہم اسکو پہچانتے ہوتے حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ

رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ یہان تگ کہ آبیٹھا وہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر لگا دئے اپنے زانون کو حضرت کے زانوون سے اور رکھے اپنے ہاتھہ حضرت کے زانوون پر یا اپنے زانوون پر جیسا شاگرد استاد کے روبرو بیٹھتا ہی وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ اور کہا ای محمد بتلاؤ مجھکو اسلام کی حقیقت قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمایا اسلام یہہ ہی کہ گواہی دیوے تو کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور محمد بہیجے اللہ کے ہین خلایق کیطرف احکام پہنچانے کے لئے **فائدہ** اسلام کے پانچ رکن ہین اس مین یہہ پہلا رکن ہی وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ ٹہیک پڑہے تو نماز اسکے ارکان کی تعدیل کرے اور سنتون اور آداب کو نگہہ رکھے یہہ دوسرا رکن ہی وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ اور دیوے تو زکات **فائدہ** مال کا زکوۃ دینے سے مال مین برکت ہوتی ہی اور مال پاک ہوتا ہی یہہ تیسرا رکن ہی وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ اور روزے رکھے رمضان کے **فائدہ** شرع مین روزہ اسکو کہتے ہین کہ کہانے پینے جماع کرنے سے باز رہے بعضے علما اور سفیان ثوری کے پاس غیبت کرنے سے بہی روزہ ٹوٹ جاتا ہی کامل روزہ وہ کہ سب اعضا اور حواس کو اللہ اور رسول کی نافرمانی سے باز رکھے یہہ چوتہا رکن ہی وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور حج کرے اللہ کے گہر کا اگر مقدور ہو تجہکو اس کیطرف راہ کی یعنے کہانے پینے کا اسباب اور سواری اور خاطر جمعی راہ کی اگر میسر ہو مگر امام مالک کے پاس جو کوئی پیادہ چلنے کی قدرت رکھے اسپر ہی واجب ہی یہہ پانچوان رکن ہی قَالَ صَدَقْتَ کہا اس شخص نے سچ فرمایا تم نے حقیقت اسلام کی یہی ہی فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین پہر تعجب کیا ہمنے اس سے کہ پوچھتا ہی حضرت کو اور مان لیتا ہی اسکو **فائدہ** تعجب اس واسطے کیا کہ پوچھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سایل کو اسبات کی خبر نہین اور مان لینے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اسبات سے واقف ہی حقیقت مین کچہہ تعجب کی جگہہ نہین کس لئے جبرئیل علیہ السلام نے صحابہ کی تعلیم کے واسطے انکے سوال کئے تا صحابہ سنین اور یاد رکہین قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ پوچہا اس شخص نے بتلاؤ مجہکو ایمان کی حقیقت قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ فرمایا حضرت نے حقیقت ایمان کی یہہ ہی کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اسکی ذات و صفات ثبوتی اور سلبی پر اور اسکو سب نقصانون اور حدوث سے پاک جانے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ایمان لاوے تو اسکے فرشتون پر کہ اجسام انکے نورانی ہین اور جو شکل چاہے لے سکتے ہین اللہ کے بندے ہین ہرگز نافرمانی نہین کرتے اللہ کے حکم سے عالم مین تصرف کرتے ہین نہ وہ مرد ہین نہ عورت وَكُتُبِهٖ اور ایمان لاوے تو اسکے کتابون پر کہ وہ کلام اللہ کے قدیم ہین اور حرف و آواز سے مبرا ہین اللہ نے بہیجا انکو اپنے پیغمبرون پر حروف اور آواز کے ساتہہ تختیون پر لکہے ہوے یا ملائکہ کی زبان پر سے نازل کروایا یا بلا واسطہ پیچہے پردے کے انبیا کو سنوایا ان مین چار کتاب مشہور ہین توریت زبور انجیل فرقان ان سب مین قرآن مجید افضل ہی وَرُسُلِهٖ اور ایمان لاوے تو اسکے رسولون پر کہ اللہ نے انکو خلق کی ہدایت کے واسطے بہیجوایا اور معجزون سے انکی تائید کیا اور وہ سب چہوٹے بڑے گناہون سے پاک ہین آگے نبوت کے اور بعد نبوت کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لاوے تو پچہلے دن پر کہ صور پہونکا جاویگا اور قیامت آویگی اور حساب کتاب ہوگا میزان دہرا جاویگا صراط پر

گذرنا ہوگا آخر بہشت یا دوزخ مین داخل ہوگے وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ اور ایمان لاوے تقدیر پر اسکی بھلائی اور اسکی برائی کے ساتھ یعنے اللہ تعالی نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ازل مین جانا اور تقدیر کیا جو کچھ عالم مین ہوتا ہی اسکی قضا اور قدر اور ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندون کو امر و نہی فرمایا اور انکو فعل اور کسب مین دخل دیا اور ثواب اور عذاب کو اسپر مرتب کیا اور حقیقت مین ثواب اسکے فضل سے اور عقاب اسکے عدل سے ہی اور پیدا ہونا اسباب اور درست ہونا مسببات کا اسکی تقدیر سے ہی قَالَ صَدَقْتَ کہا اس شخص نے سچ فرمایا تمنے قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ کہا اس شخص نے بتلاؤ مجھکو حقیقت احسان کی **فائدہ** اس شخص نے اسلام و ایمان کی حقیقت پوچھے بعد احسان کی حقیقت سے سوال کیا تا دین کی امور سب پر خوب ظاہر ہوجاوین اور عبادت کامل احسان کہتے ہین نیکی کرنے کو لوگون کے ساتھ اور اسطور کی عبادت کرنا احسان ہی اپنے نفس پر قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فرمایا احسان وہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی اسطرح کہ دیکھتا ہی تو اسکو **فائدہ** یہہ مقام مشاہدے اور استغراق کا ہی فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ سو اگر ایسا نہین ہی کہ دیکھتا ہی تو اسے تو یون جان کر عبادت کر کہ دیکھتا ہی وہ تجھے قَالَ صَدَقْتَ کہا اس شخص نے سچ فرمایا تمنے **فائدہ** جاننا چاہیئے بنا دین کا اور کمال اسکا فقہ اور عقاید اور تصوف پر ہی یہہ حدیث شریف ان تینون مرتبون کو بیان کرتی ہی اسلام سے اشارہ ہی فقہ کی طرف کہ اس مین اعمال اور احکام شرعیہ کا بیان ہی اور ایمان اشارہ ہی عقاید کے طرف کہ یہ اصول مسایل علم کلام و اعتقادات ہین اور احسان اشارہ ہی تصوف کی طرف جو صدق توجہ الی اللہ ہی اور فقہ اور تصوف اور کلام باہمدیگر لازم و ملزوم ہین کہ تصوف بغیر فقہ کے حاصل ہونا ممکن نہین کسواسطے کہ احکام اللہ کے بے فقہ کے پہچانا نہین جاتے اور فقہ بدون تصوف کے تمام و کامل نہین ہوتی کس لئے عمل بے صدق ناقص و ناتمام ہوجاتا ہی اور یہہ دونون بغیر ایمان کے درست نہین ہوتے اسی واسطے امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہتا ہی جو کہ تصوف سیکھا اور فقہ نہ سیکھا زندیق ہوگیا اور جو کوی فقہ سیکھا اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہوا اور جو کوی اُن دونون کو جمع کیا تحقیق کا مرتبہ پایا یہہ کمال جامع ہی باقی تمام بیراہی اور گمراہی ہر مسلمان کو اسکی توفیق دے یا الہی قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ کہا اس شخص نے خبر دو مجھکو قیامت کی قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فرمایا جس سے پوچھتے ہین وہ زیادہ جاننے والا نہین پوچھنے والے سے یعنے اسبات مین ہم اور تم برابر ہین اسکا علم سواے اللہ کے کسیکو نہین قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا کہا اسنے بتلاؤ مجھکو قیامت کی نشانیان قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا قیامت کی ایک نشانی یہہ ہی کہ جنیگی باندی اپنے مالک کو یعنے لونڈیون سے لوگ زیادہ علاقہ رکھینگے اور ان سے جو اولاد ہوگی باپکے نسبت کے سبب وہ اپنے ماپر حکم مالک کا رکھینگے وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ دوسری علامت قیامت کی یہہ ہی کہ اور دیکھیگا تو ننگے پانون والون ننگے بدن والون بکرے چرانے والون کو برای کرتے آپس مین عمارت کے بنانے مین **فائدہ** نشانی قیامت کی یہہ ہی کہ آخری زمانے مین لچے اور کمینے اور جاہل جنگلی اعتبار پیدا کرینگے شہرون آرہینگے بلند بلند عمارت بناوینگے اور باہمدیگر فخر کرینگے اور عالمان اکابران

اور بزرگان کی حقارت اور اہانت ہوگی قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر چلا گیا وہ شخص اور ٹھہر
رہا مین دیر تک ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ پھر فرمایا حضرت نے مجھے ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا
یہہ پوچھنے والا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ عرض کی مین نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہی قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فرمایا وہ جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھاوے تمکو تمہارا دین رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت کیا اسکو ابوہریرہ نے اختلاف کے ساتھ اور اس مین یون
ہی وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ اور قیامت قریب ہونے کی نشانی یہہ ہی کہ جب
دیکھے تو ننگے پانون والون ننگے بدن والون بہرون اور گونگون کو مالک زمین کے یعنے جب بے خبر اور نادان لوگ حاکم ہوگئے
فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ قیامت کا علم داخل ہی ان پانچ چیزون مین کہ نہین جانتا انکو کوی مگر اللہ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ
عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ پھر پڑھا حضرت ان پانچ چیزون کے بیان کے واسطے یہہ آیت کہ بیشک اللہ اسکے
پاس ہی علم قیامت کا اور اتارتا ہی مینہہ آخر آیت تک **فائدہ** قرآن شریف مین آیا ہی کہ پانچ چیز کا علم سوا خدا تعالی
کے دوسرے کو نہین قیامت کا آنا مینہہ کا برسنا جاننا عورت کے پیٹ مین لڑکا ہی یا لڑکی جاننا اور کوی نہین جانتا ہی کہ کل کیا
کریگا اور کوی نہین جانتا ہی کہ کس زمین پر مرونگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲ **وَعَنْ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا کیا گیا گھر اسلام کا پانچ چیزون پر شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پہلی یہہ کہ گواہی دینا اسکی کہ نہین کوی معبود مگر اللہ اور محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ دوسری یہہ کہ اور ٹھیک ادا کرنی نماز وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ تیسری یہہ کہ دینا زکوۃ وَالْحَجِّ چوتھی حج وَصَوْمِ
رَمَضَانَ پانچوین روزے رمضان کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۳ **وَعَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
نام انکا عبدالرحمن ہی کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً ایمان کی
ستر اور کئی شاخ ہین فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو بہتر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ ہی اور ایمان رکھنا اسپر وَاَدْنَاهَا
اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ اور ادنا انکا دور کرنی تکلیف کی چیز راہ سے مثل کانٹے اور پتھر اور پلیدی کے وَالْحَيَاءُ
شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اور شرم کرنا ناپسند چیزون سے ایک شاخ ہی ایمان کی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا رسو
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمانون نے اسکی زبان اور ہاتھ سے **فائدہ** کامل مسلمان

وہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نکرے اور بدنکہے اور آزردہ نکرے اور ہاتہہ سے بھی اذیت نہ پہنچاوے وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى
اللّٰهُ عَنْهُ اور مہاجر وہ ہی کہ جسنے چھوڑ دی اُس چیز کو کہ منع کیا اس سے اللہ نے هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ بخاری کا ہی
وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ اور مسلم نے کہا ایک شخص نے
پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون مسلمانون مین نیک ہی قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ فرمایا
حضرت وہ شخص نیک کہ بچے رہین مسلمان اسکی زبان اور ہاتہہ سے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن نہین ہوتا تم مین کا کوئی جب تک
نہ ہو جاؤن مین بڑا دوست اسکے نزدیک اسکے باپ سے اور اسکے بیٹے سے اور سب لوگون سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی
مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ** ایمان کامل وہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کے پاس زیادہ
محبوب معظم رہے تمامی چیز سے خواہ باپ ہو یا بیٹا اُنسے بھی عزیز تر رہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اور بھی روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے
کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین خصلتین ہین جس مین وے ہون پاوے وہ اُن سے حلاوت ایمان کی
مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا پہلی خصلت یہہ ہی جو کہ ہووے اللہ اور رسول
اسکا بڑا دوست اسکے نزدیک ان چیزون سے جو انکے سوا ہی وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ دوسری
خصلت یہہ ہی کہ اور جو چاہتا ہی کسی بندہ کو نہین چاہتا اسکو مگر اللہ کے لئے وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ
بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ تیسری خصلت یہہ ہی کہ اور جو برا جانتا ہی
پھرنے کو کفر کی طرف بعد اسکے کہ نکالا اسکو اللہ نے کفر سے ایسا کہ بد جانتا ہی آگ مین ڈالے جانے کو مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عباس
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** عباس حضرت کے چچا ہین حضرت سے تین برس کے بڑے ہین عمر انکی
اسّی پر آٹھہ سال کی تھی انھون نے اپنی زیست مین اسّی بندے آزاد کئے تھے مناقب انکے بیحساب ہین قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا
وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا جو راضی ہوا اللہ سے
رب جان کر اور اسلام سے دین سمجھکر اور محمد سے رسول جان کر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی جسکے ہاتہہ مین ہی لَا يَسْمَعُ

بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ نہ سنے میری خبر کوئی اس امت مین سے یہودی ہو یا نصرانی پھر مر جاوے اس حالت مین کہ ایمان نہ لایا اس دین پر کہ جسکے ساتھہ بھیجا گیا ہون مین مگر ہو وہ شخص دوزخ والون سے یعنے جو کوئی خبر میری رسالت کی سنا اور ایمان نہ لایا وہ کافر ہی ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اگرچہ کتاب والون سے ہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے نام انکا عبداللہ ہی کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین کہ انکے واسطے دہوری مزدوری اور ثواب ہی رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ پہلا وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا وہ اپنے نبی پر اور ایمان لایا محمد پر وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ اور دوسرا وہ بندہ جو ملک مین ہی کسی کے جب ادا کیا اسنے حق اللہ کا جو واجب کیا اور حق اپنے مالکونکا جو حکم فرماوین وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ تیسرا وہ شخص کہ ہی اسکے پاس ایک باندی صحبت کرتا ہی وہ اس سے پھر ادب سکھلایا اسکو پھر بخوبی ادب سکھایا اسکو اور تعلیم کی اسے پھر اچھی تعلیم کی اسکی بعد اسکے آزاد کیا اسکو پھر جورو بنایا اسے سو اسکے لئے دہورا ثواب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ہوا مجھکو کہ لڑائی کرون آدمیون سے جب تک گواہی دیوین وے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین **فائدہ** مراد گواہی دینے سے کلمے کا اقرار کرنا یا جزیہ قبول لینا یا یہہ کہ یہہ حدیث حکم جزیے کا صادر ہونیکے قبل فرمایا ہو وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور تسیک ادا کرین نماز اور دیوین زکوٰۃ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ پھر جب عمل کیا انہون نے یہہ بچائے مجھہ سے اپنے خون اور اپنے مال مگر حق پر اسلام کے یعنے جب کسیکو کوئی ماریگا تو اسکے بدلے اسکا خون لیا جاویگا کسی نے کسیکا مال دبالایا تو اسکو دلوایا جائیگا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ اور حساب انکا اللہ پر ہی یعنے جو کلمہ پڑھے اور ارکان اسلام کے بجا لاوے ہم ظاہر مین اسپر حکم اسلام کا کرینگے اگر وہ پوشیدہ کفر اور معصیت کریگا تو خدا تعالی دانا بینا ہی حساب اسکا آخرت مین لیویگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر مگر مسلم نے ذکر نہین کیا یہہ لفظ الا بحق الاسلام

۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا
اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے پڑھی ہماری نماز
اور منہہ کیا ہماری قبلے کی طرف اور کہایا ہمارے ذبح کئے جانور کو فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ
وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ سو وہ شخص مسلمان ہے اسکے لئے ہی عہد اللہ کا اور عہد اسکے رسول کا فَلَا تُخْفِرُوا
اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ سو عہد شکنی نکرو اللہ کی اسکے ذمے مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اور روایت
ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ آیا ایک گنوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ بتلاؤ مجھے ایک کام جب اسے کرلون داخل ہوجاون
بہشت مین قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فرمایا حضرت نے بندگی کرے اللہ کی اور شریک
نکرے اسکے ساتھہ کسی چیز کو وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ
رَمَضَانَ اور قایم کرے نماز فرض اور دیوے زکات فرض کیا گیا اور روزے رکھے رمضان کے قَالَ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ کہا اُسنے قسم مجھے اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکے
ہاتھہ مین ہی زیادہ نکرونگا مین اسپر کچھہ اور نہ کم کرونگا اس سے فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا پہر جب پیٹھہ پھیری اعرابی نے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو اچھا لگے دیکھنا ایک شخص کا بہشتیون مین سے سو چاہئے کہ وہ دیکھے اس شخص کی
طرف **فائدہ** جب حضرت نے یقین اور عقیدہ اسکا دین کے احکام پر دیکھا اسکو بشارت بہشت کی فرمایا ۔
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۳ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور روایت ہی سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کہا اُسنے عرض کی مین نے ای رسول خدا قُلْ لِّيْ
فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ بتادو مجھکو اسلام کے تقدے مین ایک بات کہ نہ پوچھون
مین اسے کسیکو بعد آپکے وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نہ پوچھون مین دوسرے
سوا آپکے قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ فرمایا حضرت نے کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اسپر قایم رہ یعنی اللہ
کی وحدانیت اور اسکے نامون اور صفتون پر ایمان لا کر جن باتون کی اسنے خبر دی ہی اسکو سچ جان کے اسکے امر و نہی کو
بجا لایا کر اور اسپر قایم رہ اور استقامت وہ ہی کہ نفس کو اخلاق پر قرآن و حدیث کے درست کرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اور روایت ہی طلحہ بن عبید
اللہ سے **فائدہ** طلحہ عشرہ مبشرہ مین ہین اور بھتیجے ہین حضرت ابابکر صدیق کے مناقب انکے مشکات کے

اخیر او یگے قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَھْلِ نَجْدٍ آیا ایک شخص نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نجد کے رہنے والون مین سے **فائدہ** نجد ایک ملک کا نام ہی عرب مین ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِہٖ بکھرے ہوے سر کے بال سنتے تھے ہم اسکے پریشان آواز یعنے گنگنانے کو وَلَا نَفْقَہُ مَا یَقُوْلُ اور سمجھتے تھے ہم کہ کیا کہتا ہی وہ حَتّٰی دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ یہان تک نزدیک ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پھر وہ نہین سوال کیا اسنے اسلام کی حقیقت سے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانچ نماز ہین دن اور رات مین **فائدہ** اس حدیث مین اسلام کی حقیقت مین کلمہ شہادت کا ذکر نہین فرمایا شاید سایل کو معلوم ہوگا بسبب شہرت کے فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ پھر پوچھا اس شخص نے کیا ہی مجھپر کچھ انکے سوا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ تب فرمایا نہین تجھ پر کوئی نماز سوا اسکے مگر نفل پڑھنی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسرا حکم اسلام کا روزے رکھنا رمضان کے مہینے کے قَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ پوچھا اس شخص نے کیا ہی مجھپر اسکے سوا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فرمایا حضرت نے نہین مگر نفل روزہ رکھنا قَالَ وَذَکَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ کہا راوی طلحہ بن عبداللہ نے اور فرما دی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زکات کی بات فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا پھر پوچھا اسنے کیا ہی مجھپر سوائے اسکے فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ سو فرمایا نہین مگر صدقہ نفل ہی قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ کہا راوی نے پھر پیٹھ پھیر کے چلا اس شخص نے اور کہتا تھا قسم اللہ کی نہ بڑھاونگا مین اسپر اور نہ گھٹاونگا اس سے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نجات پائی اس مرد نے اگر اسنے سچ کہا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس شخص نے اسلام کے فرایض سے سوال کیا حضرت نے نماز روزہ زکات ذکر فرمایا شاید اسوقت حج فرض نہوا ہوگا یا کہ وہ شخص اہل حج سے نہوگا اور وتر بھی اسوقت پر واجب نہوی ہوگی اس لئے انکا بیان نفرمایا سو اس سے لازم نہین ہوتا کہ اسلام مین انکے سوائے کوی چیز اور فرض نہو جیسا شافعیہ اس حدیث کو تمسک کرکے کہتے ہین کہ بسم اللہ ذبح مین کہنا فرض نہین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **فائدہ** ابن عباس ہجرت سے آگے تین سال کے پیدا ہوے حضرت کے رحلت کے وقت تیرہ برس کے تھے جبرئیل علیہ السلام کو دو بار انہون نے دیکھا ہی بڑے عالم اور فصیح تھے لقب انکا سلطان المفسرین ہی شاگرد تھے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ

وجہ کے بڑے صابر اور عاقل اور حلم والے تھے قد انکا بہت دراز تھا ایکسو بہتر سال کی عمر تھی قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ابن عباس نے قاصد عبد القیس کے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **فائدہ** عبد القیس ایک قبیلے کا نام ہی قوم ربیعہ سے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کون قوم ہین یا فرمایا کون جماعت ہین قاصدون کی قَالُوْا رَبِيْعَةُ کہے لوگون نے یہہ قوم ربیعہ ہی قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى فرمایا حضرت نے واہ واہ اچھی قوم ہی یا اچھی جماعت ہی رسولون کی نہ رسوا ہونگے اور نہ خجالت اٹھاؤگے **فائدہ** حضرت نے اس قوم کو یہہ دعاے خیر فرماے قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ کہا انہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نہین آسکتے ہین آپکے پاس مگر حرام کے مہینون مین **فائدہ** ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب ان چارون مہینون کو اشہر الحرام کہتے ہین عرب ان مہینون کی تعظیم کرتے اور باہم دیگر اس مین جنگ کرنا حرام جانتے تھے تا کعبے کی زیارت کرنے کو امن رہے وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ اور درمیانے ہمارے اور تمہارے یہہ قوم ہی کفار مضر سے **فائدہ** قوم ربیعہ اور قوم مضر مین ہمیشہ مخالفت اور جنگ رہا کرتا تھا اسواسطے انہون نے عرض کیا کہ ہم آپکے حضور مین ہمیشہ حاضر نہین ہوسکتے مگر ان مہینون مین کہ جن مین جنگ حرام ہی فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ سو فرمادو ہمکو ایک حکم فیصلے کا کہ خبر دین ہم اس سے اپنے پچھلونکو یعنے جنکو ہمنے چھوڑ کر آیا ہی اور داخل ہون ہم اسکے سبب سے جنت مین وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اور پوچھا انہون نے حضرت سے پینے کے باسنون سے جنکا ذکر آگے آویگا فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ سو حکم فرمایا انکو حضرت نے چار چیزون کا اور منع کیا انکو چار چیز سے اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ حکم کیا انکو ایمان لانے پر اللہ کے ساتھ کہ وہ ایک ہی قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی ایمان لانا اللہ پر ایک جان کر قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ کہا انہون نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمایا اللہ پر ایمان لانا یہہ ہی کہ گواہی دینا کہ نہین کوی معبود برحق مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ اور ٹھیک پڑھنا نماز اور دینا زکات اور روزے رکھنا رمضان کے **فائدہ** وہ چار چیز جن کا حکم فرمایا مذکور ہوے اس حدیث مین بھی حج کا ذکر نہین فرمایا وجہ اسکا پہلے مرقوم ہوچکا ہی وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ اور یہہ کہ دو تم لوٹ کے مال سے پانچوان حصہ **فائدہ** ان چار چیز پر خمس دینے کا حکم زیادہ فرمایا کس واسطے کہ وہ کفار سے جہاد کرتے تھے وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اور منع فرمایا ان کو چار باسنون سے عَنِ الْحَنْتَمِ سبز لاکھی باسن سے وَالدُّبَّاءِ اور کدو کی صراحی سے وَالنَّقِيْرِ اور درخت کی جڑ سے کہ اسکا باسن بناکر نبیذ ڈالتے تھے وَالْمُزَفَّتِ اور طلای باسن سے قَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ فرمایا حضرت نے

یاد رکہو انکو اور خبر دو انکی اپنے پچھلون کو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر اور لفظ اس حدیث
کے بخاری کے ہین **وَعَنْ** ۱۶ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہٗ
عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گرد حضرت
کے ایک جماعت تھی انکے اصحاب سے بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا بیعت کرو تم مجھ سے اس پر کہ نہ شریک
کرو اللہ کے ساتھ کسیکو وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ اور چوری نکرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اپنی اولاد
کو **فائدہ** جاہلیت کے ایام مین یہہ عادت تھی کہ اپنی اولاد کو تکلیف اور غریبی کے خوف سے مار ڈالتے تھے وَلَا تَاْتُوْا
بِبُہْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ اور نہ لگاؤ تہمت جسے تم بنالاتے ہو اپنے ہاتھ اور پاؤن کے سامھنے
یعنے آدمی جس بات سے پاک ہو اسکو اپنی طرف سے بہتان باندھکر تہمت نہ لگاؤ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ اور
نافرمانی نکرو شرع کے کام مین فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ سو جو کوی وفا کرے تم مین سے اس بیعت کو تو مزدوری
اسکی اللہ پر ہی وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ اور جسنے کرلی ان مین
سے کوی چیز پھر عذاب کیا گیا وہ اسکے سبب دنیا مین جیسا حد مارا گیا یا سزا دیا گیا سو وہ اتارا ہی اسکا وَمَنْ اَصَابَ
مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ اور جسنے کرلی ان مین سے
کوی چیز پھر چھپا دیا اسے اللہ نے سو وہ اللہ کی اختیار ہی اگر چاہے معاف کرے اس سے اور اگر چاہے سزا دیوے اسکو
فائدہ مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی اور معتزلہ کہتے ہین کہ عاصی کو بخشش اور مغفرت نہین عذاب اس پر واجب
ہی انکے اس عقیدے کے رد کو یہہ حدیث حجت ہی فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ سو بیعت کی ہمنے حضرت سے اس شرط پر جو مذکور
ہوی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وَعَنْ** ۱۷ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی اور روایت ہی ابو سعید خدری انصاری سے
نام انکا سعد بن مالک ہی کہا اسنے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربانی یا عید رمضان مین عیدگاہ کی طرف
فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَہْلِ النَّارِ پھر گذرے حضرت نے عورتون
کے پاس تو فرمایا ای جماعت عورتون کی صدقہ دو کہ تحقیق وقفیت دیا کیا گیا ہون مین کہ ہووینگی تم مین اکثر دوزخی
فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پھر پوچھا ان عورتون نے کس سبب سے ہم اکثر دوزخی ہونگے ای رسول خدا قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ
فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت **فائدہ** لعنت کا معنا پھٹکارا اور دور ڈالنا بندے کو درگاہ رحمت سے ہی یہہ مخصوص
کافرون کے واسطے ہی مگر کسی شخص پر تخصیص کرکے لعنت نہ کیا چاہئے اگرچہ کافر ہو شاید کہ وہ مسلمان ہوکے دنیا سے جاوے
لیکن ایک وصف سے بدون تعین کے لعنت کرنا روا ہی جیسا کوی کہے لعنت اللہ کی کافرون پر اور یہود ونصاری
پر غرض لعنت کرنا بد کام ہی جن پر لعنت کرتے ہین اگر وہ مستحق لعنت کا نہو تو لعنت کرنے والے پر پھر جاتی ہی وَتَکْفُرْنَ

الْعَشِیْرَ اور کفران نعمت کرتے ہو تم شوہرون کی یعنے شوہر سے ہزارون نعمت اور آرام پاتی ہون جب کبھو قصور کیا تو کہتی ہین کہ ہرگز ہمنے تجھ سے کبھی خوبی نہ دیکھی مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ نہین دیکھا مین نے کسی کم عقل اور کم دین کو کہ زیادہ کھو دینے والے ہو عقل کو ہوشیار مرد کی تم سے یعنے باوجود اسکے کہ تمہاری عقل اور دین مین نقصان ہی مگر ہوشیار مرد کو جیسا تم بیوقوف کر دیتی ہو ویسا کوئی نہین کرتا قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پوچھا انہون نے اور کیا نقصان ہی ہمارے دین اور عقل کا یا رسول خدا قَالَ اَلَیْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی فرمایا کیا نہین ہی گواہی عورت کی مرد کی آدہی گواہی کے برابر کہا انہون نے ہان آدہی گواہی کے برابر ہی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا فرمایا سو یہہ ہی انکی عقل کا نقصان اگر عقل انکی کامل ہوتی تو گواہی انکی بھی مرد کی گواہی کے برابر ہوتی قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِهَا فرمایا کیا ایسا نہین ہی کہ حائض ہوتی ہی عورت نہ نماز پڑہتی ہی اور نہ روزہ رکھتی ہی کہا ہان فرمایا حضرت نے پس یہہ ہی نقصان انکے دین کا **فائده** عورتون کو ان امور مین کچھ اختیار نہین ہی اللہ نے انکی خلقت ہی اسی طرح پر بنایا تا مردون کو ان پر فضیلت رہے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اِسپر

فائده اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس کی عبادت زیادہ ہو اسکا دین کامل ہی اور جسکی عبادت مین کمی ہو دین اسکا ناقص ہی

۱۸ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے جھٹلایا مجھکو آدم کے بیٹے نے اور مناسب نتھا اسکو یہہ یعنے مین پروردگار عالم کا ہون مجھکو جھٹلانا بنی آدم کو مناسب نتھا وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ اور برا کہا مجھکو اور لائق نتھا اسکو یہہ فَاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ سو جھٹلانا اسکا مجھکو تو یہہ کہنا اسکا ہی کہ ہرگز نہ پھیر لاویگا وہ مجھکو جیسا پہلے پیدا کیا مجھکو **فائده** اللہ نے خبر دی ہی کہ مرے بعد پھر اٹھا جاوینگے جب اسکا انکار کیا تو خدائے تعالی کو جھوٹھ کے ساتھ منسوب کیا وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ حالانکہ نہین پہلے پیدا کرنا آسان زیادہ مجھ پر اسکے پھر پیدا کرنے سے **فائده** ایک چیز کو پہلے پیدا کرنا اور نابودی سے وجود مین لانا البتہ دشوار ہی جب بنا چکا پھر وہ خراب ہو جاوے تو اسکا درست کرنا بہت آسان ہی جب آدمی اسبات کی فکر کرے تو مرے بعد پھر اٹھنا اسکی نظر مین ہرگز دشوار نہوگا وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور لیکن برا کہنا اسکا مجھکو سو کلام اسکا کہ اختیار کیا اللہ نے بیٹا **فائده** نصاری عیسی علیہ السلام کو اور یہود عزیر علیہ السلام کو خدا کے لڑکے اور مشرکان فرشتون کو خدا کی لڑکیان کہتے ہین وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ اور مین نے اکیلا ہون ایسا کہ ذات و صفات مین کسیکا محتاج نہین اور سب میرے محتاج ہین نہ مین نے جنا اور نہ مین جنا گیا اور نہین ہی میرے جوڑ کا

کو ہو ۔ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت مین ابن عباس کی آیا ہی اَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ سُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ
صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا لیکن برا کہنا اسکا مجھکو سو کہنا اسکا یہہ ہے کہ میرے لئے لڑکا ہی اور پاک ہون مین ٹھہرا لینے سے کسیکو جورو یا لڑکا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے ١٩ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يُؤْذِينِي
ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ دکھ دیتا ہی مجھکو فرزند آدم کا اور کرتا ہی وہ کام جس سے مین راضی نہین بد کہتا ہی زمانے
کو حالانکہ مین ہون زمانہ یعنے آدمی محنت اور مصیبت اور بلا کے وقت زمانے کی شکایت کرتا ہی اور اسکو بد کہتا ہی حالانکہ
فاعل زمانے کا اور مدبر اور متصرف اسکا مین ہون اسکی شکایت کرنا اور اسے بد کہنا گویا مجھے بد کہنا ہی کس واسطے کہ فاعل حقیقی
اسکا مین ہون بِيَدِيَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ میرے ہاتھ مین ہی حکم مین پھراتا ہون رات اور دن کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ٢٠ **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین کوئی زیادہ صابر دکھ پر کہ سنتا ہو اسکو اللہ سے يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ ثابت کرتے ہین اسکے
واسطے بیٹا پھر تندرست رکھتا ہی انکو اور روزی دیتا ہی انکو **فائدہ** اللہ کے اسماء حسنی مین صبور بھی ایک نام ہی صبر کا
معنا یہہ ہی کہ جب دکھ پہنچے تو بیقرار نہو جاوے اللہ کا صبر وہ ہی کہ گنہگارون سے بدلا لینے مین جلدی نہین فرماتا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ٢١ **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ
لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ اور روایت ہی معاذ رض سے کہا اسنے کہ تھا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے گدھے پر نہتی درمیان میرے اور حضرت کے مگر پچھلی لکڑی زین کی **فائدہ** معاذ اپنی قربت حضرت سے بتاتے ہین کہ مین اسقدر
نزدیک تھا تب حضرت نے فرمایا فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ تب فرمایا حضرت نے ای معاذ
بھلا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اسکے بندون پر جو ان پر لازم کر دیا ہی اپنے حکم سے وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اور کیا ہی
حق بندون کا اللہ پر جو فضل سے اللہ نے اپنے پر لازم کر لیا ہی قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عرض کی مین نے اللہ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہی قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فرمایا بیشک حق اللہ
کا بندون پر یہہ ہی کہ عبادت کرین اسکی اور نہ شریک ٹھہراوین اسکے ساتھ کسی چیز کو یعنے بت پرستی نکرین یا ریا نکرین
اخلاص سے عبادت کیا کرین وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اور حق بندون کا
اللہ پر یہہ ہی کہ عذاب نکرے اسکو جو شریک نہ ٹھہراوے اسکے ساتھ کسیکو فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ
پھر کہا مین نے کیا خوش خبری نہ پہنچاؤن مین اس کی لوگون کو قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا فرمایا خوشخبری نہ پہنچا ان کو پھر بھروسا
کرینگے وے اس پر اور عمل چھوڑ دینگے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ٢٢ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جس حال مین معاذ پیچھے تھے حضرت کے ساتھ سواری پر قَالَ یَا مُعَاذُ فرمایا حضرت نے ای معاذ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ عرض
کیا معاذ نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور موجود ہون خدمت مین قَالَ یَا مُعَاذُ پھر فرمایا حضرت نے ای معاذ قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَسَعْدَیْکَ عرض کیا معاذ نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور موجود ہون خدمت مین قَالَ یَا مُعَاذُ پھر فرمایا حضرت نے ای معاذ قَالَ لَبَّیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثَلٰثًا عرض کیا حاضر ہون ای رسول خدا اور موجود ہون خدمت مین حضرت نے تین بار خطاب فرمایا معاذ نے تین بار اسکا جواب دیا
قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ فرمایا حضرت نے نہین کوئی شخص کہ وہ
گواہی دیوے کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین اپنے دل کی سچائی سے مگر حرام کرتا ہی اسکو اللہ آگ پر **فائدہ** اللہ نے اس شخص پر
ہمیشہ دوزخ مین رہنا حرام کر دیا ہی حسن بصری نے کہا ہی کہ کلمہ پڑھے اور فرایض ادا کرے تو آگ کو دوزخ کے اللہ نے
اس پر حرام کرتا ہی قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا کہا معاذ نے ای رسول خدا کیا خبر نہ
پہنچاؤن مین اسکی لوگون کو کہ خوش ہو جاوین قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فرمایا حضرت نے اس وقت بھروسا کر بیٹھے گے فَاَخْبَرَ بِھَا
مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا پھر خبر دی اس بات کی معاذ نے اپنے مرنے کے قریب گناہ سے بچنے کو **فائدہ** اللہ اور رسول
کے حکم کو چھپانے سے آدمی گنہگار ہوتا ہی اس واسطے معاذ نے اپنے مرنے کے قریب اس حدیث کو سنا دیا دوسرا سبب یہہ کہ
بعد اس حدیث فرمانے کے حضرت نے دوسرا حکم فرمایا کہ مجھہ سے جو کوئی کچھہ سنا ہو لوگون کو اسکی خبر پہنچا دیوے معاذ نے اس پر
عمل کیا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

۲۳ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ روایت ہی ابوذر رض سے **فائدہ**
صحابی تھے بڑے زاہد اور سچے مناقب انکے آخر کتاب مین آوینگے قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ
اَبْیَضُ وَھُوَ نَائِمٌ کہا اسنے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت کے بدن پر کپڑا تھا سفید اور حضرت سوتے تھے ثُمَّ
اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ پھر آیا مین حضرت کے پاس اور بیشک حضرت جاگے ہوے تھے فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ تب فرمایا حضرت نے نہین کوئی بندہ جسنے کہا نہین کوئی معبود سوا اللہ کے
پھر مر گیا وہ اسی کلام پر مگر داخل ہوگا وہ جنت مین قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ابوذر کہتے ہین
پوچھا مین حضرت سے اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کیا اسنے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا فرمایا اگرچہ زنا کیا اسنے اور اگرچہ چوری کی قُلْتُ
وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ابوذر کہتے ہین پھر اس بات کی تحقیق کرنے کو پوچھا مین اور اگرچہ زنا کیا او
اگرچہ چوری کی فرمایا ہان بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ
زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ کہا مین اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی فرمایا اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی خاک آلودہ
ہونے پر ناک ابوذر کی **فائدہ** یہہ لفظ وہان بولتے ہین جہان کسی حکم ماننے مین کوئی عذر کرتا ہی یعنے تیرا جی چاہے
یا نچاہے اسکو بد جانے یا مشکل پھر صورت یہہ حکم ماننا پڑیگا وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِھٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ

أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ اور تھے ابو ذر جب بیان کرتے اس حدیث کو کہتے اور اگرچہ خاک آلودہ ہوی ناک ابو ذر کی یعنے جیسا حضرت سے سنے تھے ویسا ہی کہا کرتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ** یہہ حدیث اور اسکے مانند کے احادیث دلالت کرتی ہین کہ مومن اگرچہ فاسق اور مرتکب کبیرہ کا ہو مغفرت سے اللہ کی یا شفاعت سے رسول اللہ کے یا بعد سزا پانے مقدار اپنے گناہ کے بہشت مین داخل ہوگا اللہ نے آگ ایمان والے پر حرام کرنے سے مراد یہہ ہی جو آگ کہ کافرون کے واسطے رکھا ہی اہل ایمان کو اس مین نہ لیجاویگا اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی کہ ایمان والا اگرچہ فاسق ہو مومن ہی آخر بہشت مین داخل ہوگا بہت احادیث اس پر وارد ہین اور اجماع صحابہ اور سلف اور تابعین کا اسی پر تھا مگر معتزلہ اور اہل بدعت فاسق کو مومن نہین کہتے **وَعَنْ** ٢٤ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ اور روایت ہی عبادہ بن صامت رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گواہی دی کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے ایک ہی وہ کوی شریک نہین اسکا اور بیشک محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین اور تحقیق عیسی بندہ اسکا اور رسول اسکا ہی **فائدہ** عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کہنے سے رد ہی نصاری کا کیونکہ وہ عیسی علیہ السلام کو اللہ یا اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور انکی رسالت کی گواہی دینے سے رد ہی یہود پر کہ وہ انکی رسالت کے قایل نہین ہین وَابْنُ أَمَتِهِ اور گواہی دیوے کہ عیسی بیٹا ہی اللہ کی بندیکا **فائدہ** مرد وعورت اللہ کے غلام باندی ہین یہہ تاکید ہی رد پر نصاری کے عیسی خود بندہ اللہ کا اور اسکے بندیکا بیٹا ہی اور یہود کا بھی رد ہی کہ وہ مریم کو زنا کی نسبت کرتے تھے وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ اور عیسی کلمہ ہی اللہ کا ڈالا اسکو مریم کی طرف یعنے اللہ کے حکم سے بلے باپ کے پیدا ہوا یا لڑکای مین بولنے لگا تو مظہر کامل اسم متکلم کا ہوا کہ اللہ کا نام ہی وَرُوحٌ مِنْهُ اور عیسی روح ہی اللہ کی طرف سے **فائدہ** عیسی کو روح القدس واسطے کہتے ہین کہ پیدا ہوے اللہ کی طرف سے بغیر واسطہ باپ کے یا اسلئے روح اللہ کہا کہ وہ زندہ کرتے تھے مردون کو یا حیات ابدی دیتے تھے مردہ دلونکو وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اور گواہی دیوے کہ بہشت اور دوزخ حق ہی أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین ابتدا مین یا بعد عذاب دینے مقدار اسکی گناہ کے عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ وہ کسی عمل پر نیک ہو یا بد **فائدہ** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی مذہب پر سنت وجماعت کے کہ فاسق مومن ہی بہشت مین داخل ہوگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وَعَنْ** ٢٥ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ اور روایت ہی عمرو بن عاص رض سے کہا اسنے آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین کھولو اپنا سیدھا ہاتھ کہ بیعت کرون مین تم سے اسلام کی فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي پھر کھولا حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ تب کھینچ لیا مین نے اپنے ہاتھ کو فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو تب فرمایا حضرت نے کیا ہوا تجھکو ای عمرو کہ ہاتھ اپنا کھینچ لیتا ہی قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ کہا مین چاہتا ہون کہ شرط کرون قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا فرمایا کیا شرط

کرتا ہی تو قُلْتُ اَنْ یُغْفَرَ لِیْ عرض کیا مین نے یہہ شرط کرتا ہون کہ بخشے جاوین میرے گناہ جو اسکے آگے کیا ہون قَالَ
اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ فرمایا کیا نہین جانیا تو ای عمرو کہ بیشک اسلام لانا بود کرتا ہی سب
گناہ کو جو آگے اسکے تھے وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا اور تحقیق ہجرت کرنا اور دار الحرب سے دار الاسلام کو چلا جانا گرا دیتا
ہی وہ دور کرتا ہی گناہ کو جو قبل اسکے تھے وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ اور کیا نہین جانتا یا تو حج کرنا وہ دور کرتا ہی ان گناہ کو جو آگے اسکے تھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَالْحَدِیْثَانِ الْمَرْوِیَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ
اور دو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین ابو ہریرہ سے پہلی حدیث کا شروع فرمایا اللہ تعالی نے انا اغنی الشرکاء عن الشرک اور دوسری حدیث کا شروع الکبریاء ردائی
ہی سَنَذْكُرُهُمَا فِیْ بَابَیِ الرِّیَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی قریب ہی کہ ذکر کرونگا مین انکو باب ریا و الکبر مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثا

فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ اور روایت
ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ پوچھا مین ای رسول خدا خبر دو ہمکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین اور دور کرے مجھکو دوزخ
کی آگ سے قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ فرمایا بیشک سوال کیا تو نے ایک بڑے کام سے وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰی اور وہ کام البتہ آسان ہی اس پر جس پر اللہ تعالی نے آسان کیا وہ یہہ ہی تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا
بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کرے اسکے ساتھ کسی چیز کو وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ
اور قایم کر نماز اور دے زکات اور روزے رکھ رمضان کے مہینے کے اور حج کر بیت اللہ کا ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ
الْخَیْرِ پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو دروازے نیکی کے کہ ان سے نیکی چلی آتی ہی اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ روزہ رکھنا ڈھال ہی یعنے
تیر گناہ کی روزہ دار کو نہین لگتے کسواسطے شہوت اسکی ٹوٹتی ہین اور شیطان اس پر راہ نہین پاتا وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَةَ
كَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ اور صدقہ دینا سرد کرتا ہی گناہ کی گرمی کو جیسا سرد کرتا ہی پانی آگ کو وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ
اللَّیْلِ اور نماز پڑھنا آدمی کا درمیانے رات کے سرد کرتا ہی گناہ کی آگ کو ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت الگ ہوتی ہین کروٹین انکی بچھونو سے
پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر اور طمع سے یہان تک کہ پہنچے لفظ یعملون تک کہ آخر اس آیت کا ہی ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ
بِرَاْسِ الْاَمْرِ پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو سر اور اصل دین کے کامون کا وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ
اور کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو ستون اسکے اور اسکے کوہان کی بلندی **فائدہ** دین کے کام کا سر وہ کہ دین بغیر اسکے موجود نہو
اور ستون وہ کہ بے اسکے دین مضبوط نہو اور کوہان اسکا وہ کہ بدون اسکے دین اونچا نہو قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہا مین نے
ہان بتلاؤ مجھکو یا رسول اللہ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ فرمایا سر دین کے کام کا اسلام ہی مراد اس سے اللہ کی وحدانیت
اور رسول کی رسالت کی گواہی دینی وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ اور ستون اسکے نماز ہین کہ جس سے دین اسلام ٹھہرتا ہی
وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ اور بلندی اسکی کوہان کی جہاد ہی کہ دین بغیر اسکے بلندی نہین پاتا ہی ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ

بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤن تجھکو درست رکھنے والی کوان سب کے قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عرض کی مین نے
ہان بتلاؤ مجھکو ای نبی اللہ کے فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا پھر پکڑی حضرت نے اپنی زبان اور فرمایا تھام رکھ اسکو
اپنے پر فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ پھر پوچھا مین نے ای نبی اللہ کے کیا پکڑے جاوینگے ہم اس چیز سے کہ
کہ باتین کرتے ہین ہم جس سے قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ فرمایا روے تجھ پر تیری ما ای معاذ یعنے تو ہلاک ہووے تا اس بلا
سے نجات پاوے مراد یہان تعجب ہی انکار سے مخاطب کے وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ
اور کیا نہین گرواینگے آدمیون کو آگ مین انکے منہہ پر یا انکی ناکون پر راوی شک کرتا ہی کہ حضرت نے منہہ پر گراوینگے فرمایا یا ناکون پر
یعنے آدمیون کو دوزخ مین نہ ڈالینگے اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ مگر کاٹنے پر انکی زبانون کے **فائدہ** حصائد جمع ہی حصیدہ کا
یعنے کاٹنے والی چیز جیسے دراتی یہان مراد حصاید سے وہ باتین ہین کہ جو منہہ مین آوے کہہ دیوے اور بھلے برے کی تمیز نکرین
بیہودہ بے موقع کہہ بیٹھین آخر اسکے سبب سے آفت مین پر جاوین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ۲ اَبِيْ اُمَامَةَ اور روایت ہی ابو امامہ رضہ سے نام انکا صُدَی ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے
دوست رکھا اللہ کے واسطے اور دشمن جانا اللہ کے لئے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دیا اللہ کے لئے فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ سو
بیشک کامل کیا اسنے ایمان کو **فائدہ** کمال ایمان کا اخلاص مین مقام صدیقون کا ہی اللہ ہمارے نصیب کرے رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے
اور روایت کیا ترمذی نے معاذ بن انس سے آگے پیچھے کرنے سے لفظون کے بعضون پر وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ
اور حدیث مین ترمذی کی یہہ ہی پس تحقیق کامل کیا اسنے اپنے ایمان کو **وَعَنْ** ۳ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ اور روایت ہی ابو ذر رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل کامون مین ہی دوستی رکھنی اللہ کے واسطے اور دشمنی کرنی اللہ کے واسطے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت
کیا اسکو ابوداؤد نے **فائدہ** اللہ کی محبت اصل ہی سب خوبیون کی جب محبت اللہ کی غلبہ کرے وہ کسیکو دوست نرکھیگا مگر اللہ کے
واسطے اور دشمن کسیکا نہوگا مگر اللہ کے واسطے اور وہ شخص سب اوامر اللہ کے بجا لاویگا اور سب مناہی سے باز رہیگا یہہ حدیث جامع
ہی سب مرتبون کو اسلام اور ایمان اور احسان کے اور شامل ہی شریعت کے احکام اور طریقت کے آداب کو **وَعَنْ** ۴
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان اسکی
زبان سے اور اسکے ہاتھ سے وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اور مومن وہ ہی کہ امین کرین اسکو
لوگ اپنے لہو اور اپنے مال پر یعنے جس شخص سے لوگ اپنی جان اور مال ضایع ہونے کا خوف نرکھین وہ مومن ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

والنسائی وزاد البیہقی فی شعب الایمان روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے زیادہ کیا شعب الایمان مین بروایت
فضالۃ روایت سے فضالہ کے جو غلام آزاد حضرت کا تھا اس عبارت کو والمجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ اور
مجاہد حقیقی وہ ہی کہ جسنے دکھہ مین ڈالا اپنی جان کو اللہ کی فرمان برداری مین والمہاجر من ہجر الخطایا والذنوب
اور مہاجر حقیقی وہ ہی کہ جسنے چھوڑ دیا برائیان اور چھوٹے اور بڑے گناہون کو **وعن** انس قال قلما خطبنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ خطبہ پڑہا ہمارے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یون فرمایا لا ایمان لمن لا امانۃ لہ نہین ایمان اسکو جسکے واسطے امانت نہین ولا دین لمن لا عہد
لہ اور نہین دین اسکو جسکے لئے عہد نہین **فائدہ** ایمان دار ہمیشہ امین ہوتا ہی اور عہد و پیمان مین پکا رہتا ہی جسکو عہد نہین اسکا دین
کامل نہین یا یہہ کہ امانت سے مراد احکام شرع کے ہین اور عہد وہ اقرار جسکو ازل مین بندون نے اللہ سے وعدہ کیا جسے عہد میثاق کہتے
ہین رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اور روایت
ہی عبادہ بن صامت انصاری رض سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من شہد ان لا الہ الا
اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار جسنے گواہی دی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ اور بیشک محمد رسول ہین اللہ
کے حرام کیا اللہ نے اسپر آگ دوزخ کی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے ۲ **وعن** عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور روایت
ہی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مر گیا اس حال مین کہ وہ جانتا ہی کہ بیشک
کوئی معبود نہین سوا اللہ کے داخل ہوگا وہ بہشت مین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے ۳ **وعن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان اور روایت ہی جابر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ باعث پڑتی ہین قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان پوچھا ایک شخص نے ای رسول خدا
کیا ہین باعث پڑنے کی چیزین قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار فرمایا جو کوئی مر گیا شریک ٹھہرانے والا
اللہ کے ساتھہ کسی کو داخل ہوا آگ مین دوزخ کی ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ اور جو کوئی مر گیا ساجھی نہ ٹھہرانے
والا اللہ کے ساتھہ کسیکو داخل ہوا وہ بہشت مین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے ۴ **وعن** ابی ہریرۃ قال
کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابوبکر وعمر فی نفر اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے گرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے ساتھہ تھے ابوبکر اور عمر ایک جماعت مین فقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اظہرنا پھر اٹھہ کر چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے فابطا علینا
پھر دیری کی آنے مین ہمارے پاس وخشینا ان یقطع دوننا اور ڈر گئے ہم کہ حضرت اکیلے پائے جاوین ہم سے یعنی کافر ان

حضرت کو اکیلا پا کر کہیں ایذا نہ پہنچاوین وفزعنا فقمنا اور گھبرا گئے ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو تھا میں پہلا انکا جو گھبرایا پھر نکلا میں ڈھونڈھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار یہان تک کہ پہنچا میں ایک باغ کی دیوار کو انصار سے بنی نجار کے فدرت بہ ھل اجد لہ بابا فلم اجد پھر اطراف پھرا میں اسکے کہ پاؤن میں اسکا دروازہ سو نہ پایا میں نے فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ پھر یکایک نظر آیا ایک نالا کہ بہتا آتا تھا بیچ دیوار کے باہر کی باولی سے والربیع الجدول اور ربیع نالا ہی قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابوہریرہ نے پھر سمٹ گیا میں اور پہنچ گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقال ابو ھریرۃ فقلت نعم یا رسول اللہ تب فرمایا حضرت ای ابوہریرہ عرض کیا میں نے ہان ای رسول خدا قال ما شانک فرمایا کیا حال ہی تیرا قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطات علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی عرض کیا میں نے آپ تھے ہم لوگون میں پھر اٹھ گئے پھر دیر فرمائے ہمارے پاس آنے میں سو ڈر گئے ہم کو اکیلے پاکے جاوین آپ ہم سے پھر گھبرا گئے ہم سو تھا میں پہلا انکا جو گھبرایا پھر آیا میں اس باغ کی دیوار کو پھر سمٹ گیا میں جیسا سمٹتا جاتا ہی لومڑی اور یہ لوگ تھے میرے پیچھے فقال یا ابا ھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیک من وراء ھذا الحائط پھر فرمایا حضرت نے ای ابوہریرہ اور عنایت کی مجھے اپنی پاپوشین پھر فرمایا لیجا میری دونون جوتیان سو جو کوئی ملے تجھے اس باغ کی دیوار کے پیچھے یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ گواہی دیوے وہ اس پر کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے یقین کرنے والا ہو پھر دل اسکا تو خوشخبری پہنچا اسکو جنت کی فکان اول من لقیت عمر فقال ما ھاتان النعلان یا ابا ھریرۃ پھر پہلے جس سے میں ملا عمر تھے پوچھا عمر نے کس سے ہیں یہ دو جوتیان ای ابوہریرہ فقلت ھاتان نعلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی بھما من لقیت یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ بشرتہ بالجنۃ کہا میں نے یہ دونون جوتیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں بھیجا مجھکو انکے ساتھ جو کوئی ملے مجھے کہ گواہی دیوے کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کے یقین کرنے والا ہو پھر اسکا دل خوشخبر دیوون میں اسکو بہشت کی فضرب عمر بیدہ بین ثدیی پھر مارا عمر نے میری چھاتیون کے بیچ فخررت لاستی سو گرا میں اپنے چوتڑون پر فقال ارجع یا ابا ھریرۃ پھر کہا عمر نے پھر جا ای ابوہریرہ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فاجھشت بالبکاء ورکبنی عمر واذا ھو علی اثری پھر پناہ لی میں نے حضرت کی رو کر اور پیچھے لگے میرے عمر دیکھا میں نے کہ وہ آئے میرے قدم بقدم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا ھریرۃ پھر پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا تجھکو ای ابوہریرہ جو رو رہا ہی قلت لقیت عمر فاخبرتہ بالذی بعثتنی بہ عرض کیا میں نے ملاقات کی میں عمر سے پھر خبر دی میں نے انکو

اسکی جسکے لئے بھیجے تھے مجھے آپ نے فضرب بین ثدیی ضربۃ خررت لاستی پھر مارا عمر نے میری چھاتی مین ایک
مار گر پڑا مین اپنے چوتڑون کے بل فقال ارجع اور کہا پھر جا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ما حملک
علی ما فعلت تب پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمر کیا باعث ہوا تجھے اس بات پر کہ تو نے کیا یعنے ابوہریرہ کو
کس لئے مارا فقال یا رسول اللہ بابی انت وامی ابعثت ابا ہریرۃ بنعلیک من لقی یشہد ان لا الہ الا اللہ
مستیقنا بہا قلبہ بشرہ بالجنۃ تب عرض کیا عمر نے ای رسول خدا صدقے ہون میرے ماباپ تم پر کیا بھیجا تھا آپ نے
ابوہریرہ کو اپنی جوتیان دیکر جو کوئی ملے گواہی دیتا کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے یقین کرنے والا ہو اسپر دل اسکا خوشخبری دے
اسے بہشت کی قال نعم فرمایا حضرت نے ہان بھیجا تھا مین اسکو قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس
علیہا عرض کیا عمر نے ایسا نکیجو کیونکہ مین ڈرتا ہون کہ تکیہ کرینگے لوگ اسپر فخلہم یعملون سو چھوڑ دیجیو انکو کہ عمل کرین
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلہم تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اب چھوڑ دے انکو یعنے عمل کرنے دے
اور ایسی خوشخبری ابھی نہ سنا انکو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الجنۃ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجیان
بہشت کی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ گواہی دینا کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے
وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا
علیہ اور روایت ہی عثمان رض سے کہا اسنے کہ تحقیق کئی شخص یارون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب وفات پایا رسول خدا نے
غمگین ہوے انکے لئے حتی کاد بعضہم یوسوس یہان تک کہ قریب تھا بعضے ان مین سے شک مین پڑین قال عثمان و
کنت منہم کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور تھا مین ان مین سے فبینا انا جالس مر علی عمر وسلم فلم اشعر بہ پھر اسوقت
کہ مین بیٹھا تھا آئے میرے پاس عمر اور سلام کئے سو خبردار نہوا مین اسپر فاشتکی عمر الی ابی بکر پھر شکوہ کیا عمر نے اس بات کا ابوبکر
سے ثم اقبلا حتی سلما علی جمیعا پھر آئے عمر اور ابوبکر یہان تک کہ سلام کئے مجھ پر اکٹھے فقال ابوبکر ما حملک علی ان
لا ترد علی اخیک عمر سلامہ پھر کہا ابوبکر کیا سبب ہوا تجھے اس بات پر کہ جواب ندیا تو نے اپنے بھائی عمر کو اسکے سلام کا قلت
ما فعلت کہا مین نے ایسا تو نہین کیا مین نے فقال عمر بلی واللہ لقد فعلت پھر کہا عمر نے ہان قسم اللہ کی البتہ کیا تو نے قال
قلت واللہ ما شعرت انک مررت ولا سلمت کہا عثمان رض نے کہا مین نے قسم اللہ کی خبر نہوی مجھے کہ تم آئے اور نہ
خبر ہوی کہ تم سلام کئے قال ابوبکر صدق عثمان قد شغلک عن ذلک امر کہا ابوبکر رض نے سچ کہا عثمان نے البتہ غافل کیا
تجھکو کسی بڑے کام نے فقلت اجل تب کہا مین نے ہان ایسا ہی ہی قال ما ہو کہا ابوبکر نے وہ کام کیا تھا قلت توفی
اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان نسألہ عن نجاۃ ہذا الامر کہا مین نے وفات دیا اللہ نے اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس کے پوچھون مین نجات اس کام کی یعنے دین کی نجات کس چیز سے ہی یا کہ مراد کام سے وسوسہ

شیطان کا ہی کہ لوگون کے دلمین گذرتا ہی قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا فرمایا ابوبکر نے بیشک پوچھا تھا مین نے حضرت کو اس بات سے پھر مین کھڑا ہوا طرف ابوبکر کے اور کہا مین نے اسکو صدقہ ہون میرے ماباپ تم پر تم زیادہ لایق ہو پوچھنے کے قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ کہا ابوبکر نے پوچھا مین نے ای رسول خدا کس طرح ہوگی نجات اس کام کی فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ فَرَدَّهَا فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے قبول کیا مجھہ سے اس کلمے کو جسے ظاہر کیا مین نے اپنے چچا پر پھیرا تھا اسنے اسکو سو وہی کلمہ اسکے لئے نجات ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

۷ **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اور روایت ہی مقداد سے کہ تحقیق سنا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ کَلِمَةَ الْاِسْلَامِ باقی نرہیگا زمین کی پیٹھ پر کوئی گہر مٹی کا اور نہ پشمین یعنے خیمہ مگر پہنچاویگا اس مین اللہ کلمہ اسلام کا بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَّذُلِّ ذَلِیْلٍ عزیز کے عزت دینے کو اور ذلیل کے ذلیل کرنے کو اِمَّا یُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَیَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ یُذِلُّهُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَهَا یا عزت دیگا ان گھر والون کو اللہ پھر کریگا انکو اس کلمے کے لایق یا ذلیل کریگا انکو اللہ پھر تابعدار ہونگے وے اس کلمے کے یعنے شہر اور گانون اور جنگل مین سب جگہہ کلمہ اسلام کا پہنچیگا سو کلمے کو ہمیشہ غالب رکھینگے اور جو کلمے کو قبول نکرینگے وے لوگ تابعدار کلمہ گو کے ہوجاوینگے اور جزیہ دیگے قُلْتُ فَیَکُوْنُ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ کہا مین نے تب ہوجاویگا دین سب اللہ کا یعنے اللہ کی مرضی کے موافق سب جگہہ دین واسلام پھیل جاویگا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

۸ **وَعَنْ** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِیْلَ لَهٗ اَلَیْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ اور روایت ہی وہب بن منبہ سے پوچھا گیا ان سے کیا نہین ہی کلمہ لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَیْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ کہا ہان ہی لیکن نہین ہوتی کوئی کنجی مگر اسکے لئے ہوتے دانت فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ یُفْتَحْ لَكَ سو اگر لاوے تو ایسی کنجی کہ اسکے واسطے دانت ہین کھولا جاویگا تیرے لئے اور اگر نہین تو کھولا نجاویگا تیرے لئے **فائدہ** عمل کرنا اس کنجی کے دانت ہین رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ روایت کئے اسکو بخاری نے ترجمہ باب مین **فائدہ** محمد بن اسمعیل بخاری ہر باب کے شروع مین بطور فہرست کے بغیر بیان کرنے سند کے جو حدیثین لاتے ہین انکو تعلیقات بخاری کہتے ہین اور اسیکو ترجمہ باب بھی کہتے ہین

۹ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نیک کرے کوئی تم مین کا اپنے اسلام کو فَکُلُّ حَسَنَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ پھر جو نیکی کرتا ہی وہ لکھی جاتی ہی اسکے دس برابر سات سوتک بلکہ زیادہ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ اور جو بدی کرتا ہی لکھی جاتی ہی مانند اسکے یعنے ایک کو ایک یہان تک کہ ملاقات کرے اللہ سے یعنے مرجاوے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم و بخاری کا اس پر

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا

سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہی ایمان قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فانت مؤمن فرمایا جب خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور ناخوش کرے تجھکو برائی تیری تب تو مومن ہی قال یا رسول الله فما الاثم کہا اسنے ای رسول خدا پھر کونسی چیز گناہ ہی قال اذا حاك فی نفسك شیء فدعه فرمایا حضرت نے جب خلش ڈالے تیرے دل میں کوئی چیز تب چھوڑ دے اسکو رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے

۱۱ **وعن** عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا اسنے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقلت يا رسول الله من معك على هذا الامر پھر پوچھا مینے ای رسول خدا کون ہی ساتھ آپکے موافق اس کام پر یعنے دین کے کام میں آپکا موافق کون ہی قال حر وعبد فرمایا آزاد اور غلام **فائدہ** آزاد سے مراد حضرت ابو بکر صدیق اور غلام سے حضرت بلال ہیں اور دوسرا معنا یہہ ہی کہ آزاد اور غلام اور جوان اور بوڑھا سب قسم کے لوگ ساتھ ہیں قلت ما الاسلام پوچھا مینے کیا ہی اسلام قال طيب الكلام واطعام الطعام فرمایا نرمی سے کلام کرنا اور کھانا کھلانا قلت ما الايمان پوچھا مینے کیا ہی ایمان قال الصبر والسماحة فرمایا حضرت نے صبر کرنا معصیت اور مناہی پر اور جوانمردی کرنا اداے فرائض میں قال قلت ای الاسلام افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا مینے کونسا اسلام افضل یعنے مسلمانوں میں کون افضل ہی قال من سلم المسلمون من لسانه ويده فرمایا وہ شخص کہ بچے رہیں مسلمان اسکی زبان سے اور اسکے ہاتھ سے قال قلت ای الايمان افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا مینے کونسا ایمان افضل ہی قال خلق حسن فرمایا خصلت اچھی کہ وہ اصل ہی سب اعمال کی قال قلت ای الصلوة افضل کہا اسنے پوچھا مینے کونسی نماز افضل ہی یعنے نماز کے ارکان میں کونسا رکن افضل ہی قال طول القنوت فرمایا دیر تک کھڑا رہنا **فائدہ** علما کا اختلاف ہی کہ نماز میں دیر تک قیام کرنا افضل ہی یا درازی سجدہ کی بہتر ہی بعضوں نے کہا قیام دراز افضل ہی بعضوں نے کہا کہ درازی سجدے کی اچھی ہی بعضوں نے کہا رات کی نماز میں طول قیام بہتر ہی اور دن کی نماز میں درازی سجود کی افضل ہی بعضوں نے کہا یہہ دونوں رکن فضیلت میں برابر ہیں حنفی مذہب میں قیام افضل ہی کہ اس میں مشقت زیادہ ہی قال قلت ای الهجرة افضل کہا عمرو بن عبسہ نے کون سی ہجرت افضل ہی قال ان تهجر ما كره ربك فرمایا چھوڑ دے تو اس چیز کو جسے برا جانا تیرے رب نے اور جس سے وہ راضی نہو قال قلت فای الجهاد افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا مینے کونسا جہاد افضل ہی قال من عقر جواده واهريق دمه فرمایا جہاد میں وہ شخص افضل ہی تاپنچ کاٹے گئے جسکے گھوڑے کے اور بہایا گیا لہو اسکا یعنے سوار اور گھوڑا دونوں کام آجاویں یہہ کمال جوانمردی اور پکی دینداری ہی نہ دنیا کے مال اور غنیمت کے واسطے قال قلت ای الساعات افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا مینے کونسی گھڑی رات میں بہت اچھی ہی تہجد کی نماز کے واسطے قال جوف الليل الآخر فرمایا درمیان پچھلی رات کا کہ وہ چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اگر چھٹا حصہ بھی داخل کریں شامل ہو سکتا ہی رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے

۱۲ **وعن** معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اور روایت ہی معاذ بن جبل سے

کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَیُصَلِّی الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ جسنے ملاقات کی اللہ سے اس حال مین کہ شریک نہین کرتا اسکا کسیکو اور نماز پڑہتا ہی پانچون وقت کی اور روزے رکھتا ہی رمضان کے بخشے جاینگے گناہ اسکے **فائدہ** نماز و روزے کے سوا دوسرے ارکان اسلام کا ذکر نفرمایا شاید وہ ارکان فرض نہوے ہونگے یا کہ روزے نماز کی عزت اللہ رب العالمین کے حضور مین ایسی ہی کہ اِن کو کرتا ہو دوسرے فرایض کو چھوڑ دیا ہو تو بھی اسکے گناہ معاف ہوجاوینگے قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہا مین نے کیا خوشخبری ندون مین لوگون کو یا رسول اللہ قَالَ دَعْهُمْ یَعْمَلُوْا فرمایا چھوڑ دے انکو کہ عمل کرین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْهُ**[١٣] اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ اور بھی روایت ہی معاذ سے کہ تحقیق سوال کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل ایمان سے قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ فرمایا حضرت نے کہ دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور دشمنی رکھے اللہ کے واسطے وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰہِ اور جاری رکھے تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پوچھا معاذ نے اور کیا ہی اے رسول خدا یعنے بعد اسکے کیا کرون یا یہہ کہ ایمان کی افضلیت ہین اور کیا ہی قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ فرمایا دوست رکھے تو لوگون کے واسطے جو دوست رکھتا ہی اپنی ذات کے لئے اور بد جانے انکے واسطے جو بد جانتا ہی اپنی ذات کے واسطے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

یہہ باب ہی بڑے گناہون اور نفاق کی نشانیون کے بیان مین **فائدہ** کبیرہ گناہ وہ ہی کہ جسکے واسطے شرع مین حد مقرر ہوا ہو یا جسپر وعید واقع ہوی ہو یا کہ دلیل قطعی سے اسکی ممانعت آئی ہو اور جس کام مین دین کی ہتک حرمت ہو اور جو گناہ کہ ایسا نہو وہ صغیرہ ہی مولانا جلال الدین دوانی نے عقاید عضدیہ کی شرح مین لکھا ہی کہ کبیرہ گناہ یہ ہین کہ ناحق کسیکو جان سے مار ڈالنا زنا اور لواطت اور چوری کرنا شراب اور جو چیز کہ نشہ والی ہو کھانا پینا اور سور کا گوشت کھانا مال کسیکا دبا لینا اور کسیکو زنا کی گالی دینا جھوٹی گواہی دینی سود کھانا رمضان کا روزہ بغیر عذر کے توڑنا جھوٹی قسم کھانی قطع رحم کرنا مسلمان ماباپ کو ناحق آزردہ کرنا کافرون کی جنگ سے بھاگنا مال یتیمون کا کھانا ماپ اور وزن مین خیانت کرنا نماز کا وقت ہونے کے آگے پڑھ لینا اور وقت پر نماز نہ پڑھکر چھوڑ دینا زکوات ندینا مسلمانون سے ناحق جنگ کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹھ لگانا اور رسول خدا کے صحابہ کو بد کہنا بغیر عذر کے گواہی چھپانا رشوت لینا عورت مرد مین لڑائی لگانا اور بادشاہ کے پاس چغلی لگانی اور باوجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر کو چھوڑ دینا قرآن پڑھکر بھول جانا حیوانون کو جلانا عورت کو مرد مباشرت کے واسطے کہے تو بے سبب نہ ماننا اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہو جانا اور اہل علم اور قرآن کے حافظون کی اہانت کرنا اور عورت کے ساتھ ظہار کرنا یعنے اسکو ایسا کہنا کہ تو مجھ پر ایسی ہی کہ جیسی میری ماں کی پیٹ یہہ کہنے سے وہ اسپر حرام ہو جاتی ہی جب تک کہ کفارہ اسکا ندیوے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ پوچھا ایک شخص نے اے رسول خدا کون سا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کے قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ فرمایا کہ ٹھہراوے تو اللہ کے واسطے کسیکو

برابر والا حالانکہ اسنے پیدا کیا تجھکو **فائدہ** شریک تین قسم کا ہوتا ہی پہلا وجود مین دوسرا خالقیت مین تیسرا عبادات مین قَالَ ثُمَّ اَیٌّ پوچھا
اس شخص نے بعد کفر کے کونسا گناہ بہت بڑا ہی قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ فرمایا حضرت نے قتل کرنا
تیرا اپنی اولاد کو اس ڈر سے کہ کھاویگی ساتھ تیرے **فائدہ** جاہلیت کے ایام مین لوگ تکلیف کی خوف سے اولاد کو مار ڈالتے تھے اگرچہ
آدمی کو ناحق مارنا گناہ کبیرہ ہی لیکن خصوصاً اپنی اولاد کو فقر کی خوف سے مار ڈالنا بہت ہی بد کبیرہ گناہ ہی کسواسطے کہ یہہ کام توکل
اور خالقیت کے اعتقاد کے خلاف ہی قَالَ ثُمَّ اَیٌّ پوچھا اسنے بعد اسکے کونسا گناہ بہت بڑا ہی قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ
جَارِكَ فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو عورت سے اپنے ہمسایہ کی **فائدہ** زنا کرنا اگرچہ مطلقاً کبیرہ گناہ ہی لیکن ہمسایہ کی عورت سے
بہت بد کبیرہ ہی کسواسطے کہ اس مین حق ہمسایہ کا بھی تلف ہوتا ہی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا پھر اتارا اللہ نے اسبات کے سچ کرنے
کو یہہ آیت وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ
الْاٰيَةَ اور جو لوگ نہین پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو اور نہین مارتے جان کو جسے منع کیا اللہ نے مارنا اسکا مگر حق پر جیسا
حد اور قصاص اور نہین زنا کرتے آخر آیت تک مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٢ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہ یہ ہین کہ شریک ٹھہرانا اللہ کے ساتھ **فائدہ** شرک سے مراد کفر ہی کسی
طرح کا بھی ہو شرک کا ذکر اسواسطے فرماتے ہین کہ کفار مکے کے مشرک تھے بعضے جگہہ مسلمانون کو شرک سے منع فرمایا ہی مراد اس سے ریا ہی
یا منع ہی ارتداد سے وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اور دکھہ دینا مسلمان ماباپ کو ناحق شرع کے خلاف کبیرہ گناہ ہی اگر ماباپ کافر ہون تو
انکو کفر سے نکالنے کے واسطے کچھہ رنج پہنچاوین تو مضایقہ نہین وَقَتْلُ النَّفْسِ اور مار ڈالنا جان کا ناحق وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ
اور قسم کھانا جھوٹھی **فائدہ** یمین غموس اسکو کہتے ہین کہ گذرے ہوے کام پر جھوٹھی قسم کھاوے اسطرح کہ مین نے یہہ کام نہین کیا
اور حقیقت مین کیا ہو اور جو یون قسم کھاوے کہ یہہ کام نکرونگا اور پھر اسکو کرے تو وہ شخص کفارہ دینے سے قسم کے پاک ہوجاتا ہی رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ اور روایت
مین انس کی جھوٹھی گواہی دینی بدلے مین غموس کے آیا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٣ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات خصلتین ہلاک کرنے والیون سے قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ عرض کئے صحابہ نے
ای رسول خدا کونسے ہین وے سات خصلتین قَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ فرمایا شریک ٹھہرانا اللہ کے ساتھ وَالسِّحْرُ اور جادو کرنا **فائدہ**
جادو کا سیکھنا اور سکھانا بھی یہی حکم رکھتا ہی بعضون نے کہا سیکھنا درست ہی تا کسی نے اپنے کو جادو کرے تو دفع کر سکے خیالی نے حاشیے
مین شرح عقاید کے لکھا ہی کہ جادو کرنا کفر ہی بالاتفاق صحابہ کی ایک جماعت وغیرہ اسبات پر ہین کہ جادوگر کو مار ڈالا چاہیے
وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مارنا جان کا جسے حرام کیا اللہ نے مگر حق کے ساتھ وَاَكْلُ الرِّبٰوا اور

کھانا بیاج کا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ اور کھانا یتیم کے مال کا وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ اور پیٹھ دینا اور بھاگ جانا کافروں کی لڑائی کے دن
فائدہ ایک مسلمان دو کافر سے جنگ میں بھاگنا کبیرہ گناہ ہی مگر ایک مسلمان پر دو کافر سے زیادہ ہوں تو بھاگنا حرام نہیں اسلام
کی ابتدا میں ایک مسلمان دس کافر سے بھاگنا حرام تھا بعد اسکے تخفیف ہوی وہی حکم ثابت رہگیا وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
الْغَافِلَاتِ اور زنا کی تہمت لگانا پاک دامن عورتوں ایمان والیوں بدفعلی سے بے خبروں کو **فائدہ** زنا کی تہمت پاک دامن عورتوں کو
لگانا کبیرہ گناہ ہی اسکو قذف کہتے ہیں سزا اسکی شرع میں اسّی تازیانے مقرر ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہی اور وہ مومن ہو **فائدہ** اس سے معلوم ہوا
کہ زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مسلمان نہیں ہی مراد اس سے ایمان کامل ہی اور یہہ بڑا زجر ہی زنا کے کرنے پر وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ
حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور نہیں چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ مومن ہو وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ
يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور نہیں شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ شراب پیتا ہی اور وہ مومن ہو وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً
يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور نہیں لوٹتا کوئی لوٹ کہ اٹھاتے ہیں لوگ اس کی طرف
اس لوٹ میں اپنی آنکھیں جب لوٹتا ہی اسکو اور وہ مومن ہو یعنے علانیہ لوٹ لیوین اور لوگ دیکھتے رہیں اور رویا کریں اور ان سے کچھ
بن نہ پڑے مال لوٹنا حرام ہی خصوصاً ایسے طور سے وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور غنیمت کا مال نہیں چراتا
تم میں کا کوئی جب چراتا ہی اور وہ مومن ہو فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ سو بچو تم بچو تم ان سب گناہوں سے جو مذکور ہوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ایک روایت میں ابن عباس کی یہہ عبارت بھی آئی ہی وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ
يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور نہیں قتل کرتا کوئی جب قتل کرتا ہی اور وہ مومن ہو قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کہا عکرمہ نے جو
خادم ابن عباس کا ہی کہا میں ابن عباس کو كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اس سے قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ
بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ اَخْرَجَهَا کہا ابن عباس نے اسطرح اور انگلیوں کو ڈالا انگلیوں میں پھر نکالا انکو یعنے ایک ہاتھ کے انگلیوں کو
دوسرے ہاتھ کے انگلیوں میں ڈال کر کھینچ لیا اور کہا کہ اسطرح ایمان نکل جاتا ہی اس کے پہلے ایمان آدمی کی ذات میں مخلوط تھا ۔
فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ اور گر توبہ کیا اسنے تو پھر آیا ایمان اسکی طرف اسطرح اور انگلیوں کو
ڈالا انگلیوں میں یعنے پھر انگلیوں کو انگلیوں میں ملا کر یوں ایمان پھر آجاتا ہی وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اور کہا ابوعبداللہ نے **فائدہ**
بخاری کی کنیت ابوعبداللہ ہی اس حدیث کی توجیہ اہل سنت وجماعت کے مذہب کے موافق یوں کرتا ہی کہ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا
تَامًّا وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ نہیں رہتا ہی وہ شخص اس حالت میں پورا مومن اور نہیں ہوتا اسکے لئے نور ایمان کا هٰذَا لَفْظُ
الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ بخاری کا ہی **فائدہ** بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہتا ہی کہ مسلمان ان گناہوں سے کافر نہیں ہوتا مگر مومن کامل بھی
نہیں رہتا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اور روایت

ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں منافق کی تین ہین زاد مسلم وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا زیادہ کیا مسلم نے یہہ عبارت اور اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور دعوا کرے کہ مین مسلمان ہون پھر متفق ہوے یعنے بعد اس اختلاف کے بخاری اور مسلم نے باقی روایت مین متفق ہین اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ جب بات کرے جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امین کیا جاوے خیانت کرے **فائدہ** یہہ تینون خصلتین نشان منافق کی ہین مسلمانون کو چاہئے کہ ان بد صفتون سے اپنے کو پاک رکھین کسواسطے کہ اُن کا باطن خلاف ظاہر کے رہتا ہی جیسا کہ منافق کا دل برخلاف زبان کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ حضرت نے اپنے اصحاب کو اس وقت کے منافقون کا حال بیان فرمایا تھا ان سے دور رہین اس سے معلوم ہوا کہ مومنون مین یہہ صفات نہین ہوتے ہین ۶ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے چار چیزین جس مین وے ہون کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وہ پورا منافق ہی وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ اور جو شخص کہ ہووے اس مین ایک خصلت اُن چارون مین سے ہی اس مین ایک خصلت نفاق سے **فائدہ** اگر ایک خصلت اُن مین سے ہو تو منافق کی ایک خصلت ہی اس مین اگر دو ہون تو دو خصلت ہین اسیطرح تین جب چارون خصلت ہون تو پکا منافق ہوا حَتّٰی یَدَعَھَا یہان تک چھوڑے اسکو **فائدہ** اب ان چار خصلتون کو بیان فرماتے ہین اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ جب امین کیا جاوے خیانت کرے وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ اور جب بات کرے جھوٹھ بولے وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ اور جب اقرار کرے توڑ ڈالے وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور جب جھگڑے گالیان دیوے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہی کہ خواہش رکھتی ہی نر کی دو بکرون کے بیچ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً جھکتی ہی اسکی طرف ایکبار اور اسکی طرف ایکبار **فائدہ** جیسا کہ نر کی خواہش رکھنے والی بکری درمیان دو بکرون کے جسطرح کبھی اسکی طرف کبھی اسکی طرف جھکتی ہی ویسا ہی منافق کبھی مسلمانون مین ملتا ہی کبھی کافرون مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ روایت ہی صفوان بن عسال رض سے **فائدہ** صفوان صحابی ہین کوفے کے رہنے والے بارہ جنگ مین حضرت کے ہمراہ تھے قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ کہا اسنے کہ بولا ایک یہودی نے اپنے دوست کو اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ جا طرف اس مرد کے جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہی اور لوگ اسکو نبی جانتے ہین فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ تب کہا اسکو اسکے یار نے مت کہہ اسکو پیغمبر اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ بیشک اگر وہ سنیگا یہہ بات تیری تو البتہ ہونگے اسکو چار آنکھین یعنے نہایت خوشی سے کسواسطے کہ جب خوشی ہوتی ہی نور آنکھونکا بڑھتا ہی

اور جب غم اور محنت آپڑتی ہی عالم نظر مین تاریک ہوجاتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ اگر وہ یہہ کلمہ سنیگا تو منتظر ہوگا کہ میرے تابعدار ہوگئے کیونکہ نبوت کے قابل ہین فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ پھر آیا ان دونون یہودیون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت کو نو نشانیان ظاہر سے **فائدہ** وہ دونون یہودی نے حضرت سے موسی علیہ السلام کے نو معجزون کا حال پوچھا تب حضرت نے یے احکام بیان فرما دئے گویا اس مین اشارہ ہی کہ معجزے پوچھ کر کیا کروگے احکام دین کے سیکھو تا نجات حاصل ہو یا حضرت نے وہ نو معجزونکا حال بیان فرماے بعد یے احکام سنائے اور راوی نے شہرت کے سبب سے ان معجزون کا ذکر نکیا بعضون نے کہا کہ مراد آیات بینات سے یہی احکام شرعیہ ہین جو مذکور ہوے کہ ان پر عمل کرنا سعادت ہی اور عمل نکرنا اسپر شقاوت ہی اور یے احکام ہر ملت مین ظاہر و مشہور ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو اللہ کے ساتھ کسیکو وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو کسیکی جان کو جسکا مارنا حرام کیا اللہ مگر حق شرع کے ساتھ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ اور مت لیجاؤ تم پاک شخص کو جھوٹھ لگا کر کسی حاکم کے پاس تا کہ قتل کرے وہ اسکو یعنے بے گناہ کو کہ تمہارے تہمت سے پاک ہی گھسیٹ کر حاکم پاس مت لیجاؤ اور اسکو سزا نہ دلواؤ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَۃَ اور نہ جادو کرو اور نہ بیاج کھاؤ اور نہ تہمت لگاؤ زنا کی پاک دامن عورت کو وَلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ اور نہ پیٹھ دو بھاگنے کے واسطے کافرون سے لڑائی کے دن **فائدہ** یہان تک نو حکم جو سب ملتون کو شامل ہی تمام ہوے اب ایک حکم مخصوص یہودیون کا بیان فرماتے ہین وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَہُوْدَ اور واجب ہی تم پر مخصوص اے یہود اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ کہ نہ حد سے بڑھو ہفتے کے دن **فائدہ** یہود کو ہفتے کے روز شکار منع تھا فرمایا کہ اس سے پرہیز کرو کہ یہہ اسلئے حضرت نے بیان فرمایا کہ سائلون نے دس سوال کی تجویز کئے تھے مگر نو سوال ظاہر کئے اور اسکا جواب پائے ایک سوال جو انکا خاص تھا چھپا رکھا حضرت نے اسکو الہام سے معلوم کرکے فرما دیا تب حیران ہوکر حضرت کے مبارک ہاتھ پاؤن پر بوسہ دئیے قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْہَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ تب بوسہ دئے ان دونون یہود نے حضرت کے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن پر اور کہے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تم نبی ہو **فائدہ** یہہ گواہی ایمان کی نہین بلکہ انہون نے اپنی پہچانت ظاہر کیا کہ تم نبی ہو ایمان کے واسطے تصدیق چاہئے قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ فرمایا حضرت نے پھر کس چیز نے منع کرتی ہی تم کو میری تابعداری کرنے سے قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ کہا ان دونون نے کہ بیشک داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہی اپنے رب سے ہمیشہ رہے اسکی اولاد مین کوی نبی یعنے قیامت تک اور وہ دعا البتہ قبول ہوی ہوگی سو انکی اولاد مین کوی پیغمبر ہوگا اور یہود اسکے تابع ہوینگے اور انکو غلبہ ہوگا **فائدہ** یہہ محض انکا افترا ہی توریت و زبور مین داؤد علیہ السلام نے خاتم النبیین

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال تر ہا تھا خلاف حکم اللہ کے کسطرح دعا کئے ہوگے وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ اور تحقیق ہم ڈرتے ہین کہ پیروی کرین ہم تمہاری مار ڈالین ہمکو یہود رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین ہین جڑ ایمان کی اگر وے نہوین تو ایمان بنیاد سے نکل جاوے اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ ایک ان تینون خصلتین سے یہہ ہی کہ بند رکھنا زبان کا اس شخص سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اسکو کسی گناہ کے سبب **فائدہ** مسلمان جو کلمہ گو ہو کوئی گناہ بھی کرے اسکو کافر نہ کہا چاہئے اس سے عقیدہ خوارج کا جو گناہ کے مرتکب کو اگرچہ وہ گناہ صغیرہ ہو کافر کہتے ہین مردود ہوتا ہی وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور نہ نکال تو اسکو اسلام سے بسبب گناہ کرنے کے یعنے کلمہ گو کو **فائدہ** اس سے قول معتزلہ کا رد ہوتا ہی کہ وہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو نہ مسلمان کہتے ہین نہ کافر بلکہ فاسق کو ایک قسم تیسر ٹھہراتے ہین اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ مسلمان ہی وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ دوسری خصلت یہہ ہی اور جہاد جاری رہنے والی ہی جب سے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے اور حکم جہاد کا فرمایا اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ یہان تک کہ لڑائی کرے آخری لوگ اس امت کے آخری زمانے مین دجال سے **فائدہ** بعد دجال کے یاجوج و ماجوج نکلینگے ان سے کوئی نہ لڑ سکیگا بغیر لڑائی کے سب فنا ہو جاوینگے بعد اسکے کوئی کافر زمین پر نہ رہیگا پھر جہاد کرنے کی حاجت نہ رہیگی تب تک مسلمانون کو کافرون سے جہاد کرنا پڑتا رہیگا لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ موقوف نہ کریگا جہاد کے وجوب کو ظلم ظالم کا اور نہ عدل عادل کا **فائدہ** بادشاہ اگرچہ ظالم ہو اسکے ساتھ ہو کے جہاد کرنا واجب ہی جیسا کہ بادشاہ عادل کے ساتھ ہوکر جہاد کرتے ہین اور جہاد کی تابعداری کرنے مین ظالم اور عادل دونون برابر ہین وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ اور تیسری خصلت ایمان لانا تقدیرون پر اور اعتقاد رکھنا کہ عالم مین جو کچھ ہوتا ہی اللہ کی قضا اور قدر سے ہوتا ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت زنا کرتا ہی بندہ نکلتا ہی اس سے ایمان فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ پھر ہوتا ہی ایمان اسکے سر پر مانند سائبان کے **فائدہ** ظلہ کہتے ہین اس چیز کو جو سایہ کرے مانند ابر اور خیمہ اور چھت کے سو ایمان زنا کے وقت زانی سے نکل کر اسکے سر پر سائبان کے طرح رہتا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایمان اور اسکی نورانیت بسبب گناہ کے بندے سے جدا ہو سائبان کے طرح سر پر رہتا ہی مطلقاً دور نہین ہو جاتا بلکہ بعد اس فعل کے پھر آجاتا ہی جیسا کہ فرمایا فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ پھر جب فارغ ہوتا ہی اس عمل سے پھر آتا ہی اسکی طرف ایمان رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے

الفصل الثالث

باب الکبائر

وصل تیری ١ **عن** معاذٍ قالَ وَصَّانِی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ روایت ہی معاذ
سے کہا اسنے کہ وصیت کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَ
حُرِّقْتَ فرمایا کہ نہ شریک کر تو اللہ کے ساتھ کسیکو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ اور آزردہ
مت کر اور نافرمانی مت کر اپنے ماباپ کی وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اگرچہ حکم کرین ماباپ تجھکو
یہہ کہ الگ ہو تو اپنے جورو اور اولاد اور اپنے مال سے **فائدہ** یہہ نہایت مبالغہ ہی ماباپ کی فرمانبرداری کے باب
مین لیکن انکے حکم پر اپنی عورت اور مال سے جدا ہونا واجب نہین وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا اور نچھوڑ تو نماز
فرض کو جان بوجھ کر فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ کسواسطے کہ جسنے
چھوڑا نماز فرض کو جان بوجھ کر تو بیشک نکل گیا اس سے ذمہ اللہ کا یعنے امن جو مسلمان کے واسطے ثابت ہی وہ اٹھہ گیا
فائدہ اس حدیث کے ظاہر سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ تارک الصلوٰۃ کو قتل کرنا واجب ہی اور مذہب امام شافعی اور بعضے امامون
کا یہی ہی لیکن حنفی اور مالکی مذہب مین اسکو مارنا اور تعزیر پہنچانا اور قید کرنا جب تک نماز پڑہے کہتے ہین کہ صحابہ کسی گناہ گار
کو کفر سے متہم نہین کرتے مگر تارک الصلوٰۃ کو وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهُ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَةٍ اور مت پی تو شراب سو بیشک وہ
سر ہی تمام گناہ اور بیحیائی کا **فائدہ** قیام ایمان اور عبادت کا سبب عقل ہی جب عقل جاتی رہی تو سب کچھ گیا اللہ
اپنی پناہ مین لے ہمکو اس سے وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ اور بچ تو گناہ سے کسواسطے کہ سبب
گناہ کے اترتا ہی غضب اللہ کا وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ اور بچ تو بہاگنے سے کافرون
کی لڑائی مین سے اگرچہ مرتے ہون لوگ **فائدہ** یہہ بھی مبالغہ ہی جہاد کے باب مین اور قاعدہ وہی ہی جو پہلے مذکور ہوا
کہ ایک مسلمان دو کافر سے نہ بہاگا چاہیے وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ اور جسوقت کہ پہنچے
آدمیون کو موت وبا اور طاعون سے اور تو ہوا مین تو ٹھہرا رہ **فائدہ** جس شہر مین وبا یا طاعون ہو تو اس سے بہاگا
نچاہیے کیونکہ معصیت ہی اور دوسری جگہہ سے وہان بھی آیا نچاہیے اگر یہہ اعتقاد کرے کہ نہ بہاگونگا تو مقرر مرجاونگا اور بہاگونگا
تو بچ جاونگا کافر ہوتا ہی اللہ ہمکو بچاوے ایسے اعتقادون سے وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ اور خرچ کر اپنے
زن و فرزند پر اپنے مال سے زیادہ نفقہ واجب سے وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا اور مت اٹھا کہ ان سے اپنی لاٹھی
ادب کی یعنے عورت اور اولاد کی پرورش بخوبی کر مگر ادب سکھلانے مین قصور مت کر وَاَخِفْهُمْ فِی اللهِ اور ڈرا انکو اللہ
کے واسطے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے ٢ **وعن** حُذَیْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَهْدِ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حذیفہ رضہ سے کہا اسنے کہ تھا نفاق مگر زمانے مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** حذیفہ بن الیمان بڑے صحابی ہین فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْکُفْرُ اَوِ الْاِیْمَانُ
اور لیکن آجکے دن اور کچھ نہین ہی مگر وہی کفر یا ایمان **فائدہ** حضرت کے زمانے مین لوگ تین قسم تھے پر مومن منافق

کافر اور حاکم شریعت کا اس وقت پر یہہ تھا کہ منافق کو مسلمانون کے طور پر برتتے اور انکا بھید چھپا رکھتے تھے کہ اس مین بڑی مصلحت تھی حذیفہ کہتے ہین اس زمانے مین جس مین ایمان کی باتین دیکھینگے مومن جانینگے اور جس مین کفر کی باتین دیکھینگے کافر جانینگے قتل کرینگے **رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** روایت کیا اسکو بخاری نے **بَابٌ فِی الْوَسْوَسَۃِ** یہہ باب ہی وسوسے کے بیان مین **فائدہ** وسوسہ لغت مین عورتون کی زیور کے نرم آواز کو کہتے ہین مراد یہان وسوسے شیطانی اور نفسانی بد خطرے ہین جو خاطر مین آتے ہین کفر اور گناہ کے باعث ہوتے ہین اور نیک خطرے جو ایمان اور عبادت کے باعث ہوتے ہین اسکو الہام کہتے ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرُھَا** روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے معاف کیا میری امت سے وہ چیز جو وسوسہ کیا انکے دلونے **مَا لَمْ تَعْمَلْ بِہٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ** جب تک کہ کرین اسکو یا نہ کہین یعنے جب نفس یا شیطان بدکام یا بدبات کا خطرہ دل مین ڈالے جبتک وہ کام یا وہ بات نکرے تب تک اس کے نامۂ اعمال مین اسکا گناہ لکھا نہین جاتا یہہ مخصوص ہی اس امت پاک کے واسطے دوسری امتون کو اسپر مواخذہ ہوتا تھا **مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ بندہ معصیت کا عزم کرنے سے پکڑا نہین جاتا بعضے علما اسی کے قایل ہین لیکن حق وہ ہی کہ بندہ گناہ پر عزم کرنے سے ماخوذ ہوتا ہی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جو خیال کہ بندے کے جان مین یکایک آجاوے اسکو ہاجس کہتے ہین یہہ سب امتون سے معاف ہی کیونکہ تو وہی کہ اس مین کچھہ اختیار نہین جب وہ خیال دل مین آوے اور سینے کے میدان مین پھرنے لگے اسکو خاطر کہتے ہین اس قسم کو اللہ نے اپنے فضل سے اس امت سے معاف کیا اور بعد اسکے محبت اور لذت اسکی پیدا ہوتی ہی اسکو وہم کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہی بلکہ قصد گناہ کا کیا پھر اپنے نفس کو اس سے روک لیا تو اسکے بدلے ایک نیکی اسکے نامۂ اعمال مین لکھہ لیتے ہین مگر عزم گناہ کا کہ نفس اسکے کرنے پر قصد مضبوط رکھے اور اسکی تلاش مین رہے اسکی طرف سے اس گناہ کے کرنے مین کچھہ دیر نہین لیکن خارج مین اسکا اسباب مہیا نہین اگر مہیا ہوتا تو خواہ مخواہ کرتا اسطور کے خیال کو البتہ مواخذہ ہی جاننا چاہئے کہ عزم اس معصیت کا کہ جسکا ارادہ کیا ہی عین اس معصیت کا نہین ہی مثلا کسی نے عزم زنا کا کیا تو گناہ ہی لیکن ویسا گناہ نہین ہی کہ زنا کرنے سے ہوتا ہی

۲ **وَعَنْہُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ آئے کتنے آدمی اصحاب مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **فَسَاَلُوْہُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِہٖ** اور پوچھا حضرت سے کہ تحقیق ہم پاتے ہین اپنے دلون مین وسواس کہ بہت سخت اور برا جانتا ہر ایک ہم مین کا کہ زبان پر لاوے اسکو **قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُّمُوْہُ** فرمایا کیا تحقیق پایا تمنے برای زبان پر لانے سے اس چیز کی **قَالُوْا نَعَمْ** عرض کئے کہ ہان **قَالَ ذٰلِکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ** فرمایا کہ یہہ برا جاننا محض ایمان ہی یعنے جب دل مین بری بات کا وسوسہ آوے اسکو برا جاننا اور اس بات کو زبان پر لانا برا سمجھنا صاف ایمان کا سبب ہی اگر ایمان

اور اللہ کا خوف ہوتا تو اسکو برا کیون سمجھتا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتا ہی شیطان تم مین سے کسی ایک کے پاس فیقول من خلق کذا من خلق کذا پھر کہتا ہی کسنے پیدا کیا یہہ کسنے پیدا کیا یہہ یعنے سب چیز کو کون پیدا کیا تب بندہ اسکے جواب مین البتہ کہیگا کہ اللہ نے پیدا کیا ہی حتی یقول من خلق ربک یہان تک کہ کہتا ہی شیطان کسنے پیدا کیا تیرے رب کو فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ پھر جب پہنچے شیطان اس بات پر تب چاہیے کہ پناہ پکڑے تو اللہ کے ساتھ اور چاہیے کہ باز رہے شیطان کے وسوسے سے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتے ہین لوگ پوچھا پاچھی کرتے بایکدیگر بطور مقابلے کے یا نفس یا شیطان کے ساتھ بطور وسوسے کے حتی یقال ہذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ یہان تک کہ کہی جاتی ہی یہہ بات کہ پیدا کیا اللہ نے مخلوقات کو پھر کسنے پیدا کیا اللہ کو فمن وجد من ذلک شیئا سو جو شخص کہ پاوے اس قول یا اس وسوسے مین سے کچھ فلیقل امنت باللہ ورسلہ پھر چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین اللہ پر اور اسکے رسولون پر **فائدہ** امنت باللہ ورسلہ کہنا برابر ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملئکۃ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوی تم مین سے مگر کہ بیشک متعین ہوا ہی اسپر ہمنشین اسکا جنون مین سے اور ہمنشین اسکا فرشتون مین سے **فائدہ** ہر آدمی کے ساتھ دو ہمنشین ہوتے ہین ایک جن کہ وسوسے اور بدخیال دل مین ڈالتا ہی دوسرا فرشتہ کہ الہام نیکی کا کرتا ہی اور نیک کام کے طرف متوجہ کراتا ہی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ جب آدمی زاد کو بچہ پیدا ہوتا ہی اسکے ہمراہی کے واسطے ایک بچہ جن کا اسی کے مانند پیدا کیا جاتا ہی اسکو ہمزاد اسکا کہتے ہین. قالوا وایاک یا رسول اللہ عرض کیا صحابہ نے اور آپ پر بھی ہی یا رسول اللہ یعنے جن آپکے بھی ہمراہ ہی قال وایای فرمایا ہان مجھہ پر یعنے جن میرا بھی ہمنشین ہی ولکن اللہ اعانني علیہ فاسلم ولیکن اللہ نے غالب کیا مجھکو اسپر پھر مین بچا اسکے وسواس اور آفت سے **فائدہ** بعضے روایتون مین فاسلم آیا ہی یعنے پھر وہ جن جو ہمراہ میرے ہی مسلمان ہوا اور ایمان لایا اور فرمانبردار ہی فلا یامرنی الا بخیر سو نہین بتاتا مجھکو مگر نیکی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان دوڑتا ہی آدمی مین خون بہنے کی جگہہ **فائدہ** مراد اس سے یہہ ہی کہ شیطان کو انسان کے جسم مین تصرف ہی اغوا دیتا ہی اور وسوسہ

والتا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۷ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان حین یولد اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بنی آدم کا لڑکا مگر چھوتا ہی اسکو شیطان جسوقت کہ پیدا ہوتا ہی فیستہل صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنہا پھر آواز کرتا ہی وہ چلا کر چھونے سے شیطان کے سوائے مریم اور اسکے بیٹے کے جو عیسی علیہ السلام ہین **فائدہ** بی بی مریم کی مانے دعا کی تھی ای پروردگار مریم اور اسکی اولاد کو شیطان کے آسیب سے محفوظ رکھیو اللہ نے انکی دعا قبول کی یہہ کوئی نہ سمجھے کہ حضرت نے اپنے تئین نہین فرمایا کہ شیطان نے مجھکو نہین چھوا سو حضرت کو بھی شیطان نے البتہ نہین چھوا اسی فرمانے سے حضرت کے صاف ظاہر ہی کہ متکلم اپنے کو خارج کرکے لوگون کا حال بیان کرتا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۸ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطان اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا پیدا ہونے کے وقت دکھہ دینے سے شیطان کے ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۹ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء اور روایت ہی جابر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ابلیس رکھتا ہی اپنا تخت پانی پر اپنا تکبر اور شوکت ظاہر کرنے کے واسطے ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس پھر بھیجتا ہی اپنی فوجین کہ گمراہ کرین لوگون کو فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ پھر بہت نزدیک ان لشکرون مین سے ابلیس کے پاس مرتبے مین وہ ہی جو بڑا ان مین کا ہی گمراہ کرنے مین یعنے جو شیطان کہ زیادہ گمراہ کرتا اور بہت فتنے مین ڈالتا ہی وہ ابلیس کے پاس بہت مقرب اور معتبر ہوتا ہی یجیئ احدہم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا آتا ہی ایک شیطان اس لشکر مین کا پھر کہتا ہی ابلیس سے کہ کیا مین ایسا اور ایسا تب کہتا ہی ابلیس کہ کچھ نکیا تو نے قال فرمایا حضرت نے ثم یجیئ احدہم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ پھر آتا ہی ایک سپاہی اس لشکر کا اور کہتا ہی ابلیس کو نہ چھوڑا مین نے آدم کے بیٹے کو یہان تک کہ جدائی ڈلوائی اس مین اور اسکی جورو مین قال فرمایا حضرت نے یا کہا جابر رض نے فیدنیہ منہ ویقول نعم انت پھر اپنے نزدیک کرتا ہی ابلیس نے اسی لشکری کو اور کہتا ہی کہ اچھا مددگار ہی تو میرا قال الاعمش کہا اعمش نے جو راوی اس حدیث کا ہی جابر سے اراہ قال گمان کرتا ہون مین کہ کہا جابر نے فیلتزمہ پھر گلے لگاتا ہی ابلیس اس لشکری کو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** عورت مرد مین جدائی ڈالنے سے ابلیس اسقدر خوش ہونے کا سبب یہہ ہی کہ جدائی سے مراد طلاق باینہ ہی تاکہ جورو مرد پر حرام ہو جاوے بعد وطی اسکے ساتھ کرے تو حرام ہووے اور بچہ ہو تو حرام زادہ ہو پھر اس حیلے سے زنا اور اولاد زنا کی زمین پر پھیل جاوے اور فساد کرین اور معصیت مین پڑین اور دنیا اور آخرت مین بنی آدم کی خرابی اور رسوائی کا باعث ہو بعضون نے کہا کہ عورت مین جدائی اور عداوت اسلیئے ڈالتا ہی کہ تا رہے ناخوشی کے جماع نکرین تا اولاد پیدا نہو

باب فی الوسوسہ

اور یہی حال روم کا منقطع ہو جاوے واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قد ایس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب اور بھی روایت ہے جابر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نا امید ہوا اس سے کہ پوجیں اسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ مین **فائدہ** عرب کی زمین کو جزیرہ اس واسطے فرمایا کہ اسکو دریا فارس اور روم کی اور دریا نیل اور دجلہ کی چارون طرف گھیرا ہے ولکن فی التحریش بینھم ولیکن وہ لگا فتنے مین ہے انکے درمیان یعنے آپس مین لڑائی اور جھگڑا کرواویگا **فائدہ** اسی طرح بعد حضرت کے امت مین جنگ و جدل واقع ہوا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** تورپشتی نے لکھا ہے کہ شیطان کی عبادت سے مراد کفر اور ارتداد ہے مصلیون سے مراد مومنان ہین اور طیبی نے لکھا ہے کہ مراد مصلیون سے مومنان ہین اور مراد شیطان کی عبادت سے بت پرستی ہے یعنے عرب کے جزیرے مین اسلام مضبوط ہوگیا مسلمانان پھر کافر اور مرتد اور بت پرست نہووینگے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل روایت ہے ابن عباس رض سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا انکے پاس ایک شخص فقال انی احدث نفسی بالشیء اور کہا تحقیق مین پاتا ہون دل مین وہ چیز وسوسے سے لان اکون حممۃ احب الی کہ بیشک ہوجاؤن مین کوئلا بہت بہتر ہے میرے نزدیک من ان اتکلم بہ کہ بولون مین اسکو یعنے وہ بات جو میرے دل مین آتی ہے اسکو کہنے سے جلکر کوئلا ہوجانا میرے پاس بہتر ہے مگر اسکو کہنا پسند نہین قال الحمد للہ الذی رد امرہ الی الوسوسۃ فرمایا حضرت نے سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جسنے پھیر دیا اسکے کام کو وسوسے کی طرف یعنے شکر خدا کا وسواس ہی آتا ہاں گناہ کرنے نپایا اور اسکو زبان پر نہ لایا رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داود نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن ادم اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان کو نزدیکی ہوتی اور گذر ہے بنی آدم کے ساتھ **فائدہ** لمہ کا معنے اترنا اور نزدیک ہونا اور پہنچنا وللملک لمۃ اور فرشتے کو بھی ہمراہی ہے اسکے ساتھ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر پھر سو ہمراہی شیطان کی یہہ ہے کہ ڈراتا بدی سے اگر نیک کام کریگا تو بلا مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کوئی توکل اللہ پر کرے اور عبادت مین مشغول ہووے تو شیطان اسکے دل مین ڈالتا ہے کہ تو فقیر ہوجاویگا اور خرابی مین پڑیگا وتکذیب بالحق اور جھٹلانا حق کو واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق اور لیکن ہمراہی فرشتے کی یہہ ہے کہ بشارت دینی نیکی سے اور تصدیق کرانا راستی اور حق کے ساتھ فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ پھر جو کوئی پاوے لمہ فرشتے کا سو چاہئے کہ جانے یہہ خدا کے طرف سے ہے اور چاہئے حمد و شکر کرے اللہ کا ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جو کوئی پاوے خطرہ دوسرا جو لمہ شیطان کا ہے پھر چاہئے کہ پناہ مانگے اللہ کے ساتھ شیطان سے ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر پھر پڑھے حضرت نے اس حدیث کے مضمون کے موافق یہہ آیت کہ شیطان

وعدہ کرتا ہی تم سے فقیری کا یعنے کہتا ہی کہ اگر تم اللہ راہ مین مال خرچ کروگے تو فقیر ہو جاؤگے وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ اور حکم کرتا ہی تم کو بخیلی اور بدکاری کا وَاللهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا اور اللہ وعدہ کرتا ہی تم سے معافی کا اپنے طرف سے اور فضل اور زیادہ ثواب کا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

٣ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پوچھتے ہین لوگ باہمدیگر یہہ بات خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ پیدا کیا اللہ نے خلق کو پھر کون پیدا کیا اللہ تعالی کو فَإِذَا قَالُوا ذٰلِكَ فَقُولُوا پھر جب کہین لوگ یہہ بات کہو تم ای سننے والو اَللهُ أَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اللہ یگانہ ہی اپنی ذات وصفات مین پاک ہی سب مخلوقات کے محتاج ہین نہ جنا کسیکو نہ جنا گیا کسی سے اور نہین ہی کوئی ہمسر اسکا **فائدہ** سب صفات خالق کے مخلوق کی نہین ہو سکتی ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا پھر چاہئے کہ بعد ذکر کرنے ان صفات کے تین بار تھوکے اپنے بائین طرف **فائدہ** شیطان بائین طرف رہتا ہی اسطرف تھوکنے مین یہہ تاثیر ہی کہ وہان سے نکل جاتا ہی وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور چاہئے کہ پناہ مانگے اللہ ساتھ شیطان مردود سے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے سَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور قریب ہم ذکر کرینگے حدیث عمرو بن الاحوص کی باب خطبہ یوم نحر کے خدا تعالی چاہا تو

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باہمدیگر پوچھا کرتے ہین لوگ یہان تک کہ کہتے ہین یہہ بات اَللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اللہ نے پیدا کیا ہر چیز کو پھر کون پیدا کیا اللہ عزوجل کو رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اس لفظ سے وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اور مسلم کی روایت مین یہہ لفظ ہی کہ فرمایا حضرت نے قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا فرمایا اللہ بزرگ نے تحقیق تیری امت ہمیشہ کہیگی یہہ کیا ہی یہہ کیا ہی یعنے اشیا کی حقیقت سے ہمیشہ سوال کرتے رہینگے حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا یہان تک کہینگے یہہ بات اَللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اللہ نے پیدا کیا سب خلق کو پھر کون پیدا کیا اللہ عزوجل کو

٢ **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ اور روایت ہی عثمان بن ابو العاص سے کہا اسنے عرض کیا مینے ای رسول خدا تحقیق شیطان آڑ آتا ہی اور مانع ہوتا ہی میرے اور میری نماز کے درمیان اور میری قرأت کی درمیان اور شبہہ مین ڈالتا ہی قرأت کو مجھپر اور وسواس مین ڈالتا ہی مجھکو فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ

تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی جسکو خنزب **فائدہ** خنزب کا اصل لغت مین گوشت کا سرا نکرا اور اس شیطان کو کہتے ہین جو نماز مین وسوسہ ڈالتا ہی فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِكَ ثَلٰثًا پھر جب پاوے تو وسواس پناہ مانگ اللہ کے ساتھ اس شیطان سے اور تھوک بائین طرف اپنے تین بار فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ پھر کیا مین نے جیسا حضرت نے فرمایا تب دور کیا اسکو اللہ نے مجھ سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ روایت ہی قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم سے یہہ حضرت امام زین العابدین کے خلیرے بھائی ہین اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ تحقیق ایک شخص نے سوال کیا اُن سے اور پوچھا بیشک مین نے وہم کرتا ہون اور وسوسے مین پڑتا ہون اپنی نماز مین اور اکثر ہوتا ہے ایسا وہم مجھ پر فَقَالَ لَهُ امْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ تب کہا قاسم بن محمد نے اسکو پوری کر اپنی نماز اور التفات مت کر اس وسوسے کے طرف فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ سو کس واسطے کہ ہرگز نجاویگا تجھ سے وہ خیال اور وسواس یہان تک فارغ ہووے تو نماز سے وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ اور کہے تو شیطان سے کہ ہان تمام نکی مین نے اپنی نماز یعنے جیسا تو کہتا ہی ویسا ہی مین نے نماز کو پوری نہ پڑہا ہون لیکن تیری بات مان کر مین نماز نہ دوہراونگا **فائدہ** وسواس شیطانی کے دور کرنے کے واسطے یہی بڑا علاج ہی کہ اسکے خلاف عمل مین لاوے چنانچہ ایک بزرگ کو نماز کی جگہہ طہارت کا وسوسہ آیا کہ پاک ہی یا نہین انہون نے اسکے دفع کے واسطے اسی جگہہ نماز پڑہنا مقرر کر دیا رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ الْاِیْمَانِ بِالْقَدَرِ یہہ باب ہی بیان مین ایمان لانے تقدیر پر **فائدہ** جانا چاہئے کہ آدمی مین ایک صفت ہی جسکو اختیار کہتے ہین برخلاف رعشے والے کی حرکت کے کہ ہرگز اس مین اسکو اختیار نہین اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب جبریہ جو آدمی کی حرکات کو مثل حرکات جماد کے بے اختیار کہتے ہین سو باطل ہی اور قرآن و حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ازل مین ہر چیز کو اندازہ کیا ہی سب کام اسکے ارادے سے ہوتے ہین تو مذہب قدریہ بھی جو آدمی کو اپنی افعال کا خالق مستقل ٹھہراتے ہین باطل ہی سو حقیقت مین نہ فقط جبر ہی نہ فقط قدر مگر دونون کے بین بین عقیدہ رکھا چاہیے چنانچہ امام برحق ابو عبداللہ جعفر صادق سلام ہو اللہ کا ان پر اور انکے آباے کرام پر فرماتے ہین لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اور حقیقت اسبات کی کسی نبی اور ولی پر اللہ نے ظاہر نکیا دوسرون کو معلوم ہونا تو کہان آخرت مین سب پر یہہ بھید کہلیگا اب اعتقاد رکہنا کہ امر و نہی کرنا ربوبیت اور مالکیت کا سبب ہی اسکو ماننا اور تابعداری کرنا عبودیت اور بندگی کو لازم ہی ثواب دینا عذاب کرنا اللہ کا تصرف ہی اپنی ملک مین یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ روایت ہی عبداللہ بن عمرو رضی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اللہ نے تقدیرین اور احکام خلایق کے یعنے لوح محفوظ مین ثابت کیا

قبل اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قبل پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے پچاس ہزار برس وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ فرمایا حضرت نے تھا تخت اللہ کا پانی پر **فائدہ** شیخ ابن حجر نے لکھا ہی کہ مراد پانی سے دریا نہین بلکہ اللہ نے عرش کے نیچے پانی رکھا ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز جو عالم مین ہی قضا و قدر سے اللہ کے ہی یہان تک ناتوانی اور توانائی جو صفات آدمیون کے ہین یہہ اسی تقدیر سے ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحث کرنے آدم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام باہم دیگر اپنے پروردگار کے پاس یعنے عالم ارواح مین یا عالم برزخ مین جسکو عالم مثال کہتے ہین فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى پھر غالب ہوئے آدم نے موسی پر تفصیل اس قصے کی یہہ ہی قَالَ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِي الْجَنَّةِ کہا موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو تم وہ آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکا تمہارے جسد مین روح اپنا اور سجدہ کروایا تمکو اپنے سب فرشتون سے اور بسایا تمکو اپنی جنت مین ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ پھر پھکوا دیا تمنے لوگون کو اپنے گناہ کے سبب سے زمین پر یعنے اگر تم نافرمانی نکرتے گیہون نا کھاتے تو ہمیشہ بہشت مین ہی رہتے تمہاری اولاد بھی وہان رہتی جب تم اپنے گناہ کے سبب زمین پر اتارے گئے اولاد بھی زمین پر پھیل گئی باوجود ان مرتبون کے جو اللہ نے آپکو دیا تھا آپ سے گناہ صادر ہونا لائق نتھا قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ تب کہا آدم علیہ السلام نے موسی کو تم وہ موسی ہو کہ پسند کیا اللہ نے تمکو اپنی پیغمبری اور اپنے کلام کے لئے بیواسطے اور دیا تمکو اللہ نے تختیان ان مین بیان ہی ہر چیز کا یعنے احکام دین کا **فائدہ** توریت زمرد کی یا یاقوت کی تختیون پر لکھی ہوئی نازل ہوئی ستر اونٹ جسکو اٹھاتے تھے اور ایک جزو اسکا ایک سال کامل مین پڑہا جاتا تھا وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا اور قربت دی اللہ نے تمکو اپنی درگاہ سے بھید کہتا ہوا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰىةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ سو کہو کہ پایا تمنے اللہ کو جو لکھا توریت کو کتنے برس پہلے میرے پیدا کیا جانے کے قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا کہا موسی نے توریت لکھی گئی آپکے پیدا ہونے کے آگے چالیس برس **فائدہ** توریت تو کلام اللہ کا قدیم ہی تختیون پر اسکا لکھا جانا آدم کی پیدایش سے پہلے چالیس برس تھا مراد سال سے دنیا کا برس ہی یا وہ برس جو اللہ کے پاس مقرر ہی وہ ہزار سال دنیا کا ایک برس ہوتا ہی قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى کہا آدم علیہ السلام نے کیا پایا تونے توریت مین یہہ مضمون کہ گناہ کیا آدم نے اپنے پروردگار کا اور بہکا قَالَ نَعَمْ کہا موسی علیہ السلام نے ہان بیشک پایا ہون قَالَ فَتَلُوْمُنِيْ عَلٰٓى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا

كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً کہا آدم نے کیا پھر تم ملامت کرتے ہو مجھ پر اس کام کے کرنے سے کہ لکھا ہی اسکو اللہ نے مجھ پر کہ کرون مین قبل پیدا کرنے میرے چالیس برس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تب غالب ہوئے آدم علیہ السلام نے موسی پر اس دلیل سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ بیان فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ راست کہنے والے راست کہے گئے ہین یعنے آپ نے امت کو سچی خبر پہنچانے والے اور اللہ نے حضرت کی راستی کی خبر دیا ہی اور وہ حدیث یہہ ہی کہ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بیشک پیدایش کا مادہ تم مین سے کسی کا کہ وہ منی کا پانی ہی جمع کیا جاتا رحم مین اسکی ماکے أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً چالیس روز صورت پر نطفے کی ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ پھر ہوتا ہی وہ نطفہ علقہ یعنے سرخ لہو بستہ پھر چالیس ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ پھر ہوتا ہی مضغہ یعنے گوشت کا ٹکڑا پھر چالیس روز مین ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بعد جب اسکے ہڈی پوست ہاتھ پانون تیار ہوی آدمی کی صورت بنی بھیجتا ہی اللہ اسکے طرف ایک فرشتے کو **فائدہ** اللہ تعالی چاہے تو ایک ہی روز مین آدمی کو بنادے لیکن اس ترتیب مین بہت سے فائدے رکھا ہی اور اپنے بندونکو تامل اور تدریج کی تعلیم فرمایا ہی بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ چار چیز لکھنے کے واسطے **فائدہ** اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ درمیانے دونون آنکھہ کے اسکو لکھتے مین جسے سرنوشت اور سر کا لکھا کہتے ہین فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ پھر لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اسکا کیا کیا کام کریگا نیکی اور بدی کے وَأَجَلُهُ اور لکھتا ہی مدت اسکی حیات کی کہ کتنے روز جیویگا اور کب مریگا وَرِزْقُهُ اور لکھتا ہی روزی اسکی کہ کیا کیا کماویگا اور پاویگا وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ اور لکھتا ہی کہ وہ بدبخت ہی یا نیکبخت ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ پھر پھونکتا ہی اس مین روح فَوَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا پھر قسم اسکی کہ جسکے سوا نہین معبود تحقیق کوی تم مین سے البتہ عمل کرتا ہی عمل بہشتیون کا یہان تک کہ نہین رہتا ہی درمیان اسکے اور درمیان بہشت کے فاصلہ مگر ایک ہاتھ کے مقدار پھر سبقت کرتا پیشانی کا لکھا پھر عمل کرتا عمل دوزخیونکا پھر داخل ہوتا ہی آگ مین وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا اور تحقیق کوی تم مین کا البتہ عمل کرتا ہی عمل دوزخیونکا یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ایک ہاتھ پھر سبقت کرتی سرنوشت پھر عمل کرتا ہی عمل بہشتیونکا پھر داخل ہوتا ہی بہشت مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** نادر کبھو ایسا واقع ہوتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ اعتبار خاتمے کا ہی کوی اس حال سے واقف نہین اور آدمی کو چاہئے کہ ہر لحظہ کار خیر مین مشغول رہے شاید کہ یہی دم دم آخری ہو تو خاتمہ

جاوے بعضے لوگ جاہل قضا و قدر کا سنکر عمل چھوڑ دیتے اور کہتے ہین جب سعادت اور بدبختی اور بہشت یا دوزخ مین داخل ہونا موافق تقدیر کے ہوتا ہی تو ہم کس لیے عمل کرین سرنوشت مین جو ہو سو ہوگا اسیطرح صحابہ نے بھی رسول خدا سے سوال کئے تھے حضرت نے فرمایا عمل کیا کرو ہر شخص کو توفیق اس کام کی کہ جسکے لئے پیدا کیا گیا ہی دیئے ہین اور شارع نے امر و نہی وارد کیا ہی اور ہمکو انکے سمجھنے کا قوت دیا ہی اور ہم مین ارادہ اور اختیار کہ جس سے عمل کر سکتے ہو پیدا کیا ہی اگر بندے کو بالکل اختیار ہی نہوتا تو کیون اسکو حکم فرماتا اور رسولونکو انکے پاس بھیجنا بیفائدہ ہوتا لیکن اللہ نے اس مین ایسا کچھ بھید رکھا ہی کہ اسکی کنہ کو کوئی پہنچ نہین سکتا اور اللہ تعالی مالک الملک ہی اور سب اسکے مملوک ہین اور مالک اپنی ملک مین جو تصرف کرتا ہی اسکو ظلم نہین کہتے یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ غرض حق یہی کہ اللہ نے اپنے اسما اور صفات اور اپنے کمالات کو ظاہر کرنا ہی اور عالم کی پیدائش سے بھی مقصود یہی ہی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ واللہ اعلم

وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَہْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ روایت ہی سہل بن سعد بن کعب انصاری صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے بیشک بندہ ہر اینہ عمل کرتا ہی عمل دوزخیون کا پھر وہ تقدیر اور سرنوشت کے موافق بہشتیون سے ہی وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَہْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ النَّارِ اور کبھو عمل کرتا ہی عمل بہشتیون کا اور بیشک دوزخیون سے ہی وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ اور اعتبار نہین ہی اعمال کو مگر خاتمون پر یعنے جس عمل پر خاتمہ ہوگا اسیکا اعتبار ہوگا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنَازَۃِ صَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ بلوائے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جنازہ ایک لڑکے کی انصار کے قبیلے مین سے تاکہ نماز پڑہے فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ طُوْبٰی لِہٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ کہی مینے ای رسول خدا خوشی ہو بیچ اس لڑکے کو کہ وہ ایک پرندہ ہی پرندون سے بہشت کے **فائدہ** عصفور خان چڑی کو کہتے ہین لَمْ یَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ یُدْرِکْہُ اسنے بدی نکی ہی اور نہ پایا ہی اسکو قَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِکَ فرمایا حضرت نہین بلکہ اسکے خلاف ہی یعنے مضبوط نہ کہدیا کہ وہ بہشتی ہی یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلْجَنَّۃِ اَہْلًا خَلَقَہُمْ لَہَا وَہُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِہِمْ ای عائشہ بیشک اللہ نے پیدا کیا بہشت کے لئے سزاوار ایک جماعت کو پیدا کیا انکو بہشت کے واسطے حالانکہ وے پشتون مین اپنے باپون کے تھے وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَہْلًا خَلَقَہُمْ لَہَا وَہُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِہِمْ اور پیدا کیا آگ کے لئے سزاوار ایک جماعت کو اور پیدا کیا انکو دوزخ کے لئے حالانکہ وہ پشتون مین اپنے باپون کے تھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ دوزخ اور بہشت مین داخل ہونا عمل بد اور نیک پر موقوف نہین محض تقدیر سے اللہ کے ہی سو یہہ لڑکا بھی اگر دوزخ کے واسطے پیدا کیا گیا ہو تو دوزخ مین ہی جاویگا اگرچہ گناہ نہین کیا ہی لیکن قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور اہل دین کا اجماع بھی اسپر ہوا ہی کہ بچے مسلمانون کے بہشت مین ہین اور جو

کافرون کے بچون کے حق مین قول مین پہلا یہہ کہ وسے دوزخ مین جاوینگے دوسرا یہہ مین توقف کئے ہین تیسرا کافرون کے بچے بھی بہشت مین داخل ہونگے یہی قول اخیر صحیح ہی اور احکام دین سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نے کسی بے گناہ کو عذاب نہ دیگا سو بچون نے مسلمان کے ہون یا کافر کے کیا گناہ کیا ہی اور یہہ حدیث قبل وحی کے حضرت نے فرمایا بعد اسکے وحی نازل ہوی کہ بچے مشرکون کے بھی بہشت مین رہینگے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوی تم مین سے مگر تحقیق لکھا گیا ہی مقام اسکا آگ سے دوزخ مین وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ اور لکھا جاتا ہی مقام اسکا بہشت مین یعنے مقرر ہوچکا ہی کہ دوزخی کون ہی اور بہشتی کون قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ صحابہ یہہ سنکر عرض کئے ای رسول خدا کیا پھر اعتماد نکرین ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر اور چھوڑ دین عمل کو کس لئے کہ دوزخ یا بہشت مین داخل ہونا مقرر ہوچکا ہی عمل کرنے کے قبل سو کس واسطے ہم عمل کرین قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ فرمایا حضرت نے عمل کیا کرو پھر ہر شخص توفیق دیا گیا ہی اس چیز کی جسکے لئے پیدا کیا گیا ہی اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ لیکن جو کوی کہ ہو اہل سعادت سے اور تقدیر الہی مین سعید ہوا ہی سو وہ توفیق دیا جاتا ہی عمل سعادت کی وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ اور لیکن جو شخص کہ بدبختی والا یعنے ازل مین جو بدبخت ٹھہرا ہی توفیق دیا جاتا بدبختی کے عمل کی یعنے اگرچہ قضا و قدر سابق ہی لیکن سعادت اور بدبختی اس اس کے عمل سے ظاہر ہوتی ہی ثُمَّ قَرَاَ پھر پڑھا رسول خدا یہہ آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى اَلْاٰيَةَ پھر جو کوی ادا کیا حقوق اور صدقہ دیا اور پرہیز کیا اللہ کی نافرمانبرداری سے اور تصدیق کیا کلمہ طیبہ کی یا دین اسلام کی جو زیادہ نیک ہی سو قریب ہی کہ مہیا کرتے ہین ہم اسکے واسطے وہ اعمال کہ پہنچا وسے آسانی اور بہشت کو آخر آیت تک مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری اسپر

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے لکھا ہی آدم پر حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ حصہ اسکا زنا سے پاتا ہی اسکو البتہ یعنے جسکے تقدیر مین زنا لکھا ہی اسکو اسکے خواہش پیدا ہوتی ہی جب اللہ نے زنا سے فرج کے اسکو بچاتا ہی مجازی زنا مین کہ فساد ہوتا ہی فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ پھر زنا آنکھ کا نظر حرام وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ اور زنا زبان کا حرام بات کرنا اسیطرح زنا کان اور ہاتھ اور پانون کا وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ اور نفس آدمی کا آرزو اور خواہش کرتا ہی اور فرج مرد اور عورت کی کبھو تابعدار ہوتی ہی اور اسکی آرزو برلاتی ہی اور کبھو اطاعت اسکی نہین کرتی اور آرزو بر نہ لاتی ہی یعنے کبھو فرج کے قصور سے زنا نہین ہوسکتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ

روایت مین مسلم کی یون آیا ہی قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا فرمایا حضرت نے لکھا گیا ہی بنی آدم پر حصہ اسکا زنا سے مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ پانے والا ہی آدمی اسکو خواہ مخواہ اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ آنکھین زنا انکی نظر حرام کرنا ہی اور کانین زنا کرنی انکی حرام باتین سننا وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ زبان زنا اسکی کلام حرام کرنا وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ اور ہاتھ زنا اسکا پکڑنا ہی وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى اور قدم زنا اسکا چلنا زنا کے واسطے وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ اور دل دوست رکھتا ہی اور آرزو کرتا ہی سعی کرتی اور اسکو سچا کرتی ہی فرج اور جھٹلاتی اور تکذیب اسکی کرتی ہی **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا اور روایت ہی عمران بن حصین صحابی سے تحقیق دو شخص قبیلے سے مزینہ کے کہے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ ای رسول خدا خبر دیجیے ہمکو اسکی جو عمل کرتے ہین لوگ آجکے دن یعنے دنیا مین وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اور کوشش کرتے ہین اس مین اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ کیا وہ چیز ہی کہ قضا اور حکم کیا اللہ نے ان پر اور گذرا ہی ان مین اللہ کی تقدیر سے جو سابق ہی ازل مین اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ یا اپنی قدرت اور اختیار سے یعنے لوگ جو نیک و بد کام کرتے ہین تقدیر سے اللہ کے ہی یا انکی اختیار سے مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ اس چیز سے کہ لایا ہی اسکو انکے پیغمبر نے ثابت ہوئی ہی دلیل یعنے جب پیغمبر آئے اور امر و نہی فرمائے اس دلیل سے ثابت ہوا کہ افعال بندون کے قضا و قدر سے نہین بلکہ اپنی اختیار طاعت کرتے ہین یا معصیت جیسا کہ قدریہ کا مذہب ہی فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تب فرمایا حضرت نے ایسا نہین بلکہ وہ چیز ہی کہ حکم کی گئی ان پر اور گذر چکی ہی بیچ ازل کے انکے حق مین اور سچائی پر اس بات کی دلیل کتاب مین اللہ عزوجل کے ہی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قسم ہی جان کی اور جسنے اسکو ٹھیک بنایا پھر جی مین ڈالی بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اسکی یعنے بدکاری اور پرہیزگاری تقدیر سے اللہ کے ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ عرض کی مین نے ای رسول خدا بیشک مین مرد ہون جوان اور مین ڈرتا ہون اپنے پر زنا سے وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ اور نہین پاتا ہون مین مال کہ جورا کرون اس سے عورتون کو كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ راوی کہتا ہی کہ گویا ابوہریرہ نے اس بات سے اجازت چاہی حضرت سے خصی ہونے کی قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ کہا ابوہریرہ نے خاموش ہوئے حضرت اور منہہ پھیر لئے مجھ سے ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ پھر کہا مین نے اسیطرح پھر خاموش ہوے اور منہہ پھیر لئے مجھ سے ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ پھر کہا مین نے اسیطرح پھر چپ رہ گئے اور منہہ پھیر لئے مجھ سے ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کہا مین نے اسیطرح فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ تب فرمایا

حضرت نے ای ابوہریرہ سوکھہ گیا قلم اس چیز سے جو تجھ کو پیش آنے والی ہی یعنے جو کہ ہونہار ہی اسکی تقدیر ہو چکی ہی فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ خصی ہو اسپر یا جا یعنے جو کچھ ہونے ہارا ہی تقدیر مین ثابت ہو چکا ہی تو خصی ہو یا نہو بعضے روایت مین فاختص کی جگہہ پر فَاخْتَصِرْ آیا ہی یعنے اسپر کلام کو مختصر کر جو تقدیر مین ہونہاری سو ہوگا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دلان بنی آدم کے سب درمیانے دو انگلیون کے ہین انگلیون مین سے خدا تعالی کے كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ یہہ سب دلان دونون انگلیون مین اللہ کے مانند ایک دل کے ہین پھراتا ہی اسکو جیسا چاہتا ہی **فائدہ** اللہ کے انگلیان جو فرمایا یہہ متشابہات ہین اور متشابہات مین دو مذہب ہین ایک اللہ پر حوالہ کرتے ہین اسکے علم کو دوسرا مذہب مناسب جو ہو اسکو تاویل کرتے ہین دو انگلیون سے مراد ایک صفت قہری دوسری صفت رحمانی ہی کہ پہلی صفت طاعت کے طرف دوسری معصیت کے طرف پھیرتی ہی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے واسطے اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ای پروردگار پھیر دلون کو ہمارے اپنی طاعت کے طرف اور اسپر ہمکو ثابت رکھ **فائدہ** امت کے دعا کے واسطے قلوبنا جمع کا صیغہ فرمایا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوی بچہ مگر پیدا کیا جاتا ہی فطرت پر یعنے خلقت اسلام کی فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ پھر ماباپ اسکے یہودی کرتے ہین اسکو اور نصرانی کرتے ہین اسکو اور مجوسی کرتے ہین اسکو كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ جیساکہ جنایا جاتی ہی چارپایہ بچہ کامل اور سلامت هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ کیا دیکھتے ہو تم ان بہایم کے بچے کو ناک یا کان یا ہاتھہ یا ہونٹ کٹا ہوا یعنے ہر بچہ انسان اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی اسکے ماباپ انکو کافر بناتے ہین جیساکہ حیوان پیدا ہوتے وقت صحیح اور سلامت رہتا بچہ اسکے کان وغیرہ کاٹنے سے ناقص ہوتا اگر نہ کاٹتے ہوتے تو جیسے کا تیسا سلامت رہتا ویسا ماباپ کی اوصاف بچے مین اثر نکرتے تو وہی اپنی اصلی حالت پر مسلمان ہی رہتا ثُمَّ يَقُوْلُ پھر پڑہی حضرت نے اس آیت کو فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ لازم کر تو خلقت کو اللہ کے کہ پیدا کیا لوگون کو اسپر اور نہین ہی تبدیل اور تغیر خلقت کو اللہ کی وہ دین ہی سیدہا اور درست مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اور روایت ہی ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ کھڑے ہو درمیانے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ کرنے پانچ باتون کا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ پھر فرمایا تحقیق اللہ تعالی نہین

سوتاہی اور احوال سے بندون کے غافل نہین ہوتاہی یہہ پہلی بات ہی وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ اور سزاوار نہین اسکو کہ سووے یہہ دوسری بات ہی یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ کم کرتاہی روزی اور بڑہاتاہی جیسا اللہ فرماتاہی یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَقْدِرُ یعنے کشادہ کرتاہی روزی جسکو چاہتاہی اور تنگ کرتا جسکو چاہتاہی یہہ تیسری بات ہی یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّھَارِ اٹھایا جاتے ہین طرف درگاہ اللہ کے اعمال بندون کے جو شب کو کرتے قبل روزکے وَعَمَلُ النَّھَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ اور اٹھایا جاتے ہین عمل روزکے آگے عمل رات کے یہہ چوتھی بات ہی یعنے رات اور دن کے اعمال کو جدا جدا اللہ کی درگاہ مین فرشتے پہنچاتے ہین حِجَابُہُ النُّوْرُ پردہ اللہ تعالی کا نور ہی یعنے نور اسکے جلال اور عظمت کا پردہ ہی کہ جسکو عقول اور بصایر دیکھکر مدہوش و متحیر ہوتے ہین اور وہ نور صفت ذات پاک کی ہی اور ذات مقدس بغیر صفات کے ملحوظ اور مشہود نہین ہوتی ذات بحت کو ادراک کرنا ممکن نہین جو کچھہ ادراک مین آتے ہین وہ صفات ہین لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اگر اٹھا دیوے اس پردے کو تو البتہ جلا دیتے انوار ذات پاک الہی کے ہر چیز کو کہ پہنچے اس طرف نگاہ اسکی خلق سے اسکے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**[۱۳] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰہِ مَلْاٰی اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ اللہ کا بھرا ہی یعنے اللہ غنی ہی اسکے بخشش کا بھرا ہی لَا تَغِیْضُھَا نَفَقَۃٌ نہ کم کرتا اور نہ خالی کرتا اسکے ہاتھہ کو کوئی نفقہ یعنے بخشش کرنے سے اسکا ہاتھہ خالی نہین ہوجاتا سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ بہتا ہی رات دن ہاتھہ اسکا یعنے عطا اسکی دایم ہی اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ بتلاؤ مجکو کس قدر بخشش و عطا کی اللہ نے جب سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِہٖ پس بیشک بخشش اسکی کچھہ کم نکی اس چیز کو جو اسکے ہاتھہ مین تھی وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ اور تھا عرش اسکا پانی پر وَبِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ اور ہاتھہ مین اسکے ہی ترازو جھکاتاہی اور اٹھاتاہی یعنے ایک پلے سے جو جھکاتاہی بندون کی روزی اتارتاہی اور دوسرے سے اعمال بندون کے اوپر لیجاتاہی۔

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اور فقط روایت مین مسلم کے ید اللہ کی جگہہ آیا ہی یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی داہنا ہاتھہ اللہ کا بھرا ہوا ہی **فائدہ** کس واسطے اکثر بخشش داہنے ہاتھہ سے ہوتی ہی وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مَلْاٰنُ سَحًّا لَا یَغِیْضُھَا شَیْءٌ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ کہا ابن نمیر یعنے شیخ مسلم کے ملأی کی جا ملآن اور بعضے الفاظ کی بھی تقدیم و تاخیر کیا یعنے خوب دینے والا ہی نہین کمی اسکو کوئی چیز رات اور دن مین **وَعَنْہُ**[۱۴] قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِکِیْنَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حال مشرکون کے بچون کا یعنے وے دوزخ مین ہین یا بہشت مین قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ فرمایا اللہ زیادہ جانتاہی اس چیز کو کہ وے عامل ہونگے اور انکے بہشت یا دوزخ مین داخل ہونے سے اللہ خوب واقف ہی شاید حضرت کو اسبات پر وحی نازل نہوی تھی اس واسطے اسطرح فرمایا **فائدہ** مشرکون کے

بچون کے باب مین مذاہب علما کے مختلف ہین بعضے اس مقدمہ مین سکوت کرتے ہین اور خاموش رہتے ہین بعضے علم پر اللہ کے اسکو رکھتے ہین جیساکہ اس حدیث مین وارد ہی بعضے کہتے ہین اپنے ما باپ کے ساتھ دوزخ مین رہینگے جیسا دنیا مین انکے تابع تھے بعضے کہتے ہین کہ وہ بیگناہ ہین بہشت مین داخل ہونگے اور بہشتیون کے تابع رہینگے خادمون کے مانند بعضے کہتے ہین کہ وہ نہ بہشت مین رہینگے نہ دوزخ مین اور جگہہ پر رہینگے نہ انکو عذاب ہوگا نہ نعمت ملیگی حق یہہ ہی کہ انکے باب مین سکوت اور توقف کرنا بہتر ہی کس لیئے کہ رسول خدا نے انکی خبر نہ دی ہی اور کوئی حدیث صحیح وارد نہوئی ہی علما قیاس سے یا اخبار ضعیف سے کچھ کچھ کہے ہین۔ تورپشتی نے اسی طرح کہا ہی واللہ اعلم

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمُ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول جو چیز کہ پیدا کی اللہ نے قلم ہی یعنے سب کے اول قلم کو پیدا کیا فَقَالَ لَہُ اُکْتُبْ پھر فرمایا اسکو لکھہ قَالَ مَا اَکْتُبُ پوچھا قلم نے مین کیا لکھون قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ فرمایا لکھہ تقدیر جو ٹھہرائی گئی ہی فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ تب لکھا قلم نے اسکو جو موجود تھی اور جو کچھ ہوگی ابد تک **فائدہ** آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے کہ جب عرش اللہ کا پانی پر تھا قلم نے تقدیرین لکھا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت کیا اسکو ترمذی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اسناد کے رو سے

٢ **وعن** مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَةِ اور روایت ہی مسلم بن یسار تابعی سے کہا اسنے کہ پوچھے گئے عمر بن خطاب اس آیت کے بیان سے اور وہ آیت یہہ ہی وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غَافِلِیْنَ اور جب لیا اور نکالا تیرے پروردگار نے بنی آدم کی پیٹھہ سے انکی اولاد اور گواہ ٹھہرایا انکو اسکے ذاتون پر فرمایا کیا مین نہین ہون پروردگار تمہارا بولے ہان تو ہمارا پروردگار ہی گواہی دی ہمنے تیری ربوبیت پر یہہ گواہی اسواسطے لیا کہ مبادا بولین قیامت کے دن ہم تھے اس بات سے غافل جب حضرت عمر کو اس آیت کی تفسیر پوچھے قَالَ عُمَرُ کہا عمر نے انکے جواب مین سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ عَنْھَا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا گیا ان سے بیان اس آیت کا فَقَالَ تب فرمایا اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَھْرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پھر ملا پیٹھہ کو آدم کی اپنے داہنے ہاتھہ سے **فائدہ** اللہ کا چھینا ہاتھہ سے متشابہات ہی یعنے حکم کیا اللہ نے فرشتے کو اس بات کا جیسا کہتے ہین کہ بادشاہ نے فلانا شہر بسایا لوگ بسانے والے تو اسکے نوکر چاکر ہین جب بادشاہ کے حکم سے بساتے ہین تو اس کام کی نسبت بادشاہ کے طرف کرتے ہین ویسا ہی یہان ہی فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّةً پھر نکالا اللہ نے آدم کی پیٹھہ سے ایک جماعت اسکی اولاد کی فَقَالَ خَلَقْتُ ھٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ یَعْمَلُوْنَ تب فرمایا پیدا کیا مین نے اس جماعت کو بہشت کے

[illegible]

واسطے اور عمل سے بہشتیون کے عمل کرینگے ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَ
بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ پھر دوسرے بار چھیا اللہ نے آدم کی پیٹھ کو پھر نکالا اس سے ایک جماعت دوسری اسکے اولاد کی
تب فرمایا پیدا کیا مین نے انکو آگ کے واسطے اور ساتھ عمل دوزخیون کے عمل کرینگے فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
تب عرض کیا ایک شخص نے صحابہ سے پھر کس لیے ہی تکلیف عمل کی اور اسکا کیا فایدہ ہی ای رسول خدا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ پھر فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ نے جب پیدا کرتا ہی بندے کو بہشت کے واسطے کام مین رکھتا ہی اسکو بیچ کام بہشتیون کے
حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یہان تک کہ مرے عمل پر عملون مین سے بہشتیون کے فَيُدْخِلُهُ بِهِ
الْجَنَّةَ پھر داخل کرتا ہی اسکو بسبب اس عمل کے بہشت مین وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ
حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ اور جب پیدا کرے بندے کو آگ کے لئے کام مین رکھتا ہی
اسکو بیچ کام دوزخیون کے یہان تک کہ مرے ایک کام پر کامون مین سے دوزخیون کے پھر داخل کرتا ہی اسکو بسبب اس کام کے
آگ مین **فائدہ** بہشت پانے اور دوزخ مین جانے کی علامت اُن اُن کا عمل ہی سو بہشتی اعمال کی کوشش کرو تا
اس پر خاتمہ ہو جاوے رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نے

٣ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ گھر سے باہر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دونون ہاتھون مین
حضرت کے دو کتاب تھے فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ تب فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہین یہہ دونون
کتابین اور ان مین کیا لکھا ہی قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا عرض کئے ہم کیا ہی ان کتابون مین سو معلوم نہین
ہمکو ای رسول خدا مگر یہہ کہ آپ خبر دیوین تو معلوم ہوگا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ
وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا تب فرمایا حضرت نے حق مین اس کتاب کے جو انکے داہنے ہاتھ مین تھی کتاب ہی پروردگار جہان
سے اس مین نام ہین بہشتیون کے اور انکے باپون کے اور انکے قبیلون کے پھر اس تفصیل کے بعد جملہ کیا گیا انکے آخر مین پھر
نہ زیادہ ہوگا ان مین اور نہ کم ہوگا ان سے ہمیشہ ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ
اَبَدًا پھر فرمایا حق مین اس کتاب کے جو بائین ہاتھ مین انکے تھی یہہ کتاب ہی پروردگار عالم سے اسمین نام ہین دوزخیون
کے اور انکے باپون کے اور انکے قبیلون کے پھر جملہ کیا گیا ہی انکے نامون کا انکے آخر مین پھر نہ زیادہ ہوگا کوئی ان مین
اور نہ کم ہوگا ان سے ہمیشہ فَقَالَ اَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ تب عرض

لئے صحابہ حضرت کے پھر کس واسطے ہی عمل اپنی رسول خدا اگر ہی کوئی کام تو تحقیق فراغت ہی اس سے فَقَالَ سَدِّدُوْا
وَقَارِبُوْا تب فرمایا حضرت نے مضبوط کرو اپنے عملون کو راہ راست پر اور قربت ڈھونڈھو اللہ کی طاعت کرنے سے فَاِنَّ
صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ پھر تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی اسکے لئے عمل پر بہشتیون
کے اگرچہ عمل کرتا ہو سب عمر کوئی عمل یعنے نیک یا بد عمل کرے تمام عمر آخر خاتمہ اسکا نیک عمل پر ہوگا وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ
يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ اور دوزخی ختم کیا جاتا ہی اسکے واسطے عمل پر دوزخیون کے اگرچہ
کرتا ہو کوئی عمل بد یا نیک ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا پھر اشارہ کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ سے پھر پھینک دیا ان دونون کتاب کو اپنے پیٹھ پیچھے **فائدہ** قول یعنے سے
اشارہ کرنے کے بھی آیا ہی ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ پھر فرمایا حضرت
نے فارغ ہوا تمہارے پروردگار نے کام سے بندون کے ایک گروہ بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین یعنے حکم اپنا
پورا کر چکا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِىْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا اور روایت ہی ابو خزامہ تابعی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ پوچھا مین نے اے رسول
خدا آگاہ کیجو ہمکو حال سے افسونون کے کہ جن سے ہم افسون کرتے **فائدہ** رُقٰی کہتے اس چیز کو کہ کچھ پڑھ کر پھونکے یا لکھ
کے یا بازو پر باندھے حکم اسکا یہہ ہی کہ اگر وہ قرآن یا دعا ماثورہ ہو تو درست ہی نہین تو حرام تفصیل اسکی کتاب الطب والرقی
مین آویگی وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا اور خبر دیجو ہمکو حال سے دوا کے کہ جس سے علاج کرتے ہین ہم اور خبر دیجو
ہمکو حال سے پناہون کے کہ جن سے پناہ لیتے ہین ہم جیسی ڈہال وغیرہ هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا کیا یہہ سب چیزان
پھیرتے ہین تقدیر کو اللہ کے کچھ قَالَ هِىَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فرمایا حضرت نے یہہ چیزان بھی تقدیر سے اللہ کے ہی ہین یعنے
تقدیر مین جب ہوتا ہی کہ فلانے تعویذ یا فلانی دوا یا فلانی پناہ اسکو بچاویگی تو وہ چیز اسکی سبب ہوتی ہی یہہ بھی عین
تقدیر ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
نے **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِى الْقَدَرِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ گھر سے نکلے ہمارے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم بحث کرتے تھے
مسئلے مین قضا وقدر کے فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِىْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ تب
غصہ کئے حضرت نے یہان تک کہ سرخ ہوگیا چہرۂ مبارک حضرت کا یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین دونون رخسارون
پر آپکے دانے انار کے فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَبِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ پھر فرمایا کیا اس بحث کا تمکو حکم ہوا ہی یا اس کے
واسطے بھیجا گیا ہون مین تمہارے طرف یعنے تمکو حکم ہی طاعت اور عبادت کرنے کا اور مجھے وہ احکام پہنچانے کے
لئے بھیجے قضا اور قدر کا بحث اس مین داخل نہین وہ ایک سر الٰہی اسکو اللہ پر سونپو عمل کرنے مین مشغول رہو اور تقدیر

[illegible]

باب الایمان بالقدر

رہا کرو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ نہیں ہلاک ہوئے وہ لوگ جو آگے تمہارے تھے
مگر بحث کرنے سے قضا اور قدر میں عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ قسم کرتا ہوں میں تم پر قسم
کھاتا ہوں میں تم پر یا واجب کرتا ہوں میں تم پر کہ بحث اور خلاف نکرو اسمیں رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو
ترمذی نے وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت کیا ابن ماجہ نے
مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اسکے دادا سے **فائدہ** حدیث میں نحوہ اس جگہہ کہتے ہیں کہ
معنے میں دونوں برابر ہیں اور لفظ جدا جدا ہو ٦ **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہے ابو موسی سے کہا اسنے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اِنَّ
اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ تحقیق اللہ تعالی پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی مٹی سے لیا اسکو
سب زمین سے یعنے ملایک کو حکم کیا ہر جگہہ سے تھوڑی تھوڑی مٹی لانے کا فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ پھر آئی اولاد
آدم کی مقدار اور اندازے پر زمین کی یعنے جیسی زمین مختلف ہے ویسی انکی صورت اور سیرت مختلف ہی مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ
وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ بعضے انمیں سرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور درمیانے انکے یعنے سرخ
اور سفید و سیاہ کے وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ اور بعضے نرم اور بعضے سخت وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ اور بعضے پلید اور
بعضے پاک **فائدہ** پہلے کے چار صفت ظاہری ہیں اور بعد کے چار صفت باطنی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے
پیدا کیا اپنے مخلوقات کو اندھیری میں پھر ڈالا ان پر اپنا نور اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ
ضَلَّ پھر جسکو کہ پہنچا اسکو اس نور سے ہدایت پایا اور ایمان و طاعت کے مقام کو پہنچا اور جس شخص کو نہ پہنچا وہ نور اسکو گمراہ ہوا
فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى پھر اسی واسطے کہتا ہوں میں کہ سوکھ گیا قلم علم پر اللہ تعالی کے یعنے ازل
میں اللہ تعالی احوال خلق کا جیسا ٹھہرایا ہدایت یا ضلالت وغیرہ لکھا گیا ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی نے ٨ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ اور
روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کہتے یہہ قول يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ ای پھیرنے والے دلوں کے ثابت رکھ دل میرا ظاہر و باطن میں تیرے دین پر **فائدہ**
اگرچہ حضرت نے بحسب ظاہر اپنی واسطے دعا کی حقیقت میں وہ دعا امت کے واسطے تھی فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا
بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا تب کہا میں ای نبی اللہ کے ایمان لایا میں تم پر ساتھ اس دین کے

جسکو آپ لائے ہو پھر کیا آپ ڈرتے ہو ہم پر کہ ہمارے دین و ایمان مین کچھ قصور راہ پاویگا جو ایسی دعا کرتے ہو قَالَ نَعَمْ
فرمایا ہان مجھے اس بات کا خوف ہی اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ
کس لئے کہ دلان درمیانے دو انگلیون کے ہین انگلیون مین سے اللہ کے یعنے اپنے تصرف مین پھیرتا ہی انکو جیسا چاہتا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ اور روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی پھرنے کی ایسی ہی كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ جیسا ایک پر زمین
جنگل مین پھیرتا ہی اسکو باد اسکے ظاہر کو باطن کے طرف اسی طرح حوادثات جو تقدیر الٰہی سے وارد ہوتے ہین دلکو پھیرا کرتے
ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین مومن ہوگا کوی بندہ جب تک کہ ایمان نہ لاوے چار چیز پر پہلی يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ
اللهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ گواہی دیوے زبان سے اور تصدیق کرے دل سے کہ نہین ہی کوی معبود سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا بھیجا مجکو
حق پر یعنے پہلے وحدانیت اور رسالت پر ایمان لاوے دوسری وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ اور ایمان لاوے موت پر یعنے اللہ کے حکم
سے آدمی مرتا ہے نہ فقط فساد مزاج اور بیماری سے تیسری وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اور ایمان لاوے اٹھانے پر اللہ کے بعد
مرنے کے چوتھی وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ اللہ نے ازل مین تمامی عالم کے ذات وصفات
کو ابد تک مقرر و متعین کر دیا ہی اسکے مطابق ہوا کرتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا
اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صنف ہین میری امت سے نہین ان دونون کو اسلام مین حصہ ایک
مرجیہ دوسری قدریہ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا
کہ یہہ حدیث غریب ہی **فائدہ** مرجیہ وہ فرقہ جبریہ ہی جو کہتے ہین کہ بندے کو ہرگز اختیار کام مین نہین نسبت فعل کی
اسکے طرف کرنا ایسا ہی جیسا کہنا پتھر اٹھتا اور چکی پھرتی ہی وغیرہ لیکن پھیرنے والا اور اٹھانے والا اسکا اور ایک شخص
ہی اور قدریہ وہ فرقہ ہی کہ بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہین اور اسکو اپنے کام کا مستقل جانتے ہین اور وہ قضا
و قدر کے قائل نہین جاننا چاہئے کہ یہہ حدیث اور کئی احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ فرقہ جبریہ اور قدریہ دونون کی تکفیر
جائیز لیکن مطلوب یہ ہی کہ انکی بھی تکفیر نکرنا اسواسطے کہ وہ بھی اہل قبلہ ہین اور کفر سے بیزار اور قرآن حدیث سے تمسک
کرتے ہین لیکن زیادہ ان سے خطا ہوا ہی [illegible] تکفیر اختیار نہین کرتے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اور روایت ہی عمرؓ سے کہا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ ہوگا میری امت مین خسف اور مسخ **فائدہ** خسف وہ ہی کہ زمین مین دھس جانا اور مسخ وہ ہی کہ ایک صورت سے دوسری صورت بدل جانا وَذٰلِكَ فِی الْمُكَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ اور یہ خسف اور مسخ تقدیر کے جھٹلانے والون مین ہوگا، رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **وَعَنْہُ**[13] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اور روایت ہی اسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ قدریہ مجوس ہین اس امت کے یعنے اعتقاد اس فرقہ کا اسلام مین مشابہ ہی مجوس کے اعتقاد سے وہ دو خدا کہتے تھے ایک یزدان نیکی کا پیدا کرنے والا اور دوسرا اہرمن بدی کا پیدا کرنے والا اور قدریہ ہر ہر کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہین اسی واسطے بعضے عالمون نے انکو مجوس سے بھی بدتر جانتے ہین اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ اگر وہ بیمار ہوویں بیمار پرسی مت کرو انکی اور اگر وہ مرجاوین تو انکے یہان حاضر مت ہو یعنے انکے جنازے کی نماز بھی مت پڑھو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ**[14] عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ اور روایت ہی عمرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیٹھو اہل قدریہ کے ساتھ اور حاکم نہ بناؤ انکو یعنے قدریہ کے ہمنشینی اختیار نکرو کس واسطے ہمنشینی سے بحث و تکرار ہوگا تو باعث شبہ کا تمکو بھی ہو جاوے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اہل بدعت اور معصیت سے تکرار و بحث نکرنا بہتر ہی۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ**[15] عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھے شخص ہین کہ لعنت کی مین نے ان پر لعنت کرے اللہ تعالی ان پر وَکُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ اور ہر نبی کی دعا قبول کیجاتی ہی سو مین بھی نبی ہون انکے حق مین نے لعنت کی اللہ نے قبول کی اور آپ بھی لعنت کیا اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ زیادہ کرنے والا کتاب مین اللہ کی دوسرا وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ جھٹلانے والا تقدیر کو اللہ کی تیسرا وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ غلبہ کرنے والا لوگون پر تعظیم و تکریم سے لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ تا کہ عزت دیوے اسکو جسے خوار و ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے اسکو جسے عزت دی اللہ نے چوتھا شخص وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ حلال کرنے والا واسطے حرم اللہ کے یعنے مکے کے گرداگرد کو حرم کہتے ہین وہان شکار کھیلنا جھاڑ کاٹنا وغیرہ حرام ہے اور جو کوی ایسا کام وہان کرے اسکو مستحل کہتے ہین اسپر اللہ اور رسول کی لعنت ہی پانچوان وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ حلال کرنے والا میری اولاد اور میری قرابت والون مین سے اس چیز کو کہ جسے اللہ نے حرام کی ہی **فائدہ** ہر مسلمان پر خواہ

حضرت کی اولاد مین ہو بہو جو اللہ نے حرام کو حرام ہی لیکن حضرت نے اپنی اولاد اور اہل قرابت کو بہت تحدید سے فرماتا ہی کہ اگر میری اولاد اور قرابت اُن چیزون کو کہ جن کو اللہ نے حرام کیا ہی اپنے پر حلال کر لیوین تو ان پر اللہ اور رسول کی لعنت ہی سو سادات اور مشایخ کو چاہیئے کہ حرام چیزون کے کرنے سے سب سے زیادہ پرہیز کرین باوجود دعوی فخر بزرگی کے معصیت مین پڑنا عتاب و عقاب مین سید الابرار کے گرفتار ہونا ہی شرم پکڑو حیا کو کام فرماو حضرت کی قرابت کا پاس رکھو معصیت مین پڑکر ہتک ندو سیادت کی حرمت کو بچاؤ اللہ نے تمھین جو بزرگی دی ہی اسکی محافظت کرو نہین تو حضرت تم سے بیزار ہین تمہارے حق مین لعنت کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور الفسنا و من سیأت اعمالنا چھٹا شخص وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ ترک کرنے والا میری سنت کو **فائدہ** سنت کو اگر حقیر جان کر ترک کیا کافر ہو گیا اگر سستی اور قصور سے ترک کیا معصیت مین پڑا اگر اتفاقاً چھوٹ جاوے تو گناہ نہین اسطرح کا حکم ہی ان پانچون کا اللہ توفیق دیوے رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِهٖ روایت کیا اسکو بیہقی نے مدخل مین جو کتاب اسکی ہی اور رزین اپنی کتاب مین

۱۶ **وَعَنْ** مَطَرِ بْنِ عُکَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ یَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَیْهَا حَاجَةً اور روایت ہی مطر بن عکامس صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا اللہ کسی بندے کے لئے کہ مرے کسی مین مین ڈالتا ہی اسکو طرف اس مین کی حاجت رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا احمد اور ترمذی نے

۱۷ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ پوچھی مین ای رسول خدا بچے مومنون کے جو مر گئے ہین انکا کیا حال ہی دوزخ مین ہین یا بہشت مین قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فرمایا اپنے باپون کے ساتھ ہین یعنے حکم اپنے باپ کا رکھتے ہین بہشت مین ہین فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ پھر کہی مین نے ای رسول خدا بغیر عمل کے کس طرح اپنے باپون کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگے قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہی اس چیز کو جو ہوتے وے بچے عمل کرنے والے قُلْتُ فَذَرَارِیُّ الْمُشْرِکِیْنَ کہی مین پھر کیا حال ہی مشرکون کے بچون کا قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فرمایا اپنے باپون سے یعنے وے بھی اپنے باپون کے ہمراہ رہینگے فَقُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ پھر کہی مین نے بغیر عمل کے فرمایا اللہ خوب جانتا ہی اُس چیز کو جو ہوتے وہ عمل کرنے والے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

۱۸ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءٗدَةُ فِی النَّارِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وایدہ اور موؤدہ آگ مین رہینگے **فائدہ** وایدہ وہ عورت ہی لڑکی کو مار کر گاڑتی ہی اور موؤدہ وہ لڑکی جو گاڑے جاتی ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

فَرَغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والا فارغ ہوا طرف ہر بندے کے مخلوقات مین سے پانچ چیز سے یعنے تقدیر کر چکا اب اسکو ہرگز تغیر اور تبدیل نہین اب وہ چیز کو بیان فرماتے ہین مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ فارغ ہوا اجل سے ہر بندے کے اور مقرر کر چکا کہ حیات اسکی اتنی ہی اور فارغ ہوا عمل سے ہر بندے کے اسنے کیا کیا کام نیک اور بد کریگا اور فارغ ہوا وطن سے ہر بندے کے کہ کس زمین پر رہیگا اور حرکات سے ہر بندے کے کہ کتنے حرکات کریگا اور رزق سے اسکے کہ کیا کیا نفع اسکو پہنچیگا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْقَدَرِ یُسْئَلُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی کہ سنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ بحث کرے مسائل مین قضا اور قدر کے پوچھا جاویگا اس سے قیامت کے دن وَمَنْ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْهِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْهُ اور جو کوئی بات اور بحث نکرے قضا و قدر مین نہ پوچھا جاویگا اس سے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے مین قضا و قدر کے بحث اور تکرار کرنا قیامت کے دن عتاب مین گرفتار ہونا ہی اور کچھ فایدہ نہین اسلئے بہتر یہہ ہی اسپر ایمان لاوین اور خاموش رہین اور عمل مین مشغول ہووین اسکی دریافت کے درپی ہونے مین کچھ فایدہ نہین سواے عتاب کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ اور روایت ہی ابن دیلمی تابعی سے کہا اسنے آیا مین نزدیک ابی بن کعب صحابی کے اور کہا مین انکو قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِنَ الْقَدَرِ تحقیق پڑا ہی میرے دل مین کچھ شبہہ قدر سے یعنے اگر سب کام قضا و قدر سے ہی تو امر و نہی کا کیا باعث اور ثواب اور عذاب کا کیا سبب فَحَدِّثْنِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِیْ سو سناؤ مجکو کوئی حدیث شاید کہ اللہ دور کر دیوے اس شک کو میرے دل سے فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ تب کہا ابی بن کعب نے اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب دیتا اپنے سب آسمانی اور زمینی لوگون کو تو عذاب دے سکتا حالانکہ وہ ظلم کرنے والا نہین یعنے وہ مالک الملک ہی سب مخلوق اسکے مملوک ہین مالک اپنے ملک مین جو تصرف کرے سزاوار ہی وہ ہرگز ظالم نہین ہوتا وَلَوْ رَحِمَهُمْ کَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَیْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ اور اگر رحمت کرتا انکو ہوتی رحمت اسکی بہتر انکو انکے اعمال سے وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْكَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ اور اگر خرچ کرے تو مانند کوہ احد کے سونا راہ مین اللہ کے قبول نہین کرتا اسکو اللہ تجھہ سے یہان تک کہ ایمان لاوے تو تقدیر پر وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَكَ اور یہان تک کہ جانے تو وہ جو کہ پہنچا ہی تجھکو نتھا کہ نہ پہنچے تجھکو اور وہ جو کچھ کہ نہ پہنچا ہی تجھکو نتھا کہ پہنچے تجھکو یعنے نکہنا چاہیے کہ یہہ چیز میری کوشش سے حاصل ہوئی اور جو چیز حاصل نہو تب ایسا نکہے کہ اگر مین کوشش کرتا تو مجھے حاصل ہوتی بلکہ ایسا اعتقاد

رکھے کہ ہر چیز جو ملی ہے یا نہین ملی ہے سب قضا وقدر سے اللہ تعالیٰ کے ہے وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ اور اگر مرتا تو اس حال اور اعتقاد کے سوا تو البتہ داخل ہوتا آگ مین قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبداللہ بن مسعود صحابی کے پاس اور کہا ابن مسعود نے جیسا کہ ابی بن کعب کہے تھے قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ بن یمان صحابی کے پاس تب کہا اسنے مانند اسکے ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر آیا مین زید بن ثابت صحابی کے پاس تب حدیث بیان کی مجکو زید بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسیکے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ ابی بن کعب اور ابن مسعود اور حذیفہ مضمون حدیث بیان کئے مگر سند اسکی رسول خدا تک نہ پہنچا سے زید بن ثابت نے سند اسکی پہنچایا

وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اور روایت ہے نافع غلام آزاد سے ابن عمر کے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا تحقیق فلانہ کہتا ہے آپ پر سلام **فائدہ** وہ شخص نام ایک شخص کا لیا کہ قدریہ مذہب اختیار کیا تھا اور لوگون پر اسکو ظاہر کرتا تھا فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ تب کہے ابن عمر نے تحقیق خبر پہنچی ہے مجکو کہ اسنے تحقیق کچھ نئے باتین دین مین نکالا ہے یعنے قدر کا انکار کرتا ہے فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ سو اگر اسنے تحقیق نئے باتین نکالا ہو تو پھر مت کہہ اسکو ہمارے طرف سے سلام فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ پھر تحقیق مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہوگا میری امت مین یا اس امت مین زمین مین گرجانا صورت بدلنا آسمان سے پتھر برسنا بیچ اہل قدر کے یعنے جو لوگ منکر قضا و قدر کے ہین اسپر عذاب ہوگا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ قدریہ مذہب صحابہ کے آخر زمانے مین پیدا ہوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا اسنے کہ پوچھے خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حال اپنے دو فرزندون کا جو مر گئے تھے جاہلیت مین بی بی خدیجہ کے پہلے شوہر جاہلیت مین دو فرزند ہو کر مر گئے تھے حضرت سے انکا حال پوچھا کہ وہ بہشت مین ہین یا دوزخ مین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون فرزند دوزخ مین ہین قَالَ فَلَمَّا رَاٰى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ کہے حضرت علی نے جب دیکھا حضرت نے اثر ناخوشی

لہ یعنی [illegible]

سمہ یعنی بابت ابن عمر

سہ یعنی بدعۃ

چہرے پر خدیجہ کے فرمایا لَوْ رَاَیْتِ مَکَانَہُمَا لَاَبْغَضْتِہِمَا اگر دیکھتے تم جگہ ان دونون فرزندون کی البتہ بیزار
ہوتے ان سے یعنے انکا مکان ایسا برا ہی قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَلَدِیْ مِنْكَ کہے بی بی خدیجہ نے پھر وہ
فرزند جو آپ سے پیدا ہو کر مروا اسکا حال کیا ہی **فائدہ** حضرت خدیجہ کو رسول خدا سے ایک فرزند ہوا تھا
نام انکا عبد اللہ اور لقب انکا طاہر اور طیب تھا وہ بھی رحلت کئے تھے انکا حال خدیجہ دریافت کئے قَالَ فِی الْجَنَّۃِ
فرمایا بہشت مین ہی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادَہُمْ فِی الْجَنَّۃِ
وَاِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَوْلَادَہُمْ فِی النَّارِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومنان اور اولاد
انکی بہشت مین ہین اور تحقیق مشرکان اور اولاد انکی آگ مین ہین ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
پھر پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ کا توہم دور ہونے کے واسطے یہہ آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْہُمْ ذُرِّیَّتُہُمْ الآیۃ اور جو لوگ
کہ ایمان لائے اور پیروی کی انکی انکی اولاد آخر آیت تک یعنے ملاوینگے ہم انکو انکے ماباپ سے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ
ظَہْرَہٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَہْرِہٖ کُلُّ نَسَمَۃٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب پیدا کیا اللہ نے آدم کو ملا پیٹھہ انکی پھر باہر گرا پیٹھہ سے آدم علیہ السلام کے ہر آدمی ہُوَ خَالِقُہَا مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کہ خدا تعالی پیدا کرنے والا انکا ہی اولاد سے آدم کے قیامت کے دن تک وَجَعَلَ بَیْنَ
عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْہُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ اور کرا یا درمیانے دونون آنکھہ ہر آدمی کے ایک چمک نور سے
ثُمَّ عَرَضَہُمْ عَلٰی اٰدَمَ پھر ظاہر کیا انکو آدم پر فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ہٰٓؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّیَّتُكَ تب عرض کیا آدم
نے ای پروردگار کون ہین یہہ لوگ فرمایا تیری اولاد فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْہُمْ پھر دیکھا آدم نے ایک شخص کو ان مین سے
فَاَعْجَبَہٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ قَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ہٰذَا قَالَ دَاوٗدُ پھر خوش لگی آدم کو چمک اسکے
دونون آنکھہ کے درمیانے کی تب کہا آدم نے ای رب کون ہی یہہ شخص فرمایا داؤد ہی قَالَ اَیْ رَبِّ کَمْ جَعَلْتَ
عُمُرَہٗ پھر کہا آدم نے ای پروردگار کتنی کیا عمر اسکی قَالَ سِتِّیْنَ سَنَۃً فرمایا سات برس قَالَ رَبِّ
زِدْہُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً عرض کیا ای رب زیادہ کر اسکو میری عمر سے چالیس سال قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَہٗ مَلَكُ الْمَوْتِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جب گذر گئی عمر آدم کی مگر چالیس برس باقی رہے آیا انکے پاس فرشتہ
موت کا تا انکا روح قبض کرے فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً تب کہا آدم نے
کیا اور باقی نہین میری عمر سے چالیس برس قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِہَا ابْنَكَ دَاوٗدَ پھر فرمایا فرشتے نے موت کے
آدم کو کیا نہ دیا تو نے وہ چالیس برس اپنے بیٹے داؤد کو فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَکَلَ

مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ پھر انکار کیا آدم نے پھر منکر ہوی اولاد انکی اور فراموش کیا آدم حکم اللہ کا اور کھایا جھاڑ سے گندم کے پھر پیدا ہوی فراموشی انکی اولاد مین وَخَطِئَ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ اور خطا کیا آدم جھاڑ کے پہچاننے مین پھر پیدا ہوی خطا انکی اولاد مین یعنے یے تینون کام پہلے آدم سے صادر ہوے سو انکی اولاد مین یے خصلتیں پیدا ہوین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ اور روایت ہی ابو درداء سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جب پیدا کیا اسکو فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ پھر مارا اللہ نے فرشتے کے ہاتھ سے یا قدرت سے آدم کے داہنے کاندہے پر پھر نکالا اولاد سفید کو گویا کہ وے موتی ہین چھوٹے وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ اور مارا باوین شانے پر پھر نکالا اولاد کالی گویا وے کولسا ہین فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ پھر فرمایا اس جماعت کو جو داہنے طرف تھی جاؤ بہشت کے طرف کچھ خوف نہین مجکو ان پر بہشت کا حکم اگرچہ عمل صادر نہوے کرنے سے کس لئے کہ مین مالک مختار جو چاہتا کرتا ہون وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ اور فرمایا انکو جو بائین شانہ طرف تھی جاؤ آگ کی طرف مجھے کچھ خوف نہین ان پر حکم آگ کا کرنے سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ اور روایت ہی ابو نضرہ تابعی سے تحقیق ایک شخص اصحاب مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کہا جاتا تھا اسکو ابو عبداللہ آئے اس کے پاس یاران بیمار پرسی کرنے اسکی وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اور وہ روتا تھا تب کہے انکو کس چیز نے رولایا ہی تجھکو اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِيْ کیا نہین فرمایا تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتر اپنے موچھون کو اور بحال رکھ اسیطور پر یہان تک کہ ملاقات کرے تو مجھ سے یعنے تو کیون روتا ہی حضرت نے اپنی ملاقات سے تجھکو بشارت دی ہی قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى کہا اسنے ہان حضرت نے مجھے بشارت دی ہی لیکن سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل پکڑا اپنے سیدھے ہاتھ سے ایک مٹھی یعنے ایک جماعت کو آدمیون کے اور پکڑا دوسری جماعت کو دوسرے ہاتھ سے وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ اور فرمایا یعنے یہہ جماعت سیدھے ہاتھ کی بہشت کے واسطے اور بائین ہاتھ کی دوزخ کے لئے وَلَا اُبَالِيْ اور مجھے کچھ خوف نہین وَلَا اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا اور نہ جانتا ہون مین کہ ان دونون مٹھیون مین سے کس مٹھی مین ہون مین اگرچہ حضرت نے بشارت دے ہی کہ مین ایمان کی سلامتی سے بہشت مین جاونگا لیکن اللہ بے نیاز

عاقون معلق ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی اسکے واسطے دور رہا ہون مین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ اور روایت ہی
ابن عباس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ لیا اللہ نے اقرار اولاد سے کہ نکالا جنکو پیٹھ سے آدم کی نعمان مین
فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا پھر نکالا صلب سے انکے ہر ذریت کو جو پیدا کیا انکو فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ
كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قِبَلًا پھر بکھیرا انکو آدم کے روبرو مانند چیونٹیون کی پھر کلام کیا انسے روبرو قَالَ اَلَسْتُ
بِرَبِّكُمْ فرمایا کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا بولے ہان تو ہمارا پروردگار ہی ہمنے گواہی دی اَنْ
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ کہین قیامت کے دن تحقیق تھے ہم اس سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْا
اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ یا بولین کہ شریک نہ ٹھہرایا ہمنے مگر ہمارے باپون نے پہلے سے وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ
بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ اور تھے ہم اولاد بعد انکی پیروی کی ہمنے انکی سو ہلاک کرتا ہی تو ہمکو اعمال سے
اہل بطالت کے **فائدہ** یہہ بات انکی طرف سے عذر نہین ہو سکتا کیونکہ اللہ نے ہر ہر اولاد سے آدم کے اقرار
اپنی وحدانیت پر ازل مین لیا جسکو روز میثاق کہتے ہین اور پیغمبران وہ سچی خبر پہنچاتے اور اسکو یاد دلاتے آئے ہین
رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت
ہی ابی بن کعب انصاری صحابی سے بیان مین قول اللہ عزوجل کے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ اور جب لیا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھ سے انکی اولاد یعنے اس آیت کی تفسیر ابی بن کعب نے قَالَ کہا جَمَعَهُمْ
فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ جمع کیا انکو
پھر بنایا انکو قسم قسم پھر صورت بخشی انکو پھر سکت دی انکو بات کرنے کی پھر وہ بات کئے پھر لیا ان سے عہد اور اقرار وَ
اَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اور گواہ کیا انکو اپنے ذاتون پر اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فرمایا کیا نہین ہون مین پروردگار
تمہارا قَالُوْا بَلٰى بولے ہان تو پروردگار ہی ہمارا قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ
السَّبْعَ فرمایا پروردگار نے سو تحقیق مین گواہ رکھتا ہون تم پر ساتون آسمان اور ساتون زمین کو وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ
اور گواہ رکھتا ہون تم پر تمہارے باپ آدم کو تا اس بات پر انکار نکر سکو اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا کہو گے تم
قیامت کے دن نجانا ہمنے یہہ اور اس قصے سے واقف نہ تھے اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ
وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ جانو کہ تحقیق نہین کوئی معبود برحق سوا میرے اور نہین کوئی پروردگار سوا میرے اور شریک نہ ٹھہراؤ
میرے ساتھ کسی چیز کو اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ
تحقیق مین بھیجون گا تمہارے پاس اپنے پیغمبرون کو یاد دلاوینگے تمکو عہد اور اقرار میرا اور اتارونگا مین تم پر اپنی
کتابین قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ

نعمان عرفہ کے میدان ۱۲

سامنے [illegible] ۱۲

بات کرانا ان ذریات سے پروردگار کے لیا تھا کہ جیسا چیونٹیون نے سلیمان علیہ السلام سے بات کی ۱۲

[illegible] ۱۲

بولے گواہی دی ہمنے کہ بیشک تو پروردگار ہی ہمارا اور معبود ہی ہمارا نہین کوئی پروردگار ہمارے لئے سوا تیرے اور نہین کوئی ہمارے واسطے سوا تیرے پھر اقرار کئے اس بات کا وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ اٹھائے گئے انکی طرف آدم دیکھتے تھے انکو فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذَلِكَ تب دیکھا آدم نے تونگر اور فقیر کو اور خوب صورت اور کم اس سے خوب صورتی مین یعنے تمام کو ایک حال پر نبنایا بعضے غنی بعضے فقیر بعضے خوب صورت اور بعضے سوا اسکے اشکال اور صفات مین مختلف دیکھا فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ تب کہا آدم نے ای رب میرے کسواسطے برابر نکیا تو نے درمیان اپنے بندون کے یعنے سب کو کیون ایکسان نہ بنایا قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكَرَ فرمایا اسلئے سب کو برابر نہ بنایا کہ دوست رکھتا ہون مین کہ شکر کیا جاؤن مین یعنے اگر تمام کو ایک ہی حال اور صفت پر پیدا کرتا تو شکر کی حقیقت ظاہر نہوتی ہر ایک مین ایک ایک چیز رکھا ہون وہ دوسرے مین نہین جب وہ اسکو پاوے اپنے حال پر شکر کرے وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ اور دیکھا آدم نے پیغمبرون کو ان سب مین مانند چراغونکے ان پر چمکتا ہی نور خُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ مخصوص کئے گئے انبیا دوسرے اقرار سے پیغمبری مین اور نبوت مین **فائدہ** انبیا سے دوسرا عہد اپنے الوہیت پر اور احکام پہنچانے پر لیا وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اور وہ قول اللہ تعالی برکت والے کا وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ اور جب لیا ہمنے انبیا سے انکا اقرار اللہ کے اس کلام تک عیسی بیٹے مریم کے تھے عیسی ان ارواح مین اور اجسام مین نتھے جب عیسی پر روحانیت غالب تھی اسلئے انکو جسم کی صورت پر نہ بنایا ارواح مین ہی رکھا فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ پھر بھیجا اللہ نے عیسی کو جو روح تھے مریم کے طرف فَحُدِّثَ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا پھر حدیث کئے گئی ابی ابن کعب سے کہ عیسی داخل ہوے منہہ سے مریم کے رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُونُ اور روایت ہی ابو الدرداء سے کہا یعنے اسوقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بات چیت کرتے تھے ہم اس چیز کی جو پیدا ہوتی ہی یعنے ذکر ہوتا تھا کہ تقدیر پہلے ہو چکی ہی إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوهُ یکایک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم کہ پہاڑ دور ہوگیا اپنی جگہہ سے باور کرو تم اسکو وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوا بِهِ اور جب سنو تم کسی شخص کو کہ تغیر ہوئی خصلت اسکی تب باور نکرو تم اسکو فَإِنَّهُ يَصِيرُ إِلَى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ سو کس واسطے کہ پھرتا ہی وہ شخص طرف اس خصلت کے کہ جسپر خصلت کیا گیا ہی اور تقدیر کیا گیا ہی یعنے اللہ نے جسکو ازل مین دانا ٹھہرایا اور پیدا کیا وہ ہرگز احمق نہوگا اور اسیطرح احمق ہرگز دانا نہوگا رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے ۱۲ **وَعَنْ**

ام سلمة قالت یا رسول الله لا یزال یصیبک فی کل عام وجع اور روایت ہی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اسنے کہ ای رسول خدا ہمیشہ رہتے ہو آپ بیمار من الشاة المسمومة التی اکلت اس بکری زہر دار سے جو کھایا تھا آپ نے خیبر مین قال ما اصابنی شیء منها الا وهو مکتوب علی وادم فی طینته فرمایا نہ پہنچا مجکو کچھہ درد اس بکری سبب مگر وہ کہ لکھا گیا ہی مجھہ پر اور آدم تھے اپنی مٹی مین یعنے بکری کے کھانے سے نہین مگر تقدیر مین جو لکھا تھا اس سے یہہ بیماریان ہوتے ہین رواه ابن ماجة روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

یہہ باب ہی بیان مین ثابت کرنے عذاب قبر کے

فائدہ اکثر معتزلہ اور بعضے روافض عذاب قبر کے منکر ہین اس واسطے مشکات شریف کا مولف نے اسکے ثبوت کے لئے احادیث جو اس باب مین وارد ہوے ہین ذکر کرتا ہی جاننا چاہئے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام درمیانے ایک عالم ہی اسکو عالم برزخ اور مثال کہتے ہین اور وہ عالم واسطہ ہی درمیانے دنیا اور آخرت کے اور وہ دونون سے علاقہ رکھتا ہی مراد قبر سے وہی عالم برزخ ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المسلم اذا سئل فی القبر یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله روایت ہی براء بن عازب انصاری صحابی سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان جسوقت پوچھا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین فذلک قوله تعالی سو اسی واسطے ہی قول اللہ تعالی کا یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة ثابت اور استوار رکھتا ہی اللہ نے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین قول استوار پر دنیا مین اور آخرت مین یعنے قول ثابت جو اس آیت مین آیا ہی سو مراد اس سے جواب مومن کا ہی سوال قبر سے جو پوچھا جاتا ہی کہ تیرا خدا کون ہی اور تیرا پیغمبر کون ہی اور تیرا دین کیا ہی وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اور ایک روایت مین یون آیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر ثابت رکھتا ہی اللہ ان لوگون کو جو ایمان لاے مضبوط بات پر نازل ہوی یہہ آیت حق مین عذاب قبر کے یقال له من ربک پوچھا جاتا ہی مردہ کون ہی رب تیرا فیقول ربی الله ونبیی محمد تب کہتا ہی کہ پروردگار میرا اللہ ہی اور نبی میرے محمد ہین متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور مصابیح مین اس طرح آیا ہی کہ

اذا قیل له من ربک وما دینک ومن نبیک فیقول ربی الله ودینی الاسلام ونبیی محمد جسوقت کہا جاتا ہی اسکو کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا تب کہتا ہی بندہ پروردگار میرا اللہ ہی اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرا محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا وضع فی قبره اور روایت ہی انس سے کہا اسنے

باب اثبات عذاب القبر

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب رکھا جاتا ہے قبر مین وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ
قَرْعَ نِعَالِهِمْ اور الٹتے ہین اسکے پاس سے یاران اسکے تحقیق وہ سنتا ہی آواز انکی نعلون کا یعنے انہون کے جوتیون کی آواز
سنتا ہی اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ آتے ہین اسکے پاس دو
فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کیا کہتا تھا تو حق مین اس شخص کے یعنے محمد رسول اللہ کے حق مین ۔

فائدہ حضرت کے مثال مبارک کو قبر مین حاضر کرکے اس مردے سے پوچھتے ہین کہ اس شخص کے حق مین تو کیا کہتا تھا
سبحان اللہ یہہ کیا بشارت ہی مشتاقونکو جو اس نعمت کے واسطے اپنا جان دیتے ہین اور زندہ درگور ہوتے ہین فَاَمَّا
الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ پھر مومن کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ وہ اللہ کے خاص بندے
اور اسکے رسول ہین فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ
تب کہا جاتا ہی اسکو دیکھ مقام اپنا آگ سے تحقیق بدل دیا تیرے لئے اللہ نے اسکو مکان بہشت کے فَيَرَاهُمَا
جَمِيْعًا تب دیکھتا ہی وہ مومن دونون جگہہ کو **فائدہ** بہشت اور دوزخ دونون مومن کو دکھلاتے ہین یہہ فایدہ
ہی تا اسکو خوشی بر خوشی زیادہ ہووے کہ بلا سے دوزخ کے نجات پایا اور آرام و راحت کو بہشت کی پہنچا کافر کا حال اسکے
برخلاف ہی وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اور منافق اور کافر پھر کہا جاویگا
اسکو کیا کہتا تھا تونے حق مین اس شخص کے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ تب کہتا ہی منافق اور کافر
نہین جانتا مین كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ تھا مین کہتا حق مین انکے وہ جو کہتے تھے لوگ لیکن حقیقت حال مجھے معلوم
نہین فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ تب کہا جاویگا اسکو کیا نپایا تونے عقل سے اور نہ پڑھا تونے قرآن وَيُضْرَبُ
بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً مارا جاتا ہی منافق اور کافر مطارق سے **فائدہ** مطارق کہتے ہین ہتوڑی
کو یعنی ہتوڑیونکی فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ پھر چلاتا ہی کافر ایسا چلانا کہ سنتے ہین اسکو جو نزدیک
اسکے ہین سوائے آدمی اور جن کے **فائدہ** اگر آدمی اور جن بھی اسکا چلانا سنتے تو دنیا چھوڑ دیتے اس مصلحت کے
واسطے انکو نہین سناتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ مسلم اور بخاری دونون نے اس حدیث کو
روایت کئے ہین لیکن لفظ اسکا بخاری کا ہی **فائدہ** اس حدیث مین مومن مطیع اور کافر اور منافق
کا حال بیان فرمایا ہی اور مومن فاسق کا کیا حال ہوگا کچھ ذکر نکیا حکم مومن فاسق کا یہہ ہی کہ جواب مین مومن مطیع کے
برابر ہوگا بہشت کی بشارت اور اسکے دکھلانے مین نہین بلکہ اسکو بھی بہشت کی بشارت ہوگی اور جنت اسے
دکھلاوینگے لیکن مرتبے مین کم رہیگا اور کچھ عذاب بھی اسکو ہوگا مگر اللہ تعالی جسکے گناہ کو بخشتا ہو اسے کچھ عذاب
نہین واللہ اعلم **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے

کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کوئی ایک تمہارا جب مرتا ہے ظاہر کئے جاتی ہے اسپر ٹھہراؤ کی جگہہ اسکی صبح اور شام میں ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة اگر ہووے میت بہشتی تو دکھلایا جاتا ہے مقام اسکا مقام سے بہشتیوں کے وان کان من اهل النار فمن اهل النار اگر ہووے دوزخی تو دکھلایا جاتا ہے مقام اسکا مقام سے دوزخیون کے فیقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه يوم القيمة پھر کہا جاتا ہے اسکو یہہ ہے مقام تیرا منتظر رہو اسکا یہان تک اٹھاوے تجھکو اللہ اپنی طرف قیامت کے دن متفق علیه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن عائشة رضي الله عنها ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یہودنی آئی انکے پاس پھر ذکر کیا عذاب قبر کا فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر اور کہی یہودنی نے حضرت عائشہ کو پناہ دیوے تجھکو اللہ عذاب سے قبر کے **فائدہ** حضرت عائشہ عذاب قبر کا نام بھی نہ سنی تھی تعجب کی فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر تب پوچھے عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب سے قبر کے کیا قبر مین مردیکو عذاب بھی ہوتا ہے فقال نعم عذاب القبر حق تب فرمایا حضرت نے ہان عذاب قبر کا ثابت ہے قالت عائشة فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلوة الا تعوذ بالله من عذاب القبر کہے حضرت عائشہ نے پھر نہ دیکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اسکے نماز پڑھتے مگر پناہ مانگتے ساتھ اللہ کے قبر کے عذاب سے یعنے بعد ہر نماز کے قبر کے عذاب سے پناہ چاہتے **فائدہ** حضرت کو عذاب قبر عائشہ پوچھنے کے آگے سے معلوم تھا اس سے پناہ بھی آہستہ مانگتے ہونگے بعد اسکے امت کی تعلیم کے واسطے پکار کر پناہ چاہنے لگے تا سب پر ظاہر ہوجاوے متفق علیه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس پر

وعن زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار اور روایت ہے زید بن ثابت انصاری مدنی سے کہا اسنے کہ اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک باغ مین بنی نجار کے **فائدہ** بنی نجار ایک قبیلے کا نام ہے انصاریون مین سے على بغلة له ونحن معه سوار تھے ایک خچرنی پر اور ہم ساتھ تھے حضرت کے اذ حادت به فكادت تلقيه یکایک گھبرائی خچرنی اور جھکا دی حضرت کو اپنی پیٹھ سے پھر قریب تھا کہ گرا دیوے حضرت کو زمین پر واذا اقبر ستة او خمسة اور یکایک وہان قبرین تھے چھے یا پانچ فقال من يعرف اصحاب هذه الاقبر تب فرمایا حضرت نے پہچانتے ہو ان قبر والون کو قال رجل انا [illegible] کہا ایک شخص نے مین پہچانتا ہون قال فمتى مات هؤلاء فرمایا کہ پھر کب مرے ہین یہہ قال في الشرك کہا شرک کے ایام مین مرے ہین اور یہ بھی مشرک تھے فقال ان هذه الامة تبتلى في قبورها تب فرمایا تحقیق یہہ امت یعنے آدمیون کی جماعت مبتلا ہوتی ہے اور آزمائے جاتی ہے اپنے قبرون مین فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذي اسمع منه پھر اگر خوف نہوتا اسبات کا کہ نگاڑینگے تم اپنے

مردون کو تو البتہ دعا کرتا مین اللہ سے کہ سنا دے تمکو عذاب قبر کے جو سنتا ہون مین اس سے یعنے اگر تم عذاب قبر کو سنوگے تو پھر اپنے مردون کو مارے دہشت کے دفن نکروگے اگر یہہ خوف نہوتا تو مین تمکو عذاب قبر ان قبر والون کا سنا یا ہوتا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ پھر متوجہ ہوے ہم پر اپنے مبارک منہہ سے اور فرمایا تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب سے اگ کے قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ کہے صحابہ نے پناہ چاہتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب سے اگ کے قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے قبر کے عذاب سے قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ کہے پناہ چاہتے ہین ہم عذاب سے قبر کے قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے فتنون سے جو ظاہر ہین اُن سے تم پر اور جو پوشیدہ ہین قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کہے صحابہ پناہ چاہتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنون سے جو ظاہر ہین اُن سے اور پوشیدہ ہین قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فرمایا پناہ مانگو تم فتنے سے دجال کے قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ کہے پناہ چاہتے ہین ہم فتنے سے دجال کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ جب دفن کیا جاتا ہے مردہ آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے آدمی کی شکل لیکر رنگ انکا سیاہ آنکھہ انکی کبود يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ کہا جاتا ہے ایک کو ان مین سے منکر اور دوسرے کو نکیر **فائدہ** منکر و نکیر دو فرشتے ہین کہ آدمی کی شکل لیکر سوال و جواب کے واسطے ہر میت کے پاس آتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ منکر و نکیر نام ان فرشتون کا ہے جو گنہگارون کے پاس آتے ہین اور نیکون کے پاس جو آتے ہین نام انکا مبشر و بشیر ہے واللہ اعلم فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ تب کہتے ہین وہ دونون فرشتے کیا کہتا تھا تو حق مین اس شخص کے فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر اگر ہے وہ مومن تو کہتا ہے وہ انکے جواب مین یہہ بندہ ہے اللہ کا اور بھیجا ہوا اسکا اور گواہی دیتا ہون مین نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور تحقیق محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا پھر کہتے ہین فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تو کہیگا یہی جواب یعنے تیری ایمان داری اور حال سے ظاہر ہوتا تھا کہ تو یہی جواب دیگا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِيْنَ پھر کشادگی ہوتی ہے اسکے واسطے اسکی قبر مین ستر گز مین ستر گز سب چار ہزار نوسو گز ہوتے ہین ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ پھر روشنی کی جاتی ہے اسکے واسطے قبر مین ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ پھر کہا جاتا ہے اسکو آرام کر اور سوجا فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ تب کہتا ہے مردہ پھر جاتا ہون مین اپنے گھر کے لوگون مین اور خبر دیتا ہون مین انکو فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ تب کہتے ہین وے فرشتے سو جا جیسا سوتا ہے نوشہ **فائدہ** عرب مین عروس اس مرد کو یا اس عورت کو کہتے ہین

باب اثبات عذاب القبر

کہ جسکی نئی شادی ہوئی ہو اَلَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ وہ نوشہ کے مانند سو جا کہ جسکو نہین جگاتا مگر
بڑا محبوب اسکے گھر والون مین سے اسکے نزدیک **فائدہ** نوشہ کو غیر لوگ نہین جگا سکتے مگر اسکا کوئی بڑا محبوب
جگا دیتا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ یہان تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ اسکے سونے کی جگہہ سے وَاِنْ
كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ اور اگر وہ میت منافق اور
کافر ہو تو کہتی ہی سنا مین لوگون کو کہتے تھے کچھ قول سو کہا مین مانند اسکے اور مجھے حقیقت حال معلوم نہین یعنے پیغمبر
خدا کے حق مین انکار کرتے تھے سو مین انکار کیا فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ تب کہتے ہین دونون
فرشتے تحقیق جانتے تھے کہ بیشک تو ایسا ہی فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ تب کہا جاتا
ہی زمین کو لپٹ اور رگڑ اسکو تب رگڑتی اور لپٹتی ہی زمین اسپر فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ پھر بدل جاتے ہین
پسلیان اسکی یعنے داہنے پسلیان باین طرف باین پسلیان داہنے طرف آجاتے ہین زمین رگڑنے سے
فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا پھر ہمیشہ رہتا ہی وہ زمین مین عذاب کیا گیا حَتّٰی يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ
ذٰلِكَ یہان تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ اسکے بچھونے سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اور روایت ہی براء
بن عازب سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ
رَبُّكَ آتے ہین مسلمان کی قبر مین دو فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی پروردگار تیرا فَيَقُوْلُ
رَبِّيَ اللّٰهُ تب کہتا ہی وہ مسلمان پروردگار میرا اللہ ہی فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی
دین تیرا فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ تب کہتا ہی وہ دین میرا اسلام ہی فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ
فِيْكُمْ پھر کہتے ہین فرشتے کیا حال ہی اس شخص کا جو بھیجا گیا تمہارے درمیانے فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہتا ہی وہ مومن وہ رسول ہین اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يُدْرِيْكَ
پھر کہتے ہین اسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو یعنے تو کہان سے معلوم کیا فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ
بِهٖ وَصَدَّقْتُ تب کہتا ہی وہ پڑہا مین کتاب اللہ کی پھر ایمان لایا مین اسپر اور سچ جانا مین یعنے قرآن سے معلوم
کیا کہ وہ نبی ہین فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ پھر یہی مراد ہی
قول سے اللہ تعالی کے ثابت رکھتا ہی اللہ انکو جو ایمان لائے ہین قول ثابت پر آخر آیت تک یعنے اس آیت
مین مراد قول ثابت سے جواب فرشتون کا ہی جو قبر مین آکر سوال کرتے ہین قَالَ فرمایا حضرت نے فَيُنَادِيْ مُنَادٍ
مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ پھر پکار دیتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ سچ کہا میرے بندے نے
یعنے اللہ کے طرف سے فرشتے نے آواز کر دیتا ہی فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ

باب اثبات عذاب القبر

بابًا من الجنة سو بچھاؤ اسکے واسطے بچھونا بہشت کا اور پہناؤ اسکو کپڑے بہشت کے اور کھول دو اسکے لئے ایک
دروازہ طرف بہشت کے فیفتح له پھر کھولا جاتا ہی اسکے واسطے ایک دروازہ طرف بہشت کے قال فرمایا حضرت نے
فیاتیه من روحها وطیبها پھر آتی ہی اسکو راحت اور رحمت اور خوشبو بہشت کی ویفسح له فیها مد بصره
اور کشادہ کئے جاتا ہی اسکے واسطے بہشت کے طرف جہانتک کہ نظر اسکی پہنچے **فائدہ** یہہ جیسا کشادگی خاص مومنون کے واسطے ہے اور ستر در ستر کی کشادگی
عام مومنون کے لئے اما الکافر فذکر موته قال لیکن کافر پھر ذکر کیا حضرت نے اسکی موت کی فرمایا ویعاد روحه
فی جسده ویاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان من ربک پھر لایا جاتی ہی روح کافر کی اسکے بدن مین
اور آتے ہین دو فرشتے پھر بٹھلاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی تیرا پروردگار فیقول هاه هاه لا ادری
تب کہتا ہی وہ کافر افسوس افسوس مجھے معلوم نہین فیقولان له ما دینک فیقول هاه هاه لا ادری
پھر کہتے ہین فرشتے اسکو کیا ہی دین تیرا تب کہتا ہی وہ افسوس افسوس مین نہین جانتا فیقولان ما هذا الرجل
الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه لا ادری پھر کہتے ہین فرشتے کیا حال ہی اس شخص کا جو بھیجا گیا تمہارے
درمیانے تب کہتا ہی وہ کافر افسوس افسوس مین نہین جانتا فینادی منادٍ من السماء ان کذب تب پکار
دیتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ جھوٹھ کہا یہہ کافر کس واسطے کہ دین اسلام اور رسول خدا صلی الله علیه وسلم
کی نبوت کی شہرت مشرق سے مغرب تک ہو چکی تھی نہ جاننا کیا بات ہی **فائدہ** مومن کے حق مین اپنا بندہ فرمایا
کافر کو نہ فرمایا باوجود اسکے کہ مومن اور کافر سب الله کے بندے ہین سو مومن کی تعظیم اور عزت کے واسطے اور کافر کی
حقارت کے لئے اسکو اپنا بندہ فرمایا اور اسکو نہین فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له
بابًا الی النار سو بچھاؤ اسکے واسطے بچھونا آگ کا اور پہناؤ اسکو کپڑے آگ کے اور کھول دو اسکے لئے ایک دروازہ
طرف آگ کے قال فیاتیه من حرها وسمومها فرمایا حضرت نے پھر آتی ہی اسکو جیسی آگ کی اور گرم بادا
اسکا قال فرمایا حضرت نے ویضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه اور تنگ کی جاتی ہی
اسپر قبر اسکی یہانتک کہ آجاتی ہین پسلیان اسکی ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر ثم یقیض له اعمی واصم
پھر مسلط کیا جاتا ہی اسپر ایک فرشتہ اندھا اور بہرا یعنے نہایت بے رحم فرشتہ کہ نہ اسکی پریشان حالت کو دیکھتا نہ
اسکے چلانے کو سنتا معه مرزبة من حدید اسکے ہاتھ مین ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا وہ گرز ایسا سخت
اور بڑا ہی کہ لو ضرب بها جبل لصار ترابًا اگر مارا جاوے اس سے پہاڑ پر تو البتہ ہو جاوے گا مٹی فیضربه
بها ضربة فیصیح صیحة یسمعها ما بین المشرق والمغرب الا الثقلین پھر مارتا ہی اس کافر
کو اس گرز سے ایسا مار کہ سنتی ہی اسکو ہر چیز جو درمیانے مشرق اور مغرب کے ہی سوائے جن اور آدمی کے
فائدہ اس آواز کو سب حیوانات بلکہ نباتات اور جمادات سنتے ہین مگر آدمی اور جن نہین سنتے اگر وہ

بھی سنے ہوتے تو مارے دہشت کے بیہوش ہوجاتے دنیا کا انتظام اٹھ جاتا فَيَصِيْرُ تُرَابًا پھر ہوجاتا ہی وہ کافر اس مارسے مٹی ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ پھر لائی جاتی ہی اسکے بدن مین روح رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے

وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے تحقیق وہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر بہت روتے یہان تک کہ تر ہوجاتی انکی داڑھی فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ پھر کہا گیا انکو تم ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا تب نہین روتے وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا اور روتے ہو اس سے یعنے جب بہشت دوزخ کا ذکر کرتے تب تم نہین روتے جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے ہو روتے ہو اسکا سبب کیا ہی فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ تب کہے عثمان نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق قبر اول منزل ہی منزلون سے آخرت کے فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ پھر اگر نجات پایا محنت و عذاب سے قبر کے پھر جو چیز بعد اسکے ہی سو زیادہ آسان ہی اس سے وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ اور نجات نہ پایا قبر کے عذاب سے پھر جو چیز کہ بعد اسکے ہی زیادہ سخت ہی اس سے **فائدہ** دنیا مین بھی جب کسی گنہگار کو بادشاہ کے حضور لیجاتے ہین اگر پہلے ہی اسپر مہربانی فرماوین تو اسکے سب کام آخر تک آسان ہوجاتے ہین اگر پہلے ہی غضب مین گرفتار ہوا تو آخر تباہ ہوگا ویساہی اس عالم مین بھی قبر اول منزل ہی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ کہا عثمان رضنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا مین نے کوئی جگہہ بدتر ہرگز مگر دیکھا قبر کو زیادہ برا ہی اس سے یعنے قبر کو دیکھنے سے شدت اور محنت یاد آتی ہی اور عیش تلخ ہوجاتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ اور بھی روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے دفن سے میت کے کھڑے رہتے قبر پر فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ پھر فرماتے مانگو تم بخشایش اپنے بھائی کی ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ پھر طلب کرو تم اسکے واسطے اللہ سے ثابتی جواب مین فرشتون کے سوال کے تحقیق کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا زندون کی مردے کے حق مین فایدہ مند ہوتی ہی مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہی ہی اور تلقین میت کی اکثر شافعیون اور بعضے حنفیون کی پاس مستحب ہی صورت اسکی یہہ ہی جیسا حدیث مین جو ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی آیا ہی کہ جب تم مین سے کوئی مرجاوے اور اسکو دفن کرچکے تو چاہیے کہ تم مین سے ایک شخص اسکے سر کے برابر کھڑے رہ کر کہے ای فلانے بیٹے فلانے کے پہلے مرتبہ میت سنتی ہی لیکن جواب نہیں دیتی پھر کہے

اے فلانے بیٹے فلانی کے اسبار میت سنتی ہے اور اٹھ کر قبر میں بیٹھتی ہے پھر کہے اے فلانے بیٹے فلانی کے اسبار میت کہتی ہے فرماؤ کیا فرماتے ہو اللہ تم پر رحمت کرے لیکن تم میری آواز نہیں سنتے ہو تب اسکو کہنا اے فلانے یاد کر وہ کلمہ کہ جس پر تو دنیا سے نکلا اور گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور جس سے تو راضی ہوا ہے کہ اللہ پروردگار ہے تیرا اور محمد پیغمبر ہیں تیرے اور اسلام ہے دین تیرا اور قرآن ہے امام تیرا جب یہہ کہہ چکے منکر ونکیر میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور کہتا ہے چلو اس بندے سے ہمکو کیا کام ہے اسکو اللہ نے اسکی حجت سکھلا دیا ہے تب ایک شخص نے کہا اے رسول خدا اگر ہمکو نام میت کا معلوم نہو تو ہم اسکو کس کے ساتھ نسبت دیویں فرمایا حوا کے ساتھ نسبت کرو کہ وہ ماں ہے سب کی آخر ہوا مضمون حدیث کا اور سورہ بقر کا اول مفلحون اور آخر اسکا آمن الرسول سے پڑھنا بھی آیا ہے اگر قرآن ختم کریں تو افضل ہے اور فتوی یہہ ہے کہ قرآن قبر کے پاس پڑھنا مکروہ نہیں مگر بعضوں کے پاس **وعن** اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُسَلَّطُ عَلَی الْکَافِرِ فِی قَبْرِہٖ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ تِنِّیْنًا اور روایت ہے ابو سعید خدری رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپے جاتے کافر پر قبر میں اسکی ننوے اژدہا تَنْہَسُہٗ وَتَلْدَغُہٗ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ دانتوں سے کاٹتے ہیں اسکو یہاں تک کہ قائم ہو قیامت اور وہ اژدہے ایسے بڑے ہیں لَوْ اَنَّ تِنِّیْنًا مِنْہَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا اگر ایک اژدہا ان میں سے پھونکے زمین میں تو نہ اگاوینگی زمین کسیطرح کا سبزہ اور گھاس یعنے تمام اسکے دم کی گرمی سے جل جاوینگے پھر زمین پر کوئی چیز ہری نہوگی رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ سَبْعُوْنَ بَدَلَ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے ستر اژدہے بجاے ننوے کے **فائدہ** طیبی نے نقل کیا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی نے سو رحمت پیدا کیا ان میں سے ایک رحمت دنیا میں نازل فرمایا جس سے اثر مہربانی اور رحم کا عالم میں ہے اور ننوے رحمت عالم آخرت کیلئے رکھا دیا جب کافر اللہ کے احکام سے انکار کیا اور عبودیت کا حق بجا نہ لایا تو ہر رحمت کے بدلے ایک اژدہا کافر پر قبر میں مسلط کر دیتا ہے یا یہہ وجہ ہے کہ اللہ تعالی کے ننوے نام ہیں ان پر ایمان لازم ہے جب کافر اسکا انکار کیا ہر نام کے بدلے ایک ایک اژدہا اس پر سونپ دیتا ہے واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ روایت ہے جابر رض سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سعد بن معاذ کے جب وفات پایا یعنے جنازہ پر گئے **فائدہ** سعد بن معاذ انصار کے اکابروں سے تھے فَلَمَّا صَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَسُوِّیَ عَلَیْہِ پھر نماز پڑھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ پر اور رکھے گئے سعد اپنی قبر میں اور برابر کئے گئی مٹی ان پر سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِیْلًا سبحان اللہ کہے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے پھر سبحان اللہ کہے ہم بھی دیر تک ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا پھر اللہ اکبر کہے حضرت نے پس اللہ اکبر کہے ہم سب
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ پھر پوچھا گیا حضرت سے ای رسول خدا کس لئے تسبیح کئے آپ پھر تکبیر کہے آپ
قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ فرمایا تحقیق تنگ ہو گئی اس پرہیزکار بندے پر قبر اسکی حَتّٰى فَرَّجَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ یہان تک کہ کشادگی دی اسکو اللہ تعالی نے اس تنگی سے **فائدہ** تسبیح اور تکبیر کہنا یا اسکو اس
تنگی سے چھوڑانے کے واسطے تھا یا وہ حالت سعد بن معاذ کی دیکھ کر مارے تعجب کے تھا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو
احمد نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ تنگی قبر کی پرہیزکارون کو بھی ہوتی ہی کسواسطے سعد بن معاذ ایسے
پرہیزکار تھے کہ انکی موت سے عرش رب العالمین ہل گیا آسمانون کے دروازے کھل گئے تھے اور ستر ہزار فرشتے انکے
جنازے کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے **وَعَنْ** ٢ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا
الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق سعد بن
معاذ کے بعد انکے دفن کے یہہ شخص وہ ہی کہ ہل گیا جسکے واسطے عرش **فائدہ** عرش کا ہلنا بسبب خوشی اور فرحت اہل عرش کے
تھا سعد بن معاذ کی روح اوپر صعود کرنے سے یا انکی موت کے صدمے کے غم سے اور قصہ انکی موت کا جنگ خندق مین مذکور ہی
وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ کھولے گئے اسکے واسطے دروازے بہشت کے **فائدہ** دروازے
آسمان کے کھلنا سعد پر رحمت نازل ہونے کے واسطے تھے یا انکی روح پاک اوپر صعود کرنے کے لئے وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ
اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اور حاضر ہوئے انکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ تحقیق تنگ کی گئی
سخت تنگی سے پھر کشادہ کئے گئی یہہ دشواری اس سے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** ٣
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا اور روایت ہی اسماء
ابوبکرؓ کی بیٹی سے کہی اسنے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے فَذَكَرَ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ پھر ذکر کئے فتنے کو قبر کے کہ آزمایا جاتا ہی جس مین آدمی فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ
ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً پھر جب ذکر کئے حضرت نے عذاب قبر کو رونے لگے مسلمانون نے بہت رونا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا روایت کیا اسکو بخاری نے اسیطرح وَزَادَ النَّسَائِيُّ اور زیادہ کیا نسائی نے یہہ عبارت
کہ اسماء نے کہے حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حائل ہو گیا درمیانے
میرے اور درمیانے کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رونا صحابہ کا یعنے لوگون کے رونے کی آواز سے مین کلام حضرت
کا نہ سن سکتی تھی نہ سمجھ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ پھر جب تھم گئی آواز انکے
رونے کی کہی مین ایک شخص کو جو قریب تھا میرے اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اے شخص برکت دیوے اللہ تیرے کام مین کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے آخری کلام میں قال قال قَد اُوحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُم تُفتَنُونَ فِی القُبُورِ قَرِیبًا مِن فِتنَۃِ الدَّجَّالِ کہا اس
شخص نے فرمایا رسول اللہ نے تحقیق وحی نازل کیگئی میری طرف کہ بیشک تم آزمائے جاؤگے اپنی قبروں میں البتہ مانند
سے جو قریب ہی فتنے سے دجال کے **فائدہ** دجال دعوی خدائی کا کریگا لوگ بیقرار اور عاجز ہوکر اسکی خدائی پر اقرار
کرینگے وہ بڑی بُری آزمائش ہی اسیطرح قبر میں مارے اضطراب اور دہشت فرشتوں کے سوال کا جواب برابر نہ دے
سکیں کچھ کا کچھ کہیں نعوذ باللہ منہا **وعن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُدخِلَ
المَیِّتُ القَبرَ اور روایت ہی جابر رض سے نقل کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب لایا جاتا ہی مردہ قبر میں
مُثِّلَت لَہُ الشَّمسُ عِندَ غُرُوبِہَا مشابہ کیا جاتا ہی آفتاب اسکے لئے جیسا کہ غروب کے وقت رہتا ہی زرد ہوکر
فَیَجلِسُ یَمسَحُ عَینَیہِ پھر بیٹھتا ہی مردہ ملتا ہوا اپنی دونوں آنکھیں وَیَقُولُ دَعُونِی اُصَلِّی اور کہتا ہی فرشتوں کو
چھوڑ دو مجھکو کہ نماز شام کی پڑہوں میں **فائدہ** سوال وجواب کے آگے یا بعد سوال وجواب کے میت اپنی عادت کے
مطابق مغرب کی نماز کی تیاری کریگا رَوَاہُ ابنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وعن** اَبِی
ہُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ المَیِّتَ یَصِیرُ اِلَی القَبرِ فَیَجلِسُ الرَّجُلُ فِی قَبرِہٖ
غَیرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشغُوبٍ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے نقل کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میت
رکھی جاتی ہی قبر میں پھر بیٹھتا ہی شخص یعنے مردہ اپنی قبر میں جس حال میں کہ ڈرنے والا نہیں اور خوش حال ہی ثُمَّ
یُقَالُ فِیمَ کُنتَ پھر کہا جاتا ہی کس دین میں تھا تو نے دنیا میں فَیَقُولُ کُنتُ فِی الاِسلَامِ تب کہتا ہی وہ تھا میں
دین اسلام میں فَیُقَالُ مَا ہٰذَا الرَّجُلُ پھر کہا جاتا ہی کون ہی یہہ شخص فَیَقُولُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ جَاءَنَا
بِالبَیِّنَاتِ مِن عِندِ اللّٰہِ فَصَدَّقنَاہُ تب کہتا ہی وہ محمد ہیں رسول اللہ کے لائے ہمارے پاس معجزے اللہ کے پاس
سے پھر سچ جانا ہمنے اسکو فَیُقَالُ لَہٗ ہَل رَاَیتَ اللّٰہَ پھر کہا جاتا ہی اسکو کیا دیکھا ہی تو نے اللہ کو یعنے جب تو کہا کہ وہ اللہ
کے پاس لائے ہیں اسکی کیا دلیل ہی کیا تو اللہ کو دیکھا ہی یہہ بات اسکی ایمان کی مضبوطی دریافت کرنے کے واسطے
پوچھینگے فَیَقُولُ مَا یَنبَغِی لِاَحَدٍ اَن یَّرَی اللّٰہَ تب کہتا ہی وہ نہ سزاوار ہی کسیکو کہ دیکھے اللہ کو وہ یعنے اسکو
کوئی دیکھ نہیں سکتا لیکن میں حضرت سے جو معجزات ظاہر ہوئے اس دلیل سے کہتا ہوں کہ وہ نبی ہیں فَیُفرَجُ لَہٗ
فُرجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ تب کھولا جاتا ہی ایک روزن اسکے واسطے طرف آگ کے فَیَنظُرُ اِلَیہَا یَحطِمُ بَعضُہَا
بَعضًا تب دیکھتی ہے وہ میت طرف دوزخ کے توڑتے ہیں بعضوں نے بعضوں کو یعنے ازدحام دوزخ آگ کے زبانوں کا
جو باہم دیگر گرتے پڑتے ہیں دیکھتی ہی فَیُقَالُ لَہُ انظُر اِلٰی مَا وَقَاکَ اللّٰہُ پھر کہا جاتا ہی اسکو دیکھ اس
چیز کے طرف کہ بچایا تجکو اللہ نے ثُمَّ یُفرَجُ لَہٗ فُرجَۃٌ قِبَلَ الجَنَّۃِ پھر کھولا جاتا ہی اسکے واسطے ایک روزن
طرف جنت کے فَیَنظُرُ اِلٰی زَہرَتِہَا وَمَا فِیہَا تب دیکھتی وہ خوبیاں اور تازگی بہشت کی اور جو کہ اس میں

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

ہی فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ پھر کہا جاتا ہی اسکو یہہ ہی تیری سکونت کی جگہہ کسواسطے کہ عَلَی الْیَقِیْنِ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ایمان کی یقین پر تھا تو دنیا مین اور اسی یقین پر مرا تو نے اور اسی یقین پر اٹھیگا تو قبر سے قیامت کے دن انشاء اللہ تعالی وَیُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِیْ قَبْرِہٖ اور بٹھایا جاتا ہی بد شخص اپنی قبر مین فَیُقَالُ لَہٗ فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ فَیُقَالُ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُہٗ پھر کہا جاتا ہی اسکو کس دین مین تھا تو نے تب کہتا ہی وہ مجھے معلوم نہین پھر پوچھا جاتا ہی اس سے کون ہی یہہ شخص تب کہتا ہی وہ سنا مین نے لوگون کو کہتے تھے کوئی بات پھر کہا مین وہی یعنے مین حضرت کی نبوت کے تابع نہوا فَیُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ الْجَنَّۃِ تب کھولا جاتا ہی انکے واسطے ایک روزن طرف بہشت کے فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَمَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَا صَرَفَ اللّٰہُ عَنْکَ پھر دیکھتا ہی طرف تازگی اور خوبی بہشت کے اور جو کہ اس مین ہی پھر کہا جاتا ہی اسکو دیکھ اس چیز کی طرف جسے پھیر دیا اللہ نے تجھ سے ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ اِلَی النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا پھر کھولا جاتا ہی اسکے لئے ایک روزن طرف آگ کے پھر دیکھتا ہی اسکی طرف کہ توڑتی ہی ایک اسکی دوسرے کو فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ عَلَی الشَّکِّ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی پھر کہا جاتا ہی اسکو یہہ ہی سکونت کے جگہہ تیری کس لئے کہ تو شک مین تھا دنیا مین اور اسی شک مین مرگیا اور اسی پر اٹھیگا تو انشاء اللہ تعالی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ

یہہ باب ہی بیان مین سند کرنے اور اعتقاد لاکر عمل کرنے اللہ کی کتاب اور سنت پر رسول اللہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکالے نئی بات ہمارے اس دین مین جو وہ نہین ہی اس دین سے پھر وہ باطل ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے مین بعد حمد و نعت کے پھر تحقیق بہترین کلام کتاب اللہ کی ہی جو قرآن مجید ہی وَخَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ اور بہترین طریقہ طریقہ محمد کا ہی وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا اور بدترین چیزین وہ چیزین ہین کہ نئے پیدا کی جاوین دین مین — اور بدعت اسی کو کہتے ہین جو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو نکالین ہون وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اور جو بدعت ہی گمراہی ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے جو چیز کہ بعد رسول خدا کے پیدا ہوئی ہی اسکو بدعت کہتے ہین اگر

وہ نئی چیز موافق قاعدے سنت کے اور قیاس کے ہو تو اسکو بدعت حسنہ کہتے ہین نہین تو بدعت ضلالت اور کل بدعۃ ضلالۃ سے مراد وہی بدعت ہین جو سنت اور قیاس کے خلاف ہین لیکن بعضے بدعتین حکم واجب کا رکھتے ہین جیسا علم صرف و نحو کا پڑھنا پڑھانا جس سے قرآن اور حدیث کا معنا معلوم ہوتا ہی بعضے بدعتین مستحب ہین جیسا خانقاہ اور مدرسے بنانا بعضے مباح ہین جیسے حلال مال سے لذیذ کھانے کھانا اور بہتر کپڑے پہننا بعضے مکروہ ہین جیسے مسجدون اور قرآن کو نقش و نگار کرنا بعضے حرام ہین جیسا اہل بدعت مثل معتزلہ وغیرہ نے خلاف اہل سنت وجماعت کا اختیار کیا ہی اور جو چیزین کہ حضرت کے چارون خلیفون کے وقت نکلے ہین وہ بھی بدعت حسنہ بلکہ سنت ہین **وعن** ابنِ عبّاسٍ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دشمن مسلمان لوگون مین اللہ کے پاس تین شخص ہین مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ منع کئے گئی چیزین کرنے والا حرم مین **فائدہ** جان سے مارنا جنگ کرنا شکار کھیلنا حرم مین منع ہی جو کوئی ئے کام حرم مین کرے وہ اللہ کے پاس بہت دشمن ہی یا کہ حرم مین کوئی گناہ بھی کرے ابن عباس کا مذہب یہی ہی کہ جیسا عبادت اور نیکی اس زمین مین دو چند ہوتی ہی ویسا ہی گناہ کا حکم بھی وہان ہی ہی اس واسطے ابن عباس رض نے مکے کو چھوڑ کے طایف مین رہنا اختیار فرمایا وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاہِلِیَّۃِ دوسرا وہ شخص طلب کرنے والا اسلام مین چال جاہلیت کی **فائدہ** نوحہ کرنا منہہ پر مار لینا گریبان پھاڑنا پرندون سے بدفالی لینا وغیرہ جاہلیت کے کام کرنے والا اللہ کے پاس بہت دشمن ہی وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُہْرِیْقَ دَمَہٗ اور تیسرا وہ شخص جان سے مارنا چاہنے والا آدمی کا بغیر حق کے تا کہ بہاوے اسکے لہو کو **فائدہ** ناحق آدمی کو جان سے مارنے کا ارادہ کرنے مارا اللہ کے پاس دشمن ہو جاتا ہی مارنے والے کا حال کیا ہوگا اللہ تعالی اس معصیت سے ہر مومن کو پناہ دیوے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمامی امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر وہ شخص جو سرکشی کیا قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی پوچھا گیا حضرت سے کون سرکشی کیا یعنے سرکشی کرنے ہارا کون شخص ہی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی فرمایا جسنے میری فرمان برداری کی وہ داخل ہوا بہشت مین اور جسنے میری نافرمانی کی پھر تحقیق اسنے سرکشی کی **فائدہ** جو کوئی کتاب اور سنت پر عمل کریگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جو کوئی حضرت کی نافرمانی کریگا بدعت مین پڑ جاویگا نفس کی خواہش کے تابع ہوگا بہشت مین نہ اویگا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِکَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ نَائِمٌ اور روایت ہی جابر رض سے کہا اسنے کہ آئی ایک جماعت فرشتون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت اسوقت سوتے تھے فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لازم پکڑو میری چال اور میری خلیفون کی چال ۱۲ شرح

باب الاعتصام بالکتاب والسنہ

هٰذَا مَثَلًا پھر کہے فرشتون نے آپس مین تحقیق تمہارے صاحب یعنے ذات پاک کے لئے حضرت کے نادر قصہ ہی فَاضْرِبُوْا لَہٗ مَثَلًا سو بیان کرو اسکے لئے ایک مثال تا اس سے اپنی امت کے حال سے واقف ہو جاوے فَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّہٗ نَائِمٌ کہا بعضون نے ان فرشتون مین سے وہ سوتے ہین اب بیان کرنا کیا فایدہ سنینگے نہین وَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ وَّالْقَلْبَ یَقْظَانُ اور کہا بعضون نے ان مین سے تحقیق آنکھ انکی سوتے ہین اور دل بیدار ہی **فائدہ** ہمیشہ حال حضرت کا یہی تھا کہ آنکھین آپکی سوتے اور دل بیدار رہتا چنانچہ حدیث مین وارد ہی تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ سوتے ہین میری آنکھین اور نہین سوتا ہی دل میرا اس سبب سے سونے کی حالت مین بھی ہر چیز سے واقف ہو جاتے فَقَالُوْا مَثَلُہٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا پھر کہے فرشتون نے نادر قصہ حضرت کا مانند اس قصے کے ہی کہ ایک شخص بنایا ایک گھر وَجَعَلَ فِیْہَا مَاْدُبَۃً وَّبَعَثَ دَاعِیًا اور تیار کیا اس گھر مین کھانا اور بھیجا اسنے بلوانے والے کو تا لوگون کو کھانا کھانے کے لئے بلاوے فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَکَلَ مِنَ الْمَاْدُبَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنَ الْمَاْدُبَۃِ پھر جو کوئی قبول کیا بلانے والے کو آیا گھر کو اور کھایا وہ کھانا اور جسنے اجابت نکی بلوانے ہارے کو نہ آیا گھر مین اور نہ کھایا وہ کھانا فَقَالُوْا اَوِّلُوْہَا لَہٗ یَفْقَہْہَا پھر کہا ان فرشتون نے بیان کیجو حقیقت اس قصے کی انکے لئے تا معلوم کرین کہ اس سے مراد کیا ہی فَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّہٗ نَائِمٌ کہا بعضون نے وہ تو سوتے ہین وَقَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ وَّالْقَلْبَ یَقْظَانُ کہا بعضون نے بیشک آنکھین سوتے ہین اور دل بیدار ہی فَقَالُوْا تب کہے فرشتون نے تاویل اسکی یہ ہے کہ اَلدَّارُ الْجَنَّۃُ مراد گھر سے بہشت ہی وَالدَّاعِیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور لوگون کو بلانے والے کھانے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین **فائدہ** گھر کو جسنے بنایا اسکا ذکر یہان ادب کے واسطے نکیا وہ اللہ جل سبحانہ ہی جو بہشت بنایا اور اسکے طرف خلایق کو بلانے والے ہمارے پیغمبر خدا ہین فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ پھر جسنے فرمان برداری کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سو بیشک اسنے فرمان برداری کی اللہ کی وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ اور جسنے نافرمانی کی محمد کی اسنے نافرمانی کی اللہ کی وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرق کرنے ہارے ہین درمیانے لوگون کے یعنے درمیانے مومن اور کافر اور مطیع اور عاصی کے **فائدہ** جسنے حضرت پر تصدیق کیا مومن ہوا اور جھٹلایا کافر ہو گیا اور جو کوئی فرمودے پر حضرت کے عمل کیا مطیع بنا اور جسنے نکیا عاصی ہو گیا اسیواسطے حضرت کا نام توریت مین فارق لیطا آیا ہی یعنے فرق کرنے ہارا درمیانے حق اور باطل کے اور ابن جوزی نے کتاب الوفا باخبار المصطفیٰ مین ذکر کیا ہی کہ ابن قتیبہ نے روایت کیا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریون کو کہا مین جاتا ہون میرے بعد فارقلیط آویگا وہ روح حق تعالیٰ کا ہی وہ اپنے طرف سے کچھ نکہیگا مگر اسکو حکم حق بات کا ہوگا وہی کہیگا اور میری سچائی پر گواہی دیگا اور یوحنا حواری کی مشاہدات مین آیا ہی کہ فارقلیط نہ آویگا جب تک مین نجاونگا

جب وہ آویگا گناہون کی سزا دیگا اور اپنے طرف سے کچھ نہ کہیگا اور تمکو راستی سے سیاست کریگا اور غیب کی خبرین دیگا اور تمکو ہر چیز کا حکم بیان کریگا اور میری گواہی دیگا جیسا مین نے اسکی گواہی دی ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی انس سے آئے تین شخص صحابی بیبیون کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پوچھین اُن کو عبادت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا جب خبر دی گئی انکو عبادت سے حضرت کی یعنے ازواج مطہرہ بیان کر دئے کہ حضرت کی عبادت اس قدر ہی كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا گویا کہ وہ تینون صحابی کم سمجھے عبادت کو حضرت کے فَقَالُوْا اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ تب کہے کہان ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو سکتے حالانکہ بتحقیق بخشا اللہ نے انکے لئے جو کچھ پہلے گذرا گناہ سے انکے اور جو کچھ پیچھے ہوا یعنے ہمکو حضرت کے ساتھ کیا نسبت ہی عبادت کم کرنا انکو سزاوار ہی کس واسطے اللہ نے انکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیا ہی ہمکو وہ مرتبہ کہان ہم تو اپنے گناہ کے بخشوانے مین محتاج ہین **فائدہ** سوال حضرت تو صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے پاک ہین پھر اگلے اور پچھلے گناہ حضرت کے بخشنے جانا جو قرآن مین وارد ہی اسکی کیا توجیہ ہی اسکی توجیہ مین بہت سے اقوال ہین ایک اُن مین سے لکھا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ اللہ نے کمال مہربانی اور قبولیت سے بغیر صادر ہونے گناہ کے فرماتا ہی تیرے سب گناہ مین نے بخش دئے جیسا کسی صاحب نے اپنے غلام کے حق مین خوش ہو کر کہتا ہی کہ مین تیری تقصیرین جو ہوے اور ہونہار ہون معاف کیا تو بیفکر رہ اگرچہ وہ بندہ تقصیرمند نہو فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا پھر کہا ایک نے ان تینون مین سے پھر مین نے عہد کر لیا ہی کہ نماز پڑہونگا مین رات کو ہمیشہ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ اور کہا دوسرے نے روزہ رکھونگا مین دن کو ہمیشہ اور افطار نکرونگا مین کبھو وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا اور کہا دوسرے نے مین کنارہ کش ہو جاونگا عورتون سے پھر نہ نکاح کرونگا کبھو فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھے انکی طرف اور فرمائے تم ہی لوگ ہو جو کہتے تھے ایسا اور ایسا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ سنتے ہو قسم اللہ کی بیشک مین زیادہ ڈرنے والا ہون تم سے اللہ کے لئے اور زیادہ پرہیزگار ہون مین تم سے لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ لیکن مین روزہ رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز پڑہتا ہون اور سوتا بھی ہون اور نکاح کرتا ہون مین عورتون سے فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ پھر جو کوی منہہ پھیرے میری سنت سے پھر نہین ہی وہ میرے تابعدارون مین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** عَائِشَةَ

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمل پھر آسانی کیا اس مین یعنے اس عمل مین حکم آسانی کا فرمایا امت کو فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ پھر پرہیز کیا اور ننگ لایا اسکی رخصت مین چند لوگون نے فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ پھر خطبہ پڑہا حضرت نے اور تعریف کی اللہ کی پھر فرمایا مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ کیا حال ہی ان لوگون کا جو پرہیز و ننگ لاتے ہین اس عمل سے کہ مین اسکو کرتا ہون اور فرماتا ہون فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً پھر قسم ہی اللہ کی تحقیق مین زیادہ جاننے والا ہون ان سے اللہ کو اور بہت ڈرنے والا ہون مین ان سے اللہ کو یعنے مین باوجود کمال تقوی اور پرہیزکاری کے عمل مین آسانی کرتا یہہ کون لوگ ہین جو اسکو کرتے نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اور روایت ہی رافع بن خدیج صحابی انصاری سے کہا اسنے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ اور حال یہہ تھا کہ مدینے کے لوگ چوہرہ کرتے اور گابہ کرواتے تھے خرمے کو فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ تب فرمایا حضرت نے کس لئے کرتے ہین یہہ کام قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ عرض کئے تھے ہم قدیم سے یہہ کام کرتے اور ایسا کرنے سے خرما خوب بار لاتا ہی قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فرمایا شاید اگر نکرو تم اس کام کو تو بہتر ہوگا یعنے یہہ کام جاہلیت کا ہی نکرنا اسکا بہتر ہی فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ پھر چھوڑ دیا لوگون نے وہ عادت تب کم بار لایا خرما قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ کہا اوسنے پھر ذکر کئے لوگون نے یہہ حال حضرت سے فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ تب فرمایا حضرت نے سوا اسکے نہین کہ مین بشر ہون جب حکم کرون مین تم کو کام سے دین کے پھر قبول کر لیو اسکو اور عمل کرو اسپر وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اور جب حکم کرون مین کسی چیز کا اپنی رای اور اجتہاد سے سو نہین ہون مین مگر بشر شاید کہ خطا ہو جاوے اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ تم خوب جاننے والے ہو کامون کو اپنی دنیا کے **فائدہ** حضرت اس کام کو جاہلیت کی عادت سمجھ کر اپنی رائے سے بغیر وحی نازل ہونے کے منع کر دیا تھا تو خرما خوب بار نہ لایا شاید اللہ نے اس مین کچھ حکمت رکھا ہو تب فرمایا دین کے امور مین مین جو کچھ حکم کیا کرون اسکو مانا کرو دنیا کے کامون طرف پہلے تو مجھے التفات نہین ہی تس پر مین بھی ایک بشر ہون اور تم اپنے دنیا کے کامون سے خوب واقف ہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ اور روایت

ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ قصہ حال میرا اور حال اس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے جس پر مانند حال اس شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم پاس اور کہا یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ ای قوم تحقیق مین نے دیکھا ایک لشکر کو آنکھون سے اور تحقیق مین خبر خوف کی پہنچانے والا ہون برہنہ **فائدہ** عرب مین یہہ عادت تھی جب کوی لشکر کو جو غارت کرنے کے لئے آتا تھا دیکھتا اپنے کپڑے نکال کر ہاتھہ مین لیتا اور اسکو اپنے سر کے اطراف پھرا پھرا کر خبر دیتا کہ لشکر آچکا ہی ہشیار ہو جاؤ یا پاسبان خبر دینے والا برہنہ ہو جاکے ویسا ہی کرتا بعد یہہ بات اس ناگہانی کام مین کہ جسمین بے شبہ خوف ہوش کی ہو گی فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ سو جلدی کر جلدی کرو تا قتل اور غارت سے نجات پاؤ گے فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَادَّلَجُوْا پھر تابعداری کی اس خبر دینے والے کی ایک جماعت اسکے قوم سے اور بھاگے راتے رات فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا پھر چلے گئے آرام اور آہستگی پر اپنے اور نجات پاے وَکَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَهُمْ اور جھٹلای اس خبر دینے والے کو ایک جماعت اور اسکی خبر کو باور نہ جانا پھر صبح کئے اور اپنی جگہہ ٹھہرے رہے اور نہ بھاگے فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ پھر صبح کو آگیا انکے سر پر لشکر اور غارت کر دیا فَاَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ اور ہلاک کیا انکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا انکو پھر اسیطرح ہی مثال اسکی جسنے میری فرمان برداری کی اور تابع ہو گیا اسکا جسکو مین نے لایا وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ اور مثال اس شخص کی جو نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اس چیز کو جو لایا مین نے حق سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میری مانند مثال اس شخص کے ہی کہ سلگایا آگ کو فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا پھر جب روشن کر دی آگ نے ان مکانون کو جو اسکے گرد ہین کم تر رہ گئے پروانے اور وہ جانورین جو آگ مین پڑتے ہین پڑنے لگے اس مین وَجَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وہ شخص کھڑا ہوا منع کرتا ہی اور بچاتا ہی انکو آگ مین پڑنے سے وَیَغْلِبْنَهٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْهَا دلیری کرتے وہ پروانے اور جانور اس شخص پر ہجوم کرتے ہین اور پڑتے چلے جاتے ہین آگ مین کچھہ خوف مرنے کا نہین فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا سو مین پکڑنے والا ہون تمہارا ازار بند آگ مین پڑنے سے یعنی مین تمکو آگ مین پڑنے سے بہت منع کرتا ہون هٰذِهٖ رِوَایَةُ الْبُخَارِیِّ یہہ روایت بخاری کی ہی وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهَا اور روایت مسلم کی مانند اسکے ہی اور کہا مسلم نے آخر مین اپنی روایت کی قال

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

فَذٰلِكَ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ فرمایا حضرت نے پھر یہہ مذکور حال میرا اور حال تمہارا ہی یعنے حدود اللہ کے جو محارم اور نواہی ہین مین نے صاف بیان کر دیا ہون اُن سے پرہیز کیا چاہیئے هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ دوبارا کہتا ہون مین آؤ میری طرف اور بچو آگ سے فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا پھر دلیری کرتے ہو اور غلبہ کرتے ہو تم مجھ پر اور پڑتے ہو آگ مین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا اور روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس چیز کی کہ بھیجا ہی مجکو اللہ نے جسکے ساتھ کہ وہ ہدایت اور علم ہی مانند مثال بہت مینہہ کے ہی کہ پہنچا ایک زمین پر فَكَانَتْ مِنْهَا طَایِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ پھر جو ہوتا اس زمین سے ایک قطعہ پاکیزہ قبول کرتا ہی پانی پھر اگاتا ہی خشک وتر سبزہ بہت وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ اور ہوتی ہی بعضی اس زمین سے سخت ٹھہرا رکھتی ہی پانی کو فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ پھر فایدہ مند کرتا ہی اللہ تعالی اس زمین کے پانی سے لوگون کو فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا پھر پیتے ہین لوگ وہ پانی اور پلاتے ہین اور کھیتی کرتے ہین اس سے وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ اور پہنچا مینہہ ایک دوسرے قطعہ کو نہین ہی وہ قطعہ زمین کا مگر بالو لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً نہ ٹھہراتا ہی پانی کو اور نہ اگاتا ہی کہا اس فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ پھر یہہ تمام مذکور مثال ہی اسکی جو واقف ہوا دین سے اللہ کے اور فایدہ دی اسکو وہ چیز کہ بھیجا مجکو اللہ نے جسکے ساتھ پھر جانا دین کو اور جانا یا دوسرون کو اور مثال اس شخص کی جسنے نہ اٹھایا اسکے طرف سر اور قبول نہ کیا ہدایت کو اللہ کی کہ جسکے ساتھ بھیجا گیا ہون مین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ زمین دو قسم کی ذکر فرمایا پہلی پانی سے فایدہ مند دوسری پانی سے غیر فایدہ مند پھر پہلی کے دو قسم فرمایا ایک اگانے والی کہ وہ خود آپ بھی اثر مینہہ کا قبولتی ہی اور دوسرون کو بھی سبزہ اگانے سے فایدہ دیتی ہی دوسری پانی ٹھہرا رکھنے ہاری کہ یہہ آپ مینہہ کا اثر نہین قبولتی مگر لوگون کو فایدہ پہنچاتی ہی اسیطرح پہلے آدمیان دو قسم کے ہوتے ہین ایک دین سے فایدہ لینے والے دوسرے علم اور ہدایت سے فایدہ نہ لینے ہارے پھر فایدہ لینے والے دو قسم کے ہوتے ہین پہلا قسم علم سیکھنے ہارے اور عمل کرنے والے اور لوگون کو علم سکھلاتے ہارے جیسا عالم عابد ومعلم ہوتا ہی دوسرا قسم علم سیکھنے والے عمل نہین کرنے ہارے مگر لوگون کو سکھلانے والے جیسے

لوگ علم اور ہدایت نہ پاے وہ کافر ہو یا گمراہ بالو اور شورہ زمین کے مانند ہین جو لوگ علم سیکھتے ہین
عمل بھی کرتے ہین لوگون کو بھی سکھلاتے ہین وہ اگانے والی زمین کے مانند ہین اور جو لوگ علم سیکھتے ہین
عمل نہین کرتے لوگون سکھلاتے ہین وہ پانی ٹھہرا رکھنے ہارے زمین کے مانند ہین ۱۲ **وعن** عائشة
قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے کہ
پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات
محكمات هن ام الكتاب وقرأ الى وما يذكر الا اولوا الالباب اور پڑھا اسکو اولوا الالباب تک
حاصل معنی اس آیت کا یہہ کہ وہی اللہ جسنے بھیجا تجھ پر کتاب بعضی اس کتاب مین آیتین ہین محکم کہ معانی انکی
واضح ہی وہی ہین اصل کتاب اور دوسرے آیتین متشابہ ہین کہ معانی انکی مبہم ہین پھر جنکے دلون مین رغبت
ہی باطل کے طرف پیروی کرتے ہین متشابہ آیتون کی فتنہ اٹھانے کے واسطے تا لوگون کو شبہہ مین ڈالین
اسکی معانی کی تاویل کرین اور نہین جانتا حقیقت اسکی معانی کی مگر اللہ اور جو لوگ استوار ہین علم مین
کہتے ہین ہمنے ایمان لایا اسپر جس بات مراد رکھا ہو اللہ نے اس مین اور نہین پند لیتے مگر خالص عقل والے قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رأيت کہے عائشہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب دیکھے تو وعند مسلم اذا رأيتم اور روایت مین مسلم کے آیا ہی جب دیکھو تم ای مسلمانو الذين
يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سماهم الله انکو جنہون نے پیروی کرتے ہین متشابہ آیتون
کی سو وہی ہین جنکو نام رکھا اللہ نے قرآن شریف مین فاحذروهم سو پرہیز کرو ان سے اور ان سے
دور رہو متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر ۱۳ **وعن** عبد الله بن عمرو
قال هجرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے کہا اسنے کہ آیا دوپہر کے وقت سخت گرمی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک روز قال فسمع
اصوات رجلين اختلفا في آية کہا عبد اللہ نے تب سنا حضرت نے آوازین دو مرد جھگڑنے کا ایک آیت
مین قرآن کے فخرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف في وجهه الغضب پھر
باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا جاتا تھا حضرت کے چہرۂ مبارک مین غصہ فقال انما
هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب اور فرمایا نہ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو تھے تم سے
پہلے مگر اختلاف کرنے سے انہون نے کتاب مین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
وہ اختلاف منع ہی کہ شک وشبہہ مین ڈال دیوے اور فتنہ برپا کرے نتیجہ اسکا کفر و بدعت ہوتا ہی
نہ کہ اختلاف علماء دین کا احکام کے نکالنے مین بلکہ یہہ تو رحمت ہی ۱۴ **وعن** سعد بن

اَبِی وَقّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت برا مسلمانون مین ازروے گناہ کے مَنْ سَأَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ وہ شخص ہی کہ سوال کرے اس چیز سے کہ نہ حرام کئے گئی ہو لوگون پر فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْأَلَتِہٖ پھر حرام کئے گئی وہ چیز اسکے پوچھنے سے **فائدہ** اسواسطے اسکا گناہ برا ہوگیا کہ اس کے پوچھنے سے وہ چیز قیامت تک لوگون پر حرام ہوگئی اگر نہ پوچھتا تو حرام نہوتی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وَعَنْ** [15] اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخری زمانے مین مکاران جھوتے یعنے ایک جماعت ہوگی مکر و فریب سے صورت عالمون اور مشایخون کی بناکر نصیحت کیا کرینگے اور اپنی جھوت کو رواج دیونگے اور لوگون کو مذہب باطل کے طرف بلاوینگے یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ لاوینگے تم پاس ایسے حدیثین کہ جنکو نہ سنا تم نے اور نہ تمہارے باپون نے یعنے جھوتے حدیث لاوینگے **فائدہ** احادیث سے مراد حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یا کہ اخبار لوگون کے فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاہُمْ سو دور رکھو انکو اپنے سے لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ تا گمراہ نہ کردیوین تمکو اور فتنے اور بلا مین نہ ڈالین تمکو **ف** آدمی کے شکل مین ابلیس ہین ۔ ہاتھ مین ہاتھ انکے دیویگا کبھین ۔ بات درویشون کی سیکھتے ہین چرا ۔ اس سے کئے لوگون کو دیتے ہین دغا ۔ جسطرح صیاد دیتا ہی صفیر ۔ تا کہ ہوے مرغون کتین اپنا اسیر ۔ روشنی ہی کار مردان خدا ۔ انکو کب پہنچے کمینہ بیحیا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْہُ** [16] قَالَ کَانَ اَہْلُ الْکِتٰبِ یَقْرَؤُوْنَ التَّوْرٰیۃَ بِالْعِبْرَانِیَّۃِ اور بھی روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا اسنے کہ تھے کتاب والے پڑھتے توریت عبرانی زبانی مین وَیُفَسِّرُوْنَہَا بِالْعَرَبِیَّۃِ لِاَہْلِ الْاِسْلَامِ اور بیان کرتے تھے اسکا معنا عربی سے اہل اسلام کو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَہْلَ الْکِتَابِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ نجانو اہل کتاب کو سب چیز مین شاید کہ خیانت کئے ہوگے وَلَا تُکَذِّبُوْہُمْ اور نہ جھٹلاؤ انکو شاید کہ راست کہتے ہوگے **فائدہ** توریت کتاب آسمانی حق ہی مگر یہود نے اسکے بعضے مواضع کو تحریف کر دئے اور بدل ڈالے اسواسطے انکے بیان مین جھوٹ اور سچ دونون کا احتمال ہی وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیۃَ اور کہو ایمان لایا ہمنے اللہ پر اور جو کہ اتارا ہماری طرف آخر آیت تک رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْہُ** [17] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہی مرد کو جھوٹ کہنا کہ بیان کردیوے جو چیز

کہ سنا ہو یعنے جو شخص کہ سنی ہوئی بات کو بے تحقیق بیان کر دیویگا تو سب باتین راست ہی نہو وینگی البتہ جھوٹ بات بھی آجاویگی تو اسقدر جھوٹ کفایت کرتی ہی اسکو دروغ گو کرنے کو سو چاہیے کہ بے تحقیق سنی ہوی بات کو نکہہ دیوے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ. فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوی نبی کہ بھیجا اسکو اللہ نے اسکی امت مین مجھہ سے پہلے اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ مگر تھے اس نبی کو اسکی امت مین یاران پکڑتے تھے اسکی چال اور پیروی کرتے تھے اسکے حکم پر **فائدہ** حواری کہتے ہین خالص محبت رکھنے یار اور مددگار کو اور خالص سفیدی کو حور کہتے ہین حواری سفید کرنے والا پاک کرنے ہارا اسیواسطے حضرت عیسی علیہ السلام کے یارون کو حواریون کہتے ہین کہ وہ پہلے دہوبیان تھے اور ان سے خالص محبت رکھتے تھے بعضون نے کہا انکو حواری اس واسطے کہتے ہین کہ نفوس مردم کو جہالت اور معصیت کے میل سے پاک کرتے تھے ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ پھر تحقیق حال یہہ ہی کہ پیدا ہوتے ہین بعد ان مخلصون کے ایک جماعت دوسری اصل طریقے سے پھری ہوی جنکی صفت یہہ ہی يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ کہتے ہین لوگون کو وہ چیز جسکو آپ نہین کرتے اور کرتے ہین وہ کام جسکا انکو حکم نہوا جیسا علماء فاسق عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْهَا فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ سو جو کوی جنگ کرے انکے ساتھہ اپنے ہاتھہ سے پھر وہ کامل مسلمان ہی وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوی کہ جنگ اور مقابلہ کرے انکے ساتھہ اپنی زبان سے پھر وہ مومن کامل ہی وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوی کہ جنگ کرے انکے ساتھہ اپنے دل سے یعنے دل سے انکار کرے پھر وہ مومن کامل ہی وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ اور نہین ہی سوا اس سے مرتبہ ایمان کا رائی کے دانے برابر یعنے یہہ مرتبہ ایمان کے مرتبون مین بہت ضعیف ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بلاوے کسیکو سیدھی راہ کے طرف كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ ہوتا ہی اسکو ثواب مقدار ثواب ان لوگون کے کہ پیروی کرتے ہین اور عمل کرتے ہین اسکی راہ دکھائی پر لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا نہین کم کرتا یہہ تمہارے ثواب مین سے کچھہ یعنے پیرون کو ثواب انکے عمل کا ملتا ہی اور راہ راست دکھلانے والے کو ثواب دعوت اور ارشاد ہر ہر عمل کا جو تابعان کرتے ہین سو داعی کو ثواب ملنے سے عمل کرنے والون کا ثواب ہرگز نہین گھٹتا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

اٰثام من تبعہ اور جو شخص کہ بلاوے کسیکو گمراہی کے طرف ہوتا ہی اسپر گناہ مثل گناہان اُن لوگون کے کہ
پیروی کرین اسکی اور گمراہ ہووین لاینقص ذٰلک من اٰثامھم شیئًا اور نہین کم کرتا ہیہ انکے گناہون مین سے
کچھ رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعنہ** ۲۰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدأ الاسلام غریبًا اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا ہوا دین اسلام کا شروع مین غریب وسیعود کما بدأ اور پھر ہو جاویگا غریب جیسا کہ ابتدا مین تھا
فطوبٰی للغربآء پھر خوشی اور خوبی ہو غریبون کو جو آخری زمانے مین ثابت قدم رہینگے رواہ مسلم
روایت کیا اسکو مسلم نے **وعنہ** ۲۱ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان
لیأرز الی المدینۃ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
ایمان جمع ہو کر آجاویگا مدینے مین کہ اسکا اصلی وطن ہی کما تأرز الحیۃ الی جحرھا جیسا کہ سانپ پھر چلے
آتا ہی اپنے سوراخ کے طرف یعنے دین اسلام بعد ہجرت کے مدینے مین آجاویگا پھر اسکا نکلنا وہان سے ممکن
نہوگا جیسا کہ سانپ کو سوراخ مین گھسنے بعد نکالنا دشوار ہی بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی آخری زمانے
کے حال پر کہ مسلمانان کم ہو جاوینگے اور دین اسلام ضعیف ہو جاویگا سواے مدینے کے اور جگہہ پر اسلام نہوگا
مگر نادر صحیح یہہ ہی کہ وہ حال دجال کے نکلنے وقت ہوگا متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر و
سنذکر حدیث ابی ہریرۃ ذرونی ما ترکتکم فی کتاب المناسک اور قریب ذکر کرینگے
ہم حدیث ابی ہریرہ کی جس مین یہہ لفظ ہی ذرونی ما ترکتکم کتاب مناسک مین وحدیثی معاویۃ و
جابر لایزال من امتی ولایزال طائفۃ من امتی فی باب ثواب ھذہ الامۃ ان شاء
اللہ تعالٰی اور دو حدیث معاویہ اور جابر کی جس مین یہہ لفظ ہی ہمیشہ رہے گی میری امت سے اور ہمیشہ رہیگی
ایک جماعت میری امت مین سے اس امت کے ثواب مین اگر چاہے اللہ تعالی **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** ربیعۃ الجرشی رضی اللہ عنہ قال اُتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقیل لہ روایت ہی ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرشتہ پھر
کہا گیا حضرت کو یعنے فرشتے نے کہا لتنم عینک ولتسمع اذنک ولیعقل قلبک چاہیئے کہ سو جاوے
تیری انکھین اور چاہیئے کہ سنین تیرے کان اور چاہیئے کہ جانے تیرا دل قال فنامت عینی وسمعت
اذنای وعقل قلبی فرمایا حضرت نے پھر سوگین میری انکھین اور سنے میرے دونون کان اور سمجھا
میرے دل نے قال فقیل لی سید بنٰی دارًا فرمایا پھر کہا گیا مجکو یہہ مثال کہ ایک سلطان نے
بنایا ایک گھر فصنع مأدبۃ اور کہا کھانا لوگون کے واسطے وارسل داعیًا اور بھیجا سلطان

بلانے والیکو فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ ورضی عنہ السید پھر جسنے قبول کیا دعوت بلانے والیکی آیا گھر مین اور کھایا کھانا اور خشنود ہوا اس سے سلطان **فائدہ** اگرچہ اس دعوت مین کچھ فایدہ سلطان کو نہین بلکہ محض فایدہ دعوت قبول کرنے والونکا ہی لیکن خشنودی سلطان کی ان سے اسلئے ہی کہ انہون نے اسکا حکم مانا اور دعوت قبولا ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبۃ وسخط علیہ السید اور جسنے نہ قبولا دعوت بلانے والیکی نہ داخل ہوا گھر مین اور نکھایا کھانا اور غصہ ہوا اسپر سلطان قال فاللہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمادبۃ الجنۃ فرمایا حضرت نے پس اللہ وہی ہی سلطان اور محمد ہین بلانے والے اور گھر ہی اسلام اور مادبہ ہی جنت رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے

۲ **وعن** ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکیا علی اریکتہ اور روایت ہی رافع سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نپاتا ہون مین تم سے کسیکو تکیہ کرنے والا اپنے آراستہ تخت پر یعنے تکبر کرنے والا یاتیہ الامر من امری جس حال مین کہ آوے کہ اسکو ایک حکم میرے حکمون مین سے مما امرت بہ او نہیت عنہ جسکا حکم کیا ہون مین یا منع کیا ہون مین اس سے فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ پھر کہے کہ نہ جانتا ہون مین سوائے قرآن کے جو کہ پایا ہمنے اللہ کی کتاب مین تابعداری کی ہمنے اسکی

فائدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیتے ہین کہ بعضے اہل جہالت مارے فراغت و تکبر کے حدیث پر عمل کرنے کے واسطے سستی کرینگے اور کہینگے ہمنے اسبات کو قرآن مین نپایا ہی یہہ انکو معلوم نہین کہ حدیث مین بہت سے احکام ہین اور قرآن مین نہین جیسا قرآن دلیل ہی ویسا ہی حدیث بھی حجت ہی اسکی تفصیل آیندہ حدیثون مین آوینگی رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین

۳ **وعن** المقدام ابن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ سنتے ہو دیا گیا مجکو قرآن اور مانند قرآن کے ساتھ اسکے یعنے قرآن کے ساتھ احادیث بھی مجھے دیئے ہین جیسا قرآن اللہ تعالی کے وحی سے نازل ہوا ہی ویسا ہی احادیث کو بھی اللہ تعالی نے مجھ پر وحی فرمایا ہی مگر قرآن وحی جلی ہی اور احادیث وحی خفی اور قرآن وحی متلو ہی اور حدیث وحی غیر متلو ہی وحی متلو اسکو کہتے ہین جسکے الفاظ اور عبارت سے بھی احکام متعلق ہووین جیسا اسکو پڑہنے سے نماز کا درست ہونا اور جنابت والا اسکو نہ چھونا جسکا یہہ حکم نہو اسکو

وحی غیر متلو کہتے ہین سو وہ احادیث ہین اَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ آگاہ ہوجیو قریب
ہی کہ ایک شخص اگھاتا اپنے تخت پر فراغت سے پڑا ہوا کہیگا عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ
حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ لازم کرلیو اپنے پر اس قرآن کو پھر جو کچھ کہ پاؤ گے تم قرآن مین حلال سے سو حلال کرلیو اسکو
اور کرو وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ اور جو کچھ کہ پاؤ گے تم اس مین حرام سے سو حرام کرلیو اسکو اور
مت کرو وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ اور نہ حرام کرجیو یا رسول خدا نے
مگر جیسا کہ حرام کردیا اللہ نے **فائدہ** حضرت نے فرمایا کہ حرمت اور حلیت جو کہ قران مین آئی ہی اسی پر منحصر نہین
بلکہ رسول اللہ کے حکم سے بھی حرمت وحلیت ثابت ہوتی ہی اب اسکے مثالین بیان فرماتے ہین کہ جسکے احکام
رسول اللہ کے حکم سے ثابت ہوے ہین اور کتاب اللہ مین انکا مذکور نہین ہی اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ
الْاَھْلِیُّ سنتے ہو حلال نہین ہی تمہارے لیئے گدہا آبادی کا **فائدہ** خر وحشی جسکو گورخر کہتے ہین
حلال ہی وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اور حلال نہین ہر دندان والا درندون سے مثل باگ
اور بھیڑیئے اور کتے وغیرہ کے وَلَا لُقَطَۃُ مُعَاھِدٍ اور حلال نہین اٹھا لینا مال راہ مین پڑا ہو ذمی کا **فائدہ**
مسلمان کا مال راہ مین پڑا ہوا اٹھا لینا درست نہین اسیطرح مال ذمی کا بھی کسواسطے کہ جان ومال اسکا بسبب ذمیت
کے معصوم ہی اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْھَا صَاحِبُھَا مگر یہہ کہ بے پروا ہو اس مال سے مالک اسکا **فائدہ**
زمین پر پڑی ہوئی چیز ادنی اور کم قیمت ہو اور اسکا مالک اس سے بے پروا ہو تو اسکا اٹھا لینا جایز ہی یا کہ
مالک اٹھانے والے کو وہ چیز بخش دیوے اور احکام لقطے کے انشاء اللہ تعالی اسکے باب مین بتفصیل آوینگی
وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَّقْرُوْہُ اور جو شخص کہ وارد ہووے کسی قوم پر پس لازم ہی ان پر کہ مہمانی
کرین اسکی **فائدہ** مہمانی کرنا واجب نہین بلکہ سنت یا مستحب ہی فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْہُ فَلَہٗ اَنْ یُّعْقِبَھُمْ
بِمِثْلِ قِرَاہُ پھر اگر مہمانی نکرین اسکی وہ قوم تو پہنچتا ہی اسکو کہ جزا دیوے انکی فعل کا اور اپنی مہمانی کے مقدار
ان سے لیوے **فائدہ** اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مہمانی واجب ہی بعضون نے کہا ہی یہہ حکم اس
شخص کے واسطے ہی جسکو مخمصے کی حالت ہو اگر نہ لیوے تو خوف ہو ہلاک ہوجانے کا بعضون نے کہا کہ حضرت
نے ایک لشکر روانہ فرمایا تھا بستی والون نے بازار لگانا موقوف کردیا تب ان کو تنگ کردیئے کہ غازیون
کی مہمانی کرین اگر مہمانی نکرین تو اسکی جزا یہی ہی کہ مقدار اپنی ضیافت کی بزور ان سے لیوین بعضون نے
کہا ہی کہ ابتداء اسلام مین مہمان کی مہمانی کرنا واجب تھا جب زکوۃ فرض ہوئی یہہ حکم منسوخ ہوگیا واللہ
اعلم رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یہان تک وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَہٗ اور
روایت کیا دارمی نے اسکے مانند وَکَذَا ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ اور اسیطرح روایت

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

کیا ابن ماجہ نے حضرت کے قول کما حرم اللہ تک اور باقی اسکی روایت مین آیا ہی **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِیَۃَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عرباض ساریہ صحابی سے کہا اسنے کہ کھڑا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خطبہ پڑہنے کے واسطے فَقَالَ اَیَحْسَبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَظُنُّ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئًا اِلَّا مَا فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ پھر فرمایا کیا گمان کرتا ہی کوئی ایک تم مین سے تکیہ لگایا ہوا اپنے آراستہ تخت پر سمجھتا ہی کہ اللہ تعالی نے حرام نہ کردیا کچھ مگر جو چیز کہ اس قرآن مین ہی اَلَا وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَھَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ آگاہ ہوجاؤ تحقیق قسم ہی اللہ کی بیشک حکم کیا مین نے اور منع کردیا مین نے لوگون کو کئی چیزون سے اِنَّھَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَکْثَرُ تحقیق وہ امر نہی میری برابر قرآن کے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ **فائدہ** اب حضرت نے چند احکام جنکا ذکر قرآن مین نہین آیا بلکہ آپ خود ہی فرمائے سو بیان کرتے ہین وَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُحِلَّ لَکُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ اور تحقیق اللہ حلال نکیا ہی تم پر کہ داخل ہو تم گھرون مین اہل کتاب کے مگر حکم سے وَلَا ضَرْبَ نِسَائِھِمْ وَلَا اَکْلَ ثِمَارِھِمْ اِذَا اَعْطَوْکُمُ الَّذِیْ عَلَیْھِمْ اور نہ حلال کیا ہی تم کو مارنا انکی عورتون کو جزیہ اور خراج کے لینے مین اور نہ حلال کیا ہی تمکو کھانا انکے میوون کا جب دیوین تم کو اہل کتاب جو چیز کہ ان پر ہی یعنے جزیہ اور خراج ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَۃَ الْمِصِّیْصِیُّ قَدْ تُکُلِّمَ فِیْہِ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور اسناد مین اسکے کہ نام اسکا اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہی اس مین کہ ثقہ ہی یا نہین **وَعَنْہُ** قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اور بھی روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہا اسنے کہ نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ پھر متوجہ ہوے ہمارے طرف اپنے مبارک منہہ سے فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً پھر وعظ فرمایا ہمکو نصیحتین اثر کرنے والیان ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ آنسو بہانے لگے اس وعظ سے آنکھین اور گھبر اگئے اس نصائح سے دلین فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ تب عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا گویا یہہ نصیحتین ہین وداع کرنیوالے کی **فائدہ** جب آدمی کسیکو وداع کرتا ہی تب اسکو سب پند و نصیحت کردیتا ہی اس شخص نے اسی خیال سے کہ حضرت شاید رحلت فرماتے ہین گھبراکر عرض کیا فَاَوْصِنَا پھر وصیت فرماؤ ہمکو تا ہمارے دل کو چین ہوجاوے فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ تب فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو پرہیزگاری اور خوف خدا کی وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ اور وصیت کرتا ہون تابعداری اور فرمان برداری کرنے حاکم کی وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا اور اگرچہ وہ ہووے غلام حبشی **فائدہ** غلام ہرگز حاکم نہین ہوسکتا کسواسطے کہ امارت کے

شروطن

شرطون مین سے ایک شرط یہہ ہی کہ آزاد ہو مگر یہہ مبالغہ کے لئے فرمایا جیسا ایک حدیث مین آیا ہی جو کوئی مسجد بناویگا اسکے واسطے ایک گھر بہشت مین بناتے ہین اگرچہ وہ مسجد چڑیان کے گھونسلے کے برابر بھی ہو ظاہر ہی کہ مسجد کبہو چڑیا کے گھونسلے برابر نہوگی لیکن مقصود مبالغہ ہی سو حاکم کی اطاعت واجب ہی فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا سو اسواسطے کہ جو کوئی جیتا رہیگا تم مین سے میرے بعد بہر قریب ہی کہ دیکھیگا اختلاف بہت فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ سو لازم کر لو تم اپنے پر میری سنت اور چال میری خلیفون کی جو مقصود کو پہنچے ہین سیدھی راہ پاے ہین **فائدہ** ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان ذی النورین علی مرتضی رضی اللہ عنہم ان چارون کو خلفاے راشدین کہتے ہین جو کچھ وہ حکم کئے ہین اگرچہ اجتہاد و قیاس سے ہو تو بھی وہ سنت نبوی کے موافق ہی ہرگز وہ بدعت نہین ہوتی اسیواسطے حضرت نے انکی چال کی تابعداری کا حکم فرمایا تَمَسَّكُوْا بِهَا مضبوط پکڑو میری اور خلفای راشدین کی چال کو وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ اور محکم پکڑو اسکو بھی دانتون سے وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ اور دور رکھو اپنے کو نئے نکلے ہوے کامون سے جو کام کہ حضرت اور خلفاے راشدین کے وقت نتھی فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ سو اسواسطے کہ جو چال نئی نکلی ہی وہ بدعت ہی وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور ہر بدعت گمراہی ہی **فائدہ** جو کام کہ حضرت کے وقت اور خلفای راشدین کے وقت نہو بعد چل کر دین مین وہ کام پیدا ہوا ہو اسکو بدعت کہتے ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ مگر یہہ کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر نہ کیا نماز کا جو اس حدیث کے اول مین صلی بنا آیا ہی اور حدیث کو وعظ سے شروع کئے ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہا اسنے کہ خط کھینچا ہمارے سمجھانے کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط سیدھا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ پھر فرمایا یہہ خط جو سیدھا کھینچا ہون مین راہ خدا تعالی کی ہی ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ بعد اسکے کھینچا خطین اسکے داہنے اور اسکے بائین اور فرمایا یہہ راہین ہین کہ ہر راستے پر ان مین سے ایک شیطان ہی کہ بلاتا ہی لوگون کو اسکی طرف ثُمَّ قَرَءَ اور پڑہا حضرت یہہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ فرمایا اللہ نے یہہ راہ میری سیدھی ہی سو پیروی کرو تم اسکی اور اس آیت کا آخر یہہ ہی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور پیروی نکرو ان راہون کی جو داہنے بائین جاتے ہین تا پریشان

کر دیوین تمکو وہ راہین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی اور نسائی نے **فائدہ**
تفسیر مدارک مین اس ایت کی بیان لکھا ہی کہ یہہ اشارہ ہی بہتر فرقہ باطلہ اور ایک فرقہ ناجیہ کے طرف اور حدیث
صحیح مین بھی بہتر فرقون کا بیان آیا ہی مواقف مین لکھا ہی کہ اسلام کے بڑے فرقے آٹھ ہین ایک معتزلہ
دوسرا شیعہ تیسرا خوارج چوتھا مرجیہ پانچوان نجاریہ چھٹا جبریہ ساتوان مشبہہ آٹھوان ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس
فرقے ہوے اور شیعہ کے بائیس فرقے خوارج کے بیس فرقے مرجیہ کے پانچ فرقے نجاریہ کے تین فرقے
جبریہ ایک کا ایک ہی رہا لیے بہتر فرقے ناری ہین ناجیہ فرقہ سنت وجماعت کا ہی مگر ہر اپنے کو ناجی
کہتا ہی اہل سنت وجماعت نے ان ہر ہر کے دعوی کو دلایل عقلی اور نقلی سے رد کرکے اپنی ناجیہ ثابت
گئے ہین تفصیل اسکی اس مقام مین موجب تطویل جان کر اسی پر اقتصار کیا گیا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا
لِمَا جِئْتُ بِہٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
ایمان لاتا ہی تم مین سے کوی یہان تک ہو خواہش اسکے نفس کی تابع اس چیز کی جسکو مین نے لایا رَوَاہُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین قَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ
رُوِّیْنَاہُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّۃِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اور کہا امام نووی نے اپنے چہل حدیث مین یہہ حدیث صحیح ہی
روایت کیا ہمنے اسکو کتاب حجت مین اسناد صحیح سے **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ حَارِثِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ اور
روایت ہی بلال بن حارث مزنی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
جِلا وے اور رواج دیوے ایک سنت کو میرے سنتون مین سے کہ تحقیق مارے گئی اور ضایع ہو گئی
ہو میرے بعد فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ پھر بیشک
اس شخص کو ہی ثواب مقدار ثوابان ان لوگون کے جو عمل کرتے ہین اس سنت پر بغیر از کم ہونے ثوابان
مین سے عمل کرنے والون کے کچھ یعنے سنت نبوی کو زندہ کرنے والے اور رواج دینے ہارے کو اسقدر
ثواب ملتا ہی کہ جتنا ثواب اسپر عمل کرنے ہارونکو حاصل ہوتا ہی لیکن رواج دینے ہاریکو اسقدر اجر
ملنے سے عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ نہین گھٹتا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃَ ضَلَالَۃٍ لَا
یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ
اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا اور جو شخص کہ بدعت گمراہی کی کرے کہ جس سے راضی نہین اللہ اور اسکا رسول ہوتا ہی
اسپر گناہ مقدار گناہون ان لوگون کے کہ عمل کرتے ہین اس بدعت پر کم نہین کرتا یہہ عمل کرنیوالون کے

گناہون مین سے کچھ یعنے بانئ بدعت اسن بدعت پر عمل کرنے والون کے مقدار گناہ حاصل ہونے سے عاملانِ بدعت کے گناہون مین
سے کچھ نہین گھٹتا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے
اُسنے عمرو کے دادا سے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہی عمرو بن عوف انصاری صحابی سے قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین پھر اجاویگا طرف حجاز کے جیسا کہ پھر اجاتا ہی سانپ اپنی بل کیطرف **فائدہ**
پہلے ایک حدیث مین فقط مدینے مین آجاویگا کرکے فرمایا تھا اس حدیث مین حجاز کی طرف فرمایا سو حجاز مکے مدینے دونون
کو شامل ہی وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ اور البتہ پناہ ڈھونڈھتا ہی دین مین حجاز سے مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ
مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ جیسا کہ پناہ پکڑتی ہی پہاڑی بکری آنی سے پہاڑ کے **فائدہ** دین مکے اور مدینے مین اسوقت
پر آجاویگا جب کفر اور فساد کا غلبہ ہوجاویگا یا آخری زمانے مین جب دجال نکلیگا إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ
كَمَا بَدَأَ تحقیق دین اسلام پیدا ہوا غریب اور قریب ہی کہ ہوجاویگا جیسا کہ پیدا ہوا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ پھر خوشی اور خنکی ہو غریبونکو
وَهُمُ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي اور غربا وہ لوگ ہین کہ درست کرتے ہین اس
چیز کو جسکو خراب کر دیئے لوگون نے پیچھے بعد میری سنت مین سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا
أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا
میری امت پر مانند اسکے جو آیا بنی اسرائیل کے لئے حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ موافق اور مطابق بایکدیگر حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ
مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً یہان تک کہ اگر ہو بنی اسرائیل مین کوئی شخص کہ آوے اپنی ماکے ساتھ یعنے جماع کرے علانیہ
لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ البتہ ہوگا میری امت مین بھی ویسا شخص کہ کریگا وہ کام وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ
تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً اور تحقیق بنی اسرائیل جدا اور متفرق ہوگئے بہتّر مذہب پر وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي
عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً اور متفرق ہوجاویگی میری امت تہتّر مذہب اصول و عقاید مین كُلُّهُمْ فِي النَّارِ
سب مستحق ہین دوزخ مین داخل ہونے کے إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً مگر ایک مذہب والے **فائدہ** بہتر فرقے والے
بھی بد اعتقادی کی سبب سے دوزخ مین جاوینگے مگر فرقہ سنت و جماعت کا نجات پاویگا اعتقاد نیک کے سبب سے لیکن عمل
بد کے جہت سے فرقہ ناجیہ کے لوگ بھی دوزخ مین جاوینگے اور فرقہ ناجیہ کے گناہ سب مطلقاً بخشے جاوینگے کہنا دعوی ہی
بے دلیل قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ عرض کئے صحابہ نے کونسا ہی وہ ایک مذہب اے رسول خدا قَالَ مَا
أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي فرمایا وہ مذہب والے کہ جسپر مین ہون اور میرے اصحاب رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت

کیا اسکو ترمذی نے وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاؤُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت مین احمد اور ابوداود کی معاویہ سے یون آیا ہی کہ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ بہتر مذہب والے دوزخ مین اور ایک مذہب والے بہشت مین اور وہ ایک مذہب کا نام جماعت ہی **فائدہ** یہی ہی مذہب سنت وجماعت وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَتَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ اور بیشک قریب ہی کہ نکلینگے میری امت سے گروہ جاری ہوگے اُن سے یہہ خواہشین کہ متفرق ہوجاوین اس سے كَمَا يَتَجَارَى الْكَلَبُ بِصَاحِبِهٖ جیسا اثر کرتا ہی کلب اپنے صاحب مین **فائدہ** کلب فتح لام سے ایک بیماری کا نام ہی کہ دیوانہ کتا کاٹنے سبب آدمی کو پیدا ہوتی ہی اس بیماری سے آدمی بے معنی گفتگو کرتا ہی اور پانی کو دیکھ نہین سکتا اگر پانی دیکھا تو شور و فریاد مچاتا اور بے طاقت ہوجاتا اور پانی پی نہین سکتا آخر مارے پیاس کے مرجاتا اور زہر کتے کا آدمی کے تمامی بدن بلکہ بال بال مین اثر کرتا ہی ویسا ہی خواہشین متفرق ہوجانے کی ان جماعتون مین پیدا ہونگے لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهٗ باقی نہین رہتی ہی اس سے کوی رگ اور نہ کوی بند مگر داخل ہوجاتا ہی وہ زہر اس مین **فائدہ** اہل بدعت کو اس بیماری والے کے ساتھ بڑی مناسبت ہی کہ زہر کتے کا جیسا آدمی پر غالب ہوتا ہی اور مضرت اسکی دوسری کو پہنچتی ہی اسیطرح اہل بدعت بدعتون مین مغلوب ہوجاتے ہین اور مضرت اسکی دوسرون پر بھی اثر کرتی ہی اللہ ہمکو اس سے بچاوے

۱۱ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جمع نکریگا میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر **فائدہ** اللہ نے اپنے کرم سے اس امت کو اسبات سے مخصوص کردیا ہی کہ جس بات پر یہہ اتفاق کرین وہ بات حق اور ثواب ہی ہوگی وَيَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ اور ہاتھ قدرت الٰہی کا ہی جماعت پر وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ اور جو کوی تنہا ہوجاوے جماعت سے ڈالا جاتا ہی دوزخ کی آگ مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو تم سواد اعظم کی **فائدہ** سواد کی اصل معنی سیاہی ہی جمہور اور اکثر لوگ کو بھی کہتے ہین سو فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی کہ جسمین اکثر علما ہووین پیروی کرو فَإِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ پھر کسواسطے کہ جو شخص تنہا ہوجاتا ہی جماعت سے داخل کیا جاتا ہی آگ مین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے حدیث سے انس رض کے

۱۳ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ای لڑکے میرے اگر ہوسکے تجھسے کہ صبح و شام کرے تو وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَ

اور نہ ہو تیرے دل مین عداوت اور کینہ کسیکا فَافْعَلْ سو کر کہ یہ بہت بڑا کام ہی ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ
پھر فرمایا ای میرے لڑکے اور یہہ میری سنت ہی یعنے کسی سے عداوت اور کینہ نرکھنا میری چال ہی وَمَنْ اَحَبَّ مِنْ
سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہو میری سنت کو پھر تحقیق دوست رکھتا ہی مجھکو وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ
مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہو مجھکو ہوگا وہ میرے ساتھ بہشت مین **فائدہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت کو دوست رکھنا باعث ہی حضرت کی محبت کا اور محبت سے رفاقت حضرت کی حاصل ہوتی ہی بہشت مین پھر
سنت پر عمل کرنے سے کیا کچھ فایدے حاصل ہوگے خیال کیجیو یا اللہ ہمکو اسکی توفیق عطا کر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت
کیا اسکو ترمذی نے ١٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ
بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ تمسک کرے اور عمل کرے میری سنت پر نزدیک فساد میری امت کے یعنے جب وہ میری سنت پر نہ چلین اور
اسمین قصور کرین فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ پس اسکے لئے ہی ثواب سو شہید کا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ
لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اپنی کتاب الزہد مین حدیث
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ١٥ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ اور
روایت ہی جابر سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جسوقت کہ آئے عمر رض حضرت کے پاس فَقَالَ
اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا پس کہے عمر نے ہم سنتے باتین اور حکایتین یہود سے کہ خوش لگتے ہین
ہمکو سے اَفَتَرٰى اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا کیا مناسب جانتے ہین آپ کہ لکھ لیوین ہم بعضے ان باتون مین سے فَقَالَ
اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ تب فرمایا حضرت نے جھڑک کر کیا تم حیرت مین پڑے ہو دین اسلام کے کامل ہونے مین یعنے
دین اسلام ایسا کامل ہی کہ کسی دین کا محتاج نہین پھر اہل کتاب سے کوئی چیز لینے کی تمکو حاجت نہ رہے كَمَا تَهَوَّكَتِ
الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى جیسا کہ حیرت اور شبہہ مین پڑگئے یہود اور نصاری لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً
البتہ لایا ہون دین و شریعت سفید و پاک یعنے مین ایسی شریعت روشن و خالص لایا ہون کہ جس مین کچھ شک و شبہہ نہین
ہی وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ اگر زندہ رہتے موسی تو گنجایش نہوتی انکو سوا میری تابعداری
کے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین وَ
١٦ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ
طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ کھاوے حلال اور عمل کرے سنت مین اگرچہ ہو تھوڑا سا وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ اور امن مین ہین لوگ
اسکی بدی سے یعنے اس سے کسیکو کچھ شر نہ پہنچے دَخَلَ الْجَنَّةَ داخل ہوتا ہی بہشت مین فَقَالَ رَجُلٌ يَا

رسول اللہ اِنَّ ھذا الیوم لکثیر فی الناس تب عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا تحقیق آج کے روز یہ کام بہت لوگون مین یعنے ہمارے زمانے مین تو یہ کام بہت ہی آیندہ کیا حال ہوگا قال وسیکون فی قرون بعدی فرمایا حضرت نے اور قریب ہی رہیگا یہ کام ان جماعتون مین بھی کہ پیدا ہونگے میرے بعد یعنے میری امت سے خوبی اور نیکی مطلقاً منقطع نہو جاویگی بلکہ آخری زمانے مین بھی ایک جماعت سنت اور تقوی پر رہیگی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

١٧ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ھلک اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تم لوگ ایسے زمانے مین ہو کہ جو کوئی نکیا تم مین سے ایک کام دس مین سے جسکا حکم کیا گیا ہی ہلاک ہوتا ہی اور عذاب کیا جاتا ہی اسپر اس سبب سے ثم یاتی زمان من عمل منکم بعشر ما امر بہ نجا پھر آویگا ایک زمانہ کہ جو کوئی کریگا ان سے دس مین سے ایک کام جسکا حکم کیا گیا ہی نجات پاویگا عذاب سے اور اسکو ثواب ملیگا یعنے اس زمانے مین نو حکم مین نو بجالاوے اور ایک چھوڑ دیگا تو ہلاک ہوگا اور عذاب پاویگا اور ایک زمانہ آویگا کہ اس مین دس حکم مین نو ترک کردیوے اور ایک بجالاویگا تو نجات اور ثواب پاویگا **فائدہ** یہ حکم سنت اور نوافل اور خیرات مین ہوسکتا ہی فرایض اور واجبات مین تو ترک انکا درست ہی نہین کیونکر ہوسکے رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

١٨ وعن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیہ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت پاکر اسپر رہنے کے الا اوتوا الجدل مگر یہ کہ دیا گیا انکو جھگڑا اور عناد ثم قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیة بعد اسکے پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت جو کافرون کے جھگڑے کے بیان مین وارد ہوئی ہی ما ضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون یعنے یہ بحث نہ کیا انہون نے تیرے ساتھ مگر جھگڑے اور خصومت کے لئے بلکہ وے قوم جھگڑالو ہین رواہ احمد والترمذی وابن ماجة روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

١٩ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لا تشددوا علی انفسکم سختی نہ اٹھاؤ اپنے جانون پر یعنے ایسی ریاضت اور مجاہدہ نکرو کہ جسکے طاقت نفس کو نہو اور مباح چیزون کو اپنے پر حرام نکرلیو فیشدد اللہ علیکم پھر سختی ڈالیگا اللہ تمپر اور فرض کردیگا تمپر اور تمکو اسکے ادا کی طاقت نہوگی فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم پھر تحقیق سختی اٹھائی ایک قوم اپنے پر پھر سختی ڈالا اللہ نے انپر فتلک بقایاھم فی الصوامع والدیار پھر وہ سختی اٹھانے والے اپنے پر باقی رہگئے ہوے انکے ہین صوامع اور دیار مین **فائدہ** صوامع صومعہ کی جمع اور دیار دیر کی جمع ہی صومعہ نصاری کے

عبادت خانے کو کہتے ہین اور دیر راہبون کے کلیسا کو رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ رہبانیت جو پیدا کر لیا انہون نے اسکو فرض کیا ہمنے انپر **فائدہ** مراد رہبانیت سے عبادت اور ریاضت مین مبالغہ کرنا خلایق سے تنہا ہوجانا پلاس پہننا گردن مین زنجیر ڈالنا آلت مردی کی کاٹ ڈالنا جنگل اور پہاڑ مین چلا جانا اور اسیطرح کے کام اہل کتاب کے راہبان اور زاہدان کرتے تھے آخر آیت مین فرماتا ہی فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا پھر رعایت نکر سکے اسکو حق اسکی رعایت کا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل ہوا قرآن پانچ قسم پر حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَاَمْثَالٍ پہلا حلال دوسرا حرام تیسرا محکم کہ جسکے معنے مین کسیطرح شبہہ نہو چوتھا متشابہ کہ جسکے معنے مین ابہام ہو پانچوان امثال یعنے قصے اور نصیحتین فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ سو حلال کرو حلال کو یعنے عمل کرو اسپر اور اعتقاد رکھو اسکی حلیت کا وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ اور حرام کرو حرام کو اور عمل کرو محکم پر اور ایمان لاؤ متشابہات پر یعنے ایسا اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالی اس مین جو کہ مراد رکھا ہی حق ہی اگرچہ ہماری عقل اسکو نہین پہنچی وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ اور عبرت پکڑو نصیحت قبول کرو امثال سے هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ یہہ لفظ جو مذکور ہوا مصابیح کا ہی وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَفْظُهُ اور روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان اور لفظ اسکا یہہ ہی فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ سو عمل کرو حلال پر اور پرہیز کرو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَةٌ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام تین قسم پر ہین اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ پہلا قسم وہ حکم ہی کہ ظاہر ہی راہ پر رہنا اسکا فَاتَّبِعْهُ سو تابعت اور پیروی کر اسکی وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ دوسرا قسم وہ حکم ہی کہ ظاہر ہی راہ پر نہ رہنا اسکا سو پرہیز کر اس سے وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ اور تیسرا قسم وہ حکم ہی کہ اختلاف کیا گیا ہی اس مین اور اسکے راہ پر رہنے اور راہ پر نہ رہنے مین شبہہ ہی فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ سو سونپ دے اسکو خدا پر اور توقف کر اس مین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان لانڈگا ہی آدمی کا كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ مانند لانڈگے بکریون کے کہ پکڑتا ہی اس بکری کو جو مندسے سے دور چلے جاتی ہی اور اس بکری کو جو کسی کنارے مین مندسے کے رہ جاتی ہی یعنے جو بکری مندسے جدا ہوتی ہی اسکو لانڈگا لیجاتا ہی اور ضایع کرتا ہی اسیطرح جو آدمی کہ جماعت سے نکل جاتا ہی شیطان اسکو گمراہ اور تباہ کرتا ہی وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ اور بچاؤ تم اپنے کو دو پہاڑون مین کے راہون سے یعنے جماعت سے باہر نہ رہیو

وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ اور لازم کرلو تم اپنے پر جماعت کو اور اکثر کو **فائدہ** اکثر اور جمہور کی تابعداری معتبر ہے کس واسطے کہ اتفاق کل کا سب احکام میں ممکن نہیں رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا اور روایت ہے ابوذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہو گیا جماعت سے مقدار ایک بالش کے فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ پھر تحقیق نکال ڈالا اسنے حلقہ اسلام کا اپنی گردن سے رواہ احمد وابو داؤد روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **وعن** مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما اور روایت ہے امام مالک بن انس سے مرسل کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا ہوں میں تمہارے درمیان نے دو چیز البتہ گمراہ نہو گے تم جب تک کہ تمسک کروگے ان سے وہ دو چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کتاب اللہ اور سنت اسکے رسول کی رواہ فی الموطا روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی کتاب موطا میں **وعن** غضیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ اور روایت ہے غضیف بن حارث ثمالی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیدا کرے کوئی قوم کسی بدعت کو مگر یہہ کہ نکالی جاتی ہے اسکے مقدار سنت میں سے **فائدہ** جتنے بدعت کرتے ہیں اتنے سنت نکالے جاتے ہیں اسیطرح سنت پر عمل کرنے سے بدعتیں دور ہوجاتے ہیں فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ پھر تمسک کرنا اور عمل کرنا سنت پر اگرچہ کم ہو بہتر ہے پیدا کرنے سے بدعت کے اگرچہ وہ بدعت حسنہ ہو **فائدہ** سنت پر عمل کرنے سے نور پیدا ہوتا ہے اور بدعت اختیار کرنے سے دل پر تاریکی آجاتی ہے رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن** حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینہم اور روایت ہے حسان بن ثابت رض سے کہا اسنے پیدا نکرے کوئی قوم کسی بدعت کو اپنے دین میں الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا مگر یہہ کہ نکال دیا اللہ نے اس سنت میں سے کہ تھی بیچ ان کے مقدار اس بدعت کے ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیمۃ پھر نہ پھیر کر بھیجا اس سنت کو انکی طرف قیامت کے دن تک رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے **وعن** ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام اور روایت ہے ابراہیم بن میسرہ تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ توقیر کرے اہل بدعت کی پھر تحقیق تائید کرتا ہے ویران کرنے پر دین اسلام کے **فائدہ** اہل بدعت کی توقیر و بزرگی کرنے سے اہانت ہوتی ہے سنت کی اور یہہ بناء اسلام کے ویرانی کا سبب ہوتا ہے اور اسیطرح سنتوں کی تعظیم کرنے سے بنیاد اسلام کی مستحکم ہوتی ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل **وعن** ابن عباس قال من تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ اور روایت

ہی ابن عباس رض سے کہا اسنے جو شخص کہ سیکھے قرآن پھر پیروی کرے ان احکام کی جو اس مین ہی هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ سیدہی راہ دکھلاتا ہی اسکو اللہ اور چھوڑاتا ہی اسکو گمراہ سے دنیا مین اور بچاتا ہی اسکو قیامت کے دن بدی اور سختی سے حساب کے وَفِي رِوَايَةٍ اور ایک روایت مین یون آیا ہی قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ فرمایا جو شخص کہ پیروی کرے کتاب اللہ کی گمراہ نہوگا دنیا مین اور بدبخت ہوگا آخرت مین ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ پھر پڑہی حضرت نے یہ آیت فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى پھر جو شخص کہ پیروی کرے میری کتاب کی پھر نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا مصرع تیری طاعت سے ہی حاصل سعادت دین و دنیا کی ؎ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت کیا اسکو رزین نے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا بیان کیا اللہ نے مثال دین کی اور جو کچھ کہ اس مین ہی محارم اور حدود اور احکام قرآن کے اور حال سیدہی راہ کا عَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ اور ہین دونون طرف اس سیدہی راہ کے دو دیوارین شہر پناہ کی فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ اور دونون طرف مین ان کے دروازے ہین کھلے ہوے وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ اور دروازون پر پردے ہین چھوٹے ہوے وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ اور سر راہ پر ایک شخص بلانے والا ہی لوگونکو يَقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا کہتا ہی سیدہے چلے جاؤ راہ پر اور ٹیڑہے نجاؤ وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ اور اوپر اسکے اور ایک بتلانے والا ہی يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ پکارتا ہی لوگون کو جسوقت کہ قصد کرتا ہی بندہ کھولنے کسی دروازے اور پردیکا ان دروازون مین سے قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ کہتا ہی وہ داعی افسوس تجھکو نکھول اس دروازیکو فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ پھر بیشک اگر تو کھولیگا اسکو تو پاویگا دکھ کی مار ثُمَّ فَسَّرَهٗ پھر بیان فرمایا حضرت نے اس مثال کی مراد کو فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ پھر خبر دی کہ مراد راہ سے اسلام ہی وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ اور تحقیق دروازے کھلے ہوے وہ چیزین ہین کہ جنکو حرام کیا اللہ نے بندون پر وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور تحقیق پردے چھوٹے ہوے حدین ہین اللہ کی جو باندہا ہی درمیان بندے اور محارم کے وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ اور تحقیق بلانے والا سر راہ پر وہی ہی قرآن وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ اور تحقیق بلانے والا وہ پند و نصیحت کرنے والا ہی اللہ کیطرف سے دل مین ہر مومن کے **فائدہ** طیبی نے واعظ اللہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وہ ایک لمۂ ملک ہی جو نیکی کا الہام کرتا ہی جب تک یہہ نہو قرآن کچھ فائدہ نہین دیتا اسواسطے کہ قرآن کا کام یہی ہی کہ فقط راہ راست دکھلا دینا اور اسکو قبول اور اسپر عمل کرنا اور مقصود کو پہنچنا وہ توفیق ہی اللہ کیطرف سے بندے کے دل مین ہوتی ہی رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت کیا

س حدیث کو ابن حوست رزین نے واحمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے
شعب الایمان میں عن النواس بن سمعان نواس بن سمعان صحابی سے وکذا الترمذی عنہ اور ایسے طرح
روایت کیا ترمذی نے نواس بن سمعان سے الا انہ ذکر اخصر منہ مگر یہ کہ ترمذی نے ذکر کیا حدیث کو مختصر احمد اور
بیہقی سے **وعن** ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال من کان مستنا اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہا اسنے جو شخص کہ چاہیے جانا سیدھی راہ پر فلیستن بمن قد مات پھر چاہیے کہ چلے اس راہ پر اور اقتدا کرے
انکی جو لوگ کہ تحقیق مر گئے ہیں فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ پھر تحقیق زندے امن نہیں انپر فتنے سے **فائدہ**
ابن مسعود نے آپ ان باتوں کی نصیحت کرتے ہیں تابعین کو اور مردوں سے مراد رکھے ہیں صحابہ کو اور زندوں سے مراد
رکھے ہیں اپنے زمانے کے لوگوں کو سوائے صحابہ کے اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا
افضل ہذہ الامۃ وہ مرد سے یاران ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے افضل اس امت کے سب لوگ سے ابرہا
قلوبا بہت نیک تھے انکے دل سب امت کے دلوں سے واعمقہا علما اور سب امت سے دور اندیشہ تر تھے
علم سے واقلہا تکلفا اور سب لوگ سے امت کے بہت کم تھا انہیں تکلف اور ریا **فائدہ** رسموں اور عادتوں
کی رعایت کو عرف میں تکلف کہتے ہیں تکلف کا لغوی معنی یہہ ہی کہ بغیر فرمانے کسیکے کوی کام اپنے پر اختیار کر لینا اور رنج اٹھانا
اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ پسند کیا انکو اللہ نے واسطے صحبت اپنے نبی کی درود ہو اللہ کا انپر اور
سلام اور واسطے قائم کرنے اسکے دین کے **فائدہ** یہہ بڑی دلیل ہی صحابہ کی فضیلت پر کہ اللہ نے انکو سب
خلایق سے اپنے حبیب کی صحبت اور یاری کے واسطے پسند فرمایا تو ٹھہرے سب خلق سے بہتر اور سب امت کے لوگ سے افضل
ہیں اور ہدایت وایمان کے نور کو قبول کرنے کی لیاقت انکو سب سے زیادہ تھی چنانچہ قرآن مجید میں فرماتا ہی والزمہم کلمۃ التقوی کانوا
احق بہا واہلہا اور تھے بہت سزاوار کلمۃ التقوی کے اور زیادہ مستحق اور لایق اسکے واسطے **فائدہ** اثر میں آیا ہی
کہ اللہ نے تمامی دلوں پر نظر فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو بہت روشن پایا نور نبوت کا اس میں رکھا اور دلوں
کو اصحاب کے بہت صاف اور لایق پایا انکی صحبت کے واسطے انکو پسند فرمایا فاعرفوا لہم فضلہم سو پہچانو تم انکے واسطے
انکی بزرگی واتبعوہم علی اثرہم اور پیروی کرو انکی قدم بقدم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم
اور دستاویز کرو جسقدر تم سے ہوسکے انکے اخلاق اور سیرتوں کو فانہم کانوا علی الہدی المستقیم پھر تحقیق وہ تھے سیدھی
راہ پر اور نہایت راستی پر رواہ رزین روایت کیا اس حدیث کو رزین نے **وعن** جابر ان عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التوراۃ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ لایا
عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کتاب توریت میں سے فقال یا رسول اللہ ہذہ النسخۃ من التوراۃ اور کہا عمر نے ای رسول خدا یہہ نسخہ ہی
توریت سے فسکت فجعل یقرأ پھر خاموش ہو گئے حضرت سے پھر پڑھنے لگے اسکو عمر ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یتغیر اور حال یہ تھا کہ چہرۂ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مارے غصے کے متغیر ہوتا تھا فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ ثکلتک
الثواکل تب کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو رووین تجھ پر رونی والی عورتین یعنے تو مرجاوے اور ہلاک ہووے ماتری ما بوجہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھتا ہی تو کیا حالت ہی چہرۂ مبارک پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فنظر عمر الی
وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب دیکھا عمرؓ نے چہرے کیطرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اثر غضب کا پایا
فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ پھر کہا عمر نے پناہ چاہتا ہون مین اللہ کے ساتھ غصے سے اللہ کے اور غضب
سے اسکے رسول کے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا راضی ہون مین اللہ کی خداوندی سے اور راضی
ہونین اسلام کے دین سے اور راضی ہونین محمد سے کہ نبی ہمارے ہین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
الذی نفس محمد بیدہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس خدا کی کہ بقا ذات محمد کا جسکے قدرت کے
ہاتھ مین ہی لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل اگر ظاہر ہووے تم کو موسی
پیغمبر پھر تابعداری کرین تم اسکی اور چھوڑ دیوین تم مجھکو تو البتہ گمراہ ہوتے ہو اور دور پڑتے ہو تم سیدھی راہ سے ولو کان
حیا وادرک نبوتی لاتبعنی اگر زندہ رہتے موسی اور پاتے میری نبوت کو البتہ پیروی کرتے میری رواہ الدارمی
روایت کیا اسکو دارمی نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا
ینسخ کلام اللہ اور روایت ہی انہین سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کلام نہ تغیر تبدیل دیتا ہی کلام کو اللہ کے وکلام
اللہ ینسخ کلامی اور کلام اللہ کا ناسخ ہوتا ہی میرے کلام کو وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا اور کلام اللہ
کا ناسخ ہوتا بعض اسکا بعضے کو **فائدہ** نسخ چار قسم پر ہوتا ہی نسخ قرآن کا قرآن سے نسخ حدیث کا حدیث سے نسخ
قرآن کا حدیث سے نسخ حدیث کا قرآن سے اور اس حدیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ نسخ کتاب کا حدیث سے جایز نہین
شاید یہہ حدیث خود منسوخ ہی یا کلامی سے مراد حضرت کا وہ کلام ہی کہ اپنے اجتہاد سے بغیر وحی فرمایا ہو واللہ اعلم
وعن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض
اور روایت ہی ابو ثعلبہ خشنی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے فرض کیا کئی چیزین فرض فلا
تضیعوہا سو ضایع نکرو انکو وحرم حرمات فلا تنتہکوہا اور حرام کردیا کئی چیزین حرام سو نہ توڑو حرمت کو
انکی وحد حدودا فلا تعتدوہا اور باندھا اللہ نے حدین سو نہ تجاوز کرو ان سے وسکت عن اشیاء
من غیر نسیان فلا تبحثوا عنہا اور چپ رہگیا اللہ نے بعضے چیزون سے اور بیان نفرمایا انکو بغیر فراموشی کے
پھر بحث نکرو ان سے **فائدہ** اللہ فراموشی سے مبرا ہی مگر رحمت سے آسانی کے واسطے چند چیزون مین سکوت
فرمایا ہی سو اس مین پوچھا کرو روی الاحادیث الثلثۃ الدارقطنی روایت کیا ان تینون حدیث کو دارقطنی نے
فائدہ قطن ایک محلے کا نام ہی بغداد مین قطنی نسبت ہی اسکی طرف ہزارون حمد و شکر اللہ رب العلمین کے کہ کتاب یا کی

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا کنسخ القرآن اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیث میری نسخ کرتی ہی بعض اسکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے ۳

اقسام ناسخ و منسوخ

اسکی تائید و فضل سے پوری ترجمہ ملی **مناجات مترجم** بدرگاہ خدائی تعم یا الٰہی تو ہی غفور رحیم ؛ غافر و ناصر و مجیر و کریم ؛ تیرے افضال ہین سبکی برآت ؛ نام تیرا ہی قاضی الحاجات ؛ مجھے صدق و یقین کی دولت دے ؛ برکت سے کلام احمد کے ؛ نقد ایمان سے کر غنی مجھکو ؛ دے ہدایت کی روشنی مجھکو ؛ عمل بد کا عزم ماضی کر ؛ دل قضا و قدر سے راضی کر ؛ جرم و عصیان سے رکھ مجھے محفوظ ؛ حب احمد سے دل کو کر محظوظ ؛ مجھکو کبر و نفاق سے رکھ پاک ؛ کر نہ شیطان کے وسوسے سے ہلاک ؛ رکھ تو قایم مجھے شریعت پر ؛ کر تو عامل کتاب و سنت پر ؛ عاقبت میری نیک کر دے غفور ؛ رکھ مجھے قبر و عذاب سے تو دور ؛ نہ بنا تو دعا مجھے ؛ کر شفاعت کا سبب مجھے ؛ یہ مناجات میری کر تو قبول ؛

کِتَابُ الْعِلْمِ

یہ کتاب ہی علم کی **فائدہ** علم سے مراد علم دین کا ہی جو قرآن و حدیث سے علاقہ رکھتا ہی اور علم دین کا دو قسم پر ہی پہلا مبادی دوسرا مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ پہچانت قرآن و حدیث کی جن پر موقوف ہو جیسا علم صرف و نحو و لغت وغیرہ کا اور مقاصد وہ ہین کہ اعتقاد اور عمل جن سے متعلق ہو جیسا علم عقاید اور فقہ کا یہ سب علم معاملہ ہی اور علم مکاشفہ ایک نور ہی طریق حق پر چلے اور صدق معاملہ کرے اور دل سے نمودار ہوتا ہی اور پہچانت اشیا کے حقایق کی جیسا کہ ہی اس سے منکشف ہوتی ہی اور معرفت ذات و صفات الٰہی کی اُسسے حاصل ہوتی ہی یہ علم علم حقیقت ہی اور اسکے واقفون اور عاملون کو ورثۃ اللہ کہتے ہین جیسا کہ حدیث مین آیا ہی مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ مَا لَمْ یَعْلَمْ یعنے جو شخص کہ عمل کرے اس چیز کا جسکو جانتا ہی تو وارث کریگا اللہ اسکو اس علم کا کہ وہ نہ جانتا ہو اور علم ظاہر اور علم باطن مین ملکر ایسی نسبت ہے جیسے جسم جان اور پوست و مغز مین آیتین اور حدیثین جو علم کی فضیلت مین وارد ہوے ہین سب اقسام کو شامل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً روایت ہی عبد اللہ ابن عمرو سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ میری امت کو میری طرف سے دین اور شریعت اگرچہ ایک آیت ہو **فائدہ** بعضون نے آیت سے وہ کلام مراد رکھے ہین جو مفید ہو جیسے فایدے کہ تب معنی یہہ ہوتی ہی کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک حدیث بھی ہو وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ اور بیان کرو جو کہ سنتے ہو تم بنی اسرائیل سے اور کچھ گناہ نہین اسکے بیان کرنے مین **فائدہ** گذشتہ باب کے تیسرے فصل مین توریت کے پڑھنے لکھنے سے منع فرمایا اس حدیث مین فرماتے ہین کہ اگر قصے اور نصایح اور امثال بنی اسرائیل سے سنو گے تو انکو بیان کیا کرو نہ انکی شریعت اور احکام کو اسواسطے کہ وہ منسوخ ہوگئے ہین وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اور جو شخص کہ جھوٹ باندھے مجھپر اور جسکو مین نہ کہا ہون اُسکی نسبت میری طرف کرے سو چاہئے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہہ بنالوے آگ سے دوزخ کے **فائدہ** جھوٹ باندھنا حضرت پر اگرچہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہو حرام اور کبیرہ گناہ ہی اور وضع کرنا حدیث کا اور وضعی حدیث کو روایت کرنا بھی حرام ہی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ یُرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ فَہُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیان کرے

[illegible] ۳

مجھ سے کوئی حدیث کہ گمان ہو اسکو کہ وہ حدیث جھوٹی ہے پھر وہ شخص ہے ایک جھوٹ کہنے والوں سے **فائدہ** اگر گمان غالب ہو کہ حدیث وضعی ہے تو اسکو روایت نکرے اگر کریگا تو وہ بھی جھوٹ کی شرکت کرنے سے جھوٹا ہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ اور روایت ہے معاویہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چاہتا ہے اللہ اسکے ساتھ نیکی فقیہ کرتا ہے اسکو دین مین **فائدہ** اللہ جسکے ساتھ خوبی چاہتا ہے اسکو فہم اور دانائی اور بصیرت قرآن و سنت کے سمجھنے کی عطا کرتا ہے فقہ کا لغوی معنی فہم و دانائی ہے عرف شرع مین فقہ احکام عملیہ کے علم کو کہتے ہین اور اسکے جاننے والے کو فقیہ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ اور نہین ہون مین مگر تقسیم کرنیوالا اور اللہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے فتح اور فہم دین مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کانین ہین جیسے کانین ہین روپے اور سونے کے یعنے کانون مین جیسا تفاوت ہے کہ کوئی کان جواہر کا اور کوئی کان سونے کا کوئی کان روپے کا کوئی کان لوہے تانبے کا کوئی کان چونے کا ہوتا ہے اسیطرح آدمیان بھی اخلاق اور صفات مین مختلف ہوتے ہین خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا نیک لوگ جاہلیت مین کے نیک لوگ ہین اسلام مین جب فقیہ ہووین اور علم دین کا سیکھین یعنے جو شخص کہ جاہلیت مین عقل اور بزرگی اور اچھی صفات رکھتا تھا وہ اسلام مین آنے کے بعد بھی وہی صفات نیک اُس سے ظاہر ہوگئے مگر وہان تاریکی مین کفر کے تھا یہان نور اسلام سے منور ہوگیا

فائدہ مدار اور قیام دین کا علم اور معرفت حاصل کرنے پر ہے اگر اسکے ساتھ شرافت اور نجابت ہو تو بہت معتبر ہے بے علم و معرفت کے شرافت کو کچھ اعتبار نہین اسیواسطے لوگون نے کہا ہے کہ کمینہ عالم بہتر ہے اشراف جاہل سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے حسد مگر حق مین دو شخص کے یعنے اگر حسد روا ہوتا تو حق مین دو شخص کے اچھا ہوتا بعضون نے کہا ہے کہ مراد حسد سے اس حدیث مین تمنا اور آرزو کرنا کہ اسکو جو کہ دیئے ہین مجھکو بھی حاصل ہو نہ کہ تمنا اسکی زوال نعمت کا کرنا یہہ تو روا نہین مگر مفسدون اور ظالمون کے حق مین اور وہ دو شخص کہ جن پر رشک لیجانا جائز ہے یہہ ہین رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ پہلا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال پھر متوجہ کر دیا اسکو اللہ نے اس مال کے خرچ کرنے پر طاعت اور فرمانبرداری مین یعنے اس شخص کو مال بھی دیا اور اسکو توفیق بھی دیا کہ سب مال راہ حق اور راہ اللہ کی خوشنودی مین خرچ کرے وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے حکمت یعنے علم دین کا پھر وہ عمل کرتا ہے اور حکم کرتا ہے اس سے لوگون پر اور سکھلاتا ہے اسکو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرجاتا ہے آدمی منقطع ہوجاتے ہین اس سے عمل اسکے یعنے آدمی کے مرنے سے

اسکے جتنے عمل مثل نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ کے کرتا تھا کٹ جاتے ہیں اور انکا ثواب موقوف ہوجاتا ہی اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ مگر تین عمل سے مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ صدقہ جاریہ سے **فائدہ** صدقہ جاریہ کہتے ہیں اس کام کو کہ وہ کام بعد اُسکے بھی ہمیشہ باقی رہے جیسا باوڑی حوض اور مسجد اور سرا اور صدقہ جاریہ کا حسنات اسکے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا کہ وہ چیزان جب تک باقی رہتے ہیں تب تک اسکو ثواب ملا کرتا ہی اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ یا وہ علم کہ نفع لیا جاتا ہی جس سے پڑھانے اور کتاب بنانے سے اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ یا بیٹا پرہیزگار کہ دعا کرے اسکے واسطے بعد انتقال اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھڑاوے کسی مومن کو کسی سختی اور غم سے دنیا کے سختیوں میں سے نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دور کرتا ہی اللہ اس سے غم کو قیامت کے غموں اور سختیوں میں سے **فائدہ** کوی شخص جب کسی مومن کے دنیا کے غم کو دور کرتا ہی قیامت کی سختی سے اُس اللہ نے دور کرتا ہی جب کسیکو آخرت کے اندوہ والم اور کفر ومعصیت سے بچاویگا تو کیا کچھ اجر پاویگا وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور جو شخص کہ آسان کراوے کام کسی شخص پر کہ دشوار ہوگیا ہی اسپر آسان کرتا ہی اللہ اُس آسان کرنے والے پر دنیا اور آخرت میں وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور جو شخص کہ چھپاتا ہی عیب کسی مسلمانکا یا پہناوے برہنہ مسلمان کو کپڑا تو ڈھانپتا ہی اسکو اللہ دنیا اور آخرت میں وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ اور اللہ تائید میں بندیکے ہی جب تک کہ ہی بندہ تائید میں اپنے بھائی کے **فائدہ** وہ تائید مضرت کے دفع کرنے میں ہو یا نفع پہنچانے میں ہو وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا اور جو شخص کہ چلتا ہی ایسی راہ کہ طلب کرتا ہی اس میں کوی علم علوم دین میں سے سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ آسان کرتا ہی اللہ اس علم کی راہ چلنے والے کیواسطے ایک راہ طرف بہشت کے یعنے علم کے طالب کو بہشت میں لیجاتا ہی یا اسکو ایسے نیک علم کی توفیق دیتا ہی کہ بسبب اسکے بہشت میں داخل ہوجاوے وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اور نہیں جمع ہوتی ہی کوی جماعت کسی گھر میں گھروں میں سے اللہ کے کہ پڑھیں کتاب اللہ کی اور پڑھاویں اسکو باہم یکدیگر اپنے میں یا بحث کریں اسکی معنی کی تحقیق اور الفاظ کی صحت میں اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ مگر یہ کہ نازل ہوتی ہی انپر تسکین دل کی اور آرام باطن کا اور اسکے دل سے رغبت دنیا کی خواہشوں کی اور خوف ماسوی اللہ کا نکل جاتا ہی اور صفائی اور روشنائی اور حضور اللہ کے ساتھ حاصل ہوتا ہی **فائدہ** شرح مسلم میں لکھا ہی کہ سکینہ وہ چیز ہی کہ اسکے ساتھ ملایک ہوتے ہیں کبھو صورت ابر کی لیکر نزول کرتا ہی وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ اور ڈھانپ لیتی ہی انکو رحمت وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور گھیر لیتے ہیں اور طواف کرتے ہیں انکو فرشتے وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ اور ذکر کرتا ہی انکو اللہ اس جماعت میں کہ نزدیک ہیں اسکے یعنے ملاء اعلی میں **فائدہ** ملاء اعلی اللہ کے مقرب فرشتے ہیں اللہ نے اپنے ان خاکی بندوں کے افتخار کے واسطے اور ملایک کو جو آدمی کی نقص پر طعنہ مارتے تھے الزام دینے کے لئے انکا ذکر ملاء اعلی میں کرتا ہی وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ اور جو شخص کہ پیچھے ڈالا اسکو عمل نے آگے نہیں لاتا اسکو

نسب یعنے جوکہ عمل مین قصور کرے عالی نسب ہو تو بھی یہہ نسب اس قصور کا عوض ہو نہین سکتا۔ رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمۃ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پہلا ان لوگون کا جو حکم کیا جاویگا اسپر قیامت کے دن بسبب نہونے اخلاص کے عمل مین رجل استشہد وہ مرد کہ شہید ہوا فاتی بہ پھر لاتے ہین اسکو اللہ تعالی کی درگاہ مین فعرفہ نعمتہ پھر پہچانت دیتا ہی اس شخص کو اللہ نے اپنی نعمت کی جو اسے عطا فرمایا فعرفہا پھر پہچان لیتا ہی وہ نعمت کو اللہ کی فقال فما عملت فیہا تب کہتا ہی اللہ اس شخص کو پھر کہہ کیا عمل کیا تو شکر مین اس نعمت کی قال قاتلت فیک حتی استشہدت کہتا ہی وہ شخص جنگ کیا مین کافرون کے ساتھ خالص تیری خشنودی کیواسطے یہان تک کہ مارا گیا مین تیری راہ مین قال کذبت فرماتا ہی اللہ نے جھوٹ کہا تو نے میرے واسطے نہین کیا ولکنک قاتلت لان یقال جری ولیکن جنگ کیا تو نے خلق کو دکھلانے اور اپنی نام آوری کے لئے تا کہا جاوے کہ فلانا دلیر ہی فقد قیل پھر تحقیق کہا گیا یعنے تو اپنی نام آوری کے واسطے جنگ کیا تھا سو تیرا نام ہوا اور تو اپنا غرض پایا پھر تجھہ سے کیا مانگتا ہی ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار پھر حکم کیا جاتا ہی اسکے واسطے پھر کھینچا جاتا ہی اوندھے منہہ زمین پر یہان تک کہ ڈالا جاتا ہی آگ مین دوزخ کی ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القران دوسرا وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اسکو اور پڑہا قرآن پھر لایا جاتا ہی وہ شخص درگاہ مین اللہ کی پھر پہچانت دیتا ہی اسکو اللہ نے اپنی نعمتون کی پھر پہچانتا ہی انکو پھر کہتا ہی اللہ کیا عمل کیا تو نے شکر مین ان نعمتون کے کہتا ہی وہ سیکھا مین علم اور سکھلایا مین اسکو اور پڑہا مین خالص تیرے واسطے قرآن کو قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم پھر فرماتا ہی اللہ نے جھوٹ کہا تو نے ولیکن سیکھا تو علم تا کہ بولین لوگ تجھہ کو عالم وقرأت القران لیقال انک قاری اور پڑہا تو قرآن تا کہ کہا جاوے کہ تو قاری ہی فقد قیل پھر تحقیق کہا گیا یعنے تیرے غرض کے موافق لوگ تجھے عالم اور قاری کہے ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار پھر حکم کیا جاتا ہی اسکے واسطے پھر کھینچا جاتا ہی اوندھے منہہ زمین پر یہان تک کہ ڈالا جاتا ہی آگ مین ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک تیسرا وہ شخص کہ کشادگی کیا اللہ نے اسپر روزی اور دیا اسکو طرح طرح کا مال پھر لایا جاتا ہی وہ درگاہ مین اللہ کی پھر پہچانت دیتا ہی اسکو اللہ اپنے نعمتونکی پھر پہچان لیتا ہی وہ انکو کہتا ہی اللہ نے پھر کیا عمل کیا تو نے شکر مین ان نعمتون کی کہتا ہی وہ شخص چھوڑا مین کوئی راہ کہ دوست رکھتا تھا کہ خرچ کیا جاوے اسمین مگر خرچ کیا مین نے اس مین مال محض تیری خشنودی کے واسطے قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ہو جواد فقد قیل فرماتا ہی اللہ جھوٹ کہا تو نے ولیکن خرچ کیا تو نے تا کہ کہا جاوے کہ وہ بڑا سخی ہی سو تحقیق کہا گیا ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار پھر حکم کیا جاتا ہی اسکے لئے پھر کھینچا جاتا ہی وہ اپنے اوندھے منہہ زمین پر یہان تک کہ ڈالا

جاتا ہی لگ بین دوزخ کی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین نکال لیتا علم یعنے آخری زمانے مین کھینچکر ینتزعہ من العباد کھینچ لیتا ہی اسکو ہاتہ سے بندون
کے ولکن یقبض العلم بقبض العلماء ولیکن نکال لیگا علم کو اٹھا لینے سے علما کے حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا
جہالا یہان تک جب باقی نرہیگا کوئی عالم بنا لوینگے لوگ سردار جاہلونکو فسئلوا پہر سوال کرینگے ان سے اور فتوی چاہینگے فافتوا
بغیر علم پہر وے فتوی دیوینگے بغیر علم اور جاننے کے فضلوا واضلوا پہر آپ بہی گمراہ ہوگے اور دوسرونکو بہی گمراہ کرینگے متفق
علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاریکا اس حدیث پر **وعن** شقیق قال کان عبد اللہ بن مسعود یذکر الناس فی
کل خمیس اور روایت ہی شقیق تابعی سے کہا اسنے کہ تھے عبد اللہ بن مسعود وعظ کرتے لوگون کو ہر پنجشنبے مین فقال لہ رجل یا ابا
عبد الرحمن پہر کہا انکو ایک شخص نے ای ابو عبد الرحمن **فائدہ** ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود کی کنیت ہی لوددت انک
ذکرتنا فی کل یوم البتہ دوست رکھتے ہین ہم کہ بیشک آپ وعظ کرتے رہین ہمکو ہر روز قال اما انہ یمنعنی من ذلک کہا
ابن مسعود نے سن لے بیشک شان یہہ ہی کہ منع کرتی ہی مجھکو ہر روز وعظ کرنے سے انی اکرہ ان املکم یہہ بات کہ ناپسند ہی
مجھکو کہ ملول کراؤن مین تمکو وانی اتخولکم بالموعظة بیشک مین کبھو کبھو پاتا ہون تمکو وعظ کہنے مین خوشی کا کما کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا جیسا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی کہتے ہمکو وعظ مخافة السامة علینا
بسبب خوف ملالت کے ہمپر متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا تکلم بکلمة اعادہا ثلثا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہتے کوئی بات دہراتے
اسکو تین بار حتی تفہم عنہ یہان تک کہ سمجھی جاتی وہ بات انسے **فائدہ** حضرت کی عادت شریف اکثر اوقات کسی بات کا
اہتمام کرتے وقت یہہ ہوگی نہ کہ ہمیشہ واللہ اعلم واذا اتی علی قوم فسلم علیہم اور جب آتے حضرت کسی قوم پر سلام کرتے انپر
سلم علیہم ثلثا سلام کرتے انپر تین بار **فائدہ** صحیح احادیث مین آیا ہی کہ جب حضرت کسی قوم پر آتے انپر یکبار سلام کرتے
اس حدیث مین آیا ہی کہ تین بار سلام کرتے سو اسکی توجیہ یہہ ہی کہ پہلا سلام اپنے آنے کی اجازت کے واسطے کہتے تا لوگ خبردار ہوجاوین
اور بلالیوین دوسرا سلام تحیت کا جو سنت ہی تیسرا جب اس مجلس سے مرخص ہو کر اُٹھ جاتے سلام کہتے دوسری توجیہ یہہ ہی کہ استیذان
مین بہی تین بار سلام واقع ہوتا ہی جیسا پہلے بار اذن چاہنے کیواسطے سلام کرین اور نہ بلالیوین تو دوسرے بار سلام کہنا اگر تب بہی نہ
بلالیوین تو تیسرے بار سلام کرنا اگر تب بہی نہ بلالیوین انکو چلا جانا ہی سنت ہی رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے
وعن ابی مسعود الانصاری اور روایت ہی ابو مسعود انصاری سے **فائدہ** ابو مسعود علیحدہ ہین اور ابن
مسعود علیحدہ نام ابو مسعود کا عقبہ بن عمرو ہی اور نام ابن مسعود کا عبد اللہ بن مسعود یہہ بڑی شان والے مشہور صحابی تھے اور عقبہ
بہی صحابی ہین قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو مسعود نے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس فَقَالَ اِنَّہٗ اُبْدِعَ بِیْ اور کہا رہ گیا میرا اونٹ چلنے سے فَاحْمِلْنِیْ سو سوار کراؤ مجھکو یعنے وہ شخص سوال کیا کہ میرا اونٹ رہ گیا ہی مجھے اونٹ دیو فَقَالَ مَا عِنْدِیْ تب فرمایا حضرت نے نہین میرے پاس اونٹ یا کوی چیز کہ اس سے اونٹ خرید کرکے دلاؤن فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَدُلُّہٗ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُہٗ تب عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا مین رہنمائی کرتا ہون اسکو ایسے شخص پر کہ سوار کرا دیوے اسکو اور اونٹ دیوے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راہ دکھلاوے خوبی اور نیکی پر سو اسکے لئے ہی ثواب مانند ثواب اسکے کرنے والے کے **فائدہ** جب رہنمائی شامل ہی تعلیم کو اسواسطے اس حدیث کو کتاب العلم مین لایا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** جَرِیْرٍ قَالَ کُنَّا فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَجَاءَہٗ قَوْمٌ عُرَاۃٌ اور روایت ہی جریر سے کہا اسنے کہ تھے ہم درمیانے روز کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آئی ایک قوم برہنہ بدن **فائدہ** جریر بن عبد اللہ بجلی بڑے صحابی تھے اور ایسے حسین اور صاحب جمال تھے کہ امیر المومنین انکو یوسف علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے مُجْتَابِی النِّمَارِ کملی پوش **فائدہ** نمار نون کے کسرہ سے جمع ہی نمرہ کی اور نمرہ کہتے ہین اس کملی کو کہ جسپر سیاہ اور سفید خطوط ہوتے ہین اور جنگلی عرب اسکو پہنتے ہین اَوِ الْعَبَاءِ راوی شک کرتا ہی کہ نمار کہا یا عبا اور عبا بھی ایک قسم کی کملی ہوتی ہی مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ حمائل کئے ہوئے گردن مین شمشیرین عَامَّتُہُمْ مِنْ مُضَرَ اکثر لوگ انمین کے قبیلہ مضر سے تھے بَلْ کُلُّہُمْ مِنْ مُضَرَ بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر سے تھے فَتَمَعَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰی بِہِمْ مِنَ الْفَاقَۃِ پس متغیر ہو گیا چہرۂ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب دیکھنے اثر محتاجی کا فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ تب آئے حضرت نے گھر مین اور کوی چیز نہ پائے پھر باہر آئے فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ تب حکم فرمایا بلال کو پھر اذان دیا اسنے اور اقامت کہا فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ تب نماز ادا کی حضرت نے اور خطبہ پڑھے فَقَالَ پھر پڑھے حضرت نے یہہ آیت یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ ای لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جسنے بنایا تمکو ایک ذات اکیلی سے آخر آیت تلک **فائدہ** اس آیت مین ذکر خیرات اور صلہ ارحام کی تاکید کا آیا ہی وَالْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْحَشْرِ اور پڑھی حضرت نے دوسری وہ آیت جو سورہ حشر مین ہی اور اس مین بھی ذکر خیرات اور تصدق کا ہی اور وہ آیت یہہ ہی اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہئے کہ دیکھے ہر شخص کیا پہلے بھیجا ہی کل قیامت کے واسطے تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْہَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ چاہئے کہ خیرات کرے مرد اپنے دینار سے اور اپنے درہم سے اور اپنے کپڑے سے اور اپنے سیر گیہوں سے اور اپنے سیر خرمے سے یعنے اپنے کو جیسا کے میسر ہی اسکی خیرات کرے حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یہان تک کہ فرمایا حضرت نے خیرات کرے اگرچہ آدھا خرما ہو قَالَ کہا جریر نے جو راوی ہی اس حدیث کا فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّۃٍ کَادَتْ کَفُّہٗ تَعْجِزُ عَنْہَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ پھر لایا ایک شخص انصار مین سے ایک ایسی ہمیانی کہ قریب تھا کہ ہتیلی اسکی عاجز ہو جاوے اسکے اٹھانے سے بلکہ تحقیق عاجز ہو گئی تھی ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ پھر پیاپے لانے لگے لوگ خیرات حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ یہان تک کہ دیکھا مین نے دو ڈھیر کھانے کی چیزونکی اور کپڑونکے

حتی رأیت وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتهلّل یہان تک کہ دیکھا مین چہرہ مبارک کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے چمکتا ہی خوشحالی سے کانّه مذهبة گویا کہ وہ روپا ہی سونا لیپا ہوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تب فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی فضیلت کی بیان مین جسنے پہلے ہمیانی لایا تھا اور اسکی متابعت سے دوسرون نے لانا شروع کیا من سنّ
فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل من بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیء جسنے رکھا اور
پیدا کر دیا دین اسلام مین ایک چال اچھی پھر اسکے لئے ہی ثواب اسکا اور ثواب اس شخص کا کہ جسنے عمل کیا اسپر اسکے بعد بغیر کم کئے جانے اسکے ثوابون
مین سے کچھ ومن سنّ فی الاسلام سنة سیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص
من اوزارهم شیء اور جو شخص کہ بنیاد کیا دین اسلام مین ایک چال بری ہوتا ہی اسپر گناہ اسکا اور گناہ اس شخص کا کہ جسنے عمل کیا اسپر اسکے بعد بغیر
کم کئے جانے اسکے گناہون مین کچھ رواہ مسلم روایت اسکو مسلم نے **فائدہ** شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین باب الاعتصام بالکتاب
والسنة کے لکھی گئی ہی اسواسطے یہان نہ لکھا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تقتل
نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمها اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ مارے جاتا ہی کوئی جان ظلم سے مگر یہہ کہ ہوتا ہی آدم کے پہلے بیٹے پر ایک حصہ گناہ سے خون اس مقتول کے لانه اول من
سنّ القتل کسواسطے کہ اسنے وہ شخص ہی کہ جسنے اول کہا بنیاد قتل کی دنیا مین **فائدہ** اس حدیث مین اشارہ ہی قابیل نے ہابیل کو
مارنے کے قصے کیطرف دنیا مین جتنے خون ناحق ہوتے ہین اسکا گناہ قابیل پر پہنچتا ہی اسواسطے کہ بانی خون ناحق کا وہی ہی متفق علیه
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وسنذکر حدیث معاویة لا یزال طائفة من امتی فی باب ثواب هذه الامة
اور ہم ذکر کرینگے حدیث معاویہ کی باب مین ثواب ہذہ الامة کے ان شاء اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن کثیر بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق روایت ہی کثیر بن قیس تابعی سے
کہا اسنے کہ تھا مین بیٹھا ہوا ابو درداء کے ساتھہ مسجد مین دمشق کے **فائدہ** دمشق دال کے کسرے اور میم کے فتح سے ایک شہر کا نام ہی جو
پاے تخت ہی ملک شام کا دمشاق بن کنعان نے اسکو بنا کیا ہی فجاءه رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتك من
مدینة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لحدیث بلغنی انك تحدثه عن رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ما جئت لحاجة تب آیا ایک شخص پھر کہا اے ابو الدرداء بیشک آیا مین ہون تیرے پاس مدینے سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سننے ایک حدیث کے کہ پہنچی ہی مجھکو کہ تو خبر دیتا ہی اس حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ آیا مین نے
اور کسی حاجت کے لئے قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من سلك طریقا یطلب فیه
علما سلك اللہ به طریقا من طرق الجنة کہا ابو الدرداء نے پھر بیشک سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
جو شخص کہ چلے ایسی راہ کہ طلب کرتا ہی اس مین کوئی علم دین کے علوم مین سے لیجاتا ہی اسکو اللہ ایک راہ پر راہون سے بہشت کی وان
الملائکة لتضع اجنحتها رضی لطالب العلم اور تحقیق فرشتے البتہ رکھتے ہین اپنے پکھوتے خوشنودی کے لئے طالب العلم کو واسطے **فائدہ**

ملایک بسبب تواضع کے طالب العلم کے واسطے اپنے پنکھ بچھاتے ہین اسواسطے کہ علم اللہ کی قرب کو پہونچانیکا واسطہ ہی طیبی نے لکھا ہی کہ مراد بازوان بچھانے سے یہہ ہی کہ فرشتے اپنا سیر وطیر چھوڑکر علم کے سننے کے واسطے اترتے ہین وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور تحقیق عالم کے لئے معافی چاہتے ہین اور دعا مانگتے ہین جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین فرشتے اور جن اور انس وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاۗءِ اور مچھلیان درمیانے پانی کے **فائدہ** عالم کے واسطے سب حیوانات بھی آمرزش چاہتے ہین لیکن خصوصیت مچھلیونکا ذکر اسواسطے فرمایا کہ پانی آسمان سے بسبب برکت عالمون کے برستا ہی اور معیشت مچھلیونکی پانی مین ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ گناہان عالم کے استغفار سے اہل زمین و آسمان کے معاف ہوجاتے ہین وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَاۗئِرِ الْکَوَاکِبِ اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسی فضیلت چودھوین رات کے چاند کی تمامی ستارون پر **فائدہ** چاند نور حاصل کرتا ہی آفتاب سے اور عالم نور علم دین کا پاتا ہی جناب رسالت سے جو آفتاب ہی عالم دین کا اسواسطے عالم کو چاند سے تشبیہ فرمایا وَاِنَّ الْعُلَمَاۗءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاۗءِ اور بیشک عالمان وارثان ہین نبیون کے **فائدہ** عالمان نبیون کے وارثان اسواسطے ہوے کہ انبیا علیہم السلام کو کوئی میراث سوا علم کے نہ تھی سو وہ میراث انکو عالمون نے پایا وَاِنَّ الْاَنْبِیَاۗءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اور تحقیق پیغمبرون نے نہ چھوڑے ہین میراث دینار و درم کو وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ اور نہ چھوڑے سے میراث مگر علم فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ پھر جو شخص کہ حاصل کیا علم اور سکھلایا اسکو پایا پورا حصہ دین کی و سعادت کا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَسَمَّاہُ التِّرْمِذِیُّ قَیْسَ بْنَ کَثِیْرٍ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام لیا ہی ترمذی نے حدیث کو قیس بن کثیر کرکے یعنے مولف مشکات کا شروع حدیث مین کثیر بن قیس لکھا ہی اور ترمذی نے قیس بن کثیر کہا ہی صحیح وہی ہی جو مولف نے ذکر کیا واللہ اعلم

وعن اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ اور روایت ہی ابوامامہ باہلی صحابی سے کہا اسنے ذکر کئے گئے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخص ایک انمین کا عابد اور دوسرا عالم یعنے پوچھا گیا حضرت سے کہ کون افضل ہی عالم یا عابد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی کہ جیسی فضیلت میری تمہارے ادنی پر **فائدہ** خیال کیا چاہئے کہ فضیلت مین عالم کی یہہ کسقدر مبالغہ ہی پہلے تو حضرت انبیا کے سرور ہین پھر صحابہ پر آپکی فضیلت کیسی ہوگی سو ظاہر ہی خصوصا اسپر جو ان سب سے ادنی ہی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰۗئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور اسکے فرشتے اور آسمانون اور زمین والے یہان تک کہ چیونٹی اپنی سوراخ مین اور یہان تک کہ مچھلی پانی مین البتہ درود بھیجتے ہین لوگون کو تعلیم کرنیوالے پر نیکی کی یعنے لوگون کو علم اور حکمت سکھلانے والے پر درود بھیجتے ہین **فائدہ** عالم کو عابد پر فضیلت ہونیکا سبب

ہی کہ علم ایک نعمت ہی اللہ کی تعلیم سے وہ دوسرونکو پہنچتی ہی اور عبادت اگرچہ وہ بھی نعمت ہی لیکن دوسرونکو نہیں پہنچتی رواه الترمذی
روایت کیا اسکو ترمذی نے ورواه الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان اور روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے
مکحول تابعی سے بطریق مرسل کے اور نہ ذکر کیا دارمی نے یہہ قصہ کہ پوچھا گیا حضرت سے حال دو شخص کا بلکہ لایا حدیث کو اس عبارت سے کہ کہا وقال فضل العالم علی
العابد کفضلی علی ادناکم ثم تلا هذه الآیة فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر جیسی فضیلت ہے میری تمہارے
ادنی پر بعد اسکے پڑھی حضرت نے یہہ آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء نہیں ڈرتے اللہ کو بندون میں سے اسکے مگر علم والے وسرد
الحدیث الی آخره اور ذکر کیا حدیث کو اسکی آخر تک وعن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم ان الناس لکم تبع اور روایت ہی ابو سعید خدری صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق لوگ تمہارے تابع اور پیرو ہیں **فائده** حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ تم میرے اصحاب ہو اور علم مجھ سے بواسطہ سیکھے ہو لوگ
تمہارے تابع ہیں وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض و تحقیق مردان آوینگے تم پاس کنارون سے زمین کے یتفقهون
فی الدین طلب کرینگے علم اور فقہ دین میں فاذا اتوکم فاستوصوا بهم خیرا پھر جب آوین لوگ تم پاس کرو انکے ساتھ
نیکی و سکھلاؤ انکو دین کا علم رواه الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم الکلمة الحکمة ضالة الحکیم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بات علم اور حکمت کی گنوائی ہوئی چیز ہی حکیم کی فحیث وجدها فهو
احق بها پھر جس جگہہ پایا اس بات کو وہ زیادہ سزاوار ہی اسکے لینے کا یعنے جسکی کوئی چیز گم ہو جاتی ہی وہ جہاں اسکو پالے لیتا ہی ویسا ہی
حکیم جب حکمت و علم کی بات جہان کہین پاتا ہی حاصل کر لیتا ہی اور اسپر عمل کرتا ہی یہہ نظر نہین کرتا کہ کہنے والا اسکا فقیر یا حقیر رواه
الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حدیث غریب وابراهیم بن الفضل الراوی یضعف
فی الحدیث روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور ابراہیم بن فضل راوی اس حدیث کا ضعیف
کہتے ہین اسکو حدیث مین وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقیه واحد اشد
علی الشیطان من الف عابد اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ بہت
سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے **فائده** ایک فقیہ ہزار عابد سے شیطان پر اسواسطے سخت تر ہی کہ وہ شیطان کے مکر اور اسکے خطرون
اور داخل ہونے کے مقام سے اور حلال و حرام اور جائز اور غیر جائز سے واقف ہی تو شیطان کے فریب سے معصیت مین گرفتار نہو گا
رواه الترمذی وابن ماجه روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہی مسلمان پر **فائده** جب آدمی مسلمان ہوا اسپر پہچاننا صانع کی اور اسکے صفات کی اور علم پیغمبر کی
نبوت کا اور اعتقاد فرشتون اور اللہ کی کتابون کا اور قیامت کے آنیکا اور نیکی بدی اللہ ہی سے ہی جاننا اور مرنے کے بعد اٹھنا حق

سمجھنا واجب ہوتا ہی اور جب وقت نماز آتا ہی تب احکام وارکان نماز کے سیکھنا اسپر فرض ہوتا ہی اور جب رمضان آتا ہی تب اسکے احکام کا سیکھنا واجب ہوتا ہی اور جب مسلمان مالک نصاب کا ہوتا ہی تب احکام زکواۃ کے سیکھنا واجب ہوتا ہی اگر آگے اسکے مرجاوے اور نہ سیکھے تو گناہگار نہیں ہوتا اور جب آدمی نکاح کرے احکام سے حیض و نفاس وغیرہ کے واقف ہوا چاہیے اسی قیاس پر سب علم صوفیہ کہتے ہیں کہ مراد علم سے اخلاص اور معرفت ہی وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رکھنے والا علم کا نزدیک نااہل اسکے جیسا ڈالنے والا ہی گردنوں میں سوروں کے جواہر اور موتی اور سونا یعنے نااہل کو علم سکھلانا ایسا ہی جیسا سور کے گلے میں جواہر موتی سونا ڈالنا ۔ سکھلانا بے ادب کو علم وفن ۔ تیغ دینا ہی بدست راہزن ۔ **فائدہ** علم احکام شریعت کا جو معاملات ظاہری سے علاقہ رکھتا ہی سب کو سکھلانا روا ہی اور علم حقائق کا نااہل کو ہرگز نہ سکھلایا چاہیے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے آخر تک وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمٍ اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت کے قول عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ تک وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور کہا بیہقی نے یہ حدیث مشہور ہی متن اسکا اور اسناد اسکی ضعیف ہی وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث کئی وجہ سے ہر ہر وجہ اسکی ضعیف ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي الْمُنَافِقِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ جمع نہیں ہوتے ہیں منافق میں حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ پہلی روش نیک دوسری فہم اور دریافت احکام دین کی **فائدہ** مسلمان چاہیے کہ نیک روش اختیار کرے اور دریافت میں احکام دین کے متوجہ رہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گھر سے نکلا علم سیکھنے کے واسطے پھر وہ راہ میں اللہ کی ہی یہانتک کہ پھر گھر میں آوے **فائدہ** جیسا کافروں سے جہاد کرنے والا گھر سے نکلے تب سے پھر گھر میں داخل ہووے تب تک راہ میں اللہ کی ہی ویسا ہی طالب العلم بھی اللہ کی راہ میں ہی اور گھر میں داخل ہو گئے بعد طالب العلم کو اگرچہ ثواب اللہ کی راہ میں رہنے کا منقطع ہو جاتا ہی پر ثواب تعلیم وتحصیل کا اسکو حاصل ہوتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى اور روایت ہی سخبرۃ الازدی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتی ہی وہ طلب اسکی اتارا اسکے گذشتہ گناہوں کا اور سب پہلے گناہاں اسکے عفو ہوتے ہیں **فائدہ** ایسے مقاموں میں گناہ سے مراد گناہ صغیرہ رکھتے ہیں جیسا وضو اور نماز میں لیکن حج میں گناہ کبیرہ بخشے جاتے ہیں شاید طلب علم سے بھی کبیرہ گناہ بخشے جاتے ہوں واللہ اعلم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ

روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہی اسناد اسکی اور ابوداؤد راوی کہ نام اسکا نفیع بن حارث ہی ضعیف
ہی حدیث مین اسواسطے کہ وہ متہم تہا **فائدہ** یہ ابوداود دوسرا شخص ہی اور ابوداؤد جو صاحب سنن ہی برا محدث اور ثقہ ہی **وعن**
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ اور روایت
ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز سیر نہین ہوتا ہی مسلمان سننے سے نیک بات کی یعنے علم سے حتی یکون
منتہاہ الجنۃ یہان تک کہ ہو جاوے انتہا اسکا بہشت **فائدہ** اس حدیث مین بشارت ہی طالب العلم کو کہ وہ دنیا سے با ایمان جاویگا انشاء
اللہ تعالی اور بعضے اللہ کے مقبول اس بشارت کو پانے کے قصد سے اپنی آخر عمر تک باوجود اعلی مرتبہ علم مین حاصل ہونیکے علم کی تحصیل مین متوجہ رہتے ہین اسواسطے
کہ دایرہ علم کا بہت وسیع اور بے نہایت ہی اور لوگونکو علم کی تعلیم اور تصنیف کرنیوالا حقیقت مین طالب العلم اور اسکا کامل کرنیوالا ہی رواہ الترمذی
روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ
الجم یوم القیمۃ بلجام من النار اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا جاوے
کسی علم سے کہ جانتا ہی اسکو پھر چھپاوے اسکو لگام دی جاتی اسکے منہ مین قیامت کے دن لگام آگ کی رواہ احمد وابوداود والترمذی ورواہ
ابن ماجۃ عن انس روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے انس سے **وعن** کعب بن
مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اور روایت ہی کعب بن مالک صحابی
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو تا برابری کرے عالمونکی بحث اور بات چیت مین علم کے یعنے اپنے تئین عالمون کے برابر بناوے
اور اسبات سے افتخار کرے او لیماری بہ السفہاء یا اسواسطے سیکھے کہ تا کہ جنگ کرے جاہلون سے اور انکو شک مین ڈالے او یصرف بہ وجوہ الناس
الیہ یا اسواسطے علم طلب کرے کہ پھیرے اسکے سبب سے منہ لوگون کے اپنے طرف متوجہ کرکے ان سے مال و مرتبہ پیدا کرے اور اسکو دنیا کے کام اور نفس کے
خواہشون مین خرچ کرے ادخلہ اللہ النار داخل کرتا ہی اسکو اللہ نے آگ مین دوزخ کی رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے ایسا علم کہ جس سے حاصل ہو خوشنودی اللہ کی نہ سیکھا وے اس علم کو مگر اسلئے کہ پہنچے اسکو بسبب اس علم کے کوئی متاع دنیا
کی متاع سے **فائدہ** علم دین کا آپ سیکھنا اور بغیر حاصل کرنے متاع کے اسکو دوسرے کو نہ سکھلانا ہی علوم دین کے سوا اور علوم سیکھنا اور اسکو
اپنی معیشت کا وسیلہ کرنا منع نہین لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ یعنی ریحہا نہ پاویگا بو بہشت کی قیامت کے دن یعنے خوشبو بہشت کی یعنے
وہ شخص بہشت سے ایسا محروم ہوگا کہ بہشت کی بو بھی اسکو نہ پہنچیگی **فائدہ** بعضون نے لکھا ہی جب بندے اور لوگ محشر کے میدان مین لاوینگے خوشبو بہشت کی انکے
دماغ مین پہنچاوینگے تا مصیبت اور وحشت سے اس مقام کے راحت پاوین اور دل کو انکے تقویت ہووے مگر علم دین کو بغیر متاع حاصل کرنیکے نہ پڑہانے والا
اس خوشبو سے محروم رہیگا رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** ابن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا اور روایت ہی

ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش اور بلند مرتبہ دیوے اللہ اس بندہ کو کہ سنا میرے کلام کو پھر یاد کر لیا اسکو اور محافظت کیا اسکی اور نہ بھولا اسکو اور ادا کیا اسکو یعنے پہنچا دیا اُسے لوگونکو امانت جیسا سنا تھا فرب حامل فقہ غیر فقیہ پھر بہت اٹھانے والے اور یاد رکھنے والے فقہ کے غیر فقیہ ہین ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ اور بہت اٹھانے والے فقہ کے جو فقیہ ہین طرف اس شخص کے جو زیادہ فقیہ ہی اس سے **فائدہ** اس مین یہ اشارہ ہی کہ نقل حدیث کی لفظ کے ساتھ کر دیوے تا جو کہ اس سے زیادہ فقیہ ہوگا اسکے مراد کو پہنچیگا اور نقل حدیث کی معنے کے ساتھ کرنے مین علما کا اختلاف ہی قول مختار وہ ہی کہ جو شخص کہ کلمات کے وارد ہونے کے بھید سے اور عبارت کی ترکیب سے خوب واقف ہو اسکو جائز ہی لیکن افضل اور احوط وہی کہ لفظ کے ساتھ روایت کرے ثلث لا یغل علیہن قلب مسلم تین خصلت ہین کہ عداوت اور خیانت نہین کرتا دل مومن کا جب ہو ان تینون خصلتون پر پہلی خصلت یہ ہی اخلاص العمل للہ خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ تعالی کے یعنے عمل مین نیت ریا اور کسی غرض و عوض کی نرکھے دوسری خصلت یہ ہی کہ والنصیحۃ للمسلمین نصیحت اور نیکی چاہنا مسلمانون کے واسطے اور انکی تائید کرنا تیسری خصلت یہ ہی کہ ولزوم جماعتہم اور لازم کر لینا جماعت کو مسلمانون کے اور ان سے باہر نہونا فان دعوتہم تحیط من ورائہم سو اسواسطے کہ دعا مسلمانون کی شامل ہوتی ہی انکو جو انکے آگے اور پیچھے ہین رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل روایت کیا اسکو شافعی اور بیہقی نے مدخل مین **فائدہ** مدخل بیہقی کی ایک کتاب کا نام ہی ابن مسعود سے ورواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی عن زید بن ثابت اور روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے الا ان الترمذی وابو داؤد لم یذکر ثلث لا یغل علیہن الی آخرہ مگر یہ کہ ترمذی اور ابو داود نے ذکر کیا ثلث لا یغل علیہن کو آخر تک

وعن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تر و تازہ کرے اللہ اس شخص کو کہ سنا ہم سے کوئی بات پھر پہنچا دیا اسکو جیسا کہ سنا ہی اسکو فرب مبلغ اوعی لہ من سامع پھر بہت لوگ کہ پہنچائی گئی ہی انکو حدیث زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھنے والے ہین اسکو سننے والے سے رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ الدارمی عن ابی الدرداء اور روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کیا اسکو دارمی نے ابو درداء سے

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرتے رہو حدیث بیان کرنے کو مجھ سے مگر وہ چیز کہ خوب جانتے ہو کہ مجھ سے ہی تا مجھ پر جھوٹ لگانیکی آفت مین گرفتار نہوگے فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار پھر جو شخص کہ جھوٹ لگاوے مجھ پر جان بوجھ کے پھر چاہئے کہ بنا لیوے اپنے بیٹھنے کی جگہ آگ مین دوزخ کی رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن مسعود وجابر ولم یذکر اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے ابن مسعود اور جابر سے اور نہ ذکر کیا ابن ماجہ نے اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم کو اور باقی اسکی روایت مین پایا

وعنہ قال قال

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے قرآن کی تفسیر و بیان اپنی عقل و قیاس سے پھر چاہیے کہ بنالیوے اپنے بیٹھنے کی جگہ آگ سے دوزخ کی وَفِیْ رِوَایَةٍ اور ایک روایت میں یون آیا ہے مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ جو شخص کہ سخن کہے قرآن میں بغیر علم کے پھر چاہیے کہ بنالیوے اپنی نشست گاہ آگ سے دوزخ کی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ جُنْدُبٍ اور روایت ہے جندب سے **فائدہ** جندب کنیت ہے ابوذر غفاری صحابی کی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے قرآن میں اپنے رای سے پھر برابر حق کہا ہو تو بھی تحقیق اسنے خطا کی یعنے اگرچہ واقع میں اسکا کہنا اتفاقاً برابر حق ہو تو بھی جب قصداً اپنے طرف سے کہا ہے اسپر حکم خطا کا ہے اور ان مجتہد کا حال اسکے خلاف ہے کہ اسنے اگرچہ خطا کرے تو بھی ثواب پاتا ہے **فائدہ** قرآن شریف کے بیان میں ایک تفسیر ہوتی ہے دوسری تاویل تفسیر وہ ہے کہ مضبوط کہے کہ ارادہ اللہ کا اس میں یہی ہے یہ بات بغیر نقل کرنے ائمہ اہل تفسیر کے کہنا درست نہیں اور تاویل وہ ہے کہ بطور احتمال کے کہنا کہ ہو سکتا ہے یہی مراد ہوگی اگر علم عربی قواعد اور شرع کے قوانین سے واقف ہو تو یہ کہنا درست ہے واللہ اعلم رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا جدال اور شک کرنا قرآن میں کفر ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَدَارَءُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے نقل کیا عمرو کے دادا سے کہا اسنے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو بحثتے تھے قرآن میں فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا تب فرمایا حضرت نے نہ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے مگر اسی حال سے ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ ملا دیے کتاب کو اللہ کی اسکے بعضے کو بعضے یعنے باہم آیات کے تناقض سمجھے کہنے لگے کہ یہ آیت اسکے خلاف ہے و وہ آیت اسکے خلاف وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ یُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا نازل ہوئی ہے کتاب اللہ کی مگر سچے کرتی ہے اسکے بعض نے بعضے کو فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ سو نہ جھٹلاؤ اسکے بعضے کو بعضے سے فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا پھر جو کچھ جانو تم اسکی کتاب پھر بیان کرو وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ اور جو کچھ کہ نجانو تم پس پہنچاؤ اسکو جاننے والے کیطرف یعنے اللہ اور رسول کے اسکو چھوڑو تو بعضون نے کہا ہے کہ جاننے والے سے مراد وہ عالم ہے کہ کتاب و تفسیر سے واقف ہو سو اس سے پوچھو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتارا گیا قرآن سات حرفون پر **فائدہ** اکثر شارح حدیث کے کہتے ہیں کہ مراد سات حرف سے سات لغت ہیں یعنے سات زبانیں جو عرب میں فصاحت سے مشہور تھے لغت قریش کی اور طی کی اور ہوازن کی اور اہل یمن کی اور ثقیف کی اور ہذیل کی اور بنی تمیم کی کہتے ہیں کہ پہلے قرآن شریف نازل ہوا لغت پر قریش کی جو زبان حضرت کی تھی سب عربون پر اسکا پڑھنا دشوار ہوا حضرت نے اللہ رب العالمین سے التماس کی کہ اسباب میں وسعت ہو جاوے حکم ہوا کہ ہر شخص اپنی لغت سے قرآن پڑھا کرے اسیطرح زمانے تک امیر المومنین عثمان رض کے پڑھتے چلے آتے

تھے حضرت عثمان نے اس قرآن کو کہ زید بن ثابت نے حکم سے ابوبکر صدیق اور تجویز سے عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے جس لغت پر لکھا تھا بحال رکھا اور اسکو لکھا لکھا کر اہل اسلام کے ملکوں میں شائع فرمایا اور دوسرے لغات کی موقوفی کا حکم کر دیا اسواسطے کہ لوگوں میں مختلف لغات کے سبب اختلاف پڑنے لگا اور ایک دوسرے کی تکفیر کرنا شروع کیا اور اس قرآن میں دوسرے لغات کچھ رہ گئے سو اسکے رہنے پر صحابہ کا اتفاق ہوا بعضوں نے کہا ہے کہ سات حرفوں سے مراد سات قراتیں ہیں کہ متواتر چلے آتے ہیں اور ان سب پر حکم قرآن کا صادق آتا ہے کہ نماز اس سے صحیح ہوتی ہے اور جنابت اور حدث والا اسکو نہ چھوا چاہئے بعضوں نے کہا ہے کہ سات حروف سے مراد سات قسم ہیں جو قرآن انکو شامل ہے امر اور نہی قصے اور امثال اور وعظ اور وعدہ اور وعید بعضوں نے کہا کہ وہ ساتوں قسم یہ ہیں عقائد اور احکام قصے اور اخلاق اور امثال اور وعدہ نیکوں کی جزا کا اور وعید بدوں کی سزا کی **لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ** واسطے ہر آیت کے ان ساتوں حرفوں سے کہ جسپر قرآن نازل ہوا ہے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور بعضے کتابوں میں لكل آية منها آیا ہے یہ معنا ہوتا ہے کہ واسطے ہر آیت کے قرآن کی آیتوں سے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے **فائدہ** مراد ظاہر سے جو کچھ کہ زمانے کے لوگ سمجھ سکتے ہیں اور باطن جسکو خاص بندے اللہ کے پاتے ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ظاہر سے ایمان لانا اسپر اور مراد باطن سے عمل کرنا اسپر یا یہ مراد ظاہر سے تلاوت کرنا اور مراد باطن سے اسکو سمجھنا **وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ** اور واسطے ہر ایک کے یعنے ظاہر اور باطن کو ایک ایک حد ہے اور ہر حد کو ایک مقام بلند ہے اس مقام پر ترقی کرنے سے آگہی ہوتی ہے اس حد پر **فائدہ** اطلاع ظاہر قرآن کا سیکھنا ان علوم کا ہے کہ جن سے قرآن کا معنا سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے نزول کے سببوں کو پانا اور ناسخ اور منسوخ کو سمجھنا مطلع باطن قرآن کا ریاضت اور عمل کرنا دل اور روح کو صفا رکھنا **رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** روایت کیا اسکو شرح سنت میں

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول علم دین کے تین ہیں پہلا **اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ** آیت جو محکم ہے **فائدہ** آیہ سے تخصیص قرآن کی ثابت ہوتی ہے اور محکم کہنے سے متشابہات سب نکل جاتی ہیں اور محکم وہ ہے کہ اسکے معنے میں کسیطرح کا احتمال اور شبہہ نہو یعنے پہلا قسم علم کا کتاب اللہ کی ہے اور اس میں مقصود آیات محکمات ہیں نہ متشابہات انواسطے کہ متشابہات تاویل طلب ہیں اور انکی تاویل اللہ خوب جانتا ہے دوسرا **اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ** یا سنت جو ثابت ہے **اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ** یا وہ فریضہ جو برابر ہے کتاب اور سنت کے یعنے تیسرا قسم اجماع اور قیاس ہے **فائدہ** اجماع کو فرض اسواسطے فرمایا کہ عمل کرنا اسپر واجب ہے جیسا کہ کتاب اور سنت پر خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ اصول دین کے چار ہیں کتاب و سنت اجماع اور قیاس **وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ** اور جو علم کہ ہے سوا اسکے پس وہ زاید ہے اور بیکار ہے **رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ نہ کہتا ہے مگر امیر **اَوْ مَأْمُوْرٌ** یا وہ شخص کہ حکم کیا ہے جسکو امیر نے پھر وہ بھی حکم میں حاکم کے ہے **اَوْ مُخْتَالٌ** یا مکار اور مغرور کہ نفسانی خواہش اور ریاست کے غرض سے وعظ کہتا ہے **فائدہ** بے اجازت امام کے وعظ و نصیحت نکیا چاہئے کسیکو اسلیئے کہ امام رعیت کے حال سے خوب واقف ہے اور اپنی رعیت پر مہربان ہے اگر مناسب جانیگا تو آپ خود کہیگا یا اپنے طرف سے دیانتدار عالم کو مقرر کر دیگا جانا چاہئے کہ سجادہ پر بیٹھنے کو وعظ و ارشاد و ہدایت کیواسطے بے اجازت و خلافت مشایخ کے بیٹھنا درست نہیں جیسا اہل بدعت و جہالت کرتے ہیں حدیث کے بعضے شارحوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث خطبے کے باب میں وارد ہے کہ امام پڑھا چاہئے یا وہ شخص کہ جسکو امام کا حکم ہے **رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ**

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ مَرَّاحٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٍ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور روایت کیا اسکو دارمی نے عمرو بن شعیب سے نقل کیا اپنے باپ سے اپنے عمرو کے دادا سے اور روایت میں مرّاح ہے بدلے او مختال کے مراد یہی مراد کا اصرار یا کرنے والا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فتوی دیا بغیر علم کے گناہ اسکا اس شخص پر ہے جو اس فتوے کو طلب کیا ہے **فائدہ** اُفتی کو جب صیغہ معروف سے پڑہیں تو معنا ہوتا ہے اگر صیغہ مجہول سے پڑہیں تو اسکا معنا یون ہے کہ جو شخص کہ فتوی دیا گیا بغیر علم ہو تو گناہ اسکا اس شخص پر ہے جو اسکو فتوی دیا ہے وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ اور جو شخص کہ حکم کرے اپنے بھائی کو کہ مشورت کی اسکے ساتھ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ کسی کام میں کہ جانتا ہے خوبی اسکی سوا اس کام کے فَقَدْ خَانَهُ پس تحقیق خیانت کیا اسکی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ اور روایت ہے معویہ سے کہا اسنے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اغلوطات سے **فائدہ** اغلوطات جمع ہے اغلوطہ و غلوطہ کا اغلوطہ وہ علم ہے کہ جس سے کسیکو غلطی اور دہوکا دیتے ہیں اور اسکو مغالطہ بھی کہتے ہیں اگر اپنی فضیلت کے اظہار کے واسطے اور دوسرے کو شرمندہ اور رسوا کرنیکے لیے کسیکو مغالطہ دینا حرام ہے اسواسطے کہ وہ باعث ہوتا ہے فساد اور عداوت کا اگر کسی نے کسیکو مغالطے میں ڈالا اسنے اسکو مغالطہ دیا تو جایز ہے جیسا امام شافعی نے امام ابویوسف کے ساتھ مجلس میں ہارون رشید کی کیا تہا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرایض و قرآن کو اور سکھلاؤ تم لوگوں کو فَإِنِّي مَقْبُوضٌ پہر اسواسطے کہ میں قبض کیا جاتا ہوں اور رحلت کرتا ہوں دنیا سے **فائدہ** فرایض وہ احکام ہیں جن پر عمل کرنا فرض و لازم ہے جنکا بیان قرآن میں انکا ذکر فرمایا یا تو وہ احکام ہیں جو حدیث میں آئے ہیں بعضوں نے فرایض سے علم تقسیم میراث کا مراد لئے ہیں رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ اور روایت ہے ابودردا صحابی سے کہا اسنے تہے ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر اٹہایا حضرت نے اپنی مبارک نظر آسمان کی طرف اور تیز تیز آسمان کی طرف دیکھنے لگے گویا منتظر ہو رہے تہے وحی کے پہر آئی وحی حضرت کے رحلت کی ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ پہر فرمایا حضرت نے یہہ وہ وقت ہے کہ چہین لیا جاتا ہے اس میں علم اور وحی لوگوں سے یہاں تک قدرت نہ پاوینگے علم سے کسی چیز پر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ روایت آئی ہے ابوہریرہ سے یعنے ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت نے اسطرح فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ مارینگے لوگ جگر و نکو اونٹوں کے یعنے قریب ہے کہ نکلینگے اور بڑا سفر کرینگے يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ طلب کرتے ہوئے علم کو فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ پہر نہ پاوینگے کسیکو زیادہ جاننے والا عالم مدینے کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي جَامِعِهِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اپنی جامع میں قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ کہا سفیان بن عیینہ نے جو بڑے فقیہ تہا امام مالک کا مراد حضرت کی عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہے وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اور مانند اسکے نقل کی گئی ہے عبدالرزاق سے جو بڑے محدث تہے یعنے عبدالرزاق نے بھی کہا ہے کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک ہے وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى کہا اسحاق بن موسی نے جو شاگرد تہا سفیان بن عیینہ کا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ

الزَّاهِدُ سنا مین نے ابن عیینہ کو کہ کہا اسنے کہ وہ عالم مدینہ جو حدیث مین آیا ہی وہ عمری زاہد ہی **فائدہ** عمری زاہد اپنے وقت کے بڑے عالم اور زاہد تھے اولاد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہین وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور نام عمری زاہد کا عبد العزیز بن عبد اللہ ہی **فائدہ** ترمذی اور عبد الرزاق نے کہتے ہین کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہی کہ وہ عالم مدینہ امام مالک بن انس ہی اور اسحاق بن موسی نے کہتا ہی کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہی کہ وہ عالم مدینہ عبد العزیز بن عبد اللہ عمری زاہد ہی غرض عالم مدینہ کی تشخیص کسی پر کر دینا ممکن نہین ہر ہر نے اپنے قیاس سے کہا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اس حدیث مین حال آخر زمانہ کا بیان فرمایا ہی کہ علم دین کا جہان سے گم ہو جاویگا سوا مدینہ منورہ کے کسی جگہہ پر عالم نرہیگا واللہ اعلم **وعنه** اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس مین جو کچھ کہ جانتا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حدیث ہی قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا فرمایا رسول نے بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا پیدا کرتا ہی واسطے تائید اس امت کی اخیر مین ہر صدی کی ایسے شخص کو کہ تازہ کردیوے اس امت کیواسطے اسکا دین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ اکثر لوگ ایسا سمجھے ہین کہ مراد اس سے ایک شخص ہی امت سے ہر صدی ہوتا ہی جو دین کی تائید کرتا ہی اور سنت کو تقویت دیتا ہی اور بدعت کو دور کرتا ہی اور علم کو جہان مین رواج دیتا ہی اور کلمہ اسلام کی بلندی مین کوشش کرتا ہی چنانچہ فلانے صدی مین فلانا اور فلانے صدی مین فلانا ہوتا آیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ افضل وہ ہی کہ تخصیص نکرے عالمون اور فقیہون پر منحصر نہین بلکہ بادشاہان اور قاریان محدثان اور زاہدان غیرہ سب کو شامل ہی واللہ اعلم **وعن** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ اور روایت ہی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھاتے ہین اور یاد کر لیتے ہین اس علم کو یعنے قرآن اور حدیث کے علم کو مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ پیچھے آنیوالی جماعت سے اسکے عادل يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ دور کرتے ہین اس علم سے تغیر کو حد سے بڑھنے والون کے دین کے کام مین وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ اور دور کرتے ہین جھوٹ لگانے کو اہل باطل کے وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ اور دور کرتے ہین تاویل کو جاہلون کے رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اپنی کتاب مدخل مین بطور مرسل کے من حدیث بقیة بن ولید عن معان بن رفاعة عن ابراهیم بن عبد الرحمن العذری حدیث سے بقیہ بن ولید کے اسنے نقل کیا معان بن رفاعہ سے اسنے نقل کیا ابراہیم بن عبد الرحمن العذری سے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہی ذکر کرینگے ہم حدیث کو جابر کی جسمین یہ لفظ ہی نہین شفا نادانی کی مگر پوچھنا باب تیمم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے

معاذ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اور روایت ہی حسن سے بطور مرسل کے جو شخص کہ آوے اسکو موت اس حالت مین کہ وہ طلب کرتا ہی علم کو لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ تا زندہ اور تازہ کرے اس علم سے دین اسلام کو نہ کہ مال اور مرتبہ دنیا کا پیدا کرنے اور نہ نفس کی خواہشون کے لذات پانے فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ پس درمیان اسکے اور درمیان نبیون کے ایک ہی درجے کا فرق ہی بہشت مین یعنی وہ انبیا علیہم السلام کے سامنے ایسی قربت رکھتا ہی کہ ایک ہی درجے کا فرق رہتا ہی اس مین اور نبیون مین رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **وعنه** مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اور بھی روایت ہی حسن سے بطور ارسال کے

کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دو شخص کا تھے بنی اسرائیل میں احدہما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس
الخیر ایک اُن دونوں میں سے تھا عالم پڑھتا فرض نماز پھر بیٹھتا اور سکھلاتا لوگوں کو علم والآخر یصوم النہار ویقوم اللیل اور دوسرا شخص دن کو روزہ
رکھتا اور شب کو بیدار رہتا اور نماز پڑھتا تھا **فائدہ** یہہ دوسرا شخص بھی علم میں اس پہلے سے کم ہوگا یا برابر لیکن اسکے اوقات بعد ادائے فرایض کے لوگوں کی تعلیم میں
گذرتے تھے اور اسکے اوقات فقط عبادت میں ایّہما افضل کون ان دونوں میں افضل ہی اور زیادہ ثواب پاتا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فضل ہذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النہار ویقوم اللیل کفضلی
علی ادناکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اُس عالم کی جسنے فرض نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھلاتا تھا اس عابد پر جسنے دن کو روزہ رکھتا
تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا ایسی ہی جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی پر رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے **وعن** علی رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین مرد فقیہ ہی دین میں ان احتیج الیہ نفع اگر احتیاج لایا جاوے اسکے پاس فائدہ پہنچاتا ہی لوگوں کو
وان استغنی عنہ اغنی نفسہ اگر بے پروائی کی جاوے اس سے بے پروا کرتا ہی اپنے کو ان سے رواہ رزین روایت کیا اسکو رزین نے **فائدہ**
خلاصہ اس حدیث کا یہہ ہی کہ عالم کو چاہیے کہ اپنے کو خلایق کا محتاج نہ بناوے اور انکی مصاحبت نہ چاہے اور ان سے طمع نہ رکھے اگر کوئی اسکے پاس احتیاج لاوے
علم کی اسکو فائدہ پہنچاوے اگر کوئی اسے استفادہ نہ کرے تو آپ بھی خلایق سے بے نیاز رہے اللہ کی عبادت اور کتاب کے مطالعہ و تصنیف میں
مشغول رہے **وعن** عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ اور روایت ہی عکرمہ تابعی سے کہ تحقیق ابن عباس نے فرمایا
بولو وعظ لوگوں کو ہفتے میں ایکبار فان ابیت فمرتین پھر اگر انکار کرتا ہی تو ایکبار وعظ کرنے سے اور زیادہ کہنا چاہتا ہی تو کہہ ہفتے میں دو بار فان اکثرت
فثلث مرار پھر اگر بہت کہنا چاہتا ہی تو کہہ ہفتے میں تین بار اور زیادہ تین بار سے مت کہہ کہ لوگ ملول ہو جاوینگے ولا تمل الناس ہذا القرآن
ملول مت کر لوگوں کو اس قرآن سے اسلیئے کہ قرآن میں شوق و ذوق مطلوب ہی ولا الفینک تاتی القوم وہم فی حدیث من حدیثہم اور چاہیے
کہ پاؤں میں تجھکو اس حالت پر کہ آوے تو لوگوں پاس اور وہ کسی باتیں میں ہیں اپنے باتوں میں سے فتقص علیہم فتقطع علیہم حدیثہم فتملہم پھر
قصہ اور وعظ کہے تو انپر پھر کاٹ دیوے تو انپر انکی بات پھر انکو ناخوش کر دیوے تو ولکن انصت فاذا امروک فحدثہم وہم یشتہونہ ولیکن خاموش بیٹھا
رہ پھر جب التماس کریں تجھ سے تب کہہ انکو وعظ حالانکہ وہ خوش ہیں تیرے وعظ کہنے کو **فائدہ** لوگ جب چاہتے ہوں تب وعظ کہنا چاہیے اسواسطے کہ اسوقت
پر وعظ کہنے سے انکی باتوں میں خلل آجاویگا اگر وہ باتیں دین کے امور میں ہوں تو انکا منقطع کرنا اچھا نہیں اگر دنیا کی ہوں تو شاید بشریت کے تقاضے سے ناخوش ہو جاویں اور وعظ
وقرآن سے ملول ہو جاویں تو گنہگار ہو جاوینگے اور ہیبت دین کی دل سے نکل جاویگی وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ اور چھوڑ دو موزونی اور سجع
کو دعا میں پرہیز کر اس سے فانی عہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک پھر تحقیق میں نے پایا ہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکے اصحاب کو نکرتے تھے یہہ یعنی سجع دعا میں **فائدہ** دعا میں حضور دل کا اور عاجزی چاہیے پھر دعا میں بتکلف موزونی
کرنا اسکا مانع ہی اور بعضے ادعیہ ماثورہ میں جو سجع آگیا ہے بے قصد و تکلف واقع ہوا ہی رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن**
واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر اور روایت

ہی واثلہ بن اسقع صحابی ہے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم دین کا پھر پاوے اسکو تو ہین اسکے واسطے دو حصے ثواب کے یعنے اسکو دو ثواب ملتے ہین ایک علم کے تحصیل کی مشقت کا دوسرا عمل کا جو بسبب اس علم کے کریگا فَاِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ پھر اگر نہ پایا اسنے علم تو ہوتا ہی اسکو ایک حصہ ثواب سے **فائدہ** علم طلب کیا حاصل ہوگیا تو نور علی نور اگر حاصل نہوا طلب علم مین ہی مر گیا تو بھی سعادت پایا سے

وصل و لہ بھی نہو گر حاصل تو شرط یاری ہی طلب مین مرنا

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ان چیزون سے جو پہنچتی ہے مسلمانکو اسکے عمل سے اور اسکے حسنات سے بعد مرنے اسکے عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ علم ہے کہ جانا اسکو اور پھیلایا اسکو یعنے سکھلایا اسکو اور فائدہ بخشا اس سے لوگونکو وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اور بیٹا پرہیزگار کہ چھوڑ گیا اسکو دنیا مین اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ یا مصحف کہ ورثہ کر دیا اسکو یا وقف کر دیا اپنی حیات مین اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ یا ایک مسجد کہ بنایا اسکو اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ یا ایک گھر کہ واسطے مسافرون کے بنا دیا اسکو اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ یا کوئی نہر جاری کرا دیا اسکو اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ یا کوئی صدقہ کہ نکالا اسکو اپنے مال سے حالت تندرستی اور حیات مین اپنے تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ پہنچتا اسکو ان چیزون کا ثواب بعد مرنے اسکے **فائدہ** پہلے ایک حدیث مین فرمایا تھا کہ علم اور فرزند اور صدقہ جاریہ اسکا ثواب بعد موت کے بھی منقطع نہین ہوتا اس حدیث مین سات چیز فرمایا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ علم اور فرزند کے بعد جو کہ ذکر کیا ہے سب صدقہ جاریہ مین داخل ہے تو تین ہی چیز ہوئے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ عَائِشَةَ** اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ کہا انہون نے سنی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا وحی بھیجا میری طرف جو شخص کہ چلے ایک راہ طلب مین علم کے آسان کرتا ہے اسکو اللہ راہ بہشت کی وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ اور جو شخص کہ نکال لیا مین نے اسکے دونون آنکھ دنیا ہو مین اسکے جزا مین بہشت وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ اور زیادتی علم مین بہتر ہے زیادتی عبادت مین وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ قیام اور مضبوطی دین کی ورع ہی **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ ورع کا مرتبہ تقوی سے بھی بڑا ہے اسواسطے کہ حرام سے پرہیز کرنا تقوی ہے اور شبہے سے بھی پرہیز کرنا ورع ہے بعضون نے کہا ہے کہ تقوی کاملتر ہے ورع سے بھی صحیح وہ ہے کہ دونون کا معنا ایک ہی ہے رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی شعب الایمان مین **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ اِحْيَائِهَا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے پڑھنا علم ایک ساعت بہتر ہے رات سے کہ زندہ کرے اسکو اور تمام رات نماز پڑھے **فائدہ** احیاء اللیل کے دو معنے ہوتے ہین پہلا رات کو زندہ کرنا اسواسطے کہ جس رات مین جاگ کر عبادت کرتے ہین وہ رات گویا زندہ ہی ہے اور جو رات کہ اسمین سو جاتے ہین وہ رات گویا مردہ ہی دوسرا یہ کہ اپنے کو زندہ کرنا رات مین اسواسطے کہ رات مین بیدار رہا گویا اپنے کو زندہ رکھا ہی اور سو جانا گویا اپنے کو مردہ بنا دینا ہے رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے فرمایا دو

[illegible]

مجلس میں اپنی مسجد میں بیٹھے صحابہ کی دو جماعت دو جگہ پر مسجد نبوی میں بیٹھے تھے ایک جماعت دعا میں مشغول تھی دوسری مذاکرہ علم کا کر رہی تھی فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ فرمایا حضرت نے دونوں مجلس شغل میں نیک کام پر وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ لیکن ایک مجلس ان دونوں میں سے افضل ہے دوسری سے اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ لیکن یہ جماعت جو دعا میں مشغول ہے پس پکارتے ہیں اللہ کو اور رغبت کرتے ہیں اسکی طرف اور اپنی مراد چاہتے ہیں انکا مقصود حاصل ہونا اللہ کی مشیت پر ہے پھر اگر چاہے تو دیتا ہے انکو اور اگر چاہے تو منع کرتا ہے ان سے اور نہ دیتا ہے انکو وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ لیکن وہ گروہ جو مشغول ہے علم کی مذاکرہ میں پھر سکھلاتے ہیں فقہ یا علم اور سکھلاتے ہیں جاہل کو انکا فایدہ نقد ہے دوسروں کو پہنچتا ہے فَهُمْ اَفْضَلُ یہ جماعت افضل ہے پہلی جماعت سے وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا فرمایا حضرت نے اور نہ بھیجا گیا ہوں میں مگر علم سکھلانے اور تعلیم کرنے ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ پھر بیٹھ گئے حضرت نے درمیان ان لوگوں کے جو علم کا مذاکرہ کرتے تھے رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **فائدہ** اس سے کیا بڑی فضیلت جانیے کہ حضرت نے اپنے کو اہل علم میں شمار فرما کر انکے ساتھ بیٹھ گئے

وعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا اور روایت ہے ابو درداء سے کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے حد علم کا کہ جسکو پہنچے مرد تو فقیہ ہو جاوے یعنے علم میں کہاں تک پہنچنے سے مرد فقیہ کہلاتا ہے اور ثواب فقیہوں کا پاتا ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے اور پہنچاوے میری امت پر چالیس حدیث انکے دین کے کام میں سے اٹھاتا ہے اسکو اللہ قیامت کے دن فقیہ کر کے یعنے وہ جماعت میں فقہا کے داخل رہیگا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا اور ہونگا میں اسکے واسطے قیامت کے دن شفاعت کرنے ہارا اور گواہی دینے والا اسکی طاعت پر

وعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہے زیادہ بخشش اور کرم کرنے والا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ عرض کئے صحابہ نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ فرمایا حضرت نے اللہ ہے زیادہ بخشش کرنے والا بخشش میں پھر میں ہوں زیادہ بخشش کرنے ہارا بنی آدم میں وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ اور زیادہ بخشش کرنے والا انسانوں میں میرے بعد وہ شخص ہے کہ سیکھا علم پھر پھیلایا اسکو تعلیم کرنے اور تصنیف کرنے یا کتابت کرنے سے يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ آتا ہے وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایسے امیر کے جسکے ساتھ تابعان اور خادمان ہوتے ہیں اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً یا فرمایا کہ آویگا تن تنہا مانند ایک جماعت کے **فائدہ** اس شخص کو خلایق کی نظر میں ایسی عزت اور بزرگی اور شان و شوکت ہوگی کہ اسکا تنہا آنا ایک جماعت کے برابر نظر آویگا

وعنه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ اور بھی روایت ہے انس بن مالک سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریص ہیں کہ سیر نہیں ہوتے مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ ایک حریص ہے علم میں سیر نہیں ہوتا اس سے کتنا ہی علم حاصل کرے وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا اور دوسرا حریص ہے دنیا میں کبھی سیر نہیں ہوتا دنیا سے رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا بیہقی نے ان تینوں حدیث کو شعب الایمان میں وَقَالَ اور کہا بیہقی نے قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ ذکر ہوا ہے امام احمد نے حدیث میں ابو درداء کی جو فضیلت چہل حدیث کی اور جو

اللہ و رسولہ اعلم

ہی هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ یہ حدیث ہی مشہور بیچ لوگون کے اور نہین ہی اسکے لئے اسناد صحیح **وَعَنْ** عَوْنٍ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا اور روایت ہی عون سے کہا اسنے کہ فرمایا عبداللہ ابن مسعودؓ نے دو حریص
نہین سیر ہوتے ایک صاحب علم دوسرا اہل دنیا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اور دونون حرص کے برابر نہین ہین أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَأَمَّا صَاحِبُ
الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ لیکن صاحب علم پھر زیادہ کرتا ہی خوشنودی اللہ کی ولیکن صاحب دنیا پھر نہایت کو پہنچتا ہی سرکشی اور عصیان مین ثُمَّ قَرَأَ پھر پڑہا عبداللہ نے
صاحب دنیا کے باب مین یہ آیت كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰى کوئی نہین آدمی سرکشی کرتا ہے اسسے کہ دیکھتا ہی آپ کو محفوظ قَالَ قَالَ
الْآخَرُ کہا عون نے بولا عبداللہ نے دلیل صاحب علم کے حق مین إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ نہین ڈرتے اللہ کو اسکے بندون مین سے مگر علم والے رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ
فِي الدِّيْنِ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضے لوگ میری امت کے فقہ سیکھینگے یعنی فقیہ ہونگے دین مین وَيَقْرَءُوْنَ
الْقُرْآنَ اور پڑہینگے قرآن وَيَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ اور کہینگے آتے ہین ہم امیرون پاس اور پاتے ہین ہم کچھ انکی دنیا سے
وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا اور کنارہ پکڑتے ہین ہم انسے اپنے دین کے ساتھ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نہین ہوتا ہی یہ یعنے علم دین کا سیکھنا اور امیرون سے تقرب
پیدا کرنا اور انکی تقرب سے سوا ضرر اور خرابی کے اور کچھ فائدہ نہین كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ جیسا کہ چنا نہین جاتا ہی قتاد سے مگر
کانٹے **فائدہ** قتاد ایک خاردار جھاڑ کا نام کہ جسمین میوہ نہین ہوتا كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا اسیطرح حاصل نہین ہوتا ہی تقرب
سے امیرون کے مگر خرابی اور حسرت **فائدہ** إِلَّا حرف استثنا کا ہی اسکے مستثنیٰ کو ذکر نفرمایا قرینے پر چھوڑ دیا اس مین یہ اشارہ ہی کہ
امیرون کے تقرب مین دین کی ایسی مضرت ہی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا کہا محمد بن صباح نے جو استاد
شیخ ہی بخاری و مسلم اور ابوداؤد اور احمد کا گویا کہ ارادہ رکھا اس مستثنیٰ سے جو محذوف ہین گناہ ہین یعنے امیرون کے تقرب سے حاصل نہین ہوتا
مگر گناہ اور خطائین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ
صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوْا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا اسنے کہ اگر اہل علم نگہبانی
کرتے علم کی اور اسکو بچاتے اور رکھتے علم کو اسکے اہل اور قابل کے پاس تو البتہ بہتر اور سردار ہوتے بسبب علم کے اپنے زمانے والون کے **فائدہ**
علم کی عزت کرنے سے علم بھی اسکی عزت کرتا ہی وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ دُنْيَاهُمْ ولیکن علم والون نے خرچ کیا علم کو دنیا
دارون کے لئے تاکہ پاوین علم کے بدلے کوئی چیز انکی دنیا سے فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ پھر ذلیل ہوگئے انکی نظر مین سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّ دُنْيَاهُ سنا مین نے تمہارے نبی کو درود ہو اللہ کا
انپر اور سلام فرماتے تھے جو شخص کر دیوے اپنے سب قصد کو ایک قصد قصد اپنی آخرت کا کفایت کرتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ مقصود دنیا کو اسکے
وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا اور جو شخص کہ پریشان کر دیوے اسکو قصدین احوال دنیا کے لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ
أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ پروا نہین کرتا اللہ تعالیٰ کہ کسی ایک جنگل مین وادیون مین سے دنیا کے ہلاک ہوجاوے وہ شخص رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن مسعودؓ سے یہان تک وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ

الهموم الی آخرہ اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے انکے قول من جعل الهموم سے اُسکے آخر تک اور اول حدیث کو روایت نکیا و
عن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان اور روایت ہے اعمش تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی فراموشی ہے **فائدہ** حضرت نے آگہی فرماتے ہیں کہ اُن کاموں سے جن سے فراموشی علم کی ہو جاوے دور رہا کریں
دنیا اور نفس کی خواہشوں اور عصیان میں مبتلا ہونے سے علم فراموش ہو جاتا ہے جیسا کہ امام شافعی نے اپنے شعر میں فرمایا ہے جسکا ترجمہ نظم سے یہہ ہے
شکایت میں نے اپنے حافظے کی ٭ جو کیا خدمت میں اپنے مقتدا کی ٭ کہا مجھکو کہ ای فرزند دلبند ٭ سعادت پا تو کر ترک معاصی ٭ کہ ہیگا علم اک فضل الہی ٭ نہ حاصل
کر سکیگا اسکو عاصی ٭ واضاعتہ ان تحدث بہ غیر اہلہ اور ضایع کرنا علم کا یہہ ہے کہ بولے اور سکھلاوے تو علم نااہل کو اسکے رواہ الدارمی مرسلاً
روایت کیا اسکو دارمی نے مرسل وعن الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر
اور روایت ہے احوص بن حکیم تابعی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے پوچھا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بدلوگوں میں کون ہے فقال لا
تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر تب فرمایا حضرت نے نہ پوچھو مجھکو شر سے اور پوچھو مجھکو خیر سے یقولہا ثلثا فرمایا حضرت نے
یہہ کلمہ تین بار **فائدہ** مخصوص بدوں کا حال بیان کرنا حضرت کو خوش نہ آیا جب بیان کیا تو اسکے ساتھ نیکوں کا حال بھی بیان فرمایا ثم قال الا ان شر الشر
شرار العلماء پھر فرمایا سنتے ہو بہت بد بدوں میں بد عالم ہیں وان خیر الخیر خیار العلماء اور تحقیق بہت نیک نیکوں میں نیک عالم لوگ ہیں **فائدہ**
عالم بد ہو تو نہایت بد اور نیک ہو تو نہایت نیک اس واسطے ہے کہ وہ متبوع ہے اور لوگ اسکے تابع تو نیکی اور بدی اسکی خلایق میں سرایت کرتی ہے رواہ الدارمی
روایت کیا اسکو دارمی نے وعن سفیان ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لکعب اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہ تحقیق
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کعب احبار کو من ارباب العلم کون ہیں صاحبان علم **فائدہ** رب کہتے ہیں مالک کو سو کون ہیں مالک اور مستحق
علم قال الذین یعملون بما یعلمون کہا کعب نے ارباب علم وے ہیں جو عمل کرتے ہیں جسکا علم رکھتے قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء
پوچھا حضرت عمر نے پھر کس چیز نے نکال دیتی نور و برکت کو علم کے دلوں سے عالموں کے قال الطمع کہا کعب نے طمع مال و دنیا کی رواہ الدارمی روایت کیا اسکو
دارمی نے وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ اور روایت ہے ابو درداء سے کہا اسنے
کہ تحقیق بہت بدلوگوں میں سے اللہ کے پاس مرتبے میں قیامت کے دن عالم لا ینتفع بعلمہ وہ عالم کہ فایدہ نہیں لیتا اپنے علم سے اور اسپر عمل نہیں کرتا
فائدہ اگر ینتفع کو مجہول کے صیغے سے پڑہیں تو یہہ معنا ہوتا ہے وہ عالم کہ فایدہ نہیں لیا جاتا ہے جسکے علم سے یعنے وہ عالم کہ تعلیم اور تدریس
اور تصنیف اور امر معروف اور نہی منکر کو ترک کر دیا ہے قیامت کے دن اللہ کے پاس مرتبے میں نہایت بد ہے رواہ الدارمی روایت کیا اسکو
دارمی نے وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ہل تعرف ما یہدم الاسلام اور روایت ہے زیاد بن
حدیر تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا عمر رض نے کیا جانتا ہے تو کس چیز نے توڑتی ہے اور ویران کرتی ہے بنائے مسلمانی کو قلت لا کہا میں مجھکو معلوم
نہیں قال یہدمہ زلۃ العالم فرمایا عمر نے توڑتی ہے بنیاد اسلام کی لغزش عالم کی اور گناہ کرنا اسکا وجدال المنافق جھگڑنا منافق
کتاب میں اللہ کی تا اسلام میں فساد پڑ جاوے وحکم الائمۃ المضلین اور حکم کرنا گمراہ امیروں کا اپنی خواہش اور شہوت کے مطابق پھر لوگ
ان کے جبر سے اسکو قبول کر لیوینگے رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے وعن الحسن قال العلم علمان اور

روایت ہی حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ علم دو علم ہین فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ پھر ایک علم ہی دل مین سو یہہ علم نفع دینے والا ہی وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ اور دوسرا ایک علم ہی زبان پر کہ دل پر اثر نہین کرتا ؎ علم جب لب پر رہے تو یار ہو ؎ علم جب تن پر گرے تو مار ہو فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ پھر یہہ علم جو زبان پر ہی حجت ہی اللہ عزت و بزرگی والے کی بنی آدم پر یعنے بنی آدم کو الزام دیویگا اور کہیگا کہ مین تمکو علم دیا تھا کس لئے تمنے اسپر عمل نکیا **فائدہ** اسیواسطے کہے گئے ہین گمراہ جاہل پر ایک افسوس اور گمراہ عالم پر ستر افسوس کہ جان بوجھ کر گمراہی مین پڑا ہی رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **فائدہ** عارف باللہ شیخ احمد ابن عطاء اللہ اسکندری نے کتاب حکم مین کہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ سینے مین اپنے شعاع کو پھیلا دیوے اور دل کی تنگی کو نکال دیوے اور بعضون نے کہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ نرمی اور صفائی دل مین پیدا ہو کہ جسکے سبب آدمی دنیا مین زہد اختیار کرتا ہی اور اسکو خوف و رجا پیدا ہوتا ہی یہہ علم بہشت سے نزدیک کرنے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہی یہہ علم ایک نور الٰہی ہی اللہ نے دل مین جس بندے کے چاہتا ہی ڈالتا ہی حاصل الکلام علم دو قسم کا ہی ایک علم معاملہ کہ جسکے ساتھ عمل علاقہ رکھتا ہی دوسرا علم مکاشفہ کہ وہ نتیجہ ہی عمل کا پہلے کو علم دراست دوسرے کو علم وراثت کہتے ہین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ یاد کر لیا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ظرف علم کے **فائدہ** ظرف علم کا وہ ہی کہ جسمین علم جمع ہووے دو ظرف علم کے یعنے دو نوع کے علم کہ ایک علم جسکو شامل ہی دوسرے مین وہ نہین فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ ولیکن ایک کو ان دونون مین سے پھر پھیلا دیا ہون مین تم مین وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ ولیکن دوسرا علم اگر پھیلا دون اور ظاہر کرون مین اسکو تو کاٹا جاتا ہی یہہ حلق یعنے راہ طعام گذرنے کی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** مراد پہلے علم سے علم احکام اور اخلاق کا ہی کہ یہہ علم مشترک ہی خاص و عام کے درمیان اور دوسرے علم سے مراد علم اسرار ہی کہ اغیار سے اسکو چھپا رکھا چاہئے اسواسطے کہ یہہ علم بہت باریک اور دقیق ہی عوام کی فہم اسکو نہین پاتی یہہ علم مخصوص ہی خواص کے لئے جو اہل عرفان ہین بعضے شارحون نے کہا ہی کہ مراد دوسرے علم سے اخبار بنی امیہ کے فتنہ و فساد کی ہی کہ حضرت نے خبر دی تھی کہ ہلاک میری امت کی یا میرے دین کی بعضے قریش کے بچون کے ہاتھ سے ہوگی سو ابوہریرہ کہتے ہین اگر مین ان اخبار کو نام بنام بیان کرونگا تو مارا جاونگا مگر ابوہریرہ نے کبھو کبھو رمز و کنایہ سے اس اخبار کو بیان کرتے چنانچہ کہتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السِّتِّيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ یعنے پناہ چاہتا ہون مین ریاست سے ساٹھین سال کی ہجرت سے اور حکومت سے لڑکون کے یہہ اشارہ ہی یزید پلید بن معاویہ کی حکومت پر کہ اسنے ساٹھین سال اپنے باپ کے تخت خلافت پر بیٹھا اللہ نے ابوہریرہ کی دعا مستجاب فرمایا اسکے پہلے ہی انہون نے دنیا سے رحلت کیا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے سنو اے لوگو جو شخص کہ جانتا ہو کچھ علم سے پھر چاہئے کہ کہے اسکو وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اور جو شخص نہ جانتا ہو اس بات کے علم کو تفویض کرے خدا پر پھر چاہئے کہ کہے اللہ زیادہ جاننے والا ہی فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ پھر تحقیق علم و عقل یہی ہی کہ کہے تو جس چیز کو کہ نہین جانتا ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ زیادہ دانا ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ کہہ اے محمد نہین مانگتا ہون مین تم سے

دین و قرآن کے پہنچانے پر کچھ مزدوری اور ہنون مین تکلف کرنیوالون سے **فائدہ** تکلف وہ ہی کہ بے سبب و بے حکم کوئی کام اپنے پر لازم کر لیوے سو نبی نے اللہ کے حکم سے کہتے ہین کہ مین تکلف کرنے والا نہین ہون جو کچھ مجھے معلوم کراتے ہین اور جسکے پہنچانے کا حکم کرتے مین پہنچا دیتا ہون مین اپنے طرف سے کچھ نہین کہتا اور دعوی نہین کرتا پھر معلوم ہوا جو بات کہ اپنے فہم مین نہ آوے اس مین سعی کرنا اور اسکا دعوی کرنا تکلف ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ اور روایت ہی ابن سیرین تابعی سے کہا اسنے یہہ علم کتاب و سنت کا دین ہی یعنے قیام اور ثبات دین کا اس سے ہی فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ پھر نظر کرو کس سے لیتے ہو دین کو اپنے یعنے جس شخص سے علم حاصل کرتے ہو سو اسکو دیکھو کہ پرہیزگار و دیانت دار ہی یا نہین اگر راوی دیانت دار نہو تو اس سے نہ لیا چاہیے خصوصًا اہل غرض اور اہل بدعت سے کہ انمین دیانت ہرگز نہین ہوتی اپنے مذہب کے رواج کے واسطے وضع اور افترا کرتے ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا اور روایت ہی حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ اے گروہ قرآن پڑہنے والون کی ثابت رہو اور سیدہی راہ چلو **فائدہ** قرآن پڑہنے والون سے مراد حافظ قرآن کے ہین یا علمائے بے عمل فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا پھر تحقیق سبقت کی تمنے بہت سبقت **فائدہ** حذیفہ نے دوسرے صحابہ کو کہتے ہین تمنے اسلام مین پہلے آنے سے کتاب و سنت کے تمسک کرنے مین سب سے سبقت کئے ہو پھر سیدہی راہ چلو فَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا اور اگر چلوگے تم داہنے بائین سیدہی راہ چہوڑ کر تو البتہ گمراہ ہو جاؤگے تم سخت گمراہی مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگو تم اللہ کے ساتھہ باوڑی سے غم کی **فائدہ** جب کہتے ہین اس باوڑی کو جسکا سرا بلند نہو حدیث مین اوسی فرمایا اسواسطے کہ مراد وادی مین بہی نشیب ہوتا ہی قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ عرض کئے صحابہ نے اے رسول خدا اور کیا ہی جب حزن قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ فرمایا حضرت نے ایک وادی ہی دوزخ مین يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ پناہ مانگتا ہی اس وادی سے دوزخ ہر روز چارسو بار **فائدہ** جب الحزن جو ایک وادی ہی ایسی سخت ہی کہ اس سے جہنم خود ہر روز چارسو بار پناہ مانگتا ہی پھر اس مین پڑنے والے دوزخیون کا کیا حال ہوگا خیال کیجیو نعوذ باللہ منہا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا پوچہے صحابہ نے اے رسول خدا اور کون داخل ہوگا اس وادی مین قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ فرمایا قرآن پڑہنے والے ریا کرنے ہارے اپنے عملون پر **فائدہ** قرا یعنے قرآن پڑہنے والونکا اطلاق عالمون اور عابدون پر بہی آتا ہی اسواسطے کہ علم قرآن سے حاصل کرتے ہین اور عبادت اسکے حکم پر کرتے ہین یعنے قاریان اور عابدان اور عالمان ریا کرنے ہارے وادی جب الحزن مین داخل ہونگے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اسیطرح ابن ماجہ اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے اس حدیث کو وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ

الْقُرَّآءِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَآءَ اور تحقیق بہت دشمن قاریون مین سے اللہ تعالیٰ کے پاس وہ لوگ ہین کہ ملاقات کرتے ہین اُمرا سے اور اُن سے صحبت رکھتے ہین طمع دنیا کے واسطے **فائدہ** امر معروف اور نہی منکر کے واسطے یا اُمرا کی جبر و اکراہ سے یا انکا فتنہ اور ایذا خلق سے دور کرنے کے لئے امرا سے صحبت رکھنا بد نہین ہی قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ کہا محاربی نے جو حدیث کے راویون مین ہی نام اسکا عبد الرحمن بن محمد ہی مراد امرا سے ظالم ہین جو شریعت پر نہین چلتے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ نہ باقی رہیگا دین اسلام سے مگر نام اسکا وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکا **فائدہ** اسلام کا نام رہ جاویگا عمل چھوٹ جاویگا اور قرآن کے حروف اور الفاظ پڑھا کرینگے اور اسکے معانی مین فکر اور اسکے امر و نہی پر عمل نکرینگے مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ اور مسجدین انکے آباد ہین یعنے لوگ مسجدون مین جمع ہوگے نہ عبادت اور یاد الٰہی اور درس علم کے واسطے چنانچہ فرماتا ہی وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى اور حال یہہ ہی کہ وہ مسجدین ویران ہین ہدایت اور علم اور عبادت سے عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ علما ان کے بدترین لوگ ہین جو آسمان کے ادیم کے نیچے ہین **فائدہ** ادیم کہتے ہین چوڑے چمڑے کو ادیم آسمان یعنے ظاہر آسمان اور روی آسمان مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ انکے پاس سے نکلتا ہی فتنہ اور بلا اور بدی دین مین ظالمون کی تائید کرنے سے وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ اور پھر انہین الٹ کر پڑتا ہی وہ فتنہ یعنے اللہ تعالیٰ نے اُن ظالمون کو جنکی تائید یہہ علما کئے تھے پھر انہی پر مسلط کرتا ہی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اور روایت ہی زیاد بن لبید صحابی سے کہا اسنے ذکر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو فتنے سے فَقَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ پھر فرمایا حضرت نے ہوگا یہہ فتنہ نزدیک وقت چلے جانے علم کے عالم سے قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَآءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَآؤُنَا اَبْنَآءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ عرض کیا مین نے ای رسول خدا اور کیونکر جاتا رہیگا علم اور حال یہہ ہی کہ ہم پڑھتے قرآن کو اور جانتے ہین اسکے احکام کو اور پڑھاتے ہین ہم قرآن کو اور جانواتے ہین اسکے احکام اپنے لڑکون کو اور پڑھاتے ہین قرآن کو

ہمارے لڑکون نے اپنے لڑکون کو قیامت کے دن تک یہہ سلسلہ جاری رہیگا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ تب
فرمایا حضرت نے رووے تجھ پر تیری ما ای زیاد اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ تحقیق
گمان لیجاتا تھا مین کہ تو بڑا دانا شخص ہی مدینے مین **فائدہ** حضرت نے زیاد بن لبید کو فرماتے ہین مین
تجھکو مدینے کے لوگون مین بڑا دانا سمجھتا تھا تعجب ہی کہ میرے کلام کے مقصود کو نہ پایا اور فقط قرآن پڑہنے اور
سمجھنے کو علم سمجھا اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا
يَعْلَمُوْنَ بِشَيْءٍ فِيْهِمَا کیا نہین یہہ یہود و نصاری پڑہتے ہین تورلت اور انجیل کو اور نہین عمل کرتے
کسی چیز پر جو توریت و انجیل مین ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے
اور روایت کیا ترمذی نے بھی زیاد بن لبید سے مانند اُسیکے یعنے معنی برابر او لفظ مختلف اور اسیطرح
روایت کیا دارمی نے ابو امامہ سے ۲۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے
کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم علم اور سکھلاؤ تم اُسے لوگون کو تَعَلَّمُوا
الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ سیکھو فرایض احکام یا علم فرایض کا اور سکھلاؤ اسے لوگون کو
وَتَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ سیکھو تم قرآن اور سکھلاؤ اُسے لوگون کو فَاِنِّيْ
امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ پھر تحقیق مین ایک شخص ہون کہ وفات دیا جاونگا وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ اور علم قریب
ہی کہ لے لیا جاتا ہی اور نسخون مین سَيُنْتَقَصُ آیا ہی یعنے علم کم ہوجاتا ہی وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ اور پیدا
ہوتے ہین فتنے علم کم ہوجانے سے حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ یہان تک کہ اختلاف کرینگے دو شخص
حکم فرض مین **فائدہ** جب فرض مین اختلاف کرینگے تو سنت اور نوافل مین کیا پوچھنا چاہیئے
لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا نہ پاوینگے کسیکو کہ حکم کرے درمیانے ان دونون شخص کے اور
حق و باطل کہہ دیوے رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو دارمی اور دارقطنی نے
۳۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ
بِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس علم کی کہ جس سے نفع
نہین لیا جاتا ایسی ہی كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہ جیسا حال اس خزانے کا کہ نہین دیا جاتا
ہی اس سے راہ مین اللہ تعالی کی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے ہزارون
شکر اللہ بے نیاز کے کہ اس کے فضل سے کتاب العلم پوری ترجمہ پائی **مناجات**

ای خداوند و خالق دو سرا ؛ علم ہی تجھکو ذرے ذرے کا ؛ مجھکو پایا نہین کسی کا علم ؛ سب کا تجھ پر ہی آشکارا علم ؛
تو نے نعمت جو علم کی دی ہی ؛ شکر اُسکا ہمین ضروری ہی ؛ علم حق کا دے ہر بشر کو نور ؛ اپنے عرفان سے سب کو کر مسرور ؛
احمد مجتبی کے صدقے سے ؛ شوق دے اپنی معرفت کا مجھے ؛

كتاب الطهارة

یہ کتاب ہی پاکی کی **فائدہ** اصطلاح مین فقہا کی حدث اور جنابت کی نجاست سے پاکی کرنے کو طہارت کہتے ہین

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ** روایت ہی ابو مالک اشعری صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکی آدہا ایمان ہی **فائدہ** یہہ مبالغہ ہی طہارت کے اجر کے بیان مین کہ ثواب طہارت کا اسقدر ہی کہ ایمان کے آدہے ثواب کے برابر ہو پہنچی یا اس مناسبت سے طہارت کو نصف ایمان فرمایا کہ ایمان تو ڈھانپ دیتا ہی سب گناہونکو جو اسکے قبل کیا تھا اسیطرح وضو تو ڈھانب دیتا ہی گناہونکو لیکن ایمان نابود کر دیتا ہی چھوٹے بڑے سب گناہون کو اور وضو نابود کر دیتا ہی فقط چھوٹے گناہون کو پھر اس صورت سے وضو نصف ایمان کے برابر آیا اسواسطے کہ ایمان پاک کر دیتا ہی باطن کو اور وضو پاک کرتا ہی ظاہر کو **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ** اور الحمد للہ بھر دیتا ہی ترازو کو یعنے جو کوئی ایکبار الحمد للہ کہتا ہی اتنا ثواب پاتا ہی کہ میزان اسکے ثواب سے بھر جاتا ہی **وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ** سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہین یہہ دونون کلمے تمامی میدان کو جو آسمانون اور زمین کے درمیانے ہی یعنے یہہ دو کلمے کہنے سے اسکا ثواب اتنا ہوتا ہی کہ اس سے آسمانون اور زمین کے درمیانے کے مسافت بھر جاتے ہین **وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ** اور نماز نور ہی دل کو شہود حق سے روشن کرتی ہی اور چہرے کو نور عبادت سے یا یہہ کہ نماز سیدھی راہ دکھلانے والی ہی اور تاریکی سے باطل کے بچانے والی یا یہ کہ قیامت کے دن نماز اس نور کے ظہور کی باعث ہوگی جو روبرو اور داہنے نمازی مسلمانون کے چلیگا جسکی خبر اللہ نے قرآن شریف مین دیا ہی **نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ** یعنے نور انکا چلیگا اُنکے آگے اور اُنکے داہنے **وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ** اور مال فقیرونکو دینا اللہ کی واسطے دلیل ہی ایمان کے دعوے پر **وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ** اور صبر کرنا مصیبتون پر اللہ کی یا اسکی عبادتون پر مضبوط رہنا کامل روشنائی ہی **فائدہ** ضیاء نور سے بھی کامل ہوتا ہی اسواسطے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین آفتاب کو ضیا اور چاند کو نور فرمایا و جعل الشمس ضیاء والقمر نورا اور یہہ احتمال بھی ہوتا ہی کہ مراد صبر سے بیان روزہ ہی کیونکہ ذکر نماز اور صدقے کا اسبات پر قرینہ ہی چنانچہ قرآن کی آیت **وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ** مین صبر سے مراد روزہ لیتے ہین **وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ** اور قرآن شریف دلیل ہی تیرے فایدے پر اگر اسپر عمل کریگا اور حق اسکا بجا لاویگا تو وہ تیری تائید کریگا اور قرآن دلیل ہی تیرے خرابی پر اگر تو اسپر عمل نکریگا اور اسکا حق نگاہ نرکھیگا تیری خصومت کریگا **كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ** ہر آدمی صبح کرتا ہی **فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ** پھر بیچنے والا ہی اپنی ذات کو کسی کام مین جسکے طرف متوجہ ہی **فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا** پھر آزاد کرنے والا ہی اپنی ذات کو عذاب سے اللہ تعالی کے یا ہلاک کرنیوالا ہی اپنی ذات یعنے جب [illegible] ہوتا ہی آدمی

کسی ایک کام مین متوجہ ہوجاتا ہی اگر وہ کام آخرت کا ہو تو آپ کو اللہ کے عذاب سے نجات دیا اگر دنیا کے کام مین ہی متوجہ ہوگیا اور اسکو آخرت کے کامون پر ترجیح دیا تو اپنے تئین ہلاک کیا اور اللہ تعالی کے عذاب مین گرفتار آیا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اور ایک روایت مین مسلم کی آیا ہی کہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھر دیتے ہین فاصلے کو درمیانے آسمان اور زمین کے مولف مشکات کا کہتا ہی لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ نہ پایا مین یہہ روایت صحیح مسلم اور نہ صحیح بخاری مین اور نہ کتاب حمیدی مین جو جامع ہی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور نہ جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اس روایت کو دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے یعنے مسلم کی روایت مین سبحان اللہ والحمد للہ آیا ہی اور دارمی کی روایت مین جگہہ پر اسکے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر آیا ہی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راہ نہ دکھلاؤن تمکو ان عملون پر کہ محو کردیتا ہی اللہ بسبب جن عملون کے گناہون کو اور بلند کرتا ہی بسبب جن کے مرتبون کو **فائدہ** علمانے اتفاق کیا ہی کہ مراد گناہون سے صغیرہ گناہ ہین کہ بسبب ان عملون کے نامہ اعمال سے محو ہوجاتے ہین قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ عرض کئے صحابہ نے ہان فرماؤ ای رسول خدا قَالَ فرمایا حضرت نے وہ عملین یہے ہین إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ پورا کرنا وضو اور پانی پہنچانا ہر عضو پر جسوقت کہ خوش نہ آوے پانی جیسے بیماری اور سردی کی حالت مین وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ اور بہت قدمین رکھنا مسجدون کیطرف جانے مین **فائدہ** یہہ تب میسر ہوتا ہی کہ گھر مسجد سے دور ہو یا یہہ مراد ہی کہ راہ مین مسجد کی ادب اور وقار سے آہستہ چلنا تب زیادہ قدمین رکھنا میسر ہوگا وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یعنے وقتی نماز پڑھکر آیندہ نماز کے انتظار مین بیٹھے رہنا فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ پھر یہہ ہی رباط حقیقی **فائدہ** رباط کہتے ہین سرحد اسلام کے نگہبانی کو کہ مسلمانان اپنے سرحد پر بیٹھے رہین تا دین کے دشمنان نہ آسکین اور منتظر بیٹھنا نماز کیواسطے رباط کے مانند ہی کہ مصلے مقابل مین لشکر شیطان کے بیٹھا ہی تا دخل نہ دیوے وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ اور حدیث مین مالک بن انس کے یہہ رباط ہی یہہ رباط ہی مکرر تاکید کے لئے کہا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا اور روایت مین ترمذی کی آیا ہی کہ تین بار کہا اس لفظ کو

وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ اور روایت ہی عثمان رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کیا پھر اچھا کیا وضو یعنے وضو کے سنتون اور ادب کی رعایت کے ساتھ وضو کیا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ نکل جاتے ہین گناہ اسکے تمامی بدن سے اسکے حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ یہانتک کہ نکلتے ہین اسکے ناخنوں کے نیچے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا مومن **فائدہ** راوی شک کرتا ہی کہ حضرت بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن

فَغَسَلَ وَجْهَهُ پھر دھوتا ہی اپنا منہہ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ نکل جاتا ہی اسکے چہرے سے ہر گناہ کہ نظر کیا ہی اس گناہ کے طرف اپنی دونون آنکہہ سے پانی کے ساتھ یعنے آنکہہ کے سب گناہ وضو کے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہین اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ یا کہا نکل جاتے ہین پانی کے آخری قطرون کے ساتھ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ پھر جب دہوتا ہی دونون ہاتھہ نکل جاتا ہی ہر گناہ کہ پکڑا تہا ان گناہون کو اپنے ہاتھون سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرون کے ساتھ یعنے ہاتھون کے گناہ وضو کے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرون کے ساتھ نکل جاتے ہین فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ پھر جب دہوتا ہی دونون پانون نکل جاتے ہین سب گناہ کہ چلے تھے انکی طرف اسکے قدمون نے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرون کے ساتھ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ یہان تک کہ نکلتا ہی وہ شخص وضو کی جگہہ سے پاک گناہون سے یعنے سب صغیرہ گناہ سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ اور روایت ہی عثمان رض سے کہا انہنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوی مرد مسلمان کہ آتا ہی اسکو وقت فرض نماز کا فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا پھر اچھی طرح کرتا ہی وضو نماز کا سنتون اور آداب وضو کی رعایت کے ساتھ وَخُشُوْعَهَا اور اچھی طرح کرتا ہی خشوع اور خضوع نماز کا **فائدہ** نماز مین آداب ظاہری اور باطنی کی رعایت کرنا چاہئے حضور قلب کے ساتھ متوجہ رہنا دل مین اللہ کا خوف رکھنا سجدے کی جگہہ پر نظر کرنا بدن اور کپڑے اور داڑہی کے ساتھ بازی نکرنا داہنے بائین ندیکھنا آنکہہ نہ موندنا بعضون نے اگر حضور دل آنکہہ موندنے مین حاصل ہوتا ہو رخصت دئے ہین بہتر یہہ ہی کہ فرض نماز مین آنکہہ نہ موندے بعضون نے کہا ہی کہ نماز کے قیام مین نظر سجدے کی جگہہ پر اور رکوع مین پانون کی پیٹھہ پر سجدے مین ناک پر قعدے مین کنار گود پر رکھنا وَرُكُوْعَهَا اور اچھی طرح کیا رکوع نماز کا **فائدہ** رکوع مخصوص مسلمانون کی نماز مین ہی یہود اور نصارون کی نماز مین رکوع نہین اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ کوی شخص وضو اور نماز اس طور سے نکرتا ہی مگر یہہ کہ ہوتی ہی وہ نماز محو کرنے والی اس چیز کی جو پہلے اسکے کیا ہو گناہون سے مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً جب تک کہ نکرے کبیرہ گناہ **فائدہ** مقصود یہہ ہی کہ وضو اور نماز صغیرہ گناہون کو محو کر دیتے ہین نہ کبیرہ گناہ کو وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ یہہ محو کرنا نماز کا گناہون کو ہمیشہ ہی تخصیص کسی زمانے کی نہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وعنه انه توضأ فافرغ على يديه ثلثا اور بھی روایت ہی عثمان رض سے کہ اسنے وضو کیا پھر پانی ڈالا اپنے دونون ہاتھون پر تین بار ثم تمضمض واستنثر پھر پانی لیا منہہ مین اور ناک مین اور جھکا ناک کو ثم غسل وجهه ثلثا پھر دھویا اپنے منہہ کو تین بار ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلثا پھر دھویا اپنے داہنے ہاتھہ کو کہنی تک تین بار ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلثا پھر دھویا اپنے بائین ہاتھہ کو کہنی تک تین بار ثم مسح براسه پھر مسح کیا اپنے سر کو **فائدہ** مسح کا معنا بھیگا ہاتھہ سر پر پھرانا ثم غسل رجله اليمنى ثلثا پھر دھویا اپنے داہنے پانون تین بار ثم رجله اليسرى ثلثا پھر دھویا اپنا بایان پانون تین بار ثم قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا پھر کہا عثمان رض نے دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کئے مانند اس میرے وضو کے ثم قال من توضأ وضوئي هذا پھر فرمایا جو کوئی وضو کرے مثل میرے اس وضو کے ثم يصلي ركعتين لا يحدث نفسه فيهما بشيء پھر پڑہے دو رکعت اس حالت مین کہ حکایت نکرتا ہو اپنے نفس کو ان دو رکعت مین کسی چیز کی دنیا کے حکایتون سے غفر له ما تقدم من ذنبه بخشے جاتے ہین اس شخص کے لئے اسکے سب گذشتہ گناہ **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ بعد وضو کے دوگانہ پڑہنا مستحب ہی اگر بعد وضو کے فرض یا سنت نماز پڑہے تو بھی کفایت کرتا ہی اور نیت اس دوگانے کی تحیت الوضو یا شکر وضو کچھہ نکیا چاہیئے بلکہ مطلق نماز کی نیت کرے اسواسطے کہ تحیت کا معنا تعظیم اور سلام ہی پھر تحیت الوضو کا معنا کچھہ برابر نہین ہوتا دوسرا یہہ کہ نماز اصل ہی اور وضو اسکی فرع اور وضو نماز کے واسطے ہی نہ نماز واسطے وضو کے پھر وضو کا شکر نماز سے ادا کرنا مناسب نہین یہہ توجیہہ حجت الاسلام امام محمد غزالی نے بیان کی ہی متفق عليه ولفظه للبخاري اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر لیکن اسکا لفظ بخاری کا ہی

وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه اور روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پھر اچھا کرے اپنے وضو کو ثم يقوم فيصلي ركعتين پھر کھڑے رہے اور پڑہے دو رکعت نماز مقبلا عليهما بقلبه ووجهه جس حالت مین کہ متوجہ ان دونون رکعت مین اپنے دل اور منہہ سے رہے یعنے ظاہر و باطن سے اسکی اوابین متوجہ رہے الا وجبت له الجنة مگر یہہ کہ واجب ہوتا ہی اسکے واسطے بہشت فضل الہی سے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن عمر ابن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد يتوضأ اور روایت ہی عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوی ایک تم مین سے کہ وضو کرے فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ پھر خوب پہنچاوے یا کامل کرے وضو **فائدہ** راوی شک کرتا ہی کہ خوب پہنچاوے فرمایا کامل پورا کرے فرمایا ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوی معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین وَفِيْ رِوَايَةٍ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ مگر یہہ کہ کھل جاتے ہین اسکے لئے آٹھون دروازے بہشت کے يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ داخل ہو جاوے جس دروازے مین سے چاہے ان دروازون مین سے هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ اسیطرح روایت کیا مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح مین وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ اور حمیدی نے اسیطرح روایت کیا اپنی کتاب جمع بین الصحیحین کے درمیان ان حدیثون مین کہ تنہا مسلم سے ہی وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ اور اسیطرح روایت کیا ابن اثیر نے جامع الاصول مین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین آخر حدیث مین مسلم کی جس طرح سے کہ روایت کیا ہمنے وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اور زیادہ کیا ترمذی نے تشہد و تین پر اس دعا کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یا الٰہی کر مجکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجکو پاکی رکھنے والون مین وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا اور وہ حدیث کہ جسکو روایت کیا محی السنہ صاحب مصابیح نے صحاح مین یہی حدیث من توضا فاحسن الوضوء آخر تک ہی اسکے روایت کیا اسکو ترمذی نے اپنے جامع مین بعینہ مگر کلمہ اشہد کا قبل ان محمدا کے نذکر کیا

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میری امت پکاری جاویگی قیامت کے دن غر محجل کر کے اثرون سے وضو کی **فائدہ** غر کی معنی سفیدی اور روشنی اور غرہ کہتے ہین گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کو اور تحجیل کہتے ہین اس گھوڑے کو کہ جسکے چارو پانون سفید ہون سو امت محمدی کے لوگون کے منہہ ہاتھ پانون قیامت کے دن اثرون سے وضو کی سفید و روشن اور چمکتے رہینگے اسواسطے انکو غر محجل کہینگے فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ پھر جو شخص کہ کر سکے [illegible] سے

ورازانی سفیدی کو پھر چاہئے کہ کرلیوے **فائدہ** یہان مجمل کا ذکر نفرمایا اسواسطے کہ وہ غرہ کو لازم
ہی اور درازی کرنا روشنی کو چہرے کے یہہ ہی کہ پیشانی سے تہدی کے نیچے تک اور داہنے کان کی لولکی
سے بائین کان کی لولکی تک چہرے کو بخوبی دہونا اور دراز کرنا روشنی کو پانون ہاتھہ کے یہہ ہی کہ ہاتھون
کو کہنیون تک اور پانون کو ٹخنے کے اوپر تک بخوبی دہونا متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری
کا اس حدیث پر **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ
مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچتی ہی نشانی وضو کی وضو کرنے والے کے ہاتھہ پانون مین جہان تک کہ پہنچتا
ہی پانی وضو کا یعنے سفیدا ور روشنی متوضی کو وہان تگ پہنچتی ہی کہ جہان تگ پانی وضو کا پہنچتا
ہی **فائدہ** بعضون نے کہا ہی حلیہ سے مراد زیور ہی کہ بہشتیان ہاتھہ پانون مین پہنینگے
سو وضو کا پانی جہان جہان پہنچتا ہی تہان تہان زیورات بہشت کی پہنا وینگے رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِیْمُوْا روایت ہی ثوبان رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے استقامت پکڑو نیک اعمال پر اور سیدہی راہ چلو وَلَنْ تُحْصُوْا ہرگز طاقت
نہین تم کو استقامت پکڑنے کی **فائدہ** طریق مستقیم پر رہنا ہر کسیکو میسر نہین ہوتا مگر سرور انبیا کو اور
انکی تابعداری کی برکت سے کامل اولیا کو اسواسطے فرمایا کہ تم کو ہر کام مین استقامت کی طاقت نہین
ہی پھر آپ فرماتے ہین کہ عمدہ سب عبادتون مین نماز ہی اگر اس مین استقامت پکڑوگے تو سب تقصیرونکا
بدلہ ہوجاویگا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ جان لیجو کہ بہتر سب عملون مین سے تمہارے نماز ہی
پھر شرائط اور آداب کے ساتھہ اسکو بجالاؤ **فائدہ** اب اشارہ فرماتے ہین نماز کے مقدمے کے
طرف جسکو نصف ایمان فرمایا وہ وضو ہی وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ نہین محافظت اور
احتیاط نہین کرتا وضو پر مگر وہ شخص کہ کامل ایمان رکھنے والا ہی اللہ پر رَوَاہُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُہْرٍ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ
حَسَنَاتٍ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ وضو کرے وضو پر لکھے جاتی ہی اسکے لئے دس نیکی **فائدہ** جو شخص کہ باوجود وضو رہنے کے
پھر وضو کرے اسکے نامہ اعمال مین دس نیکی یا دس وضو کا ثواب لکھتے ہین احبات سے ظاہر ہوا

کہ وضو پر وضو کرنا عبث اور ضایع نہین ہوتا بلکہ حسنات ملتے ہین فقہا نے کہا ہی یہہ فایدہ اسوقت پر ہوتا ہی کہ پہلے وضو سے کوی نماز فرض یا نفل ادا کیا ہو بعضون کے پاس پہلے وضو سے بغیر نماز پڑہنے کے پھر آپر وضو کرنا مکروہ ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ روایت ہی جابر رض عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کونجی بہشت کی نماز ہی **فائدہ** نماز گویا حکم ایمان کا رکھتی ہی کہ بغیر اسکے جنت مین داخل ہونا میسر نہوگا وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ اور کنجی نماز کی وضو ہی **فائدہ** بہشت کا حصول موقوف ہی نماز پر اور نماز کی صحت موقوف ہی وضو پر تو وضو بہشت کے حصول کا مقدمہ ٹھہرا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

۲ **وَعَنْ** شَبِيْبِ ابْنِ اَبِىْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سے اسنے نقل کیا ایک شخص سے یارون مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی صبح کی فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ پھر پڑہے نماز مین سورہ روم کا پھر پوشیدہ ہوی حضرت پر قرات فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ پھر جب نماز سے فارغ ہوگئے فرمایا کیا حال ہی ان قومون کا کہ نماز پڑہتے ہین ہمارے ساتھ اور خوب نہین کرتے وضو وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ نہین ڈہانپ دیتے ہم پر قرآن مگر یہہ لوگ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

۳ **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَدِىْ اَوْ فِىْ يَدِهٖ اور روایت ہی ایک مرد سے بنی سلیم مین سے کہا اسنے کہ شمار فرمایا ان پانچ کلمون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ یا اپنے ہاتھ مین **فائدہ** بنی سلیم ایک قبیلے کا نام ہی اور راوی نے شک کیا ہی کہ حضرت نے ان پانچون کلمون کو میرے ہاتھ کے انگلیون پر گنوایا یا اپنے ہاتھ مین گنا قَالَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ فرمایا سبحان اللہ کہنا آدہا میزان ہی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہی میزان کو وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہی اس مسافت کو جو آسمان و زمین کے درمیان ہی وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور روزہ آدہا صبر ہی **فائدہ** ایمان پورا صبر ہی ادای طاعات و اجتناب معاصی کے سبب سے اور روزہ ان شہوتون کو جو معصیتون کے باعث ہوتے ہین کاٹ دیتا ہی تو نصف صبر ہوا بعضون نے کہا ہی کہ روزہ کو نصف صبر اس واسطے فرمایا ہی کہ رات دن دو مین روزہ دن کو ہوتا ہی تو روزہ نصف صبر ٹھہرا وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ اور پاکی آدہی ایمان ہی **فائدہ**

توجیہ اسکی اسباب کے اول حدیث مین ہمنے بیان کرچکا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان پھر پانی لیتا ہی منہہ مین خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْہِ نکل جاتے ہین گناہین اسکے منہہ سے وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِہٖ اور جب ناک مین پانی لیکر چھڑکتا ہی نکل جاتے ہین گناہین اسکی ناک سے وَاِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ اور جب دہوتا ہی اپنے چہرہ کو نکل جاتے ہین گناہین اسکے چہرے سے یہان تک کہ نکل جاتے ہین نیچے سے اسکے انکہون کی پلکہون کے فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَدَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ یَدَیْہِ پھر جب دہوتا ہی اپنے ہاتہون کو نکل جاتے ہین گناہین اسکے ہاتہون سے یہان تک کہ نکل جاتے ہین نیچے سے اسکے ہاتہون کے ناخنون کے فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِہٖ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْہِ پھر جب مسح کرتا ہی اپنے سر کو نکل جاتے ہین گناہین اسکے سر سے یہان تک کہ نکل جاتے ہین اسکے دونون کان سے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ کان سر مین داخل ہین چنانچہ مذہب امام ابوحنیفہ کا یہی ہی اسیواسطے اس مذہب والے کان کے مسح کے لئے جدا پانی نہین لیتے اور اسی پانی سے جو مسح سر کے واسطے لیتے ہین کانون کو بھی مسح کرتے ہین فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رِجْلَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَیْہِ پھر جب دہوتا ہی اپنے دونون پانون کو نکل جاتے ہین گناہین اسکے پانون سے یہان تک کہ نکل جاتے ہین نیچے سے اسکے پانون کے ناخنون کے **فائدہ** جب مصلی وضو پورا کرچکا تو اپنے سب گناہ سے پاک ہوجاتا ہی ثُمَّ کَانَ مَشْیُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُہٗ نَافِلَۃً لَّہٗ پھر ہوتا ہی اسکا چلنا مسجد کے طرف اور اسکی نماز زیادتی گناہون کی پاکی پر اور درجات اسکے بلند ہوتے ہین رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَۃَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے قبرستان کو **فائدہ** حضرت نے مدینے کے قبرستان کو تشریف لائے جسکا نام بقیع ہی تا قبور کی زیارت کرکے انکے مغفرت چاہین فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ تب فرمائے سلام تم پر ای گہر والو مسلمانونکے جماعت کے وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اور بیشک ہم خدا چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہین **فائدہ** حضرت نے گذشتگونکا ذکر فرماکر کمال شفقت و مرحمت سے آیندہ ہونے والونکا ذکر فرماتے ہین

وددت انا قد راینا اخواننا دوست رکھتا ہون اور آرزومند ہون مین کہ کاشکے مین اور میرے ساتھ کے لوگ دیکھین اپنے بھائیون کو یعنے وہ لوگ جو بعد اسکے ہوگے قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ عرض کئے صحابہ نے کیا اور نہ ہین ہم بھائیان اپکے اے رسول خدا **فائدہ** صحابہ پوچھے کہ حضرت نے آیندہ ہونے والون کو اپنے بھائیان فرمایا کیا ہم لوگ آپ کے بھائی نہین ہین قال انتم اصحابی فرمایا حضرت نے تم میرے یاران اور رفیقان ہو واخواننا الذین لم یاتوا بعد اور بھائیان ہمارے وہ لوگ ہین کہ ابتک دنیا مین نہ پیدا ہوے ہین **فائدہ** اور بعد اسکے صحابہ نے سوال کئے قیامت کے دن آپ اپنی امت کو پہچان کر انکی شفاعت کیا چاہیئے فقالوا کیف تعرف من لم یات بعد من امتک یا رسول اللہ پھر عرض کئے کسطرح پہچانینگے آپ انکو جو ابتک موجود نہ ہوے ہین آپ کی امت مین سے اور جنکو آپ نے نہ دیکھا ہی ای رسول خدا فقال ارایت لو ان رجلا له خیل غر محجلة تب فرمایا حضرت نے بتلاؤ مجھکو اگر تحقیق ہوے ایک شخص کے لئے گھوڑے سفید منہہ اور سفید ہاتھ پانون والے بین ظہری خیل دہم بہم اور درمیانے ان گھوڑون کے دوسرے گھوڑے سیاہ خالص ایک رنگ والے دوسرے لوگ کے ہون الا یعرف خیله تو کیا نہ پہچانیگا وہ شخص اپنے گھوڑے جنکو جو سفید منہہ اور سفید پانون کے ہین ان سیاہ ایک رنگ والے گھوڑون مین سے قالوا بلی یا رسول اللہ عرض کئے صحابہ نے ہان پہچان لیگا ای رسول خدا قال فانهم یاتون غرا محجلین من الوضوء فرمایا حضرت نے پھر آوینگی میری امتیان قیامت کے عرصات مین اثر سے وضو کے مانند سفید منہہ اور سفید ہاتھ پانون والے گھوڑونکے **فائدہ** حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے لوگون کے منہہ اور ہاتھ پانون وضو کے اثر سے قیامت کے دن چمکتے رہینگے مین انکو اس علامت سے پہچان لونگا وانا فرطهم علی الحوض مین انکا فرط ہون حوض پر **فائدہ** فرط کہتے ہین اس شخص کو جو لشکر کے آگے جاکر دانا پانی گھاس رسی ڈول وغیرہ سب چیزون کی تیاری کرے اور جگہہ دیکھ رکھے حضرت فرماتے ہین مین اپنے امت سے پہلے اس عالم مین جاونگا اور انکی مغفرت اور ترقی درجات کی تیاری درگاہ مین اللہ تعالی کے کرونگا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن له بالسجود یوم القیامة اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین پہلا وہ شخص ہون کہ اجازت دی جاویگی جسکے لئے سجدے کی قیامت کے دن وانا اول من یؤذن له ان یرفع راسه اور مین پہلا وہ شخص ہون کہ اجازت دی جاویگی جسکے واسطے کہ سر اٹھاوے سجدے سے **فائدہ** تفصیل اس حال کی شفاعت کی حدیث مین مذکور ہوگی اب بطور اجمال کے ہمنے کچھ بیان کر دیتے ہین کہ رسول خدا نے قیامت کے دن درگاہ عزت مین آوینگے

اور سجدہ کرینگے اور ایکھفتے تک سر سجدہ مین دہرے رہینگے تب حکم ہوگا کہ ای محمد ای میرے محبوب سر اٹھا اور کیا چاہتا ہی چاہ اور کیا کہتا ہی کہہ ہم سنتے ہین تب رسول خدا سر اٹھاوینگے اور خلایق کی شفاعت مین اپنی زبان مبارک کھولینگے اور فتح باب شفاعت کرینگے چنانچہ فرماتے ہین فَانْظُرُ اِلیٰ مَا بَیْنَ یَدَیَّ پھر نگاہ کرونگا مین ان لوک کے طرف جو میرے روبرو ہوگے فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ پھر پہچانونگا مین اپنی امت کو دوسرے امتون کے درمیانے سے وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ یَمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ اور دیکھونگا مین اپنے پیچھے سے اسی کے مانند اور اپنے داہنے سے اسیکے مانند اور اپنے بائین سے اسیکے مانند فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْمَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلیٰ اُمَّتِكَ تب عرض کیا ایک مرد نے ای رسول خدا کیونکر پہچانوگے تم اپنی امت کو امتون کے درمیانے سے جو نوح سے لے کے آپکی امت تک قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فرمایا میری امت غر محجل ہین اثر سے وضو کے یعنے منہہ اور ہاتھ پاؤن میری امت کے اثر سے وضو کے چمکتے رہینگے لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِكَ غَیْرُهُمْ نہین ہی کوی اسطرح اور اس شکل کے سوا انکے **فائدہ** اثر سے وضو کے چہرہ اور ہاتھ پاؤن روشن اور تابان ہوجانا مخصوص ہی امت محمدی کے واسطے اگرچہ دوسرے امتان بھی وضو کرتے ہون وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَهُمْ بِاَیْمَانِهِمْ اور پہچانتا ہون مین انکو یعنے اپنی امت کو کہ دئے جاتے ہین نامہ اعمال انکے داہنے ہاتھون مین وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ذُرِّیَّتُهُمْ اور پہچانتا ہون مین انکو کہ جاتے ہین انکے آگے آگے چھوٹے بچے **فائدہ** حضرت نے فرمایا کہ مین اپنی امت کو تین صفتون کے سبب سے پہچانونگا پہلے یہہ کہ وہ غر محجل رہینگے دوسری یہہ کہ انکے نامہ اعمال انکے داہنے ہاتھون مین دئے جاوینگے تیسری یہہ کہ انکے چھوٹی اولاد انکے آگے آگے چلتی رہیگی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ مَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

یہہ باب ہی بیان مین ان چیزون کے جو واجب کر دیتے ہین وضو کو **فائدہ** وہ چیزان پہلے وضو توڑنے والیان ہین اور دوسرے وضو کو واجب کر دیتے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کئی جاتی ہی نماز اس شخص کی کہ جسکا وضو ٹوٹا ہو حَتّٰی یَتَوَضَّاَ یہان تک کہ وضو کرے **فائدہ** یہہ حکم اس شخص کے حق مین ہی کہ جسکے پاس پانی موجود ہو اگر پانی نہو تو خاک پر تیمم کرے اگر نہ پانی میسر ہو اور نہ خاک تو اس شخص کو فاقد الطہورین کہتے ہین اسکے حکم مین قول مختار یہی ہی کہ بے وضو اور بے تیمم وقت کی حرمت کی نگہبانی کے واسطے نماز پڑھ لیوے جب پانی یا خاک میسر ہو اور ان پر قدرت پاوے تو پھر اسکو قضا کرے اگر پانی اور خاک پانے کے آگے مرجاوے تو اسپر کچھ گناہ نہین بعضون نے کہا ہی کہ فاقد الطہورین سے

فرضیت نماز کی ساقط ہو جاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ اسنے نماز پڑھ لیوے اور قضا نکرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کئے جاتی ہی نماز بغیر وضو کے وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ اور نہ قبول کیا جاتا ہی صدقہ مال حرام سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ تھا مین ایک مرد مذی زیادہ کرنے والا **فائدہ** مذی ایک رطوبت ہی عورت کے ساتھ مرد ملاعبت کرنے سے بسبب قوت شہوت کے مرد کی آلت سے نکل آتی ہی فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ پھر شرم آتی تھی مجکو کہ پوچھون حکم اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب ہونے انکی لڑکی کے **فائدہ** فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول خدا کی دختر مبارک حضرت علی کے بی بی تھے علی مرتضی نے کمال حیا اور ادب کے سبب سے آپ مذی کا حکم پوچھنے کے واسطے شرماتے تھے کہ شہوتون اور عورت کی مباشرتون کی باتین سسرال سے کہنا داماد کو مناسب نہین فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ پھر حکم کیا مین نے مقداد بن اسود کو جو مخلص درگاہ تھا فَسَاَلَهٗ پھر پوچھا مقداد نے حضرت کو فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ تب فرمایا حضرت نے دہووالے اپنے آلت کو اور وضو کرے **فائدہ** وذی ایک پانی غلیظ بعد پیشاب کرنے کے نکلتا ہی سو حکم اسکا اور مذی کا جو بے شہوت کے نکلتی ہی یہی ہی اگر منی شہوت سے کود کر نکلے تو موجب غسل کا ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے وضو کیجو کھانے سے اس چیز کے کہ جسکو چھوا ہی آگ نے یعنے پکی ہوی چیز کے کھانے سے وضو کرو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث کی دو تاویل ہین پہلی یہہ کہ مراد وضو سے اس حدیث مین منہہ اور ہاتھ کو دہونا ہی بعد کھانے پکی ہوی چیز کے اور یہہ بھی سنت ہی اور اسکو وضوے طعام کہتے ہین دوسری یہہ کہ مراد وضو سے وضو نماز کا ہی لیکن یہہ ابتداے اسلام مین تھا بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ صاحب مصابیح نے رحمت ہو اللہ کی اسپر یہہ حدیث جو پکی ہوی چیز کھانے کے بعد وضو واجب ہونے پر دلالت کرتی ہی سو منسوخ ہی دوسری حدیث سے جسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی اور وہ حدیث آخر مین فصل ثانی کے آویگی قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَکَلَ کَتِفَ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا گوشت
بکرے کے شانے کا پھر نماز پڑہے اور نکیا وضو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ اور
روایت ہی جابر بن سمرہ صحابی سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا وضو کرون
مین گوشت بکرے کا کھانے سے قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ فرمایا حضرت نے
اگر تو چاہا تو وضو کر اور اگر چاہا تو وضو مت کر قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ کہا اس شخص نے کیا وضو کرون
مین گوشت اونٹون کا کھانے سے قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فرمایا ہان پھر وضو کر گوشت اونٹ
کا کھانے سے **فائدہ** اس حدیث کے سبب سے مشہور ہی کہ مذہب مین امام احمد ابن حنبل کے اونٹ کا گوشت
کھانے سے وضو توٹ جاتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے پاس یہہ حکم منسوخ ہی قَالَ
اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ پوچھا اس شخص نے کیا نماز پڑہون مین بکریون کی بیٹھنے کی جگہہ مین قَالَ نَعَمْ
فرمایا حضرت نے ہان پڑہ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَبَارِکِ الْاِبِلِ پوچھا اس مرد نے کیا نماز پڑہون مین اونٹون
کی بیٹھنے کی جگہہ مین قَالَ لَا فرمایا مت پڑہ **فائدہ** منع اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کی نہی
تنزیہی ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ اونٹون کے جھکنے اور ہلنے سے آدمی کو گھبراہت ہو جاتی اور حضور دل کا
فوت ہو جاتا ہی بخلاف بکریون کے کہ وہ بیٹھے رہتے ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
فائدہ ایک روایت مین آیا ہی کہ نماز مت پڑہو اونٹون کی بیٹھنے کی جگہہ مین اسواسطے کہ وہ بھی شیطانون مین
سے ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کالا کتا شیطان ہی کتون کا اور اونٹ شیطان ہی چارپایون کا
اور نماز پڑہو بکریون کی بیٹھنے کی جگہہ مین اسواسطے کہ وے برکت ہین اور حدیث مین ابوہریرہ کے آیا ہی کہ بکریان
بہشتی جانورون مین سے ہین وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسوقت کہ پاوے کوئی تم مین سے اپنے پیٹ مین کچھ حرکت بادے کی فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخَرَجَ مِنْہُ
شَیْءٌ اَمْ لَا پھر شبہہ ہو جاوے اسپر کہ کیا باہر آیا ہی کچھ بادے سے یا نہین فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ پھر چاہیے
کہ باہر نہ نکلے مسجد سے **فائدہ** اس کلام مین یہہ اشارہ ہی کہ اسکا وضو نہین جاتا اسواسطے وہ مسجد سے باہر
نہ جاوے حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا یہان تک کہ سنے کچھ آواز یا پاوے کچھ بو **فائدہ**
اس کلام سے مقصود یہہ ہی کہ باد شکم سے نکلنا یقین ہو تو وضو توتا ہی اگرچہ آواز بھی نہ سنے اور بو بھی نپاوے
اب جاننا چاہیے کہ اگر کسی باوضو دار کو وضو کے توتنے مین شبہہ آجاوے تو تازہ وضو کرنے کی حاجت نہین

فرمایا بکریان بہشتی جانورون
مین سے ہین

انسلم

اسلئے کہ یقین بسبب شک کے زایل نہین ہوتا لیکن وضو کے دہرانے مین احتیاط ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ کو فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا تب کلی کیا اور فرمایا کہ تحقیق دودھ کو کچھ چکنائی ہی سو کلی کیا جائے

فائدہ اس سے معلوم ہو گیا جو چیز کہ منہہ کو چکنی کر دیوے یا کچھہ اس سے منہہ مین رہ جاوے اور پیٹ مین جانے کا خوف ہو اگرچہ مانع قرات کا نہو تو بہی کلی کرنا مستحب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ اور روایت ہی بریدہ صحابی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نماز پڑہی فتح کے دن ایک ہی وضو سے وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اور مسح کیا دونون موزون پر فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ تب کہا حضرت کو عمر رض نے تحقیق آپ نے کیا آج کے روز کچھ کہ نکرتے تھے تم اسکو فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ پھر فرمایا حضرت نے جان بوجھ کر کیا ہون مین اسکو اے عمر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے جاننا چاہئے کہ عادت شریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ ہر نماز کے واسطے وضو تازہ کرتے مگر فتح کے دن امت کے تعلیم کے واسطے کئی نماز ایک ہی وضو سے ادا فرمایا تا معلوم ہو جاوے کہ ایک وضو سے متعدد نماز پڑہنا روا ہی

وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ اور روایت ہی سوید بن نعمان صحابی سے کہ اسنے نکلا ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ خیبر کے سال مین حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ یہان تک کہ پہنچے تھے صہبا کو اور صہبا ایک جگہہ کا نام ہی نزدیک خیبر کے صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ نماز پڑہے عصر کی پھر منگوائے توشے جو ہمراہ تھے فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ پھر لایا نہ گیا مگر ستو فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ تب حکم فرمایا اسکو بھگانے پھر بھگایا گیا فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کھایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ مَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ پھر کھڑے ہوئے مغرب کی نماز کے واسطے اور کلی فرمایا پھر کلی کئے ہم سب نے پھر نماز پڑہی اور وضو نکیا حضرت نے ہم انکی متابعت سے وضو نکئے

فائدہ اس حدیث سے صاف معلوم ہو چکا کہ آتش سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہین ہوتا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی

باب ما یوجب الوضوء

علیہ وسلم نے نہین وضو واجب ہوتا مگر آواز سننے سے یا بو پانے سے یعنے پیٹ مین فقط قراقر کرنے سے
وضو واجب نہین ہوتا مگر جب باؤسرنے کی آواز آوے یا بو پاوے تو وضو واجب ہوتا ہی **فائدہ**
حاشیین لکھا ہی کہ نزدیک امام احمد حنبل کے قراقر سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہی واللہ اعلم رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے **۲وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے پوچھا
مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم سے مذی کے فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ
تب فرمایا مذی سے وضو واجب ہوتا ہی اور منی سے غسل رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی
نے **۳وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ
اور بھی روایت ہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کونجی
نماز کی طہارت ہی یعنے بے وضو کے نماز مین داخل ہونا میسر نہین ہوتا وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ اور حرام کردینوالی
سب چیزون کو جو سوائے نماز کے ہو تکبیر ہی **فائدہ** پہلی تکبیر کو اسیواسطے تکبیر تحریمہ کہتے ہین کہ وہ سب چیزونکو
جو نماز کے قبل حلال تھے حرام کردیتی ہی وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اور حلال کردینے والا ان چیزونکو جن کو تکبیر
تحریمہ نے حرام کردی تھی سلام ہی یعنے سلام پھیرنے سے وہ سب چیزان جو نماز مین حرام ہوگئے تھے حلال
ہوجاتے ہین **فائدہ** اس حدیث کی دلالت سے امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد سلام
کو فرض کہتے ہین اور امام ابوحنیفہ کے پاس سلام فرض نہین واجب ہی اور حکم واجب کا وہ ہی کہ اگر اسکو
عمداً چھوڑ دیوے تو بھی نماز جایز ہوجاتی ہی مگر نقصان سے اگر فراموشی سے ترک ہوجاوے تو سجدۂ سہو
واجب ہوتا ہی اور فرض کا حکم وہ ہی کہ اسکے ترک کرنے سے اصلا نماز درست نہین ہوتی اور دلیل
ابوحنیفہ کی حدیث اعرابی کی ہی کہ حضرت نے اسکو نماز کی تعلیم فرمایا اس مین ذکر سلام کا نکیا اگر سلام فرض
ہوتا تو البتہ اسکا ذکر کیا ہوتا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور
ترمذی اور دارمی نے وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ
نے ابوہریرہ سے اور بھی ابوسعید سے **۴وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ اور روایت ہی علی بن طلق سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب بے وضو ہوجاوے باؤسرنے سے کوئی تم مین کا فَلْيَتَوَضَّاْ پھر چاہئے کہ وضو کرے
وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ اور جماع نکرو عورتون سے انکی دبر مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے **۵وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ

باب ما یوجب الوضوء

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعَیْنَانِ وِکَاءُ السَّہِ اور روایت ہی معاویہ بن سفیان سے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین دونون آنکھہ مگر بند ہین سرِ دُبر کی یعنے جب آدمی بیدار رہتا ہی گویا اسکے دبر پر ایک بند ہی اُسکی دبر سے بار انہین نکلتا فَاِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ اسْتَطْلَقَ الْوِکَاءُ پھر جب سوجاتے ہین آنکھہ کھل جاتا ہی منہہ دبر کا **فائدہ** کسی چیز پر ٹیکا دیکر سونا وضو کو توڑتا ہی رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **وَعَنْ**٦ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ اور روایت ہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بند سرِ دُبر دونون آنکھہ ہین فَمَنْ نَامَ فَلْیَتَوَضَّأْ پھر جو شخص کہ سوجاوے تو چاہئے کہ وضو کرے رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَقَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ھٰذَا فِیْ غَیْرِ الْقَاعِدِ اور کہا شیخ امام محی السنت نے رحمۃ اللہ کی اسپر یہہ حکم یعنے وضو سونے والے پر واجب ہونا سواے اس شخص کے ہی جو بیٹھا ہوا سوتا ہی لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ بسبب اس حدیث کے جو صحت کو پہنچی ہی انس رضی اللہ عنہ سے قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُؤُسُھُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّؤُنَ کہا انس نے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے عشا کی نماز کی یہان تک پڑجاتے تھے انکے سر ان انکے سینے پہ پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوے سونا وضو کو نہین توڑتا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ ذَکَرَ فِیْہِ یَنَامُوْنَ بَدَلَ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُؤُسُھُمْ روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے مگر یہہ کہ ترمذی نے ذکر کیا حدیث مین لفظ ینامون کا جگہہ ینظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے یعنے صحابہ سوجاتے تھے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وضو واجب ہوتا ہی اس شخص پر جو سوگیا کروٹ فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ سو واسطے کہ جب سوگیا کروٹ سُست ہوجاتے ہین بند سے بند اسکے **فائدہ** جب آدمی کے بند سے بند سست ہوگئے تو بیت سے کچھ باہر نکل آجاتا ہی اسلئے وضو واجب ہوتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نے **وَعَنْ**٨ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ اور روایت ہی بسرہ بنت صفوان ابن نوفل سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چھووے کوئی تم مین سے

باب مایوجب الوضوء

اپنی آلت کو پھر چاہیے کہ وضو کرے رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ**
طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ
مَا يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی طلق بن علی سے کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس بات
کا کہ مرد اپنی آلت کو چھونے سے بعد وضو کے کیا وضو توٹتا ہی یا نہین قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ
فرمایا نہین ہی آلت مگر ایک گوشت کا ٹکرا جسم مرد کے **فائدہ** حضرت نے جب آلت کو مرد کی ایک بوٹی
ہی فرمایا تو اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ اسکے چھونے سے وضو نہین توٹتا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا
ابن ماجہ نے اسکے مانند **فائدہ** جاننا چاہیے کہ مس ذکر سے وضو توٹنے کے باب مین اختلاف ہی
مذاہب علما کا اور صحابہ مین بھی اسکا اختلاف ہی اور احادیث بھی مختلف آئی ہین امام شافعی اور امام مالک
اور امام احمد کہتے ہین کہ آلت کے چھونے سے وضو توٹتا ہی بلکہ امام احمد کے پاس اپنے ذکر اور دبر اور عورت اپنی
فرج کو چھونے سے بھی وضو ساقط ہوتا ہی اور دلیل ان تینون امامون کی حدیث بسرہ کی ہی اور امام مالک
کے مذہب مین عورت اپنی فرج کو آپ چھونے سے وضو توٹنے مین اختلاف ہی اور امام شافعی کے پاس بے حائل
ہتیلی کے طرف سے چھووے تو ناقض وضو ہی اور ایک روایت سے امام احمد کی مس ذکر سے وضو مستحب ہی
نہ واجب اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مطلقا ناقض وضو نہین اور ابوحنیفہ کو حدیث طلق بن علی کی دلیل ہی اور
مسند مین ابی حنیفہ کی یہہ روایت لایا ہی کہ علی اور عمار اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ ہمنے اپنی
ناک یا آلت کو چھونے سے کچھ پروا نہین رکھتے یعنے یہہ دونون گوشت کے ٹکرے ہین ان مین کچھ فرق نہین
اور ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ اسنے کہا اگر تو اپنے ذکر کو نجس جانتا ہو تو اسکو کات ڈال اور امیر المومنین
علی اور ابن مسعود اور حذیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر و سعد بن وقاص یے سب صحابہ سے بھی اسیطرح کی
روایت آئی ہی اور یہہ حدیث ناسخ ہی بسرہ کی حدیث کو لیکن مخالفان حنفی مذہب کے کہتے ہین کہ حدیث
طلق بن علی کی جسکو ابوحنیفہ نے تمسک کیا ہی منسوخ ہی چنانچہ مولف نے کہتا ہی وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ
مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ کہا شیخ امام محی السنت رحمت ہو اسپر اللہ کی یہہ حدیث
طلق بن علی کی منسوخ ہی **فائدہ** اب اسکے منسوخ ہونے کی دلیل بیان کرتا ہی لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ
اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ کسواسطے کہ ابوہریرہ مسلمان ہوا بعد آنے طلق بن علی کے **فائدہ**
ابوہریرہ ہجرت سے ساتوین سال خیبر کے جہاد کے وقت اسلام لاسے اور طلق بن علی ہجرت سے

پہلے

پہلے سال مین جب مسجد شریف بنا ہوتی تھی آئے تھے تو البتہ سماعت ابوہریرہ کی طلق بن علی کی سماعت سے متاخر ہوگی وَقَدْ رَوَى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ اور تحقیق روایت کیا ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جب پہنچاوے کوئی مین سے اپنے ہاتھ کو اپنے ذکر کے طرف نہو درمیانے ہاتھ اور ذکر کے کچھ حایل پھر چاہیے کہ وضو کرے چھینے والا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اس حدیث کو امام شافعی اور دارقطنی نے وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ اور روایت کیا اسکو نسائی نے بسرہ بنت صفوان سے مگر یہہ کہ نسائی نے ذکر نکیا جو لیس بینہ و وبینہا شئ کو **فائدہ** یہہ کلام جو مذکور ہوا شافعیہ کا ہی حنیفہ کہتے ہین کہ تمنے طلق بن علی کی حدیث منسوخ ہونے مین جو دلیل بیان کئے ہو نہین بنتی اس واسطے کہ فقط مقدم سے طلق بن علی کے اسلام کے ابوہریرہ کے اسلام پر بالیقین تقدم طلق بن علی کی سماع کا سماعت پر ابوہریرہ کے ثابت نہین ہوتا جب تک کہ وفات طلق کا ابوہریرہ کے اسلام لانے کے قبل ثابت نہو یا یہہ معلوم ہوجاوے کہ طلق بن علی نے اپنے وطن کو گئے بعد پھر نہ آیا ہی یہہ دونون باتون مین سے ایک بھی ثابت نہوی تو ہوسکتا ہی کہ طلق نے ابوہریرہ کی سماعت کے بعد یہہ حدیث سنی ہو تب حدیث طلق کی ابوہریرہ کے حدیث کی ناسخ ہوجاتی نہ عکس اسکے جیسا تم کہتے ہو **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی عایشہ رض سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھو بوسہ دیتے تھے بعضے اپنی بیبیون کو پھر نماز پڑہتے تھے اور وضو نکرتے تھے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس مسئلے مین بھی اختلاف ہی ابوحنیفہ اور دوسرے امامون کا تینون امامون کے پاس شہوت سے یا بے شہوت ہاتھ سے عورت کے چھینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی تفصیل اسکی انکی کتابون مین مسطور ہی اور امام ابوحنیفہ کے پاس عورت کو چھینا ناقض وضو نہین ان امامون کو اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ آیت قرآن کی ہی تمسک ہی حنیفہ کے پاس اس آیت مین مراد لمس سے جماع ہی کہ تفاسیر کے کتابون سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی اور دلیل انکو حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا کی ہی جو صحیحین مین آیا ہی کہ بی بی عایشہ نے فرماتے ہین کہ حضرت رات کو نماز کے واسطے اٹھتے اور مین بچھانے پر سوتی رہتی اور میرے دونون پاؤن حضرت کے سجدے کی جگہہ پر رہتے جب سجدہ کرتے میرے پاؤن کو سرکا دیتے اس سے معلوم ہوا کہ سرکاتے وقت البتہ مساس واقع ہوتا تھا تو لمس زنان ناقض وضو نہوا لیکن شافعیہ اس حدیث کی صحت مین کلام کرتے ہین چنانچہ

ف ١ [illegible]

ف ٢ [illegible]

مولف کہتا ہی وقال الترمذی لا یصح عند اصحابنا بحال اسناد عروة عن عائشة اور
کہا ترمذی نے صحیح نہین ہی ہمارے اصحاب کے پاس کچھ اسناد عروہ کے روایت کی عائشہ سے وایضا
اسناد ابراهیم التیمی عنها اور بھی صحیح نہین اسناد ابراہیم تیمی کی عائشہ سے وقال ابو داود
هذا مرسل وابراهیم التیمی لم یسمع عن عائشة اور کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث مرسل ہی
اس سبب سے کہ ابراہیم تیمی عائشہ سے روایت کرتا ہی اور ان سے سماع نہین رکھتا **وعن** ابن عباس
قال اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم کتفا ثم مسح یده بمسح کان تحته ثم قام وصلی
اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہا اسنے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو شانے کے
پھر مل ڈالا اپنے ہاتھ کو کپڑے سے پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑہا **فائده** اس سے معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے
کھانے سے وضو واجب نہین ہوتا اور ہاتھ اور منہہ مین کچھ لگا ہو تو دھونا بھی لازم نہین رواه ابوداود
وابن ماجة روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** ام سلمة انها قالت قربت
الی النبی صلی الله علیه وسلم جنبا مشویا فاکل منه ثم قام الی الصلوة ولم یتوضأ
اور روایت ہی ام سلمہ سے تحقیق کہی اسنے کہ نزدیک لے گئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بازو بھنا ہوا
پھر کھایا اس مین سے حضرت نے پھر کھڑے ہو نماز کے واسطے اور وضو نکیا رواه احمد روایت کیا
اسکو احمد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی رافع قال اشهد لقد کنت
اشوی لرسول الله صلی الله علیه وسلم بطن الشاة روایت ہی ابورافع غلام آزاد سے رسول
خدا کے کہا اسنے کہ گواہی دیتا ہون مین تحقیق بریان کرتا تھا حضرت کے واسطے پیٹ بکری کا یعنے بکری کے
پیٹ کے اندر جو ہی دل کلیجی وغیرہ ثم صلی ولم یتوضأ پھر کھاتے اسکو حضرت اور نماز پڑہتے اور وضو
نکرتے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعنه** قال اهدیت له شاة فجعلتها
فی القدر اور بھی روایت ہی ابورافع سے کہا اسنے کہ تحفہ بھیجا گیا رسول خدا کے واسطے ایک بکرا پھر ڈالا
اسکو ابورافع نے دیگ مین پکانے کو فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا یا ابا رافع
پھر آیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کیا ہی یہہ دیگ ای ابورافع فقال شاة اهدیت
لنا یا رسول الله تب بولا ابورافع نے یہہ گوشت ایک بکرے کا ہی جو ہدیہ بھیجا گیا ہی ہمارے لئے ای
رسول خدا فطبختها فی القدر پھر پکایا مین نے اسکو دیگ مین قال ناولنی الذراع یا ابا رافع
فرمایا حضرت نے دے مجھکو دست اسکا کھانے کے واسطے ای ابورافع **فائده** رسول خدا کو گوشت
بکرے کے ہاتھ کا پسند تھا اسواسطے کہ وہ جلد پک جاتا اور نرم ہو جاتا ہی فناولته الذراع تب دیا مین نے

[illegible]

حضرت کو ہاتھ بکری کا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ پھر فرمایا حضرت نے دے مجکو دوسرا ہاتھ بکری کا فَنَاوَلْتُہٗ الذِّرَاعَ الْآخَرَ تب دیا مین نے دوسرا ہاتھ بکرے کا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ پھر فرمایا دے مجکو دوسرا ہاتھ بکرے کا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا لِلشَّاۃِ ذِرَاعَانِ تب کہا ابو رافع نے ای رسول خدا انہو نے ہین بکرے کو مگر دو ہاتھ دونون تو کھا چکے پھر کہان سے دیون فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَکَتَّ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لے کہ بیشک اگر خاموش رہتا اور نہ کہتا کہ بکرے کو دو ہی ہاتھ ہوتے ہین البتہ دیتا تو مجکو ہاتھ بکرے کا جب تک کہ خاموش رہتا یعنے اگر یہہ بات نکہتا تو مین جب مانگا کرتا بطور معجزہ کے بکرے کے ہاتھ دیگ سے نکال کر دیا ہوتا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاہُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ پھر منگوایا پانی اور کلی فرمایا اور دہویا اطراف کو اپنے انگلیون کے **فائدہ** اس سے معلوم ہوگیا کھانا کھانے بعد تمام ہاتھ دہونا ضرور نہین بلکہ جسقدر لگا ہو اسیکو دہونا کفایت کرتا ہی ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی پھر کھڑے ہوے حضرت پھر نماز پڑہے ثُمَّ عَادَ اِلَیْہِمْ فَوَجَدَ عِنْدَہُمْ لَحْمًا بَارِدًا پھر الٹ کر تشریف لیگئے حضرت نے ابو رافع کے اہل وعیال کے پاس پھر پایا انکے پاس گوشت ٹھنڈا فَاَکَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً تب کھایا اسکو اور تشریف لاے مسجد مین پھر پڑہے نماز اور نہ چھوئے پانی کو رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے ابو رافع سے وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰی آخِرِہٖ اور روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے ابو عبید سے مگر یہہ کہ نہ ذکر کیا دارمی نے ثم دعا بماء سے آخر تک **۳ وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَاُبَیٌّ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ جُلُوْسًا اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا انسنے کہ تھا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھے ہوے فَاَکَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا پھر کھایا ہمنے گوشت اور روٹی ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّاُ تب کہا ابی بن کعب اور ابو طلحہ نے تو کس لئے وضو کرتا ہی فَقُلْتُ لِہٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْنَا تب بولا مین نے وضو کرتا ہون مین بسبب اس طعام کے جس کو ہمنے کھایا ہی فَقَالَا اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّیِّبَاتِ پھر کہے کیا وضو کرتا ہی تو پاک اور حلال چیزون سے لَمْ یَتَوَضَّاْ مِنْہُ مَنْ ہُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ وضو نکیا ہی اس سے جنے بہتر ہی تجھ سے یعنے رسول خدا نے بسبب کھانے کے وضو نکیا ہی تو کس لئے کرتا ہی **فائدہ** بعضے حدیثون مین آیا ہی کہ وضو کرنا مراد اس سے منہہ اور ہاتھ دہونا ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **۴ وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ یَقُوْلُ قُبْلَۃُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَجَسُّہَا بِیَدِہٖ مِنَ الْمُلَامَسَۃِ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہتا تھا اسے بوسہ دینا مرد اپنے عورت کو اور چھونا مرد عورت کو اپنے ہاتھ سے ملامسہ ہی

یعنے وہ کہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا اور جس سے وضو واجب ہوتا ہی اب اسکو آپ ہی بیان
کرتا ہی وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ جو کوئی بوسہ دیوے اپنی عورت کو یا چھیوے اسکو
اپنے ہاتھ سے تو اسپر واجب ہوتا ہی وضو رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور شافعی نے
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہ اسنے کہتا تھا بوسہ دینے سے مرد کے اپنے عورت کو واجب ہوتا ہی وضو رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْهَا اور روایت
ہی ابن عمر سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بوسہ دینا برابر ہی چھینے کے سو وضو کرو اس سے
فائدہ یہہ آثار دلالت کرتے کہ چھینے سے عورت کے وضو ٹوٹتا ہی اور انکی صحت ابو حنیفہ کے پاس شاید
نہ پہنچی ہو اور مسند مین ابو حنیفہ کی عطا بن ابی رباح سے اسنے ابن عباس سے لایا ہی کہ رسول خدا نے فرمایا ہی
کہ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ یعنے بوسہ دینے سے وضو واجب نہین ہوتا شاید یہہ حدیث ناسخ ہو گی ان حدیثون
کی جو اسکے خلاف پر ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز
سے اسنے تمیم داری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو واجب ہوتا ہی ہر خون
روان سے **فائدہ** یہہ حکم بھی مخصوص حنفی مذہب کے برابر ہی تینون امام کے پاس خون روان ناقض وضو
نہین رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ روایت
کیا اس حدیث کو اور اس سے پہلی حدیث کو اور کہا کہ عمر بن العزیز نے نہ سنا ہی حدیث تمیم داری سے اور نہ دیکھا ہی
اسکو وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد جو راویان ہین اس
حدیث کے مجہول ہین **فائدہ** حنفی مذہب مین حدیث مرسل مقبول ہی اور جہالت مین ان دونون راویون کی
اختلاف ہی واللہ اعلم **بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ** بیان مین پاخانے کے آداب کے **الفصل
الاول** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ روایت ہی ابو ایوب انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
آوین تم پاخانے کو فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا پھر نہ منہہ کرو
قبلے طرف اور نہ پیٹھ لیکن منہہ کرو مشرق طرف یا مغرب طرف **فائدہ** یہہ مخصوص ہی مدینہ مطہرہ مین
اسواسطے کہ وہان قبلہ جنوب کے طرف ہی اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے شمال طرف واقع ہی جب مدینے
کے لوگ کعبے کے طرف جاے ضرور کے وقت منہہ کرنے اور پیٹھ کرنے سے احتراز کرین تو مشرق یا مغرب طرف

منہہ اور پیٹھ کرنا پڑتا ہی اور ہمارے ملک مین قبلہ مغرب کے طرف ہی سو اس ملک کے لوگ کو چاہیئے کہ اس وقت پر منہہ اور پیٹھ جنوب یا شمال طرف کیا کرین اور پیشاب کا حکم بھی یہی ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث کہا شیخ امام محی السنہ صاحب مصابیح نے رحمت ہو اللہ کی اسپر یہہ حدیث یعنے نہی قبلے طرف منہہ اور پیٹھ کرنے کی صحرا اور میدان مین ہی اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لیکن جگہ گرد دیوار مین اور گھر اور عمارت مین جا بضرورت کے وقت منہہ اور پیٹھ کرنے سے کچھ خوف نہین لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ بسبب اس حدیث کے جسکو روایت کیا ہی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا چڑھ گیا مین بالاخانے پر ام المومنین حفصہ کے اپنے بعضے کام کے لئے پھر دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیٹھ کئے تھے قبلے طرف اور منہہ کئے تھے شام کے طرف **فائدہ** مکہ اور شام مقابل ہین اگر مکے طرف پیٹھ کرین تو شام کے طرف منہہ ہوتا ہی اگر شام طرف پیٹھ کرین تو مکے طرف منہہ ہوتا ہی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے واسطے گھرون مین قبلے طرف پیٹھ کرنا درست ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ اس مسئلے مین ائمہ کا اختلاف ہی مذہب امام اعظم کا وہ ہی کہ بول و غائط کے وقت صحرا یا غیر صحرا سب جگہہ مین قبلے طرف پیٹھ یا منہہ کرنا حرام ہی اور انکی یہی حدیث ابو ایوب انصاری کی دلیل ہی امام شافعی کے پاس صحرا مین پیٹھ یا منہہ کرنا حرام ہی نہ گھر مین اور انکو حدیث ابن عمر کی دلیل ہی حنیفہ کہتے ہین کہ قبلے کی تعظیم کے واسطے یہہ نہی واقع ہوی ہی اس مین صحرا اور گھر دونون برابر ہین چنانچہ قبلے طرف تھوکنا اور پانون لنبے کرنا بے ادبی ہی اور جواب ابن عمر رض کی حدیث کا یہہ ہی کہ شاید اس منع کے قبل ابن عمر نے دیکھا ہوگا اگر انکا دیکھنا بعد نہی کے ثابت ہو تو شاید رسول خدا نے کچھ قبلے کے سمت پھر کر بیٹھے ہونگی ابن عمر اسکو لحاظ نکیا ہوگا اسواسطے کہ اس حالت مین غور سے پہچانہ سکتے ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی سلمان رض سے کہا اسنے کہ منع کیا ہمکو یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ کہ منہہ کرین ہم قبلے طرف پاخانہ اور پیشاب کے وقت اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اور منع فرمایا کہ استنجا کرین ہم داہنے ہاتھ سے **فائدہ** استنجے کا معنا دور کرنا اس نجاست کا جو پیچھے سے نکلے ڈھیلے سے ہو یا پانی سے اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ یا منع فرمایا کہ استنجا کرین ہم کم تین پتھر سے **فائدہ** مذہب امام شافعی اور امام احمد کا یہی ہی کہ پاخانے کے بعد تین پتھر سے پونچھنا

واجب ہی تین سے کم روا نہین اور انکو یہی حدیث سلمان کی حجت ہی حنفی مذہب مین پاکی اور صفائی شرط ہی اگر پاکی تین سے کم مین بھی حاصل ہو تو کفایت ہی دلیل انکی وہ حدیث ہی کہ جسکو صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے لایا ہی کہ کہا اسنے پاخانے کو گئے رسول خدا نے اور حکم کیا مجکو کہ تین پتھر لاؤن حضرت کے واسطے پھر مجکو دو پتھر اور ایک سرگین ملا اسکو حضرت پاس لایا دونون پتھر کو مجھ سے لیلئے اور سرگین کو پھینک دیئے اس سے معلوم ہو چکا کہ دو بھی کفایت کرتے ہین تین ہی ہونا کچھ شرط نہین اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ یا منع کیا کہ استنجا کرین ہم سرگین اور پلیدی یا ہاڑ سے **فائدہ** سرگین و استخوان توشہ ہی جنات کا اس سبب سے ان چیزون سے استنجا کرنا روا نہین[1] رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

وَعَنْ[3] اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے تھے پاخانے کو کہتے تھے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یا الٰہی مین پناہ چاہتا ہون تیرے ساتھ شیطانون نر اور شیطانیون مادہ سے **فائدہ** پاخانہ اور سنداس شیاطین کے رہنے کی جگہہ ہی اس واسطے وہان استعاذہ کیا چاہیئے جن عالمون نے بیت الخلا مین اور پاخانے کے وقت ذکر الٰہی کرنا منع جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ دعا پاخانے مین داخل ہونے کے قبل پڑھا چاہیئے اگر تب بھول جا کر بیت الخلا مین داخل ہو گیا ہو تو دل مین کہہ لیوے زبان سے نہ کہے[2] اور جن عالمون پاس ایسے جاے پر بھی ذکر الٰہی منع نہین ہی انکے پاس یہہ دعا بیت الخلا مین بھی پڑھنا روا ہی جیسا کہ امام مالک سے منقول[3] ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وَعَنْ[4] ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رض سے کہا اسنے کہ گذر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبرون پر پھر فرمایا کہ بیشک یہہ دونون قبر والے عذاب کئے جاتے ہین وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اور نہ عذاب کئے جاتے ہین بسبب بڑے گناہ کے یا جن کامون کے کرنے سے وہ عذاب مین مبتلا ہین انکا ترک کرنا کچھ دشوار نہ تھا بلکہ آسان تھا اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ لیکن ایک شخص ان دونون قبر والون مین سے وہ تھا کہ نہ ڈھانپتا تھا اپنی ستر کو پیشاب کے وقت اور کشف عورت کرتا تھا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لَا یَسْتَنْزِہُ مِنَ الْبَوْلِ اور روایت مین مسلم کی آیا ہی کہ پہلا وہ شخص کہ پاکی نکرتا تھا پیشاب کی یعنے بے احتیاطی کرتا تھا استنجے کی پاکی مین وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ولیکن دوسری قبر والا وہ تھا کہ جاتا تھا لوگون کے پاس سخن چینی کے واسطے **فائدہ** سخن چینی وہ ہی کہ ایک کی بات دوسرے کو لگا دینا فساد اور مضرت کے ارادے سے

ف ۱ چنانچہ اخیر مین اس باب کے بیان اسکا تفصیلوار آویگا حدیث ابن مسعود مین ۱۲

ف ۲ مذہب اکثر علما کا یہی ہی ۱۲

قرآن مجید مین اسکی تہدید سخت آئی ہی بعضے عالمون کے پاس وہ کبیرہ گناہ ہی حدیث صحیح مین آیا ہی کہ چغلی خور بہشت مین نہ جائیگا [illegible] عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب گناہون مین تم نے توریت مین بڑا پایا کہا چغلی کو مین نے پایا کہ یا قتل سے بھی بڑا ہی بولا اسحق حنفی سے قتل بھی صادر ہوتا اور بھی گناہ بڑا ان اس سے پیدا ہوتی ہین ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا بِنِصْفَیْنِ پھر لئے حضرت نے ایک شاخ خرمے کی پھر چیر ڈالا اسکو دو آدہے ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَۃً پھر جما دیا انکو ایک ایک قبر مین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ ھٰذَا عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا کس واسطے کیا آپ نے یہہ کام یعنے کس لئے ان دونون قبرون مین وہ خرمے کی شاخ لگایا فَقَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا آپ نے فرمایا اس امید پر کہ تخفیف ہو جاوے عذاب ان دونون قبرون والون سے یہہ دونون شاخ سوکہے تب تک مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ** اس حدیث کی توجیہ مین عالمون کا اختلاف ہی کہ شاخ کی رطوبت رہنے تک تخفیف عذاب کے امید کا کیا وجہ ہوگا بعضون نے کہا ہی کہ نباتات جب تک تر و تازہ رہتے ہین اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہین چنانچہ قرآن مجید مین بھی فرماتا ہی کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہی جب تک وہ نبات قبر پر خشک نہو تسبیح مین رہیگی اسکی برکت سے شاید عذاب قبر تخفیف پاویگا یہہ جماعت قبور پر سبزہ اور پھول ڈالنے کے واسطے اس حدیث کو تمسک کرتے ہین اور خطابی نے جو امام ہی اہل علم کا اور شارح ہی حدیثون کا اس قول کو انکے رد کرتا ہی اور کہتا ہی سبزہ اور پھول قبور پر ڈالنا جو اس حدیث سے نکالے ہین بیجا نہین بلکہ یہہ بات بے اصل ہی اسواسطے کہ پہلے صف مین صحابہ کے یہہ فعل نتھا بعضون نے کہا ہی کہ جناب رسالت کو اسکا علم ہی دوسرون کو کچھ معلوم نہین واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو دو کام سے جو سبب ہین لعنت کے قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کئے صحابہ نے کون سے وہ دو کام جو سبب لعنت کے ہوتے ہین ای رسول خدا قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ فرمایا یہہ کہ پاخانہ پھرنا راستے مین لوگون کے یا سائے مین انکے یعنے جھاڑون مین اس جھاڑ کے کہ جسکے سائے مین لوگ سوتے بیٹھتے ہین **فائدہ** جس جھاڑ کے سائے تلے لوگ بیٹھے نہون اسکے نیچے کچھ مضائقہ نہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ اور روایت ہی ابو قتادہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پیوے پانی کوئی تم مین سے پھر چاہئے کہ دم نچھوڑے پانی کے باسن مین **فائدہ** اگر پانی پیتے وقت پانی کے باسن مین دم چھوڑیگا تو کچھ ناک سے یا منہہ سے پانی مین آجاویگا اس سے طبیعت پر کراہت ہوگی اور حدیث مین آیا ہی کہ رسول خدا

[illegible] سبزہ اور پھول [illegible] کا حکم

تین دم مین پانی پیتے اسکا طور یہہ ہے کہ ہر دم چھوڑتے وقت کوزے کو منہہ سے جدا کرتے پھر پیتے پانی پینے کا یہی طور سنت ہے تفصیل اسکی باب الاشربہ مین آویگی وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ اور جب آوے کوئی ایک تم مین سے پاخانے کو پھر چاہئے کہ نہ پکڑے آلت کو اپنے سیدھے ہاتھ سے **فائدہ** داہنا ہاتھ پاک چیزے کامون کے واسطے ہے نجس موضع پر نرکھا چاہئے وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ اور چاہئے کہ استنجا نکرے داہنے ہاتھ سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی وضو کرے چاہئے کہ ناک جھڑکے وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ اور جو کوئی استنجا کرے کلوخ سے چاہئے کہ تین کلوخ سے کم نہ لیوے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً اور روایت ہے انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے بیت الخلا مین پھر اٹھا لیتا مین اور ایک لڑکا اداوت کو پانی کے اور عنزہ کو **فائدہ** نام اس لڑکے کا بیان نکیا اور اس سے ابن مسعود ہے پانی کا اداوت چھاگل ۱۲ اور مسواک اور نعلین حضرت کے اسکے تحویل رہتے تھے اور اداوت پانی کے ایک ظرف کا نام ہے جسکو چمڑے سے سیتے ہین اور اس سے طہارت کرتے ہین اور عنزہ چھوٹا ایک نیزہ تھا اسکو خادمان ہمراہ حضرت کے اٹھا لیجاتے تھے تا پیشاب کے وقت زمین کو اس سے نرم کرین یا استنجے کے واسطے کلوخ اس سے نکال لیوین یا نماز کے وقت اس سے سترہ بنا لیوین یَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ استنجا کرتے تھے حضرت نے بعد کلوخ لینے کے پانی سے **فائدہ** کلوخ لئے بعد پانی سے استنجا کرنا افضل ہے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس پر

الفصل الثانی فصل دوسری

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ روایت ہے انس سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے تھے پاخانے کو نکال ڈالتے تھے انگوٹھی کو **فائدہ** اس انگوٹھی کے نگینے مین محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اس واسطے اسکو نکال ڈالتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز مین کہ نام اللہ کا یا نام رسول اللہ کا یا قرآن لکھا ہوا ہو تو اسکو اپنے ساتھ بیت الخلا مین نہ لیجاوے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے وَقَالَ اَبُوْدَاؤُدَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور کہا ابوداود نے یہہ حدیث منکر ہے وَفِیْ رِوَایَةٍ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ اور ایک روایت مین وضع ہے بدلے نزع کے یعنے رکھ دیتے تھے انگوٹھی کو **وَعَنْ**

باب آداب الخلاء

جابرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اور روایت ہی
جابر رضؓ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے صحرا طرف قضاے انسانی کے
واسطے چلے جاتے یہان تگ کہ غایب ہو جاتے نظر سے اور نہ دیکھتا انکو کوی یعنے جاتے ایسی جگہہ پہ کہ
بعد قضاے حاجت کو بیٹھنے کے کوی حضرت کو نہ دیکھتا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن۳ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اور روایت ہی
ابو موسی رضؓ سے کہا اسنے تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ
تب چاہا حضرت نے کہ پیشاب کرے فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ پھر آے حضرت نے ہموار نرم زمین کو
دیوار کی جڑ مین فَبَالَ ثُمَّ قَالَ تب پیشاب کیا اور فرمایا اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ
جب چاہے کوی تم مین کا کہ پیشاب کرے تو چاہئے کہ تلاش کرے اپنے پیشاب کے واسطے ایسی جگہہ یا پیشاب
اپنے نیچے نہ آوے اور اسکے چھینٹے اپنے اوپر نہ پڑین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن۴ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اور روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضاے حاجت انسانی کا لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى
يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ نہ اُٹھاتے اپنا کپڑا یہان تک کہ قریب ہوتے زمین کے بیٹھنے مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے

وعن۵ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہؓ
سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہون مین تمہارے لئے نصیحت اور خیرخواہی مین مانند
باپ کے اپنے بیٹے کو اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا
تعلیم کرتا ہون مین تمکو جب آؤ تم پاخانے کو پھر نہ منہہ کرو قبلے طرف اور نہ پیٹھ کرو اسکے طرف **فائدہ**
پیشاب کے وقت بھی یہی حکم ہی وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اور حکم کیا کہ استنجا کرین تین کلوخ سے وَنَهٰى
عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ اور منع فرمایا استنجا کرنے کو گوبر اور گو اور بوسیدہ ہاڑ سے وَنَهٰى اَنْ
يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ اور منع کیا کہ آبدست لیوے مرد اپنے داہنے ہاتھ سے **فائدہ** عورت کو
بھی یہی حکم ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن۶ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ
اور روایت ہی حضرت بی بی عائشہؓ سے کہے کہ تھا داہنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکی
کے واسطے اور کھانے کے لئے وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى

باب آداب الخلاء

اور تھا بایاں ہاتھ حضرت کا آبدست کے واسطے اور ان کاموں کے لئے جو ناپاک ہین رواہ ابو داؤد روایت
کیا اسکو ابو داود نے **وعنھا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم الی
الغائط فلیذھب معہ بثلثۃ احجار اور بھی روایت ہے بی بی عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوے کوئی تم مین کا پاخانہ کو تو چاہیے کہ لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر کو یستطیب
بہن کہ استنجا کرے اور پاکی لیوے ان سے فانھا تجزی عنہ سو اسواسطے بیشک تین پتھر کفایت کرتے
ہین اسکے لئے پانی کے استعمال سے یعنے جب تین پتھر سے پاک کرچکا تو نجاست دور ہوگئی اور اصل طہارت حاصل
ہوچکی جواز نماز کے واسطے حاجت پانی سے پاک کرنے کی نہین اگر پانی سے بھی استنجا کرے تو افضل اور مستحب
ہے بعضون نے کہا ہے کہ پانی سے بھی استنجا کرنا سنت ہے رواہ احمد وابو داؤد والنسائی
والدارمی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **وعن** ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم
من الجن اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا نکیجو
سرگین سے اور نہ ہاڑ سے اسواسطے کہ سرگین اور ہاڑ توشہ ہے بھائیون کا جنات سے رواہ الترمذی
والنسائی الا انہ لم یذکر زاد اخوانکم من الجن روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے مگر یہہ کہ ترمذی
نے نہ ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن کو **وعن** رویفع بن ثابت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی اور روایت ہے رویفع بن ثابت
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید حیات تیری دراز ہوگی میرے بعد
فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ پھر خبر دے لوگون کو جو گانٹھی دیوے اپنی داڑھی کو **فائدہ**
بعضے کہتے ہین کہ داڑھی کو اہل جاہلیت جنگ کے وقت گرہ دیتے تھے اپنا غرور اور تکبر ظاہر کرنے کو اس سے منع
فرمایا بعضے کہتے ہین مراد داڑھی کو گرہ دینے سے وہ ہے کہ منہہ چھپانا رہ زنی کرنے کے واسطے او تقلد وترا
او استنجی برجیع دابۃ او عظم اور قلادہ کرا اور گردن مین باندھے زہ کو یا استنجا کیا بیٹ سے چارپایہ کے یا ہڈی سے **فائدہ**
اہل جاہلیت گردن مین گھوڑونکے زہ باندھتے تھے اور اسکو بدنظری کا توڑ سمجھتے تھے بعضے کہے ہین مراد اس سے حیوانونکے گلے مین گانٹھی
باندھنا یا بچون کے گلے مین سنک باندھنا سو اس سے منع فرمایا فان محمدا منہ بری پھر بیشک محمد
ان لوگون سے جو یہہ کام کرتے ہین بیزار ہے **فائدہ** جاہلیت کے کام کرنے سے اگرچہ وہ کبیرہ گناہ
نہون سرور عالم بیزار ہوتے ہین پھر کبیرہ گناہ اور بیحیائی کے کام کرنے سے حضرت کی ناخوشی کیا کچھ
ہوگی خیال کیجیو رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داود نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوتِرْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکوی سرمہ لگاوے آنکھہ مین پھر چاہئے کہ اکہیرا لگاوے **فائدہ** سرمہ آنکھہ مین لگانے کے دو طور ہین پہلا وہ ہی کہ ہر آنکھہ مین تین سلائی لگاوے یہہ طور بہت صحیح اور مشہور ہی دوسرا یہہ کہ داہنی آنکھہ مین پہلے دو سلای اور بائین آنکھہ مین دو سلای پھراوے پھر ایک سلای داہنی آنکھہ مین لگاوے تو سب ملاکر وتر ہوتے ہین بعضون نے اسی طور کو ترجیح دیکر اختیار کیا ہی اسواسطے کہ اس مین ابتدا اور انتہا داہنے پر ہوتا ہی غرض یہہ حکم کچھہ واجب نہین بلکہ بہتر اور اولی ہی مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ جوکوی سرمہ لگانے مین وتر اور اکہیرا کیا پھر بیشک اسنے اچھا کیا اور جسنے نکیا تو نہین کچھہ گناہ اور تکلیف وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوتِرْ اور جو شخص کہ کلوخ لیوے بعد پاخانے کے پھر چاہئے کہ اکہیرا لیوے وَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ اور جسنے کیا یہہ کام پھر بیشک اسنے اچھا کیا اور جسنے نکیا تو نہین کچھہ گناہ اور تکلیف **فائدہ** یہہ حدیث سند ہی حنفی کو تین کلوخ لینا واجب نہونے پر وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ بِلِسَانِهٖ فَلْیَبْتَلِعْ اور جو شخص کہ کھاوے اور کچھہ خلال کرکے دانتون سے نکالے تو چاہئے کہ اسکو تھوک دیوے اور جو چیز کہ چاب کر نکالے جیب سے تو چاہئے کہ نگل جاوے **فائدہ** خلال کرکے جو کچھہ نکالتے ہین اکثر اس مین لہو لگا رہتا ہی اسواسطے اسکو تھوک دینا فرمایا اور جیب سے نکالنے سے لہو نہین لگتا ہی اس سبب سے اسکو نگلنے کا حکم کیا غرض دونون صورتون مین اگر وہ چیز خون آلودہ ہو اسکا نگل جانا حرام ہی اگر خون آلودہ نہو تو حلال لیکن یہان حکم اغلب پر کیا مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ اور جسنے کیا یہہ تو پھر بیشک اچھا کیا اور جسنے نکیا تو کچھہ گناہ نہین وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ اور جو شخص آوے پاخانے کو پھر چاہئے پردہ کر لیوے تا دہب جاوے اس مین اور کشف عورت نہو فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَجْمَعَ کَثِیْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْهُ پھر اگر نپاوے کچھہ پردہ کرنے کو مگر یہی کہ جمع ایک ڈھیگ بالو کی پھر چاہئے کہ پیٹھہ کر کے بیٹھے اس ٹیلی کے طرف **فائدہ** پیٹھہ بالو کے ٹیلے طرف کیا تو سامھنے دامن سے پردہ کرلے سکتا ہی اسواسطے اسکے طرف پیٹھہ کرنا فرمایا اور پردہ کرنے کا حکم اسواسطے ہوا کہ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ پھر اگر پردہ نکریگا تو بیشک بازی کرتا ہی شیطان بیٹھنے کی جگہہ پر بنی آدم کے **فائدہ** بے پردہ ہونے سے شیطان کی بازی یہہ ہی کہ پیشاب کے چھینٹے کپڑون اور بدن پر پڑنا اور شرم گاہ کو دکھانے سے وسوسہ دل مین لوگون کے ڈالنا لیکن بالو کی ڈھیگ سے آسرا کر لینا واجب نہین بلکہ یہہ مبالغہ ہی اسواسطے کہ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ جسنے کیا تو پھر بیشک اچھا کیا اور جسنے نکیا تو نہین کچھہ گناہ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ**

باب آداب الخلاء

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب نکرے کوی تم مین کا اپنے نہانے کی جگہہ مین ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْهِ پھر غسل کرے اس جگہہ مین یا وضو کرے اس مین یعنے عاقل سے یہہ بات دور ہی کہ حمام مین پیشاب کرنا پھر وہان غسل یا وضو کرنا فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ سو اس واسطے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتا ہی اس سے **فائدہ** جب آدمی کسی جگہہ پر پیشاب کرے پھر اوسی جگہہ غسل یا وضو کریگا تو وہان سے چھینٹے اٹھینگے اور بدن پر پڑینگے تو اس سے وسواس پیدا ہوگا غرض نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یَذْکُرَا ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْهِ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر ترمذی اور نسائی نے نہ ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ کو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ اور روایت ہی عبداللہ بن سرجس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب نکرے کوی تم مین سے سوراخ مین جانورون کے **فائدہ** سوراخ مین جانورون کے اسواسطے پیشاب کرنا منع ہی کہ شاید سانپ یا بچھو بل مین رہیگا تو کاٹیگا بعضون نے کہا ہی کہ سوراخون مین جنات رہتے ہین ان مین پیشاب گرنے سے انکو اذیت ہوگی اسواسطے منع فرمایا نقل ہی کہ سعد بن عبادہ انصاری کسی سوراخ مین پیشاب کیا جنات انکو مار ڈالے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ**[١٢] مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہی معاذ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو تین کام سے کہ جنکے کرنے سے لعنت ہوتی ہی اَلْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ پہلا پاخانہ پھرنا لوگون کے اترنے کی جگہہ مین وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ اور چلتے راہ مین اور سایے مین اس جھاڑ کے جسکے نیچے لوگ سوتے بیٹھتے ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ**[١٣] اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ اور روایت ہی ابوسعید رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ نہ نکلین دو مرد پاخانے کو جانے کا کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا یَتَحَدَّثَانِ بیٹھتے ہین اپنے اندام نہانی کو برہنہ کرکے باتین کرتے ہوے فَاِنَّ اللّٰهَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِكَ سو اسواسطے کہ خدا تعالی دشمن ہوتا ہی انکا اس فعل بد کے سبب سے **فائدہ** دو شخص ایک جگہہ پر پاخانے مین اپنی شرمگاہ دکھلاتے ہوے بیٹھنا اور باہم دیگر بات چیت کرنا منع ہی اور یہہ فعل شرم اور مروت سے

بعید ہی رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الحشوش محتضرۃ اور روایت ہی زید بن ارقم رضؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ پاخانے اور سنڈاس ہین جنونکی اور شیاطین حاضر ہونیکی جگہہ ہی فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل پھر جب آوے کوئی تم مین سے پاخانے کو پھر چاہیئے کہ کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پناہ چاہتا ہون مین اللہ کے ساتھ شیطانون اور شیطانیون سے رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہوتا ہی درمیانے آنکھین جنات کے اور شرمگاہ آدمیان کے اذا دخل احدکم الخلاء ان یقول جب داخل ہووے کوئی تم مین کا پاخانہ کو یہہ کہنا بسم اللہ شروع نام سے اللہ کے یعنے پاخانے مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہنا پردہ ہوجاتا ہی جنات کے آنکھون سے اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیانے رواہ الترمذی قال ہذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی روایت کیا اسکو ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکے نہین ہی قوی

[١٦] **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال اور روایت ہی ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر آتے پاخانے سے کہتے غفرانک خداوندا معافی چاہتا ہون مین تجھ سے **فائدہ** جب اس حالت مین ذکر اللہ تعالی کی زبان سے کرنا نہین ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت معافی چاہتے رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

[١٧] **وعن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے پاخانے کو لاتا تھا مین انکے لئے پانی تور مین یا رکوہ مین **فائدہ** تور ایک قسم کا ظرف ہوتا ہی اور رکوہ بھی چرمی ایک ظرف کا نام ہی ابو ہریرہ نے پانی کبھو تور مین اور کبھو رکوہ مین حضرت کے واسطے لیجاتے تھے فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض پھر آبدست لیتے حضرت اس پانی سے پھر ملتے ہاتھ زمین پر بعد استنجا کے خوب صفائی کے واسطے ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ پھر لاتا تھا مین پانی حضرت کے لئے دوسرے ظرف مین پھر وضو کر لیتے تھے حضرت **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ ظرف استنجا کے سوائے وضو کے واسطے دوسرا ظرف رکھنا مستحب ہی لیکن اسی ظرف مین اور استنجا سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا روا ہی رواہ ابو داؤد وروی الدارمی والنسائی

معناہ روایت کیا اس حدیث کو ابو داود نے اور روایت کیا دارمی اور نسائی نے معنا اس حدیث کا دوسرے لفظ سے ۱۸ **وعن** الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ اور روایت ہی حکم بن سفیان سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرتے تھے اور چھڑکتے پانی اپنی شرمگاہ پر **فائدہ** بعضون نے کہا ہی پیشاب کرکے پانی سے استنجا کرتے پھر وضو فرماتے لیکن صحیح وہ ہی کہ بعد وضو کے پانی شرمگاہ پر چھڑکتے تا بعد وضو کے کچھ تراوت پائی جاوے تو وسواس پیشاب کے قطرات کا نہو یہہ کام امت کی تعلیم کے واسطے کرتے والا وہ جناب وسواس سے مبرا و معصوم تھے رواہ ابو داود والنسائی روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے ۱۹ **وعن** امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان اور روایت ہی امیمہ بنت رقیقہ سے کہی اسنے کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک قدح خرمے کی لکڑی کا تحت سریرہ یبول فیہ باللیل نیچے حضرت کے پلنگ کے پیشاب کرتے اس قدح مین رات کو **فائدہ** ایک شخص نا دانستہ اس قدح مین پانی ہی سمجھکر پیشاب حضرت کا پیگیا خوشبو اسکے بدن مین مہکتی تھی اور چند سال اسکی اولاد مین بھی وہ بو موجود رہی رواہ ابو داود والنسائی روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے ۲۰ **وعن** عمر قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابول قائما اور روایت ہی عمر رض سے کہا اسنے دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا فقال یا عمر لا تبل قائما تب فرمایا ای عمر نہ پیشاب کر کھڑا ہوا فما بلت قائما بعد حضرت عمر کہتے ہین کہ پھر پیشاب نکیا مین نے کھڑا ہوا بعد منع فرمانے حضرت کے رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق علیہ قیل کان ذلک لعذر کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت ہو اللہ کی اسپر صحت کو پہنچی ہی حذیفہ بن الیمان سے کہا اسنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھورے پر ایک قوم کے پھر پیشاب کیا کھڑا ہوا اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر بعضون نے کہا ہی کہ کھڑے ہوے پیشاب کرنا حضرت کا بسبب کس عذر کے تھا **فائدہ** امام شافعی نے اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ حضرت کے زانوے شریف مین درد تھا بسبب اسکے کھڑا ہوا پیشاب کیا

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** عایشۃ قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ روایت ہی عایشہ رض سے کہی جو کوی خبر دیوے تم کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوے پھر سچ نجانو اسکو ما کان یبول الا قاعدا نہ پیشاب کرتے تھے حضرت مگر بیٹھے ہوے

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی نے **فائدہ** رسول خدا نے کبھو کھڑے ہوکر پیشاب کئے ہین مگر حذیفہ نے جو بیان کیا ہی وہ بسبب عذر کے تھا سو اسکا کچھ اعتبار نہین **وَعَنْ**۲ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَاهُ فِيْ أَوَّلِ مَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ اور روایت ہی زید بن حارثہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے حضرت کے پاس آغاز وحی مین جو آئی حضرت پر **فائدہ** یہہ شوہر ہین زینب کے اور متبنی فرزند تھے جنکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ پھر سکھلایا جبرئیل نے حضرت کو وضو اور نماز **فائدہ** یہہ تعلیم فعلی تھی کہ جبرئیل نے وضو اور نماز کرکے حضرت کو دکھلایا حضرت اسکے مطابق وضو کیا اور نماز پڑہی اس واسطے تعلیم قولی سے تعلیم فعلی آسان ہی فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ أَخَذَ غَرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ جب فارغ ہوا جبرئیل نے وضو سے لیا ایک چلو پانی پھر چھڑکا اس سے اپنی شرمگاہ کو یعنے شرمگاہ کے موضع مین ازار پر چھڑکا حضرت کی تعلیم کے واسطے تب جبرئیل صورت بشری لیکر آئے تھے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارقطنی نے **وَعَنْ**۳ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے مجھ پاس جبرئیل اور کہے ای محمد جب تو وضو کرے چھڑک پانی اپنی شرمگاہ پر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور کہا کہ سنا مین محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتا تھا حسن بن علی ہاشمی جو راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی اور احمد اور نسائی اور ابوحاتم اور دارقطنی اسکو ضعیف جانتے ہین **وَعَنْ**۴ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہے کہ پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کھڑے رہے عمر بن خطاب پیچھے حضرت کے کوزہ پانی کا لئے ہوئے فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ کہا حضرت نے کیسا پانی ہی یہہ ای عمر قَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ عرض کیا کہ یہہ پانی ہی کہ آپ وضو کرین اس سے قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ فرمایا مجھکو حکم نہین کہ جسوقت پیشاب کرون وضو کرون یعنے پیشاب کرتے ہی وضو کرنے کا مجھکو حکم نہین ہی وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً اور اگر کرتا مین ہمیشہ تو البتہ ہوجاتا سنت موکدہ پھر لوگون پر تکلیف ہوجاتی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا نے امت کی آسانی کے واسطے کبھو کبھو اولی اور افضل کو ترک فرماتے تھے رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ**۵ أَبِيْ أَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ

منکر الحدیث کا معنی مقدمے مین معلوم ہوچکا ہے ۱۲

اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ اور روایت ہی ابو ایوب اور جابر اور انس رض سے تحقیق یہہ آیت جسوقت نازل ہوی فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ مسجد قبا مین مردان ہین دوست رکھتے ہین طہارت مین مبالغہ کرنے کو اور اللہ چاہتا ہی پاکی مین مبالغہ کرنے ہاروں کو **فائدہ** مردان مردون سے گروہ انصار کی ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ انصار کی بیشک اللہ نے ثنا کیا تم پر طہارت مین سو کیا ہی طہارت تمہاری اور کسطرح مبالغہ کرتے ہو پاکی مین قَالُوْا نَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ عرض کئے ہم وضو کرتے ہین نماز کے واسطے اور غسل کرتے ہین جنابت سے جیسا مسلمان کرتے ہین وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ اور استنجا کرتے ہین ہم پانی سے بعد کلوخ لینے کے **فائدہ** یہہ کام مخصوص گروہ انصار ہی کرتے تھے قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ فرمایا پھر ثنا کرنا اللہ کا تم پر اسی طہارت کے مبالغے کے سبب سے فَعَلَيْكُمُوْهُ سو لازم کرلو تم اسکو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہا اسنے کہ کہا ایک مشرک نے ٹھٹھے کرتا ہوا اِنِّيْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ تحقیق مین البتہ دیکھتا تمہارے صاحب کو تمہارے نبی کو سکھلاتا ہی تمکو کمینے اور حقیر چیزین یہان تک کہ طور پاخانے کو بیٹھنے کا قُلْتُ اَجَلْ سلمان کہتا ہی بولا مین ہان سکھلاتے ہین ہمکو آداب بیت خلا مین بیٹھنے کے یہہ کچھ ہنسی کی جگہہ نہین بلکہ حضرت کے کمال شفقت اور رحمت سے سب باتین امت کو سکھلاتے ہین اب سلمان نے آداب خلا اور استنجا کے بیان کرتے ہین اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا حکم فرمایا ہمکو کہ نہ منہہ کرین قبلے طرف قضاے حاجت کو بیٹھنے کے وقت اور آبدست نہ لیوین ہم اپنے داہنے ہاتھون سے وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ اور بس نکرین ہم کمتر تین پتھر سے نہین اس مین سرگین اور ہڈی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے اور لفظ اس حدیث کا احمد کا ہی اور مسلم نے دوسری عبارت سے لایا ہی

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حسنہ سے کہا اسنے باہر آے ہمارے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھ مین حضرت کے ڈہال تھی چمڑے کی فَوَضَعَهَا پس رکھا حضرت نے اس سپر کو اور حایل کیا اپنے اور لوگون کے درمیان ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا اور بیٹھے پھر پیشاب کیا اسکی طرف فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ سب کہا ایک شخص منافقون مین سے جو وہان حاضر تھا دیکھو اسکے طرف پیشاب کرتا ہی اپنے شرمگاہ پر پردہ کرکے

جیسا پیشاب کرتی ہی عورت فَسَمِعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْحَكَ تب سنا حضرت نے
اسکی یہہ بات اور فرمایا واسطے تجھہ کی مرد بے حیا اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کیا نہ
جانتا ہی تو کیا پہنچا مصاحب کو بنی اسرائیل کے یعنے ایک شخص کو بنی اسرائیل مین کے كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ
الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِیْضِ تھے بنی اسرائیل حکم سے اپنی شریعت کے جب لگتا پیشاب انکے بدن یا کپڑون
کو کاٹتے تھے اس جگہہ کو یا اس کپڑے کو قینچیون سے فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِهٖ پھر منع کیا انکو اس مصاحب نے
پھر عذاب کیا گیا وہ شخص اپنی قبر مین بسبب اس منع کرنیکے مؤاخذہ ۱۲ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت
کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ عبد الرحمن بن حسنہ سے وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ
مُوْسٰی اور روایت کیا اسکو نسائی نے اسی عبد الرحمن سے اسنے ابو موسی اشعری سے **وَعَنْ**
مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اور روایت ہی مروان
اصفر تابعی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین ابن عمر کو بٹھاتے اپنے بار بردار اونٹ کو طرف قبلے کے ثُمَّ جَلَسَ یَبُوْلُ
اِلَیْهَا پھر بیٹھے پیشاب کرنے لگے اسکی طرف فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَیْسَ قَدْ نُهِیَ عَنْ هٰذَا
پھر کہا مین نے ای عبد الرحمن کیا بیشک نہین منع کیا گیا ہی پیشاب کرنے سے قبلے طرف قَالَ بَلٰی اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ
ذٰلِكَ فِی الْفَضَاءِ کہا ابن عمر نے قبلے کے طرف پیشاب کرنے سے مطلقا نہی واقع نہوئی ہی بلکہ نہی وارد ہوئی
ہی کشادہ جگہہ صحرا مین کہ درمیانے تیرے اور قبلے کے کچھ حایل ہو فَاِذَا کَانَ بَیْنَكَ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ
شَیْءٌ یَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ پھر جب ہو درمیانے تیرے اور درمیانے قبلے کے کوئی چیز ستر اور حایل
پھر پرواہ نہین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر آتے پاخانے سے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی
وَعَافَانِیْ سب تعریف اور شکر اللہ کو جسنے نکالا مجھہ سے اذیت دینے والی چیز کو اور صحت دیا مجھکو فضلات کے
نکالنے سے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا
قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ
یَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے جس وقت کہ آئے ایلچیان
جنات کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کئے ای رسول خدا منع کر اپنی امت کو استنجا کرنے سے ہڈی
اور سرگین اور کوئلے سے فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِیْهَا رِزْقًا اسواسطے اللہ تعالی نے بنایا ہی ہمارے لئے
ان تینون چیزون مین روزی فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

ف
حنفی مذہب مین
پاخانے مین بھی
قبلے کی طرف منہہ پیٹھ
نکیا چاہیئے جیسا
اسکا ذکر ہوچکا ۱۲

باب السواک

تب منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

بَابُ السِّوَاكِ

یہہ باب ہی مسواک کرنے کے بیان مین **فائدہ** سواک کہتے ہین دانت ملنے کو لکڑی سے اور اس لکڑی کو جس سے دانت ملتے ہین مسواک کہتے ہین مسواک کرنا سنت ہی سب کے پاس حنفیہ کے پاس وضو کے وقت اور شافعیہ کے پاس نماز کے وقت فجر اور ظہر کے آگے مسواک کرنا سنت موکدہ ہی چالیس حدیث فضیلت مین مسواک کے واقع ہین اور فایدے مسواک کے بدن اور دہن مین بیحساب ہین اور چاہیئے مسواک تلخ جہار کی لکڑی سے ہو اور اگر پیلو کی ہو تو بہتر ہی اور درازی مین ایک بالشت اور گرنگ انگلی کے برابر موتی ہو اگر مسواک نہو یا کسی نے دانت ہی نرکھتا ہو تو داہنے ہاتھ کی انگلی سے ملنا کفایت کرتا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا خوف کہ مشقت مین ڈالون مین اپنی امت کو تو البتہ واجب کر دیتا ان کو تاخیر کرنے کو نماز عشا کی واسطے اور واجب کر دیتا مین مسواک کرنے کو نزدیک ہر نماز کے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** شُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ یَبْدَءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ اور روایت ہی شریح بن ہانی تابعی سے کہا اسنے کہ پوچھا مین عایشہ رض سے کس چیز سے آغاز کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تھے گھر مین یعنے پہلا کام گھر مین تشریف لائے بعد جو کرتے تھے کیا تھا قَالَتْ بِالسِّوَاكِ کہے عایشہ ابتدا کرتے تھے مسواک سے یعنے گھر مین آکر پہلے مسواک کرتے **فائدہ** یہہ حضرت کے طبع شریف کی پاکیزگی ہی اور حسن معاشرت اپنے اہل کے ساتھ تا کچھہ بو ناخوش انکو نہ آوے حقیقت مین امت کی تعلیم کرتے تھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ اور روایت ہی حذیفہ رض سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھتے نماز تہجد کے واسطے رات کو ملتے اپنے منہہ کو مسواک سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اور روایت ہی عایشہ رض سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس خصلتین ہین دین کی **فائدہ** یہہ دس خصلتین سنت ابراہیم علیہ السلام کی ہین بعد انکی دوسرے نبیون کی جو انکا اقتدا کیا ہی پہلی خصلت ان مین سے قَصُّ الشَّارِبِ کوتاہ کرنا مونچھیون کو **فائدہ** مختار یہی ہی کہ مونچھیون کو گھٹاوین اکثر علما مونڈنے کے بھی قایل ہین اور مقدار مین کوتاہ کرنے کے اختلاف ہی امام ابو حنیفہ سے روایت آئی ہی کہ مچھہ کو مقدار ابرو کے رکھین اور مونچھیون کو زیادہ رکھنا غازیکو

بیان مونچھیان کترنیکا

روا ہی

کو روا ہی تا دشمنون پر انکی ہیبت پڑے اور زیادہ چھوڑنا دبالہ موچھیون کا جسکو سبالہ کہتے ہین بھی جایز ہی دوسری خصلت وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ اور چھوڑنا داڑہی کو **فائدہ** مشہور یہی ہی کہ مقدار ایک مشت کے رکھنا سنت ہی اس سے کم نکرین اگر اوس سے زیادہ ارسال کرین تو بھی جایز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سے نگذرے اور دراز ہوگئے بعد کوتاہ کرنا بعضون کے پاس مکروہ ہی بعضون کی پاس مستحسن اور داڑہی مونڈنا حرام ہی غرض مقدار قبضے کے رکھنا واجب ہی اسکو اسواسطے سنت کہتے ہین کہ ثبوت اسکا سنت سے ہوا ہی تیسری خصلت وَالسِّوَاكُ اور مسواک کرنا حدیث ۱۲ چوتھی وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ اور ناک مین پانی لینا وضو مین پانچوین وَقَصُّ الْاَظْفَارِ اور ناخن لینا ہاتھ پاؤن کے

فائدہ طور ناخن لینے کا یہہ ہی کہ پہلے داہنے کے سبابہ سے لینا شروع کرے اور اسکی خنصر تک پہنچاوے پھر بائین ہاتھ کی خنصر سے شروع کرے اسکے انگوٹھے تک پہنچاوے اور داہنے ہاتھ کے ابہام پر ختم کرے اور پاؤن مین ابتدا داہنے پاؤن کی کرنگ انگلی سے کرے اسکی انگوٹھے تک پہنچاوے اور بائین پاؤن کو انگوٹھے سے شروع کرے اسکی خنصر پر ختم کرے اور جمعہ کے روز ناخن لینا مستحب اگر جمعہ کو ناخن لیوے تو دوسرے جمعہ تک سب بلیات سے امن مین رہتا ہی بعضون کے پاس ناخنون کا گاڑ دینا مستحب ہی اگر پھینک دیوین تو بھی کچھ مضایقہ نہین اور وضو اور غسل کی جگہہ مین ڈالنا مکروہ ہی اور بلا وارد ہوتی ہی اور دانتون سے ناخن لیوین تو فقیری اور بیماری مین گرفتار ہوتا ہی چھٹوین وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ اور دہونا انگلیونکے بندونکو ساتوین وَنَتْفُ الْاِبْطِ اور اکھاڑنا بغل کے بالون کو **فائدہ** مونڈنا اور نورہ لگانا بھی جایز ہی آٹھوان وَحَلْقُ الْعَانَةِ اور مونڈنا بالون کو عانے کے **فائدہ** عانہ اُن بالون کو کہتے جو شرمگاہ پر لگتے ہین اور قُبل اور دُبر اور اسکے گرد و نگرد کے بالون کو بھی مونڈنا مستحب ہی اور نورہ لگانا اور اکھاڑنا بھی اسی کا حکم رکھتا ہی اور عورتون کے حق مین اکھاڑنا بہتر ہی مونڈنے سے وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ نوین کم کرنا پانی کو یعنے استنجا مین پانی اسراف ناکرنا قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ کہا راوی نے فراموش کیا مین نے دسوین خصلت کو اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ گمان نہین پڑتی مجکو کوئی چیز مگر کلی کرنا یعنے وہ دسوین خصلت جسکو مین بھولا ہون شاید کہ وہ کلی کرنا ہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ روایت کیا اسکو مسلم نے اور ایک روایت مین ختنا کرنا آیا ہی بدلے اعفا اللحیہ کے لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ دَاؤُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مولف کہتا ہی نہ پایا مین نے یہہ روایت صحیح بخاری اور نہ صحیح مسلم مین اور نہ کتاب مین حمیدی کے جو جامع ہی صحیحین کی ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول کا اپنی کتاب مین اور اسیطرح ذکر کیا اسکو خطابی نے معالم السنن مین ابوداؤد سے عمار بن یاسر کی روایت کے ساتھ **فائدہ** ختنا سنت ہی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے پاس اور بعضے شافعیہ بھی اسیکے قایل ہین اور ختنا شعایر اسلام سے ہی اگر کسی اہل

شہر نے اسکے ترک پر اجماع کریں تو امام کو لازم ہے کہ ان سے محاربہ کرے اور شافعیہ اور بعضے مالکیہ کے نزدیک ختنہ واجب ہے اور وقت ختان بعضوں کے پاس تولد سے ساتوان روز ہے جیسا عقیقہ بعضوں کے نزدیک ساتوان سال بعضوں کے پاس نوان سال بعضوں کے پاس دسوان سال بعضوں کے پاس جسوقت کے چاہیں غرض حد بلوغ کے آگے کرنا چاہیے خصوصاً حنفیہ کے پاس اس واسطے کہ انکے پاس ختان سنت ہے اور ستر عورت واجب اگر بعد بلوغ کے ختنا کریں اقامت سنت کے واسطے ترک واجب لازم آتا ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ روایت ہے عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرنا پاک کرنے ہارا ہے منہہ کو مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ خشنود کرنے والا پروردگار کو رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيْحِهِ بِلَا اِسْنَادٍ روایت کیا اسکو شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کیا بخاری نے اپنے صحیح میں بغیر اسناد کے **وعن** اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اور روایت ہے ابوایوب صحابی انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتیں ہیں سنتوں سے انبیاء سابق کے اَلْحَيَاءُ حیا کرنا پہلی وَيُرْوَى الْخِتَانُ اور روایت کیا جاتا ہے بجا حیا کے ختنہ کرنا وَالتَّعَطُّرُ اور دوسری خوشبو لگانا وَالسِّوَاكُ اور تیسری مسواک کرنا وَالنِّكَاحُ اور چوتھی نکاح کرنا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوتے رات کو اور نہ دن کو پھر بیدار ہوتے مگر مسواک کرتے قبل وضو کے **فائده** اس سے معلوم ہوا کہ مسواک پیشتر از وضو کے سنت موکدہ ہے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود نے **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ اور بھی روایت ہے عائشہ رض سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پھر دیتے حضرت مجکو مسواک دہونے کے واسطے فَاَبْدَأُ بِهِ فَاَسْتَاكُ پھر میں مسواک کو دہونے کے آگے مسواک کرتی اس سے ثُمَّ اَغْسِلُهُ بعد اسکے دہوتی مسواک کو وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ اور پھر دیتی مسواک حضرت کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **فائده** اس سے معلوم ہوا کہ مسواک ایکبار کرکے منہہ سے باہر نکالیں تو دوسرے بار مسواک کرنے کے واسطے مسواک کو دہویا چاہیے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں میں اپنے تئیں خواب میں مسواک کرتا ہوں میں مسواک سے فَجَاءَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ پھر آئے میرے پاس دو شخص ایک ان میں بڑا تھا دوسرے سے

فناولت السواک الاصغر منهما تب دیا مین مسواک ان دونون مین سے چھوٹے شخص کو فقیل لی کبّر
تب کہا گیا مجکو دے بڑے شخص کو فدفعته الی الاکبر منهما پھر دیا مین مسواک ان دونون شخص مین سے
بڑے کو **فائدہ** یہہ حدیث مین فضیلت مسواک کی ہی اور اس مین اشارہ ہی کہ ہر چیز پہلے بزرگون کو دینا بعد
خردون کو متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن**[2] ابی امامة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال ما جاءنی جبرئیل علیه السلام قط الا امرنی بالسواک اور روایت ہی ابو
امامه باہلی صحابی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا نہ آیا مجھہ پاس جبرئیل نے ہرگز مگر یہہ کہ حکم کیا مجکو
مسواک کرنے کا لقد خشیت ان احفی مقدم فی تحقیق گھبرایا مین کہ مسواک کرنے مین مبالغہ کرنے سے
جڑسے نکال دون مین اگلا اپنے دہن کا رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن**[3] انس قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواک اور روایت ہی انس رض
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے بیشک بہت دراز کیا ہون مین سخن تم پر مسواک کے باب
مین سو حکم کے امتثال مین مبالغہ کرو رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن**[4] عائشة
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستن وعنده رجلان اور روایت ہی عائشہ رض
سے کہ تھے رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے مسواک کرتے اور نزدیک انکے دو شخص تھے احدهما اکبر
من الاخر ایک ان مین بڑا اور بزرگ تھا دوسرے سے فاوحی الیه فی فضل السواک تب وحی بھیجی گئی حضر
کے طرف اظہار فضیلت مین مسواک کے ان کبّر اعط السواک اکبرهما دے مسواک بزرگ کو ان دونون کے رواه
ابو داود روایت کیا اسکو ابو داود نے **وعنها** قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
تفضل الصلوة التی یستاک لها علی الصلوة التی لا یستاک لها سبعین ضعفا اور بھی روایت
ہی عائشہ رض سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے ثواب زیادہ ہوتا ہی اس نماز کا جسکے واسطے مسواک
کی جاتی ہی اس نماز پر کہ جسکے لئے مسواک نہین کی جاتی ستر حصے رواه البیهقی فی شعب الایمان
روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن**[6] ابی سلمة عن زید بن خالد الجهنی
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اور روایت ہی ابی سلمہ تابعی سے اسنے
نقل کیا زید بن خالد جہنی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی الله علیه وسلم کو فرماتے تھے لولا ان اشق
علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوة اگر نہوتا خوف اس بات کا کہ مشقت مین ڈالون
مین اپنی امت کو البتہ واجب کردیتا مین ان پر مسواک کرنا نزدیک ہر نماز کے ولاخرت صلوة العشاء
الی ثلث اللیل اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کے لئے ایک تہائی رات تک قال فکان زید بن

خالد يشهد الصلوة في المسجد وسواكه على اذنه موضع القلم من اذن الكاتب کہا ابو سلمہ نے پھر تھا زید بن خالد حاضر ہوتا نمازوں کو مسجد میں اور مسواک اسکے کان پر رہتی جگہہ پر قلم کی کان سے کاتب کے یعنے زید بن خالد نے مسواک کان پر لگایا ہوا رہتا جس جگہہ کاتب قلم کو کان پر لگایا رہتا لا يقوم الى الصلوة الا استن ثم رده الى موضعه نہ کھڑا ہوتا زید بن خالد نماز کو مگر مسواک کرکر پھر رکھدیتے اسکو اسکی جگہہ پر رواه الترمذي وابو داود الا انه لم يذكر ولأخرت صلوة العشاء الى ثلث الليل وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود نے مگر یہہ کہ نہ ذکر کیا ابو داود نے ولاخرت العشاء الى ثلث الليل کو اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

باب سنن الوضوء

یہہ باب ہے بیان میں وضو کے سنتوں کے **فائدہ** سنن جمع ہے سنت کی اور سنت کا لغوی معنا راہ اور روش اور شرع میں سنت وہ ہے کہ رسول خدا جس کام کا حکم فرمایا ہو یا منع کیا ہو یا آپ ہمیشہ کیا ہو یا کرنے سے جسکے راضی ہوا ہو اور وضو کے سنتوں سے مراد افعال و اقوال رسول خدا کے ہیں جو وضو میں کرتے تھے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلثا روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیدار ہووے کوئی تم میں کا اپنی نیند سے پھر نہ ڈباوے اپنا ہاتھ پانی کی ظرف میں یہان تک دھووے اسکو تین بار **فائدہ** تین بار آگے وضو کے ہاتھ دہونا اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے لیکن نیند سے اُٹھے بعد دہونا اس واسطے فرمایا کہ اس ملک میں پانی کم ہے اکثر اوقات استنجا پتھر اور کلوخ سے کرتے ہیں جب سو جاویں تو گرمی سے استنجے کے مواضع عرق آلودہ ہوجاویں اگر ہاتھ وہان پڑجاویگا تو پلید ہوجائیگا چنانچہ فرمایا فانه لا يدري اين باتت يده کس واسطے کہ نہ جانتا ہے کوئی تم میں سے کہ کہان پڑا تھا ہاتھ اپنا رات کو نیند کے وقت متفق عليه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من منامه فتوضأ اور بھی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیدار ہووے کوئی تم میں کا اپنی نیند سے پھر وضو کرے فليستنثر ثلثا پھر چاہیے کہ ناک میں پانی لیکر جھاڑے تین بار فان الشيطان يبيت على خيشومه سو اس واسطے کہ شیطان رات کو رہتا ہے ناک کی جڑ میں متفق عليه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وقيل لعبد الله بن زيد بن عاصم اور پوچھا گیا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے **فائدہ** یہہ عبد اللہ انصاریوں میں بڑے ہیں اور انکو صاحب وضو رسول اللہ کہتے ہیں وضو کے باب میں انکی حدیث حجت ہے اور یہہ وہ قاتل ہیں مسیلمہ کذاب کے كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب سنن الوضوء

يَتَوَضَّأُ کسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے فَدَعَا بِوَضُوْءٍ تب منگوایا عبداللہ بن زید پانی وضو کا تا وضو کرکے انکو کیفیت حضرت کے وضو کی دکھلاوے فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ پھر ڈالا پانی اپنے دونون ہاتھ پر فَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ پھر دھویا دونون ہاتھ منکت تک دو دو بار ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بعد اسکے کلی کیا اور ناک مین پانی لیکر جھڑکا تین بار ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا پھر دھویا اپنا منہہ تین بار ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ بعد اسکے دھویا دونون ہاتھ دو دو بار کہنیون تک ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْہِ بعد اسکے مسح کیا اپنے سر کو اپنے دونون ہاتھ سے فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ پھر دونون ہاتھ کو آگے سے پیچھے لیگئے اور پیچھے سے آگے لائے اب آگے تفصیل اور مسح سر کی ترکیب بیان کرتے ہین بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ شروع کیا مسح سر کو مقدم سر سے یعنے پیشانی کے طرف سے پھر لیگیا دونون ہاتھ کو سر کے پیچھے ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ پھر پھیرا دونون ہاتھ کو یہان تک کہ آگئے اس جگہہ جہان سے کہ آغاز کیا تھا اس سے **فائدہ** مسح سر کی کیفیت جو سنون ہی شمنی نے محیط سے اسطرح نقل کرتا ہی کہ سواے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے تین تین انگلیان دونون ہاتھ کے سر کے قبل پر رکھنا اور ہتیلیون کو لگنے نہ دینا اور اُن انگلیون سے سر کے پیچھے تک کھینچنا بعد اسکے دونون ہتیلیان رکھہ کر سر کے پیچھے سے سر کے آگے تک کھینچنا بعد دونون سبابہ سے کانون کے اندر مسح کرنا اور دونون انگوٹھون سے کانون کی پیٹھ پر مسح کرنا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ بعد اسکے دھویا اپنے دونون پانون کو رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوُدَ نَحْوَهٗ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ روایت کیا اس حدیث کو امام مالک نے موطا مین اور نسائی نے سنن مین اور ابی داود کے لئے اسیطرح ہی یعنے وہ حدیث جو ابو داؤد نے روایت کیا ہی معنے مین اس حدیث کے برابر ہی لفظ مین مخالف ذکر کیا ہی اسکو صاحب جامع الاصول کا ۱۲

وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ اور حدیث مین مسلم اور بخاری کی آیا ہی قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّاْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پوچھا کیا عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہ وضو کر ہماری تعلیم کے لئے مانند وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَاَ مِنْهُ عَلٰی یَدَیْہِ تب منگوایا اسنے پانی کا باسن اور پھر جھکایا اس سے پانی اپنے دونون ہاتھون پر فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا پھر دھویا دونون ہاتھو کو تین بار ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا بعد اسکے ڈالا ہاتھ پانی کے ظرف مین پھر نکالا ہاتھ کو پانی لیکر فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ پھر کلی کیا اور ناک مین پانی لیا ایک چلو پانی سے فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا پھر کیا اسکو تین بار یعنے تین چلو پانی لیا ہر چلو سے کلی بھی کیا اور ناک مین پانی بھی لیا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا پھر ڈالا ہاتھ پانی کے ظرف مین پھر نکالا ہاتھ پانی لیکر پھر دھویا اپنا منہہ تین بار ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ پھر ڈالا ہاتھ پھر باہر نکالا اسکو پھر دھویا اپنے دونون ہاتھ کو کہنیون تک۔

دو دوبار ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ پھر ڈالا اپنا ہاتھ اور باہر نکالا پھر مسح کیا اپنے سر کو فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ پھر لیگیا اپنا ہاتھ سامھنے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے لایا **فائدہ** یہہ مسح سر کا ترتیب ہی جسکی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہی ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ پھر دہویا دونون پاؤن کو ٹخنے تک ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا اسیطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اور ایک روایت مین مسلم اور بخاری کے یہی جگہہ پر فمسح راسہ فاقبل بیدیہ وادبر کے وہ عبارت آئی ہی اور اسکا ترجمہ پہلے ہی لکھا گیا ہی وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ اور بھی ایک روایت مین مسلم اور بخاری کے آیا ہی کہ کلی کیا اور ناک مین پانی لیکر جھنکا تین بار تین چلو پانی سے وَفِيْ اُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا اور بھی ایک روایت مین مسلم اور بخاری کے آیا ہی کہ کلی کیا اور ناک مین پانی لیا ایک چلو پانی سے پھر کیا ایسا تین بار وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اور ایک روایت مین بخاری کے یون آیا ہی کہ پھر مسح کیا اپنے سر کو پھر لیگیا دونون ہاتھ کو سامھنے سے پیچھے طرف اور لایا پیچھے سے سامھنے ایکبار پھر دہویا دونون پاؤنکو ٹخنون تک وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ اور پھر ایک روایت مین بخاری کے یون آیا ہی کہ پھر کلی کیا اور ناک جھنکا تین بار ایک ہی چلو پانی سے **فائدہ** مضمضے اور استنشاق کے بیان مین روایتین مختلف آئے ہین بعضے روایت مین ایک چلو سے دونون ملاکر اور بعضے مین ایک ایک چلو سے جدا جدا غرض مذہب امام شافعی کا یہہ ہی کہ تین چلو پانی سے مضمضہ اور استنشاق دونون ملاکر کرنا یعنے ہر ایک سے پہلے مضمضہ بعد اسکے استنشاق کرنا حنفی مذہب مین ہر ایک کو تین تین چلو پانی سے جدا جدا کرنا اور دونون ترکیب پر بھی احادیث وارد ہین شاید رسول خدا کبھہ اسطرح کبھو اسطرح کئے ہونگے مگر حنفی مذہب مین مضمضہ اور استنشاق جدا جدا تین تین چلو سے کرنے کو اسواسطے ترجیح دیا ہی کہ ناک اور منہہ دونون عضو جدا جدا ہین دونون کے لئے جدا جدا پانی لینا افضل ہی اور شمنی فتاوی ظہیریہ سے نقل کرتا ہی کہ امام ابوحنیفہ کے پاس بھی مضمضے اور استنشاق مین وصل جائز ہی اور امام شافعی کے پاس فصل بھی روا ہی تو اب اختلاف نرہا واللہ اعلم

٣ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا اور روایت ہی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دہویا ہر عضو کو ایک ایک بار

زیادہ نکیا ایک بار رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے ۴ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید رضؓ سے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دہویا ہر عضو کو دو دو بار رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے ۵ **وَعَنْ** عُثْمَانَ أَنَّہُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ اور روایت ہی عثمان رضؓ سے کہ اسنے وضو کیا مقاعد مین **فائدہ** مقاعد جمع ہی مقعد کی یعنی اسکی بیٹھنے کی جگہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے باہر ایک جگہہ بنایا تھا لوگ بیٹھ کر بات چیت کرنے اور شعر پڑہنے کے واسطے اسکو صفہ اور رحبہ کہتے تھے حضرت عثمان نے اس جگہہ پر وضو کیا فَقَالَ أَلَا أُرِیْکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا تب کہا عثمان رضؓ نے بھلا اند کھلاؤن مین تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر وضو کیا عثمان نے تین تین بار رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت نے اعضاے وضو کو کبہو ایک ایکبار اور کبہو دو دو بار کبہو تین تین بار دہوے ہین مگر تین تین بار دہونا اکثر واقع ہوا ہی ایکبار اقتصار کرنے سے فرض ادا ہوتا ہی دو دو بار دہونے سے زیادہ پاکیزگی اور نور علی نور ہی اور تین تین بار دہونے سے مبالغہ ہی طہارت مین اور تین بار سے زیادہ اسراف و تجاوز اور ظلم ہی اور اسسے منع واقع ہوا ہی لیکن وضو باطل نہین ہوتا بعضون نے کہا ہی کہ اعضاے وضو کو ایک ایک بار ہی دہونا گناہ ہی کیونکہ اس مین سنت ترک ہو جاتی ہی لیکن صحیح وہ بات ہی کہ گناہ نہین اسواسطے کہ حدیث مین بھی ویسا وارد ہی اور امام محمد نے اپنی کتاب موطا مین کہا ہی کہ تین تین بار دہونا افضل ہی اور اگر دو دو بار پر اکتفا کرین تو بس کرتا ہی اور ایک ایک بار دہونا بہی کفایت کرتا ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اور امام شافعی کہتے ہین کہ تین بار سے زیادہ دہونے کو مین دوست نہین رکھتا اگر کوئی دہوے تو مین حرام بہی نہین کہتا مگر انکے مذہب مین مکروہ ہی ۶ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ إِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی إِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ پھرے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے سے مدینے کے طرف یہان تک کہ پہنچے ہم ایک پانی پر جو راہ مین مکے کے تھا تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُا وَہُمْ عِجَالٌ جلدی کرتی تھی ایک قوم وضو کرنے مین عصر کی نماز کے وقت گویا کہ نماز کا وقت چلا جاتا ہی پہر وضو کیا انہونے بیگا بیگی سے فَانْتَہَیْنَا إِلَیْہِمْ وَأَعْقَابُہُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّہَا الْمَاءُ تب پہنچے ہم انکے پاس اور انکے ایڑیان خشک نظر آتے تھے نہ پہنچا تھا ان پر پانی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ایڑیون پر آگ سے دوزخ کے أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ پورا اور کامل کرو وضو اسطرح کہ کوئی عضو خشک نرہے کیونکہ اعضاے وضو خشک رہنے سے عذاب دوزخ ہوتا ہی **فائدہ** اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اعضاے وضو مین اگر مقدار ناخن کے خشک رہے تو وضو درست نہین ہوتا رَوَاہُ

مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ یہہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ وضو مین پانون دہونا فرض ہی کہ اسکے ترک کرنے سے حضرت نے وعید فرمایا فقط مسح کرنا کفایت نہین کرتا اور یہی مذہب ہی جمہور فقہا کا اور حضرت علی اور عثمان اور عبداللہ بن زید جسکو حاکیِ وضوءِ رسول اللہ کہتے ہین اور انس اور جابر اور ابی ہریرۃ اور عبداللہ بن عمر اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جو رسول خدا کے وضو کو بیان کئے ہین اور لوگون کو سکھلاے ہے سب متفق ہین کہ حضرت نے وضو مین اپنے مبارک پانون کو موزون مین نہوتے دہوے ہین اور اکثر حدیثین اس باب مین وارد ہین لیکن اصل اس بات مین یہہ ہی قرآن مجید مین حکم اسباب مین محتمل اور مشتبہ ہی اور سنت رسول اللہ کی احتمال کو مسح قدمین کے دور کر کر پانونکو دہونا ثابت کردیتی ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ اور روایت ہی مغیرہ صحابی سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا پیشانی کے بالون پر **فائدہ** جاننا چاہئے مسح سر مین اختلاف ہی مذہب مین امام مالک کے مسح تمام سر کا فرض ہی اور مذہب مین امام شافعی کے دو تین بالون کو سر کے مسح کرین تو بھی کفایت کرتا ہی اور مذہب مین امام ابو حنیفہ کے چوتھائی سر کا مسح فرض ہی اور مذہب امام احمد بن حنبل کا موافق مذہب امام مالک کے ہی اور دلیل ہر ہر کی جدی جدی بسبب طوالت کے اسکو نہ لکھا وَعَلَى الْعِمَامَةِ اور مسح کیا دستار پر **فائدہ** جب ناصیہ پر مسح کرنے سے فرض ادا ہوگیا اداے سنت کے واسطے جو تمام سر کا مسح سنت ہی عمامہ پر مسح کیا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ اور روایت ہی عایشہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتے آغاز کرنا داہنے طرف سے مقدور بھر اپنے سب کامون مین فِي طُهُورِهِ اپنے وضو مین یعنے پہلے داہنا ہاتھہ دہوتے اور داہنا پانون وَتَرَجُّلِهِ اور کنگہی کرنے مین یعنے سر اور داڑہی کو کنگہی کرتے وقت ابتدا داہنے طرف سے کرتے وَتَنَعُّلِهِ اور نعلین پہننے مین پہلے داہنے پانون مین پہنتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوا بِأَيَامِنِكُمْ روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنو تم کپڑے اور نعلین اور موزے اور جب وضو کرو تم پھر ابتدا کرو تم اپنے بائیون طرف سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعید بن زید رض سے جو عشرہ مبشرہ مین داخل ہین کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی وضو اسکو جسنے نہ لیا نام اللہ کا وضو پر یعنے اول وضو مین نام اللہ کا لیا چاہئے سلف سے منقول ہی کہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہنا ا

باب سنن الوضوء

بعضون نے کہا ہی کہ تعوذ کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور مشہور یہہ ہی کہ ابتداے وضو مین بسم اللہ والحمد للہ علی دین
الاسلام کہنا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ روایت کیا اسکو
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری
سے اسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کئے احمد اور ابو داؤد اور دارمی نے اس حدیث کے اول مین لا صلوة لمن لا
وضوء له کو تو معنا اس حدیث کا یون ہوتا ہی نہین نماز اسکو جسکو وضو نہین اور نہین وضو اسکو جسنے نہ لیا نام اللہ کا
وضو کے ابتدا مین **فائدہ** جمہور کے پاس وضو کے ابتدا مین بسم اللہ کہنا سنت ہی یا مستحب اور امام احمد کے پاس
واجب ہی **وعن**٣ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ اور روایت
ہی لقیط بن صبرہ سے کہا اسنے عرض کیا مین نے اي رسول خدا خبر دو مجکو وضو سے کہ کمال اسکا کس چیز مین ہی قَالَ
اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فرمایا پورا اور کامل کر وضو وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ اور خلال کرو درمیانے انگلیون کے **فائدہ**
خلال کرنا درمیان انگلیون کے امام ابو حنیفہ اور شافعی کے پاس سنت ہی اور امام احمد کے پاس فقط پاؤن کے انگلیون
کو خلال کرنا سنت ہی اور ہاتھون کے انگلیون کے خلال مین انکے یہان دو روایت ہی ایک مین سنت ہی دوسری
مین سنت نہین وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اور مبالغہ کر استنشاق مین اور ایک روایت مین وبالغ في المضمضة
والاستنشاق آیا ہی کہ مبالغہ کر کلی کرنے اور ناک مین پانی لینے مین اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا مگر جب تو رہے روزہ دار
تب کلی اور ناک مین پانی لینے مین مبالغہ مت کر بلکہ مکروہ ہی کیونکہ اس سے روزے کے فساد کا توہم ہوتا ہی **فائدہ**
کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا وضو اور غسل دونون مین فرض ہی امام احمد کے پاس اور امام مالک کے اور امام شافعی کے
پاس کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا دونون مین سنت ہی اور امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس وضو مین سنت ہی اور غسل مین
فرض رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْاَصَابِعِ
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور دارمی نے انکے قول مین
بین الاصابع تک باقی انکی روایت مین نہ آیا ہی **وعن**٤ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضہ
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے پھر خلال کر اپنے ہاتھون اور پاؤن کے
انگلیون کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی
وعن الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

تَوَضَّأَ يَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصِرِهٖ اور روایت ہی مستورد بن شداد سے کہا اسنے دیکھا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اور خلال کرتے اپنے دونون پانون کے انگلیون کو کرنگ انگلی سے رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ٦ وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ اور روایت ہی انس رضی سے
کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ پھر داخل
کرتے اسکو اپنے مبارک داڑہی کے نیچے فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ پھر خلال کرتے اس سے اپنی مبارک داڑہی کو وَقَالَ
هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اور فرمایا کہ اسطرح حکم کیا مجکو میرے رب نے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے
وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ اور روایت ہی عثمان رضی سے کہا
اسنے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑہی کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا
اسکو ترمذی اور دارمی نے ٨ وَعَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ اور روایت ہی ابوحیہ تابعی سے
کہا اسنے کہ دیکھا مین علی کو وضو کئے فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا تب دھویا حضرت علی نے اپنے دونون ہتھیلیون کو
یہان تک کہ پاک کیا ان دونون کو ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا پھر کلی کیا تین بار اور ناک مین پانی
لئے تین بار وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا اور دھوے اپنے منہہ کو تین بار وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا اور دونون ہاتھون کو
کہنیون تک تین بار وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً اور مسح کیے اپنے سر کا ایکبار ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ پھر دھویا
اپنے دونون قدم کو گٹہنون تک ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ پھر کھڑے ہوگئے حضرت علی نے اور لئے وضو کا
بچا ہوا پانی فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ پھر پیئے اس پانی کو آپ کھڑے ہوے ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ
كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب فرمایا کہ خوش آیا مجکو کہ دکھلاؤن مین تمکو کس طرح تھی
طہارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی
نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوے پانی پینا جائز ہی بعضون نے کہا ہی کہ مخصوص وضو کا
بچا ہوا پانی پینا جائز ہی تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی باب الاشربہ مین آویگی ٩ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ
نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ اور روایت ہی عبد خیر سے کہا ہم بیٹھے ہوے دیکھتے تھے علی رضی کے
طرف جسوقت وضو کرتے تھے فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهٗ پھر داخل کیا علی رضی اللہ عنہ اپنا داہنا ہاتھ پانی
کے ظرف مین پھر بھر لیا اپنے منہہ کو پانی سے فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى پھر کلی کئے اور
جھنکے ناک اپنے بائین ہاتھ سے فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور کئے یہہ تین بار ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ
يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ پھر فرمایا جسکو خوش حال

کرے دیکھنا وضو کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جانتے کہ دیکھے اس وضو کو جسکو بین کیا کہ یہہ پیغمبر خدا کا ہی
یعنے وضو حضرت کا اسیطور پر تھا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **وَعَنْ**[١٠] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثًا اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی اور استنشاق
کئے ایک چلو پانی سے اور کئے ایسا تین بار رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور
ترمذی نے **وَعَنْ**[١١] ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ
بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ بیشک رسول خدا
نے مسح کئے اپنے سر کو اور اپنے دونون کانون کو اندر دونون کانون کے دونون کلمے کی انگلیون سے اور باہر
دونون کانون کے انگوٹھون سے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ**[١٢] الرُّبَيِّعِ بِنْتِ
مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی ربیع بنت معوذ سے کہ اسنے دیکھی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے قَالَتْ کہی ربیع بنت معوذ نے فَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ
پھر مسح کئے حضرت نے اپنے سر کو آگے اور پیچھے یعنے تمام سر کا مسح کئے وَصُدْغَيْهِ اپنے دونون کنپٹیون اور صدغ
کو **فائدہ** صدغ دو کان اور آنکھ کے درمیانے کی جگہہ کو کہتے ہین وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً اور مسح کئے اپنے دونون کانو کو ایک با
وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے
وضو کیا پھر لایا اپنے دو انگلیون کو دونون کان کے سوراخون مین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى اور روایت کیا ترمذی نے پہلی روایت انہا رات سے مرۃ واحدہ تک
وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری روایت انہ توضا سے آخر تک **وَعَنْ**[١٣]
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ اور روایت ہی
عبد اللہ بن زید سے کہ اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کئے اور مسح کئے اپنے سر کو بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ
يَدَيْهِ پانی سے سوا پانی زیادتی دونون ہاتھ کے یعنے ہاتھون دہونے سے جو تراوت ہتیلیون مین بچا اسپر
اکتفا نکرکے جدا پانی لیکر مسح کئے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ روایت کیا اس حدیث
کو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو مسلم نے زواید کے ساتھ **وَعَنْ**[١٤] اَبِيْ اُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ اور روایت ہی ابی امامہ سے اسنے ذکر کیا
وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا اور تھے حضرت مسح کرتے اور پونچھتے منہہ دہوتے وقت دونون گوشہ چشم کو
وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ اور کہا ابو امامہ نے دونون کان داخل ہین سر مین یعنے کانون کا مسح سر کے

مسح کے ساتھ داخل ہی اسکے لئے جدا پانی لینے کی حاجت نہین رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَذَکَرَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ذکر کیا یہہ بات قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِیْ اَلْاُذُنَانِ
مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا حماد نے جو ایک
راویون مین سے اس حدیث کے ہی نہ پایا مین نے یہہ قول جو الاذنان من الراس ہی قول ابوامامہ کا ہی اسکے
اجتہاد سے یا کہ قول سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
جَدِّہٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے عمرو کے دادا سے کہا کہ آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتا ہوا کیفیت وضو کی
فَاَرَاہُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا تب بتائے اسکو حضرت نے تین تین بار دہونا عضون کا ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا الْوُضُوْءُ پھر فرمایے
اسیطرح ہی وضو فَمَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ پھر جسنے زیادہ کیا تین بار دہونے پر پھر بیشک ظلم و تعدی
کیا اور حد سے درگذرا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْ دَاؤُدَ مَعْنَاہُ روایت کیا اسکو نسائی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابوداؤد نے معنا اسکا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَہٗ یَقُوْلُ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْقَصْرَ الْاَبْیَضَ عَنْ یَمِیْنِ الْجَنَّۃِ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سے کہ اسنے سنا اپنے
بیٹے سے کہتا کہ یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھ پاس ایک محل سفید داہنے طرف بہشت کے قَالَ اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَتَعَوَّذْ بِہٖ
مِنَ النَّارِ کہا عبداللہ نے ای بیٹے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ چاہ اللہ کے ساتھ آگ سے دوزخ کی یعنے معین جگہہ
اور ایک مکان مخصوص مانگنا تحکم اور فضولی ہی بلکہ خدا یتعالی سے بہشت چاہ اور آگ سے پناہ مانگ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ یَعْتَدُوْنَ فِی الطُّھُوْرِ
وَالدُّعَاءِ پھر بیشک سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے تحقیق قریب ہی کہ ہو ویگی اس امت مین ایک
قوم حد اعتدال سے درگذریگی طہارت مین اور دعا مانگنے مین یعنے طہارت مین تین بار سے زیادہ دہوویگے اور اس مین
مبالغہ کرینگے اور پانی کا اسراف کرینگے اور دعا مانگنے مین لبساط ادب سے پانون باہر دہرینگے معین مطلب و غیر ممکن حاجت
طلب کرینگے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَہٗ
الْوَلْھَانُ اور روایت ہی ابی بن کعب صحابی سید الانصار اور کاتب وحی سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا تحقیق وضو کے واسطے ایک شیطان ہی وسوسے مین ڈالنے والا کہا جاتا ہی اسکو ولہان فَاتَّقُوْا
وَسْوَاسَ الْمَاءِ سو بچتے رہو اسکے وسواس سے جو وضو مین ڈالتا ہی اور پانی کا اسراف کراتا ہی اور
حد سنت سے باہر لیجاتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ

غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ
لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا روایت کیا اسکو ترمذی ور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی
نہین اسکی اسناد قوی نزدیک اہل حدیث کے کس واسطے نہ جانتا ہون مین کسیکو کہ سند لایا ہو اسکی سوائے خارجہ مصعب
ابوالحجاج سرخسی کے اور وہ قوی اور ثقہ نہین نزدیک یاران ہمارے جو اہل حدیث ہین وَعَنْ[١٨] مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ اور روایت
ہی معاذ بن جبل رض سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے پونچھتے اپنے مبارک منہہ کو
سرے اپنے کپڑے کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ[١٩] عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ اور روایت ہی بی بی
عائشہ رض سے کہے کہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کپڑا پونچھتے تھے اس سے اپنے اعضا کو بعد وضو کے
فائدہ اس سے معلوم ہوا ایک کپڑا علیحدہ وضو کے پونچھنے کے واسطے رکھتے تھے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُو مُعَاذٍ الرَّاوِي ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث نہین ہی قایم یعنے قوی اور ابو معاذ جو راوی اسکا ہی ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث
کے **فائدہ** ترمذی نے اپنی کتاب جامع مین لکھا ہی کہ یہہ دونون حدیث ضعیف ہین رسول خدا سے
اسباب مین کچھہ رخصت نہ آئی ہی بعضے صحابیون نے بعد وضو کے کپڑے سے پونچھنے کی رخصت دئے ہین اور
بعضون نے مکروہ جانتے ہین اس واسطے کہ پانی وضو کا وزن کیا جاویگا اور کتب حنفیہ مین مذکور ہی اگر پونچھنے سے اراد
تکبر کا نہو تو مکروہ نہین اگر قصد تکبر کا ہو تو مکروہ ہی اور بعضون کے پاس پونچھنا مکروہ ہی اسواسطے کہ پانی وضو کا تسبیح
کرتا ہی اللہ کی جب تک تراوت باقی رہتی ہی پھر اسکو پونچھنا گویا اثر کو عبادت کے دور کرنا ہی واللہ اعلم **الفصل
الثالث** فصل تیسری عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدُ
الْبَاقِرُ روایت ہی ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اسنے پوچھا مین ابو جعفر کو وہی ہین محمد باقر **فائدہ**
امام باقر فرزند ہین امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ کے آپ مدینہ مطہرہ کے فقہا مین بڑے اور نہایت ثقہ اور
کثیر الحدیث تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بہت احادیث کی انکو پہنچی ہی حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا کیا خبر دیا ہی آپکو جابر رض نے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کئے اور دہوئے اعضا کو کبہو یکیک بار اور کبہو دو دو بار اور کبہو تین تین بار قَالَ نَعَمْ
فرمایا امام باقر نے ہان رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ[٢] عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ

مرتین وقال ہو نور علی نور اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے بیشک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو کیا اور دہویا اعضا کو دو دو بار اور فرمایا دہونا دو بار نور ہی نور پر یعنے طہارت پر طہارت اور
فرض پر سنت سب نورانیت کا ہی ۳ **وعن** عثمان رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ
توضأ ثلثا ثلثا اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا اور دہویا تین تین بار وقال هذا وضوئی ووضوء الانبیاء قبلی ووضوء ابراہیم علیہ
السلام اور فرمایا یہہ وضو ہی میرا اور وضو ہی مجھ سے پہلے انبیا کا اور وضو ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا رواهما
رزین والنووی ضعف الثانی فی شرح مسلم روایت کیا ان دونوں حدیث کو رزین اور شیخ محی الدین
نووی کہا ہی کہ ضعیف ہی حدیث ثانی شرح مین صحیح مسلم کی ۴ **وعن** انس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوة اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وضو کرتے واسطے ہر نماز کے وکان احدنا یکفیہ الوضوء ما لم یحدث اور تھا ہر ایک ہم مین سے
کفایت کرتا اسکو وضو جب تک کہ حدث نکرتا اور وضو نہ توڑتا **فائدہ** بعضوں نے کہا ہی کہ رسول خدا پر ہر نماز کے واسطے
تازہ وضو کرنا واجب تھا اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اپنے قصد وعزیمت سے ظاہر کتاب اذا قمتم الی الصلوة
فاغسلوا وجوہکم الایة پر عمل کرتے تھے واللہ اعلم رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے ۵ **وعن** محمد بن
یحیی بن حبان قال قلت لعبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور روایت ہی محمد بن یحیی بن حبان تابعی سے
کہا اسنے پوچھا مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے ارأیت وضوء عبد اللہ بن عمر لکل صلوة طاہرا کان
او غیر طاہر خبر دے مجکو وضو سے عبد اللہ بن عمر کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہے یا بے وضو عمن اخذہ
کس سے لیا اسکو اور کس سے پہنچی ہی یہہ روایت اسکو فقال حدثته اسماء بنت زید بن الخطاب
تب کہا عبید اللہ ابن عبد اللہ نے حدیث سنائی عبد اللہ بن عمر کو اسما بنت زید بن الخطاب نے **فائدہ** زید بن الخطاب
حضرت عمر کے بڑے بھائی ہین حضرت عمر کے آگے اسلام سے مشرف ہوے اور حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت مین
ہجرت سے بارہوین سال شہادت پاے اسما انکی بیٹی اپنے چچیرے بھائی عبد اللہ ابن عمر سے روایت کرتی
ہی ان عبد اللہ بن حنظلة بن ابی عامر الغسیل حدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان امر بالوضوء لکل صلوة طاہرا کان او غیر طاہر بیشک عبد اللہ بن حنظلہ بن ابو عامر غسیل
نے حدیث کیا اور خبر دیا اسما بنت زید کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا گیا تھا وضو کا ہر نماز کے واسطے
باوضو ہین یا بے وضو فلما شق ذلک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالسواک عند
کل صلوة ووضع عنہ الوضوء پہر جب دشوار ہوا وضو کرنا ہر نماز کے واسطے رسول خدا حکم

کئے گئے مسواک کرنے نزدیک ہر نماز کے اور رکھا گیا ذمہ شریف سے وضو اور منسوخ ہوگیا حکم ہر نماز کو وضو کرنے کا اِلَّا مِنْ حَدَثٍ مگر جب حدث ہو اور بے وضو ہے قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرَى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَ حَتّٰى مَاتَ کہا عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر پاتا تھا اپنے مین قوت وضو کرنے پر ہر نماز کے واسطے پھر کرتا تھا وضو تازہ ہر نماز کے لئے یہان تک کہ مر یعنے اگرچہ حکم ہر نماز کو تازہ وضو کرنیکا منسوخ ہوگیا لیکن ابن عمر نے اپنے اجتہاد سے توانا اور قوت والے کو ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا افضل جان کر اپنی زندگی تک ہر نماز کو وضو سے تازہ کرتے تھے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرمائے سعد بن ابی وقاص پر اور وہ وضو کر رہے تھے اور پانی زیادہ خرچتے تھے فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ تب فرمایا حضرت کیا ہے یہہ اسراف پانی کا اے سعد قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ عرض کیا سعد کیا وضو مین بھی اسراف ہے یعنے پانی کچھ کم یاب چیز نہین کہ اسکو زیادہ خرچ کرنے سے اسراف ہو قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهَرٍ جَارٍ فرمایا حضرت نے ہان پانی بھی اسراف ہوتا ہے اگرچہ رہے تو نہر جاری پر **فائدہ** یہہ مبالغہ ہے تا پانی مین ترک اسراف کرے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ اور روایت ہے ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور لیوے نام اللہ کا پھر تحقیق وہ پاک کراتا ہے اپنے تمام بدن کو وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور جو کوئی وضو کرے اور نہ لیوے نام اللہ کا پاک نہین کرتا مگر اعضاے وضو کو **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ وضو مین کہنا واجب نہین بلکہ مستحب ہے

وَعَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِي اِصْبَعِهٖ اور روایت ہے ابو رافع سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی کو اپنے انگلی کی رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا ان دونون حدیث کو دارقطنی نے وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ اور روایت کیا ابن ماجہ نے حدیث اخیر کو

بَابُ الْغُسْلِ یہہ باب ہے بیان مین غسل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھے کوئی تم مین سے درمیان چہار شعبہ عورت کے یعنے جدا ہوکے دونون ران اور دونون

پنڈلیون کے درمیانے بیچ ثُمَّ جَهَدَهَا پھر مشقت مین ڈالے اسکو یعنے جماع کرے اس سے فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ
وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ تو بیشک واجب ہوا غسل اگرچہ انزال نکرے مرد اور منی باہر نہ آوے **فائدہ** یہی مذہب ہی چارون
امام اور خلفائے راشدین کا غسل کے باب مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **۲ وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اور روایت ہی ابو سعید سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہین پانی یعنے استعمال پانی کا اور وجوب غسل کا مگر پانی سے
یعنے منی نکلنے سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** پہلی حدیث سے ثابت ہوا کہ دخول سے
غسل واجب ہوتا ہی انزال ہو یا نہو اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے انزال کے غسل واجب نہین ہوتا
تو دونون حدیثون مین تعارض واقع ہوا اب مولف آپ اسکے جواب مین کہتا ہی قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ
رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ کہا شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے یہہ حدیث انما الماء من الماء کی منسوخ ہی چنانچہ ابی
بن کعب سے روایت آئی ہی کہ یہہ حکم ابتداے اسلام مین تھا بعد منسوخ ہوگیا اور حکم ہوا کہ جب آلت مرد کی فرج مین
زن کے داخل ہووے انزال ہو یا نہو غسل واجب ہوگیا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اور کہا ابن عباس نے حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ
الْمَاءِ کی فِي الْاِحْتِلَامِ باب مین احتلام کے ہی جب تک کہ تراوت نہ دیکھے غسل واجب نہین ہوتا اگرچہ خواب دیکھا ہو
اور لذت چکا ہو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نہین پایا ہمنے
صحیحین مین **۳ وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ
اور روایت ہی ام المومنین ام سلمہ سے کہے کہ پوچھی ام سلیم مان انس بن مالک کی ای رسول خدا بیشک اللہ
نہین شرماتا حق بات سے یعنے حق بات کے پوچھنے مین شرمانے سے منع فرمایا ہی **فائدہ** ام سلیم یہہ تمہید کرکر
اسبات کا سوال کرتے ہین فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ کیا عورت پر غسل ہی جب احتلام
کرے اور خواب دیکھے قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فرمایا ہان عورت پر غسل واجب ہوتا ہی جب دیکھے پانی
یعنے خواب دیکھنے سے منی نکلے تو اور یہی حکم ہی مردون پر بھی فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا تب چھپالئے ام سلمہ
نے اپنے منہہ کو مارے شرم کے وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ اور کہے ای رسول خدا کیا خواب
دیکھتی ہی اور احتلام کرتی ہی عورت قَالَ نَعَمْ فرمایا ہان خواب دیکھتی اور آب منی بھی اس سے نکلتا ہی تَرِبَتْ
يَمِيْنُكِ خاک آلودہ ہو جاوے تیرا داہنا ہاتھ **فائدہ** عرب تعجب کے مقام مین وہ کلمہ کہتے تو اس سے یہہ مراد
ہی کہ ای ام سلمہ تجھ سے تعجب ہی کہ تو نے نہین پای کہ عورت کو بھی مردون کے مانند آب منی ہوتی ہی اگر
عورتون کو منی نہوتی تو فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا پھر کس سبب سے مشابہ عورت کے ہوتا ہی بچہ اسکا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ اُمِّ سُلَيْمٍ اور زیادہ کیا مسلم نے روایت ام سلیم کے

یہہ عبارت اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّہِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ
الشَّبَہُ کہ تحقیق منی مرد کی گاڑہی ہوتی ہی اور سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہی اور پیلی پہر ان دونون مین سے
جو زیادہ نکلے اور غالب آوے یا رحم مین زیادہ پڑے تو ہوتا ہی بچہ مشابہ اس سے یعنے اگر منی عورت کی زیادہ ہو تو
بچہ اسکے مانند ہوتا ہی اگر منی مرد کی زیادہ ہو تو بچہ مرد کے سے مشابہ ہوتا ہی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یَبْدَءُ فَغَسَلَ یَدَیْہِ اور روایت ہی عائشہ رض
سے کہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تہے جنابت سے آغاز کرتے پہر دہوتے دونون ہاتہہ ثُمَّ
یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ پہر وضو کرتے جیسا وضو کرتے نماز کے واسطے **فائدہ** اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ غسل کے آگے پانون کو بہی دہوتے تہے اور حدیث آیندہ مین جو میمونہ رض سے ہی آیا کہ پانون کے دہونے مین
تاخیر کرتے اور بعد غسل کے دہوتے اور حنفی مذہب مین پانون کے دہونے مین تاخیر کرنا ہی اور اس حدیث سے ثابت
ہوتا ہی وضو جو غسل کے واسطے کرتے تہے اس مین مسح سر بہی کرتے اور یہی ہی ظاہر الروایۃ امام ابوحنیفہ سے ایک روایت
مین آیا ہی مسح کی حاجت نہین کیونکہ بعد اسکے سر پر پانی ڈالنا ہی ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَاءِ فَیُخَلِّلُ بِہَا
اُصُوْلَ شَعْرِہٖ پہر ڈالتے اپنے انگلیان پانی مین پہر خلال کرتے اس سے جڑون کو اپنے بالونکے ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی
رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِیَدَیْہِ پہر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو پانی اپنے دونون ہاتہہ سے ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ
عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ پہر ڈالتے پانی اپنے تمام بدن پر کہ جاری ہو جاوے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری
کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اور روایت مین مسلم کے یون آیا ہی کہ یَبْدَءُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَہُمَا
الْاِنَاءَ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ شروع کرتے غسل کو پہر دہوتے دونون
ہاتہہ قبل ڈالنے ہاتہون کے باسن مین پہر ڈالتے پانی داہنے ہاتہہ سے بائین ہاتہہ پر پہر دہوتے اپنی شرمگاہ
کو پہر وضو کرتے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
غُسْلًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ بولے ام المومنین میمونہ نے رکہی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے پانی غسل کا فَسَتَرْتُہٗ بِثَوْبٍ پہر ڈہانپی مین پانی کو کپڑے سے وَصَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا
پہر ڈالے پانی دونون ہاتہون پر اور دہوے انکو ثُمَّ صَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا پہر ڈالے پانی اپنے
دونون ہاتہون پر اور دہوے انکو ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ پہر ڈالے پانی داہنے ہاتہہ سے بائین
ہاتہہ پر یعنے دوبار دونون ہاتہہ پر پانی ڈالکر دہوے تیسرے بار داہنے بائین ہاتہہ پر پانی ڈالے فَغَسَلَ فَرْجَہٗ
پہر دہوے اپنی شرمگاہ کو بائین ہاتہہ سے فَضَرَبَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَہَا ثُمَّ غَسَلَہَا پہر مارے
بایان ہاتہہ زمین پر پہر رگڑے اسکو پہر دہوے ہاتہہ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ

وَذِرَاعَیْهِ پھر کلی کئے اور ناک مین پانی لئے اور دہوئے اپنا منہہ دونون ہاتھہ کہنیون تک ثُمَّ صَبَّ عَلٰی رَاْسِهٖ
وَاَفَاضَ عَلٰی جَسَدِهٖ پھر ڈالے پانی اپنے سر پر اور جاری کئے پانی اپنے تمام بدن پر ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْهِ
پھر غسل کی جگہہ سے کنارے ہوکر دہوئے اپنے دونون قدم کو **فائدہ** امام ابوحنیفہ نے غسل مین مسح سر کرنا
عائشہ رض کی حدیث سے لئے ہین اور پاؤن کو بعد غسل کے دہونا میمونہ رض کے حدیث سے لئے ہین فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا
فَلَمْ یَاْخُذْهُ میمونہ رض نے کہتے ہین پھر لا دی کپڑا حضرت کو بدن پونچھنے کے لئے پھر نہ لیا حضرت نے وہ کپڑا اور بدن
کو نہ پونچا فَانْطَلَقَ وَهُوَ یَنْفُضُ یَدَیْهِ پھر چلے گئے جھٹکتے ہوئے اپنے دونون ہاتھہ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ
لِلْبُخَارِیِّ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور لفظ اسکا بخاری کا ہی **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ حضرت نے
وہ کپڑا اس واسطے نہ لیا کہ وہ پاک نتہا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَتِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہے کہ تحقیق ایک عورت انصار
کی پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیفیت سے اپنے غسل کی حیض سے فَاَمَرَهَا کَیْفَ تَغْتَسِلُ تب حکم کیا
حضرت نے اس عورت کو کسطرح غسل کرے ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ پھر فرمایا کہ لے کپڑیکا ایک ٹکڑا مشک
پرورده یا ٹکڑا اجزیکا فَتَطَهَّرِیْ بِهَا پھر پاک ہو اس سے قَالَتْ کَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا عرض کی اسنے کسطرح پاک ہوؤن مین
اس سے فَقَالَ تَطَهَّرِیْ بِهَا پھر فرمایا حضرت نے پاک ہو اس مشک کی ٹکڑے سے قَالَتْ کَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا
پھر عرض کی اسنے کسطور سے پاک ہوؤن مین اس سے قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ بِهَا پھر فرمایا حضرت نے
بطور تعجب کے اسکے نہ سمجھنے سے سبحان اللہ پاک ہو اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین فَاجْتَبَذْتُهَا
اِلَیَّ فَقُلْتُ تب کہینچ لی مین نے اسکو اپنے طرف اور اسکی فہمایش کے واسطے کہی تَتَبَّعِیْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ چن لے
اور نکال اثر خون کا جو تیری فرج مین ہو اس ٹکڑے سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**
اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ
اور روایت ہی ام سلمہ سے کہے کہ پوچھی مین ای رسول خدا مین ایک عورت ہون کہ سخت کرتی ہون مینڈہی اپنی چوٹی
کیا کھول ڈالون اسکو غسل جنابت کے واسطے فَقَالَ لَا تب فرمایا مت کھول چوٹی اِنَّمَا یَکْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیْ
عَلٰی رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ یہی بس ہی تجھہ کو کہ ڈالے تو اپنے دونون ہاتھہ سے پانی اپنے سر پر تین چلو ثُمَّ
تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَآءَ پھر جاری کر دیوے تو اپنے تمام بدن پر پانی فَتَطْهُرِیْنَ تو پاک ہوگئی رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ اور روایت ہی انس سے کہا انسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے
ایک مد پانی سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے پانچ مد تک **فائدہ** مد ایک رطل اور رطل کی تہائی کا ہوتا ہی اور

صاع چار مد کا ہوتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اور روایت ہی معاذہ سے کہی اسنے کہ فرماے عائشہ رضی اللہ عنہ کہ غسل کرتی تھی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی باسن سے کہ میرے اور حضرت کے درمیان رہتا تھا **فائدہ** وہ باسن ایک قدح تھا کہ جسمین تین صاع پانی ماتا تھا فَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ پھر جلدی کرتے حضرت پانی لینے مین مجھسے یہانتک کہ کہتی مین چھوڑو میرے واسطے چھوڑو میرے واسطے تا مین بھی پانی لیوٗن قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ کہی معاذہ نے کہ حضرت رسول خدا اور عائشہ دونون جنب تھے اور غسل جنابت کا کرتے تھے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ روایت ہی عائشہ رضہ سے کہے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اس شخص کے پاتا ہی اپنے بدن یا کپڑے مین تری وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا اور یاد نہین رکھتا خواب اور لذت قَالَ يَغْتَسِلُ فرمایا حضرت نے جواب مین اس سوال کے غسل کرے وہ شخص وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ اور پوچھا گیا حکم اس مرد کا کہ دیکھا اسنے خواب اور اسکو یاد رکھا وَلَا يَجِدُ بَلَلًا اور نپایا تری قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فرمایا نہین غسل اسپر قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ کہی ام سلیم مان انس رض کی یہہ مسئلہ سنکر کیا ہی عورت پر بھی غسل جو دیکھی اسطرح یعنے عورت بھی تری پاوے اور اسکو خواب یاد ہو تو غسل کیا چاہئے اور کیا عورتین بھی خواب دیکھتے ہین اور منی رکھتے ہین قَالَ نَعَمْ فرمایا ہان غسل واجب ہوتا ہی اس عورت پر اور بھی منی رکھتی ہی اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ تحقیق عورتین مقابل ہین مردون کے خلقت اور طبیعت مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا دارمی اور ابن ماجہ نے انکے قول لا غسل علیہ تک **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ اور بھی روایت ہی عائشہ رضہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تجاوز کرے ختان مرد کی ختان سے عورت کے **فائدہ** ختان مرد اور عورت کی وہ جگہہ ہی کہ جسکو ختنہ مین کاٹتے ہین وہ مرد کی آلت کے سر پر ایک چمڑا ہوتا ہی اور عورت کی فرج کی اندر ایک گوشت پارہ ہوتا ہی تاج خروس کے مانند سو عائشہ رضہ فرماتے ہین جب یہ دونون جگہہ ایک ہوجاوین اور آلت مرد کی فرج زن مین داخل ہونے سے وَجَبَ الْغُسْلُ واجب ہوتا ہی غسل دونون پر فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا کری مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو

پھر غسل کئے ہم دونون نے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوچکا کہ حشفہ فرج مین داخل ہونے سے غسل واجب ہوجاتا ہی منی نکلنے کی حاجت نہین

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہی سو خوب دہوؤ بالون کو وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ اور خوب دہو و بشرہ کو **فائدہ** بشرہ بدن مین وہ جگہہ ہی کہ جہان بال نہین ہوتے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِيهٍ الرَّاوِي وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور حارث بن وجیہ جو راوی اسکا ہی وہ ایک بوڑہا ہی بسبب بڑہاپے کے غفلت اور فراموشی اسپر غالب ہی

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دیوے جگہہ ایک بال کی جنابت سے کہ نہ دہووے اسکو کیا جاتا ہی اسکے ساتھ ایسا اور ایسا عذاب دوزخ کی آگ سے قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلٰثًا فرمایا حضرت علی اسی سبب سے دشمن رکھتا ہون مین بالون کو اپنے سر کے پھر اسی واسطے دشمن رکھتا ہون مین بالون کو اپنے سر کے تین بار فرمایا یعنے مین سر کو ہمیشہ اسی واسطے مونڈواتا ہون رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور احمد اور دارمی نے إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي مگر احمد اور دارمی نے فمن ثم عادیت راسی کو مکرر نہ لایا ہی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نکرتے تھے بعد غسل کے بلکہ اسی وضو پر کہ پہلے غسل کرتے تھے کفایت کرتے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ اور یہی روایت ہی عائشہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دہوتے اپنے سر کو خطمی سے حال یہہ کہ حضرت جنب رہتے اور غسل جنابت کرتے اور کفایت کرتے سر دہونے مین اسی پانی پر اور نہ ڈالتے سر پر پانی دوسرا **فائدہ** خطمی وہ چیز ہی جس سے سر کو لگا کر دہوتے ہین جیسا ہمارے ملک مین بیسن حضرت اسی پانی پر خطمی کے کفایت کرتے دوسرا پانی سر پر نہین ڈالتے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

جنابت کی وعید

دختی

وعن یعلی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یغتسل بالبراز اور روایت ہے
یعلی بن مرہ صحابی سے کہا اسنے کہ بیشک دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ غسل کرتا تھا صحرا مین یعنے برہنہ فصعد
المنبر پس تب منبر پر چڑہے حضرت نے **فائدہ** حضرت کی عادت شریف یہہ تھی کہ جب کوی حکم احکام شریعت مین
سے بیان فرمانا چاہتے تو منبر پر چڑہکر خطبہ پڑہتے حضرت کو اس شخص کا برہنہ نہانا ناگوار ہوا تو لوگ کو ایسے کامون کے
کرنے سے وعظ و نصیحت کرنے کے واسطے منبر پر آئے فحمد اللہ واثنی علیہ پھر حمد کئے اللہ کا اور تعریف کئے
اسپر ثم قال ان اللہ حیی ستیر پھر فرمایا بیشک شرم وحیا رکھنے ہارا ہی بندون کی فضیحت اور انکی بدی کے
اظہار سے اور نہایت پردہ پوش ہی بندونکی عیبون پر یحب الحیاء والستر اور دوست رکھتا ہی بندگون
سے شرمساری اور پردہ پوشی کو فاذا اغتسل احدکم فلیستتر پھر جب غسل کرے کوی تم مین سے
تو چاہیے کہ پردہ کرے اور ڈہانپے اپنے اندام نہانی کو رواہ ابو داؤد والنسائی روایت کیا اسکو ابوداؤد
اور نسائی نے وفی روایۃ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشیء اور روایت
مین ابوداؤد کے فرمایا رسول خدا نے بیشک اللہ ستار ہی پھر جب ارادہ کرے کوی تم مین کا کہ غسل کرے تو چاہیے کہ پوشیدہ
کرے اپنے اندام کو کسی چیز سے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی بن کعب قال
انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اس نے تھا یہہ حکم کہ غسل
واجب ہوتا ہی جماع کرنے سے انزال مین مگر رخصت تھی ابتداے اسلام مین یعنے جماع کرین اور انزال نہووے تو بے غسل
کے نماز پڑہنا جو جائز تھا یہہ حکم ابتداے اسلام کا ہی ثم نہی عنہا پھر نہی اور ممانعت واقع ہوی اس رخصت سے
رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وعن**
علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا
ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرایت
قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء کہ تحقیق مین غسل کیا جنابت سے پھر نماز پڑہ لیا صبح کی پھر دیکھا بعد نماز
کے مقدار ناخن کی جگہہ کے بدن مین نہ پہنچا تھا اسکو پانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت
مسحت علیہ بیدک اجزاک تب فرمایا اسکو رسول خدا نے اگر تو مسح کرتا اس جگہہ کو اپنے ہاتھ سے غسل
کے وقت یا بعد غسل کے کامل ہوجاتا تیرا غسل اور پڑی ہوی نماز کو قضا کرنے کی حاجت نہوتی رواہ ابن
ماجۃ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وعن** ابن عمر قال کانت الصلوۃ خمسین والغسل
من الجنابۃ سبع مرات اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ تھی نماز شب معراج مین
پچاس اور غسل جنابت سے سات بار وغسل البول من الثوب سبع مرات اور دہونا پیشاب کا

باب مخالطۃ الجنب وما
یباح لہ

کپڑے سے سات بار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل حتی جعلت الصلوۃ خمسًا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل الثوب من البول مرۃ پھر ہمیشہ سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ سے یہاں تک کہ ہوئی نماز پانچ وقت کی اور غسل جنابت ایکبار اور دہونا کپڑیکا پیشاب سے بھی ایکبار رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداود نے

باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ

یہہ باب ہی بیان مین مخالطت جنب کی اور جو کہ اسکو مباح ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے آگے آئے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پکڑے اپنے مبارک ہاتھ سے میرے ہاتھ کو فمشیت معہ حتی قعد پھر چلا مین انکے ساتھ یہان تک کہ بیٹھے فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت پھر آہستہ نکلگیا مین اور آیا مکان پر اپنے اور غسل کیا مین ثم جئت وھو قاعد پھر آیا مین اور حضرت بیٹھے ہوے تھے فقال این کنت یا ابا ہر تب حضرت نے فرمایے کہان تھا تو ای ابوہریرہ فقلت لہ عرض کیا مین نے انسے اپنا حال فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس تب حضرت نے فرمایے سبحان اللہ بیشک مومن ناپاک نہین ہوتا ہی **فائدہ** جنابت نجاست حکمی ہی کہ شرع حکم کئی ہی اس سبب سے غسل کرے لیکن ظاہر بدن انسان کا جنابت سے نجس نہین ہوتا اسیواسطے تھوک اور پسینا جنب کا پاک ہی، اور کسی پاک بدن کو اسکا ہاتھ لگے تو کچھ خلل نہین ہذا لفظ البخاری یہہ لفظ بخاری کا ہی ولمسلم معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقیتنی وانا جنب فکرھت ان اجالسک حتی اغتسل وکذا البخاری فی روایۃ اخری اور مسلم مین معنی اسکی ہی اور زیادہ کیا مسلم نے بعد لفظ فقلت لہ کے یہہ لفظ ملاقات کیا آپ نے میری اور مین جنب تھا اس سبب سے مکروہ جانا مین نے کہ بیٹھون مین آپکے پاس جب تک کہ غسل نکرون اور بخاری مین اسیطرح ہی دوسری روایت مین

۲ وعن ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ذکر کیا عمر ابن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل تحقیق مجھکو پہنچتی ہی جنابت رات کو فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم تب فرمایے عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دہو ڈال اپنے ذکر کو بعد اسکے سورہ متفق علیہ اتفاق ہی اسپر بخاری اور مسلم کا

۳ وعن عائشۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام جب جنب ہوتے پھر ارادہ کرتے یہہ کہ کھاوین یا سووین توضأ وضوءہ للصلوۃ وضو کرتے اپنا نماز کا سا وضو متفق علیہ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر

وعن

اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ بَیْنَھُمَا وُضُوْءً جسوقت آوے کوی تم مین کا اپنی عورت کے پاس یعنے جماع کرے پھر ارادہ کرنے کہ عود کرے یعنے دوسری بار جماع کرے تو چاہیے کہ وضو کرے دونو جماع کے درمیان ایک وضو **فائدہ** بغیر وضو کے جماع پر جماع نکرے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھرا کرتے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے یعنے حضرت جماع کرتے تھے اپنے عورتوں سے اور غسل ایک ہی کرتے تھے ہر جماع کے واسطے غسل علیحدہ نہین کرتے تھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ رعایت نوبت ازواج مطہرات کی حضرت پر واجب نتھی اگر ہوتی تو ایک کی نوبت کی شب دوسری کے مکان مین کیسا تشریف فرما ہوگے چنانچہ مذہب حنفیہ کا یہی ہی کہ یہہ رعایت حضرت پر واجب نتھی آپ فقط اپنے فضل و مہربانی سے اکثر اس بات کی رعایت فرماتے تھے کبھو کبھو تمام ازواج پر بھی گذر کرتے حکم سے نوبت والی بی بی کے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ اور روایت ہی عائشہ سے کہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو اپنے سب وقتون مین یعنے خواہ حالت حدث کی ہو یا جنابت کی سوا قرآن کے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** بعضے کہتے ہین کہ مراد اس ذکر سے ذکر قلبی ہی اور فکر یا صفات و افعال مین خدا تعالی کے وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْکُرُہٗ فِیْ کِتَابِ الْاَطْعِمَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی **فائدہ** یہہ حدیث ابن عباس کی مصابیح مین یہی فصل مین مذکور ہی لیکن صاحب مشکوۃ نے اس حدیث کو کتاب الاطعمہ مین ذکر کریگا

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَفْنَۃٍ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ غسل کیا بعضی بی بیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تغار مین فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ مِنْہُ پھر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کرین اس سے فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا تب کہا کہ یا رسول اللہ بیشک تھی مین جنب یہہ پانی میرے غسل جنابت سے باقی رہا سو ہی فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ پھر فرمایا کہ بیشک پانی جنب نہین ہوتا ہی یعنے جنب غسل کرنے اور اسکا ہاتھ یا بدن اسکو لگنے سے باقی پانی نجس نہین ہوتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا دارمی نے اسیطرح وَفِیْ

باب مخالطة الجنب وما يباح له

شرح السنة عنه عن ميمونة بلفظ المصابيح اور شرح سنت مین ابن عباس سے روایت کیا ہی اُسنے روایت
کیا میمونہ سے ساتھ لفظ مصابیح کے **[٢] وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يغتسل من الجنابة اور روایت ہی عایشہ سے کہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے جنابت سے ثم
يستدفئ بي قبل ان اغتسل پھر گرم کر دیا چاہتے مجھسے یعنے مجھکو لپیٹ جاتے تا مین انکو گرم کر دون **فائدہ**
اس حدیث سے ظاہر ہی کہ بدن جنب کا پاک ہی اور حدیث مسلم مین ہی کہ عایشہ ایام حیض مین پانی پیکر حضرت کو
دیتے اور حضرت دہن مبارک اپنا اسی جا سے رکھتے کہ منہہ عایشہ کا وہان لگا تھا رواه ابن ماجة روایت
کیا اسکو ابن ماجہ نے وروى الترمذي نحوه وفي شرح السنة بلفظ المصابيح اور روایت کیا
ترمذی نے اسیطرح اور شرح سنت مین ساتھ لفظ مصابیح کے **[٣] وعن** علي قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم اور روایت ہی حضرت علی رض سے
کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے پاخانہ سے پھر پڑہاتے ہمکو قرآن اور کہاتے ہمارے ساتھ گوشت ولم يكن
يحجبه او يحجزه عن القرآن شيء ليس الجنابة اور نہ تھی منع کرتی انکو یا کہا باز رکھتی انکو قرآن پڑہنے
سے کوی چیز سواے جنابت کے رواه ابو داود والنسائي وروى ابن ماجة نحوه روایت کیا اسکو
ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے مانند اسکے **[٤] وعن** ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تقرء الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن اور روایت ہی ابن عمر رض سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہے حیض والی عورت اور نہ جنب کچھ قرآن مین سے **فائدہ**
بعضے اس حدیث پر نظر کرکے آیت سے کم پڑہنے کو بھی حرام کہا مگر ایک کلمہ جایز رکھا لیکن کسو نے بقصد شکر کے الحمد لله رب العالمين
کہا تو کچھ خوف نہین اور بعضے دعاء قنوت کو بھی حرام کہا ہی اور باقی ادعیہ اور اذکار کا پڑہنا مضایقہ نہین رواه
الترمذي روایت کیا اسکو ترمذی نے **[٥] وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب اور روایت
ہی حضرت عایشہ رض سے کہی اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہہ پھیر دو ان گھرون کا مسجد سے پھیر بیشک
مین نہین حلال کرتا مسجد کو حایض کے واسطے اور نہ جنب کے واسطے **فائدہ** لوگون کے دروازے پہلے مسجد کے
صحن مین تھے اب حضرت نے حکم فرمایا کہ اپنے اپنے گھر کا دروازہ مسجد سے پھیر کے دوسرے طرف کر دو تا مسجد مین
حایض و جنب نہ آوین خواہ بطریق گذر کے ہووے یا ٹھہرنے کے نزدیک امام شافعی اور مالک کے بطریق گذر جانے کے
جایز ہی اور طیبی نقل کرتا ہی کہ نزدیک احمد کے ٹھہرنا بھی جایز ہی لیکن ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر دو منع ہی
وہی ہی مذہب ابو حنیفہ کا رواه ابو داود روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **[٦] وعن** علي قال قال

باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ
اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں آتے فرشتے اس گھر میں جس میں تصویر
ہووے اور نہ اس گھر میں جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں جنب ہو **فائدہ** یہاں اس تقدیر میں ہے کہ جنب
سستی سے بے غسل رہنے کی عادت کر لیا نہ غسل کرتا اور نہ وضو کرتا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا
اسکو ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ
لَا تَقْرَبُہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اور روایت ہے عمار بن یاسر صحابی مہاجری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
شخص ہیں کہ نہیں نزدیک ہوتے انکے فرشتے ایک وہ کہ جِیْفَۃُ الْکَافِرِ مردہ کافر کا دوسرا وہ کہ وَالْمُتَضَمِّخُ
بِالْخَلُوْقِ اور بہت لگائے ہو خلوق تیسرا وہ کہ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ یَّتَوَضَّأَ اور جنب مگر یہہ کہ وضو کرے **فائدہ**
خلوق نام ایک خوشبو کا ہے جس میں زعفران بہت ملا رہتا ہے اسواسطے حضرت نے اس خوشبو سے منع فرمایا کیونکہ
زعفران کا رنگ مرد پر حرام ہے سو جب وہ خوشبو بہت سی لگاویگا تو سارا کپڑا اس سے رنگین ہو جاویگا اور معنی تضمخ کی
آلودہ ہونا خوشبو میں یعنے تمام بدن میں خوشبو بھر جانا متضمخ وہ شخص ہے جو خوشبو بہت سی لگایا ہو رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتَابِ
الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ

بزعفران خالص حرام

اور روایت ہے عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم تابعی سے تحقیق اس خط میں جو لکھا تھا اسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکھا تھا کہ نہ چھوے قرآن کو مگر پاک شخص **فائدہ** عمرو بن حزم اصحاب تھے
سترہ برس کے انکو حضرت نے یمن کا عامل کیا اور انکے ساتھ ایک خط لکھہ کے دیا تھا اس میں بیان فرائض اور سنت اور
صدقے وغیرہ کا لکھا تھا وہ خط سنتوں کے بیان میں مشہور ہے اس میں کا ایک مسئلہ یہاں ذکر کیا رَوَاہُ
مَالِکٌ وَالدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور دارقطنی نے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ
عُمَرَ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَضَی ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَہٗ اور روایت ہے نافع مولی ابن عمر سے کہا اسنے کہ چلا میں ابن عمر کے ساتھ
کسی کام کے واسطے پھر فراغت کیا ابن عمر نے اپنی حاجت سے وَکَانَ مِنْ حَدِیْثِہٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ
فِیْ سِکَّۃٍ مِّنَ السِّکَکِ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور تھی انکی حدیث میں سے اس دن
یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص ایک کوچہ میں کوچوں میں سے پھر ملاقات کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَقَدْ خَرَجَ
مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّتَوَارٰی فِی السِّکَّۃِ اور تحقیق باہر آئے تھے
حضرت پاخانے سے یا پیشاب کرکے پھر سلام کیا حضرت کو سو نہ جواب دیا حضرت نے اسکو یہاں تک کہ جب
قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوے کوچے میں ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ عَلَی الْحَائِطِ

عمرو بن حزم صحابی ہیں

ومسح بهما وجهه مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر اور مسح کیا دونوں ہاتھوں سے
اپنے منہ کو ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعيه ثم رد على الرجل السلام پھر مارا حضرت نے
ضرب اور مسح کیا اپنے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک تب جواب دیا اس شخص کو سلام کا وقال انه لم یمنعنی ان
ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طهر اور فرمایا کہ بیشک نہ منع کیا مجھکو جواب دینے سے تیرے سلام کا
مگر یہہ کہ نہ تھا میں طاہر **فائدہ** ادعیہ اور اذکار اگرچہ بے طہارت جایز ہی لیکن باطہارت افضل و بہتر ہے اسواسطے
حضرت جواب سلام کے واسطے تیمم کئے کہ اس مین تاخیر کی گنجایش ہین اور اس قسم کے کاموں کے واسطے پانی ہوتے پر
تیمم جایز ہی رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی توضأ اور روایت ہی
مہاجر ابن قنفذ سے یہہ کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت پیشاب کرتے تھے تب سلام کیا انکو پھر نہ جواب دیا حضرت نے اسکو
یہاں تک کہ وضو کیا ثم اعتذر الیه وقال انی کرهت ان اذکر الله الا علی طهر بعد اسکے عذر کیا اس سے اور فرمایا بیشک
مین مکروہ جانتا ہوں کہ ذکر کروں نام اللہ کا بغیر طہارت کے **فائدہ** حضرت کا معذرت کرنا فقط کرم و اخلاق کے رو سے تھا اور
تنبیہ بھی کہ پیشاب کرنے والے پر سلام کرنا مکروہ ہے جیسا جواب دینا کو آپ کا مکروہ جانا رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وروی
النسائی الی قوله حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیه اور روایت کیا نسائی نے اس قول تک حتی توضا اور کہا کہ پھر جب وضو کیا
جواب دیا اسکے سلام کا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یجنب ثم ینام ثم ینتبه ثم ینام روایت ہی ام سلمہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے
پھر سوتے یعنے مکرر خواب کرتے تھے اور بیدار ہوتے تھے اور غسل کرنے کی جلدی نہیں کرتے **فائدہ** اصلاح سے
معلوم ہوا کہ وضو کرکے سوتے تھے لیکن سونا حضرت کا ناقض وضو نہ تھا اور ظاہر یہہ ہی کہ جنابت کے بعد کا وضو بس ہی خواب
کے واسطے اگرچہ بعد ازاں اسکے بیدار ہوکے پھر سوجا ہوں رواه احمد روایت کیا اسکو احمد نے وعن
شعبة قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل من الجنابة یفرغ بیده الیمنی علی یده
الیسری سبع مرات اور روایت ہی شعبہ سے کہا کہ تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے
پانی اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر سات بار ثم یغسل فرجه فنسی مرة کم افرغ فسألنی
پھر دھوتے اپنی شرمگاہ پھر بھول گئے ایکبار کہ کتنے بار پانی ڈالا تب پوچھا مجھ سے فقلت لا ادری پھر کہا میں نے
نہیں جانتا ہوں میں فقال لا ام لك وما يمنعك ان تدري تب فرمایا نہ جیو تیری ماں کس چیز نے
منع کیا تجھکو جاننے سے **فائدہ** لا ام لک اور لا اب لک عرب لوگ غصے کے وقت کہتے ہیں یہاں شعبہ
نہیں جانتا ہوں کہنے سے ابن عباس غضبناک ہوئے یہہ کلمہ فرمایا اسواسطے ضرور ہی کہ شاگرد ادب [illegible]

حرمت البکا قول وفعل پر بھی نگاہ رکھے اگر کیا تو استاد کو پہنچتا ہی کہ سختی سے نصیحت کرے **فائدہ** دوسری احادیث اور باب الغسل کے پہلی فصل کے حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت فرج دھونے کے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے دو یا ہو یا تین بار بغیر تعین عدد معین کے پس ابن عباس کا سات بار دھونا صورت خاص مین ہوگا کہ کوئی نجاست غلیظ لگی ہوگی ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ پھر وضو کرتے تھے ابن عباس اپنا نماز کا سا وضو اور بہاتے تھے اپنے بدن پر پانی پھر اسکے کہتے تھے اسطرح تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

٣ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ اور روایت ہی ابو رافع سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرا کیا ایک روز اپنی بیبیون پر یعنے جماع کیا سب بی بیون سے يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ غسل کرتے تھے اسکے پاس اور اسکے پاس یعنے جس بی بی سے جماع کیا اسی کے مکان مین غسل کرتے قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَاحِدًا اٰخِرًا کہا ابو رافع نے پھر کہا مین نے انکو یا رسول اللہ کیون نہ کیا آپ نے اپنے غسل کو ایک ہی غسل آخری قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ فرمایا یہہ بہت پاکیزہ اور بہت اچھا اور بہت پاک ہی **فائدہ** غسل اول مین جو معلوم ہوا کہ تمام کے واسطے ایک ہی غسل کرتے تھے رخصت وجواز معلوم کرانے اور امت کو آسانی ہونے کے واسطے تھا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود نے

وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ اور روایت ہی حکیم بن عمرو صحابی سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کرے مرد عورت کے وضو غسل کے بچے ہوے پانی سے **فائدہ** یہہ منع تقوی کے راہ سے ہی اور اس مین رخصت بھی ہی آسانی کے واسطے رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ اور ترمذی نے وَزَادَ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور زیادہ کیا یہہ لفظ یا فرمایا عورت کے جوٹھے سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی حمید حمیری تابعی سے کہا اسنے کہ ملاقات کی مین نے ایک شخص سے کہ صحبت رکھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار برس جیسا کہ صحبت رکھے تھے حضرت کی ابوہریرہ نے قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ کہا اس شخص نے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ غسل کرے عورت مرد کے وضو

غسل کے بچے ہوئے پانی سے یا غسل کرے مرد عورت کے وضو غسل کے بچے ہوئے پانی سے زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا زیادہ کیا مسدد کہ کبار تابعین سے ہی احمد حنبل کے مرتبے کا اس عبارت کو کہ چاہیے کہ پانی لین دونون ایکبارگی تاکہ بچا ہوا نہ ٹھہرے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداوٗد اور نسائی نے وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهٖ نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اور زیادہ کیا احمد نے اس حدیث کے اول مین کہ منع کیا حضرت نے یہہ کہ کنگھی کرے کوی ہمین کا ہر روز یا پیشاب کرے غسل خانے مین اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

یہہ باب ہی بیان مین احکام پانی کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ پیشاب نکرے کوی تم مین کا بندھے پانی مین جو نہین بہتا پھر غسل کرے اُس مین **فائدہ** یہان مراد تھوڑے پانی سے ہی کیونکہ بہت پانی تو حکم جاری کا رکھتا ہی اور نجس نہین ہوتا اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر بہت پانی بھی ہو اور اگرچہ نجس نہو تب بھی پیشاب کرنا خوب نہین ہی شاید کہ اسکو دیکھ کے دوسرے بھی پیشاب کرین اور رفتہ رفتہ پانی کا رنگ بو مزہ بدل جاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ اور مسلم کی ایک روایت مین کہا کہ نہ غسل کرے کوی تم مین کا بندھے پانی مین اس حالت مین کہ وہ جنب ہو قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا کہے لوگون نے کسطرح کرے ای ابوہریرہ کہا کہ لیوے پانی اٹھاکر **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جنب غسل کو پانی لینے کے واسطے اس مین ہاتھ ڈبا یا تو پانی مستعمل نہوگا لیکن ہاتھ کا غسل اترنے کے نیت سے ڈبا دیگا تو مستعمل ہو جاویگا

۲ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پیشاب کیا جاوے ٹھہرے پانی مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۳ **وَعَنْ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ اور روایت ہی سائب بن زید صحابی صغیر سے کہا کہ لے گئی مجکو میری خالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہی کہ یارسول خدا بیشک بھانجا میرا بیمار ہی فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ پھر مسح کیا میرے سر کو اور دعا کی میرے واسطے برکت کی ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ پھر وضو کیا تب پیا مین نے انکے وضو کا پانی **فائدہ** مراد پاس مین بچا سو پانی ہی یا اعضاے شریف سے ٹپکتا سو پانی کیونکہ فضلات اور خون وغیرہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے طاہر و پاک تھے ثم قمت خلف ظهره فنظرت الی خاتم النبوة بین کتفیه مثل زر الحجلة اور کھڑا ہوا مین حضرت کی پیٹھ کے پیچھے پھر دیکھا مین نے مہر نبوت کو حضرت کے دونون مونڈھون کے درمیان مانند گھنڈی چھپرکھٹ پلنگ ١٢ کے **فائده** تشبیه مہر نبوت کی بعضے روایات مین زر حجلہ کے ساتھ اور بعضے مین کبوتر کے انڈے کے ساتھ ہوئی غرض اس سے ایک شکل نورانی تھی منور و درخشان متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الماء یکون فی الفلاة من الارض وما ینوبه من الدواب والسباع روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال سے پانی کے کہ ہوتا ہی میدان مین زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے ہین اسپر جانور اور درندے یعنے سب اس مین پانی پیتے ہین اور پیشاب کرتے ہین اور ہگتے ہین فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث تب فرمایا جس وقت کہ ہو پانی دو قلہ نہین اٹھاتا ناپاکی کو **فائده** قربہ چھوٹی مشک کو کہتے ہین ایک قلے کے اڑای اور دو کے پانچ مشک ہوتے ہین اور مشک بڑے بکرے کے مقدار ہوتی ہی اور شرع کے حساب سے مشک پچاس من کی ہی اور دو قلے کے دو پچاس من ہوے بعضون کے نزدیک یہہ حدیث بدرجۂ صحت نہین اور مخالف اجماع صحابہ کے ہی کیونکہ زمزم کے کوے مین ایک حبشی گر کر موا تھا تو ابن عباس اور ابن الزبیر حکم کئے تا اسکا تمام پانی نکالین اسوقت بہت سے صحابہ تھے رواه احمد وابو داود والترمذی والنسائی والدارمی وابن ماجة روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے وفی اخری لابی داود فانه لا ینجس اور دوسری روایت مین ابو داؤد کی یون ہی کہ بیشک وہ ناپاک نہین ہوتا ٢ **وعن** ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول الله انتوضأ من بئر بضاعة اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا کہ لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے **فائده** بیر بضاعہ ایک کوے کا نام ہی جو مدینۂ منورہ مین مشہور تھا وهی بئر یلقی فیه الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الماء طهور لا ینجسه شیء اور وہ ایک کوان ہی کہ اس مین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتون کے گوشت اور بدبو کی چیز تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ پانی پاک ہی نہین ناپاک کرتی اسکو کوی چیز **فائده** یعنے اس مین بہت پانی ہی اور وہ کوان چشمہ دار ہی اور لوگون نے کہا ہی کہ یہہ کوان اس وقت مین جاری تھا اور باغون کی طرف کو اس مین ایک راہ تھی رواه احمد والترمذی وابو داود والنسائی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ٣ **وعن** ابی هریرة قال سال رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله

اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ اور روایت
ہے ابوہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے
ہیں سمندر میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا میٹھا پانی سو اگر ہم وضو کریں اُس سے تو پیاسے رہینگے کیا وضو
کریں ہم سمندر کے پانی سے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ
تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر پاک کرنے والا ہے پانی اسکا اور حلال ہے مردہ اسکا یعنے مچھلی کہ
اس میں ذبح شرط نہیں ہے رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ**٤
اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ اور روایت
ہے ابوزید تابعی سے اسنے روایت کیا عبداللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو رات جن
میں **فائدہ** یعنے جس رات کو حضرت کے پاس جنات آئے تھے اور حضرت نے انکو دین اسلام کے طرف بلائے
اور انکے سامنے قرآن پڑھا تھا اور اُن سب نے اپنے قوم کے پاس جا کے سب حال بیان کیا تھا جیسا کہ وہ قصہ قرآن
شریف میں مذکور ہے تو اُسی رات کا ذکر ہے کہ حضرت کو وضو کرنا منظور تھا اور ابن مسعود حاضر تھے انکے پاس ایک
چھاگل تھا تب حضرت نے اُنسے فرمایا کہ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ کیا ہے تیرے چھاگل میں قَالَ قُلْتُ نَبِيْذٌ
کہا کہ کہا میں نے نبیذ ہے قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ فرمایا خرما پاک ہے اور پانی پاک ہے **فائدہ**
نبیذ خرمہ وہ ہے کہ خرمے کو پانی میں ڈالکر چند روز چھوڑ دیتے ہیں تا شیرینی اسکی اس میں پیدا ہووے جب تک کہ بہت تیز
و تند نہوا ہے حلال ہے اور حضرت کے واسطے بھی تیار کرتے تھے رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پھر وضو کیا اُس سے وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
اَبُوْزَيْدٍ مَجْهُوْلٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور کہا ترمذی نے ابوزید مجہول ہے اور صحیح ہوا ہے علقمہ سے کہ اُسنے نقل
کیا عبداللہ بن مسعود سے اُسنے کہا کہ نتھا میں رات جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**٥ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ
قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا اور روایت ہے کبشہ انصاریہ بیٹی کعب بن مالک سے اور تھی وہ نکاح
میں بیٹے ابی قتادہ کے کہ تحقیق ابا قتادہ جو کبشہ کے سسر تھے آئے اسکے پاس فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءًا پھر
تو ڈالا کبشہ نے انکے لئے وضو کا پانی فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ
پھر آئی ایک بلی پینے لگی اُسی پانی میں سے پھر ٹیڑھا کیا اسکے لئے باسن یہان تک کہ پی لیا قَالَتْ كَبْشَةُ

فرانی انظر الیہ کہا کبشہ نے پھر دیکھا مجھکو کہ دیکھتی ہون انکی طرف فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی تب
کہا کہ کیا تعجب کرتی ہی تو ای میرے بھای کی بیٹی قالت فقلت نعم کہا مین نے ہان فقال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم او الطوافات
تب کہا کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بلی نہین ہی نجس تحقیق وہ پھرنیوالی ہین تم پر یا
طوافات یعنی پھرنیوالیان ہین رواہ مالک واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن
ماجۃ والدارمی روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن داؤد بن صالح بن دینار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا بہریسۃ الی عائشۃ
اور روایت ہی داؤد بن صالح بن دینار سے اُسنے روایت کی اپنی ما سے کہ تحقیق ایک عورت اسکی ماکی آزاد کرنیوالی
نے بھیجا اسکی ماکو ہریسہ لیکے حضرت عائشہ کے پاس قالت فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا
کہا اُسکی مانے پھر پایا مین نے عائشہ کو نماز پڑھتے تب اشارہ کیا مجھے کہ رکھدے اسکو فجاءت ہرۃ فاکلت
منہا پھر آئی بلی اور کھایا اس مین سے فلما انصرفت عائشۃ من صلوتہا اکلت من حیث
اکلت الہرۃ پھر جب فراغت ہوئین عائشہ اپنی نماز سے کھایا ہریسہ کو جہان سے کھائی تھی بلی نے فقالت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انما من الطوافین علیکم
وانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلہا اور کہا کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نہین ہی نجس تحقیق وہ پھرنے والی ہی تم پر اور بیشک مین نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے اُسکے جوٹھے پانی سے **فائدہ** ہریسہ ایک کھانا مشہور ہی گوشت اور گیہون سے
پکاتے ہین رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وعن** جابر قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ بما افضلت الحمر اور روایت ہی جابر سے کہا کہ لوگون نے پوچھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہم وضو کرین اس پانی سے کہ جو بچا گدہون سے قال نعم فرمایا ہان وبما افضلت
السباع کلہا اور اس پانی سے بھی کہ جو بچا کیا سب درندون نے **فائدہ** جھوٹا درندون کا اس حدیث
سے پاک معلوم ہوتا ہی چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور امام اعظم اور امام احمد حنبل کے نزدیک نجس ہی کیونکہ
لعاب گوشت سے پیدا ہوتا ہی جسکا گوشت نجس ہی اسکا لعاب بھی نجس ہی رواہ فی شرح السنۃ
روایت کیا اسکو شرح سنت مین **وعن** ام ہانی قالت اغتسل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہو ومیمونۃ فی قصعۃ فیہا اثر العجین اور روایت ہی ام ہانی سے کہ کہا غسل
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور حضرت میمونہ نے بڑے کاسے مین کہ اُس مین تھا نشان گوندھے

آتے ہی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عَنْ** يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى
وَرَدُوْا حَوْضًا روایت ہے یحیی بن عبدالرحمن تابعی سے کہا کہ بیشک حضرت عمر نکلے سواروں میں کہ ان میں
عمرو بن عاص بھی تھے یہانتک کہ اترے ایک حوض پر فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ
السِّبَاعُ تب کہا عمرو ابن عاص نے ای مالک حوض کے کیا آتے ہیں تیرے حوض پر درندے فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا تب فرمایا عمر بن خطاب نے ای مالک حوض کے نہ خبر دے
توہمکو یعنے تیرا خبر دینا نہ دینا برابر ہے فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا پھر تحقیق ہم آتے ہیں درندوں کے
بعد اور درندے آتے ہیں ہمارے بعد **فائدہ** یعنے یہہ تو گھاٹ ہے وہ بھی پیتے ہیں ہم بھی پیتے ہیں انکے
پینے سے حوض تالاب نجس نہیں ہوتا رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ
زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَهَا مَا اَخَذَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ اور زیادہ کیا رزین نے
کہا کہ زیادہ کیا بعضے راویوں نے حضرت عمر کے قول میں یہہ اور بیشک سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے درندوں کے واسطے ہے جو اپنے پیٹ میں لیا اور جو باقی رہا سو وہ ہمارے واسطے پاک کرنیوالا
اور پینا ہے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے حوضوں کے حال سے جو
درمیان مکے اور مدینے کے ہیں آتے ہیں اسپر درندے اور کتے اور گدہے طہارت کرنے سے اس کے پانی سے
فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ تب فرمایا انکے واسطے ہے جو اٹھا لیا اپنے پیٹ میں
اور ہمارے لئے جو باقی رہا پاک کرنے والا ہے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ اور روایت ہے عمر بن خطاب
سے کہا کہ نہ غسل کرو پانی دہوپ کے گرم سے پھر تحقیق وہ دیتا ہے سفید کوڑھ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ
روایت کیا اسکو دارقطنی نے **بَابُ تَطْهِيْرِ النَّجَاسَاتِ** یہہ باب ہے بیان میں
پاک کرنے نجاستوں کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّا
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیوے کتا تم میں سے کسی کے

باسن مین پھر چاہیے کہ دہووے اُسکو سات بار مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ اور ایک روایت مین مسلم کی فرمایا کہ پاکی تمہارے باسن کی جب پیوے اُس مین کتا یہہ کہ دہووے اسکو سات بار اُنمین پہلا دہونا ہو مٹی سے **فائدہ** باسن مین کتا پینے سے سات بار دہونا اکثر محدثین اور تینوں امام کا مذہب ہی اور امام اعظم کے نزدیک دوسرے نجس چیزون کے مانند دہونا ہی اور حکم اس حدیث کا بطور احتیاط کے ہی نہ واجب یا ابتداے اسلام مین تھا بعد منسوخ ہوگیا **وَعَنْهُ** قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک گنوار پھر پیشاب کیا مسجد مین پھر پکڑا اسکو لوگون نے فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ پس فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اور ڈالو اسکے پیشاب پر ایک ترا ڈول پانی یا فرمایا ڈول پانی کا **فائدہ** شک راوی کا ہی اور معنی ایک ہی فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ سواے اسکے نہین ہی کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ اور روایت ہی انس سے کہا کہ اس وقت کہ تھے ہم مسجد مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک گنوار پھر کھڑا ہوا کہ پیشاب کرے مسجد مین تب کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بس بس فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَکُوْهُ حَتّٰی بَالَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو پیشاب اسکا چھوڑ دو اسکو پھر چھوڑ دیا اسکو یہان تک کہ پیشاب کیا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ پھر بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اسکو فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور فرمایا اُسے کہ بیشک یہہ مسجدین نہین لائق ہین کسی چیز کے واسطے اس پیشاب اور گندگی سے نہین ہی مسجد مگر اللہ کی ذکر اور نماز اور قرآن پڑہنے کے واسطے یا جیسا کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **فائدہ** یعنے مضمون یہی ہی اور لفظ کو خوب نہین کہہ سکتا کہ یہی لفظین تھے یا دوسرے قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ کہا انس نے اور حکم کیا ایک شخص کو صحابہ مین سے پھر لایا ایک ڈول پانی کا پھر ڈالا اسکو پیشاب پر مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ

ذنوب اور سجل کے معنی ایک ہی ہیں ۱۲

مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ اور روایت ہی اسما صحابیہ بنت ابوبکر صدیق رضی سے کہا کہ پوچھا ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ یا رسول خدا خبر دو مجکو کہ کوئی ہم مین سے جب پہنچے اُسکے کپڑے مین خون حیض کا کیا کرے وہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچے تم مین سے کسی کے کپڑے مین خون حیض کا پھر چاہیے کہ چٹکیون سے ملے اُسکو پھر دہوے اسکو پانی سے پھر نماز پڑھے اُس مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر

۵ **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ اور روایت ہی سلیمان بن یسار تابعی سے کہا کہ پوچھا مین نے عائشہ سے حال منی کا کہ پہنچے کپڑے مین تب کہا کہ تھی مین دہوتی اسکو کپڑے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نکلتے تھے نماز کو اور نشان دہونے کا اُنکے کپڑے مین ہوتا یعنی کپڑا تر رہتا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۶ **وَعَنِ** الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی اسود تابعی اور ہمام تابعی سے دونون نے نقل کیا عائشہ سے کہا کہ تھی مین ملتی منی کو یعنی خشک منی کو کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ اور روایت مین علقمہ اور اسود کے عائشہ سے اسیطرح ہی اور اُس مین یہہ ہی کہ پھر نماز پڑھتے اُس مین **فائدہ** ان احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ منی نجس ہی چنانچہ مذہب امام اعظم اور مالک کا یہی ہی اور ایک روایت مین امام احمد کی نجس ہی اور امام شافعی کے نزدیک پاک

۷ **وَعَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ام قیس بنت محصن صحابیہ مہاجرہ سے تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کھاتا تھا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ تب بٹھایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پھر پیشاب کر دیا حضرت کے کپڑے مین فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ تب منگوایا پانی پھر بہا دیا اسکو اور نہ دہویا کپڑے کو **فائدہ** مذہب امام شافعی کا ہی کہ کھانا نہیں کھاتا سو بچے کے پیشاب کی پاکی پانی بہا دینے سے ہوتی ہی دہونے کی حاجت نہین چنانچہ ظاہر ہے اس حدیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اور امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک دوسری احادیث پر نظر کرتے بے دہونے کے پاکی ہوتی نہین اور اس حدیث مین پانی بہانا یا کرکے جو آیا ہی مراد اس سے دہونا ہی بے مبالغہ کے اور نہ دہویا کرکے جو آیا ہی مراد اس سے ملکر نہین

دہویا تا دوسرے احادیث سے موافق ہو مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٨ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب بچھایا جاوے کچا چمڑا پھر تحقیق پاک ہوجاوے **فائدہ** ذبح کئے ہوے کا چمڑا خود پاک ہی دباغت کی حاجت نہین اور مردار کا چمڑا بغیر دباغت کے پاک نہین ہوتا مگر سوّر کا چمڑا بالکل پاک نہین کہ نجس العین ہی اور انسان کا چمڑے کو بسبب اسکے بزرگی کے حکم پاکی کا نہین دیتے ہین تا کوی استعمال مین نہ لاوے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ٩ **وَعَنْهُ** قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاةٍ لِمَیْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا کہ صدقہ دی گئی حضرت میمونہ کی آزاد کی لونڈی کو ایک بکری پھر وہ مرگئی پھر گذرے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بکری کو مری ہوی پڑی دیکھا فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ تب فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پھر بچھا لیتے اسکو اور نفع لیتے اُس سے فَقَالُوْا اِنَّهَا مَیْتَةٌ تب لوگون نے کہا کہ تحقیق وہ مری ہی فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَکْلُهَا پھر فرمایا کہ سوا اسکے نہین ہی کہ حرام ہی کھانا اسکا یعنے چمڑا بچھا کے فایدہ لینا نہین حرام ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْکَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِیْهِ حَتّٰی صَارَ شَنًّا اور روایت ہی سودہ سے جو بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کہا کہ مرگئی ہماری بکری پھر بچھایا ہمنے کھال اسکی پھر ہمیشہ تھے ہم نبیذ بناتے اس مین یہان تک کہ ہوگئی پرانی مشک **فائدہ** خرما کو تر کر رکھتے ہین اسکا شربت پیتے ہین اسکو نبیذ کہتے ہین رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ روایت ہی لبابہ بنت حارث سے جو ام المومنین میمونہ کی ہمشیر اور حضرت عباس کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی ماتھی اُسنے کہا کہ تھے حسین بن علی گود مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پیشاب کردیا انکے کپڑے پر فَقُلْتُ اِلْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِیْ اِزَارَكَ حَتّٰی اَغْسِلَهٗ تب کہا مین نے پہنئے کپڑا اور دیجئے اپنا تہبند تاکہ دہو ڈالون مین اسکو فَقَالَ اِنَّمَا یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰی وَیُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ تب فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کا اور پانی چھڑکا جاتا ہی پیشاب لڑکے کا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِی السَّمْحِ اور روایت مین ابوداؤد اور نسائی کے ابو سمح سے جو حضرت کے خادم تھے قَالَ یُغْسَلُ

مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ روایت ہی کہا کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کا اور پانی چہڑکا جاتا ہی پیشاب لڑکے کا یعنے جب تک کہ کہانا نہ کہاتا ہو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کچلے کوی تم مین کا اپنی پاپوش سے گندگی پہر تحقیق مٹی اسکی پاک کرنیوالی ہی **فائدہ** خشک نجاست نعل یا موزے کو لگے تو ملنے سے پاک ہوجاتا ہی اور اگر تر ہو تو بغیر دہونے کے پاک نہین ہوتا مذہب امام اعظم کا یہی ہی اور نزدیک امام شافعی کے قول قدیم مین تر سے بہی پاک ہوتا ہی اور مراد نجاست تر سے وہ ہی جو پتلی ہو تو دہونا اسکا ضرور ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَهْ مَعْنَاهُ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور ابن ماجہ نے اسکے معنی روایت کیا

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اُسے ایک عورت نے کہ مین دراز کرتی ہون اپنا دامن اور چلتی ہون ناپاک مکان مین یعنے کیا کرون اور کیا چیز سے اسکو دہوؤن **فائدہ** اس نجاست سے مراد خشک نجاست ہی کیونکہ اجماع اسپر ہی کہ اگر کپڑا پلید ہو تو بے دہونے کے پاک نہین ہوتا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کرتی ہی اسکو وہ چیز کہ بعد اسکے ہی یعنے پہلے ناپاک مکان مین دامن لوٹتا گیا بعد اسکے پاک جگہہ پر گرتا گیا تو وہ دامن پاک ہوگیا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے وَقَالَا الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور ان دونو نے کہا کہ وہ عورت ام ولد تہی ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی **فائدہ** ام ولد کہتے ہین اس لونڈی کو جسکے میان کا جنا لڑکا پیدا ہوا

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب صحابی سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے سے درندون کے چمڑے کے اور اسپر بیٹہنے سے **فائدہ** پوست پر درندون کے بیٹہنا اس سبب سے منع ہی کہ اکثر متکبر لوگ کی چال ہی اور یہہ نہی تنزیہی ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداود اور نسائی نے

وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ اور روایت ہی ابوالملیح تابعی سے نام انکا عامر بن اسامہ ہی اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا حضرت نے درندون کے چمڑے سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور نسائی نے وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنْ تُفْتَرَشَ اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہہ کہ فرش کیا جاوے

۶ **وعن** ابی الملیح انہ کرہ ثمن جلود السباع اور روایت ہی ابو الملیح سے کہ اُسنے مکروہ رکھا قیمت درندونکی چمڑے کی رواہ الترمذی فی کتاب اللباس من جامعہ وسندہ جید روایت کیا اسکو ترمذی نے کتاب اللباس مین اپنے جامع مین اور سند اسکی مضبوط ہی

۷ **وعن** عبد اللہ بن عکیم قال اتانا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب اور روایت ہی عبد اللہ بن عکیم تابعی سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ فایدہ لو تم مردار سے اسکے کچے چمڑے کے ساتھ اور نہ پٹھے کے ساتھ **فائدہ** مراد اس سے پیش از دباغت کے ہی لیکن بعد دباغت کے فایدہ لینا درست ہی رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

۸ **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہہ کہ فایدہ لیوے مردار کے چمڑے سے جب سجھایا جاوے رواہ مالک وابو داؤد روایت کیا اسکو مالک اور ابو داؤد نے

۹ **وعن** میمونۃ قالت مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لھم مثل الحمار اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی شخص قریش مین سے کہ کھینچے تھے اپنی مولی بکری کو مانند گدھے کے فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اھابھا تب فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشکے لیا ہوتا تم نے چمڑا اسکا قالوا انھا میتۃ عرض کئے کہ بیشک وہ مردار ہی فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرھا الماء والقرظ تب فرمائے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتا ببول کا رواہ احمد وابو داؤد روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے

۱۰ **وعن** سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غزوۃ تبوک علی اھل بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے جنگ مین ایک شخص کے گھر مین پھر یکایک ایک مشک لٹکی ہوئی تھی تب مانگا پانی فقالوا لہ یا رسول اللہ انھا میتۃ تب کہا لوگون نے انسے یا رسول خدا تحقیق یہہ مشک مردار ہی فقال دباغھا طھورھا تب فرمایا سجھانا اسکا پاکی ہی اسکی رواہ احمد وابو داؤد روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن امرأۃ من بنی عبد الاشھل قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا روایت ہی ایک عورت سے جو اولاد مین ہی عبد الاشہل کے **فائدہ** اس عورت کا حال معلوم نہین کہ کیا نام تھا کہا کہ کہا مینے یا رسول خدا تحقیق ہمارے واسطے ایک راہ ہی مسجد کے طرف گندی پھر کیا کرین ہم جب مینہہ برسا جاوین قالت فقال الیس

بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا کہا اُسنے فرمایا کیا نہین ہی بعد اُسکے کوی راہ کہ وہ پاک ہی اس سے قُلْتُ بَلٰی کہا مین نے ہان ہی قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ فرمایا پھر یہہ راہ ہی اُسکے بدلے مین یعنے گندی راہ کی جو ناپاکی پاپوش مین لگتی ہی تو پاک راہ کی مٹی سے پاک ہوجاتی ہی جیسا کہ لبابہ کی حدیث مین گذرا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

٢ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے ہم نماز پڑہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وضو نہ کرتے تھے زمین پر چلنے سے یعنے کوی عضو یا کپڑا یا پاؤن یا نعلین نہ دہوتے تھے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے کتے آتے اور جاتے مسجد مین زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نہ تھے صحابہ پانی چھڑکتے کچھ بسبب اُسکے **فائدہ** یہہ اس صورت مین ہی کہ کتا تر نہووے اور بعضے محدثین کہے ہین کہ یہہ ابتداے اسلام مین تھا بعد اسکے امر ہوا کہ مساجد کو محفوظ رکھین کتون اور دوسرے حیوانات کے آنے سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ اور روایت ہی براء ابن عازب صحابی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مضایقہ ہی ساتھ پیشاب اُس جانور کے کھایا جاتا ہی گوشت اسکا **فائدہ** اس حدیث پر نظر کرتے حلال جانور کے پیشاب کے پاکی طرف بعضے علما گئے ہین چنانچہ امام مالک اور امام احمد اور بعضے شافعی مذہب والے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نجاست مخففہ ہی نظر کرتے دوسرے احادیث و آثار کے وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ اور ایک روایت مین جابر کے کہا کہ وہ جانور کہ کھایا جاتا ہی گوشت اُسکا پھر نہین مضایقہ ہی اسکے پیشاب کا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارقطنی نے **فائدہ** جب فرمایا کہ نہین مضایقہ ہی تو بہتر ہوا کہ اس سے پرہیز کرنا کیونکہ یہہ لفظ وہان بولتے ہین کہ جہان اسکا دوسرا جانب بہتر ہوتا ہی

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ یہہ باب ہی بیان مین موزون پر مسح کرنے کی **فائدہ** موزون پر مسح کرنے کے جواز مین بہت احادیث مشہورہ آئے ہین جو کہ اسکا اعتقاد نرکھیگا سنت وجماعت سے نہین بعضے محدثین اسکے احادیث متواتر ہونے کے قایل ہین اور بعضے محدثین اسکے راویون کو جمع کرنے سے اسّی صحابہ سے افزود ہوے اور عشرہ مبشرہ بھی انہی مین داخل ہین اور حسن بصری فرماتے ہین کہ مین ستر صحابی کو پایا کہ سب کے سب اس پر اعتقاد رکھتے تھے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہین کہ مین اسکا قایل نہوا جب تک آفتاب کے روشنی کے مانند احادیث مجھکو نہ پہنچے **فائدہ** موزون پر مسح کرنا رخصت ہی اور پاؤن دہونا عزیمت جو کوی اسکے جواز کا اعتقاد رکھکے عزیمت پر عمل کریگا ماجور ہوگا

باب المسح علی الخفین

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** شُریح بن ہانیٔ قال سالتُ علی بن ابی طالب
عن المسح علی الخفین روایت ہی شریح بن ہانی تابعی سے کہا کہ پوچھا مینے حضرت علی بن ابی طالب سے مسئلہ موزون پر
مسح کا فقال جعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلٰثۃ ایام ولیالیہن للمسافر ویوماً ولیلۃ
للمقیم تب فرمایا کہ مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور راتین اُسکی مسافر کے واسطے اور ایک دن اور ایک
رات مقیم کے واسطے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ انہ غزا
مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق اسنے جہاد کیا تھا
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا قال المغیرۃ فتبرز رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قبل الغائط فحملت معہ اداوۃ قبل الفجر کہا مغیرہ نے پھر میدان مین نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے
کی طرف پھر اٹھایا مینے اُنکے ساتھ چھاگل قبل فجر کے فلما رجع اخذت اھریق علی یدیہ من الاداوۃ
پھر جب پھرے شروع کیا مینے پانی ڈالنا انکے ہاتھون پر چھاگل سے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے
کام مین غیر سے مدد لینا جایز ہی فغسل یدیہ ووجہہ پھر دھویا اپنے دونون ہاتھ اور اپنا منہہ وعلیہ جبۃ
من صوف ذھب یحسر عن ذراعیہ اور اُن پر تھا جبہ پشمینے کا شروع کیا حضرت نے کھولنا اپنے دونون
ہاتھ فضاق کم الجبۃ پھر تنگ ہوی آستین جبہ کی فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ والقی الجبۃ
علی منکبیہ تب نکالا اپنے دونون ہاتھ جبہ کے نیچے سے اور ڈال دیا جبہ کو اپنے مونڈھون پر وغسل
ذراعیہ ثم مسح بناصیتہ وعلی العمامۃ ثم اھویت لانزع خفیہ اور دھویا اپنے دونون ہاتھ
پھر مسح کیا اپنے چوتھائی سر کا اور عمامہ پر پھر جھکا مین کہ اُتارون انکے دونون موزے فقال دعھما فانی
ادخلتھما طاہرتین فمسح علیہما تب فرمایا چھوڑ دے انکو پھر بیشک مین نے پاؤن ڈالا تھا اُن مین جب
دونون پاؤن پاک تھے پھر مسح کیا دونون موزے پر ثم رکب ورکبت پھر سوار ہوے اور سوار ہوا مین
فانتھینا الی القوم وقد قاموا الی الصلوۃ پھر پہنچے ہم اپنے لوگون پاس اور تحقیق وہ لوگ کھڑے ہوے تھے
نماز کے واسطے ویصلی بہم عبد الرحمٰن بن عوف اور نماز پڑھواتے تھے اُنکو عبد الرحمن بن عوف وقد
رکع بہم رکعۃ فلما احس بالنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذھب یتاخر فاومی الیہ
اور تحقیق پڑھوائی تھی انکو ایک رکعت پھر جب معلوم کیا عبد الرحمن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹے
تب اشارہ کیا حضرت نے اُسے یعنی کہ اپنے مقام پر کھڑا رہ فادرک النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم احدی
الرکعتین معہ پھر پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون رکعتون مین سے ایک اُسکے ساتھ فلما
سلم قام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقمت معہ پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور کھڑا ہوا مین انکے ساتھ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا پھر پڑھا ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعضے صحابہ کی اقتدا کئے ہین لیکن مجموع دو بار ہی ایک بار ابوبکر صدیق کے پیچھے اور ایک بار عبدالرحمن مذکور پیچھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا روایت ہی ابی بکرہ صحابی سے کہ نام انکا نفیع ہی اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک حضرت نے رخصت دی مسافر کو تین دن اور راتین اسکی اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جب وضو کیا ہو اور پہنا ہو اپنے موزے یہہ کہ مسح کرے دونوں پر رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِيْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو اثرم نے اپنے سنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى اور کہا خطابی نے یہہ حدیث صحیح ہی سند مین اسیطرح منتقی مین ہی جو خطابی کی کتاب ہی **وَعَنْ**[۲] صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ اور روایت ہی صفوان بن صحابی عسال نامے سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جب کہ ہوتے ہم مسافر یہہ کہ نہ اتارین ہم موزے اپنے تین دن اور راتین اسکی مگر جنابت سے ولیکن نہ اتارین ہم جب وضو کرین بسبب جا ضرور اور پیشاب اور نیند کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ**[۳] الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پھر مسح کیا اوپر کی طرف موزے کے اور نیچے اسکے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ[۱] اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث معلول ہی وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور پوچھا مین نے ابازرعہ اور محمد یعنے بخاری کو حال سے اس حدیث کے فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ تب کہا دونوں نے نہین ہی صحیح اور اسیطرح سے ضعیف کہا ہی اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْهُ**[۴] اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے تحقیق اسنے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر اُن دونوں کے اوپر کے جانب **فائدہ** جُرْمُوْق بھی ایک نوع کا موزہ ہوتا ہی پاشنہ تک موزوں پر پہنتے ہین اسکو جربوق اور موق بھی کہتے ہین اور پاسے نابے وغیرہ پر بوقت مسح

[۱] یعنی اس مین ایک ایسی علت ہی کہ حدیث کی صحت مین خلل لاتی ہی ۱۲

کہ چمڑے کا ہو اگر چمڑے کا ہو تو بے باندھنے کے پاؤن پر چار ہے اور زمین پر چلنا اس سے ممکن ہو رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنِ** الْمُغِيرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ روایت ہی مغیرہ سے کہا کہ مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
نَسِيتَ پھر کہا مین نے یا رسول خدا بھول گئے آپ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ
فرمایا بلکہ تو بھول گیا ساتھ اسکے حکم فرمایا مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ
أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ اور روایت ہی حضرت علی سے تحقیق انہون نے فرمایا کہ اگر ہوتا کام دین کا
عقل کے ساتھ البتہ ہوتا نیچے کا جانب موزے کا لایق زیادہ مسح کرنے کے واسطے اسکے اوپر سے وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ اور تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
مسح کرتے تھے اوپر کے جانب موزون کے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور دارمی نے اسکے معنی

بَابُ التَّيَمُّمِ یہہ باب ہی بیان مین تیمم کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ**
حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ
صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلٰئِكَةِ روایت ہی حذیفہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی دیئے گئے
ہم لوگون پر ساتھ تین چیزون کے مقرر کی گئین صفین ہماری یعنے جماعت اور جہاد مین مانند صفین فرشتون کے **فائدہ**
ہمارا صف باندھنا یا جنگ مین کفار کے ساتھ یا نماز مین کہ فی الحقیقت جہاد ہی اپنے نفس سے مثل صفوف فرشتون کے
صورت ہیبت و رعب مین یا قربت مین درگاہ خداوندی کے وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا اور کی گئی
ہمارے واسطے تمام زمین مسجد وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ اور کی گئی خاک اسکے ہمارے
واسطے پاک کرنے والی جسوقت کہ نہ پاوین ہم پانی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**
عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهِ
إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ اور روایت ہی عمران صحابی سے کہ فرشتے ان پر سلام کہتے تھے
کہا کہ تھے ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز پڑھا لوگون کے ساتھ پھر جب فراغت ہوئی نماز سے یکایک حضرت گذرے ایک
شخص کنارے بیٹھنے والے پر کہ نماز نہ پڑھا تھا قوم کے ساتھ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ
پھر فرمایا کس چیز نے منع کیا تجکو اے فلانے نماز پڑھنے سے قوم کے ساتھ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ کہا
پہنچی ہی مجکو جنابت اور نہین ہی پانی قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ فرمایا لازم ہی تجکو مٹی لینے

تیمم کر پھر تحقیق وہ کفایت ہی تجکو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۳ **وَعَنْ** عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ اور روایت ہی عمار سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص عمر بن خطاب کے پاس پھر کہا تحقیق مین جنب ہوا اور نہ پایا مین نے پانی فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ تب کہا عمار نے عمر کو کیا نہین یاد رکھتے ہو تم تحقیق تھے سفر مین ہم اور تم پھر تم نے نماز نہ پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی **فائدہ** عمار اپنے اجتہاد سے یہہ کام کئے تھے اور حضرت بھی اسکو امر نہین فرماے کہ اعادہ کر پس اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے مین بھی صحابہ اجتہاد سے کام کرتے تھے اور اسکو حضرت روا رکھتے تھے فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر ذکر کیا مین نے یہہ قصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ تب فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ تھا کفایت کرتا تجکو اسطرح سے اور مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو ہاتھ زمین پر اور پھونک ماری ان دونون مین پھر مسح کیا اُن دونون سے منھہ اپنا اور ہتھیلی اپنی **فائدہ** بعضے روایتون مین ہاتھ آگے ہی اور منھہ بعد اسیواسطے تیمم مین ترتیب فرض نہوی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ روایت کیا اسکو بخاری نے اور مسلم کی روایت مثل اسکے ہی اور اس مین یہہ ہی کہ فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ مارے تو دونون ہاتھ اپنے زمین پہ پھر پھونکے تو اور مسح کرے تو اُن دونون سے منھہ اپنا اور ہتھیلی اپنی **فائدہ** اگرچہ اس حدیث سے ظاہر ہی کہ ایک ضربہ بس ہی منھہ اور ہاتھون کے تیمم کے واسطے لیکن دوسرے احادیث پر نظر کرتے مذہب یہہ ہی کہ دو ضربے چاہئے چنانچہ تیسری فصل مین اسکی سند آویگی اور یہان مقصود یہہ تھا کہ کیفیت تیمم کی معلوم کرادے خواہ حدث کا ہو یا جنابت کا نہ کہ جنابت کے واسطے خاک پر لوٹنا ہی جیسا عمار نے لوٹا

وَعَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ اور روایت ہی ابو جہیم بن حارث بن صمہ سے **فائدہ** یہہ صحابہ انصار سے مشہور ہین اپنی کنیت کی قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ کہا اسنے کہ گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ پیشاب کر رہے تھے فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ پھر سلام کیا مین نے اُن پر پھر جواب دیا تجکو یہانتک کہ کھڑے ہوے ایک دیوار کی طرف پھر کھرچا اسکو لاٹھی سے کہ تھی اسکے ساتھ **فائدہ** عادت شریف تھی کہ لاٹھی ہر جگہ دست مبارک مین رکھتے تھے ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ پھر رکھا دونون ہاتھ اپنے دیوار پر اور مسح کیا اپنا منھہ اور دونون ہاتھ اپنے **فائدہ** کھرچنا حضرت کا غبار ہاتھ کو لگنے کے واسطے تھا اگرچہ یہہ شرط نہین کیونکہ اسلئے کہ دوسری روایت مین ابی جہیم کے کھرچنیکا ذکر نہین چنانچہ تیسری

ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ تب سلام کا جواب دیا مجکو **فائدہ** پہلی حدیث مین ہتھیلی سے مسح کرنیکا ذکر ہی اُس سے مراد سارا ہاتھ
ہی اور اِس حدیث مین صاف کھول دیا کہ دونون ہاتھ سے مسح کیا وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ
وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور نہین
پائی مین نے یہہ روایت صحیحین مین اور نہ حمیدی کی کتاب مین اور لیکن ذکر کیا اسکو شرح سنت مین اور کہا یہہ حدیث حسن
ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ روایت ہی ابی ذر
سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک وضو ہی مسلمان کا اگرچہ نپاوے پانی دس برس
فائدہ یہان کمال مبالغہ ہی کہ جتنے روز پانی نپاوے خاک پر تیمم کرے اور تنبیہ ہی کہ ناہونا پانی کا سبب مطلق ہی
جواز تیمم کے واسطے نہ کہ سبب ضروری ہی کہ وقت ضرورت تیمم درست ہی نہین تو نہین فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ
بَشَرَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ پھر جب پاوے پانی پھر لگاوے اُسکو اپنے بدن پر پھر تحقیق یہہ بہتر ہی **فائدہ**
اس سے یہہ مراد نہین کہ پانی پاوے تو وضو اور تیمم ہر دو جایز لیکن وضو افضل ہی بلکہ وضو فرض ہی اور تیمم ہرگز جایز نہین۔
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود نے وَرَوَى النَّسَائِيُّ
نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ اور روایت کیا نسائی نے مانند اِسکے قول اسکے عشر سنین تک **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَاْسِهِ فَاحْتَلَمَ اور روایت ہی جابر سے کہا
کہ نکلے ہم سفر مین پھر پہنچا ایک شخص کو ہم مین سے پتھر اور زخم پہنچایا پتھر نے اسکو اسکے سر مین پھر حاجت نہانے کی ہوی اسکو
فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ تب پوچھا اپنے یارون سے بھلا پاتے ہو تم میرے واسطے
رخصت تیمم مین یعنے شرع مین میرے واسطے تیمم کی رخصت ہی یا نہین قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ
عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ کہے نہین پاتے
ہین ہم تیرے واسطے رخصت حال یہہ کہ تو قادر ہی پانی پر پھر غسل کیا اور مر گیا پھر جب آئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس خبر دی گئی حضرت کو اِس قصہ کی قَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ
السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ اَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ
جَسَدِهِ فرمایا مار ڈالا لوگون نے اسکو مارے انکو اللہ کیون نہ پوچھا جب کہ نجانا پھر سوا اسکے نہین ہی کہ شفا بیماری
نادانی کی پوچھنا ہی سوا اسکے نہین ہی کہ تھا کفایت کرتا اسکو یہہ کہ تیمم کرتا اور باندھتا اپنے زخم پر ایک پٹی پھر مسح
کرتا اسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا **فائدہ** اِس حدیث مین یہہ مسئلہ ہی کہ جس بدن کے دھونے کی طاقت ہووے
اسکو دھووے اور باقی کے واسطے تیمم کرے رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ

عن ابن عباس روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عطا بن ابی رباح سے اُسنے ابن عباس سے

وعن ابي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلوة وليس معهما
ماء اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے دو شخص سفر مین پھر حاضر ہوا وقت نماز کا اور نتھا اُن کے ساتھ پانی
فتيمما صعيدا طيبا فصليا پھر تیمم کیا دونون نے خاک پاک سے اور نماز پڑھی ثم وجدا الماء
في الوقت فاعاد احدهما الصلوة بوضوء پھر پایا دونون نے پانی وقت مین پھر پھیری ایک نے ان
دونون مین سے نماز کو ساتھ وضو کے ولم يعد الآخر اور نہ پھیری دوسرے نے ثم اتيا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكرا ذلك پھر آئے دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا اس قصہ کا فقال للذي
لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلوتك تب فرمایا اسکے واسطے جسنے نہ پھیری پہنچا تو سنت کو اور کفایت
کیا تجکو تیری نماز نے وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين اور فرمایا اسکے واسطے کہ جسنے وضو کیا اور نماز
پھیری تیرے واسطے ہی ثواب دونا **فائدہ** دونا اجر اسواسطے ہی کہ تیمم سے تو فرض ادا کر چکا اور وضو کے بعد اعادہ
کرنے سے نفل نماز سے تو خالی نہین رواه ابو داؤد والدارمي روایت کیا اسکو ابو داؤد اور دارمی نے وروى
النسائي نحوه وقد روى هو وابو داؤد ايضا عن عطاء ابن يسار مرسلا اور روایت کیا نسائی نے
مانند اسکے اور تحقیق روایت کی اُسنے اور ابو داؤد نے بھی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابي الجهيم بن الحارث بن الصمة قال اقبل النبي صلى الله
عليه وسلم من نحو بئر جمل روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا کہ تشریف لاے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے **فائدہ** بیر جمل ایک جگہ کا نام ہی مدینہ منورہ مین مشہور ہی فلقيه
رجل فسلم عليه پھر ملاقات کیا انکو ایک شخص نے اور سلام کیا انکو فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم
حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام پھر نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس پھر مسح کیا اپنے منہہ اور دونون ہاتھون کو پھر جواب دیا اسکو سلام کا متفق عليه
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن عمار بن ياسر انه كان يحدث انهم تمسحوا وهم مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصعيد لصلوة الفجر اور روایت ہی عمار بن یاسر سے تحقیق وہ
حدیث بیان کرتے تھے کہ صحابہ نے مسح کیا یعنے تیمم کیا اور حال یہہ کہ تھے وے سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مٹی سے فجر کے نماز کے واسطے یعنے آپ انکے تیمم کی شکل بیان کیا فضربوا باكفهم الصعيد ثم مسحوا بوجوههم
مسحة واحدة ثم عادوا فضربوا باكفهم الصعيد مرة اخرى پھر مارا انھون نے اپنے ہتھیلیان
خاک پر اور مسح کیا اپنے منہہ پر ایک بار پھر دہرایا اور مارا اپنی ہتھیلی سبھون نے خاک پر دوسرے بار

فمسحوا بايديهم كلها الى المناكب، والآباط من بطون ايديهم پھر مسح کئے اپنے سارے ہاتھون کو مونڈھون تک اور بغلون تک اندر کے طرف اپنے ہاتھون کے **فائدہ** مونڈھون اور بغلون تک مسح اسواسطے کئے ہوگے کہ آیت تیمم مین اللہ تعالی منہون اور ہاتھون کو مسح کرو کرکے فرمایا اور کہنیان تک کا قید نہین کیا اور ہاتھ تو بغل تک کو کہتے ہین لیکن مذہب یہہ ہی کہ کہنیون تک مسح کرے کیونکہ تیمم عوض وضو کے ہی اور وضو مین تو اس قید کو ذکر کر چکا تھا بیان حاجت نبوی اور حضرت تیمم کی تعلیم جو فرماے ہین اس مین ذراع کا لفظ ہی ذراع کہنی تک کو کہتے ہین چنانچہ دوسرے فصل مین ابی جہیم سے مروی ہوی رواہ ابو داود روایت کیا اسکو ابو داود نے

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ یہہ باب ہی بیان مین ان غسل کے جو سنت ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم الجمعة فليغتسل روایت ہی عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوی تم مین کا جمعہ کی نماز کو پھر چاہیے کہ غسل کرے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ غسل نماز جمعہ کے لئے ہی کہ طہارت سے ادا کیا جاوے نہ روز جمعہ کے واسطے چنانچہ مختار یہی ہی اور بعضون کے نزدیک معنی یہہ ہی کہ جب آوے جمعہ کسی ایک کو تم سے تو غسل کرے اس تقدیر پر روز جمعہ کے تعظیم کے واسطے غسل ہی نہ نماز کے لئے متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ **وَعَنْ** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جمعہ کے دن کا واجب ہی ہر بالغ پر **فائدہ** یہان واجب کا لفظ تاکید استحباب کے واسطے آیا ہی واجب اصطلاحی مراد نہین کہ جسکے ترک کرنے سے گناہ کبیرہ ہو چنانچہ اسی باب مین دوسرے احادیث آوینگے متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۳ **وَعَنْ** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على كل مسلم ان يغتسل في كل سبعة ايام يوما يغسل فيه رأسه وجسده اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہی ہر مسلمان پر کہ غسل کرے ہر سات دن مین ایک دن یعنے جمعہ کے روز دہووے اس مین سر اور بدن اپنا متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل روایت ہی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ حسن بصری اور ابن سیرین کے شیخ تھے کہا کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے وضو کیا جمعہ کے دن پھر اختیار کرے اسکو اور خوب کیا اور جسنے غسل کیا پس غسل افضل ہی رواه احمد وابو داود والترمذي والنسائي والدارمي روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے

۲ **وَعَنْ** ابي هريرة قال قال

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا انہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہلا وے مردیکو پھر چاہیے کہ غسل کرے **فائدہ** میت کو غسل دینے والے پر اسواسطے غسل مستحب ہوا کہ شاید رشاشے غسل وغیرہ کے اترے ہوگے اور اسکو اٹھانیوالے پر وضو اسواسطے مستحب ہوا تا جلد نماز جنازہ مین شریک ہو جاوے لیکن نہ غسل واجب ہی نہ وضو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے یہہ اور جو شخص کہ اٹھاوے اسکو پھر چاہیے کہ وضو کرے **وعن**[٣] عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ اور روایت ہی عایشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے غسل کرتے چار چیز سے جنابت سے اور جمعہ کے دن اور سینگی کھچوانے سے اور میت کے نہلانے سے **فائدہ** غسل جنابت فرض ہی اور غسل جمعہ سنت اور دوسرے مستحب لیکن چارو نفس غسل مین شریک ہین مگر احکام مختلف اسیواسطے ایک حدیث مین جمع ہوے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت بذات خود میت کو غسل دیتے بعد اسکے آپ غسل کرتے تھے بعضے کہتے ہین کبھی حضرت میت کو غسل نہین دیے لیکن مراد اس سے حکم ہی۔ دوسرون کو رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وعن**[٤] قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ اور روایت ہی قیس بن عاصم صحابی سے کہ تحقیق وہ مسلمان ہوا پھر حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل کرے پانی اور بیر کی پتی سے **فائدہ** نو مسلم جنابت سے ہو تو اسپر غسل فرض ہی نہین تو مستحب اور بیر کے پتے اسواسطے ڈالتا ہی تا بدن خوب پاک وصاف ہو جاوے خواہ زندہ نہلاوے یا میت کو نہلاوے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن**[١] عِكْرِمَةَ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا روایت ہی عکرمہ تابعی سے کہا کہ تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے اور کہا سبھون نے ای ابن عباس کیا اعتقاد کرتے ہو غسل جمعہ کے دن کا واجب قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ کہا نہین ولیکن وہ پاک کرنیوالا زیادہ ہی اور بہتر ہی اسکے واسطے کہ غسل کرے اور جو شخص کہ غسل نہ کرے پھر نہین ہی اسپر واجب وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ اور اب مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تھا شروع ہونا غسل کا جمعے جمعہ کے دن کا غسل کسطرح شروع ہوا تھا ابن عباس نے اسکا بیان کرتا ہی کرتے تھے لوگ محنتی پہنتے تھے پشمینہ اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھون پر اور تھی مسجد انکی تنگ لگے چھت کی نہ تھا مگر چھپر **فائدہ** مسجد شریف حضرت کی سات ہاتھ کی

بلند تھی چھت اسکا خرمے کے شاخون اور پتون کا تھا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ وَ
عَرِقَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِکَ الصُّوْفِ حَتّٰی ثَارَتْ مِنْہُمْ رِیَاحٌ اٰذٰی بِذٰلِکَ بَعْضُہُمْ بَعْضًا پھر تشریف
لاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے دن مین اور تر ہوگئے تھے پسینے مین لوگ اُس پشمینہ مین یہان تک کہ پھیلی
اُن سے بو کہ ایذا دیا بسبب اسکے بعضون نے بعضون کو فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ
الرِّیَاحَ پھر جب کہ پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بو کو قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِذَا کَانَ ہٰذَا الْیَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا
وَلْیَمَسَّ اَحَدُکُمْ اَفْضَلَ مَا یَجِدُ مِنْ دُہْنِہٖ وَطِیْبِہٖ فرمایا اے لوگو جب ہووے یہہ دن یعنے جمعہ کے دن تب غسل
کرو اور چاہیئے کہ لگاوے ایک تم مین کا بہتر اُس چیز کا کہ پاوے اپنے تیل سے اور اپنی خوشبو سے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
ثُمَّ جَاءَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ وَلَبِسُوْا غَیْرَ الصُّوْفِ وَکُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُہُمْ کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے
مسلمانون کو مال بہت اور پہنا سواے پشمینے کے اور کفایت کئے گئے محنت سے یعنے بے محنت و مشقت کے روزی ملنے لگی اور کشادہ کیگئی مسجد اُن کی

فائدہ جب صحابہ کو فراغت ہوئی تو مسجد کو بڑی کئے اول حضرت عمر بن الخطاب مسجد کو بڑی کئے بعد انکے حضرت
عثمان اور وسیع کئے تھے وَذَہَبَ بَعْضُ الَّذِیْ کَانَ یُؤْذِیْ بَعْضُہُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ اور جاتی رہی
بعضی وہ بو کہ ایذا دیتے تھے بعضے انکے بعضون کو بسبب پسینے کے **فائدہ** ابن عباس نے جمعہ کے غسل کی تاکید کا
سبب بیان کردیا کہ اس سبب سے پہلے بڑی تاکید تھی جب وہ سبب جاتا رہا تب غسل مستحب ہوا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

بَابُ الْحَیْضِ

یہہ باب ہے بیان مین حیض کے **فائدہ** حیض لغت
مین جاری ہونے کو کہتے ہین اور شریعت مین اس خون کو کہتے ہین کہ رحم سے عورت بالغہ کے آتا ہے اور حیض پیدا کرنے مین یہی حکمت
ہے کہ بچہ اس سے تربیت پاوے اسیواسطے حاملہ عورت کو حیض نہین آتا ہے اور بچے کے تربیت سے جو خون افزود ہوجاتا ہے
بعد تولد اسکے باہر آجاتا ہے یہی خون نفاس کہلاتا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ
اِنَّ الْیَہُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ فِیْہِمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْہَا وَلَمْ یُجَامِعُوْہُنَّ فِی الْبُیُوْتِ روایت ہے
انس سے کہا کہ تحقیق تھے یہود جب حیض سے ہوتی عورت اُنکے قوم مین نہ ساتھ کھاتے اسکے اور نہ ایکمکان رکھتے اسکو گھرون مین
فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ الْاٰیَۃَ پھر پوچھا
اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہود کی اس عادت سے کہ حق ہے یا باطل تب اُتارا اللہ تعالی یہہ آیت اور پوچھتے ہین
تجھسے حیض کے حکم سے آخر آیت تک فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ
تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب چیز سوا جماع کے یعنے انکے ساتھ کھاؤ پیؤ سوؤ ہاتھ لگاؤ مگر جماع
نکرو **فائدہ** نکاح سے مراد یہان جماع ہے فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْیَہُوْدَ فَقَالُوْا مَا یُرِیْدُ ہٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَدَعَ
مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْہِ تب پہنچی یہہ خبر یہود کو پھر کہا سبھون نے نہین چاہتا یہہ مرد کہ چھوڑے ہمارے

کا روبار سے کوئی چیز مگر مخالفت کرے ہماری اس مین فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر فقالا یا رسول اللہ ان الیہود یقول کذا وکذا افلا نجامعہن پھر آئے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر اور دونون نے کہا یا رسول خدا بیشک یہود کہتے ہین ایسا اور ایسا سو کیا نہ ساتھ سولاوین ہم انکو فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما پھر بدل گیا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ بیشک خفا ہوئے آپ ان دونون پر فخرجا فاستقبلہما ہدیۃ من لبن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل فی آثارہما فسقاہما فعرفا ان لم یجد علیہما پھر نکلے دونون اور سامنے آیا دونون کے ہدیہ دودھ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تب آدمی بھیجا حضرت نے دونون کے پیچھے اور پلایا انکو دودھ تب دونون نے پہچانا کہ نہین خفا ہین ان پر رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

۲ وعن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھی مین غسل کرتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور حال یہہ کہ ہم دونون جنب ہوتے اور حضرت حکم کرتے مجکو فاتزر فیباشرنی وانا حائض پھر تھی مین تہبند باندھتی پھر چپٹاتے مجکو اور مین حیض سے ہوتی **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ حائضہ کے داخل ازار سے مزہ لینا حرام ہے اور حد ازار کا فقہا کے نزدیک ناف سے زانو تک مقرر ہے یہی ہے مذہب امام اعظم اور شافعی اور مالک کا اور نزدیک امام احمد اور ابو یوسف اور محمد اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ کے فقط فرج سے مزہ لینا حرام ہے لیکن اول مذہب مین بے شک احتیاط ہے اور دوسرے مین رخصت شاید آنحضرت آخر عمر مین آسانی کے لئے رخصت فرمائے ہونگے واللہ اعلم وکان یخرج الی راسہ وہو معتکف فاغسلہ وانا حائض اور تھے حضرت نکالتے میری طرف اپنا سر یعنے مسجد سے اور وہ اعتکاف مین ہوتے پھر دہوتی مین اسکو اور مین حیض سے ہوتی متفق علیہ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

۳ وعنہا قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھی مین پانی پیتی اور حیض مین ہوتی پھر دیتی مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیضع فاہ علی موضع فیّ فیشرب تب رکھتے اپنا منہہ میرے منہہ کی جگہہ پر اور پیتے واتعرق العرق وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دانت سے کہاتی مین گوشت ہڈی کا اور ہوتی مین حیض سے پھر دیتی مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیضع فاہ علی موضع فیّ تب رکھتے اپنا منہہ میرے منہہ کی جگہہ پر رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

۴ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرء القرآن اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود مین اور مین حیض سے ہوتی پھر پڑھتے قرآن متفق علیہ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

۵ وعنہا

قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ اور روایت عائشہ سے کہا کہ فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے تو مجکو چھوٹا بوریا مسجد مین سے یعنے باہر کھڑی رہ اور لپک کے اٹھا لے فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ تب کہی مین نے کہ مین حیض سے ہون فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ پھر فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہے بیچ تیرے ہاتھہ مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ مَیْمُوْنَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ مِرْطٍ بَعْضُهٗ عَلَیَّ وَبَعْضُهٗ عَلَیْهِ وَاَنَا حَائِضٌ اور روایت ہے میمونہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے کمل پر کہ تھوڑا اسکا مجھہ پر ہوتا اور تھوڑا اسکا اُن پر اور مین حیض سے ہوتی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ تمام بدن حائضہ کا سوا فرج کے پاک ہے کیونکہ نجاست پر نمازی کے کپڑے کا پلو ہو تو نماز روا نہین ہوتی ہے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جماع کرے حیض والی عورت سے یا کسی عورت سے اُسکی دبر مین یا آوے پریون والے پاس پھر تحقیق وہ منکر ہوا اُس دین کا جو اُتارا گیا محمد پر **فائدہ** کسو نے یہ کام حلال جان کے کیا تو اسکی کافر ہونے مین کچھہ شک نہین واگرنہ کافر ہونے سے مراد کفران نعمت اور اسکی انکار ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ اور ایک روایت مین اُن دونون کی یون ہے پھر سچا جانا اسکو اُس بات مین جو کہتا ہے تو بیشک کافر ہوا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَكِیْمِ نِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور کہا ترمذی نے نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے اُسنے نقل کیا ابی تمیمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ کہا مین نے اے رسول خدا کیا چیز حلال ہے مجکو میری عورت سے حیض کی حالت مین قَالَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ فرمایا وہ چیز کہ ازار کے اوپر ہے مثل بوسہ اور مساس کے اور پھر بھی احتیاط فرمایا اور بچنا اس سے افضل ہے رَوَاهُ رَزِیْنٌ روایت کیا اسکو رزین نے وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ اور کہا محی السنہ اسناد اسکی نہین ہے قوی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ فَلْیَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جماع کرے مرد اپنی جورو سے حیض کی حالت مین پھر چاہیے کہ صدقہ دے آدہی دینا

فائدہ آدہی دینار کا ایک روپیہ دو آنے ہوتے ہین **فائدہ** حیض کی حالت مین وطی کیا تو استغفا

اور توبہ کیا چاہئے اور مستحب ہی کہ دینار یا آدھی دینار خیرات کرے یہی ہی مذہب چاروں اماموں کا لیکن امام شافعی کے قول قدیم مین اور ایک روایت مین امام احمد کے خیرات مذکور واجب ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ**[٤] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ اور روایت ہی ابن عباس سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب ہوئے خون سرخ تب ایک دینار اور جب ہوئے خون زرد تب آدھی دینار صدقہ دیوے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ روایت ہی زید بن اسلم تابعی سے کہ حضرت عمر کے مولی تھے کہا کہ بیشک ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا چیز حلال ہی مجکو میری عورت سے حیض کی حالت مین فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَاْنَكَ بِاَعْلَاهَا تب فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط باندھ اسپر اسکی ازار پھر کام تیرا اسکے اوپر ہی یعنے ازار کے اوپر جو بدن ہی اُس سے تجکو فایدہ لینا درست ہی رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو مالک اور دارمی نے مرسل **وَعَنْ**[٢] عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ تھی مین جب حیض سے ہوتی اُترتی بچھونے سے بوریئے پر پھر نزدیک نہوتی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** بعضون نے فلم یقرب یا کے ساتھ روایت کیا ہی یعنے پھر قریب نہ آتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ قریب ہوتی مین انکے یہان تک کہ پاک ہوتی مین **فائدہ** ظاہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حایضہ کو ہاتھ لگانا اور اس سے مزہ لینا اور چھیڑ چھاڑ کرنا منع ہی مگر مراد یہہ ہی کہ حضرت کے بی بیان فرماتے ہین ہم ادب تاربکہ حضرت کے نزدیک نہین ہوتے تھے جب تک کے حضرت خود خواہش نفرماوین یا یہہ حدیث منسوخ ہو چکی احادیث مذکورہ سے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

یہہ باب ہی بیان مین مستحاضہ کے **فائدہ**[٦] مستحاضہ حکم مین معذورون کے ہی جیسے بواسیر اور سلسل بول والا نماز گزارے اور روزہ رکھے اور جماع بھی اسکے ساتھ حرام نہین اور مسجد مین جانا اور طواف کرنا بھی اسکو جایز ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ آئی فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس اور کہا کہ یا رسول خدا بیشک مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیٔ جاتی ہون پھر نہین پاک ہوتی یعنے خون برابر جاری رہتا ہی سو کیا چھوڑ دون نماز کو فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ یہہ ایک رگ ہی اور نہین ہی حیض پھر جب آوے حیض تیرا تب چھوڑ دے نماز اور جب جاتا رہے پھر دھو ڈال بدن سے خون کو پھر نماز پڑھ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ روایت ہی عروہ بن زبیر تابعی سے اسنے روایت کی فاطمہ بنت ابی الحبیش سے کہ بیشک وہ تھی استحاضہ کی جاتی فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ تب فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہو خون حیض کا پھر تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی یعنے اس نشان سے فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ سو جب ہووے یہہ تب بند رہ نماز سے فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ اور جب ہووے دوسرا رنگ تب وضو کر اور نماز پڑھ پھر سوا اسکے نہین ہی کہ وہ رگ ہی یعنے خون رگ کا ہی حیض نہین ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے ۔

۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت تھی گرائی جاتی خون یعنے اسکو استحاضہ کا مرض تھا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر فتوی پوچھا اسکے واسطے ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا پھر فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتون اور دنونکی کہ تھی حیض سے ہوتی اُن دنون اور راتون کو مہینے مین سے قبل اسکے کہ پہنچے اس عورت کو وہ بیماری کہ پہنچی ہی اُسکو فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ پھر چاہیے کہ چھوڑ دے نماز کو موافق گنتی اُن دنون کے مہینے مین سے فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ پھر جب کہ گذرے یہہ پھر چاہیے کہ غسل کرے اور چاہیے کہ لنگوٹ باندھے کپڑے سے پھر نماز پڑھے رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ روایت کیا اسکو مالک اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کیا نسائی نے معنے اسکے

۳ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا اور روایت ہی عدی بن ثابت تابعی سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اسکا دینار ہی اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے فرمایا استحاضہ کے حق مین چھوڑ دے نماز کو اپنے حیض کے دنون مین وہ دن

المستحاضة کہ تھی حیض سے ہوتی اُن مین پھر غسل کرے اور وضو کرے ہر نماز کے وقت اور روزہ رکھے اور نماز پڑہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سے جو بہن تھی زینب ام المومنین کی کہا کہ تھی مین استحاضہ کی جاتی استحاضہ بہت سخت فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ پھر آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچھون مین اُنسے اور خبر دون انکو پھر پایا مین نے انکو گھر مین اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ تب کہا مین نے یا رسول خدا تحقیق مین استحاضہ کی جاتی ہون استحاضہ بہت سخت سو کیا حکم کرتے ہو مجکو اس مین تحقیق باز رکھا ہی مجکو نماز اور روزے سے قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ فرمایا بیان کرتا ہون تیرے واسطے روئی کہ اپنے بدن مین رکھے پھر تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنے بند رکھتی ہی خون کو اور باہر نہین نکلنے دیتی قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ کہا حمنہ نے وہ زیادہ ہی اس سے یعنے روئی نہ بند رکھ سکے گی قَالَ فَتَلَجَّمِيْ فرمایا پھر لنگوٹ باندھ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ کہا وہ زیادہ ہی اس سے قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فرمایا پھر رکھ کپڑا یعنے لنگوٹ کے نیچے ایک اور کپڑا رکھ کہا وہ زیادہ ہی اس سے اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا سوا اسکے نہین ہی کہ خون گراتی ہون بہت سا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب حکم کرتا ہون تجکو ساتھ دو کامون کے دونون مین سے جونسا کرے تو کفایت کرے تجکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی ہی تو دونون پر پھر تو دانا زیادہ ہی یعنے اپنے حال خوب واقف ہی جون سے حکم پر چاہے عمل کرے قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فرمایا اُسے کہ سوا اسکے نہین ہی کہ یہہ ایک لات مارنا ہی لات مارنے شیطان سے **فائدہ** یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ شیطان کو تصرف ہی بدن مین آدمی کے کہ اسکو بیماریون مین گرفتار کرتا ہی تا طہارت مین خلل لگے عبادت سے باز رہے فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى پھر حیض ٹھہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم اللہ کے یعنے جو تیری عادت ہی اور تجکو اللہ نے بتلایا ہو اس ہو جب حیض ٹھہرا اور نماز روزہ موقوف کر ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً پھر نہا ڈال یہان تک کہ جب دیکھے تو کہ بیشک پاک ہوئی تو اور صاف ہوئی پھر نماز پڑھ تیئیس رات یا چوبیس رات اور انکے دن **فائدہ** اگر حیض سات دن ہو تو تیئیس رات دن اور چھ دن ہو تو چوبیس رات دن نماز پڑھنا وضو کرکے ہر نماز کے وقت جیسا کہ حکم معذور کا ہی اس صورت مین ہر وقت غسل نہین فرمایا وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ

فَاِنَّ ذٰلِكِ یَجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِیْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِیْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا یَطْهُرْنَ مِیْقَاتَ حَیْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ اور روزہ رکھ پھر بیشک یہہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح کر ہر مہینے مین جیسا کہ حیض سے ہوتی ہین عورتین اور جیسا کہ پاک ہوتی ہین اپنے حیض اور طہر کے وقت مین بعد اسکے دوسری صورت بیان فرمایا وَاِنْ قَوِیْتِ عَلٰٓی اَنْ تُؤَخِّرِیْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِیْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِیْنَ وَتَجْمَعِیْنَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اور اگر قوت رکھے تو اس بات پر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پھر غسل کرے درمیان دونون نماز کے اور جمع کرے درمیان دونون نمازون کے جو ظہر اور عصر ہی وَتُؤَخِّرِیْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِیْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِیْنَ وَتَجْمَعِیْنَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فَافْعَلِیْ وَتَغْتَسِلِیْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِیْ وَصُوْمِیْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰی ذٰلِكِ اور تاخیر کرے مغرب کی اور جلدی کرے عشاء کو پھر غسل کرے تو اور جمع کرے درمیان دونون نمازون کے پھر کر تو اور غسل کرے تو ساتھ فجر کے پھر اسیطرح کر تو اور روزہ رکھ اگر طاقت رکھتی ہی اسپر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَیْنِ اِلَیَّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہہ بہت پسند ہی دونون حکمون سے نزدیک میرے **فائدہ** حاصل کلام یہہ کہ ہر روز تین غسل کرے ایک آخر وقت ظہر کے غسل کرکے ظہر پڑہے بعد اول وقت عصر گزارے ایسا ہی دوسرا مغرب وعشا کو اسی قیاس پر تیسرا فجر کے واسطے چنانچہ حنفیہ اسکا معنے ایسا ہی کرتے ہین یا ظہر کا وقت گئے بعد عصر کے وقت مین غسل کرکے دونون گزارے اسیطرح مغرب وعشا مین یہی مذہب شافعی کا ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اُسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ روایت ہی اسماء بنت عمیس سے یہہ بی بی صحابیہ ہین زوجہ تھے جعفر بن ابیطالب کے اُن سے دو لڑکے جنے عبداللہ ومحمد عون نام وے شہید ہوے بعد ابوبکر صدیق کے نکاح مین آئے اور اُنسے ایک لڑکا جنے محمد بن ابوبکر نام وے وفات پاے بعد حضرت علی کے نکاح مین آگر ایک لڑکا جنے یحیی نام کہا کہ کہا مین نے یا رسول خدا تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی استحاضہ کی گئی مدت اتنی اور اتنی پھر نماز نہین پڑہا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ بیشک یہہ شیطان سے ہی یعنے یہہ شیطانی بیماری ہی کہ نماز سے باز رکھتی ہی آدمی کو یا یہہ کہ نماز جو چھوڑ دیا اور مسئلہ مین غلطی کیا تو یہہ بھول شیطانی ہی لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا چاہئے کہ بیٹھے لگن مین پھر جب دیکھے زردی پانی پر پھر چاہئے کہ غسل کرے ظہر اور عصر کے واسطے ایک غسل اَوْ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا اور غسل کرے مغرب اور عشا کے واسطے ایک غسل اَوْ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور وضو کرے درمیان ان غسل کے

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَقَالَ وَرَوٰی مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اور کہا روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جب دشوار ہوا اس عورت پر غسل یعنے ہر نماز کے واسطے غسل کرنا دشوار ہوا تب حضرت نے حکم کیا اسکو کہ اکٹھا کرے درمیان دو نمازون کے ایک غسل **مناجات** اب طہارت کا بیان پورا ہوا کر میرے باطن کو طاہر ای خدا تو ملتجی تجھ سے ہوا ہون با نیاز تو بخشدے میرے گناہ ای کارساز تو عمل اوپر تو میرے مت کر نگاہ تو فضل تیرا مجھپر کر ای بادشاہ تو دل کو میرے کر منور ای کریم تا ملے دیدار در دار نعیم تو صاحب لولاک کے صدقے سے کر تو ترجمہ میرا پسند ہر بشر تو

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

یہہ کتاب ہی بیان مین نماز کے **فائدہ** صلوۃ لغت مین معنے سے دعا اور رحمت اور استغفار کے ہی نماز مین یہہ سب ہونے سے صلوۃ کہتے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچ وقتی اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک مٹانیوالے ہین گناہ کی جو انکے درمیان مین ہوئی ہین جب کہ پرہیز کیا جاوے گناہ کبیرہ سے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہان صغائر نماز اور روزہ [illegible] ہین لیکن [illegible] بغیر از توبے کے عفو نہین تے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھکو تحقیق ایک نہر ہووے تم مین سے کسیکے دروازے پر کہ غسل کرتا ہی اس مین ہر روز پانچ وقت کیا باقی رہتی ہی میل اسکے کچھ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ کہا اصحاب نے نہین باقی رہتی میل اسکی سے کچھ قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا فرمایا پھر یہہ مثال ہی نمازین پنجگانہ کی مٹاتا ہی اللہ سبب انکے صغیرہ گناہون کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ بیشک ایک مرد پہنچا عورت سے بوسے کو **فائدہ** نام اس مرد کا ابوالیسر تھا قبیلہ انصار سے خرما بیچتا تھا کوئی عورت خرما خریدنے آئی وہ اسپر فریفتہ ہوکے کہا میرے گھر مین بہتر و شیرین خرما ہی اگر تو چلی تو دونگا جب وہ عورت اندر گھر کے داخل ہوئی تو اسکا بوسہ لیا اور اسکو چھپٹا عورت کہی خدا سے ڈر اور خوف کر وہ شرمندہ اور نادم ہوکے حضور شریف مین آکے ماجرا عرض کیا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى پھر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دیا حضرت کو تو حضرت خموش

رہے اور وحی کی انتظاری کئے تب اتارا اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اور ٹھیک ادا کر نماز کو دونوں طرف دن کے یعنے فجر اور ظہر اور عصر کے اور نزدیک رات کے یعنے مغرب اور عشاء کے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ تحقیق نیکیاں لیجاتے ہیں برائیوں کو فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ هٰذَا کہا مرد نے یا رسول اللہ کیا میرے ہی واسطے ہی یہہ حکم قَالَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّهِمْ فرمایا میری تمام امت کے واسطے وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ اور ایک روایت میں یوں ہی اس شخص کے واسطے کہ عمل کیا نیکیوں پر میری امت میں سے **فائدہ** فرقہ مرجیہ اس حدیث کے ظاہر سے گمان کئے کہ گناہ کبائر بھی نیکیوں سے عفو ہوتے ہیں لیکن اہل سنت وجماعت دوسرے احادیث پر نظر کرکے فقط گناہ صغائر عفو ہونے کے قائل ہوئے اور گناہ کبائر توبہ سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ اور روایت ہی انس سے کہا کہ آیا ایک مرد اور کہا یا رسول خدا تحقیق پہنچا میں حد کو یعنے وہ گناہ کیا کہ قابل حد کے ہی سو قائم کیجئے حد مجھ پر قَالَ وَلَمْ یَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ کہا انس نے اور نہ پوچھا حضرت نے اس کو اس فعل سے اور وقت آیا نماز کا فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَامَ الرَّجُلُ تب پڑھا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا مرد فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ اور کہا یا رسول خدا بیشک میں پہنچا حد کو سو قائم کیجئے مجھ پر حکم اللہ کا قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا فرمایا کیا نہیں نماز پڑھی تونے ہمارے ساتھ قَالَ نَعَمْ کہا ہاں پڑھی قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ کہا پھر تحقیق اللہ نے بخشدی تجھ سے تیری گناہ یا فرمایا تیرا حد **فائدہ** قابل حد کے گناہ کبیرہ ہوتا ہی مثل چوری وغیرہ کے وہ تو نماز سے عفو ہوتا نہیں شاید وہ مرد گناہ صغیرہ کو کبیرہ سمجھکے حد قائم کرنیکو کہا یا حد سے مراد تعزیر لئے ہوگے یا کبیرہ ہو تو بھی حضرت کے ہمراہ نماز پڑھنے سے عفو ہوجانا کچھ بعید نہیں مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام بہت پسند ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کے قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ فرمایا نماز ادا کرنا اسکے وقت میں کہا میں نے پھر کونسا عمل قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ فرمایا نیکی کرنا ماں باپ سے قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ کہا میں نے پھر کونسا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِیْ کہا ابن مسعود نے خبر دی مجھکو حضرت نے ان کاموں کی اور اگر زیادہ مجھکو پوچھتا میں ان سے البتہ زیادہ بتلاتے مجھکو **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز سب اعمال سے بہتر ہی لیکن مناسب حال سایل کے

اور وقت کے اور عمل کو بھی افضل اعمال فرماتے ہین کبھی فرماتے افضل اعمال کھانا کھلانا اور سلام کرنا اور کبھی فرماتے رات مین نماز گزارنا جب لوگ سوتے رہین اور کبھی فرماتے افضل عمال وہ ہی کہ تیرے دست و زبان سے لوگ سالم رہے اور کبھی فرماتے افضل اعمال جہاد ہی اور کبھی فرماتے افضل اعمال خدا کی ذکر ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[۶] جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آڑ درمیان بندے کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہی **فائدہ** اس حدیث مین تارک صلوٰۃ کی بڑی تہدید و تخویف ہی اور اشارہ ہی کہ تارک صلوٰۃ کفر کے نزدیک ہو چکا اور اصحاب ظواہر بالکل کافر جانتے ہین اور امام شافعی اور مالک اور دوسرے علما کے نزدیک اسکو قتل کا حکم ہی اگرچہ کافر نہین ہوتا اور نزدیک احناف کے تارک صلوٰۃ کی تعزیر ضرب و قید ہی نماز ادا کرے تک رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ**[۱] عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی روایت ہی عبادہ بن صامت صحابی مشہور سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا ان کو اللہ تعالی نے مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ جسنے اچھا کیا وضو انکا اور پڑھا انکو انکے وقت مین اور پورا کیا رکوع ان کا اور سجدہ ان کا ہوگا اسکے واسطے اللہ پر وعدہ کہ بخشے اسکو یعنے اللہ تعالی نے اسکے بخشنے کا وعدہ کیا ہی وہ خلاف نہین ہوویگا وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ اور جو شخص کہ نکرے پھر نہین اسکے واسطے اللہ پر وعدہ اگر چاہے بخشے اسکو اور اگر چاہے عذاب کرے اسکو **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تارک صلوٰۃ کافر نہین اور گناہ کبیرہ کرنے والے کو ہمیشہ عذاب ہونا اور دوزخ مین رہنا ضرور نہین اہل سنت و جماعت کا مذہب یہی ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے وَرَوَی مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت کیا مالک اور نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ**[۲] اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَہْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ اور روایت ہی ابی امامہ باہلی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو پانچو نمازین اپنی اور روزہ رکھو اپنے مہینے کا یعنے رمضان کا اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مال کی اور تابعداری کرو اپنے صاحب حکم کی یعنے مسلمانون کے امیر کی آؤ بہشت مین اپنے رب کی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو احمد و ترمذی نے **وَعَنْ**[۳] عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر کے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرو اپنی
اولاد کو نماز کا اور ہوون وہ لڑکے سات برس کے وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ اور مارو اُن کو نماز کے
واسطے اور وہ ہوون لڑکے دس برس کے وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ اور جدا کرو درمیان لڑکون کے سونے کی
جگہہ مین یعنے بہن بھائی وغیرہ ایک بچھونے پر نہ سوین رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَكَذَا
رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِى الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور اسیطرح روایت کیا اسکو
شرح سنت مین عمرو بن شعیب سے اور مصابیح مین روایت کیا سبرہ بن معبد سے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ
اور روایت ہی بریدہ اسلمی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قول و اقرار جو ہمارے اور منافقون کے
درمیان ہی سو نماز ہی یعنے ہمارے اور منافقون کے بیچ مین جو قول اور اقرار ہی کہ انکو امان دیتے ہین اور انکے جان و
مال سے مزاحم نہین ہوتے اور ان پر اسلام کا حکم جاری کرتے ہین سو اسی نماز کے سبب کہ وہ مسلمانون کی تشبیہ رکھتے ہین
اور جماعت مین آتے ہین سو جسنے چھوڑا اسکو پھر تحقیق کافر ہوا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالنَّسَائِىُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِىْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
کہا کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول خدا بیشک مین نے گلے لگایا ایک عورت کو کنارے
مین مدینے کے **فائدہ** وہ وہی مرد ہی کہ جسکا نام ابو الیسر تھا چنانچہ اسکا قصہ گذر چکا وَاِنِّىْ اَصَبْتُ مِنْهَا
مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِىَّ مَا شِئْتَ اور تحقیق مین پہنچا ہون اُسسے وہ چیز کہ سوای
جماع کے ہی پھر مین حاضر ہون یہہ سو حکم کیجیے میرے حق مین جو چاہیئے فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ تب کہا اسکو عمر نے تحقیق پردہ رکھا تیرا اللہ تعالی نے اگر پردہ پوشی کرتا تو اپنے
جان کی تو بہتر ہوتا قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا کہا عبد اللہ نے اور
نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کچھ وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا اور کھڑا ہوا وہ شخص پھر چلا گیا پھر پیچھے بھیجا اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فَدَعَاهُ
وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ پھر بلایا اسکو اور پڑہی اسپر یہہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ
وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ

اور بیشک اداکر نماز کو دو کنارے مین دن کے اور تھوڑی سی رات مین تحقیق نیکیان لیجاتے ہین برائیون کو یہہ ہی نصیحت نصیحت ماننے والون کے واسطے فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ھٰذَا لَہٗ خَاصَّۃً تب کہا ایک شخص نے قوم مین سے ای نبی اللہ کے یہہ اسکے واسطے خاص ہی فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ کَافَّۃً تب فرمایا بلکہ سب لوگون کے واسطے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے موسم مین جاڑے کے اور پتے گرتے تھے پس لیا دو شاخین ایک درخت سے قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ کہا ابوذر نے پھر لگا یہہ پتا جھڑنے قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ کہا پھر فرمایا ای ابوذر قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہا مین نے حاضر ہون یا رسول خدا قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فرمایا بیشک بندہ مسلمان تحقیق نماز پڑہتا ہی چاہتا ہی اُس نماز سے ذات اللہ کی فَتَھَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ پھر گرتے ہین اُس سے گناہ اسکے جیسے کہ گرتے ہین یہہ پتے اس درخت سے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

۳ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ لَا یَسْھُوْ فِیْھِمَا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے دو رکعت نہ غفلت کرے اس مین بخشے اللہ تعالی اسکے لئے جو کچھ کہ پہلے گذرے ہین اسکے گناہ سے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اُسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے ذکر کیا نماز کا ایکدن فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَبُرْھَانًا وَنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پھر فرمایا جو کہ محافظت کرے اُنکی ہووے وہ نماز اسکے لئے نور اور حجت اور سبب نجات کا قیامت کے دن وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ نُوْرًا وَلَا بُرْھَانًا وَلَا نَجَاۃً وَکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ اور جو کہ نہ محافظت کرے اُنکی نہوگی اسکے لئے نور اور نہ حجت اور نہ سبب نجات کا اور ہوگا قیامت کے دن ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان کے اور ابی بن خلف کے

فائدہ اس حدیث مین بے نمازی کی بہت برائی مبین ہی اگرچہ یے کافران ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور ابی بن خلف بڑا بدبخت شقی تھا قریشیون سے اور حضرت اسکو اپنے دست مبارک سے داخل دوزخ کئے اور فرماے کہ یہہ شقی امت ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین

۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق تابعی سے کہا اسنے کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین اعتقاد کرتے کسی چیز کو عملون مین سے چھوڑنا اسکا کفر سوا نماز کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا کہ وصیت کیا مجکو میرے جانی دوست نے کہ شریک نکر تو اللہ کا کسی چیز کو اگرچہ ٹکرے ٹکرے کیا جاوے اور جلایا جاوے تو وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ اور مت چھوڑ تو نماز فرض کو جان بوجھ کے پھر جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کے بیشک نکل گیا اُس سے ذمہ یعنے ذمہ اور عہد مسلمانی کا اس سے نکل گیا وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ اور مت پی شراب پھر تحقیق وہ کنجی ہی سب برائی کی **فائدہ** جہان تارک صلوۃ کا فر ہی کرکے آوے مراد اس سے بطور انکار ونفرت کے نماز ترک کرنا ہی تا آیات واحادیث مین تطبیق وتوفیق ہووے واللہ اعلم رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ماجہ نے

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ یہہ باب ہی بیان مین وقتون کے **فائدہ** پانچوقت کی نماز شرع مین جو فرض کی ہی اسکا بھید اسیکو معلوم ہی یہان عقل کو کچھ دخل نہین ولیکن چند فواید بظاہر معلوم کی گئی ہی مثل رات کے سونے مین راحت ملی اور امن وامان سے اٹھا تو اسکے شکرانے مین نماز فجر مشروع ہوی اور جب اسباب معیشت طرف متوجہ ہوکے نعمتین حاصل کیا تو اسکے شکرانے مین نماز ظہر مامور ہوی اور جب دوپہر کے سونے مین تھوڑا وقت غفلت مین گذرا تو اس تقصیر کے عفو کے واسطے نماز عصر مقرر ہوی اور بعد عصر کے کچھ خریدی وفروخت اور امورات دنوی طرف شاغل رہتا ہی تو اسکے دفع قصوری کے لئے نماز مغرب مشروع ہوی اور جب بعد نماز مغرب کے نعمتین تناول کرتا ہی اور استراحت کا خیال کرتا ہی تو اسکے کمال شکر کے واسطے نماز عشا مقرر ہوی اگرچہ نعمات الٰہی ہر دم بندون کو میسر ہی مگر خدا تعالی اپنے کمال لطف سے فقط پانچوقت کی عبادت فرض کی

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جب ڈہلے آفتاب اور ہووے سایہ شخص کا مثل اسکی درازی کے جب تک نہ آوے عصر **فائدہ** ظہر کا وقت آخر ایک سایہ تک ہی یہی ہی مذہب تینون امامون کا اور ابی یوسف اور محمد اور زفر وغیرہ کا اور ایک روایت سے امام ابو حنیفہ کے لیکن مشہور امام ابو حنیفہ سے یہہ ہی کہ دو سایے تک ہی بسند حدیث اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ یعنے ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو کہ تیزی دہوپ کی

باب المواقیت

جوش جہنم سے ہی لیکن بہتر یہہ ہی کہ ظہر کو پہلے سایہ کے آخر مین گزارین اور عصر کو دو سایہ کے بعد ووقت العصر مالم
تصفر الشمس اور وقت عصر کا جب تک کہ زرد ہووے آفتاب ووقت صلوة المغرب مالم يغب
الشفق اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ نہ غایب ہو شفق **فائدہ** امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفق سفیدی ہی
کہ بعد سرخی کے نمود ہوتی ہی ووقت صلوة العشاء الى نصف الليل الاوسط اور وقت نماز عشا کا میانی
آدہی رات تک ووقت صلوة الصبح من طلوع الفجر مالم تطلع الشمس اور وقت نماز صبح کا نکلنے فجر سے
جب تک کہ نہ نکلے آفتاب فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوة پہر جب کہ نکلے آفتاب پہر بند رہ تو
نماز سے فانها تطلع من بين قرني الشيطان پہر بیشک وہ نکلتا ہی درمیان دو سینگہ مین شیطان کے
فائدہ جب آفتاب ڈوبنے لگتا ہی تب شیطان اسکے مقابلہ مین اپنا سر کرکے کہڑا ہوتا ہی تو کفار جو سجدہ کرتے ہین
آفتاب کو تب وہ خیال کرتا ہی کہ مجہکو عبادت کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے منع فرمایا کہ حق پرست لوگ غیر اللہ کی عبادت
کے وقت عبادت نکرین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** بريدة قال ان رجلا سال
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلوة اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک
شخص نے پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا فقال له صل معنا هذين يعني اليومين
تب فرمایا اسکو نماز پڑہ ہمارے ساتہ ان دونون مین یعنے دو دن مین فلما زالت الشمس امر بلالا
پہر جب کہ ڈہلا آفتاب حکم فرمایا بلال کو فاذن ثم امره فاقام الظهر پہر اذان دیا پہر حکم فرمایا اسکو تب اقامت
کہی ظہر کی ثم امره فاقام العصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية پہر فرمایا اسکو تب اقامت کہی عصر کی
اور آفتاب بلند تہا سفید پہر چہا ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس پہر فرمایا اسکو تب اقامت
کہی مغرب کی جب غایب ہوا آفتاب ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق پہر فرمایا اسکو تب اقامت
کہی عشاء کی جب غایب ہوی شفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما ان كان اليوم الثاني
امره فابرد بالظهر پہر فرمایا اسکو تب اقامت کہی فجر کی جسوقت نمود ہوا فجر پہر جب کہ ہوا دوسرا دن فرمایا اسکو
کہ ٹہنڈی کر ظہر کو یعنے تاخیر کر کہ ٹہنڈا وقت آجاوے فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى العصر
والشمس مرتفعة اخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق وصلى
العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل تب ٹہنڈی کیا اسکو پہر زیادتی کی اسکے سرد کرنے مین اور نماز پڑہی
عصر کی حال یہہ کہ آفتاب بلند تہا تاخیر کی اسکی زیادہ اس سے کہ تہی کل اور نماز پڑہی مغرب کی قبل غایب ہونے سے
شفق کے اور نماز پڑہی عشا کی بعد جانے تہائی رات کے **فائدہ** حنفیہ کے نزدیک تاخیر عشا کی ثلث
شب تک مستحب ہی اور آدہی رات تک جایز ہی اور بعد دوپہر کے مکروہ ہی وصلى الفجر فاسفر بہا

اور نماز پڑہی فجر کی اور روشن کیا اسکو یعنے خوب روشنی ہونے سے دوسرے دن فجر پڑہا اور پہلے دن صبح صادق ہوتے ہی اندہیرے مین پڑہا تہا ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ بعد اسکے فرمایا کہان ہی پوچھنے والا نماز کے وقت کا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کیا اُس شخص نے مین ہون ای رسول خدا قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِکُمْ بَیْنَ مَا رَاَیْتُمْ فرمایا کہ وقت تمہاری نماز کا درمیان اِس دو وقت کے ہی کہ دیکہا تمنے یعنے اِس دو روز مین اول اور آخر وقت نماز کا تمنے پہچانا سو اول آخر کے بیچ مین یہان سے وہان تک سب وقت ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک کعبہ کے دو بار فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ پہر نماز پڑہوائی مجکو ظہر کی جس وقت ڈہلا آفتاب وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ اور ہوا سایہ برابر شراک کے **فائدہ** عرب کے جوتے مین جو تسمہ لگا ہوتا ہی جسطرح ہمارے ملک مین کہڑاؤن مین ہوتا ہی اسی کو شراک کہتے ہین وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ اور نماز پڑہوائی مجکو عصر کی جس وقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ اور نماز پڑہوائی مجکو مغرب کی جسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ اور نماز پڑہوائی مجکو عشا کی جسوقت کہ غایب ہوئی شفق وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ اور نماز پڑہوائی مجکو فجر کی جسوقت کہ حرام ہوتا ہی کہانا اور پینا روزہ دار پر فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ صَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ پہر جب ہوا کل نماز پڑہوائی مجکو ظہر کی جسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَیْهِ اور نماز پڑہوائی مجکو عصر کی جسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا دونا اسکا وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ اور نماز پڑہوائی مجکو مغرب کی جسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اور نماز پڑہوائی مجکو عشا کی تہائی رات تک وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ اور نماز پڑہوائی مجکو فجر کی پہر روشن کیا پہر متوجہ ہوے میری طرف فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ اور کہا ای محمد یہہ ہی وقت نبیونکا جو قبل تیرے تہے وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ جبرئیلؑ اور وقت نماز کا درمیان ان دونون وقتون کے ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ابوداود اور ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا روایت ہی ابن شہاب زہری سے **فائدہ** نام انکا محمد ہی کنیت انکی ابوبکر تابعی مشہور اور امت کے ناموروں سے ہین فقہ و حدیث مین اور عمر بن عبدالعزیز تابعی ہین احوال انکا معروف و مشہور ہی امانت و عدالت مین اور عروہ بن زبیر بڑے نامور تابعی ہین بہانجے عائشہ صدیقہ کے بیٹے اسماء بنت

ابوبکر صدیق کے اور بشیر بن ابی مسعود کبار تابعین سے تھے اور ابو مسعود انصاری بڑے مشہور صحابی تھے کہ تحقیق عمر ابن عبد العزیز نے تاخیر کی عصر کی تھوڑا سا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا اُسکو عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اُترے پھر پڑھے نماز پڑھی آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** جبرئیل کی امامت کی حدیث جو اوپر گذر چکی ہی اسی حدیث کی طرف اشارہ کیا اور اُسکے مشہور ہونے کے سبب سے تمام حدیث ذکر نکیا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ تب کہا اُس سے عمر ابن عبد العزیز نے جان تو کیا کہتا ہی ای عروہ یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا بڑا بھاری کام ہی جب تک خوب تحقیق ہو روایت نکرے فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ تب کہا عروہ نے سنا مین نے بشیر ابن ابی مسعود کو وہ کہتے تھے سنا مین نے ابو مسعود کو وہ کہتے تھے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کہتے تھے اُترے جبرئیل اور امامت کی میری فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ تب نماز پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ شمار کرتے حضرت اپنی انگلیون سے پانچ نمازین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِيْ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ اُسنے لکھا اپنے عاملون کو تحقیق بڑا ضروری تمہاری کامون مین نماز ہی جسنے نگاہ رکھا اسکو اور محافظت کی اسکی محافظت کی اپنے دین کی اور جسنے ضایع کیا اسکو پھر وہ واسطے اُس چیز کے کہ سوا اسکے ہی ضایع کرنے والا زیادہ ہی ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ پھر لکھا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ کے ایک گز یہان تک کہ ہووے سایہ ایک تمہارے کا مثل قد اسکے **فائدہ** یہہ خاص کسی مکان کے واسطے فرمایا ہی سب کہین نہین کیونکہ بسبب اختلاف مکانون کے سایہ زوال کا مختلف ہوا کرتا ہی کسی ملک مین دوپہر کے وقت سایہ تھوڑا کسی ملک مین بہت کہین ہوتا ہی نہین وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ اور پڑھو عصر کو حال یہہ کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف اسقدر کہ چلے سوار دو فرسنگ یا تین فرسنگ قبل ڈوبنے آفتاب کے **فائدہ** فرسنگ ہوتا ہی تین کوس کا وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اور پڑھو مغرب جب غایب ہو آفتاب وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى

باب تعجیل الصلوۃ

ثلث اللیل اور پڑہو عشا جب تمام ہو شفق تہائی رات تک فمن نام فلا نامت عینہ فمن نام فلا نامت عینہ فمن نام فلا نامت عینہ پھر جو کوی سو گیا تو نہ سوئیو اسکی انکھ پھر جو کوی سو گیا تو نہ سوئیو اسکی انکھ پھر جو کوی سو گیا تو نہ سوئیو اسکی انکھ **فائدہ** عشا کی تاکید کے واسطے آپنے بد دعا دیا کہ جو کوی بے عشا پڑہے سو گیا اسکو نیند نہ پڑیو یعنے اسکو آرام اور چین نہ ملیو والصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ اور پڑہو صبح کی ایسے وقت کہ تارے ظاہر ہون گچ پچے رواہ مالک روایت کیا اسکو مالک نے **وعن** ابن مسعود قال کان قدر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ تھا اندازہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ظہر گرمی کے ایام مین تین قدمون سے لے کے پانچ قدمون تک **فائدہ** قدم ہر قامت کے ساتوین حصے کا نام ہی وفی الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام اور جاڑے کے ایام مین پانچ قدمون سے لے کے سات قدمون تک رواہ ابوداؤد والنسائی روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے

باب تعجیل الصلوۃ

یہہ باب ہی بیان مین جلدی پڑہنے نماز کے **فائدہ** ہر نماز کو اول وقت گزارنا امام شافعی کے نزدیک افضل ہی صیف و شتا مین کچھ فرق نہین اور امام مالک کے نزدیک بھی اسیطرح ہی مگر انکے چند اصحاب کے نزدیک شدت حرارت مین تبرید ظہر افضل ہی اور امام احمد کے پاس بھی اسیطرح ہی لیکن تبرید ظہر مستحب ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تبرید ظہر اور اسفار فجر اور تاخیر عشا مستحب ہی اور تاخیر عصر افضل ہی ہر مقدمہ بتفصیل آگے آویگا

الفصل الاول فصل پہلی

عن سیار بن سلامۃ قال دخلت انا وابی علی ابی برزۃ الاسلمی فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ روایت ہی سیار بن سلامہ تابعی سے کہا گیا مین اور میرا باپ ابی برزہ اسلمی صحابی کے پاس اور کہا اسکو میرے باپ نے کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز فرض کو فقال کان یصلی الہجیر التی تدعونہا الاولی حین تدحض الشمس تب کہا تھے پڑہتے نماز کو آدہے دن کی جسکو بولتے ہو تم نماز پہلی جس وقت کہ ڈہلتا آفتاب **فائدہ** نماز ظہر کو نماز پیشین اور نماز پہلی کہنیکا یہہ سبب ہی کہ جبرئیل واسطے تعلیم کے حضرت کی امامت کئے اول یہی نماز تھی ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ اور پڑہتے عصر پھر پھیرتا ایک ہم مین کا اپنے مکان کی طرف مدینے کے پرلی طرف کے کنارے پر اور آفتاب بلند ہوتا ونسیت ما قال فی المغرب اور بھولا مین اس چیز کو کہ کہا مغرب کے واسطے وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونہا العتمۃ اور تھے مستحب رکھتے کہ تاخیر کی جاوے عشا جسکو تم بولتے ہو عتمہ **فائدہ** عتمہ رات کی پہلی تہائی کا نام ہی شفق ڈوبے بعد سے وکان یکرہ

النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا اور تھے حضرت مکروہ رکھتے سونے کو قبل عشا کے اور بات کرنے کو بعد اسکے وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلوٰةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَءُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ اور تھے فارغ ہوتے صبح کی نماز سے جسوقت کہ پہچانتا شخص اپنے ہمنشین کو اور پڑھتے تھے ساٹھ آیتوں سے لے کے سو آیت تک **فائدہ** دوسرے فصل مین آویگا کہ حضرت امر فرماتے تھے کہ نماز فجر روشنی مین گزارو وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اور ایک روایت مین یہہ ہی اور پروا نرکھتے عشا کی تاخیر کی تہائی رات تک وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا اور نہین دوست رکھتے تھے سونے کو قبل اسکے اور بات کرنے کو بعد اسکے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[2] مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلوٰةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی تابعی سے کہا اسنے کہ پوچھا مین نے جابر بن عبداللہ کو وقت نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تب کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی آدھے دن مین یعنے آفتاب ڈھلنے کے وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اور عصر پڑھتے اور آفتاب زندہ یعنے روشن ہوتا وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ اور پڑھتے مغرب جب آفتاب غروب ہوتا وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ اور عشا کو جب بہت لوگ حاضر ہوتے جلدی پڑھتے اور جب کم ہوتے دیری کر پڑھتے اور صبح کی نماز تاریکی مین پڑھتے **فائدہ** یہان سے معلوم ہوا کہ ملازم جماعت کی انتظاری کرے تا کثرت جماعت کی ہووے اگرچہ وقت مین کچھ تاخیر ہو بلکہ مستحب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[3] اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہرین گرم دنونمین سجدہ کرتے اپنے کپڑون پر گرمی کے بچاؤ کے واسطے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ جائز ہی جیسا حنفیہ کہتے ہین اور شافعیہ کے نزدیک یہہ جائز نہ ہونے سے تاویل کرتے ہین کہ شاید وہ کپڑا پہنا ہوا نہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور لفظ اسکا بخاری کا ہی وَعَنْ[4] اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلوٰةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ سخت ہو گرمی تب ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو **فائدہ** صحیح بخاری مین حدیث ہی کہ صحابہ موسم حرارت مین ابراد ظہر کرتے تھے یہان تک کہ ٹیکرون کا سایہ زمین پر آتا ظاہر ہی کہ سایہ مذکور بعد زوال کے زمین پر نآویگا مگر بعد انہ وقت درازکے بخلاف دراز چیزون کے کہ انکا سایہ جلد زمین پر آتا ہی اور ابن مسعود

تجویز [illegible] جماعت

باب تعجیل الصلوة

روایت ہی کہ پانچ قدم تک ابراد ہی وَفِی رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّهْرِ اور ایک روایت مین بخاری
کی ابو سعید سے لفظ بالظہر کا ہی **فائدہ** بالصلوة کے مقام مین یعنے ٹھنڈے وقت مین پڑہو ظہر کو فَاِنَّ شِدَّةَ
الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا پھر تحقیق سختی گرمی کی ہی بانپہ سے دوزخ کی اور شکایت کیا
آگ نے اپنے رب پاس فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ
فِی الصَّیْفِ اَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ پھر کہا ای رب میرے
کھایا میرے ایک جزنے دوسرے کو تب اذن دیا اسکو دو سانس لینے کا ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس
گرمی مین بہت سخت جو پاتے ہو گرمی اور بہت سخت جو پاتے ہو سردی **فائدہ** تو اسی دونون سانس سے ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِی رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا
وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِیْرِهَا اور ایک روایت مین بخاری کے پھر بہت سخت جو
پاتے ہو تم گرمی سو اسکی گرم دم سے ہی اور بہت سخت جو پاتے ہو سردی سو اسکی سرد دم سے ہی **فائدہ**
اسوقت نماز پڑہنا اسواسطے منع ہی کہ خشوع اور حضور دل بسبب شدت حرارت کے میسر نہین ہوتا **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَیَّةٌ اور روایت
ہی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند روشن ہوتا فَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ
اِلَی الْعَوَالِیْ فَیَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِیْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَمْیَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ
پھر جاتا جانیوالا اوپر کی طرف مدینے کے اور آتا وہان کے لوگ پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعض اوپر کا جانب مدینے
کا چار کوس پر ہی یا مانند اسکے **فائدہ** اس سے یہہ لازم آتا ہی نہین کہ پہر دن باقی رہتا تھا کیونکہ جانے کی کیفیت مذکور
نہین سوار جاتے تھے یا پیادہ یا جلد یا سست مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ
حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْهَا
اِلَّا قَلِیْلًا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین جو عصر کی نماز
آخر وقت مین بغیر عذر کے پڑھتے ہین یہہ ہی نماز منافق کی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کی یہان تک کہ
جب زرد ہوتا ہی اور ہوتا ہی بیچ میان دو سینگون شیطان کے کھڑا ہوتا ہی پھر ٹونگ مارتا ہی چار یعنے جس طرح مرغ دانہ چگتا ہی
اسطرح جلدی جلدی چار رکعت پڑھ لیتا ہی نہین یاد کرتا اللہ کو اس مین مگر تھوڑا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا
اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ
الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پھر گویا کہ نقصان کیا گیا وہ اپنے اہل اور مال میں مُتفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۸ **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پھر بیشک اکارت ہوئے اُسکے عمل **فائدہ** مراد اس سے نقصان ثواب ہی اس روز کے عمل کا کیونکہ حبط حقیقی کفر وارتداد سے ہوتی ہی رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے

۹ **وعن** رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ اور روایت ہی رافع بن خدیج صحابی سے کہا اسنے کہ تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پھرتا ایک ہم میں کا اور حال یہہ کہ وہ دیکھتا تھا جگہہ گرنے تیر اپنے کی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۰ **وعن** عائشۃ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ حضرت اور انکے اصحاب تھے نماز پڑھتے عشا کی اُس وقت میں جو درمیان میں شفق غایب ہونے سے اول تہائی رات تک متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۱ **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے صبح کی پھر پھرتیں عورتیں چھپائے ہوئے یعنے اپنے بدن اور منہہ کو اپنے چادروں سے نہ پہچانی جاتیں اندھیرے سے **فائدہ** ابی برزہ کی حدیث میں گذر چکا ہی کہ حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو اپنے ہمنشین کو آدمی پہچانتا تو اس میں اور اس میں کچھہ خلاف نہیں ہی کیونکہ اُسوقت میں عورتیں جو منہہ چھپائے ہوئے ہوتیں تو وہ پہچان نہ پڑتیں اور پاس کا آدمی پہچان پڑتا جیسا کہ صبح کے اول وقت ہوتا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۲ **وعن** قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ فصلی اور روایت ہی قتادہ تابعی سے اس نے نقل کیا انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحر کھایا پھر جب فراغت ہوئے اپنے سحر کھانے سے کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے اور نماز پڑھی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما فی الصلوۃ کہا ہمنے انس سے کس قدر فرق تھا ان دونوں صاحبوں کے سحر کھانے سے فراغت کرنے اور نماز میں داخل ہونے میں قال قدر ما یقرء الرجل خمسین اٰیۃ کہا اُس قدر کہ پڑھے شخص پچاس آیت **فائدہ** یہہ بات ممکن ہی کہ آخر وقت سحر کرے اور اول وقت نماز پڑھے مگر عام لوگونکے حق میں دقت ہی رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن[۱۳] ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف انت اذا کانت علیك امراء یمیتون الصلوة اور روایت ہے ابوذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ غالب ہونگے تجھپر بادشاہ ہین کہ مارینگے نماز کو یعنے اسکے ادب اور شرائط کا خیال نکرینگے او یؤخرون عن وقتها یا تاخیر کرینگے اسکے وقت سے قلت فما تامرنی عرض کیا مین نے پھر کیا فرماتے ہین آپ مجکو قال صل الصلوة لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لك نافلة فرمایا نماز پڑھ اسکے وقت مین پھر اگر پاوے تو اُسی نماز کو انکے ساتھ بھی پڑھ تو ہکو تو وہ تیرے لئے نفل ہوگی رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن[۱۴] ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرك رکعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے پائی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے فقد ادرك الصبح ومن ادرك رکعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر پھر تحقیق پائی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت عصر کی قبل ڈوبنے آفتاب کے پھر تحقیق پائی اسنے نماز عصر کی

فائدہ ابوحنیفہ کے پاس آفتاب غروب ہونے سے نماز باطل نہین ہوتی ہے بلکہ اور ایک رکعت ملاکے نماز تمام کرے لیکن طلوع ہونے سے نماز فجر باطل ہوجانیکا حکم کئے ہین بسند دوسری حدیث کے متفق علیه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وعنه[۱۵] قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ادرك احدکم سجدة من صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوته اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پاوے کوئی تم مین سے ایک رکعت عصر کی نماز سے قبل ڈوبنے آفتاب کے پھر چاہئے کہ پوری پڑھے اپنی نماز واذا ادرك سجدة من صلوة الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوته اور جسوقت کہ پاوے ایک رکعت صبح کی نماز سے قبل نکلنے آفتاب کے پھر چاہئے کہ پوری پڑھے اپنی نماز کو رواه البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن[۱۶] انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی صلوة او نام عنها فکفارتها ان یصلیها اذا ذکرها اور روایت ہے انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے کسی نماز کو یا سو جاوے اُس سے پھر کفارہ اسکا یہہ ہے کہ پڑھے اسکو جب یاد کرے اسکو وفی روایة لا کفارة لها الا ذلك اور ایک روایت مین نہین بدلا اسکا مگر وہی نماز یعنے اسی نماز کی قضا ادا کرے فدیہ اور مال کتنا ہی خرچ کرے گا تو اسکا کفارہ نہو متفق علیه اتفاق ہے بخاری اور مسلم کا اسپر

وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظة اور روایت ہے

ابو قتادہ صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی سو جانے مین قصور مگر قصور ہی تو جاگنے مین ہے فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ پھر جب بھول جاوے کوئی تم مین کا نماز کو یا سو جاوے اُس سے پھر چاہیئے کہ پڑھے اسکو جب یاد کرے اسکو پھر تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اور ٹھیک ادا کر نماز کو میرے یاد کرنے کے وقت رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

۱ **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا کُفْوًا روایت ہی حضرت علی سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای علی تین چیزین کہ نہ دیر کر تو ان مین نماز جب کہ آوے وقت اسکا اور جنازہ جسوقت کہ تیار ہو اور عورت بے خاوند کی جب کہ پاوے تو اسکے واسطے ہم قوم رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۲ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خشنودی اللہ کی ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہی **فائدہ** یہہ وہان ہی جن کی تاخیر مستحب ہو جیسا تبرید ظہر کی اور اسفار فجر کی یا کمال نماز کا ارادہ ہو جیسا جماعت سے پڑھنا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۳ **وَعَنْ** اُمِّ فَرْوَۃَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا اور روایت ہی ام فروہ سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمل مین کونسا افضل ہی فرمایا نماز پڑھنا اسکے اول وقت مین **فائدہ** فروہ صحابیہ انصاریہ مین بعضے کہے ابوبکر صدیق کی بہن تھے ابو قحافہ کی بیٹی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یُرْوَی الْحَدِیْثُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ وَهُوَ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ اور کہا ترمذی نے نہین روایت کی جاتی یہہ حدیث مگر حدیث عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین ہی قوی نزدیک اہل حدیث کے

۴ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کو اسکے آخر وقت مین دوبار یہان تک کہ وفات دیا انکو اللہ تعالی نے **فائدہ** ایک مرد نماز کا وقت پوچھا تھا تب حضرت نے دو روز نماز پڑھ کے اسکو دکھلایا تھا ایک روز سب نماز اول اول وقت پڑہا اور دوسرے روز آخر آخر وقت پس اسکے سوا اور کبھی نہین اور امامت جبرئیل والی حدیث سے

[illegible] وہ تو تعجیل کے پڑھنے مین داخل ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ اور روایت ہی ابو ایوب صحابی انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ نیکی کے أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ یا فرمایا اسلام کے طریقے پر جب تک کہ نہ تاخیر کرینگے نماز مغرب کی تارونکی گچ پچ ہونے تک رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ اور روایت کیا دارمی نے عباس سے

٦ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سخت نہ جانتا مین اپنی امت پر مشکل حکم کرتا انکو یہہ کہ تاخیر کرین عشا کی تہائی رات تک یا آدھی رات تک رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِمُوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریکی مین ادا کرو اس نماز کو یعنے عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیئے گئے ہو بسبب اسکے تمام امت پر اور نہین پڑھا اس نماز کو کسی امت نے تمہارے پہلے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

٨ **وَعَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر صحابی سے کہا اسنے کہ مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنے نماز عشا پچھلی کا **فائدہ** پچھلی اس واسطے کہا کہ کبھی مغرب کو بھی عشا بولتے ہین كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری رات کے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور دارمی نے

٩ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ اور روایت ہی رافع بن خدیج صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کی پس تحقیق وہ نماز بہت بڑی ہی ثواب کے واسطے۔ **فائدہ** مدعا یہہ ہی کہ بعد نماز کے وضو مین سہو معلوم ہو تو پھر وضو کرکے پیش از طلوع آفتاب بڑے سورتون سے نماز ادا کرے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ اور نہین ہی نزدیک نسائی کے یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہی رافع ابن خدیج سے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثم تنحر الجزور فتقسم عشر قسم پھر ذبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا دس حصہ ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل ان تغیب الشمس پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا قبل غایب ہونے آفتاب کے متفق علیہ اتفاق ہی اوپر اسکے بخاری اور مسلم کا

وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الآخرۃ اور روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہا کہ دیرتک تھے ہم ایک رات کو انتظار کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز عشا کے فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ پھر نکلے ہماری طرف جب کہ گئی تہائی رات یا بعد تہائی کے فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک پھر نہین جانا ہمنے کہ کس چیز نے مشغول کیا تھا انکے اہل خانہ مین یا سوا اسکے فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم پھر فرمایا جس وقت کہ نکلے تحقیق تم لوگ انتظار کرتے ہو اس نماز کی کہ نہین انتظار کرتا اسکی کسی دین والا سوا تمہارے ولو لا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ اور اگر نہوتا خوف گران ہونیکا میری امت پر تحقیق پڑہتا مین انکے ساتھ اسوقت مین ثم امر المؤذن فاقام الصلوٰۃ وصلی پھر حکم کیا مؤذن کو تب اقامت کہی نماز کی اور نماز پڑھی یعنے حضرت جماعت کے ساتھ

فائدہ اس حدیث مین بھی تاخیر عشا کی دلیل ہی جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی جابر ابن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوات نحوا من صلوٰتکم پڑہتے نمازون کو مانند نماز تمہاری کے وکان یؤخر العتمۃ بعد صلوٰتکم شیئا وکان یخفف الصلوٰۃ اور تھے تاخیر کرتے عشا کو بعد وقت نماز تمہاری کے کچھ اور تھے سبک پڑہتے نماز

فائدہ یعنے سب نمازین مقتدیون کی رعایت کرتے کہ کوئی بیمار ہی کوئی ضعیف ہی اسواسطے چھوٹی سورتین پڑھتے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن ابی سعید قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العتمۃ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا کہ نماز پڑہی ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی یعنے بہت راتون کو فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل پھر نہ تشریف لائے یعنے ایک رات کو یہان تک کہ گذری قریب آدہی رات کے فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا فرمایا لئے رہو اپنے اپنے بیٹھنے کی جگہہ پھر لئے رہے ہم اپنے اپنے بیٹھنے کی جگہہ فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعہم پھر فرمایا تحقیق لوگون نے نماز پڑھ لیا اور سو رہے وانکم لن تزالوا فی صلوٰۃ ما انتظرتم الصلوٰۃ اور تحقیق تم ہمیشہ نماز مین ہو جب تک کہ انتظار

کرتے ہو نماز کی وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ
اللَّيْلِ اور اگر ہوتی کم زوری ضعیف کی اور بیماری بیمار کی تحقیق دیر کرتا مین اس نماز کی آدھی رات تک
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد و نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ بہت جلدی کیا
کرتے ظہر کی تم سے اور تم بہت جلدی کرتے ہو عصر کی اُن سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت
کیا اسکو احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے مین پڑھتے نماز اور جب ہوتی سردی جلدی کرتے
نماز کی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبادہ ابن صامت صحابی سے کہا کہ
فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ
عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا تحقیق حال یہہ ہی کہ غالب ہونگے تم پر بعد میرے سردارین باز رکھے گی انکو چیزین
نماز پڑھنے سے اُسکے وقت مین **فائدہ** یعنے شغل دنیاوی اور خواہش نفسانی اُنکو مستحب وقت
مین نماز پڑھنے سے باز رکھیگی حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا یہان تک کہ جاتا رہیگا
اُسکا وقت پھر پڑہو تم نماز کو اُسکے وقت مین فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ
تب کہا ایک مرد نے یارسول اللہ نماز پڑہون مین اُنکے ساتھ فرمایا ہان رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اور روایت ہی قبیصہ ابن وقاص صحابی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَكُوْنُ
عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ غالب ہونگے تم پر
سردارین بعد میرے تاخیر کرینگے نماز کو پھر ثواب اُسکا تمکو ہی اور گناہ اسکا اُنکو ہی **فائدہ** یعنے اگر
تمنے اسکو اول وقت مین پڑھ لیا ہی اور جماعت مین شامل ہوے تو تمکو نفل کا ثواب اور اُنکو تاخیر کا گناہ اور
اگر تمنے فتنہ فساد اور خون کے خوف سے نماز کو تاخیر کرکے اُنکے ساتھ پڑہا تو کچھ نقصان نہین تم کو نماز کا ثواب
ہی اُنکو تاخیر کا گناہ کیونکہ جماعت تمہارے اختیار مین نہین فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوا الْقِبْلَةَ پھر نماز پڑہو
اُنکے ساتھ جب تک کہ نماز پڑہیں قبلہ کی طرف رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ اور روایت ہی عبید اللہ ابن عدی ابن خیار [illegible]
تابعی سے کہ وہ آیا حضرت عثمان کے پاس اور وہ تھے گھیرے ہوئے **فائدہ** یعنے جسوقت اہل بغی نے
انکو گھیر لیا تھا اور اسی بیچ حضرت عثمان شہید ہوئے اُسیوقت کا یہ قصہ ہی فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَ
نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ پھر کہا عبید اللہ نے کہ تحقیق تم امام ہو سب مسلمان
کے اور اتری ہو تم پر وہ بلا کہ دیکھتے ہو اور نماز پڑھاتا ہی ہمکو سردار فتنے کا اور گناہ جانتے ہین ہم **فائدہ**
یعنے ایسا امام فتنہ فسادکو ہم گناہ جانتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسکے پیچھے نماز نہ پڑھین فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ
مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ
تب فرمایا نماز بہتر ان کامونکی ہی جو کرتے ہین لوگ پھر جسوقت نیکی کرین لوگ پھر نیکی کر انکے ساتھ اور جب برائی
کرین تب کنارے ہو انکی برائی سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ یہ باب ہی نماز کے فضیلتون کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

١ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ
روایت ہی عمارہ ابن رویبہ صحابی سے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے ہرگز
نہ پیٹھیگا آگ مین وہ شخص کہ جسنے نماز پڑھا قبل نکلنے آفتاب کے اور قبل ڈوبنے آفتاب کے یعنے نماز فجر اور عصر کی
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** حضرت نے خاص ان دو نماز کو اسواسطے فرمایا کہ جو
کوئی ان پر مداومت کریگا تو دوسرے نمازین بھی اس سے فوت نہو وینگے ٢ وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی موسی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ جو شخص کہ پڑھے دو نمازین ٹھنڈھی یعنے صبح اور
عشا کی داخل ہو بہشت مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق کیا بخاری اور مسلم کا اوپر اسکے ٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي
صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ آتے ہین پیچھے تمھارے فرشتے رات کو اور فرشتے دن کو اور اکٹھا
ہوتے ہین فجر کی نماز اور عصر کی نمازین ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ تب اوپر چڑھتے ہین وہ فرشتے جو رات کو رہے تم مین پھر پوچھتا ہی اُن سے
رب انکا اور وہ خوب جانتا ہی حال انکا کیونکر چھوڑا تمنے میرے بندون کو فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

واتیناهم وهم یصلّون تب کہتے ہین چھوڑا ہمنے انکو اور وہ نماز پڑھتے تھے اور آئے ہم انکے پاس اور وہ نماز پڑھتے تھے
متفق علیه اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وعن** جندب القسری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من صلی صلوة الصبح فهو فی ذمة الله اور روایت ہی جندب قسری صحابی سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے جو شخص کہ پڑھے نماز صبح کی پھر وہ الله کی ذمہ مین ہی فلا یطلبنکم الله
من ذمته بشیء پھر چاہئے کہ نہ طلب کرے تمکو الله ذمہ اپنے سے کچھ یعنی ایسا کام کرو کہ جس سے الله کا ذمہ یعنی عہد
نہ توٹے اور تم سے الله تعالی اپنے عہد و پیمان کی طلب نکرے کیونکہ فانه من یطلبه من ذمته بشیء
یدرکه حال یہ ہی کہ جسکو طلب کریگا الله اپنے ذمہ سے کچھ بھی پاویگا اسکو یعنی الله سے کہین بھاگنے کا ٹھکانا نہین ہی
وہ پکڑیگا ثم یکبه علی وجهه فی نار جهنم پھر ڈالیگا اسکو منہہ کے بل دوزخ کی آگ مین رواه مسلم روایت
کیا اسکو مسلم نے وفی بعض نسخ المصابیح القشیری بدل القسری اور بعضے نسخے مین مصابیح کے قشیری
ہی بدلے قسری کے **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم الناس
ما فی النداء والصف الاول اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اگر
جانین آدمی اس ثواب کو جو اذان اور پہلی صف مین ہی ثم لم یجدوا الا ان یستهموا علیه لاستهموا
ولو یعلمون ما فی التهجیر لاستبقوا الیه پھر نہ پاوین مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین اس پر البتہ قرعہ ڈالین اور اگر
جانین اس ثواب کو جو سویرے جانے مین یعنی ظہر کے واسطے مسجد مین سویرے جانے کا ثواب جانین تو البتہ دوڑین
اسکی طرف ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا اور اگر جانین اس ثواب کو جو عشا اور
صبح مین ہی تو البتہ آوین اس مین اگرچہ چلین گھٹنون پر یعنی طاقت چلنے کی نہو تو مثل لڑکون کے گھٹنون یا چوتڑ پر
گھسکے جماعت مین حاضر ہون متفق علیه اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وعنه** قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس صلوة اثقل علی المنافقین من الفجر والعشاء اور روایت
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے نہین ہی کوئی نماز بھاری زیادہ منافقون پر فجر
اور عشا سے ولو یعلمون ما فیهما لاتوهما ولو حبوا اور اگر جانین اس ثواب کو جو اُن مین ہی تو البتہ آوین انکی
اگرچہ چلین گھٹنون پر متفق علیه اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وعن** عثمان قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی العشاء فی جماعة فکانما قام نصف اللیل اور روایت
ہی عثمان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت مین پھر گویا کہ
نماز پڑھی آدھی رات ومن صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله اور جو شخص کہ پڑھے نماز صبح کی جماعت
مین پھر گویا کہ نماز پڑھی تمام رات رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابن عمر قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابن
عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تم پر گنوار تمہاری نماز کے نام پر کہ مغرب ہی قَالَ
وَیَقُوْلُ الْاَعْرَابُ ھِیَ الْعِشَاءُ فرمایا اور کہتے ہین گنوار یعنے مغرب کو کہ یہہ عشا ہی وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ
عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّھَا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ الْعِشَاءُ فَاِنَّھَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ اور فرمایا نہ غالب آوین
تم پر گنوار تمہاری نماز کے نام پر کہ عشا ہی تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی پھر تحقیق وہ تاریکی مین پڑہی جاتی ہی ساتھ
دودھنے اونٹون کے **فائدہ** یعنے اونٹون کو گنوار شفق غایب ہونے کے بعد دوہتے تھے تاریکی مین اور عشا کی نماز کا
وہی وقت تھا اس واسطے عشا کا نام عتمہ رکھ لیا تھا اور یہان یہہ مراد ہی کہ حضرت نے منع فرمایا کہ اپنی بولی اہل جاہلیت کے
موافق نکرو بلکہ موافق اصطلاح شرع کے بولا کرو جب اہل جاہلیت کی تشبیہ بات مین منع ہوئی تب دوسرے کام مین کیا حال ہوگا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم
نے وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ
الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا اور روایت ہی حضرت علی سے بیشک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا خندق کی لڑائی کے دن کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو بیچلی نماز سے کہ نماز عصر کی ہی بھرے اللہ ان کے
گھرون اور قبرون کو آگ سے **فائدہ** روز خندق کے جسکو جنگ احزاب کہتے ہین تجویز جنگ و تیر انداز کی سبب
چار نمازین حضرت کے فوت ہوے چونکہ نماز عصر بہت فضیلت والی چھوٹتی سے آپ بددعا فرمائے کہ نماز حق اللہ تھی
اگرچہ جنگ احد مین کئے زخمین روے مبارک پر کافرون سے پہنچے پر بددعا نہین فرمایے بلکہ یہی کہے کہ قوم نادان
ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اس پر **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی
صَلٰوۃُ الْعَصْرِ روایت ہی ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سے دونون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نماز بیچ والی نماز عصر کی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے تفسیر مین قول اللہ تعالی کے اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا تحقیق قرآن فجر کا ہی حاضر کیا گیا قَالَ
تَشْھَدُہٗ مَلٰٓئِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃُ النَّھَارِ فرمایا حاضر ہوتے ہین اس مین یعنے فجر کی نماز کے وقت مین فرشتے
رات کے اور فرشتے دن کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَۃَ قَالَا الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ
روایت ہی زید بن ثابت اور حضرت عائشہ سے دونون نے کہے صلوۃ وسطی نماز ظہر کی ہی رَوَاہُ مَالِکٌ
عَنْ زَیْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْھُمَا تَعْلِیْقًا روایت کیا اسکو مالک نے زید بن ثابت سے اور ترمذی نے

[illegible] ۱۲

باب الاذان

دونون سے بغیر بیان سند کے ۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا اور نتھے پڑھتے کوی نماز کہ بہت سخت ہو اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نماز سے فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تب اتری یہہ آیت محافظت کرو سب نمازون پر اور صلوۃ وسطی پر وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ اور فرمایا تحقیق قبل اس کے دو نمازین ہین اور بعد اسکے دو نمازین ہین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز افضل ہی کیونکہ جس عبادت مین سختی بہت ہو وہ افضل ہوگی پس صلوۃ وسطی سے مراد نماز ظہر کی ثبوت پائی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود نے ۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْطَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ اور روایت ہی مالک سے کہ خبر پہنچی انکو یہہ کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس تھے فرماتے صلوۃ وسطی نماز صبح کی ہی **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ صلوۃ وسطی نماز فجر ہی ولیکن بہت احادیث صحیحہ یہہ ثابت ہی کہ صلوۃ وسطی عصر کی نماز ہی رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا روایت کیا اسکو مؤطا مین وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا اور روایت کیا اسکو ترمذی نے ابن عباس اور ابن عمر سے بغیر بیان سند کے ۴ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ صبح کو جاوے طرف نماز صبح کے جاتا ہی ساتھ نشان ایمان کے وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ اور جو شخص کہ صبح کو جاوے طرف بازار کے یعنے بغیر فجر کے نماز کے پڑھے ہوے جاوے ساتھ نشان ابلیس کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ الْاَذَانِ

یہہ باب ہی بیان مین اذان کے **فائدہ** لغت مین اذان آگاہ کرنے کو کہتے ہین اور شرع مین نماز کے لئے آگاہ کرنا ہی مخصوص لفظون سے اور جب حضرت مدینہ منورہ کو تشریف فرما ہوے تو صحابہ چاہتے کہ نماز کے واسطے ایک وقت معین ہووے تا اس مین خبر ہو جاوے تو سب حاضر ہو جاوینگے خبر کے واسطے بعضے اسوقت آگ روشن کرنے کی تجویز کئے اور بعضے ناقوس بجانے کی اور بعضے لکڑی بجانے کی اور بعضون نے بونگی بجانے کی اور تھوڑے قرنا بجانے کی لکن فکر مین تھے کہ ہر ہر مین ایک ایک قوم سے تشبیہ آتی ہی اس اثنا مین چند صحابہ خواب دیکھے آئے اور وحی بھی حضرت پر نازل ہوی کہ اذان سے لوگ کو جمع کرو

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُوْتِرَ الْاِقَامَةَ روایت ہی انس سے کہا کہ ذکر کیا صحابہ نے آگ اور ناقوس کا پھر ذکر کیا یہود و نصاری کا

پھر حکم کئے گئے بلال کہ دو دو بار کہین لفظ اذان کے اور ایک ایک بار کہین لفظ اقامت کے قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُہٗ لِاَیُّوْبَ کہا اسمعیل نے پھر ذکر کیا مین نے اس حدیث کو ایوب سے فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ تب کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰة کا **فائدہ** لفظ قد قامت الصلوٰة کہتین دو بار کہا چاہئے اور یہان اس حدیث کو مختصر روایت کیا ہی تیسری فصل مین ابن عمر سے حدیث آویگی اس مین مفصل اس قصہ کا ذکر ہوگا اور وہ قصہ یہہ ہی کہ جب مدینے مین مسلمان آئے تب چاہا کہ ایک وقت مقرر کرین نماز کے واسطے اس وقت سب لوگ حاضر ہون تب بعضون نے کہا کہ بلند مقام پر آگ روشن کرین کہ اسکو لوگ دیکھہ کے آوین یا ناقوس بجاوین تب بعضے صحابہ نے کہا کہ یہہ عادت یہود کی ہی اور ناقوس عادت نصاری کی باقی حال تیسری فصل سے معلوم ہوگا اور ناقوس ایک بری موٹی دراز لکڑی ہوتی ہی اسکو چھوٹی لکڑی سے بجاتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاْذِیْنَ ہُوَ بِنَفْسِہٖ اور روایت ہی ابو محذورہ صحابی سے نام انکا سمرہ ہی کہا کہ سکھلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنا حضرت نے خود آپ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ. ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دوسری بار کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ. اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **فائدہ** اسکو ترجیع کہتے ہین یہہ سنت ہی امام شافعی اور مالک کے پاس ترجیع وہ ہی کہ دونون شہادت کو دو بار آہستہ کہنا اور پھر انکو دو بار بلند بولنا سند ان کی یہی حدیث ہی احناف کہتے ہین کہ ابی محذورہ آہستہ کہنے کے سبب سے حضرت دوسری بار آواز بلند بول کے فرمائے انکے واسطے تشریع اور علی العموم یہہ حکم فرماے کیونکہ ابی محذورہ کی دوسری حدیث مین ترجیع مذکور نہین ہی اور عبداللہ بن زید کی حدیث مین جو اصل ہی باب اذان مین بھی ترجیع نہین اور اذان مین بلال کے کہ سردار مؤذنون کے ہین بھی ترجیع نہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھی اذان زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

دو دو بار وَالْاِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اور اقامت
ایک ایک بار سوا اسکے کہ مؤذن تھا کہتا قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ یعنے اقامت مین قد قامت الصلوۃ دو بار
کہتا اور باقی لفظ ایک ایک بار رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی
اور دارمی نے ٢ وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ
كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اور روایت ہی ابو محذورہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے سکھلائی اسکو اذان ونیس لفظ اور اقامت سترہ لفظ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ٣ وَعَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ اور روایت ہی ابی محذورہ سے کہ کہا مین نے یا رسول
خدا سکھلائیے مجکو طریقہ اذان کہنے کا قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ کہا کہ پھر چھوا اگلا جانب اپنے سر کا یعنے اشارہ کیا
کہ بسر وچشم تجکو سکھلاؤنگا قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ فرمایا کہ
کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ اسکے اپنی آواز ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ
پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر
تو ساتھ اسکے اپنی آواز کو ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ پھر بلند کر تو اپنی آواز ساتھ شہادت کے اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجے گئے اللہ کے ہین گواہی دیتا ہون
مین کہ محمد بھیجے گئے اللہ کے ہین آؤ نماز پڑھنے کو آؤ خلاص ہونیکے کام پر آؤ خلاص ہونیکے کام پر فَاِنْ
كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ پھر اگر ہو وقت نماز صبح کا قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ تو نماز بہتر ہی نیند سے نماز بہتر ہی نیند سے اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ٤ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اور روایت ہی بلال سے
کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز مین سوا فجر کی نماز کے **فائدہ** تثویب کہتے
ہین اعلام کے بعد اعلام کرنے کو مثلا الصلوۃ خیر من النوم یا حی علی الفلاح اذان اور اقامت کے بیچ مین کہنا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيْ

بار
[illegible] دو دو بار
[illegible]
امام ابو حنیفہ [illegible]
[illegible]
منسوخ ہی ہے ۱۲

لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور کہا ترمذی نے ابو اسرئیل راوی نہین ہی وہ ایسا مضبوط نزدیک اہل حدیث کے

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کو جسوقت کہ اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ اور جسوقت اقامت کہے تو جلدی کہہ اور ٹھہر درمیان اپنی اذان اور اقامت کے اُس قدر کہ فراغت کرے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور فراغت کرے استنجے والا جب آوے پاخانہ مین اپنے حاجت رفع کرنے کو اور نہ کھڑے ہو تم نماز کے واسطے جب تک کہ دیکھو تم مجکو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ اور کہا نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المنعم سے اور اسناد اسکی مجہول ہی

وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ اور روایت ہی زیاد بن الحارث صدائی صحابی سے کہا کہ حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ اذان کہہ فجر کی نماز مین پھر اذان کہی مین نے تب ارادہ کیا بلال کہ اقامت کہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی نے اذان کہی اور جو اذان کہے پھر وہی اقامت کہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے مسلمان جس وقت کہ آئے مدینے مین جمع ہوتے فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ پھر تلاش کرتے تھے وقت کی نماز کے واسطے اور نہ تھا پکارتا نماز کے واسطے کوئی پھر گفتگو کیا ایک دن اس مین فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى تب کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس نصاری کے وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ اور کہا بعضون نے بناؤ سنگہہ مانند سنگہہ یہود کے **فائدہ** یہود اپنی نماز کے وقت سنگہہ بجاتے تھے فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ تب کہا حضرت عمر نے کیا نہین بھیجتے تم ایک شخص کو کہ پکارے نماز کے واسطے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کھڑا ہو اور پکار نماز کے واسطے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْمَلُ بِالنَّاقُوْسِ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ يَدِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ صحابی انصاری سے کہا کہ جب حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ناقوس کے کہ بنایا جاوے تاکہ بجاوین اسکو لوگون کے واسطے نماز مین جمع ہونے کے لئے خواب مین دکھائی دیا مجکو اور مین سوتا تھا ایک شخص کہ اٹھا رہا ہی ناقوس کو اپنے ہاتھ مین فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ پھر کہا مین نے ای بندے اللہ کے کیا بیچتا ہی تو ناقوس کو قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ کہا کیا کریگا تو اسکو قُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ کہا مین نے بلاونگا اس سے نماز کی طرف فَقَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ تب کہا کیا بتلاؤن مین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى پھر کہا مین نے اس سے کہ ہان بتلاؤ قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ کہا پھر کہا اسنے کہے تو اللہ اکبر آخر اذان تک وَكَذَا الْاِقَامَةُ اور اسیطرح اقامت فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ پھر جب صبح کیا مین نے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مین نے انکو جو کچھ دیکھا تھا مین نے فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ تب فرمایا حضرت نے تحقیق یہہ خواب حق ہی جو چاہے اللہ تعالی پھر کھڑا ہو بلال کے ساتھ اور بتلا اسکو جو دیکھا ہی تو نے پھر چاہئے کہ اذان کہے بلال ان لفظون سے فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ پھر بیشک بلال بلند زیادہ آواز مین ہی تجھسے فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ پھر کھڑا ہوا مین بلال کے ساتھ اور شروع کیا مین نے کہ بتلانے لگا اسکو بلال کو اور اذان کہتے تھے بلال ان لفظون سے قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ کہا راوی نے پھر سنا اسکو عمر بن الخطاب نے اور وہ اپنے گھر مین تھے فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اُرِیَ پھر نکلے کھینچتے ہوے چادر اپنی کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہی اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے تحقیق دیکھا مین نے مانند اس چیز کے کہ دکھلایا گیا عبد اللہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واسطے اللہ کے ہی تعریف کہ میرے صحابہ کو اسطرح الہام دیا کرتا ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ اسنے نہ ذکر کیا اقامت کا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے نہ صاف ذکر کیا قصہ ناقوس کا

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ اور روایت ہی ابوبکرہ سے کہا کہ نکلا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی نماز کے واسطے پھر تھے نہ گذرتے کسی شخص پر مگر پکارتے اسکو نماز کے واسطے یا ہلاتے

اسکو اپنے پانون سے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ سوتے کو نماز کے لئے جگانا روا ہی خواہ آواز سے یا ہلا کے رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وعن مالک بلغہ ان المؤذن جاء عمر یؤذنہ لصلوۃ الصبح اور روایت ہی مالک پہنچی اُن کو یہہ حدیث کہ موذن حضرت عمر کے پاس خبردار کرتا انکو نماز کے واسطے فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم پھر پایا ان کو سوتا ہوا تب کہا الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلھا فی نداء الصبح پھر حکم کیا اُسکو عمر نے کہ مقرر کرے اسکو صبح کی اذان مین **فائدہ** اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نے ابی محذورہ کو فرمایا کہ صبح کی اذان مین الصلوۃ خیر من النوم کہا کرے شاید یہہ سنت اسوقت ترک ہوئی تھی حضرت عمر نے یاد دلایا یا یہہ معنی کہ حضرت عمر نے کہا کہ اذان مین کہا کرے کیونکہ اسنے انکے جگانے کو کہا تھا رواہ فی الموطا روایت کیا اسکو موطا مین

وعن عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ وقال انہ ارفع لصوتک اور روایت ہی عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خبر دی مجکو میرے باپ نے اپنے باپ سے اسنے میرے دادے سے یعنے سعد بن قرط سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو کہ کرے اپنی دونون انگلیان اپنے دونون کانون مین اور فرمایا کہ یہہ بلند کرنے والی زیادہ ہی تیری آواز کو رواہ ابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن

یہہ باب ہی بیان مین فضیلت اذان اور جواب دینے موذن کے **فائدہ** امامت افضل ہی اگر حقوق اسکے بجا لا سکتا ہی والا اذان افضل ہی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان دینے کا اتفاق کبھو نہوا اور جواب اذان کا ضرور ہی اور اگر متعدد اذان سننے مین آوے تو اول شروع کیا سو اسکا جواب دیوے اور اگر معلوم نہو تو اپنے مسجد کے اذان کا جواب دیوے اور مسجد مین آچکا سو شخص پر اجابت نہین کیونکہ خود داخل مسجد ہو چکا اور اگر کوی گھر مین قرآن پڑہتا ہو تو البتہ اجابت اسپر ہی اگر مسجد مین ہو تو نہین

الفصل الاول

فصل پہلی

عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ روایت ہی معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ اذان دینے والے لنبی گردن کے ہونگے اور لوگون سے قیامت کے دن **فائدہ** دراز گردن سے مراد بزرگی ہی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التاذین اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اذان دی جاتی ہے نماز کے واسطے پیٹھ دے کر بھاگتا ہے شیطان گوز مارتا ہوا
یہاں تک کہ نہیں سنتا اذان کو فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ
التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ
حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی پھر جب ہو چکتی ہے اذان آتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے
نماز کی پیٹھ دے کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ جب ہو چکتی ہے اقامت آتا ہے یہاں تک کہ خطرہ ڈالتا ہے درمیان شخص کے
اور اسکے دل کے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز اس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یہاں تک کہ ہوتا ہے شخص کہ نہیں جانتا
کتنی نماز پڑھی **فائدہ** نماز میں ریا کو دخل ہونے سے شیطان بھی دخل دیتا ہے بخلاف اذان کے کہ اس میں ریا کو اصلا دخل نہیں اسواسطے اس سے
بھاگتا ہے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہے بخاری اور مسلم کا ۳ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنتا ہے
درازی آواز موذن کی کوئی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر گواہی دیتا ہے اسکے لئے قیامت کے دن رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے ۴ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم موذن کو کہ اذان کہتا ہے تب کہو تم مانند اسکے جو کہتا ہے ثُمَّ
صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا پھر درود بھیجو مجھ پر پھر تحقیق جو شخص کہ درود
بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اسپر بسبب اسکے دس بار ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ پھر مانگو اللہ سے
میرے واسطے وسیلہ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ پھر تحقیق وہ
ایک مرتبہ ہے بہشت میں نہیں لائق ہے وہ مرتبہ کسی کے مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں سے
وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ اور امید رکھتا ہوں
کہ ہوں میں وہ بندہ سو جو شخص کہ مانگے میرے واسطے وسیلہ حلال ہوئی اسپر میری شفاعت رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے ۵ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور روایت
ہے حضرت عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پھر کہے ایک
تم میں کا اللہ اکبر اللہ اکبر ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر کہے
موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تم میں کا اشہد ان لا الہ الا اللہ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

وسیلہ کے معنی

رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر کہے موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تم مین کا اشہد ان محمدا رسول اللہ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر کہے موذن حی علی الصلوۃ کہے ایک تم مین کا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تم مین کا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تم مین کا اللہ اکبر اللہ اکبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ پھر کہے موذن لا الہ الا اللہ کہے ایک تم مین کا لا الہ الا اللہ اپنے صدق دل سے داخل ہووے بہشت مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ[٦] جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰہُمَّ رَبَّ ہٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے جب سنے اذان یا الٰہی پروردگار اس پکار پوری کے اور نماز حاضر کے دے تو محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا انکو مقام محمود مین وہ مقام کہ وعدہ کیا ہی تو نے اسکا یعنے مقام محمود تو حلال ہووے اسپر میری شفاعت قیامت کے دن رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ[٧] اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَکَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹنے کو جاتے جس وقت کہ ظاہر ہوتا فجر اور تھے کان رکھتے اذان پر پھر اگر سنتے اذان تو باز رہتے لوٹنے سے اور نہین تو لوٹتے

فائدہ حضرت کی عادت تھی کہ دشمن کے لوٹنے کو صبح کے وقت جاتے اور کفر اور اسلام کی پہچان اذان تھی اذان سنتے تو جانتے کہ مسلمان ہین انکو نہ لوٹتے اور نہین تو لوٹتے فَسَمِعَ رَجُلًا یَّقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ پھر سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْفِطْرَۃِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ شخص اسلام پر ہی ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر کہا اسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلا تو آگ سے فَنَظَرُوْا اِلَیْہِ پھر دیکھے صحابہ نے اسکو کہ یہہ کون ہی فَاِذَا ہُوَ رَاعِیْ مِعْزًی پھر ناگہان وہ شخص چرانیوالا بکری کا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ[٨] سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اس وقت کہ سنے موذن کو یعنے جب اذان سنے تب کہے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے اور اُسکے رسول ہین راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے رب جان کر اور ساتھ محمد کے رسول جان کر اور ساتھ اسلام کے دین جان کر تو بخشے جاتے ہین اسکے لئے اسکے گناہ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون اذان کے یعنے اذان اور اقامت کے درمیان مین نماز ہی درمیان دونون اذان کے نماز ہی ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ پھر فرمایا تیسری بار اس شخص کے واسطے کہ چاہے **فائدہ** ابوحنیفہ کے نزدیک نماز مغرب کے آگے نفل مکروہ ہی بسند حدیث بریدہ اسلمی کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اس پر

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی کہ سب کی نماز کا بوجھ اسپر رہتا ہی اور موذن امانت دار ہی کہ نماز روزے کے وقت کی محافظت رکھتا ہی اَللّٰہُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ یاالٰہی ہدایت کر تو اماموں کو اور بخش تو موذنون کو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور شافعی نے اور ایک روایت مین شافعی کی ساتھ لفظ مصابیح کے ہی

۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اذان کہے سات برس ثواب کے ارادے پر لکھی جاتی ہی اُسکے لئے چھٹی آگ سے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

۳ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِیَّۃٍ لِّلْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوۃِ وَیُصَلِّیْ اور روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی رب تیرا بکریون کے چرواہے سے پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہی نماز کے واسطے اور نماز پڑہتا ہی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ہٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ

لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ پھر فرماتا ہی اللہ عزت اور بزرگی والا دیکھو میرے اس بندے کی طرف اذان کہتا ہی اور ٹھیک ادا کرتا ہی نماز کو ڈرتا ہی مجھسے بیشک بخشا مین نے اپنے بندے کو اور داخل کیا مین نے اسکو بہشت مین رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابوداوٗد اور نسائی نے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین مشک کے ٹیلون پر قیامت کے دن عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوْلَاہُ پہلا غلام کہ ادا کیا حق اللہ کا اور حق اپنے میان کا وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ اور دوسرا شخص کہ امامت کیا ایک قوم کی اور وہ سب اس سے راضی ہین۔ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اور تیسرا شخص کہ اذان کہتا ہی پانچون نماز کے واسطے ہر دن رات رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ وَیَشْھَدُ لَہٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن بخشا جاتا ہی اسکے لئے موافق درازی اسکی آواز کی اور گواہی دیتے ہین اسکے واسطے ہر تر اور خشک وَشَاھِدُ الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَھُمَا اور حاضر ہونیوالا نماز مین لکھی جاتی ہی اسکے لئے پچیس نماز اور بخشے جاتے ہین اس سے جو گناہ کہ دو نماز کے بیچ مین ہین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداوٗد اور ابن ماجہ نے وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَقَالَ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور روایت کیا نسائی نے قول کل رطب ویابس تک اور کہا اور واسطے اسکے ہی مانند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی ہی

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہا اسنے کہا مین نے یا رسول اللہ مقرر کرو مجکو امام میری قوم کا قَالَ اَنْتَ اِمَامُھُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِھِمْ فرمایا تو ہی امام انکا اور پیروی کر تو ان مین سے بہت کم زور کی یعنے جو ضعیف اور کم زور ہین انکے حال کا خیال رکھ اور قراءت بہت طول نکر کہ ان کو تکلیف ہو وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا اور مقرر کر موذن کہ نلیوے اپنی اذان پر مزدوری رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداوٗد اور نسائی نے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ سکھلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ

واصوات دعاتك فاغفر لی یا الٰہی یہہ ہی وقت آنے رات تیری کا اور وقت جانے دن تیرے اور
یہہ آوازین ہین تیرے پکارنیوالون کی پھر بخش مجکو رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر
روایت کیا اسکو ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ٨ **وعن** ابی امامۃ او بعض اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالاً اخذ فی الاقامۃ فلما ان قال قد قامت
الصلوٰۃ اور روایت ہی ابی امامہ یا بعضے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق بلال نے شروع
کی اقامت کہنی پھر جب کہا قد قامت الصلوۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ و
ادامہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قایم رکھے اسکو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو وقال فی سائر الاقامۃ
کنحو حدیث عمر فی الاذان اور فرمایا باقی اقامت مین مانند حدیث عمر کے اذان مین رواہ ابوداؤد
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ٩ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء
بین الاذان والاقامۃ اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رد کی جاتی
دعا اذان اور اقامت کے بیچ مین رواہ ابوداؤد والترمذی روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے ١٠ **وعن**
سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان
اور روایت ہی سہل بن سعد صحابی انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین
رد کی جاتین یا فرمایا کہ کم رد کی جاتین ہین الدعاء عند النداء ایک تو دعا وقت اذان کے وعند الباس
حین یلحم بعضہم بعضاً اور دوسری وقت جہاد کے جب کہ مل جاوین بعضے انکے بعضے سے وفی روایۃ
وتحت المطر اور ایک روایت مین ہی اور نیچے مینہہ کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا یہہ کہ جو شخص کہ پانی مین بھیگا ہو
اور اسپر مینہہ برسا ہو اسکی دعا رواہ ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور دارمی نے مگر دارمی نے نہ ذکر کیا وتحت المطر ١١ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال رجل
یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول خدا
تحقیق اذان دینے والے زیادہ ہوتے ہین ہم سے درجے مین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعط پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو جیسا کہ کہتے
ہین موذن پھر جب آخر کو پہنچے تب مانگ اللہ سے دیا جاویگا رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰۃ ذہب حتی یکون مکان الروحاء
روایت ہی جابر سے کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق شیطان جس وقت سنتا ہی نماز کی

اذان کو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ ہوتا ہے مکان روحاء میں قَالَ الرَّاوِیْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی
سِتَّةٍ وَّثَلٰثِیْنَ مِیْلًا کہا راوی نے اور روحاء مدینہ سے چھتیس کوس پر ہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے **وَعَنْ**[٢] عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَعِنْدَ مُعَاوِیَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ اور روایت
ہے علقمہ بن وقاص تابعی سے کہا کہ تحقیق تھا میں نزدیک معاویہ کے اتنے میں اذان دی معاویہ کے موذن نے
فَقَالَ مُعَاوِیَةُ کَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰی اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
تب کہا معاویہ نے جب کہ کہا انکے موذن نے یہاں تک کہ جب کہا حی علی الصلوۃ کہا لاحول ولا قوۃ باللہ فَلَمَّا
قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر جب کہا حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اور کہا بعد اسکے جو کہا موذن نے بعد اسکے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہا اسطرح یعنے جب اذان سنا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ**[٣] اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ یُنَادِیْ فَلَمَّا سَکَتَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کھڑے ہوئے بلال اذان کہنے لگے پھر جب چپ ہوئے قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ کہے مانند اس کے یقین سے داخل ہوئے بہشت میں رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے
وَعَنْ[٤] عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَهَّدُ قَالَ
وَاَنَا وَاَنَا اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے موذن کو شہادتین کہتا ہے فرماتے
اور میں بھی اور میں بھی **فائدہ** گواہی دیتا ہوں یعنے جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول
اللہ کہتا تب یہ فرماتے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ**[٥] ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَکُتِبَ
لَهٗ بِتَاْذِیْنِهٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّلِکُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان کہے بارہ برس واجب ہوئی واسطے اسکے
بہشت اور لکھی جاوے اسکے واسطے بدلے اسکے اذان کہنے کے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور بدلے ہر اقامت کے
تیس نیکیاں رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ**[٦] قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ
بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم حکم کئے جاتے دعا مانگنے کا وقت
اذان مغرب کے رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات کبیر میں **باب**

باب فضل الاذان

الفصل **فائدہ** یہہ باب مین وہ فواید ہین کہ پہلے دو باب سے باقی رہگئے یہہ باب ہی بیان تاخیر اذان کے

الاول فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا ینادی بلیل روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات مین ۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ سرور عالم کو دو موذن تھے ایک پیش از صبح صادق کے اذان دیتے تھے اور دوسرا بعد اسکے شاید یہہ فقط رمضان مین ہو تو ہو واللہ اعلم فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم پھر کھاؤ اور پیو یہان تک کہ اذان دیوے عبداللہ بن مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت کہا راوی نے اور تھے ابن مکتوم شخص اندھے نہ اذان دیتے جب تک کہ کہا جاتا انکو کہ صبح ہوئی صبح ہوئی متفق علیہ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وعن**٢ سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق اور روایت ہی سمرہ بن جندب صحابی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے تمکو تمہارے سحر کے کھانے سے اذان بلال کی اور نہ فجر دراز یعنے صبح کاذب اور لیکن فجر پھیلنے والا آسمان کے کنارے مین یعنے صبح صادق رواہ مسلم ولفظہ للترمذی روایت کیا اسکو مسلم نے اور لفظ اسکا ترمذی کا ہی **وعن**٣ مالک بن الحویرث قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے چچا کا بیٹا فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما تب فرمایا جب سفر کرو تم دونون تب اذان کہو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ امامت کرے تم مین سے بڑا تمہارا رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعنہ**٤ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی واذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اکبرکم اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا کہ فرمایا ہمارے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہو جسطرح دیکھا تمنے مجھکو کہ نماز پڑہتا ہون اور جب وقت ہوا نماز کا تب چاہیے کہ اذان کہے تمہارے لئے ایک تمہارا پھر چاہیے کہ امامت کرے تمہاری بڑا تم مین کا متفق علیہ اتفاق بخاری اور مسلم کا اسپر **وعن**٥ ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرے جہاد خیبر سے چلے ایک رات کو یہان تک کہ جب لیا انکو نیند نے اخیر رات مین اترے وقال لبلال اکلأ لنا اللیل اور فرمایا بلال کو نگہبانی کر ہمارے لئے رات کی فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ پھر نماز پڑھی بلال نے

جسقدر انکی تقدیر مین تھی اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اِسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ مُوَاجِہَ الْفَجْرِ پھر جب نزدیک ہوا فجر تکیہ لگایا بلال نے اپنے کجاوے سے منہہ کرکے فجر کے طرف فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَیْنَاہُ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی ضَرَبَتْھُمُ الشَّمْسُ پھر غالب ہوئین بلال پر انکی آنکھین اور تکیہ لگائے تھے اپنے کجاوے سے پھر نہ جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی انکے اصحاب مین سے یہان تک کہ آئی ان پر دھوپ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَھُمْ اِسْتِیْقَاظًا پھر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے انکے جاگنے مین فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب گھبرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَیْ بِلَالُ پھر فرمایا ای بلال تجھے کیا ہوا فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِی الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِکَ تب کہا بلال نے آئی مجھ پر وہ چیز کہ آئی آپ پر قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَھُمْ شَیْئًا فرمایا کھینچو اونٹون کو پھر کھینچا اپنی سواریان تھوڑا سا یعنے اس میدان سے تھوڑا سا تل کے مقام کیا وہان نماز قضا ہوی اسواسطے اس میدان کو برا جانا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی بِھِمُ الصُّبْحَ پھر اقامت کہی نماز کی تب نماز پڑھائی سب کو صبح کی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا قضا نماز کے واسطے اذان نہین ہی یہی ہی مذہب امام شافعی کا ایک قول مین اور دوسرے قول مین نہ اذان ہی اور نہ اقامت اور حنفی مذہب مین اذان اور اقامت مسنون ہی بسند دوسرے احادیث کے چنانچہ شیخ ابن الہمام مسلم اور ابوداؤد سے روایت کیا ہی **فائدہ** خواب کے وقت دل مبارک حضرت کا اگرچہ بیدار رہتا لیکن طلوع اور غروب کو پانا آنکھ کا کام ہینے سے آپکو وقفیت نہوی اور وحی بھیجنا خدا کا کام تھا شاید مصلحت کے واسطے نہ بھیجا تا قضا نماز کے احکام امت معلوم کرے فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ پھر جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز پھر چاہیے کہ پڑھے اسکو جب یاد کرے اسکو پھر تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا اور ٹھیک ادا کر نماز کو میرے یاد کے واسطے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اقامت کہی جاوے نماز کی تب نہ کھڑے ہو یہان تک کہ دیکھو مجکو کہ مین نکلا **فائدہ** حی علی الصلوۃ کے نزدیک اٹھنا مذہب فقہا کا ہی شاید حضرت بھی اسیوقت مکان سے باہر آتے ہونگے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق بخاری اور مسلم کا اسپر ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا اور
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اقامت کہی جاوے نماز کی تب نہ آؤ تم
نماز کو دوڑتے اور آؤ تم اسکے لئے چلتے ہوے اور اختیار کرو آنا آرام سے پھر جو پاؤ سو پڑہو اور جو نہ ملے تمکو سو پوری
کرو یعنے جب امام سلام پھیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر وَفِي رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ
الْفَصْلِ الثَّانِي اور ایک روایت مین مسلم کی پھر تحقیق ایک تمہارا جب قصد کرتا ہی نماز کا پھر وہ نماز مین ہی
اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ
بِلَالًا أَنْ يُوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ روایت ہی زید بن اسلم سے کہا اخیر رات کو اترے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ایک رات مکے کی راہ مین اور تعین کیا بلال کو کہ جگاوے انکو نماز کے واسطے فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا
حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا پھر سویا بلال اور
سو گئے لوگ یہان تک کہ جاگے اور تحقیق طلوع ہوا اُن پر آفتاب پھر جاگے لوگ اور تحقیق گھبرائے فَأَمَرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ تب حکم دیا انکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ سوار ہون یہان تک کہ نکلین اس جنگل سے وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادِيَةُ
الشَّيْطَانِ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ اس مین شیطان ہی
پھر سوار ہوے یہان تک کہ نکلے اس جنگل سے ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوْا
وَأَنْ يَتَوَضَّؤُوْا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيْمَ پھر حکم کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ
اتریں اور وضو کریں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہے نماز کے واسطے یا اقامت کہے **فائدہ** راوی کو شک ہی کہ اذان
دینے کہا یا اقامت کہنے فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ پھر نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأٰى مِنْ فَزَعِهِمْ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق دیکھا انکی
گھبراہٹ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا
تب فرمایا ای آدمیو تحقیق اللہ نے لیا ہمارے جانون کو نیند مین اگر چاہتا البتہ پھیرتا اسکو ہماری طرف سوای اسوقت کے
فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا
پھر جب سوجاوے کوی تم مین کا نماز سے یا بھول جاوے اسکو پھر گھبراوے اسکی طرف تو چاہیے کہ پڑہے اسکو
جیسا کہ تھا پڑہتا اسکو اسکے وقت مین ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ

الصِّدِّيقِ پھر متوجہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کے طرف فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ اور فرمایا بتحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پھر سلایا اسکو ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ پھر بڑی دیر تک لوری دیے رہا تھا اسکو جیسا کہ لوری دیا جاتا ہی لڑکا یہان تک کہ سویا ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا پھر پکارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ پھر خبر دی بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مانند اس چیز کے کہ خبر دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا ابوبکر نے مین گواہی دیتا ہون بتحقیق آپ رسول اللہ کے ہین رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو مالک نے مرسل

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین مسلمانون کی لٹکی ہوئی ہین گردنون مین موذنون کے یعنے وہ دونون خصلت مسلمانون کی موذنون کے گلے پر امانت ہین پہلا روزہ انکا اور دوسرا نماز انکی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

یہہ باب ہی سجدون اور نماز کے جگہون کے بیان مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ کہا اُنہنے جسوقت آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے مین مکے کی فتح کے روز دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا دعا فرمایا اسکے سب کنارے اور کونون مین وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ اور نماز نہین پڑہی یہان تک کہ باہر نکلے اس مین سے فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ جب باہر آئے دو رکعت نماز کعبے کے دروازے کے روبرو پڑہی وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ اور فرمایا حضرت نے یہہ قبلہ ہی اشارہ قبلے کے طرف کئے اور بیان فرمایا حکم قبلے کا کہ اُسکے طرف متوجہ ہونا قرار پایا ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اور روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عباس اور اسامہ بن زید سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے کعبے مین اور حضرت کے ساتھ اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی کہ دربان کعبے کے اور اسکی کنجی رکھنے والے تھے اور بلال بن رباح بھی کعبے مین آئے

فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ پس موندا بلال نے دروازہ کعبے کا حضرت پر تا لوگ ہجوم نکریں وَمَكَثَ فِيْهَا اور دیر تک رہے حضرت کعبے میں فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ ابن عمر کہتا ہے کہ پوچھا میں بلال کو جب بلال نے حضرت کے ساتھ باہر آیا مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا کام کئے رسول خدا نے کعبے میں فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ بولا بلال نے کئے ایک کھام کو حضرت نے اپنی بائیں بازو کو وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ اور دو کھام کو اپنی سیدھے طرف وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ اور تین کھام کو اپنے پیچھے وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ اور تھا گھر کعبے کا ان دنوں میں چھ کھام پر اور ان دنوں میں تین کھام پر ہے ثُمَّ صَلّٰى بعد اسکے نماز پڑھے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اندر کعبے کے نماز پڑھی اور اول کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ باہر آکے نماز پڑھی باوجودیکہ دونوں حدیثوں میں اسامہ ہے سبب یہہ ہے کہ حضرت اسامہ کو پانی لانے باہر روانہ فرمائے تھے شاید اسوقت پڑھلئے ہونگے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر

۳ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا کہا اسنے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد میں خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ بہتر ہے ہزار نماز سے دوسرے مسجدوں میں جو اسکے سوائے ہیں اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مگر مسجد کعبے کی کہ نماز کعبے میں بہتر ہے میری مسجد کی نماز سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق بخاری اور مسلم کا اسپر

۴ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھے جاویں کجاوے یعنے سفر نکریں مگر تین مسجدوں کے طرف مَسْجِدِ الْحَرَامِ پہلا کعبہ کہ اسکو مسجد حرام کہتے ہیں کیونکہ شکار و جنگ اس میں حرام ہے وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى دوسرا بیت المقدس کہ اسکو مسجد اقصی کہتے ہیں کس لئے کہ اس زمانے میں کوئی مسجد اسکے آگے سے نتھی پس مسجدوں کا انتہا اسکے طرف ہے وَمَسْجِدِيْ هٰذَا اور تیسری یہہ میری مسجد **فائدہ** سب مساجد سے یے تین مسجد فضیلت دار ہونے سے انکے طرف حکم سفر کا ہوا بخلاف دوسرے مساجد کہ سب فضیلت میں برابر ہیں سفر میں انکے کچھ فایدہ نہیں لیکن مشاہد اولیا اور صلحا کے ایک سے ایک افضل و متبرک رہنے سے انکے سفر میں فایدہ ہے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

۵ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھر میرا اور میرے منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے باغوں سے بہشت کے اور منبر میرا میری حوض پر ہے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر ایک روایت میں آیا ہے بَيْنَ قَبْرِيْ

وَمِنْبَرِی میری قبر اور میرے منبر کے درمیانے اور ایک روایت مین آیا ہی بَیْنَ حُجْرَتِی وَمُصَلَّائِی کہ میرے حجرے اور مصلے کے درمیانے **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِی مَسْجِدَ قُبَاءٍ کہا اسنے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے تھے مسجد قبا کو کُلَّ سَبْتٍ مَاشِیًا وَرَاکِبًا ہر ہفتے مین پیادہ بھی اور سوار بھی فَیُصَلِّی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ پس پڑہتے تھے اُس مین دو رکعت نماز **فائدہ** قبا ایک جگہہ ہی مدینہ منورہ سے تین کوس پر ابتدا سے ہجرت مین مدینے کو پہنچنے کے آگے اس جگہہ مین ایک مسجد بنائے تھے اسکو مسجد قبا کہتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُہَا زیادہ دوست شہرون سے اللہ تعالی کے پاس اسکے مسجدین ہین کہ جن مین عبادت کرتے ہین اور دین کے کام مین مشغول رہتے ہین وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُہَا اور دشمن ترین جا شہرون سے اللہ تعالی کے پاس اسکے بازارین ہین کہ جن مین دنیا کے کامون مین مشغول ہین اور خدا کے یاد سے دور رہتے ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ جو شخص کہ بناوے اللہ تعالی کے خشنودی کے نیت سے مسجد کو بناتا ہی اللہ تعالی اسکے لئے ایک گھر بہشت مین **فائدہ** بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ حدیث متواتر ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ نُزُلَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جاوے مسجد کو اول روز مین یا آخر روز مین تیار کرتا ہی خدایتعالی اسکے لئے کھانا اسکے مہمانیکا بہشت سے جسوقت کہ جاوے صبح کو یا شام کو یہہ اشارہ ہی کہ مسجد گویا گھر خدایتعالی کا ہی جسنے آیا خدا نے اسکی ضیافت کرتا ہی اور اسکو محروم نہین چلاتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُہُمْ فَاَبْعَدُہُمْ مَمْشًا اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بزرگ لوگونسے ثواب مین نماز کے وہ ہی جسنے اُن مین سے دور رہنے والا ہو پھر جو کوئی اس سے دور رہنے والا راہ سے مسجد کو آتا ہی وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَہَا مَعَ الْاِمَامِ اور جسنے بیٹھا ہو مسجد مین نماز کی انتظار مین تا ادا کرے نماز کو امام کے ساتھہ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ بہت ثواب رکھتا ہی اُس سے

جسنے تنہا نماز پڑہا اور سورہا متفق علیہ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر ۱۱ وعن جابر قال خلت البقاع
حول المسجد اور روایت ہے جابر سے کہا اسنے کہ جگہہ خالی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد کی اطراف وہان کے
لوگ مرجانے سے یا دوسری جاپر چلے جانے سے فاراد بنو سلمة ان ینتقلوا قرب المسجد پس ارادہ کئے
بنو سلمہ نے ایک قبیلہ ہے انصار سے کہ آکر رہین اپنی جاگہون سے کہ دور رہتے تھے مسجد سے مسجد شریف کے پاس فبلغ
ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس پہنچی یہہ خبر انکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فقال لہم بلغنی انکم
تریدون ان ینتقلوا قرب المسجد پھر فرمایا حضرت نے انکو خبر پہنچی ہے مجھکو کہ تم چاہتے ہو اپنے گھرون کو چھوڑ
آرہین مسجد کے نزدیک قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک کہے ہان ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیشک ہم چاہتے ہین ایسا ہی فقال یا بنی سلمة دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم
تب فرماے حضرت نے ای بنو سلمہ لازم کرلیو اپنی ہی رہنے کی جگہہ کو کہ جہان رہتے ہو لکھا جاتا ہی تمہارے نامۂ اعمال
مین ثواب تمہارے قدمونکا جو رکھتے ہو مسجد کو آنے کے لئے مکرر فرمایا وہین رہو کہ لکھا جاتا ہی حسنات تمہاری
چلنے کا جتنا کہ دور سے آتے ہو ثواب زیادہ پاتے ہو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے ۱۲ وعن
ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعة یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل
الا ظلہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قوم ہین کہ اپنی پناہ
مین رکھتا ہی انکو خداے تعالی جس دن کہ نہین ہے کوی پناہ سوا اسکی پناہ کے اور بعضے کہے ہین کہ بیٹھاویگا ان کو
خداے تعالی عرش کے نیچے تا گرمی سے آفتاب قیامت کے امن مین رہین امام عادل پہلا بادشاہ انصاف برابر کرنیوالا
وشاب نشأ فی عبادة اللہ دوسرا وہ جوان کہ پیدا ہوا اللہ تعالی کے عبادت مین اور لرکائی سے صالح ہوا
یعنے اپنی جوانی عبادت مین خرچ کیا ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ
تیسرا وہ شخص کہ دل اسکا لگا رہے مسجد مین جب اس سے باہر نکلے جب تک کہ پھر آوے مسجد مین ورجلان تحابا
فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ چوتھا ہر ایک وہ دو شخصون سے جو دوستی رکھتے ہین باہم مگر خدا کے لئے
اکٹھا ہوتے ہین اسپر اور جدا ہوتے ہین اسی پر ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ پانچوان وہ شخص جو
یاد کرتا ہی خدا کو تنہائی مین اور آنسو بہایا اپنی دونون آنکھون سے اور ریا کو اس مین دخل نہو ورجل دعتہ
امرأة ذات حسب وجمال چھٹا وہ شخص جسکو بلاوے ایک عورت مالدار اور خوب صورت بدکاری کے لئے
فقال انی اخاف اللہ پس کہا اسنے مین خدا سے ڈرتا ہون ورجل تصدق بصدقة فاخفاہا
حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ساتوان وہ مرد جسنے خیرات کیا کوئی خیرات پس چھپا کر کیا خیرات کو
یہان تک کہ نہ جانے بائیان ہاتھ جو کہ دیتا ہی سیدہا ہاتھ اسکا یعنے نہایت مخفی خیرات کیا متفق علیہ

اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۱۳ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي
الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز مرد کی جو پڑہتا ہی مسجد مین جماعت کے ساتھہ زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اسکا اس نماز پر جو پڑہتا ہی اکیلا گھر مین وَفِيْ سُوْقِهٖ
خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اور بازار مین اپنے کہ واسطے کسب اور
تجارت کے بیٹھتے ہین پچیس اتنا ملتا ہی کہ وہ زیادتی ثواب کی اسلئے ہی کہ جب وضو کرے وہ مرد پس نیک وضو کیا یعنے
رعایت رکھکر آداب وسنن کی ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ بعد اسکے نکلا مسجد کیطرف لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ کہ نکالتی نہین
اسکو مگر نماز لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ نہین چلتا ہی کوئی قدم مگر وہ کہ بلند کیا جاتا ہی اسکو بسبب
اس قدم کے مرتبہ ثواب کا وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ اور کم کیا جاتا ہی اس سے بسبب ان قدمون کے گناہ اسکا
فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ پس جب نماز پڑہا اسنے ہمیشہ آتے ہین فرشتے کہ رحمت بھیجین اسپر مَادَامَ
فِيْ مُصَلَّاهُ جب تک وہ بیٹھا ہی جا نماز پر اپنے اور نہ اٹھا ہو اس جگہہ سے درود اسپر اس طور کا بھیجتے ہین اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ خداوندا درود بھیج اسپر خداوندا رحمت کر اسپر وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ
الصَّلٰوةَ اور ہمیشہ ہی کوئی ایک تم مین سے نماز مین جب تک انتظار کرتا ہی نماز کی **فائدہ** یہہ بیان ہی مصلے پر
بیٹھکر دوسری نماز کی انتظار کھینچنے کی فضیلت کا اور وہ باعث ہوتا ہی فرشتے درود بھیجنے کا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ
اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے جب آوے
مسجد مین جس حال مین کہ منع کرتی ہی نماز اسے باہر آنیکو وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اور زیادہ کیا ہی اس روایت کو
بیچ دعاء فرشتون کے اس عبارت کو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ای پروردگار بخش تو اسکو اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ خداوندا
توبہ قبول کر اسکا مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ جب تک ایذا نہ دیوے مسجد مین کسیکو مسلمانون مین سے
اپنے ہاتھہ اور زبان سے جب تک بات نکرے اور وضو نہ توڑے مسجد مین کہ یہہ بھی فرشتون کی ایذا کا اور نماز
کی خوبی کے زوال کا سبب ہی اور بعضے روایتون مین یحدّث تشدید سے آیا ہی یعنے بات نکرے دنیا کی امور کی
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۱۴ **وَعَنْ** اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اور روایت ہی ابی اسید سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے کوئی تم مین مسجد مین پس چاہیے کہ پڑہے اس دعا کو اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ ای پروردگار کھول میرے واسطے دروازے اپنے رحمت کے وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اور جسوقت باہر
نکلے مسجد سے پھر بولا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ای پروردگار مانگتا ہون تجھہ سے زیادتی تیری
کرم کی مراد اس سے رزق حلال ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ۱۵ **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ ۔
اور روایت ہی ابو قتادہ سے بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت آوے کسو نے مسجد مین تو دو رکعت
نماز پڑہا چاہئے آگے اسکے کہ بیٹھے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۱۶ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى اور روایت ہی
کعب بن مالک سے کہا اسنے تحقیق کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہین لاتے تھے کسی سفر سے مگر دن کو چاشت
کے وقت فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ جب آتے پہلے مسجد مین تشریف لاتے فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ پس
پڑہتے مسجد مین دو رکعت نماز ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ بعد اسکے تشریف رکھتے مسجد مین تا لوگ ملاقات کو حاضر ہوویں اور
سعادت ملازمت شریف کی پاوین **فائدہ** سفر سے آنے بعد مسجد مین بیٹھنا سنت ہی نہ مستحب حضرت کا
بیٹھنا بطور عادت کے تھا نہ عبادت کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۱۷ **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسیکو کہ ڈہونڈہتا
ہی گم گئی ہوئی چیز کو مسجد مین پھر چاہئے کہ کہے لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ نہ پھیر دے اسکو اللہ تیرے پاس یعنے
تو اسکو نہ پاویگا فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا اس واسطے کہ مسجدین نہین بنائی گئی ہین اس کام کے واسطے اور
مثل اسکے ہی خرید و فروخت اور دوسرے معاملے دنیا کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ۱۸ **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس بدبو والے
جھاڑ سے یعنے پیاز یا لہسن کو پس چاہئے نزدیک نہ آوے ہمارے مسجد کے فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا
يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ اسلئے کہ فرشتے ایذا پاتے ہین اس چیز سے کہ ایذا پاتے ہین آدمی بدبو سے جو وہ کھانے کی
چیزون سے ہو یا نہ کھانے کی اور اس حکم مین منہہ اور بغل کی بدبو بھی داخل ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر ۱۹ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ
خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا
مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکو یعنے پہلے مسجد مین نہ تھوکا چاہئے اگر تھوکے تو اسکو مٹا دیوے
یہی اسکا کفارہ ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲۰ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا اور روایت ہی
ابوذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کئے گئے میرے پر اعمال میرے امت کے نیک اسکے

اور برے اسکے جو ان سے ہونا رہین فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق پھر پایا مین
انکے نیک کامون مین ایذا دینے والی چیز جیسا نجاست اور کانٹا اور پتھر دور کی جاوے راہ سے ووجدت فی
مساوی اعمالها اور پایا مین نے انکے برے کامون مین النخاعة تکون فی المسجد لا تدفن تھوک کہ
کہ ہووے مسجد مین اور نہ دفن کرے اسکو رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم الی الصلوة اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوی کھڑا رہے تم مین سے نماز کو فلا یبصق امامه پس چاہیئے
کہ نہ تھوکے اپنے روبرو طرف قبلے کے فانما یناجی الله ما دام فی مصلاه کیونکہ نمازی کی مناجات اور توجہ اسکی
نہین ہی مگر خداتعالی کے طرف جب تک اپنی نمازگاہ مین ہی پس گویا ذات پاک اللہ تعالی کی روبرو اور مقابلے مین ہی پھر ادہر
تھوکنا بے ادبی ہی ولا عن یمینه اور اپنے سیدہے طرف بھی نہ تھوکے فان عن یمینه ملکا کیونکہ سیدہے
طرف اسکے ایک فرشتہ ہی بڑے مرتبے والا نیکی کا لکھنے ہارا یا مراد وہ فرشتہ ہی جو حاضر ہوتا ہی نزدیک نماز کے تائید
اور الہام کرنے کے واسطے نمازی کے دل پر یا وے ہمیشہ ساتھ رہنے والے کراما کاتبین ہووین ولیبصق عن یساره
او تحت قدمه فیدفنها اور چاہیئے کہ تھوکے اپنے بائین طرف یا اپنے پانون کے نیچے پھر دفن کر دیوے اسکو
وفی روایة ابی سعید تحت قدمه الیسری اور روایت مین ابوسعید خدری کے آیا ہی کہ تھوکے
اپنے بائین پانون کے نیچے مسجد کے باہر ہو تو یہہ حکم ہی اور اگر مسجد مین ہو تو تھوک کو کپڑے مین لیوے اور ملے۔
متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲۳ **وعن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه اور روایت ہی عائشہ سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنی بیماری مین کہ اس سے طاقت اٹھنے کی نتھی لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم
مساجد لعنت کرے اللہ تعالی یہود اور نصاری پر کہ بنائے ہین اپنے پیغمبرون کے قبرون کو مسجدین **فائدہ**
جب حضرت نے اپنے وفات کو قریب پایا اندیشہ کئے امت سے کہ شاید قبر شریف کو اپنے ویسا ہی کرین جیسا کہ یہود اور نصاری
اپنے پیغمبرون کے قبرون سے کئے اور آگہی بخشے امت کو منع سے اسکے اور یہود و نصاری پر لعنت کرنے سے کہ قبور کو انبیا کے
مساجد بنائے تھے اس مین دو صورت تصور کئے جاتے ہین پہلی وہ کہ قبور کو سجدہ کرین اور ارادہ خدا کی عبادت کا
رکھین دوسری مقصود اللہ ہی کی عبادت رکھین اور انبیا کی تعظیم مین مبالغہ کرین یہہ دونون صورت نامقبول و شرع کے
خلاف ہی پہلی تو کفر اور دوسری حرام ان دونون طریق پر لعنت واقع ہی نماز کسی صالح مرد کی قبر کے طرف تعظیم و تبرک کے
ارادے سے حرام ہی اور کسیکو اس مین اختلاف نہین لیکن اگر انکی قبر کے نزدیک مسجد بناوین اور وہان نماز پڑہین تا
تائید سے انکی روح کے عبادت کامل اور مقبول ہووے اس مین کچھ خوف نہین متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا

اسپر ۲۳ وعن جُنْدُبٍ اور روایت ہی جندب سے کہ نام ابوذر غفاری کا ہی اور انکے نام مین بہت اختلاف ہی اور جندب کے نام والے بعضے اصحاب ہین ایک اُن مین جندب بن عبد اللہ بجلی دوسرے جندب خیری یہان کس سے مراد ہی معلوم نہین قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ خبردار ہو تم کہ کہتا ہون مین جو لوگ کہ تھے تم سے آگے کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَاۗئِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ بناتے تھے قبرون کو اپنے پیغمبرون اور پرہیزگارون کے مسجدین اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ آگاہ رہو پھر نہ بناؤ تم قبرون کو مسجدین تحقیق کہ مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

۲۴ وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم اپنے گھرون مین نمازین تمہارے جو نفل ہو تا نور و برکت سے گھر روشن رہے اور نہ بناؤ تم اپنے گھرونکو مانند قبرون کے کہ مردے کے طرح اس مین پڑے رہو اور کچھ کام نکرو یا سوتے رہو کیونکہ نیند موت کی بہن ہی اور جس گھر مین سوتے ہین وہ مثال قبر کے ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ مین ایک قبلہ ہی اور یہہ حدیث مدینہ مطہرہ کے قبلے پر وارد ہوی ہی جو اسکا قبلہ جنوب کے طرف ہی اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے شمال کے طرف ہی یا مراد وہ ہی کوی جہت جہات سے نہین مشرق اور مغرب کے بیچ مین مگر وہ قبلہ ہی خاص وہان کے قوم کے واسطے موافق اختلاف جہات شہرون کے حکم سے اس آیت شریف کے وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ اور جس جگہہ کہ رہو تم پھیراؤ تم منہہ کو اپنے طرف اسکے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۲ وعن طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی طلق بن علی سے جو صحابی تھے کہا اسنے کہ نکلے ہم لوگ اپنے ملک سے قصد کرنے ہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف فَبَایَعْنَاہُ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ پھر بیعت کی ہمنے ان سے اور نماز پڑہی انکے ساتھ وَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَۃً لَّنَا اور خبر دی ہمنے انکو کہ تحقیق ہماری زمین مین عبادت خانہ ہی ہمارا بیعہ کہتے ہین نصاری کے عبادت خانے کو فَاسْتَوْھَبْنَاہُ مِنْ فَضْلِ طَھُوْرِہٖ پھر مانگے ہم نے انسے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے وضو کا پانی مثل آب زمزم کے سمجھتے ہین کہ لوگ اسکے بخشش کی امیدوار رہتے ہین فَدَعَا بِمَاۗءٍ تب منگوائے حضرت پانی فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ پس وضو فرمایا اور کلی کیا یعنے وضو کے بعد وضو کے بچے ہوے پانی سے کلی کیا ثُمَّ صَبَّہٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَۃٍ بعد اسکے ڈالے ہمارے لئے ہمارے

چھاگل مین وَاَمَرَنَا پھر حکم فرمایا ہمکو فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا اور فرمایا جاؤ تم پھر جسوقت پہنچو اپنی زمین مین پس توڑ ڈالو اپنے عبادت خانے کو اور چھڑکو اس توڑے ہوے عبادت خانے کے جگہہ پر اس پانی کو تا نور وبرکت دین کی اس جگہہ کو شامل ہووے اور بناؤ تم اس جگہہ کو مسجد قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يُنْشَفُ عرض کئے ہمنے تحقیق کہ شہر ہمارا دور ہی مدینہ مطہرہ سے اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہوجاویگا گرم ہوا سے فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا تب فرمایا حضرت نے زیادہ کرو اسکو پانی سے یعنے اور پانی اس مین ڈالو تحقیق کہ یہہ پانی زیادہ نکریگا اسکو مگر خوشی اور برکت یعنے افزود پانی ملانے سے کچھ نقصان نہین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے وضو کا بچا ہوا پانی از جملہ تبرکات ہی اور اسکو دوسرے ملکون طرف لیجانا مستحب ہی مانند آب زمزم کے اور آثار وتبرکات علما وصلحا کے اسی قیاس پر ہی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجد کے سراؤن مین اور محلون مین اگر نقصان کے ارادیسے ہوتا ہر ایک قوم اپنے محلے مین جماعت کرتے رہین وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ اور حکم فرمایا یہہ کہ مسجد پاکیزہ اور خوشبو رکھین اس جگہہ کی تعظیم اور حضور ملائکہ اور مسلمانون کی خوشی کے لئے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور نہین ہون مین خدا تعالی کے پاس سے مسجدون کو بلند کرنے اور نقش کرنے کے واسطے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى جیسا کہ آراستہ کئے یہود اور نصاری سونے سے یعنے تم لوگ بھی نقش کرینگے اور سنوارینگے سونے سے بعضے علما سے متاخرین جائز رکھے ہین کیونکہ لوگ گھرون کو آراستہ کرتے ہین سونے سے اگر مسجدون کو ایٹ اور مٹی سے بناوین تو عوام کے نظر مین خراب نظر آوینگے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامت سے قیامت کے یہہ ہی کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین خوبی سے بنا کرنے اور مسجدون مین نقش کرنے اور بلند بنانے سے تا لوگ مین شہرت ہووے اور اپنی تعریف کرین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ اور روایت ہی

انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کئے گئے میرے ثواب میری امت کے حتی القذاۃ یخرجها الرجل من المسجد یہان تک کچرا اور گھانس اور گرد اور مٹی کہ دور کرتا ہی مرد مسجد سے قذی اسکو کہتے ہین کہ جو آنکھ مین پڑے کچرا وغیرہ پس یہہ اشارہ ہی کہ مسجدین انسان کے آنکھ کے مانند ہین جو کوی پاک رکھیگا اسکو اسپر رحمت کی نظر ہوگی وعرضت علی ذنوب امتی اور روبرو کئے گئے گناہ میری امت کے فلم ار ذنبا اعظم پس نہ دیکھا مین کوی گناہ بہت برا من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیها رجل ثم نسیها کوی سورہ قرآن سے یا ایک آیت سے دیا گیا ہو وہ سورہ یا آیت [illegible] کو پھر بھول گیا اسکو اس مین منع ہی سارا قرآن یا سورہ یا آیت کو یاد کرکے بھول جانے سے اور بعض شافعی کے علما اسکو گناہ کبیرہ مین شمار کئے ہین رواہ الترمذی وابوداود روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود نے

وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ روایت ہی بریدہ رضی اللہ عنہ صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والون کو اندہیرون مین مسجدون کے طرف پورے نور سے قیامت کے دن یعنے اس روز پورے روشنی مین چلینگے رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ عن سهل بن سعد وانس روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ سہل بن سعد اور انس سے

٨ **وعن** ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاهد المسجد روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کہ خبرگیری کرتا ہی مسجد کی یعنے جو کہ اسکی محافظت اور مرمت کرتا ہی اور جھاڑتا ہی اور اس مین نماز پڑہتا ہی اور عبادت مین مشغول رہتا ہی اور وہان بیٹھ کر ذکر خدا کی کرتا ہی اور دین کے علوم پڑہتا ہی فاشهدوا له بالایمان پھر گواہی دیو اسکے واسطے ایمان کی کہ بیشک مومن ہی فان اللہ تعالی یقول کس لیے کہ خدا تعالی فرماتا ہی انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر نہین آباد کرتا ہی خدا کی مسجدین مگر وہ شخص کہ ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

٩ **وعن** عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ایذن لنا فی الاختصاء اور روایت ہی عثمان بن مظعون سے کہا اسنے ای رسول خدا حکم فرما ہمکو خصی ہونے مین تا زنا کے خوف سے چھوٹ جاوین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے سے اور ہمارے سنت کے چال سے اور نہین ہی وہ شخص جو دوسرے کو خصی کرے اور وہ جو اپنے کو خصی کر لے۔ ان خصاء امتی الصیام تحقیق خصی ہونا میرے امت کا روزہ رکھنا ہی کہ روزے سے شہوت کم ہوتی ہی فقال ایذن لنا فی السیاحۃ پھر عرض کیا عثمان نے حکم فرما ہمکو ملکون مین پھرنے اور زمین پر سیر کرنے کا

فقال اِنَّ سیاحۃ اُمّتی الجہاد فی سبیل اللّٰہ تب فرمایا رسول خدا نے سیاحت میری امت کی جہاد ہی اللہ کی راہ مین یعنے ملک مین پھرنا اور زمین کا سیر کرنا جہاد کے واسطے بہتر ہی اور اسکے سوائے ملکون مین پھرنا بیہودہ کام ہی فقال ائذن لنا فی الترہّب پھر عرض کیا عثمان نے اجازت فرما ہمکو رہبانیت کی جیسا کہ بعضے اہل کتاب کرتے ہین تنہائی اختیار کرنے دنیا اور سب لذتون کو چھوڑ دینے اور عورت نہین کرنے والے کو راہب کہتے ہین فقال اِنّ ترہّب اُمّتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوٰۃ تب فرمایا رسول خدا نے رہبانیت میری امت کی بیٹھنا مسجدون مین نماز کے انتظار مین کہ تمام چیزون سے منہہ پھیر کر خدا تعالی کے طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے ہین رواہ فی شرح السُّنّۃ روایت کیا اس حدیث کو شرح سنت مین **وعن** عبد الرحمٰن بن عایش قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رایت ربی عزوجل اور روایت ہی عبد الرحمن بن عایش سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین اپنے پروردگار کو **فائدہ** یہہ دیکھنا اگر خواب مین ہو تو کچھ اشکال نہین اگر بیداری مین ہو تو جیسا کہ دوسری روایت مین آیا ہی فقط اس جناب کو مخصوص ہی جیسا کہ دیکھا آپ نے معراج کی رات فی احسن صورۃ بہت اچھی صورت مین **فائدہ** اگر یہہ بیان اللہ تعالی کے صفت کا ہی تو مراد صورت سے صفت جمال پروردگار کی ہی اور اطلاق صورت کا صفت پر آتا ہی جیسا کہ کہتے ہین صورت حال اور صورت مسئلہ یہہ ہی اور اگر بیان اپنے حال کا فرماتے ہون کہ مین اسوقت اچھی صورت اور اچھے حال مین تھا پھر کچھ اشکال نہین قال فبم یختصم الملأ الاعلی پوچھا مجھ سے پروردگار کس چیز مین جھگڑتے ہین ملائک بلند مراد یہہ ہی کہ کون سے اعمال ہین کہ جنکی فضیلت مین ملائک گفتگو کرتے ہین یا رشک لیجاتے ہین آدمیون پر ان فضیلتون سے قلت فرماتے ہین حضرت نے عرض کیا مین پروردگار کے سوال کے جواب مین انت اعلم تو خوب جانتا ہی اور تیرے سے کون زیادہ جاننے والا ہی ان اعمال کو قال فوضع کفّہ بین کتفی کہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب رکھا پروردگار نے اپنی قدرت اور انعام کے ہاتھ میرے دونون کاندہون پر یہہ کنایہ ہی زیادہ بخشش اور انعام پر جیسا کہ بادشاہان اپنے بعضے خادمون سے زیادتی قرب کے واسطے کرتے ہین فوجدت بردہا بین ثدیی پس پایا مین سردی پروردگار کے قدرت کے ہاتھ کی اپنے سینے مین فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض پھر جانا مین نے جو کچھ کہ تھا آسمانون اور زمین مین وتلا اور پڑھا حضرت نے اس حال کے مناسب اور یہہ بات ممکن ہونے کے گواہی کے لئے اس آیت کو وکذٰلک نری ابراہیم ملکوت السمٰوٰت والارض ولیکون من الموقنین اسیطرح ہم دکھلاتے ابراہیم کو سلطنت آسمانون اور زمین کی تا کہ ہووے ابراہیم یقین کرنے والون مین اللہ تعالی کی ذات اور صفات اور توحید کو رواہ الدارمی مرسلا والترمذی نحوہ عنہ روایت کیا دارمی نے اس حدیث کو قسم مرسل سے اور ترمذی بھی بطور مرسل کے عبد الرحمن مذکور سے وعن ابن عباس ومعاذ بن

جبل اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے وَزَادَ فِيْهِ اور زیادہ کیا اس مین دارمی نے قَالَ يَا مُحَمَّدُ فرمایا اللہ تعالی نے ای محمد هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى بہلا جانتا ہی تو کس چیز مین گفتگو کرتے ہین ملائک بزرگ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ تب کہا مین نے ہان کفارات مین یعنے اس اعمال مین کہ جسکے سبب سے گناہ معاف ہوجاتے ہین وَالْكَفَّارَاتُ اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اور وہ اعمال کہ جسکے سبب سے گناہ معاف ہوجاتے ہین تین ہین ایک اُن سے یہہ ہی کہ پیچھے رہنا مسجدون مین بعد نماز کے ذکر اور دعا مین اور دوسری نماز کے انتظار مین وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ اور دوسرا یہہ کہ چلنا پیادہ نماز کی جماعت کے طرف وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ تیسرا اچھے طور سے وضو کرنا کمال تکلیف کے وقت جیسا مرض اور ہوائے سرد مین یا پانی وضو کا پہنچانا مشکل کے وقت وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اور جو شخص کہ کیا یہہ زندگانی کریگا نیکی کے ساتھ اور مریگا ساتھ نیکی کے اور پاک ہوگا اپنے گناہون سے مانند اُس دن کہ جس دن جنی اُسکو اُسکی مان نے وَقَالَ اور فرمایا اللہ تعالی نے يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ ای محمد جسوقت تو نماز پڑھ چکا بس کہہ اور پڑھ یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ ای پروردگار تحقیق کہ مین مانگتا ہون تجھ سے نیکیان کرنے کو اور برائیان چھوڑنے کو اور مانگتا ہون تجھ سے دوستی مسکینون کی فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ پھر تو جب ارادہ کرے اپنے بندون پر فتنے اور آزمایش اور گمراہی کا پس اٹھالے مجھکو اپنے طرف بغیر فتنے مین پڑنے کے قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ فرمایا حضرت نے اور درجات اور اعمال کہ جسکے سبب سے قدر اور مرتبہ بندیکا خدا تعالی کے درگاہ مین بلند ہوتا ہی ظاہر کہنا سلام کا ہی آشنا اور بیگانے پر وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ دوسرا کھلانا کھانا مسکینون اور محتاجون کو اور اُنکی تائید کرنا وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تیسرا اور نماز پڑھنا رات کو جسوقت کہ لوگ سوتے رہین وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ اور لفظ اس حدیث کا جیسا کہ مصابیح مین ہی لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نہ پایا مین نے عبدالرحمن بن عایش سے مگر شرح سنت مین جو وہ بھی صاحب مصابیح کی تصنیف ہی

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اور روایت ہی ابی امامہ صحابی سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ وے سب ذمے مین ہین اللہ تعالی کے کہ واجب ہی خدا تعالی پر جو وعدہ کہ کیا خلاف نکرے رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ایک ان تین سے وہ شخص ہی کہ نکلا جہاد کے واسطے اللہ کے راہ مین۔ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ سو وہ ذمے مین ہی اللہ تعالی کے حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ یہان تک کہ وفات دے اسکو پس لاوے اسکو بہشت مین یہہ سعادت دین کی ہی اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ یا پھیر لاوے اسکو زندہ ساتھ اسکے جو پایا ہی ثواب جہاد کا یہہ بھی دین کی سعادت ہی یا پھیر لاوے اُسکو ساتھ اُس غنی

کے جو پایا ہی مال اور غنیمت یہہ خوبی دنیا کی ہی وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ دوسرا وہ شخص جو گیا طرف مسجد کے سو وہ ذمے مین ہی اللہ تعالی کے اور خدا تعالی پر واجب ہی کہ اسکو ثواب اور اجر دیوے وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَهٗ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ تیسرا وہ شخص کہ آیا اپنے گھر مین سلام کہہ کر سو وہ بھی ذمے مین ہی خدا تعالی کے کہ خیر و برکت اسکو اور اسکے گھر مین رہنے والون کو ملے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کی اس حدیث کو ابو داود نے

١٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اور بھی روایت ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے اپنے گھر سے پاک ہو کر اِلٰی صَلٰوةٍ مَّکْتُوْبَةٍ فرض نماز کے طرف فَاَجْرُهٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ تو ثواب اسکا مانند ثواب حج کرنے والے کے ہی احرام باندھ کر نماز مشابہ ہی حج کے اور وضو مشابہ ہی احرام کے وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی اور جو شخص کہ نکلے نماز چاشت کے طرف لَا یُنْصِبُهٗ اِلَّا اِیَّاهُ نہ نکالے اسکو مگر نماز چاشت نے یعنے فقط نماز کی قصد سے نکلا ہو نہ ریا اور غرض کے واسطے فَاَجْرُهٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ پس ثواب اسکا مانند ثواب اسکے ہی جو عمرہ بجا لاتا ہی وَصَلٰوةٌ عَلٰی اِثْرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَیْنَهُمَا اور نماز پیچھے دوسری نماز کے کہ نہ ہووے بیہودہ کلام دونون کے درمیان کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ یہہ عمل لکھا ہوا ہی دیوان اعلی مین کہتے ہین کہ علیین ایک مقام کا نام ہی ساتوین آسمان مین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود نے

١٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم باغون مین بہشت کے پھر چرو تم قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ اصحاب نے عرض کئے ای رسول خدا کیا ہی باغان بہشت کے قَالَ الْمَسَاجِدُ فرمایا مسجدین ہین باغان بہشت کے کہ ان مین عمل کرنا بہشت کے باغون مین آنے کا سبب ہی قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پوچھا گیا اور کیا ہی چرنا ای رسول خدا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

١٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے مسجد کو کسی چیز کے واسطے پھر وہ حصہ اسکا ہی یعنے دنیا یا دین کے کام کے واسطے آوے پس وہی چیز اسکے نصیب کی ہی مطلب اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہی انما الاعمال بالنیات کا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے

١٥ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اور روایت ہی فاطمہ امام حسین کی بیٹی سے انہون نے اپنے دادی حضرت فاطمہ کبری سے رضی اللہ عنہم قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

کہی اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے مسجد مین صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ درود کہتے محمد پر اور سلام یعنے کہتے رسول خدا نے صلی علی محمد وسلم وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور کہتے ای رب میرے بخش میرے واسطے میری گناہان اور کھول میرے واسطے دروازے اپنی رحمت کے وَاِذَا خَرَجَ اور جب باہر آتے مسجد سے صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کہتے درود بھیج محمد پر اور سلام وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور کہتے ای رب میرے بخش میرے لئے گناہان میری اور کھول میرے واسطے دروازے اپنے فضل کے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا اور روایت مین احمد اور ابن ماجہ کے یون آیا ہی کہ قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کہی فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا نے جب آتے حضرت نے مسجد کو وَکَذَا اِذَا خَرَجَ اور اسیطرح سے جب نکلتے قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کہتے بسم اللہ اور سلام اُپر رسول خدا کے بدلے مین صلی علی محمد وسلم کے وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ اور کہا ترمذی نے نہین ہی اسناد اسکے متصل وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْکُبْرٰی اور فاطمہ امام حسین کی بیتی نے نہین پائی فاطمہ کبری کو کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی مان فاطمہ زہرہ کے وفات کے وقت آٹھ سال کے تھے البتہ راوی اس مین جھوٹ کیا ہی ١٦ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے عمر کے دادا سے اُنھنے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہنے سے بیتون کے مسجد مین مراد جھوٹے اشعار اور باطل سے ہی کہ پڑہنا انکا شرع مین منع ہی خصوصًا مسجد مین جو عبادت اور طاعت کی جگہہ ہی اگر شعر تعریف مین خدا تعالی کے یا نعت مین رسول خدا کے اور تعریف مین تابعان رسول خدا کے اور وعظ و نصیحت مین ہو سب جگہہ مین نیک اور بہتر ہی اور وہ جناب حسان کے واسطے جو آپ کا مدح کہتا تھا مسجد مین ایک منبر بنا دیئے تھے اور فرماتے تھے کہ حسان کو روح قدس تائید کرتا ہی جبتک اُسنے طرف داری رسول خدا کی کرتا ہی وَعَنِ الْبَیْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِیْهِ اور منع فرمایا بیچنے اور خریدنے سے اس مین اور دوسرے معاملے دنیا کی اسی قیاس پر ہین وَاَنْ یَّتَحَلَّقَ النَّاسُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِی الْمَسْجِدِ اور منع کیا حلقہ باندھکر لوگ بیٹھنے سے جمعہ کے روز آگے نماز کے مسجد مین اگرچہ علم کے تکرار اور ذکر مین مشغول ہونے کے واسطے اور منع کے سبب کئے وجہ بیان ہین پہلا یہہ ہی کہ حلقہ باندھکر بیٹھنا مصلیون کے مجمع کے خلاف ہی دوسرا یہہ ہی کہ جمعہ کی نماز کا بہت بڑا کام ہی جب تک اُس سے فارغ نہون دوسرے طرف مشغول ہونا درست نہین تیسرا یہہ ہی خطبہ پڑھتے وقت اُدہر متوجہ رہا چاہیئے پس اس وجہ سے حلقہ باندھکر بیٹھنا فقط خطبے کے وقت منع ہوگا نہ اسکے آگے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کئے اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے ١٧ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ جب دیکھو تم کسیکو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین تب کہو نہ نفع دے اللہ تعالی تیری سوداگری مین وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللهُ عَلَيْكَ اور جب دیکھو تم کسیکو دہونڈتا ہی مسجد مین گم ہوی چیز کو تب کہو نہ پھیر دے اسکو اللہ تعالی تیرے پاس رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے

۱۸ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ وہ بھتیجا ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص طلب کرنا اور قاتل کو مارنا مسجد مین وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ اور پڑہنا اشعار مسجد مین وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ اور قایم کرنا مسجد مین حدین جیسا کہ حد زنا اور شراب وغیرہ کا چاہئے کہ بعد ثابت ہونے حد اور خون کے مسجد کے باہر حد مارین اور قتل کرین رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے سنن مین اپنے وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُولِ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت کیا جامع الاصول والے نے حکیم سے ظاہر یہہ ہی کہ مراد حکیم سے یہی حکیم بن حزام ہوگا کیونکہ حکیم صحابیون مین ایک حکیم بن حزام دوسرا حکیم بن معاویہ ہی اور روایت کیا اس حدیث کو مصابیح مین جابر سے

۱۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سے جو تابعین سے ہی اسنے اپنے باپ سے أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے سے ان دو جھاڑونکے يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ یعنے پیاز اور لہسن کو یہہ بیان راوی سے ہی وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا اور فرمایا رسول خدا نے جو شخص کہ کھاوے اُن دونون درخت کو پس چاہئے کہ نزدیک نہ آوے ہمارے مسجد کے وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا اور فرمایا اگر تم کو ضرور ہوا اُن دونون کا کھانا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا مارو انکو پکا کر یعنے پکا کر بو کو اُنکے دور کرکے کھاؤ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے

۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اور روایت ہی ابوسعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہی کہ نماز اسپر جایز ہی بغیر کراہیت کے إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ سواے مقبرے اور حمام کے کس واسطے کہ اکثر اس مین غلاظت ہوتی ہی اگر وہ مکان پاک ہو تو مکروہ نہین بعضے کہتے ہین کہ نماز مقبرے مین مکروہ ہی مطلقاً ظاہر سے اس حدیث کے لیکن نماز طرف قبر کے تعظیم کے ارادے سے حرام ہی بالاتفاق نہین تو حکم مقبرے کا رکہتا ہی اور حمام مین اس واسطے کہ وہ جگہہ برہنہ ہونے اور شیاطین جمع ہونے کی ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت کیا اسکو ابو داؤد نے احمد ترمذی اور دارمی نے ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے سات جگہہ مین فِي الْمَزْبَلَةِ جس جگہہ مین کہ جہان گوبر ڈالتے ہین وَالْمَجْزَرَةِ اور جانوران
ذبح کرنے کی جگہہ مین وَالْمَقْبَرَةِ اور قبر کی جگہہ مین وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ اور چلنے راہ مین کیونکہ اگر لوگ نماز کے آگے
سے جاوین بغیر ضرورت کے تو گناہ گار ہوتے ہین اگر اُن کو ضرورت ہو تو نمازی گناہ گار ہوتا ہی وَفِي الْحَمَّامِ
اور حمام مین وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ اور اونٹون کو بٹھانے کی جگہہ مین تا اونٹون کے جھکنے سے انکو گھبراہٹ نہووے
وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ اور اوپر چھت کعبے شریف کے ادب کے واسطے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ اور روایت ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریان بیٹھنے کی جگہہ مین اور نماز مت پڑھو اونٹان بیٹھنے کی جگہہ مین رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے اختلاف کئے ہین کہ یہہ منع تحریمی ہی یا تنزیہی ہر حال مین جس جگہہ پر نماز
پڑھنا منع ہی اور اگر نجاست پڑی ہو اور بچھانے اسپر بچھاوے اور اسپر جانماز ڈال کر پڑہین تو بھی مکروہ ہی ۲۳ وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہا اسنے کہ لعنت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرون کی زیارت کرنے والے عورتون کو **فائدہ**
یہہ منع کے آگے رخصت کی تھی بعد اسکے رخصت زیارت قبور کی حضرت سے ثابت ہوئی ہی چنانچہ زیارت کے
باب مین اسکا ذکر آویگا وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ اور لعنت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرون کو
مسجدین بنانے والون پر یعنے تعظیم کے ارادے سے قبرون کو سجدہ کرنے والون پر وَالسُّرُجَ اور قبرون پر چراغ
لگانے والون پر رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
نے ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا اسنے کہ ایک عالم یہود مین سے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اَيُّ الْبِقَاعِ
خَيْرٌ کہ کونسی جگہہ بہتر ہی فَسَكَتَ عَنْهُ پس خاموش رہے حضرت نے جواب سے اس سوال کے وَقَالَ اَسْكُتُ
حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرَئِيْلُ اور کہے حضرت اپنے دل مین کہ خاموش رہون مین جبرئیل آئے تب تک فَسَكَتَ
پھر چپ رہے وَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آئے جبرئیل علیہ السلام فَسَاَلَ پھر پوچھے رسول خدا نے
فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ پس کہے جبرئیل نے پوچھا گیا اس سے زیادہ دانا ہی پوچھنے والے سے
یعنے جیسا تم نہین جانتے ہین کہ کونسی جگہہ بہتر ہی ویسا مین بھی نہین جانتا ہون وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ

وَتَعَالٰى اور لیکن پوچھتا ہون مین اپنے پروردگار سے جو برکت والا اور برتر ہی ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ
دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ پھر کہے جبرئیل نے ای محمد تحقیق کہ مین نزدیک ہوا تھا اللہ تعالی
سے ایسا نزدیک کہ نہین نزدیک ہوا تھا اس سے کبھو تمام عمر مین قَالَ وَكَيْفَ كَانَ پوچھا حضرت نے اور کس طرح
تھا وہ نزدیک ہونا تیرا ای جبرئیل اللہ تعالی سے قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ کہا جبرئیل نے تھے میرے اور اسکے
درمیانے سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ ستر ہزار پردے نور کے فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا
تب فرمایا اللہ تعالی نے بدترین جگہہ بازاران ہین وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا اور بہترین جگہہ مسجدین
ہین رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے اپنے صحیح مین
ابن عمر سے **الفصل الثالث** تیسری فصل عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی ابو ہریرہ کہا اُسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا فرماتے تھے جو کوی آوے میری اس مسجد مین لَمْ يَأْتِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ
اَوْ يُعَلِّمُهٗ نہ آوے مگر نیک کام کے لئے کہ آپ سیکھے یا دوسرے کو سکھاوے نماز اور ذکر اور اعتکاف
فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس وہ ثواب مین مانند اُسکے ہی جو جہاد کرتا ہی راہ مین خدا کے
وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ اور جو کوی آوے دوسرے کام کے واسطے سوا نیک کام کے جیسے کھیل اور بازی و
بیفائدہ کام فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ پس وہ اس مرد کے مانند ہی جو دیکھتا ہی متاع کی طرف
دوسرے کے کہ آپ وہ متاع نہین رکھتا ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت
کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین ٢ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حسن بصری سے بطور مرسل کے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ آویگا لوگون پر ایک زمانہ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ
فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ ہوئیگی بات چیت انکی مسجدون مین انکے دنیا کے کام مین فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ پس ملکر نہ بیٹھو ان سے
تا انکے ساتھ شریک نہ ہو جاؤ اگرچہ اُن سے بات نکرو فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ پس نہین ہی خدا تعالی کو ان سے
کوی حاجت یعنے خدا تعالی ان سے بیزار رہتا ہی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو
بیہقی نے شعب الایمان مین ٣ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ اور روایت
ہی سایب بن یزید سے کہا اسنے کہ سوتا تھا مین مسجد مین رسول خدا کے فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ پھر کنکرے سے مارا
مجھکو ایک مرد فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ پھر جب بیدار ہوا مین یک بیک اور دیکھا مین نے کہ عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہی فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے جا اور بلا لا

ان دونون شخص کو اشارہ کئے اُن دو آدمی کی طرف جو مسجد مین بیٹھے بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے فَجِئْتُهٗ بِهِمَا پس لایا مین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے اُن دونون مردون کو فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا پوچھا ان سے تم کس جماعت سے ہو اَوْ مِنْ اَیْنَ اَنْتُمَا یا فرمایا کہ تم کس جگہہ کے ہو شک کیا راوی نے قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ بولے ان دونون نے ہم طایف والے ہین وہ ایک جگہہ کا نام ہی زمین حجاز مین تین منزل پر مکے سے اور قبر ابن عباس کی اسمین ہی قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ بولا عمر رضی اللہ عنہ نے اگر ہوتم مدینے والے یعنی اگر تم مسافر نہوتے اور مسجد شریف کی حرمت جانتے تو لَاَوْجَعْتُكُمَا البتہ دُکھ دیتا اور مارتا مین نے تمکو تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کہ بلند کرتے ہو تم آواز کو مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا بے ادبی خصوصاً مسجد نبوی مین کہ مقام خاص اور جائے ورود نور حضور شریف کا ہی وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ روایت ہی امام مالک سے کہا اسنے بنا کیا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک میدان بطور چبوترے کے ایک سمت مین مسجد کے تُسَمّٰى الْبُطَیْحَاءَ نام رکھا گیا تھا وہ میدان بطیحا کرکے وَقَالَ اور بولا اس میدان کے بنا کے بیان مین مَنْ كَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّلْغَطَ جو کوئی چاہے کہ بات چیت کرے اور پکار اشور مچاوے اَوْ یُنْشِدَ شِعْرًا یا شعر پڑہے اَوْ یَرْفَعَ صَوْتَهٗ یا آواز بلند کرے فَلْیَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ پس چاہیے کہ مسجد سے باہر آوے اور اس میدان مین جاوے رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی کتاب مؤطا مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِی الْقِبْلَةِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک اور بلغم کو مسجد کے قبلے کے دیوار کے طرف فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ پس دشوار ہوا وہ اس جناب پر حَتّٰى رُئِیَ فِیْ وَجْهِهٖ یہان تک دیکھا گیا اثر ناخوشی کا چہرۂ مبارک پر فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِیَدِهٖ تب اُٹھے حضرت نے اپنی نماز کی جگہہ سے اور ملے اسکو اپنے مبارک ہاتھ سے فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اور فرمائے تحقیق جو کوئی تم مین سے کھڑے رہے نماز کی طرف فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّهٗ مناجات کرتا ہی اور راز کہتا ہی اپنے پروردگار سے وَاِنَّ رَبَّهٗ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ اور بیشک پروردگار اسکا درمیانے اسکے اور درمیانے قبلے کے ہی فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ پس چاہیے کہ نہ تھوکے کوئی تم سے طرف قبلے کے وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ اور لیکن تھوکے اپنے بائین طرف اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ یا نیچے اپنے پانون کے ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِیْهِ بعد اسکے پکڑے حضرت نے کونہ اپنے ردا کا پس تھوکے اس مین ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ بعد اسکے لپیٹے تھوڑا ایک ردا سے پھر ملا بعض اسکا بعض سے یعنی ملے کپڑے سے فَقَالَ اَوْ یَفْعَلُ هٰكَذَا تب فرمائے یا کرے ایسا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ

السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی سایب
بن خلاد سے اور وہ یک مرد اصحاب مین سے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کنیت اسکی ابو شہید ہی قَالَ
اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا کہا سائب نے کہ تحقیق ایک شخص امامت کیا ایک قوم کی فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ پھر تھوکا طرف
قبلے کے وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ اسکے قوم کو جب
اسنے امامت سے فارغ ہوا لَا يُصَلِّیْ لَکُمْ امامت نکرے تمہاری یہہ مرد فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ يُصَلِّیَ لَهُمْ پھر چاہا
وہ شخص بعد اسکے کہ امامت کرے اسی قوم کی فَمَنَعُوْهُ پس منع کری قوم اسکو امامت کرنے سے جب اسنے سبب منع
کرنیکا پوچھا فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب خبر دیئے اسکو فرمانے سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے جو فرماے تھے کہ امامت نکرے تمہاری یہہ مرد فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پس ذکر کیا وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قوم مجھکو امامت سے منع کی ہی اور آپکے فرمان کی خبر مجھکو دی
ہی فَقَالَ نَعَمْ تب فرماے حضرت نے ہان مین منع کیا ہون وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اور خیال پڑتا ہی مجھکو کہ حضرت نے
اس شخص کو فرمایا اِنَّکَ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بیشک تو آزار دیا اللہ کو اور اسکے رسول کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اُحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ کہا اسنے باز رکھا گیا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ایک روز
صبح کی نماز سے یعنے وقت معین مین باہر تشریف نہین لاے حَتّٰی کِدْنَا نَتَرَآءٰی عَيْنَ الشَّمْسِ یہان تک
کہ نزدیک ہوے ہم کہ دیکھین ہم آفتاب کو طلوع کرتا فَخَرَجَ سَرِيْعًا پس باہر تشریف لاے گھر سے جلد فَثُوِّبَ
بِالصَّلٰوةِ تب تکبیر کہی گئی واسطے نماز کے فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس پڑہے نماز رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَتَجَوَّزَ فِی الصَّلٰوةِ اور جلد پڑہے نماز کو برخلاف عادت شریف کے فَلَمَّا سَلَّمَ
دَعَا بِصَوْتِهٖ اور جب سلام دیئے پکارا اپنی آواز سے فَقَالَ لَنَا عَلٰی مَصَافِّکُمْ کَمَا اَنْتُمْ اور فرماے ہمکو رہو تم
اپنی صفون پر جیسا کہ ہین بیٹھے ہوے ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا پس پیچھے پھرے حضرت نے طرف ہمارے ثُمَّ قَالَ
اَمَا اِنِّیْ سَاُحَدِّثُکُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاةَ بعد اسکے فرماے آگاہ رہو تم بیشک خبر دیتا ہون مین تمکو کس چیز
نے باز رکھی مجھکو تم سے آج کی صبح اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ تحقیق کہ مین اٹھا تھوڑی شب سے جیسا کہ عادت
تھی واسطے نماز تہجد کے فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ پس وضو کیا اور نماز پڑہی مین اسقدر جو مقرر
کی گئی میرے لئے فَنَعَسْتُ فِیْ صَلٰوتِیْ پھر اونگھا مین نماز مین حَتَّی اسْتَثْقَلْتُ یہان تک کہ بھاری
ہوا مین اور ایک روایت مین آیا ہی فَاسْتَيْقَظْتُ پس بیدار ہوا مین فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ یک بیک مین دیکھا ہون کہ مین پروردگار برکت والے اور برتر کے ساتھ ہون بہت اچھی صورت مین یہہ بیان صفت ہی پروردگار کا یا اپنی حالت کا جیسا کہ دوسرے فصل مین لکھا گیا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ پھر فرمایا پروردگار نے ای محمد قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ جواب دیا مین حاضر ہون خدمت مین کیا فرماتا ہی ای پروردگار میرے قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى فرمایا کس چیز مین گفتگو اور جھگڑے کرتے ہین فرشتہ مقرب قُلْتُ لَا اَدْرِيْ عرض کیا مین نہین جانتا ہون قَالَ لَهَا ثَلَاثًا پوچھا اس بات کو پروردگار نے تین مرتبہ مجھ سے اور ہر بار وہی جواب دیا مین قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حضرت نے فرماتے ہین دیکھا مین پروردگار کو کہ رکھا اپنی قدرت کا ہاتھ میرے دونون کاندھون پر حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ یہان تک کہ پایا مین خنکی اُسکے انگلیون کی درمیانے اپنے دونون چھاتیون کے فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ پس ظاہر ہوی مجھکو ہر چیز علوم سے اور پہچانا مین سب کو فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ تب فرمایا پروردگار نے ای محمد قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ عرض کیا مین حاضر ہون ای رب میرے قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین ملایک بلند قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ عرض کیا مین جھگڑتے ہین کفارات مین یعنے ان عملون مین کہ جن سے گناہ معاف ہوتے مین قَالَ مَا هُنَّ پوچھا پروردگار نے کیا چیز ہین کفارات قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ عرض کیا مین چلنا پانون کا نماز کی جماعتون کی طرف وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ اور بیٹھے رہنا مسجدون مین بعد نمازون کے وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ اور کامل و سیرابی سے وضو کرنا جس وقت طبیعت استعمال سے پانی کے بےخوش ہو جیسا ٹھنڈا و بیماری مین قَالَ ثُمَّ فِيْمَ پوچھا پروردگار نے اور کس چیز مین جھگڑتے اور بحث کرتے ہین قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ عرض کیا مین درجات مین یعنے ان عملون مین کہ جن سے ثواب اور قربت درگاہ الٰہی مین زیادہ ہوتی ہی قَالَ وَمَا هُنَّ فرمایا پروردگار نے کیا چیز ہین اور کون سے وے ہین قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ بولا مین کھانا کھلانا مسکینون اور محتاجون کو وَلِيْنُ الْكَلَامِ اور نرمی کرنا کلام مین لوگون کے ساتھ اور مہربانی کرنا عاجزون پر وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اور نماز پڑھنا رات کو جب لوگ سوتے رہین قَالَ سَلْ فرمایا سوال کر اور مانگ خوبیان جو کہ چاہتا ہو قُلْتُ بولا اور دعا مانگا مین اس دعا سے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسٰكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ای پروردگار میرے مین مانگتا ہون نیکیان کرنے اور بدیان چھوڑنے اور محبت مسکینون کی اور یہہ کہ بخشے تو مجھکو اور رحم کرے مجھ پر اور جب تو ارادہ کرے کسی قوم مین کوی فتنے کا پس وفات دے مجھکو بغیر فتنہ دیکھے کے وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ اور سوال کرتا ہون مین تجھ سے محبت کو تیرے تا کہ دوست رکھے تو مجھکو وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ اور سوال کرتا ہون مین تجھ سے دوستی اُس

شخص کی جو دوست رکھتا ہی تجھ کو یا دوست رکھتا ہی اسکو وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ اور سوال کرتا ہون تجھ سے دوستی اس عمل کی جو نزدیک کرا وے مجھکو تیری محبت سے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ پس فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہہ حق اور سلامت ہی فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا پس پڑہو اسکو اور سکھاؤ اسے لوگون کو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اور پوچھا مین محمد بن اسمعیل کو یعنے بخاری کو اس حدیث سے فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ تب کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے یہہ حدیث صحیح ہی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جب داخل ہوتے مسجد مین پناہ دہوندہتا ہون مین خداے بزرگ کے پاس اور اسکے ذات پاک کے پاس جو جامع ہی سب بزرگی کا اور اسکے بادشاہت اور فرمان کے ساتھ جو قدیم ہی شیطان راندے ہوے سے قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ فرماے رسول خدا نے جب کہے کسی نے اس کلمات کو مسجد مین آتے وقت قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ کہتا ہی شیطان نے نگاہ رکھا گیا یہہ بندہ میرے شر سے تمام روز رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عطاء بن یسار سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ ای بار خدایا مت بنا میری قبر کو مانند بت کے کہ پوجین اسکو اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اس قوم پر جو بناے قبرون کو اپنے پیغمبرون کے مسجدین رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو مالک نے مرسل

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑہنا باغون مین قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ کہے بعضے راویان اس حدیث کے يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ حیطان سے مراد باغین ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور کہا اسنے کہ یہہ حدیث غریب ہی لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ نہین پہچانتے ہین ہم اسکو مگر حدیث سے حسن بن ابی جعفر کے قَدْ ضَعَّفَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهٗ تحقیق ضعیف کہے ہین اسکو یحیی بن سعید اور دوسر

سوا اسکے بعضے ائمہ حدیث کے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِهٖ بِصَلٰوةٍ اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی اسکے گھر مین برابر ہی ایک نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ
صَلٰوةً اور نماز اسکے محلے کی مسجد مین برابر ہی پچیس نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْهِ بِخَمْسِمِائَةِ
صَلٰوةٍ اور نماز اسکی جس مسجد مین کہ جمعہ پڑھتے ہین برابر ہی پانچ سو نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی بیت المقدس مین برابر ہی پچاس ہزار نماز کے اور بعضے کتاب مین بالف
صلوة برابر ہی ہزار نماز کے آیا ہی وَصَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی میری
مسجد مین برابر ہی پچاس ہزار نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی
مسجد حرام مین برابر ہی سو ہزار نماز کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا اسنے قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِی الْاَرْضِ
اَوَّلُ عرض کیا مین نے ای رسول خدا کونسی مسجد ہی بنائی گئی اول زمین پر قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ فرمایا مسجد
حرام جو کعبہ معظمہ ہی قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ پوچھا مین بعد اسکے کونسی مسجد ہی قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی فرمایا بعد اسکے مسجد اقصی
قُلْتُ کَمْ بَیْنَهُمَا پوچھا مین کتنے مدت کا فرق ہوگا ان دونون مسجد مین قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فرمایا چالیس
برس کا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ بعد اسکے تمامی زمین تیرے واسطے مسجد ہی یعنے حکم مسجد کا رکھتی ہی کہ نماز اس مین
جائز ہی فَحَیْثُ مَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ بس جس جگہہ پاوے تجھکو نماز اور پہنچے وقت اسکا پھر پڑھ لے نماز
وہیں متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **بَابُ السَّتْرِ** یہہ باب ہی بیان مین شرمگاہ
ڈھانپنے کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا اُسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ نماز پڑھتے تھے ایک ہی کپڑے مین مُشْتَمِلًا بِهٖ جس حال مین کہ اشتمال کرنے والے
تھے حضرت نے اس کپڑے سے فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ گھر مین ام سلمہ کے وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ جس حال
مین کہ رکھنے والے تھے دونون طرف کو کپڑے کے اپنے دونون کاندھون پر **فائدہ** صورت اشتمال کی یہہ ہی
کہ داہنے کاندھے آیا ہی سو کپڑے کا پلو داہنے بغل کے نیچے سے لیکر بائین کاندھے پر ڈالے اور بائین کاندھے سے
آیا ہی سو کپڑے کا پلو بائین بغل کے نیچے سے لیکر داہنے کاندھے پر ڈالے اور دونون کنارون کو چھاتی پر باندھ
اور بڑا کپڑا ہو تو باندھنے کی احتیاج نہین اور بعضے شارحین صورت اسکی حمایل کی طور پر لکھتے ہین ویسے ہی متفق
عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب الستر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ پڑہے کوی تم سے ایک کپڑے مین لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ جو نہو اسکے دونون کاندہون پر اس کپڑے سے کچھ جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوا کیونکہ جب تک ہاتھ سے کپڑے کو نہ پکڑتے کشف عورت سے امن نہوگا اور جب کپڑے کو ہاتھون سے پکڑے ہاتھ ہاتھ پر رکھنا جو نماز مین سنت ہی میسر نہوگا آئمہ ثلاثہ اور جمہور علما کے پاس اگر ستر عورت حاصل ہو تو نماز درست ہوتی ہی امام احمد اور بعضے سلف کے نزدیک درست نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور اور بخاری کا اسپر

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ جو شخص کہ نماز پڑہے ایک کپڑے مین پس چاہئے کہ مخالف کرین درمیانے دونون پلو اس کپڑے کے سیدہے طرف کا پلو بائین کاندہے پر اور بائین طرف کا پلو سیدہے کاندہے پر ڈالین جیسا کہ صورت اشتمال کی بیان کئے گئی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ اور روایت ہی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اسنے کہ نماز پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چادر مین کہ جسکو نقش تھے **فائدہ** خمیصہ صوف سیاہ یا خز کی چادر ہی کہ جس مین نقش خطوط ہون اگر سیاہ اور نقش دار نہو تو اسکو خمیصہ نہین کہتے ہین فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً پس نظر کئے حضرت نے اس خمیصہ کی نقشون کی طرف ایک نظر فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ پھر جب فارغ ہوے نماز سے فرماے اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ لیجاؤ اس میرے خمیصہ کو ابی جہم کے پاس جو صحابی مشہور ہین برادران قریش سے اور اسی سنے اس خمیصہ کو بطور ہدیے کے لا دیا تھا جب حضرت سنے اسکے نقشون کو دیکھ ناخوش ہو کر واپس بھیج دیا وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ اور لاؤ میرے لئے انبجانیہ کو ابوجہم کے تا اسنے خمیصہ کو واپس کرنے سے ناخوش نہووے اور انبجانیہ کہتے ہین کمل کو یمن کے اور سبب ناپسند کرنے خمیصہ کا یہہ تھا کہ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ بیشک یہہ خمیصہ اور اسکا نقش و رنگ باز رکھا مجھکو ذوق اور حضور سے نماز کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اور ایک روایت مین بخاری کے یون آیا ہی قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فرمایا حضرت نے نگاہ کرتا تھا مین نقشون پر اس خمیصہ کے حالانکہ مین نماز مین ہون فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِيْ پس ڈر گیا مین کہ فتنے مین ڈالدے مجھکو اور باز رکھے مجھکو نماز کے لذت سے اس سے معلوم ہوا کہ نقش و نگار ظاہری پاک دلون مین بھی اثر کرتے ہین پس یہہ حدیث تعلیم ہی امت کیلئے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھا ایک پردہ باریک

رنگ دار اور نقش والا عائشہ رضی اللہ عنہا کو سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا ڈالے تھے عائشہؓ نے اُس پردے کو اپنے گھر کے ایک کونے پر فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کو فرمایا دور کر دے ہمارے آگے سے اپنے اس پردے کو فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ تحقیق کہ نقوش اُسکے ظاہر ہوتے ہیں مجھکو میری نماز میں رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے کہ ہدیہ بھیجا گیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قبا ریشم کا فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ پس پہنے اُسکو حضرت نے بعد اسکے نماز پڑھے اس میں یہہ ریشم کا لباس حرام ہونے کے آگے تھا ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ بعد اسکے فارغ ہوئے نماز سے اور نکالے اسکو بدن مبارک نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ نکالنا سخت جیسا کراہت رکھنے والا اس سے ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ بعد اسکے فرمایا لائق نہیں یہہ لباس پرہیزگاروں کے لئے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ روایت ہی سلمہ بن اکوع صحابی سے کہا اُسنے عرض کیا میں یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصِيْدُ اے رسول خدا میں ایک مرد ہوں شکار کرتا ہوں اور پیراہن فقط پہنتا ہوں اور ازار نہیں پہنتا تا شکار پیچھے آسانی سے دوڑوں اَفَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ کیا نماز پڑھوں ایک پیراہن سے بغیر ازار کے قَالَ نَعَمْ فرمایا ہاں پڑھ وَازْرُرْهُ اور گُندی لگا پیراہن کو یعنے گریبان کو باندھ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ اگرچہ گُندی لگانا اور باندھنا کانٹے سے ہو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت کیا نسائی نے مانند اسی کے دوسری لفظ سے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّصَلِّيْ اور روایت ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نماز کے درمیان ایک مرد نے مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ دراز کیا اور چھوڑ دیا تھا اپنی ازار کو ایسا دراز کیا تھا کہ زمین تک پہنچی تھی قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا اور وضو کر فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ پس گیا اُسنے اور وضو کیا اور بعد اسکے آیا فَقَالَ رَجُلٌ تب عرض کیا کسی اور مرد نے جو حاضر تھا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّأَ اے رسول خدا کیا تھا آپکو کہ حکم کیا تو اسکو وضو کرنے قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ فرمایا حضرت نے اس لئے کہ اُسنے نماز پڑھتا تھا جس حال میں کہ دراز کیا تھا ازار کو اپنی وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ اور بیشک خدا تعالی قبول نہیں کرتا نماز کو اس مرد کے جسنے لمبی چھوڑا ازار کو اپنی تکبر و غرور کے سبب سے اگرچہ اصل نماز ذمے سے ساقط ہوتی ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا

اسکو ابو داود نے

٣ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار اور روایت ہی عائشہ سے کہی اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کی نہین جاتی نماز بالغہ عورت کی مگر سرپوش سے کہ جسکو معجر کہتے ہین یہہ حکم بی بیون پر ہی اور باندیان ستر عورت مین حکم مرد کا رکھتے ہین رواه ابو داؤد والترمذی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے

٤ وعن ام سلمة انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ پوچھے اُسنے پیغمبر خدا کو اتصلی المرأة فی درع وخمار ولیس علیها ازار کیا نماز پڑہے گی عورت پیراہن اور معجر مین اور نہو اسکے بدن پر ازار قال فرمایا حضرت نے پڑہا جاے اذا كان الدرع سابغا جسوقت کہ ہو پیراہن اسکی تمام یعنے دراز ہو ایسی کہ یغطی ظهور قدميها ڈہانپے اُسکے پانون کے پیٹھ کو رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وذكر جماعة وقفوه على ام سلمة اور ذکر کیا ابو داؤد نے ایک جماعت کو ائمہ حدیث سے کہ موقوف کئے ہین انہون نے اس حدیث کو ام سلمہ پر اور بولے ہین کہ یہہ حدیث قول ام سلمہ کا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین

٥ وعن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن السدل في الصلوة اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا نے منع کیا سدل سے نماز مین سدل وہ ہی کہ کپڑا سر اور کاندہون پر ڈالے اور اطراف اسکے اپنے اطرف چھوڑ دیوے اور ردا اور قبا کاندہون پر ڈالنا اور آستین نہ پہننا بھی سدل مین داخل ہی وان يغطي الرجل فاه اور منع کیا ہی منہہ اپنا ڈہانپنے سے مرد کو کپڑے یا ہاتھ سے رواه ابو داؤد والترمذي روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے

٦ وعن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود اور روایت ہی شداد بن اوس سے جو صحابی ہی کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو تم یہود کی فانهم لا يصلون في نعالهم ولا خفافهم کس لئے کہ وے نماز نہین پڑہتے ہین نعلون اور موزون مین رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وعن ابي سعيد الخدري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اُسنے اسی اثنا مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اپنے یارون کے ساتھ اذ خلع نعليه یک بیک نکال ڈالے حضرت نے اپنے نعلین کو فوضعهما عن يساره اور رکھی اسکو اپنے واہنے طرف فلما راى ذلك القوم جب دیکھے یہہ صحابہ نے القوا نعالهم نکال ڈالے اپنے نعلون کو فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته پس جب تمام کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو قال ما حملكم

باب الستر

عَلَی اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ فرمایا کیا چیز رکھی تمکو کہ ڈال دیئے تم اپنے نعلون کو قَالُوْا رَاَیْنَاكَ اَلْقَیْتَ نَعْلَیْكَ
عرض کئے سب نے دیکھے ہم آپ کو کہ ڈال دیئے آپ نے اپنے نعلین کو فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا پس ڈال دیئے ہمنے
بھی اپنے نعلون کو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب فرمایا رسول خدا نے اِنَّ جِبْرَئِیْلَ
اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْہِمَا قَذَرًا تحقیق آیا مجھ پاس جبرئیل نے اور خبر دی مجھکو کہ نعلین مین پلیدی ہی اِذَا
جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ پس چاہئے کسو نے تم سے کہ آوے مسجد کو چاہئے کہ دیکھے فَاِنْ رَاٰی
فِیْ نَعْلَیْہِ قَذَرًا پس اگر دیکھے نعلین مین اپنے پلیدی کو فَلْیَمْسَحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْہِمَا پس چاہئے کہ
مسح کر دیوے پلیدی کو اور پڑہے نماز نعلین سے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارَمِیُّ روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْہِ عَنْ یَمِیْنِہٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا
پیغمبر خدا نے جب پڑہے کوی تم سے نماز پس چاہئے کہ رکھے نعلین کو اپنے داہنے طرف وَلَا عَنْ یَسَارِہٖ
اور چاہئے کہ نہ رکھے اپنے بائین طرف فَتَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِہٖ پس ہوگا سیدھے طرف اسکے غیر کے
یعنے اگر نعلین کو اپنے بائین طرف رکھے تو جو شخص کہ اسکے بائین طرف کھڑا ہوگا اسکے داہنے طرف واقع ہوگی
جب اسنے اپنے نعلین اپنے سیدھے طرف رکھنا گوارا نہ رکھے تو غیر کے داہنے طرف رکھنا کیونکر روا رکھے
اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ اَحَدٌ مگر یہہ کہ نہو جانب چپ مین اسکے کوی دوسرا وَلْیَضَعْہُمَا بَیْنَ
رِجْلَیْہِ اور چاہئے کہ رکھے نعلین کو درمیانے اپنے دونون پانون کے وَفِیْ رِوَایَۃٍ اور ایک روایت
مین یون آیا ہی اَوْ لِیُصَلِّ فِیْہِمَا یا چاہئے کہ نماز پڑہے نعلین پہنے ہوے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ابوداود نے وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ اور روایت کیا ابن ماجہ نے اس حدیث کو دوسرے لفظ سے

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اُسنے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ پس دیکھا مین کہ نماز پڑہتے تھے حضرت نے حصیر پر یَسْجُدُ عَلَیْہِ سجدہ کرتے
تھے اس پر اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑہنا اور سجدہ کرنا کسی چیز پر جو حایل ہو اسکے اور زمین کے درمیانے درست
ہی قَالَ وَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِہٖ کہا ابوسعید خدری نے اور دیکھا مین رسول
خدا کو کہ نماز پڑہتے تھے ایک کپڑے مین جس حال مین کہ بدھی کے طرح اوڑہے ہوے تھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اور روایت ہی عمرو
ابن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عمرو کے دادے سے قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

[illegible]

[illegible]

وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا کہا اُسنے دیکھا مین پیغمبر خدا کو کہ نماز پڑہتے تھے کبھو پابرہنہ اور کبھو نعلین پہنے ہوے رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے جو تابعین سے ہی قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِي اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ کہا اسنے نماز پڑہا تھا جابر بن عبداللہ انصاری صحابی نے ازار سے کہ تحقیق باندہا تھا اسکو اپنی گردن کی طرف ازار ایک چادر ہی کہ جسکو کمر مین باندہتے ہین جابر نے اسکو گردن تنگ چڑہا کر باندہا تھا اور اسی سے نماز پڑہا وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ اور کپڑے اسکے رکھے ہوے تھے سہ پایہ پر فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تب کہا اسکو کسی کہنے والے نے تُصَلِّي فِي اِزَارٍ وَاحِدٍ نماز پڑہتا ہی تو ایک ہی ازار سے باوجود اسکے کہ تیرے کپڑے حاضر ہین فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ پس کہا جابر نے نہین کیا مین یہہ مگر اسواسطے کہ دیکھین مجھکو جاہل تجھ سے اور سمجھین کہ ایک ہی کپڑے سے نماز پڑہنا جایز ہی اور خلاف سنت کا نہین ہی وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کون تھا ہم سے کہ تھے اسکو دو کپڑے زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے جو مشہور صحابی اور وحی کے کاتب اور قرآن کے حافظ تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اسکو سید المسلمین کہتے تھے کہا اُسنے نماز پڑہنا ایک کپڑے مین سنت ہی كُنَّا نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تھے ہم کہ کرتے تھے اسکو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا اور عیب نرکھا جاتا تھا ہم پر فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ اور کہا ابن مسعود نے نہین نماز پڑہتے تھے ایک کپڑے مین مگر جسوقت کہ تھے کمی کپڑون مین فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى پس جب کشادہ کیا اللہ نے روزی پس نماز پڑہنا دو کپڑون مین افضل ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ السُّتْرَةِ

یہہ باب ہی بیان مین سترہ کے سترہ اسکو کہتے ہین جو نمازی آڑ کر لیوے اپنے سامھنے کہ کوی آگے سے جاوے گنہگار نہووے مثل دیوار یا جھاڑ یا لکڑی کے اور درازی اسکی کم گز سے اور موٹاپا کم انگلی سے نہووے

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے تھے صبح کو طرف مصلاے عید کے وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ اور آگے رسول خدا کے لیجاتے تھے عنزہ عنزہ نام ہی چھوٹے نیزے کا جس مین بھال ہوتی ہی اور وہ تین ہاتھ کی ہوتی ہی

وتُنصبُ بالمصلّٰی بَیْنَ یَدَیْهِ اور گاڑا جاتا تها [illegible] حضرت کے ستره [illegible] فیصلّی اِلَیْهَا پس نماز
پڑھتے تھے طرف اسکے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ ٢ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ اور روایت ہی ابی جحیفہ صحابی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ اور حضرت نے تھے ابطح مین جو ایک وادی ہی نزدیک مکے کے
راہ مین منا کے فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ تھے حضرت نے سرخ ڈیرے مین چمڑے کے وَرَاَیْتُ بِلَالًا
اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور دیکھا مین بلال کو کہ لیا پانی باقی رہا ہوا وضو سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ اور دیکھا مین
لوگون کو کہ شتابی کرتے تھے وہ پانی لینے کے لئے فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَیْاً تَمَسَّحَ بِهٖ پس جو کہ پایا اس پانی
سے تھوڑا مسح کر لیا اور ملا اسکو اپنے پر وَمَنْ لَمْ یُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِهٖ اور جو
کوی نپایا اس پانی کو ملا منہہ اور بدن پر اپنے ہاتھ اپنے یار کا ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً بعد اسکے
دیکھا مین نے بلال کو کہ لیا نیزہ کو فَرَکَزَهَا اور چپا دیا اسکو زمین مین اور ستره کیا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور باہر آے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا سرخ خطان
رکھنے ہارا جوڑا پہنے ہوے دامن کو اٹھاے ہوے صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ پڑھے حضرت نے
طرف ستره کے لوگون کے ساتھ دو رکعت نماز وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ
الْعَنَزَةِ اور دیکھا مین لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتے اور جاتے تھے آگے سے ستره کے پس معلوم ہوا
کہ بعد کھڑا کرنے ستره کے لوگ وغیرہ گذر کرنے سے نماز مین کچھ خلل نہین اور جانے والا بھی گنہ گار نہین ہوتا ہی مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ ٣ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ اور روایت ہی نافع سے اسنے ابن عمر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بٹھاتے تھے اونٹ کو اپنے سواری کی طرف قبلے کے فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا اور نماز پڑھتے تھے طرف اونٹ
کے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث مین یہان تک وَزَادَ الْبُخَارِیُّ اور زیادہ
کیا بخاری نے اس عبارت کو قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّکَابُ کہا ابن نافع نے پوچھا مین ابن عمر سے
خبر دے مجھکو کہ جب اونٹان چرائی کو اور پانی پینے کو جاتے تھے تب حضرت نے کس چیز کے طرف نماز پڑھتے
تھے قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلَ بولا ابن عمر نے لیتے تھے حضرت نے کجاوے اونٹ کے فَیُعَدِّلُهٗ
فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِهٖ اور سیدھے رکھتے تھے اسکو پس نماز پڑھتے تھے حضرت طرف اسکی لکڑی اخیر کجاوے کے
آخرت کہتے ہین اس لکڑی کو جسکو ٹیکا لگاتا ہی اونٹ کا سوار اور وہ لکڑی بلند ہوتی ہی اسکو ستره بنا کر

نماز پڑھتے تھے **وعن** طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا وضع احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت رکھے کوی ایک تم سے آگے اپنے مانند پچھلی لکڑی اونٹ کے کجاوے کے
فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك پس چاہئے کہ نماز پڑہے اور خوف نہین اسکو جسنے گذر کیا اسکے
آگے سے اور گناہ نہین ہوتا رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابي جهيم قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ابی جہیم صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه اگر جانتا گذر کرنے والا
نماز پڑہنے ہارے کے آگے سے کہ کیا گناہ ہی اپنے پر لكان ان يقف اربعين البتہ کھڑا رہ جاتا وہ
چالیس تک خيرا له من ان يمر بين يديه بہتر ہی اسکے لئے گذر کرنے سے آگے سے نماز پڑہنے
ہارے کے قال ابو النضر بولا ابو نضر نے جو راویون سے اس حدیث کے ہی لا ادري قال اربعين
يوما او شهرا او سنة نہین پاتا ہون مین کہ بولا ابو جہیم نے چالیس روز یا چالیس مہینے یا چالیس برس اور
دوسرے حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ چالیس برس کہا ہی متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا صلى احدكم الى شيء يستره من
الناس جب نماز پڑہے کسو ایک نے تم سے طرف کسی چیز کے جو چھپا دیوے اسکو لوگون سے یعنے سترہ کھڑا
کرکر نماز پڑہے فاراد احد ان يجتاز بين يديه پس چاہے کسو نے کہ گذر کرے آگے سے یعنے درمیانے
اسکے اور سترہ کے جانا چاہے فليدفعه فان ابى فليقاتله پس چاہئے کہ دور کرے اور نکال دیوے
اسکو پس اگر انکار کرے چلے جانے سے تو کشتی کرے اسکے ساتھ اور ایک مین آیا ہی فليقتله پس چاہئے کہ مار ڈالے
اسکو فانما هو شيطان کیونکہ وہ شیطان ہی یعنے کام شیطان کا کرتا ہی یا شیطان ہی انسان کا کہ شریر
لوگ کو شیطان الانس کہتے ہین هذا لفظ البخاري یہہ لفظ بخاری کا ہی ولمسلم معناه اور مسلم کو
معنے اسکے اور لفظ دوسری ہی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقطع الصلوة
المرأة والحمار والكلب باطل کرتی ہی نماز کو عورت اور گدہا اور کتا جب گذرین آگے سے نماز
پڑہنے ہارے کے ويقي ذلك مثل مؤخرة الرحل اور باقی رہتا ہی یہہ رکھنے سے مثل لکڑی آخر
کجاوے کے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے جمہور علما صحابہ وغیرہ سے متفق ہین ہر چیز اور سترہ کی

باب السترة

مصلی کے آگے سے گذر کرنے سے نماز باطل نہین ہوتی لیکن اِس حدیث اور اسکے مانند دوسری احادیث سے مراد تاکید ہی سترہ کھڑا کرنے مین کہ
روبرو نمازی کے کوئی آنے سے دل نمازی کا اِدہر اُدہر مشغول ہوگا اور حضور دل جاتا رہیگا خصوص اُن تین چیزین مین عورت مین تو ظاہر ہی گدہا اِسلئے
کہ اُسکے پاس شیاطین کثرت سے رہتے ہین اسی واسطے جب گدہا پکارے تب تعوذ پڑہنا مستحب ہی اور کتا سبب سے
کمال نجاست کے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ
اور روایت ہی بی بی عائیشہ رض سے کہی اُسنے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہتے تھے رات کو وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ اور مین لنبی لیتی رہتی درمیانے حضرت کے اور درمیانے قبلے کے كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ
جیساکہ پڑا رہتا ہی جنازہ میت کا آگے نماز پڑہنے ہارون کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اُسپر
وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے آگے آیا
مین سوار ہوکر گدہی پر وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ اور مین اس روز مین بیشک نزدیک پہنچا تھا
ایام بلوغ کے وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتے تھے لوگون کے ساتھ منا مین اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ نہ طرف دیوار کے کہ سترہ ہو۔ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ
بَعْضِ الصَّفِّ پس چلا گیا مین آگے بعضی صف نماز کے فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ پس اترا مین
اور چھوڑ دیا مین گدہی کو چرنے وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ اور داخل ہوگیا مین
صف مین نماز کے پھر انکار نہین کیا اس سے مجھ پر کسو نے مین نابالغ رہنے کے سبب سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اُسپر

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑہے تم سے پس چاہیئے کہ مقابل کرے اپنے
منہہ کے کسی چیز کو دیوار یا جھاڑ یا کھام وغیرہ کو فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ پس اگر نہ پاوے تو پس چاہیئے
کہ کھڑا کرے اپنی لاٹھی کو فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا اگر نہووے ساتھ اسکے عصا پس
چاہیئے کہ کھینچے ایک خط زمین پر ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ بعد اسکے نقصان نہین دیتا اسکو جو کہ گذریگا
آگے اُسکے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جاننا چاہیئے کہ خط
کھینچنا قدیم قول ہی امام شافعی اور امام احمد کا اور بعضے مشایخ ہمارے متاخرین سے بھی اسکے قایل ہین
اور نزدیک اکثر مشایخ ہمارے اور نزدیک امام مالک کے خط معتبر نہین ہی اور امام محمد کہتے ہین خط
نہ کھینچنا چاہیئے اور امام شافعی بھی اپنے نئے قول مین خط کی نفی کرگئے ہین اور حدیث جو اس باب مین آئی
ضعیف ہی کرکے کہے ہین **وعن** سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے کوی ایک تمہارا طرف سترہ کے فَلْيَدْنُ مِنْهَا پس چاہیے کہ نزدیک
کھڑے رہے سترہ کے سجدے کے موافق جا چھوڑ کر لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ نہ کاٹ دیوے
شیطان اسپر نماز کو اُسکے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ۳ وَعَنِ الْمِقْدَادِ
بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ
وَّلَا شَجَرَةٍ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہا اُسنے نہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے
ہوے طرف لکڑی اور نہ طرف کھام کے اور نہ طرف جھاڑ کے اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ
مگر یہہ کہ کرتے اسکو بہون پر اپنے واہنی یا بائین وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا اور قصد نہین کرتے اسکو کہ مقابل
اپنے دونون آنکھ کے واقع ہوتا مشابہت سے بتون کی عبادت کے دور ہو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت
کیا اسکو ابوداؤد نے ۴ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہا اسنے کہ آیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس اور ہم صحرا مین تھے جو ہمارے لئے تھا اور ساتھ اُنکے عباس تھے عرب کی
عادت ہی کہ شہر سے نکل صحرا مین ڈیرا دیکر چند روز اقامت کرتے ہین اور ہر جماعت کے واسطے صحرا علیحدہ علیحدہ
مقرر رہتا ہی پس رسول خدا جس صحرا مین لوگ عباس کے تھے تشریف لاے فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ
بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ پھر نماز پڑہے حضرت نے صحرا مین کہ نہتا آگے حضرت کے سترہ اس سے معلوم ہوا سترہ
رکھنا واجب نہین بلکہ اگر گذرگاہ لوگون کا ہو تو مستحب ہی وَحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ
يَدَيْهِ اور ایک گدھی تھی ہماری اور ایک کتی کھیلتے تھے آگے حضرت کے نماز مین فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ
اور خوف نہین کئے حضرت نے اس سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابوداؤد
اور نسائی نے مثل اُسی کے ۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے باطل نہین کرتی نماز کو کوئی چیز جو گذرے آگے مصلی کے وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ اور نکال دو
جس قدر کر سکتے ہو تم فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ کیونکہ وہ گذر کرنے والا شیطان ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ رضـ
قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی حضرت عائشہ
سے کہی اُسنے کہ تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ اور حال انکہ

دونون پانون میرے سامنے قبلے طرف تھے اس جناب کے یعنے سجدے کی جگہہ پر آپکے فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ
رِجْلَیَّ پھر سجدہ کرتے ہاتھ رکھتے مجھہ پر پس کھینچ لیتی مین اپنے دونون پانون کو وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا
اور جب کھڑے رہتے لنبے کرتی مین پانون کو قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ اور بولی
بی بی عایشہ رضؓ نے گھران مین ہمارے اُن دونون چراغ نتھا گویا بی بی عایشہ نے عذر بیان کرتے ہین اپنے پانون
لنبے کرنیکا سجدہ گاہ پر حضرت کے سبب سے اندھیری اور چراغ نہونے کے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر وَعَنْ ۲ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
جانتا کوی تم سے کہ کیا گناہ ہی اُسکو فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْهِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلٰوةِ گذر کرنے مین
اپنے بھائی کی نماز کے چوڑائی مین كَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَةَ عَامٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِیْ خَطَا
البتہ کھڑا رہنا سو برس بہتر ہی اسکے واسطے اس قدم سے کہ رکھے اسکو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ ۳ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ اور روایت ہی
کعب احبار سے کہا اُسنے اگر جانتا گذر کرنے ہارا آگے نمازی کے کہ کیا ہی اُسپر گناہ لَكَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِهٖ
خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ البتہ ہووے کہ زمین کے اندر کھینچا جانا بہتر اسکو گذر کرنے سے آگے
نمازی کے وَفِیْ رِوَایَةٍ اَهْوَنُ عَلَیْهِ اور ایک روایت مین خیر لہ کی جگہہ پر اہون آیا ہی یعنے
کھڑا رہنا سو برس تک آسان ہو اُسکو رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنِ ۴ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَةِ اور
روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے ایک تمہارا
بغیر سترہ کے فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَةُ بیشک
توڑتا ہی نماز کو اُسکے گدہا اور سور اور یہودی اور آتش پرست اور عورت وَیُجْزِیْ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا
بَیْنَ یَدَیْهِ عَلٰی قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ اور بس ہی اور کفایت کرتا ہی نماز کو نہ توڑنے مین جب گذر کرے آگے
مصلی کے پتھر پھینکنے کے اندازے پر یعنے پتھر پھینکنے سے جہان گرتا ہی اس مقدار پر کوی نمازی کے آگے
سے گذر کرے تو گناہ کار نہین اور مقدار اسکا تین گز کہے ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو
ابوداود نے

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

یہہ باب ہی بیان مین صفت نماز کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ روایت ہی ابی ہریرہ سے

تحقیق کہ ایک مرد آیا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مین مسجد کے فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ پھر نماز پڑہا اس شخص نے اور اس مین رعایت تعدیل ارکان کی اور قومہ اور جلسہ خوب نہین کیا بعد اسکے آیا اور سلام کیا رسول خدا پر فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ پھر فرمایا حضرت نے وعلیک السلام پھر جا اور نماز پڑھ کیونکہ تحقیق تو نے نماز نہین پڑہا فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ تب پھر گیا اور نماز پڑہی پھر آیا اور سلام کیا انکو فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ تب فرمایا وعلیک السلام پھر جا اور نماز پڑھ پھر تحقیق تو نے نماز نہین پڑہی فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا پس عرض کیا اس شخص نے تیسرے بار یا تیسرے بار کے بعد یعنے چوتھے بار عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سکھا و مجھکو نماز ای رسول خدا کہ کس طرح پڑھون فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ تب فرمایا رسول خدا نے جب چاہے تو کہ کھڑا رہے نماز کے لئے پس پورا کر وضو ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ پھر منھہ کر قبلے کی طرف اور تکبیر کہو ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پھر پڑھ جو کچھ کہ یاد ہو تجھکو قرآن سے ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا بعد اسکے رکوع کر یہان تک کہ آرام لیوے تو رکوع مین ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا بعد اسکے اٹھا سر یہان تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا پھر سجدہ کر یہان تک کہ آرام پاوے تو سجدے مین ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر سر اٹھا یہان تک کہ آرام پاوے تو بیٹھنے مین ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا پھر سجدہ کر یہان تک کہ آرام پاوے تو سجدے مین ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر سر اٹھا یہان تک کہ آرام لیوے تو بیٹھنے مین اس بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہین نزدیک امام شافعی کے سنت ہی کہ بعد دو سجدون کے بیٹھنا اور بعد اسکے دوسری رکعت کے واسطے کھڑا رہنا وَفِیْ رِوَایَةٍ اور ایک روایت مین ثم ارفع حتی تطمئن جالسا کی جگہہ مین آیا ہی کہ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا پھر اٹھا سر یہان تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو یعنے دوسری رکعت کے لئے ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا بعد اسکے کر یہہ جو مذکور ہوا اپنی تمام نماز مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر امام شافعی اور امام احمد و ابو یوسف توقف رکوع و سجود مین اور قومہ اور جلسے مین فرض ہی کہتے ہین اور اس بات پر اس حدیث کو دلیل لاتے ہین کیونکہ رسول خدا نے اس شخص کو فرمایا کہ تو نماز نہین پڑہا پھر پڑھ یہہ علامت فرضیت کی ہی اگر تعدیل ارکان و قومہ و جلسہ فرض نہوتا تو اسکے چھوڑ دینے سے نماز کو نہ دھراتا اور امام ابو حنیفہ و محمد کہتے ہین توقف کرنا رکوع و سجود مین واجب ہی اور قومہ اور جلسہ سنت ہین اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آخر مین اس حدیث کے

روایت سے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہی کہ رسول خدا نے فرمایا جب تمام کیا تو نے اسکو تمام ہوی نماز تیری اور اگر کم کیا تو اُس سے کم کیا تو نے اپنی نماز کو یہہ علامت واجب اور سنت کی ہی کیونکہ عمل بغیر انکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ حضرت نے جو کچھ حکم فرمایا اُس شخص کو نماز دوہرانے کا اس واسطے تھا کہ نماز اُسکی بغیر کراہیت اور نقصان کے ادا ہووے اگر نماز اسکی باطل ہوتی تو پہلے ہی بار اسکو منع فرماتا واللہ اعلم ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ اور روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کرتے نماز کو تکبیر تحریمہ سے وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور شروع کرتے قرات کو سورۂ الحمد سے گویا کہ نام اسی سورے کا الحمد ہوا ہی یہہ کلمہ شروع مین اسکے آنے سے وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ اور تھے حضرت نے جب رکوع کرتے بلند نہین کرتے اپنے مبارک سر کو اور پست بھی نہین کرتے وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ اور لیکن نگاہ رکھتے میانہ بلندی اور پستی مین اور برابر رکھتے پیٹھ اور گردن کو وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا اور تھے حضرت جب اُٹھاتے اپنے سر کو رکوع سے سجدہ نہین کرتے یہان تک کہ سیدھا کھڑا رہتے جسکو قومہ کہتے ہین وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا اور تھے حضرت جب سر اُٹھاتے اپنا سجدے سے دوسرا سجدہ نہین کرتے یہان تک کہ برابر بیٹھتے وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ اور تھے حضرت نے پڑہتے بعد ہر دو رکعت کے التحیات کو وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اور تھے بچھاتے بائین پانون کو اپنے اور اسپر بیٹھتے اور کھڑا کرتے اپنے داہنے پانون کو اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قعدۂ اول اور آخر مین اسیطرح بیٹھتے تھے اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہی ہی اور حدیث مین ابوحمید کے آیا ہی کہ قعدۂ اولی مین بائین کو بچھاتے تھے قعدہ آخر مین تورک کرتے اور یہہ قول امام شافعی کا ہی اور تورک کی دو صورت بیان کئے ہین پہلی یہہ ہی کہ داہنا پانون کھڑا کرین اور بائین پانون کو داہنے ران کے نیچے لاوین اور دونون چوتڑ زمین پر رکھین دوسری یہہ کہ بچھاوین بائین پانون کو اور داہنے پانون کو کھڑا کرین اور باہر نکالین دونون پنجون کو پانون کے نیچے سے ناؤن کے سیدھے طرف اور دونون چوتڑین زمین پر رکھین وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ اور حضرت نے منع کرتے تھے عقبۂ شیطان سے کہ بالاتفاق نماز مین مکروہ ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ دونون چوتڑون کو زمین پر لگاوین اور دونون پنڈریونکو کھڑا کر اور دونون پانون کو زمین پر رکھین اور طیبی کہا کہ عقبہ یہی وہ کہ دونون سرین کو دونون ایڑیون پر رکھنا

باب صفة الصلوة

وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ اور منع کرتے تھے حضرت بچھانے سے مرد اپنے دونون ہاتھ کے ہڈیون کو سجدے کے وقت پر جیسا کہ درندے بچھاتے ہین اپنے ہاتھون کو یہہ حکم مردون پر ہی عورتین کو چاہئے کہ ہاتھون کو بچھاوین وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ اور تھے حضرت ختم کرتے نماز کو سلام سے وہ فرض ہی امام شافعی کے پاس اور واجب ہی نزدیک ہمارے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۳ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی حمید انصاری سے جو بنی ساعدہ سے ہی کہا اسنے کہ ایک جماعت مین سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مین خوب یاد رکھنے والا ہون نماز کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ دیکھا مین نے انکو جب تکبیر تحریمہ کہتے کرتے اپنے دونون ہاتھ مقابل اپنے دونون کاندھون کے یہہ مذہب ہی امام شافعی کا ہمارے مذہب مین کان کی لولکی تک ہاتھ اٹھایا چاہئے اور یہہ بھی حدیثون مین آیا ہی وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ اور جب رکوع کرتے مضبوط رکھتے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون زانون پر رکوع مین انگلیون کو کشادہ رکھا چاہئے اور سجدے مین ملا کر اور وقت تکبیر تحریمہ اور التحیات کے انکے حال پر چھوڑ دیا چاہئے ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ اور خم کرتے اپنی پیٹھ کو فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ پھر جب اٹھاتے اپنے مبارک سر کو کھڑے ہوتے یہان تک آجاوین پیٹھ کے سب ہڈیان اپنی جگہہ پر فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا پھر جب سجدہ کرتے رکھتے اپنے دونون ہاتھون کو زمین پر مقابل منہہ کے نہین بچھانے والے ہاتھون کو زمین پر اور نہ ملانے والے انکو پہلو مین بلکہ ہتھیلیان اور انگلیان کو زمین پر رکھتے اور بازؤن کو ران سے کشادہ رکھتے کہ اگر بکری کا چھوٹا بچہ چاہے تو ان مین سے چلا جاوے وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ اور قبلے کی طرف رکھتے انگلیون کو اپنے دونون پاؤن کے سجدے کی حالت مین فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اور جب بیٹھتے بعد دو رکعت کے تشہد کے واسطے جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى بیٹھتے تھے اپنے بائین پاؤن پر اور کھڑا کرتے داہنا پاؤن فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ پھر جب بیٹھتے آخری رکعت مین واسطے قعدۂ اخیر کے قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى آگے نکالتے اپنا بایان پاؤن اور کھڑا کرتے دوسرا یعنے داہنا وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ اور بیٹھتے اپنے سرین پر رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اُٹھاتے تھے اپنے دونون ہاتھون کو برابر اپنے دونون مونڈہون کے جب شروع کرتے نماز وَاِذَا كَبَّرَ
لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اور جب تکبیر کہتے رکوع کے واسطے اور جب
سر اٹھاتے اپنا رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھ کو اسیطرح یعنے مونڈہون تک وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یعنے سنا اللہ نے جسنے سراہا اور قبول کی
دعا اسکی ای رب میرے تیرے ہی واسطے لایق ہی سب تعریف وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ
اور نکرتے تھے حضرت نے اسکو سجدون مین یعنے سجدے مین جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت
تب ہاتھون کو اٹھانا چنانچہ بعضے شافعی یہہ بھی کرتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اِس پر وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی نافع
سے تحقیق ابن عمر تھے جب داخل ہوتے نماز مین كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ تکبیر کہتے اور اٹھاتے اپنے ہاتھ وَاِذَا
رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ اور جب رکوع کرتے اٹھاتے اپنے ہاتھ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ
يَدَيْهِ اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے اپنے دونون ہاتھ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ
اور جب کھڑا ہوتے بعد دو رکعت کے اٹھاتے اپنے دونون ہاتھ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پہنچایا ابن عمر نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا اسنے کہ تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے اٹھاتے تھے اپنے دونون ہاتھ کو حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا
اُذُنَيْهِ یہان تک مقابل کرتے تھے دونون ہاتھ کو اپنے دونون کان کے وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
الرُّكُوْعِ اور جب اٹھاتے تھے اپنے سر کو رکوع سے فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ
پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور کرتے مانند اسی کے یعنے اٹھاتے ہاتھون کو کانون کے برابر وَفِيْ رِوَايَةٍ
اور ایک روایت مین آیا ہی حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ یہان تک کہ اٹھاتے تھے دونون ہاتھ
کو چوٹی دونون کان کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر جاننا چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کے
سوا اسکے دونون ہاتھ اٹھانے مین اختلاف ہی حنفیہ اور شافعیہ کا اور حدیثان دونون طرف آئے
ہین حق وہ ہی کہ دونون صورت ہوے ہین صحابہ سے جسنے جو دیکھا وہ روایت کیا یا یہہ ہی کہ دونو
ہاتھ اٹھانا ابتدا مین تھا آخر مین منسوخ ہوگیا کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

اور شرع

اسلام کے عالم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازم تھے کبھو نماز مین ہاتھ نہین اٹھاتے تھے اور امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی روایت کرتے ہین کہ آپ نے بھی ہاتھ نہین اٹھاتے تھے

وَعَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا اور بھی روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ دیکھا اسنے پیغمبر کو نماز پڑہتے پس جب ہوتے طاق مین اپنی نماز سے یعنے بعد یک رکعت اور تین رکعت کے نہین کھڑے رہتے یہانتک کہ برابر بیٹھتے یعنے سجدے سے سر اٹھاے بعد بیٹھتے بعد اسکے کھڑے رہتے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے اِسکو جلسۂ استراحت کہتے ہین یہہ امام شافعی کے یہان سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہہ سبب سے عذر اور حاجت کے ہوگا جیسا ضعف وغیرہ

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہ دیکھا اُسنے پیغمبر خدا کو کہ اُٹھاے اپنے دونون ہاتھ نماز مین داخل ہوتے وقت تکبیر کہے ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ بعد اسکے لپیٹے ہاتھون کو اپنے کپڑے سے شاید ٹھنڈ کے سبب سے ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى پھر رکھتے اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ پھر جب چاہا حضرت نے رکوع کرنے اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ نکالا اپنے دونون ہاتھ کپڑے سے ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ پھر اٹھاے دونون ہاتھ کو اور تکبیر کہے اور رکوع کئے فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ پھر جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ اُٹھاے اپنے دونون ہاتھ کو فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ پھر جب سجدہ کئے سجدہ کئے درمیان دونون ہتھیلیون کے یعنے سر کو سجدے کے وقت درمیان دونون ہاتھ کے رکھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے جو صحابی ہین کہا اسنے کہ تھے لوگون حکم کئے گئے کہ رکھے مرد نے داہنا ہاتھ اپنے بائین ہاتھ پر نماز مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا جب کھڑے رہتے نماز کو يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ تکبیر کہتے جب کھڑے رہتے مراد تکبیر تحریمہ ہی ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب اٹھاتے اپنی پیٹھ کو رکوع سے ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

پھر کہتے کھڑے ہوئے ربنا لک الحمد ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ پھر تکبیر کہتے جب جھکتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ
رَأْسَهٗ پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے اپنا سر ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ
يَرْفَعُ رَأْسَهٗ پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے اپنا سر ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا پھر کرتے یہہ ساری
نماز میں حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ یہان تک کہ پوری کرتے
نماز کو اور تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر بیٹھے بعد مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اس پر اور اس حدیث مین رفع یدین کا ذکر نہین ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ اور روایت ہی جابر سے کہا انہونے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل نماز وہ ہی کہ جس مین دراز ہو قیام کیونکہ مشقت اس مین
زیادہ ہی علما اختلاف کرتے ہین کہ نماز مین قیام افضل ہی یا سجود بعضون نے اس حدیث کی دلیل سے کہتے ہین
قیام افضل ہی اور بعضے کہتے ہین قیام اس واسطے افضل ہی کہ اس مین قرآن پڑھا جاتا ہی اور قرآن
تسبیحون سے افضل ہی اور یہی ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ
عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ اور روایت
ہی ابی حمید ساعدی سے کہا انہونے کہ دس شخص مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مین خوب جانتا ہون
تم مین سے نماز کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالُوْا فَاعْرِضْ بولے صحابہ نے ظاہر کر قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا
مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ بولا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے رہتے نماز کو اٹھاتے اپنے
دونون ہاتھ یہان تک کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونون مونڈھون کے پھر تکبیر کہتے ثُمَّ يَقْرَأُ پھر قرأت
کرتے ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ پھر اٹھاتے اپنے دونون ہاتھ یہان تک
کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونون کاندھون کے ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ پھر رکوع کرتے
اور رکھتے اپنے دونون ہتھیلیون کو اپنے دونون گھٹنون پر ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَأْسَهٗ وَلَا
يُقْنِعُ پھر برابر رکھتے رکوع مین پس نہ نیچے کرتے اپنا سر اور نہ اوپر کرتے بلکہ برابر رکھتے سر اور پیٹھ کو ثُمَّ يَرْفَعُ
رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر اٹھاتے اپنے سر کو اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور اس
حدیث مین ربنا لک الحمد نہین ہی ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا پھر اٹھاتے
اپنے دونون ہاتھ یہان تک کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونون کاندھون کے برابر ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

۲ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر کہتے اللہ اکبر ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا پھر جھکتے زمین پر واسطے سجدے کے فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ
عَنْ جَنْبَيْهِ پس دور رکھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلو سے وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ
اور خماتے اپنے پاؤں کے انگلیوں کو کہ قبلے کی طرف رہیں ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ پھر اٹھاتے اپنا سر سجدے سے
وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا اور خماتے یعنے بچھاتے اپنا بایاں پاؤں اور اسپر بیٹھتے ثُمَّ
يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا پھر برابر کرتے یہاں تک آجاتی ہر ہڈی
اپنے جگہہ پر برابر ثُمَّ يَسْجُدُ پھر سجدہ کرتے یعنے تکبیر کے ساتھ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ
رَأْسَهٗ پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھاتے سر اپنا وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى اور بچھاتے اپنا بایاں پاؤں
فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا اور بیٹھتے اسپر واسطے جلسہ استراحت کے ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى
مَوْضِعِهٖ پھر آرام پاتے یہاں تک کہ آجاتی ہر ہڈی اپنے جگہہ پر ثُمَّ يَنْهَضُ پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے
ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کرتے دوسری رکعت میں اسیطرح جو کئے پہلی رکعت میں
ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ پھر جب کھڑے
رہتے دو رکعت پڑھ کر تکبیر کہتے اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونوں
کاندہوں کے كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ جیسا کہ تکبیر کہے تھے نماز شروع کرتے وقت ثُمَّ يَصْنَعُ
ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ پھر کرتے وہ جو مذکور ہوا باقی نماز میں اپنے حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ
الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ یہاں تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ اس میں سلام ہی اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى
نکالتے بایاں پاؤں اپنا وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اور بیٹھتے سرین پر بائیں طرف کے
ثُمَّ سَلَّمَ پھر سلام پھیرتے قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ بولے صحابہ نے سچ کہا تونے
اسیطرح نماز پڑھتے تھے حضرت رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور دارمی نے وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے
معنی اس کا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث حسن
صحیح ہی وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ اور ایک روایت میں ابی داؤد
کی ابو حمید کے حدیث سے یوں آیا ہی کہ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ پھر رکوع کیا اور رکھا
اپنے دونوں ہاتھ دونوں زانوں پر اپنے كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا گویا وہ پکڑے ہوئے ہیں انکو
وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ اور مانند چلے کے کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو پس دور رکھا انکو اپنے
پہلو سے وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ اور ٹھہرایا

اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھا چاہئے
کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح ہمیشہ کرتے تھے اگر ان دونوں سے ایک کو زمین پر رکھے تو
نزدیک امام ابوحنیفہ کے جائز ہے لیکن مکروہ ہے وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ اور دور کیا اپنے دونوں
ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلو سے وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اور رکھے اپنے دونوں
ہتھیلیاں برابر اپنے مونڈھوں کے وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ
فَخِذَيْهِ اور کشادہ کیا درمیانے اپنے دونوں رانوں کے بغیر لگانے اپنا پیٹ کسی چیز کو اپنے رانوں سے
حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ یہاں تک فارغ ہوے دونوں سجدوں سے پھر بیٹھے فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ
الْيُسْرَى پھر بچھاے اپنا بایاں پاؤں وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ اور سامھنے کیا بیچ داہنے
پاؤں کی اپنے قبلے کی طرف وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى اور رکھا اپنا داہنا ہاتھ اپنے
داہنے زانوں پر وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى اور رکھا اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں
زانوں پر وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ اور اشارہ کیے اپنی انگلی سے یعنے کلمے کی انگلی سے اشہد
ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت وَفِي أُخْرَى لَهُ اور ایک روایت میں ابوداؤد کی یوں آیا ہے کہ وَإِذَا
قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى اور جب بیٹھے
دو رکعت کے بعد بیٹھتے تلوے پر اپنے پاؤں کے اور کھڑا کرتے داہنا پاؤں وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ
أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ اور جب ہوتے چوتھی رکعت میں پہنچاتے اپنی بائیں سرین زمین پر
وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ اور نکالتے اپنے دونوں پاؤں ایک ہی طرف سے
یعنے داہنے طرف ٢ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اور روایت ہے وایل بن حجر سے کہ تحقیق دیکھا اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب کھڑے رہتے طرف نماز کے رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ اٹھاتے اپنے دونوں
ہاتھ یہاں تک ہو سے مقابل دونوں مونڈھوں کے وَحَاذَى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ اور برابر کیا اپنے
دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے ثُمَّ كَبَّرَ پھر اللہ اکبر کہا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا ابو
داؤد نے یہہ حدیث موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے ہے وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ اور ایک روایت میں ابوداؤد
کی یوں آیا ہے کہ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ اٹھاتے اپنے دونوں انگوٹھوں کو لو تک
اپنے دونوں کانوں کے ٣ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے

اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پھر پکڑتے اپنا بایان ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص پس نماز پڑہا مسجد مین ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سلام کیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُہرا اپنی نماز کو بیشک تو نے نماز نہین پڑہا فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ تب عرض کیا اسنے سکھلائیے مجھکو یا رسول خدا کسطرح پڑہون مین نماز قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ فرمایا اسکو رسول خدا نے جب متوجہ ہوا تو نے قبلے کی طرف پس کہہ اللہ اکبر ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ پھر پڑھ سورہ الحمد کا اور پڑھ سورہ دوسرا الحمد کے ساتھ جو چاہے اللہ تعالی کہ پڑہے تو یعنے جس سورے کو کہ خدا پڑہاوے فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ پس جب رکوع کرے تو رکھ اپنے دونون ہتھیلیان اپنے دونون زانون پر وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ اور ٹھہرکے کر رکوع اور آرام پا رکوع مین اور برابر پھیلاوے اپنی پیٹھ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ اور جب اٹھاوے سر رکوع سے پس سیدہی کر اپنی پیٹھ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا اور اٹھا سر اپنا یہان تک آجاوے ہڈیان اپنے جوڑون پر فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ پس جب سجدہ کرے تو نے پھر ٹھہر تو سجدے مین فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى پھر جب اٹھاوے تو سر پھر بیٹھ اپنی بائین ران پر ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ پھر کر اسکو جو مذکور ہوا ہر رکوع اور سجدے مین یہان تک آرام لیوے تو رکوع اور قومہ اور جلسہ مین هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ یہ لفظ مصابیح کا ہی اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے تھوڑی سی تغیر کے ساتھ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت کیا ترمذی اور نسائی نے معنے کو اس حدیث کے وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اور ایک روایت مین ترمذی کی یون آیا ہی کہ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ اور فرمایا رسول خدا نے اس شخص کو جب کھڑا ہو تو نماز کی طرف پس وضو کر كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ جیسا حکم کیا اللہ تعالی نے تجھکو وضو کا ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ پھر اذان کہہ اور اقامت کہہ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ پس اگر ہووے تیرے یاد مین قرآن پڑھ تو وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ اور نہین تو یعنے قرآن سے کچھ یاد نہو تو

حمد کر اللہ کا اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ پڑھ کر رکوع کر اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو اور
سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہے تو نماز جایز ہو جاتی ہی جیسا کسونے ایمان لایا اور وقت
نماز کا پہنچا فرصت قرآن یاد کرنے کی نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے تو صحیح ہی وَعَنِ
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى
مَثْنٰى اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز دو دو
رکعت پڑھنا افضل ہی تَشَهَّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التحیات پڑھنا ہر دو رکعت میں وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ
وَتَمَسْكُنٌ اور عاجزی کرنا اور زاری کرنا اور مسکینی ظاہر کرنا ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا
اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ پھر اٹھاوے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف
سامنے کرنیوالا پیٹھ اپنے ہاتھوں کا اپنے منہہ کی طرف وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اور کہے تو ای
میرے رب ای میرے رب وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا اور جو شخص کہ نہ کیا یہہ جو
مذکور ہوا پس ہی وہ ایسا ایسا کنایہ ہی کہ خوف ہی اس میں نقصان کا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ اور
ایک روایت میں آیا ہی کہ نماز اسکی ناقص ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
الْمُعَلّٰى روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سے قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ کہا
اسنے کہ نماز پڑھا ہمارے لئے ابو سعید خدری نے یعنے امامت کیا ہماری فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ پھر پکار کر کہا
تکبیر حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ جب اٹھانے اپنا سر سجدے سے وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ
رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ اور جب سجدہ کرنے دوسرے بار اور جب سر اٹھانے دوسری رکعت سے
اور کھڑے رہنے واسطے تیسری رکعت کے وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور بولا اسیطرح دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ اور روایت ہی عکرمہ سے کہا اُسنے
نماز پڑہا مین پیچھے ایک بوڑھے کے مکے میں لوگوں نے کہا ہی کہ وہ بوڑھا ابو ہریرہ تھے فَكَبَّرَ
ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً پس تکبیر کہا پکار کر بائیس تکبیر اور یہہ چہار رکعت والی نماز میں ہی
فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ تب کہا مین ابن عباس کو کہ تحقیق یہہ شیخ احمق ہی یعنے جاہل
اور بے خبر ہی کہ تکبیرات پکار کر کہتا ہی فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ پس کہا ابن عباس نے عکرمہ کو
گم کرے تجھکو تیری ماں یہہ دعاے بد ہی سرزنش کے طور پر سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ مُرْسَلاً اور روایت ہی امام زین العابدین علی بن امام حسین سے مرسل قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ کہا اُسنے کہ رسول خدا تکبیر کہتے تھے نماز مین جب جھکاتے اپنا سر رکوع و سجود مین جاتے وقت اور جب اُٹھاتے سر قومہ جلسہ مین فَلَمْ تَزَلْ تِلْکَ صَلٰوتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ پھر ہمیشہ تھی اسیطرح نماز رسول خدا کی یہان تک ملاقات کی اللہ کی یعنے وفات پائے رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی علقمہ سے کہا اُسنے کہ بولا ہمکو ابن مسعود نے اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کیا نماز پڑہون تمہارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے جسطرح حضرت نے نماز پڑہتے تھے فَصَلّٰی وَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً مَعَ تَکْبِیْرِ الْاِفْتِتَاحِ پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھایا اپنے دونون ہاتھ مگر ایکبار ساتھ شروع کی تکبیر کے ساتھ یہہ حدیث آئی ہی رفع یدین نہ کرنے پر جیسا مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ لَیْسَ ہُوَ بِصَحِیْحٍ عَلٰی ہٰذَا الْمَعْنٰی اور کہا ابو داؤد نے نہین ہی وہ صحیح اس معنے پر وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے رہتے نماز کو سامھنے کرتے قبلے کو وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور اٹھاتے اپنے دونون ہاتھ اور کہتے اللہ اکبر رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی وَفِیْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ اور صفون کے آخر مین ایک مرد تھا فَاَسَآءَ الصَّلٰوۃَ بُری طرح پڑھا نماز کو فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر جب سلام پھیرا اُس شخص نے پکارا اُسکو رسو [illegible] یَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ اَلَا تَرٰی کَیْفَ تُصَلِّیْ اے فلانے کیا نہین ڈرتا ہی تو اللہ تعالیٰ سے کسطرح پڑہتا ہی نماز اِنَّکُمْ تَرَوْنَ اَنَّہٗ یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ تحقیق کہ تم گمان کرتے ہو کہ بیشک پوشیدہ ہی مجھ پر کوئی چیز جو تم کرتے ہو وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا

ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حدیث [illegible]
ابن مسعود حسن ہے اور
بہت سے صحابہ و تابعین
اسی کے قائل ہیں اور سفیان
ثوری اور اہل کوفہ
[illegible]
[illegible]

باب ما یقرء بعد التکبیر

مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ قسم ہی اللہ تعالی کی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون اپنے آگے سے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **بَابُ مَا یُقْرَءُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ** یہہ باب ہی بیان مین اسکے جو پڑہا جاوے بعد تکبیر تحریمہ کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَۃِ اِسْکَاتَۃً روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چپ رہتے درمیانے تکبیر اور درمیانے قراوت کے ذرا تک چپ رہنا فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْکَاتُکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَۃِ مَا تَقُوْلُ پھر کہا مین نے قربان ہون تمھارے پر میرے باپ اور مان یا رسول خدا یہہ جو چپ رہتے ہین آپ نے درمیان تکبیر کے اور درمیان قراءت کے کیا کہتے ہین آپ قَالَ اَقُوْلُ فرمایا کہتا ہون مین اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ای پروردگار دوری رکھ بیچ میان میرے اور درمیان میرے گناہونکے جیسا دوری رکھا ہی تو درمیانے مشرق اور مغرب کے اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ای پروردگار پاک کر مجھکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی سفید کپڑا میل سے اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ای پروردگار دہو میرے گناہون کو پانی اور برف اور گار سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اور روایت ہی حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے رہتے نماز کی طرف وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ اور ایک روایت مین کان اذا قام الی الصلوۃ کی جگہہ آیا ہی کہ تھے جب شروع کرتے نماز کبیر ثُمَّ قَالَ اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ متوجہ کیا مین نے اپنا منہہ اسکی طرف جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو مسلمان سچا دین مایل حق کی طرف اور نہین ہون مین مشرکون سے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تحقیق میری نماز اور عبادت اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے واسطے ہی جو صاحب ہی سارے جہان کا لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ نہین ہی کوئی شریک اسکا اور اسکے واسطے حکم کیا گیا ہون اور ہون مین مسلمانونسے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ

رَبِّ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ای پروردگار تو ہی بادشاہ
تصرف والا ملک و ملکوت مین نہین کوئی معبود مگر توہی پروردگار میرا اور مین ہون بندہ تیرا ظلم کیا
مین نے اپنے جان پر قصور سے بندگی کے اور اقرار کیا مین اپنے گناہ پر تو فرمایا ہی جو بندہ اقرار کرے اپنے
گناہ کا تو بخشتا ہون مین اُسکو سو بخش دے مجھکو میرے گناہ سارے اِس واسطے کہ نہین بخشتا
گناہون کو کوئی سوائے تیرے وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِہَا اِلَّا اَنْتَ
وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَہَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَہَا اِلَّا اَنْتَ اور ہدایت کر تو مجھکو بہت اچھی
چال نہین ہدایت کرتا اچھی چلن کوئی سوائے تیرے اور پھیر مجھ سے بُری چال نہین پھیرتا کوئی مجھ سے
بری چال سوا تیرے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ
اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ حاضر ہون تیری خدمت
کو اور مدد کرتا ہون تیرے دین کی اور نیکی تمام تیرے ہاتھ مین ہی اور برائی نہین ہی تیرے نزدیک پہنچانے
والی مین جیتا ہون تیرے سبب سے اور خواہش کرتا ہون تیری طرف بزرگ اور برتر ہی تو معافی
مانگتا ہون مین تیرے سے اور رجوع کرتا ہون مین تیرے طرف وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اور جب رکوع
کرتے حضرت نے کہتے اَللّٰہُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ
سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ای پروردگار تیرے واسطے رکوع کرتا ہون مین
اور تیرے پر ایمان لایا مین اور تیرے پر اسلام لایا مین عاجزی کرتے ہین تیرے واسطے میرے کان
اور آنکھ اور میرا مغز اور میری ہڈی فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ پھر جب اٹھاتے اپنا سر کہتے اَللّٰہُمَّ
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ
شَیْءٍ بَعْدُ ای پروردگار رب میرے تیرے ہی واسطے ہی سراہنا آسمان اور زمین بھر اور جو
انکے درمیان ہی اُس بھر اور اُس چیز بھر جو چاہے بعد اسکے وَاِذَا سَجَدَ قَالَ پھر جب سجدہ کرتے
کہتے اَللّٰہُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ
وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ای پروردگار مین
سجدہ کیا تجھ ہی کو اور ایمان لایا مین تجھ پر اور اسلام لایا مین تیرے واسطے اور سجدہ کیا میرے
منہ نے اُسکو جسنے اُسے پیدا کیا اور صورت دیا اسکو اور چیرا یعنے پیدا کیا آنکھ اسکے اور کان
اسکے برکت والا ہی اللہ بہت بہتر ہی سب پیدا کرنے والون سے ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ
مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَہُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ پھر تھا آخر اسکا جو کہتے حضرت نے درمیانے التحیات

باب ما يقرء بعد التكبير

اور سلام کے یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ای پروردگار بخش مجھکو جو گناہ کہ آگے کیا ہون مین اور پیچھے کیا مینے اور جو کچھ چھپایا مینے اور جو کچھ ظاہر کیا مینے اور جو کچھ زیادتی کیا مینے اور جو کچھ کہ تو زیادہ جانتا ہی مجھسے اور تو ہی ہی آگے کرنے والا عزت اور مرتبے مین دنیا اور آخرت مین اور پیچھے کرنیوالا جاہے نہین کوئی معبود سوا تیرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ اور ایک روایت مین شافعی رح کی یون آیا ہی وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ اور برائی نہین ہی تیری طرف اور ہدایت کیا گیا وہ جسکو تونے ہدایت دیا زندہ ہون مین تجھسے اور تیرے طرف رجوع کرنے والا ہون نہین ہی نجات تیرے قہر سے اور نہین ہی پناہ مگر تیرے ہی جناب کی طرف تو بڑی برکت والا ہی

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق آیا ایک شخص اور داخل ہوا صف مین وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ اور تحقیق کہ چڑہا تھا اسکو دم فَقَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ تب کہا اس مرد نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ کو تعریف بہت پاک برکت کئے گئی اس مین فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ پہر جب پڑھ چکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فرمایا کون تم مین تھا بولنے ہارا یہہ باتین فَأَرَمَّ الْقَوْمُ پہر چپ رہ گئے لوگ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ پہر پوچھا رسول خدا نے کون تھا تم مین سے بولنے والا ان باتونکو فَأَرَمَّ الْقَوْمُ پہر چپ رہ گئے لوگ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا پہر پوچھا رسول خدا نے کون تم مین سے تھا کہنے ہارا ان باتون کا تحقیق کہ اسنے نہین کہا گناہ کی بات فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا تب کہا ایک مرد نے کہ آیا مین اور تحقیق چڑھ گیا تھا مجھکو دم پس کہا مینے یہہ کلمات فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا تب فرمایا حضرت نے تحقیق کہ دیکھا مین بارہ فرشتون کو جلدی اور سبقت کرتے تھے کہ کون ان مین سے اوپر لیجاوے ان کلمات کو اللہ تعالی کے جناب مین قبولیت کے مقام مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہی اسنے کہ تھے

باب ما يقرء
بعد التكبير

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شروع کرتے نماز کو قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ کہتے پاکی سے یاد کرتا ہون مین تجھکو ای پروردگار تعریف
مین تیرے بڑی برکت والا ہی نام تیرا اور بڑی ہی سلطنت تیری نہین کوی معبود سوای تیرے رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابو سعید خدری سے
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث
ہی کہ نہین پہچانتے ہین ہم اسکو مگر روایت سے حارثہ کے وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ
اور تحقیق کلام کیا جاتا ہی حق مین حارثہ کے طرف یاد اسکے یعنے حارثہ کا یاد اور حافظہ حدیث مین
قوی نہین ہی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق دیکھا اسنے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو نماز پڑھتے فرض نماز تھی یا نفل نماز قَالَ کہے حضرت نے بعد تکبیر تحریمہ کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللہ بہت بڑا ہی جیسا کہ حق ہی اللہ بہت بڑا ہی جیسا کہ
حق ہی اللہ بہت بڑا ہی جیسا کہ حق ہی بڑے ہونیکا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيْرًا اور تعریف ہی اللہ کو بہت اور تعریف ہی اللہ کو بہت اور تعریف ہی اللہ کو بہت وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہون مین اللہ تعالی کو صبح و شام تین بار کہے
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ پناہ ڈھونڈھتا ہون خدا کی شیطان
سے اسکے تکبر سے اور اسکے سحر سے اور اسکے وسوسے اور خطرات سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ولیکن ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا
کا اور ذکر کیا حدیث کے آخر مین لفظ من الشیطان الرجیم کا اور عمر رضی اللہ عنہ سے راوی نے بیان
ان تین لفظ کے معنے کا کرتا ہی وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ
اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نفخ شیطان کا تکبر ہی اور نفث اسکا شعر ہی اور ہمزہ اسکا جنون ہی
۳ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَكْتَتَيْنِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے تحقیق کہ اسنے یاد رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے دو سکتے یعنے دو خاموشی جو نماز مین کرتے تھے سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ ایک سکتہ جب تکبیر کہتے

باب ما یقرا بعد التکبیر

اور بعد اسکے دعاے افتتاح پڑھتے سکتہ اس جگہہ آہستہ پڑھنے کے معنے پر ہی نہ کہ خاموش رہنے کے وَسَكْتَةً
إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ اور دوسرا سکتہ جب فارغ ہوتے
پڑھنے سے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے فَصَدَّقَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اور مان لیا اور قبول کیا
اسکو ابی بن کعب نے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ اور روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مثل اسکے وَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے
رہتے دوسری رکعت سے اِسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ شروع کرتے
پڑھنا الحمد للہ رب العالمین سے اور نہ چپ رہتے دعاے استفتاح پڑھنے کے واسطے هٰكَذَا فِي صَحِيحِ
مُسْلِمٍ اسیطرح ہی حدیث مین صحیح مسلم کے وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِي أَفْرَادِهِ اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے
افراد مین مسلم کے وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ اور اسیطرح ذکر کیا جامع الاصول نے
فقط مسلم سے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ پھر کہتے کہ تحقیق
نماز میری اور عبادت میری اور جینا میرا اور موت میری اللہ ہی کے واسطے ہی جو صاحب ہی سارے جہان کا
نہین ہی کوئی شریک اسکا اور اسی بات کا حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا اَللّٰهُمَّ
اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ
الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ وَلَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ای پروردگار ہدایت کر مجھکو واسطے بہترین عملون
کے اور بہترین چالون کے نہین چلاتا اچھی چال مگر تو اور بچا مجھکو برے اعمال سے اور برے چال سے نہین
بچاتا کوئی برے چالون سے مگر تو رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَعَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ
اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے رہتے نفل نماز
پڑھنے کہتے اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ اللہ اکبر متوجہ کیا مین اپنا منہہ طرف اسکے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو ایک طرف کا

ہو گئے اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ جَابِرٍ اور ذکر کیا حدیث کو مانند
جابر کے اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مگر یہہ کہ محمد بن مسلمہ کہا اور میں ہوں مسلمانوں میں سے ثُمَّ
قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ پھر کہا ای پروردگار تو ہی ہی
بادشاہ پاکی بولتا ہوں تیری اور سراہتا ہوں تجھکو ثُمَّ يَقْرَاُ پھر قرات پڑھے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت کیا اسکو نسائی نے **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ** یہہ باب ہی قرات پڑھنے
کا نماز میں **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ روایت ہی عبادہ
بن صامت سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی نماز اسکو جسنے نہ پڑہا شروع کتاب کا
یعنے سورہ الحمد کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
اور روایت میں مسلم کے آیا ہی لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ نہیں نماز اسکو جسنے نہیں پڑہا ام القرآن کو ام القرآن
نام ہی سورہ فاتحہ کا فَصَاعِدًا پس پڑہے زیادہ سورہ فاتحہ سے یعنے سورہ فاتحہ کا البتہ پڑہنا چاہئے اسی پر
موقوف نہیں بلکہ اور بھی زیادہ سورہ فاتحہ پڑہنا ہی ۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ اور
روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑہے نماز نہ پڑہے
اس میں سورہ الحمد کا پس وہ نماز ناقص ہی ثَلٰثًا تین بار فرمایا حضرت نے یہہ بات غَيْرُ تَمَامٍ بعضے کتابون
میں آیا ہی کہ ناتمام ہی فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ پس کہا گیا ابوہریرہ کو ہم امام کے
پیچھے رہیں تو بھی سورہ فاتحہ پڑہنا چاہئے قَالَ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ بولا ابوہریرہ نے پڑہ سورہ الحمد کا
امام کے پیچھے بھی آہستہ کہ اپنے کو سنے آوے فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ کیونکہ سنا ہوں
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فرمایا اللہ تعالی نے میں تقسیم کیا نماز کو درمیانے اپنے اور
درمیانے اپنے بندے کے دو آدھے یعنے آدہی میرے واسطے اور آدہی میرے بندے کے واسطے
وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ اور واسطے میرے بندے کے وہ چیز ہی جو سوال کیا مجھ سے مراد صلوٰۃ سے
اس حدیث میں سورہ فاتحہ ہی فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر جب کہے بندے نے
الحمد للہ رب العالمین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ کہتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری میرے
بندے نے وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور جب کہے بندے نے الرحمن الرحیم قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

باب القراءة
فی الصلوة

اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ کہتا ہی اللہ تعالیٰ نے ثنا کی مجھ پر میرے بندے نے وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور جب کہے بندے نے مالک یوم الدین قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ کہتا ہی اللہ تعالیٰ نے تعظیم کی میری میرے بندے نے وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور جب کہے بندہ ایاک نعبد و ایاک نستعین قَالَ هٰذَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ کہتا ہی اللہ تعالیٰ نے یہہ ہی درمیانے میرے اور میرے بندے کے کیونکہ عبادت میرے لئے ہی اور مدد چاہنا بندے کے واسطے اور میرے بندے کے لئے ہی جو کچھ سوال کیا فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور جب کہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ کہتا ہی پروردگار نے یہہ ہی واسطے میرے بندے کے اور ہی میرے بندے کے لئے جو کچھ کہ سوال کیا

فائدہ حاصل یہہ ہی کہ سورۂ فاتحہ کے سات آیت ہین اگلے تین آیت مخصوص ہین خدا تعالیٰ کے واسطے اور اُسکی تعریف کے لئے اور تین آیت پچھلے مخصوص ہین بندے کے واسطے اور اُسکی دعا کے لئے اور ایک آیت مشترک ہی درمیانے خدا اور بندے کے یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ بسم اللہ جز نہین ہی سورۂ فاتحہ کا جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ ٣ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور روایت ہی انس سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما شروع کرتے تھے نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے اس حدیث سے ظاہر ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین پڑھتے لیکن قرأت بسم اللہ کی سب کے پاس ثابت ہی دوسری حدیثون سے

وَعَنْ ٤ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ کیونکہ جو کوئی موافق ہوا آمین کہنا اسکا آمین کہنے سے ملایک کے غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخشے جاتے ہین اسکے لئے اگلے گناہ اسکے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا کہ جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

پس کہو تم آمین کیونکہ جو شخص کہ موافق ہوا آمین کہنا اسکا ملایک کے آمین کہنے سے بخشے جاتے ہین
اسکے لئے اگلے گناہ اُسکے هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ بخاری کا ہی وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ اور روایت
ہی مسلم کی اسیطرح یعنے معنے مین موافق اور لفظ مین مخالف وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ اور دوسری ایک
روایت مین بخاری کی یون آیا ہی قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ
فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فرمایا رسول خدا نے
جب آمین کہے قاری نے تب آمین کہو تم کیونکہ ملایک آمین کہتے ہین پھر جو شخص کہ موافق ہو جاوے
آمین کہنا اسکا فرشتون کے کہنے سے بخشا تا ہی اسکے لئے جو کچھ آگے گذرا اسکا گناہ آمین کا معنا ہی
قبول کر وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھو تم نماز پس سیدہی کرو اپنی صفون کو ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا
پھر چاہیے کہ امامت کرے تمہاری ایک تم مین کا پھر جب تکبیر کہے امام تو تکبیر کہو تم وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ اور جب کہے امام نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
تب کہو تم آمین قبول کرے تمہاری دعا اللہ تعالی فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا پھر جب اللہ
اکبر کہے اور رکوع کرے امام پھر اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو تم فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ
پھر تحقیق امام رکوع کرتا ہی تمہارے پہلے اور سر اُٹھاتا ہی تمہارے پہلے کیونکہ امام کی شان ہی کہ مقدم
ہووے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اتنا ساتھ اُتنے کے یعنے امام پہلے رکوع کیا اور مقتدی پیچھے پھر امام پہلے سر اٹھایا اور مقتدی
پیچھے تو جتنا پیچھے رکوع کیا اتنا پیچھے سر اُٹھایا تو اسکا رکوع بھی امام کے رکوع کے برابر ہوا قَالَ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
اور جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو تم ربنا لک الحمد يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ سنتا ہی اللہ تعالی دعا تمہاری
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ اور ایک
روایت مین مسلم کے ابوہریرہ اور قتادہ سے یہہ بات زیادہ کیا ہی وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا اور جب
قرات کرے امام تب چپ رہو تم یہی دلیل امام ابو حنیفہ کی کہ امام قرات کرتے وقت مقتدی چپ رہنے
وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ
بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے پڑھتے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور دو سورے یعنے ہر رکعت میں الحمد ایک بار اور ایک سورہ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ اور پڑھتے آخر کی دو رکعتوں میں سورہ الحمد کا وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا اور سناتے ہمکو کوئی آیت کبھو کبھو **فائدہ** جاننا چاہئے کہ یہ سنانا یا قصداً تھا تا لوگ معلوم کریں کہ بعد الحمد کے سورہ پڑھتے ہیں یا اس لئے کہ آہستہ پڑھنے کی نماز میں مقدار ایک آیت کے جہر پڑھنا نماز کو نہیں توڑتا بعضے کہتے ہیں کہ استغراق کے سبب سے کبھو بے اختیار جہر ہو جاتا تھا وَیُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مَا لَا یُطِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اور لمبی کرتے قرأت پہلی رکعت میں اس قدر کہ لمبی نہیں کرتے قرأت دوسری رکعت میں وَھٰکَذَا فِی الْعَصْرِ وَھٰکَذَا فِی الصُّبْحِ اور اسیطرح نماز میں عصر کے اور اسیطرح نماز میں صبح کے یعنے دراز کرتے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس پر

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نَحْزِرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ اندازہ کرتے تھے ہم کھڑا رہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں فَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ پھر اندازہ کیا ہمنے قیام کو حضرت کے پہلے کی دو رکعت میں ظہر کے مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے وَفِیْ رِوَایَةٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِیْنَ اٰیَةً اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر رکعت میں اندازہ کیا ہمنے مقدار پڑھنے تیس آیت کے وَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الْاُخْرَیَیْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ اور اندازہ کیا ہمنے قیام کو حضرت کے ظہر کے آخری دو رکعتوں میں مقدار آدھے کے اس سے وَحَزَرْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ قِیَامِهٖ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ اور اندازہ کیا ہمنے پہلے کی دو رکعتوں میں عصر کے مقدار قیام انکے پچھلے دو رکعتوں میں ظہر کے وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ اور اندازہ کیا ہمنے پچھلے دو رکعتوں میں عصر کے کھڑا رہنے کو حضرت کے مقدار آدھے کے اس سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ آخر کی دو رکعتوں میں فقط الحمد پڑھنا چاروں امام کے پاس جائز ہے اور امام ابو حنیفہ کے پاس ان میں تسبیح کہیں یا چپ رہیں تو بھی جائز ہے اور قرأت افضل ہے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ بِاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے تھے ظہر کی نماز میں سورہ واللیل اذا یغشی کا اور ایک روایت میں آیا ہے

کہ پڑھتے تھے سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کا وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ اور عصر کی نماز مین پڑھتے مانند اسکے وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ اور صبح کی نماز مین لنبی زیادہ کرتے اس سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** فقہا کہتے ہین کہ تمام سورہ پڑھنا اگرچہ چھوٹا ہو افضل ہی بڑے سورے کے چند آیت پڑھنے سے اگرچہ وہ زیادہ ہو

وعن جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا انہنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے نماز مین مغرب کے سورہ طور کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا اور روایت ہی ام فضل بنت حارث سے کہی اُسنے کہ سنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے مغرب کی نماز مین سورہ والمرسلات عرفا کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ پھر آتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ پھر نماز پڑھتے معاذ نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ پھر آئے معاذ نے اور امامت کئے اپنی قوم کی فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ پھر شروع کئے سورہ بقر کا فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ تب پھر گیا نماز سے ایک مرد اور سلام پھیرا یعنے نماز کو توڑ ڈالا اگرچہ وہ محل سلام پھیرنے کا نتھا لیکن اُسنے چاہا کہ نماز سے نکل جاوے اور مشابہت بھی رہے نماز کے تمام ہونے پر ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ پھر نماز پڑھی اُس نے تنہا اور نکلا نماز سے فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ پھر کہے اسکو لوگون نے کیا منافق ہوگیا تو ای فلانے کہ جماعت سے نکل گیا اور سستی کی تونے قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ کہا اُسنے مین منافق نہین ہوا قسم ہی خدا کی اور تحقیق چلتا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تحقیق خبر دیتا ہون انکو اپنے اس کام سے فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ اور آیا وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا ای رسول خدا تحقیق ہم لوگ ہین مالک پانی کھینچنے والے اونٹون کی محنت کرتے ہین دن کو اور ماندگی اسکی رات کو ہوتی ہی وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ اور تحقیق

باب القراءة
فی الصلوۃ

معاذ بن جبل نماز پڑہا آپکے ساتھہ عشا کی پھر آیا اپنی قوم مین اور شروع کیا سورہ بقرہ کا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ تب متوجہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی طرف
فَقَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اور فرماے ای معاذ کیا فتنے مین ڈالنے والا ہی تو لوگون کو اور
جماعت سے نکالنے والا اور فساد مین ڈالنے والا ہی تو اِقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ
اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑہ سورہ والشمس وضحها اور سورہ والضحی واللیل اذا یغشی
اور سورہ سبح اسم ربک الاعلی کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ[۱۲] الْبَرَاءِ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ اور روایت ہی براء
بن عازب سے جو مشہور صحابی ہین کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے تھے عشا کی
نماز مین سورہ والتین والزیتون کا وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ اور نہین سنا مین
کسیکو زیادہ خوش آواز رسول خدا سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[۱۳]
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ
الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتے فجر کی نماز مین سورہ ق والقرآن المجید کا اور مانند اس سورے کے وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ
تَخْفِيْفًا اور تھی نماز حضرت کی بعد نماز فجر کے تخفیف یعنے فجر کی نماز مین قرات دراز کرتے اور اسکے
بعد کے نماز مین کم کرتے قرات کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[۱۴] عَمْرِو بْنِ
حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ
اور روایت ہی عمرو بن حریث سے اسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے فجر کی نماز مین
واللیل اذا عسعس یعنے وہ سورہ اذا الشمس کورت کا ہی کہ جس مین ہین یہ الفاظ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[۱۵] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہا اسنے کہ نماز پڑہی ہمارے
لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو مکے مین یعنے امامت کئے ہماری فجر کی نماز مین فَاسْتَفْتَحَ
سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ پہر شروع کئے سورہ قد افلح المومنین کا یہان تک کہ آیا
ذکر موسی اور ہارون کا یا ذکر عیسی کا جو اس سورے مین واقع ہی لگی رسول خدا کو کھانسی پہر رکوع کیا رسول
خدا نے اور قرات کر نہ سکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[۱۶] اَبِيْ هُرَيْرَةَ

باب القراءة في الصلوة

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے فجر کی نماز مین جمعہ کے
دن سورہ الم تنزیل کا پہلی رکعت مین وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ اور دوسری رکعت مین
پڑہتے سورہ ہل اتی علی الانسان کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ١٧ وَعَنْ
عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى
مَكَّةَ اور روایت ہی عبید اللہ بن ابی رافع سے جو کاتب تھے امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے کہا
اُسنے کہ خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینے پر اور آپ نکلا مکے کی طرف فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ
پھر نماز پڑہا ابوہریرہ نے ہمارے لئے جمعہ کی یعنے امامت کیا جمعہ کی نماز مین ہماری فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ
فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اور پڑہا سورہ جمعہ کا پہلی رکعت
مین اور دوسری رکعت مین پڑہا سورہ اذا جاءک المنافقون کا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ پھر کہا سنا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑہتے تھے یہ دونون سورے جمعہ کے روز یعنے جمعہ کی نماز مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
١٨ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي
الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے دونون عید
اور جمعہ مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ کا قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ
وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ کہا نعمان نے جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک ہی
روز مین پڑہتے یہی دونون سورے دونون نماز مین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونون
سورے عید اور جمعہ کی نماز مین پڑہنا مستحب ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ١٩ وَ
عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ اور روایت ہی عبید اللہ سے تحقیق عمر بن خطاب نے
پوچھے ابا واقد لیثی سے جو صحابی تھے کونسا سورہ تھا جو پڑہتے تھے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عید قربان اور عید رمضان مین فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ
السَّاعَةُ پس کہا واقد نے پڑہتے تھے حضرت نے دونون عیدون مین سورہ قٓ والقرآن المجید
اور سورہ اقتربت الساعۃ کا حضرت عمر کو بھی معلوم تھا لوگون کو سنانے کے واسطے پوچھا تا سنے ہوا قف

ہو جاوین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ٢٠ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہے دونون رکعت مین فجر کی سنت نماز مین
قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ٢١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے دونون رکعت مین سنت فجر کے قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ
وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا یہہ آیت جو سورہ بقر مین ہی قولوا امنا باللہ وما انزل الینا پہلی رکعت مین وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ
عِمْرَانَ قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اور وہ آیت جو سورہ آل
عمران مین ہی قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم دوسری رکعت مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ روایت ہی
ابن عباسؓ سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کرتے تھے نماز کو اپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِذَاکَ روایت کیا اسکو ترمذی نے
اور کہا اسنے کہ یہہ حدیث نہین ہی ایسی یعنے اسناد اسکے مضبوط نہین ٢ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی وایل بن حجر سے کہا اسنے کہ
سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ
مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین دراز کیا ساتھ اسکے آواز اپنا رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی
اور ابن ماجہ نے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ پڑہے بعد آمین کہنا سنت ہی مقتدی ہو
یا امام یا منفرد مگر امام ابوحنیفہ کے پاس آمین آہستہ کہنا چاہیئے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
پکار کر کہنا چاہیئے اور امام مالک کے پاس دونون بات مین اختلاف ہی ٣ وَعَنْ اَبِیْ زُھَیْرٍ
النُّمَیْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ اور روایت
ہی ابی زہیر نمیری سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات فَاَتَیْنَا عَلٰی
رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَۃِ پھر آئے ہم ایک مرد کے پاس کہ تحقیق بہت عاجزی کرتا تھا دعا مانگنے مین
اور مراد چاہنے مین درگاہ الٰہی سے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ

باب القراءة فی الصلوة

تب فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب کرا دیا اجابت کو اپنی دعا کی اگر مُہر کیا یعنے آمین مُہر ہی
رب العالمین کی جیسا مُہر کرنے سے خط اور دوسری چیز کو کوئی کھول نہین سکتا اور وہ بلا اور فتنے سے
محفوظ رہتی ہی اسیطرح آمین کہنے سے دعا رد نہین ہوتی اور محفوظ رہتی ہی **فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ** تب کہا ایک مرد نے قوم سے کس چیز کے ساتھ مُہر کرے **قَالَ بِاٰمِيْنَ** فرمایا آمین سے
جو مُہر کے مانند ہی اور تمام و کامل ہوتی ہی اس سے دعا **رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ** روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

**وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ
فَرَّقَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ** اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہی اُسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہے مغرب کی سورۂ اعراف سے بانٹا اسکو دو رکعت مین یعنے سورۂ اعراف تھوڑا پہلی رکعت مین پڑہے
اور تھوڑا دوسری رکعت مین **رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** روایت کیا اسکو نسائی نے

**وَعَنْ عُقْبَةَ
بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ** اور روایت
ہی عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے کہ تھا مین کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی انکی سفر مین
فَقَالَ لِيْ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ پھر فرمایا مجھکو ای عقبہ آگاہ
رہ کہ سکھاؤن مین تجھکو بہترین دو سورے کہ پڑہے گئے یعنے اُترے مجھ پر پھر سکھلایا مجھکو **قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **قَالَ
فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا** کہا عقبہ نے پھر دیکھا مجھکو کہ خوش حال ہوا ہوں مین ان دونون۔
سورون سے ہرگز **فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ** پس جب اُترے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے نماز صبح کے نماز پڑہے حضرت نے ان دونون سورون سے
صبح کی لوگون کے لئے **فَلَمَّا فَرَغَ اِلْتَفَتَ اِلَيَّ** پھر جب فارغ ہوے نماز سے متوجہ ہوکر دیکھے میری طرف
فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ پھر فرماے ای عقبہ کس طرح دیکھتا ہی تو یعنے دیکھا اور سمجھا فضیلت
اُن دونون سورون کی **رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ** روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد
اور نسائی نے

**وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ
فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پڑہتے تھے مغرب کی نماز مین جمعہ کی شب کو **قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**
سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور سورۂ قل ہو اللہ احد **رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ** روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور روایت

کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے لیکن ابن ماجہ ذکر نہین کیا جمعہ کی شب کا **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوۃ الفجر اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے شمار نہین کر سکتا ہون مین جو سنا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تھے دو رکعت مین سنت کی جو بعد نماز مغرب کے ہین اور دو رکعت مین جو آگے نماز فجر کے ہین بقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد سورہ قل یا ایہا الکافرون کا اور سورہ قل ہو اللہ احد کا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ الا انہ لم یذکر بعد المغرب روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ ابو ہریرہ سے مگر یہہ ذکر نہین کیا اسنے رکعتین بعد المغرب کو

٨ **وعن** سلیمان بن یسار عن ابی ہریرۃ قال اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اسنے ابو ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے ما صلیت وراء احد اشبہ صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فلان نماز نہین پڑہا مین پیچھے کسو کے جو زیادہ مشابہ ہو نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے **فائدہ** بعضے کہتے ہین کہ وہ شخص حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ تھے بعضے کہتے ہین عمر بن سلمہ ہی جو امام تھا اپنی قوم کا رسول خدا کے زمانے مین قال سلیمان صلیت خلفہ کہا سلیمان نے نماز پڑہا مین پیچھے اس شخص کے جسکے نماز کو ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ کہا فکان یطیل الرکعتین الاولیین من الظہر پہر تھا اس شخص نے لنبی کرتا پہلی دو رکعتون کو ظہر کے ویخفف الاخریین ویخفف العصر اور ہلکی کرتے تھے دونون پچھلی کو اور ہلکی کرتے تھے عصر کی نماز کو ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل اور پڑہتا تھا مغرب کی نماز مین چھوٹے سورے ویقرأ فی العشاء بوسط المفصل اور پڑہتا تھا عشاء کی نماز مین میانے سورے ویقرأ فی الصبح بطوال المفصل اور پڑہتا تھا صبح کی نماز مین دراز سورے **فائدہ** جانا چاہیئے کہ قرآن شریف مین سورہ حجر سے آخر تک تین قسم پر ہین طوال یعنے بہت دراز اوساط یعنے میانے قصار یعنے کوتھے طوال سورہ حجر سے والسماء ذات البروج تک ہی اور اوساط سورہ بروج سے والضحی تک اور قصار والضحی سے آخر تک رواہ النسائی روایت کیا اسکو نسائی نے وروی ابن ماجۃ الی ویخفف العصر اور روایت کیا ابن ماجہ نے لفظ یخفف العصر تک

٩ **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الفجر اور روایت ہی

عبادہ بن صامت سے کہا اسنے تھے ہم پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مین فجر کی فقرأ فثقلت علیه القراءة پھر قرات کی حضرت نے اور بھاری ہوئی قرات اُن پر فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم پھر جب فارغ ہوے حضرت نے نماز سے فرماے شاید پڑہتے ہو تم پیچھے اپنے امام کے قلنا نعم یا رسول الله عرض کئے ہان پڑہتے ہین ہم ای رسول خدا قال لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فرمایا مت کرو یہہ کام اور مت پڑہو پیچھے امام کے مگر سورہ الحمد کا پڑہو فانه لا صلوة لمن لم یقرأ بها کس لئے کہ نہین ہی نماز اسکو جسنے نہین پڑہا سورہ الحمد کا رواه ابو داؤد والترمذی وللنسائی معناه روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت مین نسائی کی معنے اس حدیث کے دوسرے لفظ سے وفی روایة لابی داؤد اور ایک روایت مین ابو داؤد کے یہہ عبارت بھی آئی ہی قال وانا اقول ما لی ینازعنی القرآن فرمایا کہ مین کہتا ہون اپنے دل ین کیا ہوا مجھکو کہ کشاکش کرتا ہی مجھ سے قرآن یعنے پڑہا نہین جاتا مجھ سے معلوم کیا مین تمہارے پڑہنے کے سبب سے ہی فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جهرت الا بام القرآن سو نہ پڑہو کچھ قرآن مین سے جب مین پکار کر پڑہون مگر سورہ الحمد کا

وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلوة جهر فیها القراءة اور روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرے ایک نماز سے کہ جس مین پکار کر کئے تھے قرات فقال هل قرأ معی احد منکم انفا پھر پوچھے کیا پڑہا میرے ساتھ کوی تم مین سے اب فقال رجل نعم یا رسول الله پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان پڑہا ہون مین ای رسول خدا قال انی اقول ما لی انازع القرآن وہ فرمایا کہ اپنے دل مین کہتا تھا کہ کیا ہوا مجھکو کہ کشاکشی کرتا ہون مین قرآن کو یا کشاکشی کیا جاتا ہون مین قرآن سے قال فانتهی الناس عن القراءة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما جهر فیه بالقراءة من الصلوة کہا ابو ہریرہ نے تب باز آئے لوگ پڑہنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس نماز مین کہ حضرت باواز بلند قرات کرتے حین سمعوا ذلک من رسول الله صلی الله علیه وسلم جب سنے یہہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رواه مالک واحمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجة نحوه روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے

وعن

ابن عمر والبیاضی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المصلی یناجی ربہ اور روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی راز کہتا ہی پروردگار سے اپنے مناجات اُسکو کہتے ہین کہ دو شخص بایکدیگر پوشیدہ بات کرین کہ دوسرا اس سے واقف نہو فلینظر ما یناجیہ بہ پھر چاہئے کہ نظر کرے اور دیکھے نمازی اُس چیز کو جس سے مناجات کرتا ہی اپنے پروردگار کو ذکر ہو یا قرآن اور حضور دل سے اس مین تامل کرے ولا یجہر بعضکم علی بعض بالقرآن اور آواز بلند نکرے بعضے تم مین سے بعضون پر ساتھ قرآن کے تا سبب تشویش کا نہووے **فائدہ** اجماع ہی اسبات پر کہ مقتدی پکار کر قرات کرنا مکروہ ہی اگرچہ امام کی قرات اُسکو سنی نجاوے رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے

وعن[۲] ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرایا نہین گیا امام مگر اسواسطے کہ اقتدا کیا جاوے اسکے ساتھ پس چاہئے کہ موافقت اور متابعت کرین اسکی فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا پھر جب امام تکبیر کہے تب اللہ اکبر کہو تم پھر جب قرات کرے امام خاموش رہو تم اور کان رکھکر اسکی قرات سنو تم یہہ اسکی متابعت ہی اگر اسکے ساتھ پڑہوگے تو اسکو تشویش ہوگی یہہ اسکی مخالفت ہی رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجہ روایت کئے اسکو ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ امام شافعی کے پاس مقتدی پر سورہ الحمد کا پڑھنا واجب ہی سریۃ نماز ہو یا جہریۃ اور ماسوی الحمد کے بھی قرات کرنا جایز ہی اور امام احمد اور امام مالک کے پاس جواب قرات کا سریہ نماز مین کیا چاہئے اور جہریہ نماز مین امام کی قرات سننا کافی ہی اور ابوحنیفہ کے پاس مقتدی قرات کرنا مکروہ ہی سریہ نماز ہو یا جہریہ

وعن[۳] عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان آخذ من القرآن شیئا اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ مین طاقت نہین رکھتا ہون کہ یاد کر لیوُن مین قرآن سے کچھ فعلمنی ما یجزءنی پس سکھلاؤ مجھکو اس قدر کہ کفایت کرے مجھکو قال قل فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** اس مقام مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ ہی کہ وہ شخص اُسوقت مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تب وہ شخص عرض کیا اس قدر سکھلا دیوے

کہ تمام سیکھ جاوے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ الفاظ سکھا دیئے یا اُسنے اپنا وظیفہ کرنیکو چاہا کہ زیادہ قرآن کو یاد نہین کر سکتا ہون اسقدر بتا دے کہ اُسکو اپنا وظیفہ کرون تب حضرت یہہ الفاظ تعلیم فرماے قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا لِلّٰہِ فَمَا ذَا لِیْ عرض کیا اس شخص نے ای رسول خدا مضمون اِس کلمات کا سب تمام تعریف اللہ کی ہی پھر میرے واسطے کیا ہی یعنے مین اللہ تعالی سے کسطرح دعا مانگون قَالَ قُلْ فرمایا کہہ اور مانگ یہہ دعا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ای پروردگار رحم کر مجھ پر اور آرام سے رکھ مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو فَقَالَ ھٰکَذَا بِیَدَیْہِ وَقَبَضَھُمَا پھر اشارہ کیا اس شخص نے اسطرح اپنے دونون ہاتھون سے اور بند کیا اُنکو یعنے اشارہ اپنے ہاتھون سے کیا کہ مین یاد کر لیا اور اپنے مطلب کو پہنچا احتیاط سے اسکو نگاہ رکھونگا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ لیکن یہہ شخص بیشک بھر لیا اپنے دونون ہاتھون کو نیکی سے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَانْتَھَتْ رِوَایَۃُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ اِلَّا بِاللّٰہِ اور تمام ہوی روایت نسائی کی نزدیک قول رسول خدا کے الا باللہ تک اور باقی انکی روایت مین نہین لیا ہی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی کہتے سبحان ربی الاعلی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے تم مین سے سورہ والتین والزیتون کا اور پہنچے الیس اللہ باحکم الحاکمین تک فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ پس چاہیے کہ کہے ہان اور مین اسبات پر گواہی دینے ہارا اور ایمان لانے والا ہون وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی اور جو شخص کہ پڑہے سورہ لا اقسم بیوم القیمۃ کا اور پہنچے الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک فَلْیَقُلْ بَلٰی پھر چاہیے کہ کہے ہان زندہ کر سکتا ہی مُردون کو وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ اور جو شخص کہ پڑہنے سورہ والمرسلات کا اور پہنچے فبای حدیث بعدہ یومنون تک فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ

پس چاہئے کہ کہے ایمان لائے ہم اللہ تعالی پر رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد
نے یہان تک وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اور روایت کیا
ترمذی نے حضرت کے قول وانا علی ذلک من الشاہدین تک **فائدہ** جاننا چاہیے کہ اسیطرح کے
جوابان آیات پڑہتے وقت بہت سے ہین نزدیک امام شافعی کے نماز اور غیر نماز مین جواب انکا
دیا چاہئے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے جب نماز مین نہو تب جواب انکا دینا اور نماز مین ہو تو جواب
ندینا تا یہہ جواب نماز مین قرات قرآن سے مشابہ نہووے **وَعَنْ** ١٦ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ
أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
اصحابون پاس اور پڑہے انکے سامہنے سورہ رحمن کا اسکے اول سے آخر تک فَسَكَتُوْا پھر چپ رہے
اصحاب فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا أَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ تب فرمایا
رسول خدا نے تحقیق پڑہا مین یہہ سورہ جنون کے سامہنے لیلۃ الجن کو پھر تہے وہ لوگ اچھے جواب دینے
مین تم سے **فائدہ** لیلۃ الجن کہتے ہین اس شب کو جس مین جن لوگ ایمان لانے اور قرآن سننے
رسول خدا کے پاس آئے تہے كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
تہا مین جب پہنچتا پروردگار کے قول فبای آلاء ربکما تکذبان کو یعنے پھر کون سی نعمت اپنے رب کی
جھٹلاؤگے تم دونون یعنے انسان وجن قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ
کہتے وہ سب نہین کوئی چیز تیری نعمت مین سے ای رب ہمارے کہ جھٹلاوین ہم پھر تیرے ہی
واسطے ہی سب تعریف رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** ١ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا اور روایت
ہی معاذ بن عبداللہ جہنی سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص قوم جہینہ سے خبر دی اسکو کہ اسنے سنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے صبح کی نماز مین سورہ اذا زلزلت کا دونون رکعتون مین فَلَا
أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا پھر نہین جانتا مین کہ بھول کر پڑہے یا پڑہے یہہ سورہ قصدا
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْ** ٢ عُرْوَةَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

كِلْتَيْهِمَا اور روایت ہی عروہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑہی نماز
صبح کی پھر پڑہے اُن دونون مین سورہ بقرہ کا دونون رکعتون مین اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ سورہ
بقر کو تفریق کر کے تھوڑا پہلی رکعت مین اور تھوڑا دوسری رکعت مین پڑہے جیسا کہ رسول خدا سورہ
اعراف کا اسیطرح سے مغرب کی نماز مین پڑہے رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَ
عَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِنِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا
مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا اور روایت
ہی فرافصہ بن عُمیر حنفی سے کہا اُسنے مین یاد نہین کیا سورہ یوسف کا مگر پڑہنے سے حضرت عثمان بن
عفان کے اِس سورے کو صبح کی نماز مین زیادہ بار بار پڑہنے سے اُس سورے کے اِس سے
معلوم ہوا کہ ہمیشہ ایک سورہ کسی نماز مین پڑہنے سے کچھ خلل نہین رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا
اسکو مالک نے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ
اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین پیچھے عمر بن خطاب کے صبح کی فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ
يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً پھر پڑہے دونون رکعتون مین سورہ یوسف اور سورہ
حج کا پڑہنا ٹھہر ٹھہر کر قِيْلَ لَهُ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ لوگون نے
کہا عامر سے اسوقت تحقیق کھڑے ہوتے ہونگے وقت طلوع ہونے صبح صادق کے یعنے صبح صادق
ہوتے ہی کھڑے رہتے ہونگے بولا عامر نے ہان رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا
كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ
فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عمرو کے دادا سے
کہا اُسنے کہ نہین ہی مفصل سے کوئی سورہ چھوٹا اور نہ بڑا مگر تحقیق مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ امامت کرتے تھے اُن سورون سے لوگون کی فرض نماز مین رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا
اسکو مالک نے **فائدہ** جانا چاہیے کہ سورہ حجر سے آخر قرآن شریف تک کے سورون کو
مفصل کہتے ہین اور مفصل کے معنے جدا جدا کئے گئے اور یہہ سورون مین بسم اللہ بہت ہین اور
اُن سے ہر سورہ جدا جدا لکھے ہین اور بعضے کہتے ہین اُن سورون مین منسوخ بہت کم ہی اس
سبب سے انکو مفصل کہتے ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ اور روایت ہی

عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ پڑہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین مغرب کے سورہ حم الدخان کا رواہ النسائی مرسلاً روایت کیا اسکو نسائی نے بطور مرسل کے

باب الرکوع

یہہ باب ہی بیان مین رکوع کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درست کرو تم رکوع اور سجود جیسا کہ سنت ہی اور بیان اسکا باب مین صفت نماز کے مذکور ہوا فو اللہ انی لاراکم من بعدی پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین دیکھتا ہون تم کو اپنے پیچھے سے یعنے پوشیدہ نہین ہی مجھ پر جو تم کرتے ہو متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن۲ البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وجلوسہ بین السجدتین واذا رفع راسہ من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبا من السواء اور روایت ہی براء بن عازب سے جو صحابی ہین کہا اسنے کہ تھا رکوع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ انکا اور بیٹھنا انکا دو سجدون کے بیچ مین اور جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے سوائے قیام کے جس مین قرأت ہوتی ہی اور سوائے قعود کے جس مین تشہد پڑہتے ہین بیشک دراز ہوتا اور باقی ارکان رکوع و سجود قومہ جلسہ پاس پاس ایک دوسرے کے برابر ہوتے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن۳ انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یسجد و یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوہم اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کہڑے رہتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ تحقیق بھول گئے پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے دونون سجدون کے درمیانے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق بھول گئے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن۴ عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ اور روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے اپنے رکوع اور سجود مین سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی یتاول القرآن پاک ہی تو ای بار تعالی رب ہمارے اور تعریف کرتا ہون تیرے حمد سے ای بار تعالی بخش تو مجھکو عمل کرتے قرآن پر یعنے قرآن مین اللہ کی تسبیح اور تحمید اور استغفار کا جو حکم آیا ہی اس آیت مین سبح بحمد ربک واستغفرہ اسپر عمل کرتے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

[illegible]

يَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور بھی روایت ہی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اُسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے تھے رکوع مین اپنے اور سجود مین بہت پاک ہی اور نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا **فائدہ** روح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہی کیونکہ انکو روح الامین کہتے ہین بعضے لوگ کہتے ہین روح وہ فرشتہ ہی جو ارواح پر متعین ہی یا مراد روح سے ارواح انسانون کے ہین بعضون نے کہا ہی روح ایک خلقت ہی آدمی فرشتون کے سوائے جو بہت بڑے ہین ملایک سے بھی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق منع کیا گیا ہون مین کہ پڑہون قرآن کو حالت رکوع اور سجود مین **فائدہ** اللہ تعالی نے ہر حالت کو نماز کے ایک ایک ذکر سے مخصوص کر دیا ہی قیام کی حالت مین قرآن پڑہنا اور دوسرون مین تسبیح کرنا اسکا خلاف کرنے کی طاقت کسیکو نہین اگر خلاف کرین تو حرام ہوتا ہی یا مکروہ اور بعضون نے کہا ہی کہ حالت رکوع اور سجود کی نہایت خواری اور عاجزی کی ہی اس حالت مین قرآن عظیم پڑہنا مناسب نہین اس لئے منع فرمایا غرض اگر کسو نے رکوع اور سجود مین قرآن شریف پڑہے تو نماز صحیح ہو جاتی ہی فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْہِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَہِدُوْا فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ پس لیکن رکوع جو ہی سو تعظیم کرو اس مین پروردگار کی اور لیکن سجود جو ہی سو کوشش کرو اس مین دعا مانگنے مین پس سزاوار ہی کہ قبول کئے جاوے تمہاری دعا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ دعا دو طور کی ہی ایک دعاء ثنا جس مین فقط پروردگار کی تعریف و ثنا ہوتی ہی دوسری دعاء طلب جس مین سوال اپنے مقصدون کا ہوتا ہی درگاہ الہی سے

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پھر کہو تم اللہم ربنا لک الحمد فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اس لئے کہ جو شخص کہ موافق ہوا کہنا اسکا فرشتون کے کہنے سے بخشے جاتے ہین اُسکے لئے جو پہلے ہوے گناہ اسکے اور قبول ہوتی ہی دعا اسکی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ

ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ
وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے
کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھاتے اپنی پیٹھ رکوع سے کہتے سنا ہی اللہ نے
اسکا سراہنا جس نے سراہا اسکو ای پروردکار رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہی تعریف آسمانون بھر اور
زمین بھر اور اس چیز بھر جو چاہے تو پیدا کرنا بعد اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ
رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب سر اٹھاتے اپنا رکوع سے کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ
وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ای بارئتعالی رب ہمارے تیرے ہی واسطے
ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور اس چیز بھر جو چاہے تو پیدا کرنا کوی چیز بعد اسکے اَهْلَ الثَّنَاءِ
وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ای سزاوار ثنا اور بزرگی کے اور زیادہ
لائق ہی تو اس سے جو کہے بندہ اور ہم سب تیرے بندے ہین اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا
مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ای پروردکار کوی نہین منع کرنے والا اس چیز کو جو تو دیوے اور نہین کوی دینے والا
اس چیز کو جو تو منع کرے وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ فایدہ کرتی نہین مال و دولت والے کو تیرے قہر
و عذاب سے دولت رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ
قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہا اسنے
کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر جب سر اٹھائے رسول خدا رکوع سے کہے سمع اللہ لمن حمدہ فَقَالَ رَجُلٌ
وَرَاءَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ تب کہا ایک شخص نے پیچھے انکے ای
رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہی تعریف ایسی تعریف کہ بہت پاک ہی شرک سے برکت کئے گئی اس مین
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا پھر جب فارغ ہوے نماز سے پوچھا رسول خدا نے کون تھا کہنے
والا اسبات کا جواب قَالَ اَنَا عرض کیا اس شخص نے مین کہا ہون قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ
مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ فرمایا رسول خدا نے دیکھا مین تیس اور کئی فرشتونکو
کہ جلدی کرتے تھے اس مین کہ کون ان مین سے لکھے اسکو اول رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو
بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ

باب الرکوع

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَہْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اور روایت ہی ابو سعید انصاری سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول ہوتی نماز مرد کی جب تک برابر اور سیدھی کرے اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

۲ **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے جب اتری یہہ ایت فسبح باسم ربک العظیم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْہَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا کرو اسکو اپنے رکوع مین فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پھر جب نازل ہوی یہہ ایت سبح اسم ربک الاعلی قَالَ اجْعَلُوْہَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا کرو اسکو اپنے سجدون مین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے

۳ **وَعَنْ** عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سے اُسنے نقل کیا ابن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کرے کوئی تم مین سے پھر کہے رکوع مین اپنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سبحان ربی العظیم تین بار فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ پس تحقیق پورا ہوا رکوع اُسکا آئین سنت پر وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ اور یہہ تین بار کہنا کم ہی رکوع کے تسبیحون کا اور زیادہ اس سے پانچ بار یا سات بار بعضون نے دس بار تک اور بعضون نے کہے ہین کہ قیام کے مقدار تک کہنا جیسا کہ رسول خدا نے بعضے وقت کئے ہین غرض امام کو چاہیئے کہ رعایت مقتدیون کے حال کی کرے وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُہٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ اور جب سجدہ کرے تب کہے اپنے سجدے مین سبحان ربی الاعلی تین بار پھر تحقیق تمام ہوا سجدہ اسکا اور یہہ تین بار کہنا ادنا ہی اسکا اور اعلی اسکا وہ ہی جیسا کہ رکوع کے تسبیحون مین مذکور ہوا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ یَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کے نہین ہی متصل کیونکہ عون بن عبد اللہ ملاقات نہین کیا ابن مسعود سے

۴ **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ

صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور روایت ہی حذیفہ سے جو بڑے صحابی ہین تحقیق کہ اسنے نماز پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے کہتے رسول خدا اپنے رکوع مین سبحان ربی العظیم اور اپنے سجدے مین سبحان ربی الاعلی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ اور نہین پہنچتے رسول خدا کسی آیت پر رحمت کے مگر یہہ کہ ٹھہرتے اور سوال کرتے اور مانگتے رحمت وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ اور نہین پہنچتے رسول خدا کسی آیت پر عذاب کے مگر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے وَرَوَی النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہٖ الْاَعْلٰی اور روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے رسول خدا کے قول سبحان ربی الاعلی تک وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عوف بن مالک صحابی سے کہا اسنے کہ رات کو کھڑا رہا مین اور نماز شب کی پڑہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعضون نے کہا ہی مراد اس شب سے چاندگران کی شب ہی فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَیَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ پھر جب رکوع کئے ٹھہرے مقدار سورہ بقر کے اور کہتے تھے رکوع مین اپنے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

وَعَنْ[۲] ابْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰذَا الْفَتٰی یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور روایت ہی جبیر سے کہا اسنے سنا مین انس بن مالک کو کہتے تھے نماز نہین پڑہا مین پیچھے کسو کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بہت مشابہ ہو نماز اسکی نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جوان سے یعنے عمر بن عبد العزیز قَالَ فَحَزَرْنَا رُکُوْعَہٗ عَشَرَ تَسْبِیْحَاتٍ وَسُجُوْدَہٗ عَشَرَ تَسْبِیْحَاتٍ کہا ابن جبیر نے بولا ابن مالک اندازہ کئے ہم رکوع کو اس جوان کے دس تسبیحین اور اندازہ کئے ہم سجدے کو اسکے دس تسبیح یعنے اس مقدار تک رکوع اور سجود کرتا تھا اسنے اور ایسا ہی تھا حال رسول خدا کا بھی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے

وَعَنْ[۳] شَقِیْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَیْفَۃَ رَاٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَہٗ وَلَا سُجُوْدَہٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ

دُعَاءُ اور روایت ہی شقیق سے جو تابعین مین ہین کہا کہ تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو پورا نہین کرتا تھا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پھر جب پڑھ چکا وہ شخص اپنی نماز بلایا اسکو فَقَالَ لَہٗ حُذَیْفَۃُ مَا صَلَّیْتَ اور کہا اسکو حذیفہ نے نہین نماز پڑہا تو نے قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا شقیق نے کہ خیال کرتا ہی مجھکو کہ حذیفہ نے فرمایا اس شخص کو اور اگر مرے تو اس طرح کی نماز پڑہنے سے توبہ نکرکر تو مرے تو غیر دینِ اسلام پر جو پیدا کیا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دین پر رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا ہی لوگون مین باعتبار چوری کے وہ شخص جو چوری کرتا ہی اپنی نماز سے قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور کیون چراتا ہی اپنی نماز سے قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا فرمایا رسول خدا نے چوری کرنا نماز سے یہہ ہی کہ پورا نکرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِی الشَّارِبِ وَالزَّانِیْ وَالسَّارِقِ اور روایت ہی نعمان بن مرہ سے جو تابعین مین ہین بتحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ کیا دیکھتے ہو شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے حق مین کہ عقوبت اور معصیت اسکی کس مقدار مین ہی وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ فِیْھِمُ الْحُدُوْدُ اور یہہ پوچھنا آگے نازل ہونے آیات حدود کے تھا انکے حق مین قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عرض کئے صحابہ نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی قَالَ ھُنَّ فَوَاحِشُ وَفِیْھِنَّ عُقُوْبَۃٌ فرمایا کہ یہ گناہ ہین بہت برے اور ان مین عذاب ہی وَاَسْوَءُ السَّرِقَۃِ الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَہٗ اور بہت بری چوری وہ ہی جو چراوے اپنی نماز ای رسول خدا قَالُوْا وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کئے صحابہ نے اور کیونکر چراتا ہی اپنی نماز مین سے ای رسول خدا قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا فرمایا کہ پورا نکرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو مالک نے اور احمد نے اور روایت کیا دارمی نے مانند اسکے

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِہٖ

یہہ باب ہی بیان مین سجدہ کرنے اور اسکی فضیلت مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہون مین کہ سجدہ کرون سات ہڈیون پر عَلَی الْجَبْهَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ پیشانی اور دونون ہاتھون اور گھٹنون پر اور کنارون پر دونون قدمون کے ان تمام کو سجدے کے وقت زمین پر رکھا چاہئے ایک روایت مین جبہہ کی جگہہ مین وجہ آیا ہی یعنے منہہ رکھنا اور ایک روایت مین جبہہ والانف آیا ہی یعنے منہہ اور ناک زمین پر رکھا چاہئے اسیواسطے اکثر ائمہ کہتے ہین کہ پیشانی اور ناک دونون زمین پر رکھا چاہئے اور بغیر رکھنے اُن دونونکے سجدہ درست نہین ہی اور امام ابوحنیفہ کے مذہب مین دونون رکھنا افضل ہی اگر کسونے اِن مین سے پیشانی کو زمین پر رکھے تو اُنکے پاس کفایت کرتا ہی اور صاحبین کے پاس مکروہ ہی اگر کسونے فقط ناک زمین پر رکھے تو صاحبین کے پاس جایز نہین اور امام کے پاس کراہیت کے ساتھ جایز ہی اور ایک روایت مین امام کے پاس بھی جایز نہین اور دونون ہاتھ اور دونون گھٹنے زمین پر لگانا سنت ہی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے پاس اور دونون قدم سجدے کے وقت زمین سے اٹھاوے تو نماز فاسد ہوجاتی ہی اور ایک پاؤن اٹھاوے تو مکروہ ہوتی ہی وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ اور حکم کیا گیا ہون کہ جمع نکرون کپڑون کو اور نہ بالون کو نماز مین سجدے مین جاتے وقت کپڑون کو سمیٹنا کہ خاک نہ لگے اور نہ بالون کو تالو پر ڈالنا مکروہ ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ اور روایت ہی انس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو تم سجدے مین جسکو طمانیت کہتے ہین اور طیبی نے کہا کہ سجدے مین اعتدال کرنے سے مراد یہہ ہی کہ پیٹھہ کو سیدہی رکھے اور دونون ہاتھ زمین پر ٹیکے اور دونون کہنیون کو زمین سے اُٹھاوے اور زانون سے پیٹ کو دور رکھے وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ اور نہ بچھاوے کوئی تم مین اپنے دونون ہاتھون کو مانند بچھانے کتے کے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٣ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تو پھر رکھہ اپنے دونون ہاتھہ زمین پر اور اُٹھا اپنے دونون کہنیون کو یہہ حکم مردون پر ہی عورتین چاہئے کہ کہنیون کو زمین پر رکھین اور پہلو کو اپنے زانون سے لگاوین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

٤ وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ

قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد جافى بين يديه حتى لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت يديه مرت اور روایت ہی مومنون کی مان بی بی میمونہ سے کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے دور رکھتے اپنے دونون ہاتھون کو پہلو سے اور پیٹ کو زانو سے یہان تک کہ اگر تحقیق بچہ بکری کا چاہے کہ گذرے انکے ہاتھون کے نیچے سے تو نکلا جاوے هذا لفظ ابی داؤد كما صرح في شرح السنة باسناده یہہ لفظ ابوداؤد کا ہی جیساکہ بیان کیا شرح سنت مین اسکی اسناد کے ساتھ ولمسلم معناه اور روایت مین مسلم کے معنے اس حدیث کے ہین دوسرے لفظ سے وہ لفظ یہہ ہی قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر بين يديه لمرت کہے بی بی میمونہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا کہ گذرے آگے انکے تو البتہ گذر جاتا

۵ **وعن** عبد الله بن مالك بن بحينة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه اور روایت ہی عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے کشادہ رکھتے اپنے دونون ہاتھ یہان تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی انکی بغلون کی متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٦ **وعن** ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله واخره وعلانيته وسره اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنے سجدے مین ای پروردگار بخش میرے واسطے میرے گناہ چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے پہلے اسکے اور پچھلے اسکے اور ظاہر اسکے اور چھپے اسکے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة من الفراش اور روایت ہے بی بی عائشہ سے کہی اسنے کہ نہ پای مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر فالتمسته فوقعت يدي على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان پھر تلاش کی مین انکو پھر جا پہنچا ہاتھ میرا انکے تلوون پر اور آپ نماز کی جگہہ تھی اور دونون پانون کھڑے تھے جیساکہ سجدے کے حالت مین کھڑے ہوتے ہین وهو يقول اور اس جناب نے کہتے تھے اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تیرے رضامندی کے ساتھ تیرے غصے سے اور

سلامت رکھنے سے تیرے اپنے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے ہی طرف تجھہ سے نہین گن
سکتا ہون تعریف کو تیرے جیسا کہ تعریف کیا تو اپنی ذات کی کس لئے کسی نے تجھکو جیسا کہ تو ہی نہین پچانا
جب پچہان نسکے تو کیا تعریف کرنا کہ وہ پچہانت پر موقوف ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ٨ **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ
وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہت نزدیک ہونا بندیکا اپنے رب سے حاصل ہوتا ہی حالت مین سجدے کے پھر
بہت کرو دعا سجدے مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ٩ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ
کرتا ہی اِعْتَزَلَ الشَّیْطٰنُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَتٰی اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ دور
ہوتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ہاے مصیبت حکم کیا گیا بیٹا آدم کا سجدیکا پھر سجدہ کیا پھر اسکو بہشت ملا
وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ اور حکم کیا گیا مین سجدے کا پھر سر پھیر لیا اور سجدہ نکیا مین نے
سو میرے واسطے آتش ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ١٠ **وَعَنْ** رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ اور روایت
ہی ربیعہ بن کعب سے کہا اسنے کہ رات گذرا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لایا مین
انکے واسطے پانی وضو کا اور حاجت انکی مثل کپڑے اور مسواک کنگھی وغیرہ کے فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ
اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ پھر فرمایا مجھکو مانگ پھر کہا مین مانگتا ہون مین آپ سے رفاقت آپکی
بہشت مین قَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِكَ فرمایا سواے اسکے مانگ کیونکہ جو یہہ مانگتا ہی مرتبہ بہت بڑا ہی
قُلْتُ هُوَ ذَاكَ کہا مین مقصد و مدعا میرا یہی ہی جو مین عرض کیا اور کچھہ نہین چاہتا قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی
نَفْسِكَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ فرمایا جب تو چاہتا ہی یہہ مطلب حاصل کرنے کے واسطے پھر مدد کر میری اپنا
مقصد پر بہت سجدہ کرنے سے یعنے مین کوشش کرونگا تو بہشت مین میرے ساتھ رہنے کے واسطے
مگر تو بھی چاہیئے کہ ایسا کام کرے کہ میری سعی کام آوے وہ یہہ ہی کہ بہت سجدہ کرے یعنے نماز پڑہے
اور بہت دعا مانگے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے فائدہ
یہہ ہی کہ خدمت بزرگون کی کرنا اور انکو اپنے سے راضی کرنا موجب سعادت کا ہی ١١ **وَعَنْ**
مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُہٗ یُدْخِلُنِیَ اللّٰہُ بِہِ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے کہا اسنے ملاقات
کیا مین ثوبان سے جو غلام آزاد کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر کہا مین خبر دو مجھکو ایک عمل کی
کہ اسکو کرون مین تا داخل کرے مجھکو اللہ تعالی اُس کے سبب بہشت مین فَسَکَتَ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَسَکَتَ
ثُمَّ سَاَلْتُہُ الثَّالِثَۃَ تب چپ رہ گئے ثوبان نے اور جواب نہین دیئے پھر سوال کیا مین اُن سے
پھر چپ رہ گئے پھر پوچھا مین اُن سے تیسرے بار فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ لِلّٰہِ پھر کہے ثوبان نے سوال کیا مین اس عمل
جو تو پوچھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر فرمایا لازم ہی تجھکو کہ بہت سجدہ کرے اور نماز پڑہے
اللہ کے واسطے فَاِنَّکَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَکَ اللّٰہُ بِہَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْکَ
بِہَا خَطِیْئَۃً اسواسطے تحقیق کہ تو نکریگا سجدہ اللہ کے واسطے کوی سجدہ مگر بلند کریگا تجھکو اللہ بسبب اسکے
درجہ اور دور کریگا تجھ سے بسبب اسکے گناہ یعنے سجدہ کفارہ ہی گناہونکا اور سبب ہی بلندی درجات اور
زیادتی حسنات کا قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَا قَالَ لِیْ
ثَوْبَانُ کہا معدان نے بعد اسکے ملاقات کیا مین ابو درداء سے اور پوچھا مین اس سے بھی پھر کہا ابو درداء نے
مجھکو جیسا کہا مجھ سے ثوبان رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَاِذَا نَہَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ روایت ہی
وائل بن حجر سے کہا اسنے دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے رکھتے زمین پر اپنے دونون
زانون کو آگے اپنے دونون ہاتھ رکھنے کے اور جب کھڑے ہوتے سجدے سے اُٹھاتے اپنے دونون
ہاتھ آگے اُٹھانے اپنے دونون زانون کے رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ
کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے کوی تم مین سے پھر نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہی اونٹ
اور چاہئے کہ رکھے اپنے دونون ہاتھ پہلے اپنے دونون زانون کے رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ
الدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے قَالَ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الْخَطَّابِیُّ حَدِیْثُ
وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ ہٰذَا وَقِیْلَ ہٰذَا مَنْسُوْخٌ کہا ابو سلیمان خطابی نے جو عالم حدیث

اور شرح کرنے والا حدیث کا ہی حدیث وایل بن حجر کی قوی ہی اس حدیث سے اور کہا بعضون نے کہ یہہ حدیث منسوخ ہی **فائدہ** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ دونون ہاتھہ پہلے زانون کے رکھنا اور اول کی حدیث وایل بن حجر کی دلالت کرتی ہی کہ زانون ہاتھہ رکھنے کے آگے رکھنا اور بعد زانون رکھنا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد حدیث پر وایل بن حجر کی عمل کرکے کہتے ہین کہ زانون پہلے رکھنا بعد اسکے ہاتھون کو رکھنا کیونکہ حدیث وایل بن حجر کی قوی ہی حدیث سے ابوہریرہ کے بلکہ بعضون نے کہا ہی کہ حدیث ابوہریرہ کی منسوخ ہی حدیث سے وایل کے اور امام مالک اور اوزاعی اور ایک روایت سے امام احمد بھی اور ایک گروہ ایمہ حدیث کی ابوہریرہ کی حدیث پر عمل کرتے ہین اور ہاتھونکو زانون کے قبل رکھتے ہین واللہ اعلم **وَعَنِ** ٣ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیانے دونون سجدون کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ای پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کر مجھکو اور آرام سے رکھہ مجھکو اور روزی دے مجھکو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے **وَعَنْ** ٤ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اور روایت ہی حذیفہ سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے دونون سجدون کے درمیانے ای رب میرے بخش مجھکو رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو نسائی اور دارمی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دانہ چگنے سے کوے کے یعنے جلدی جلدی سجدہ کرنے سے اور ہاتھہ بچھانے سے مانند درندون کے یعنے سجدے مین درندون کے طرح ہاتھہ بچھانے سے وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ اور نہی فرمایا جگہہ مقرر کرنے سے شخص کے ایک مکان کو مسجد مین کہ اس جگہہ مین کسی دوسرے کو اسنے اور بیٹھنے نہ دیوے جیسا کہ جگہہ مقرر کرتا ہی اونٹ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے کیونکہ مسجد جگہہ ہی سب مسلمانون کی اس مین تخصیص اپنے واسطے کرنا اور دوسرون کو وہان آنے نہ دینا مکروہ ہی **وَعَنْ** ٢ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ

التشہد

لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی تحقیق دوست رکھتا ہون مین تیرے لئے جو دوست رکھتا ہون مین اپنے جان کے واسطے اور ناپسند رکھتا ہون مین تیرے واسطے جو ناپسند رکھتا ہون اپنے جان کے لئے اقعا مت کر درمیان دونون سجدون کے **فائدہ** اقعا اُسکو کہتے ہین کہ سُرین زمین پر رکھے اور زانون کھڑے کرے کس واسطے کہ یہہ نشست کتے کی ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اُسکو ترمذی نے

وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ نِ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا اور روایت ہی طلق بن علی حنفی سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ عزت اور بزرگی والا اس بندے کی نماز کی طرف جو سیدھی نہین کرتا اس مین اپنی پیٹھ اُسکے رکوع اور سجدے مین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ نَافِعٍ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ اور روایت ہی نافع بن عمر سے کہ کہتے تھے جو شخص کہ رکھے اپنی پیشانی زمین پر یعنے سجدہ کرے پھر چاہئے کہ رکھے اپنے دونون ہتھیلیون کو اس جگہہ جس جگہہ پر کہ رکھا ہی اپنی پیشانی کو یعنے سجدے مین دونون ہاتھ بھی زمین پر رکھے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ دونون ہاتھ پیشانی کے برابر رکھے نہ اسکے نیچے نہ اسکے آگے اگر کسی نے بلند جاے پر سجدہ کرے تو بھی ہاتھ مقابل پیشانی کے رکھنا چاہئے ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ پھر جب اُٹھاوے پیشانی پھر چاہئے کہ اُٹھاوے دونون ہاتھون کو کس واسطے کہ دونون ہاتھ سجدہ کرتے ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہی منہہ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ التَّشَهُّدِ

یہہ باب ہی بیان مین تشہد کے

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى روایت ہی ابن عمر سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تشہد مین رکھتے اپنا بایان ہاتھ اپنے بائین زانون پر اور رکھتے اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے زانون پر وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ اور گرہ لگاے ترپن کا اور اشارہ کرے کلمے کی انگلی سے **فائدہ** صورت اسکی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنگلی سے بیچ کی انگلی تک تینون انگلیون کو موڑتے اور کلمے کی انگلی کو دراز کرکے انگوٹھے کو اسکے

نیچے سے ملاتے یہہ اشارہ اللہ کی وحدانیت پر ہی جب الا اللہ یا اللہ کہے تب اسکو اٹھاتے اور مشہور یہہ ہی کہ لا الہ کہتے وقت اٹھانا اور الا اللہ کہتے وقت رکھنا اور بلندی کی طرف اشارہ نکرنا تا جہت کا توہم ہووے وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ تھے رسول خدا جب بیٹھتے نماز مین رکھتے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون زانو پر وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْیُمْنٰی الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ یَدْعُوْ بِهَا وَیَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَیْهَا اور اٹھاتے اپنی داہنی انگلی جو نزدیک ہی انگوٹھے کے اور دعا کرتے اس سے یعنے اشارہ کرتے اس سے اللہ کی وحدانیت پر اور بایان ہاتھ اپنا زانو پر اپنے رکھتے جس حال مین بچھاتے اسکو زانو پر یعنے گرہ باندہتے اور کلمے کی انگلی اٹھاتے داہنے ہاتھ کی اور بائین ہاتھ کو اسکے حال پر چھوڑ دیتے زانو پر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے معنے عقد ثلثہ وخمسین کا یہہ ہی عقد انامل کے حساب مین جسطرح انگلی سے شمار کرتے ہین اسیطرح انگلی کو اٹھاوے

وَعَنْ ٢ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تشہد پڑہنے وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَیَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ اور رکھتے اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ران پر اور بایان ہاتھ اپنا بائین ران پر اپنے اور اشارہ کرتے کلمے کی انگلی سے وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰی اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰی وَیُلْقِمُ کَفَّهُ الْیُسْرٰی رُکْبَتَهُ اور رکھتے اپنا انگوٹھا اپنی بیچلی انگلی کے سر پر اور لقمہ بناتے انکی بائین ہتھیلی انکے زانو کو یعنے ہاتھ سے زانو کو پکڑتے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ ٣ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے ہم جب نماز پڑہتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَئِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ کہتے ہم سلام ہی اللہ پر آگے اسکے بندے پر سلام بھیجنے کے سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر سلام فلانے پر یعنے دوسرے ملایک یا انبیا پر فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ پھر جب فارغ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے متوجہ ہوے ہمارے پر اپنے مبارک منہہ سے فرمانے مت کہو سلام اللہ پر اس واسطے کہ اللہ خود سلام ہی کیونکہ سلام کے معنے سلامت رہنے کے ہین تو اللہ

خود سلامت ہی اور دوسرون کو سلامت رکھتا ہی سب آفات سے اور بہشت کا نام بھی سلام ہی اسکو دعا کیا درکار ہی فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَقُلْ پھر جب بیٹھے کوی تم مین سے نماز مین پس چاہئے کہ کہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ عبادت زبان کی اللہ کے واسطے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی قاعدہ ہی کہ جب کوی درگاہ مین پادشاہون کے آتا ہی پہلے زبان سے سلام و ثنا کہتا ہی بعد خدمت مین جسم سے عاجزی کرتا ہی بعد اسکے کوی تحفہ لایق درگاہ کے مال سے گذرانتا ہی تا مستحق لطف و عنایت کا ہووے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اور سلام تجھ پر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات اسکے سلام ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندون پر جو حاضر و غایب اور نزدیک و دور اور زمین و آسمان مین ہین فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پھر تحقیق جس وقت کہ کہے بندہ یہ دعا پہنچتا ہی اثر اسکا سارے نیک بندون کو جو آسمانون مین اور زمین مین ہین اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوی معبود سواے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَیْهِ فَیَدْعُوْهُ بعد اسکے چاہئے کہ اختیار کرے دعا مین سے جو خوش آوے اسکو پھر مانگے اللہ سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے ہمکو تشہد جیسا کہ سکھلاتے ہمکو سورہ قرآن کا فَكَانَ یَقُوْلُ پھر کہتے تھے اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بندگیان منہہ سے کہنے کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور مال کی اللہ کے واسطے ہین سلام ہی تجھ پر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اسکی سلام ہی ہم پر اور اللہ کے بندون پر جو نیک ہین مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوی معبود برحق مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کے ہین **فائدہ** یہ تشہد ابن عباس کا ہی اکثر شافعیہ اسی پر عمل کرتے ہین اور مذہب حنفیہ مین تشہد ابن مسعود کا ہی جو پہلی حدیث مین مذکور ہوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَلَمْ اَجِدْ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ سَلَامٌ عَلَیْكَ وَسَلَامٌ عَلَیْنَا بِغَیْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِ

الجامع عن الترمذی اور نہیں پایا مین نے صحیحین مین اور نہ جمع بین الصحیحین مین جو کتاب حمیدی کی ہی سلام علیک و سلام علینا بغیر الف اور لام کے اور لیکن روایت کیا اسکو صاحب جامع الاصول کا جو کتب ستہ کو جمع کیا ہی ترمذی سے **الفصل الثانی** فصل دوسری عن وائل بن حجر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم روایت ہی وایل بن حجر سے نقل کیا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قال ثم جلس فافترش رجله الیسری ووضع یده الیسری علی فخذه الیسری وحد مرفقه الیمنی علی فخذه الیمنی کہا کہ پھر بیٹھے حضرت اور بچھاے اپنا بایان پانون اور رکھے بایان ہاتھ اپنے بائین ران پر اور ٹیکے اپنی داہنی کونی کو اپنی داہنی ران پر یعنے رکھے اسکو ران پر وقبض ثنتین وحلق حلقة ثم رفع اصبعه فرأیته یحرکها یدعو بها اور بند کئے دو انگلیان داہنے ہاتھ کے یعنے خنصر و بنصر کو حلقہ باندہے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے پھر اٹھائی اپنی کلمے کی انگلی پھر دیکھا مین نے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا کرتے اسکے ساتھ مراد اس سے اشارہ ہی وحدانیت پر یعنے کلمہ شہادت کا پڑہتے اور اسکو اٹھاتے رواه ابو داود والدارمی روایت کیا ابو داود اور دارمی نے ٢ وعن عبد اللّٰہ بن الزبیر قال کان النبی صلی اللّٰہ علیه یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرکها اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے اپنی انگلی سے جب دعا کرتے اور نہ ہلاتے اسکو پہلی حدیث مین فرمایا کہ انگلی کو ہلاتے تھے اور اس حدیث مین فرمایا کہ نہین ہلاتے تھے پہلی حدیث مین ہلانے سے مراد اٹھانے سے ہی کیونکہ اٹھانے سے انگلی ہلتی ہی رواه ابو داود والنسائی وزاد ابو داود ولا یجاوز بصره اشارته روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے یہہ بات کہ تجاوز نہین کرتی نگاہ رسول خدا کی انکے اشارے سے یعنے جب انگلی سے اشارہ کرتے نظر اپنی اسپر رکھتے ٣ وعن ابی ہریرة قال ان رجلا کان یدعو باصبعیه اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص دعا کرتا تھا اپنے دو انگلیون سے یعنے دونون ہاتھون کے کلمے کی انگلیون سے کہتے ہین کہ وہ شخص سعد بن ابی وقاص صحابی تھے فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم احد احد تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کر یعنے اشارہ کر ایک انگلی سے کہ خدا ایک ہی رواه الترمذی والنسائی والبیهقی فی الدعوات الکبیر روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے ۴ وعن ابن عمر قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان یجلس الرجل فی الصلوة وهو معتمد علی یدیه

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے مرد کے نماز مین جس حال مین کہ وہ ٹیکا لگانے والا ہو اپنے ہاتھ پر یعنے تشہد مین اپنے دونون ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھنے سے یا دونون ہاتھ ٹیک کر اٹھ کھڑے رہنے سے منع فرمایا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **فائدہ** معنے آخر کا زیادہ مناسب ہی جیسا دوسری روایت مین بھی آیا ہی وَفِیْ رِوَایَةٍ لَہٗ اور ایک روایت مین ابو داود کی یون آیا ہی کہ نَهٰی اَنْ یَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰی یَدَیْهِ اِذَا نَهَضَ فِی الصَّلٰوةِ منع فرمایا رسول خدا نے ٹیکا لگانا مرد اپنے دونون ہاتھون پر جب کھڑا ہو نماز مین یہہ روایت موافق مذہب امام ابو حنیفہ کے ہی اور شافعیہ اسکے خلاف پر ہین اور نماز مین کھڑے رہتے وقت دونون ہاتھ ٹیکنے کے قایل ہین اور اس روایت کو ضعیف کہتے ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ حَتّٰی یَقُوْمَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعت مین یعنے جلسۂ اولی مین تشہد کے لئے بیٹھتے ثلاثی نماز یا رباعی نماز مین گویا کہ وہ گرم پتھر پر بیٹھے ہین یہان تک کہ کھڑے ہوتے یعنے جلد اٹھتے قعدہ اولی سے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھلاتے ہمکو تشہد جیسا کہ سکھلاتے ہمکو سورہ قرآن سے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ نام سے اللہ کے اور توفیق و مدد سے اللہ کے عبادات منہہ سے کہنے کی اللہ کے واسطے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی اللہ کے واسطے ہی سلام تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات اسکے سلام ہم پر اور سب نیک بندون پر اللہ کے گواہی دیتا ہون مین نہین کوی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین بیشک محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ چاہتا ہون مین اللہ کی آگ سے دوزخ کے رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ وَاَتْبَعَھَا بَصَرَہٗ اور روایت ہی نافع سے کہا اُسنے کہ تھے عبداللہ بن عمر جب بیٹھتے نماز مین رکھتے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی انگلی سے اور بھیجتے اسکے پیچھے اپنی نگاہ یعنے اشارے کے وقت نظر انگلی پر رکھتے ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھِیَ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ پھر کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے بہت سخت ہی شیطان پر لوہے سے کہ جس سے مارتے ہین مانند تلوار و تیر کے یعنے کلمے کے انگلی سے اشارہ کرنا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

٣ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مِنَ السُّنَّۃِ اِخْفَاءُ التَّشَھُّدِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے سنت سے ہی آہستہ پڑھنا تشہد کا یعنے سنت وہ ہی کہ تشہد کو آہستہ پڑہے اور جہر نکرے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی

بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِھَا

یہہ باب ہی بیان مین درود بھیجنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسکی فضیلت مین **فائدہ** جانا چاہیئے کہ درود بھیجنا رسول خدا پر بعضون کے پاس واجب ہی ہر بار کہ ذکر شریف آپکا آوے اور بعضون کے نزدیک تمام عمر مین ایکبار فرض ہی زیادہ اس سے سنت یا مستحب ہی اور امام شافعی کے پاس تشہد مین فرض ہی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک صلوۃ رسول خدا پر بھیجنا واجب ہی اور تشہد مین سنت ہی اور فضایل درود کے انگنت ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ روایت ہی عبدالرحمن بن لیلی سے کہا اسنے کہ ملاقات کیا مجھ سے کعب بن عجرہ نے فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ پھر کہا کہ کیا تحفہ ندون مین تجھ کو وہ تحفہ کہ سنا ہون اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا مین ہان دو وہ تحفہ مجھ کو فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ تب کہا ابن عجرہ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا مین ای رسول خدا کیونکر ہی درود بھیجنے کی طرح تم پر ای نبوت کے اہل بیت فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ کس لئے کہ خداے تعالی بیشک سکھلایا ہمکو کہ کس طرح سلام بھیجین ہم آپ پر جو سکھلایا آپ نے ہمکو التحیات مین قَالَ قُوْلُوْا فرمایا رسول خدا نے بولو تم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ای پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجا تو ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر تحقیق کہ تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ای پروردگار برکت بھیج محمد پر اور آل پر محمد کے جیسا کہ برکت بھیجا تو ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو ہی تعریف کیا گیا بزرگ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کئے ہیں اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ یَذْکُرْ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْمَوْضِعَیْنِ مگر یہ کہ مسلم نے نہیں کیا ذکر علی ابراہیم کا دونوں جگہہ میں یعنے نہ صلوة میں نہ برکت میں

وَعَنْ[٢] اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اور روایت ہی ابو حمید ساعدی سے کہا اسنے عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا کسطرح درود بھیجین ہم تم پر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا تب فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو تم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ای پروردگار درود بھیج محمد پر اور انکے ازواج پر اور انکے ذریات پر جیسا کہ رحمت بھیجا تو ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور اُنکے ازواج پر اور انکی اولاد پر جیسا کہ برکت بھیجا تو آل ابراہیم پر بیشک تو ہی تعریف کیا گیا بزرگ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ درود مختلف الفاظ سے آئے ہین پہلی حدیث مین جو درود مذکور ہوا اُسکا پڑہنا کفایت کرتا ہے

وَعَنْ[٣] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درود بھیجے مجھ پر ایکبار رحمت بھیجے اللہ اُسپر دس بار رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ روایت ہی انس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوی درود بھیجے مجھ پر ایک درود تا بھیجتا ہی درود اللہ نے اسپر دس درود اور دور کیے جاتے ہین اس سے دس گناہ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ اور بلند کئے جاتے ہین اُسکے لئے دس درجے قرب الٰہی کے رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

وَعَنْ[٢] ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ

عَلَیَّ صَلٰوۃً اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک
لوگون مین مجھ سے قیامت کے دن جو اُن مین بہت درود بھیجنے والا ہی مجھ پر دوسری حدیث مین آیا ہی کہ
کثرت درود کی موجب شفاعت رسول خدا کا ہی سبب اسکا یہ ہی کہ درود زیادہ بھیجنے سے قربت رسول خدا
کی حاصل ہوتی ہی سبب سے اس قربت کے رحمت پروردگار کا نور اسپر چمکتا ہی اور حقیقت مین معنی شفاعت
کی یہی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ
اور بھی روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ملایک ہین خدا
تعالی کے پھرتے ہین زمین مین لا پہنچاتے ہین مجھکو میرے امت سے سلام و درود جو وے کہتے ہین مجھ
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو نسای اور دارمی نے اور دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ ملایک لیجاتے ہین نام سلام بھیجنے والے کا اور اسکے باپ کا اور کہتے ہین ای رسول خدا فلان ابن فلان
جیسا کہ کہتے ہین کہ تقی حسین ابن عبد القادر تجھ پر سلام کہتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی
اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہی کوی شخص جو سلام بھیجتا ہی مجھ پر مگر کہ بھیجتا ہی اللہ مجھ پر میرے روح کو یہان تک کہ جواب دیتا ہون
مین سلام کا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور بیہقی
نے بیچ دعوات کبیر کے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے مت بناؤ تم اپنے گھرون کو قبرین کہ مردون کے مانند ان مین پڑے سوتے رہو اور کچھ عبادت
نکرو بلکہ نوافل گھرون مین پڑہا کرو تا برکت اسکی ہووے اور گھر والون کو عبادت کا شوق پیدا ہووے
اور نفل نماز گھر مین پڑہنا مسجد مین پڑہنے سے افضل ہی یا یہ مراد ہی کہ گھرون مین مردون کو دفن نکرو
اور اس جناب کو جو گھر مین دفن کئے ہین سو مخصوص ہی اس جناب کو وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا
اور مت بناؤ میری قبر کو عیدگاہ کہ وہان لوگ سنوار بناکر آوین اور لہو لعب مین مشغول ہووین جو
باعث غفلت کا ہی جیسا کہ یہود اور نصاری اپنے نبیون کے قبرون کو بناتے ہین وَصَلُّوْا عَلَیَّ
فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ اور درود بھیجو مجھ پر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہی مجھکو
جہان کہین کہ ہو تم رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اور بھی روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہووے ناک اس شخص کی کہ ذکر کیا جاؤن مین اسکے پاس پھر نہ درود بھیجے مجھ پر یعنے وہ شخص خوار اور ہلاک ہووے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر بار مجلس مین نام پاک اس جناب کا لیوین درود بھیجنا واجب ہوتا ہی وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَہٗ اور خاک آلودہ ہووے ناک اس شخص کی کہ داخل ہووے اسپر رمضان پھر گذر جاوے یہہ مہینا آگے اسکے کہ بخشا جاوے اسکے لئے مہینے اس مہینے مین عبادت نکرے رات کو قیام اور تراویح سے محروم رہے کیونکہ یہہ سبب مغفرت کا ہی وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہٗ اَبَوَاہُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ اور خاک آلودہ ہووے ناک اس شخص کی کہ پاوین اسکے پاس ماباپ اسکے بوڑھاپا یا ایک ان مین کا پھر نہ داخل کرین ماباپ اسکو بہشت مین یعنے انکے ساتھ نیکی نکرے اور حق انکا بجا نہ لاوے اور خوشنودی انکی حاصل نکرے جو سبب ہی بہشت حاصل ہونے کا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ اور روایت ہی ابوطلحہ صحابی سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے ایک روز اپنے صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی انکے چہرے مین فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا اور فرمایے تحقیق کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہے کہ بیشک رب تیرا کہتا ہی کیا راضی نہین کرتا تجھکو ای محمد کہ نہ درود بھیجے تجھ پر کوئی تیری امت مین سے مگر درود بھیجون مین اس پر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھ پر کوئی تیری امت مین سے مگر سلام بھیجون مین اس پر دس بار رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو نسائی اور دارمی نے

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے پوچھا مین ای رسول خدا مین بہت درود بھیجتا ہون تم پر پھر کتنا مقرر کرون وقت آپکے واسطے اپنے درود بھیجنے کا فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ اَلرُّبُعَ پھر فرمایے جس قدر کہ چاہے تو تب عرض کی مین نے چوتھائی اپنے اوقات سے آپ پر درود بھیجنے کے واسطے مقرر کرون قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ فرمایے جس قدر کہ چاہے تو پھر اگر تو زیادہ کرے تو

بہتر ہی تیرے واسطے قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ عرض کی مین نے
آدہا اپنے اوقات سے مقرر کرون واسطے درود بھیجنے کے فرمایا جسقدر کہ چاہے تو پھر اگر تو زیادہ کرے تو
پھر وہ بہتر ہی تیرے لئے قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ عرض
کیا مین پھر دو تہائی مقرر کرون فرمایا جسقدر کہ چاہے تو پس اگر تو زیادہ کرے پھر وہ بہتر ہی تیرے واسطے
قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ عرض کیا
مین نے مقرر کرتا ہون مین آپکے واسطے اپنے دعا کا تمام وقت فرمایا اب پورے حاصل ہوگے تیرے
دین و دنیا کے مقصد اور دور ہو جاویگے تیرے واسطے تیرے گناہ ظاہر و باطن اول و آخر کے رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۹ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اور روایت ہی فضالہ بن عبید صحابی سے کہا اسنے اس وقت
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
آیا ایک شخص اور نماز پڑہا پھر کہا ای پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کیا تو ای نمازی خدا کے اور
مجھ پر درود بھیجنے کے آگے جب تو نماز پڑہے تب بیٹھ اور تعریف کر اللہ کی جیسا کہ وہ لایق ہی اسکے اور
درود بھیج مجھ پر پھر دعا مانگ جو چاہے اللہ سے سکھلایا حضرت اس شخص کو دعا مانگنے کے آداب
قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ کہا فضالہ بن عبید نے پھر نماز پڑہا ایک شخص دوسرا بعد اسکے
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ پھر تعریف کیا اللہ کی اور درود بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تب
فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای نمازی دعا مانگ جو چاہتا ہی قبول کیا جاویگی تیری دعا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت
کیا ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
کہا اسنے نماز پڑہتا تھا مین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ابوبکر اور عمر اسنکے ساتھ تھے
فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ پھر جب بیٹھا مین نماز پڑھ کر شروع کیا مین تعریف کرنا اللہ تعالی کی

پھر درود بھیجا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا مانگا مین اپنے واسطے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سل تعطہ تب فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جایگا جو کچھ کہ چاہتا ہی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن١ ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اہل البیت فلیقل روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش کرے اسکو یہہ کہ پورے پیمانے سے ماپا جاوے ثواب اسکا یعنے جو شخص کہ چاہتا ہی کہ حاصل ہووے مراد اسکی پوری اور کامل جب درود بھیجے ہم پر جو نبوت کے گھر والے ہین پھر چاہیئے کہ کہے اللہم صل علی محمدن النبی الامی وازواجہ امہات المؤمنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید یاالٰہی درود بھیج محمد پر جو نبی امی ہی اور اسکی بی بیون پر جو مومنون کی ماین اور انکی اولاد پر اور انکے گھر والون پر جیسا کہ درود بھیجا تونے ابراہیم پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہی **فائدہ** امی لقب ہی رسول خدا کا جو توریت اور انجیل اور سب کتابون آسمانی مین مذکور ہی اور امی لغت مین اسے کہتے ہین کہ لکھنا پڑھنا کسی سے نہ سیکھے جیسا کہ ما کے پیٹ سے نکلا ہی ویسا ہی رہے اور رسول خدا نے کسی سے لکھنے پڑھنے نہ سیکھے تھے اس سبب سے ان کو امی کہتے ہین یا یہہ کہ ام قری مکے کا نام ہی امی مکے کا رہنے والا ہی یا یہہ کہ ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہین رسول خدا نے اس سے علم حاصل کیا اس سبب سے انکا لقب امی ہوا رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن٢ علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل وہ ہی کہ مین ذکر کیا جاؤن اسکے پاس پھر درود نہ بھیجے مجھ پر رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے ورواہ احمد عن الحسین بن علی رضی اللہ عنہما اور روایت کیا احمد نے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وعن٣ ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوی درود بھیجے مجھ پر میری قبر کے پاس سنتا ہون مین اسکو ومن صلی علی نائیا ابلغتہ اور جو کوی

درود مجھ پر دور سے پہنچایا جاتا ہون مین اسکو رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰئِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے جو کوی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اسپر اور فرشتے اسکے ستر درود رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ اور روایت ہی رویفع سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے جو کوئی درود بھیجے محمد پر اور کہے ای پروردگار پہنچا محمد کو نزدیک جگہہ مین اپنے پاس قیامت کے دن واجب ہوتی ہی اسکے واسطے شفاعت میری رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا اسنے باہر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ داخل ہوے خرمے کے بن مین اور سجدہ کئے پھر دراز کئے سجدہ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ یہان تک کہ ڈر گیا مین شاید کہ اللہ تعالی نے وفات دیا ہی انکو قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ کہا عبد الرحمن نے پھر آیا مین کہ دیکھون فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ تب سر اٹھائے رسول خدا نے اپنا اور فرمائے کیا ہوا ہی تجھکو پھر ذکر کیا مین نے اسبات کا ان سے جو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوا کہ آپ وفات پاے ہین قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ کہا عبد الرحمن نے تب فرمائے رسول خدا تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجھکو کیا خوشخبری نہ دون مین تجھکو تحقیق خدا عزت و بزرگی والا کہتا ہی آپکو جو کوی درود بھیجے تم پر درود بھیجتا ہون مین اسپر اور جو کوی سلام بھیجے تم پر سلام بھیجتا ہون مین اس پر رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ اور روایت ہی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے تحقیق دعا ٹھہرائی رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کے نہین اوپر جاتی ہی دعا مین سے کچھ یہان تک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر یعنے اجابت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر

باب الدعاء فی التشہد

کیونکہ درود خود مقبول ہوتا ہی و دعا بھی اسکے طفیل سے مستجاب ہوتی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **بَابُ الدُّعَاءِ فِی التَّشَهُّدِ** یہہ باب ہی بیان مین دعا کے تشہد مین کتابون مین فقہہ کے مذکور ہی کہ التحیات اور درود پڑہے بعد دعا کرے جو کہ اچھی معلوم ہووے مگر یہہ کہ کلام سے انسانون کے مشابہ نہو **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ روایت ہے بی بی عائشہؓ سے کہی انہنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے نماز مین اپنے بعد تشہد کے يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ کہتے ای پروردگار تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھہ سے ازمانے سے مسیح دجال کے کہ آخری زمانے مین دجال آویگا اور دعوا خدائی کا کریگا اور اپنے استدراج سے لوگون کو گمراہ کریگا تفصیل اسکی آخر کتاب مین علامات قیامت کے باب مین آویگی وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اور پناہ مانگتا ہون مین آزمایش سے زندگی کے اور آزمایش سے مرنے کے مراد آزمایش سے زندگی کے تنگی اور گمراہی اور محنت اور ضلالت ہی مراد آزمایش سے مرنے کے وسوسہ شیطان کا نزع کی حالت مین و عذاب قبر کا اور سوال منکر نکیر کا ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ای پروردگار پناہ چاہتا ہون تیری گناہون سے اور قرض سے فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ تب کہا رسول خدا کو کوئی کہنے والا اصحاب سے بہت تعجب ہی کہ پناہ مانگتے ہین آپ قرض سے فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ تب فرمایے رسول خدا نے قباحت قرض کی یہہ ہی کہ تحقیق مرد جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی جھوٹ کہتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پھر خلاف کرتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ ٢ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فارغ ہووے کوئی تمہارا التشہد آخر سے پھر چاہیئے کہ پناہ مانگے ساتھہ اللہ کے چار چیز سے مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عذاب سے دوزخ کے اور عذاب سے قبر کے اور آزمایش سے جینے اور مرنے کے اور بدی سے مسیح دجال کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ ٣ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ

باب الدعاء فی التشہد

مِنْهُ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلاتے تھے انکو یہہ دعا جیسا سکھلاتے تھے انکو سورہ قرآن کا يَقُوْلُ
قُوْلُوْا فرماے رسول خدا نے کہو تم اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تجھہ پاس عذاب دوزخ سے اور پناہ چاہتا ہون تیری عذاب
سے قبر کے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھہ پاس آزمایش سے مسیح دجال کے اور پناہ چاہتا ہون مین تیری
آزمایش سے زندگی کے اور مرنے کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ
الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ
قَالَ قُلْ اور روایت ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے بولا مین ای رسول خدا سکھلاؤ تم
مجھکو ایک دعا کہ دعا مانگون مین اس سے اپنی نماز مین فرماے کہہ اور پڑہ یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ای پروردگار تحقیق مین ظلم کیا اپنے جان پر بہت ظلم اور نہین
بخشتا گناہون کو کوی سوا تیرے سو تو بخش مجھکو خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحم کر مجھہ پر تحقیق تو بخشنے
والا گناہون کا اور مہربانی کرنے ہارا بندون پر ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر
وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اور روایت ہی عامر بن سعد سے نقل کیا اسنے اپنے باپ سے کہا کہ
دیکھتا تھا مین رسول خدا کو سلام دیتے تھے اپنے داہنے طرف اور اپنے بائین طرف حَتّٰى اَرٰى
بَيَاضَ خَدِّهٖ یہان تک دیکھتا تھا مین سفیدی رخسارہ مبارک کی یعنے سلام کہتے وقت اس قدر
اپنے منہہ کو داہنے اور بائین طرف پھیرتے کہ رخسارہ مبارک آپکا دیکھا جاتا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے
جو مشہور صحابی ہین کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے نماز متوجہ ہوتے ہم پر
اپنے مبارک منہہ سے یعنے سلام پھیرتے وقت یا یہہ مراد ہی کہ بعد سلام کے رسول خدا اپنے داہنے
طرف یا بائین طرف پھر کر بیٹھتے جیسا کہ دوسرے احادیث مین آیا ہی اور کبہو لوگون کے طرف منہہ
اور قبلے کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھتے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ

باب الدعاء فی التشہد

انسٍ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیرتے نماز سے داہنے طرف رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال لا یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوتہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے چاہیئے کہ نکرے کوی تمہارا شیطان کے لئے حصہ اپنے نماز سے اور اسکو بیان کرتا ہی کہ یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ خیال کرے یہہ کہ لازم ہی اس پر کہ نہ پھیرے مگر اپنے داہنے طرف لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ البتہ تحقیق دیکھا ہون مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بار کہ پھرتے اپنے بائین طرف متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ جاننا چاہیئے کہ رسول خدا بعد سلام کے اکثر داہنے طرف سے پھر کر بائین طرف بیٹھتے اور دعا مانگتے اپنے حجرہ کی طرف جو بائین طرف تھا اور کبھو بائین طرف سے پھر کر داہنے طرف بیٹھتے لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ داہنے طرف ہی پھرنا اپنے پر لازم نہ کر لیا چاہیئے کیونکہ جو بات شرع مین اپنے پر لازم نہین اسکو اپنے اوپر لازم کر لینا گناہ ہی جب آدمی گناہ کیا تو گویا اپنے عمل مین سے شیطان کو حصہ دیا **وعن** البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اسنے جب ہم نماز پڑہتے تھے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکھتے ہم کہ رہین ہم حضرت کے داہنے طرف کہ متوجہ ہووین ہم پر اپنے مبارک منہہ سے سلام پھیرتے وقت قال فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک اور کہا براء بن عازب نے پھر سنا مین حضرت کو فرماتے تھے بعد سلام کے دعا مین ای رب میرے نگاہ رکھ مجھکو اپنے عذاب سے قیامت کے دن کہ اٹھاویگا تو یا جمع کریگا تو اپنے بندون کو شک کیا راوی نے کہ یوم تبعث فرماے یا یوم تجمع یہان سے معلوم ہوتا کہ خاص بندے اور مقربان درگاہ کے بھی اسکے عذاب سے ڈرتے اور رحمت کی پناہ چاہتے ہین اور یہہ بات امت کے تعلیم کے واسطے ہی کہ تا آداب سے درگاہ کے آگاہ رہین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** ام سلمۃ قالت ان النساء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن اذا سلمن من المکتوبۃ قمن اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اسنے تحقیق عورتین زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب سلام پھیرتین تھین فرض نماز سے اٹھ کر چلی جاتین آگے مردون کے وثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن صلی من

باب الدعا فی التشهد

الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اور پیچھے رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ نماز پڑہتے مردون مین سے
جب تک کہ چاہتا خدا تعالی فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ پھر جب کھڑے
ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مردان رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضِّحْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہی
کہ ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی باب ضحک مین انشاء اللہ تعالی کہ اس حدیث مین ذکر رسول خدا
کے بیٹھنے کا بعد نماز فجر کے افتاب نکلنے تک ہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ
يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے پکڑا میرا ہاتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون تجھکو ای معاذ تب عرض کی مین نے
اور مین دوست رکھتا ہون آپکو ای رسول خدا قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ
فرمایے پھر ترک نکر اسکو کہ کہے تو پیچھے ہر نماز کے رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ ای رب میرے مدد کر میری اپنے ذکر کرنے اور اپنے شکر کرنے اور اچھی طرح اپنی عبادت
کرنے پر رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَ
اَنَا اُحِبُّكَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے مگر یہہ کہ ابو داؤد نے ذکر نہین کیا یہہ لفظ
قال معاذ و انا احبک وَعَنْ[٢] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے سلام پھیرتے اپنے داہنے
طرف اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تک کہ دیکھا جاتی سفیدی انکے داہنے رخسارے کی وَعَنْ
يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ اور سلام پھیرتے اپنے
بائین طرف اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہان تک کہ دیکھا جاتی سفیدی انکے بائین رخسارے کی رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہین
ذکر کیا ترمذی نے لفظ حتی یری بیاض خدہ کو نہ داہنے نہ بائین اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عمار بن
یاسر سے وَعَنْ[٣] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے

کہا اسنے تھا اکثر پھرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نماز سے بعد سلام کے اپنے بائین پہلو کی طرف اپنے حجرے کی طرف جو مسجد کے بائین طرف تھا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا شرح سنت مین

وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ اور روایت ہی عطاء خراسانی سے جو تابعین ہین ہین اسنے نقل کیا مغیرہ سے کہا مغیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت اور نفل نماز نہ پڑہے اس جگہہ ہین کہ فرض نماز پڑہا ہی جس مین یہان تک کہ سرک جاوے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ یہہ حکم مخصوص امام پر ہی نہین ہی بلکہ شامل ہی مقتدیون کو بھی اور وجہ امام سرک جانے کا یہہ ہی تا کسی نے گمان نکرے کہ ابھی فرض نماز مین ہی بعضون نے کہا سرک جانا اس لئے ہی تا دونون جگہہ اسکی عبادت پر گواہی دیوے اور بعضون نے کہا مرتبہ نفل کا فرض سے کمتر ہونے سے جس جاے پر فرض پڑہا ہی وہان نفل نہ پڑہے اور یہہ سب وجہین شامل ہین امام اور تمام مقتدیون پر چاہیئے کہ نفل نماز فرض نماز پڑہے سو جگہہ پر نہ پڑہے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ اور کہا ابو داؤد نے کہ عطاء خراسانی نے نہین دیکھا مغیرہ کو

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی انس سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش دلایا صحابہ کو نماز پڑھنے تاکید کئے اور ترغیب دلانے نماز کی محافظت اور جماعت مین پہنچے اور تکبیر اولی پانے کے واسطے اور منع فرمایا اُس سے کہ پھرین آگے پھرنے نماز سے اپنے یعنے حضرت کے پہلے سلام پھیرنا اور نماز سے فارغ ہوجانا یہہ منع تحریمی ہی یا بعد سلام پھیرنے آگے رسول خدا کے اٹھہ کھڑے رہنا اور چلا جانا اور منتظر ذکر اور درود نرہنا یہہ منع تنزیہی ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهِ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہا اسنے کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے اپنی نماز مین یعنے تشہد کے بعد یا بعد سلام کے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اے پروردگار مانگتا ہون مین تجھ سے ثابت رہنا دین کے کام مین اور قصد کرنا سیدہی راہ پر اور مانگتا ہون تجھ سے توفیق تیری نعمت کے شکر کی اور خوبی تیری عبادت کی

اور مانگتا ہون تجھ سے دل بے عیب اور زبان سچی اور مانگتا ہون مین تجھ سے اس چیز کی نیکی سے جو جانتا ہی تو اسکو نیک اور پناہ مانگتا ہون مین برائی سے اس چیز کی کہ جانتا ہی تو اسکو بد اور بخشش چاہتا ہون مین اس گناہ کی جو جانتا ہی تو رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت کیا احمد نے مثل اسکے **وَعَنْ** ۲ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ اور روایت ہی جابر رض سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اپنی نماز مین بعد تشہد کے سب سے بہتر کلام کلام اللہ کا ہی اور سب سے بہتر سیرت سیرت محمد کی ہی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** ۳ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا اور روایت ہی بی بی عایشہ رض سے کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامھنے اپنے منہ کے پھر جھکتے تھے اپنے داہنے طرف تھوڑا سا یعنے سلام پھیرنا قبلے کی طرف سے شروع کرتے اور داہنے طرف پھر کے تمام کرتے کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی نمودار ہوتی جیسا کہ اگلے احادیث مین مذکور ہوا اس حدیث کے موافق امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہی اور تینون امامون اور دوسرے عالمون کے پاس دو سلام ہین اور اس پر بہت سے احادیث آئے ہین اور بی بی عایشہ کی حدیث کی تاویل یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر کہتے ایک سلام اور دوسرا سلام آہستہ کہتے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** ۴ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے حکم فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ سلام کا جواب دیوین ہم امام پر یعنے مقتدیان جب سلام کہین امام کے سلام کی نیت کرین اس سے معلوم ہوا کہ امام بھی مقتدیون پر سلام کی نیت کرتا ہی وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ اور حکم کیا ہم کو کہ دوست رکھین ہم آپس مین سلام کرنے کو ہمارے بعضون نے بعضون پر یعنے نماز مین سلام پھیرتے وقت ایک دوسرے پر نیت سلام کی کرین کہ وہ سبب ہی محبت کا اور احادیث مین اور فقہہ مین آیا ہی کہ نماز کے سلام کی نیت ملایک مقرب کو بھی کیا چاہیے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

یہہ باب ہی بیان مین ذکر کے بعد نماز کے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ اختلاف ہی اس بات مین کہ مصلی بعد ان فرض نمازون کے جنکے بعد سنت نماز ہین اٹھ کھڑے رہے یا بیٹھے رہے

اور بعد اُٹھ کھڑا رہنے کے جہاں فرض نماز پڑہا تھا وہاں ہی سنت پڑہے یا دوسری جگہہ پر پڑہے اکثروں کے پاس بہتر وہ ہی کہ فرض کے بعد اٹھ کھڑا رہے اور دوسری جگہہ پر سنت پڑہے اور مستحب ہی کہ لوگ فرض نماز کے صفوں سے پراگندہ ہووین اور امام بھی اپنی جگہہ سے سرک جاوے تا آنے والے لوگونکو توہم جماعت نہووے اور بعضوں نے کہا ہی کہ فرض نماز کے بعد بعضے ادعیہ کہ جنکو رسول خدا نے پڑہے ہین پڑہے جیسا کہ اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام اور آیۃ الکرسی پڑہے اور داہنے طرف یا بائین طرف ہی پھرنا مخصوص نہین جدہر چاہے بعد نماز فرض کے پھرے اور بعد نماز فجر اور نماز مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر پڑہے

الفصل الاول فصل پہلی

۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلوٰةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ روایت ہی ابن سے کہا اسنے کہ تھا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ تکبیر کے شارحون نے تکبیر کے مراد مین اختلاف کرتے ہین بعضون نے کہا یہان مراد تکبیر سے ذکر ہی کہ زمانے مین رسول خدا کے لوگون کا پھرنا فرض نماز سے اسپر مقرر تھا اور بعضون نے کہا کہ تکبیر سے مراد تسبیح ہی کہ بعد نماز کے دس بار یا تیس بار یا تین بار کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ زمانے مین پیغمبر خدا کے بعد نماز کے تین بار یا ایکبار تکبیر اللہ اکبر کہتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور روایت ہی بی بی عائشہؓ سے کہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے نہین بیٹھتے تھے مگر اس قدر کہ کہتے یہہ کلمات ای پروردگار تو سلامت ہی سب عیبون سے اور تجہہ سے ہی سلامتی بندون کی سب آفات سے برکت والا ہی تو ای صاحب بزرگی اور اکرام کے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے یہہ ذکر اسقدر احادیث مین واقع ہی اور بعضون نے والیک یرجع السلام زیادہ کئے ہین اور مشایخ ورد ون مین اس سے بھی زیادہ پڑہتے ہین

۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلوٰتِہٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا اور روایت ہی ثوبان سے کہا اسنے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھرتے اپنی نماز سے استغفر اللہ کہتے تین بار اور بعضے روایتون مین بعضے سلف سے آیا ہی کہ یہہ استغفار تین بار کہتے تھے کہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اور بعد استغفار کے وَقَالَ اللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَا

والاکرام اور کہتے ای پروردگار تو سلامت ہی سب عیبون سے اور تجھ سے سلامتی ہی بندون کو سب آفات سے برکت والا ہی تو صاحب بزرگی اور بخشش کا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ صحابی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے تھے پیچھے ہر فرض نماز کے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہی کوی شریک نہین اسکا اسکی بادشاہت ہی اور اسیکے واسطے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ای پروردگار نہین کوی منع کرنے والا اس چیز کے واسطے جو تو دیا اور نہین کوی دینے ہارا اس چیز کو جو تو منع کیا فایدہ نہین دیتی دولت والے کو تیرے عذاب سے دولت متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **فائدہ** جاننا چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کلمات اور اذکار جو دوسرے حدیثون مین آئے ہین بعد نماز کے پڑہتے کبہو سلام پھیر کر اٹھ کھڑے ہوتے اور کچھ نہین پڑہتے اور بعضے اوقات مین یہہ سب اذکار یا ان مین سے بعضے پڑہتے بعضون نے کہا کہ اس مین ترتیب سے پڑہنا چاہیے پہلے استغفار بعد اسکے اللہم انت السلام آخر تک بعد اسکے لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک

وعن عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الاعلی اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے اپنی نماز سے کہتے اپنے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون نہین ہی کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اسی کے واسطے ہی بادشاہت اور اسی کے لئے ہی سب تعریف اور وہ سب چیز پر طاقت رکھنے والا ہی نہین ہی دور رہنا گناہ سے اور نہین ہی قوت پرہیزگاری کی مگر اللہ کے سبب نہین ہی کوی معبود برحق سوائے اللہ کے اور نہین عبادت کرتے ہین ہم مگر اسیکو اسیکی ہی نعمت اور اسیکو ہی بزرگی اور اسیکے واسطے ہی سب تعریف نیک نہین کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے نرے ہوکے کرنیوالے ہین ہم اسکی بندگی اگرچہ برا مانین کافرین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن

سَعْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یُعَلِّمُ بَنِیْہِ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ اور روایت ہی سعد بن وقاص سے کہ اسنے سکھلاتا تھا اپنے بیٹونکو یہہ الفاظ اور کہتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگتے تھے خدا سے ان کلمات کے ساتھ پیچھے نماز کے وہ کلمات یہ ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تیرے ساتھ نامردی سے اور پناہ چاہتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ناکاری عمر سے اور پناہ لیتا ہون مین تیرے ساتھ فتنے سے دنیا کے اور عذاب سے قبر کے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے تحقیق فقیران مہاجرین کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فَقَالُوْا قَدْ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ اور کہے تحقیق لے گئے دولت والے بہت درجے بلند ثواب اور قرب الٰہی کے اور نعمتان ہمیشہ رہنے والے جو بہشت کے ہین فَقَالَ وَمَا ذَاکَ تب پوچھے رسول خدا نے کیا بات ہی یہہ اور کس سبب سے انہون نے بلند درجون کو پہنچا قَالُوْا یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَیُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ عرض کئے سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ نماز پڑھتے ہین ایسے جیسا کہ ہم نماز پڑھتے اور وہ روزہ رکھتے ہین جیسا کہ ہم روزہ رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین انہون نے اور ہم صدقہ دیتے نہین اور وہ بردہ آزاد کرتے ہین انہون نے ہم بردہ آزاد نہین کرتے یعنے انہون نے بدنی عبادت مین ہمارے ساتھ شریک ہین اور مالی عبادت مین ہم سے فایق ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُکُمْ شَیْئًا تُدْرِکُوْنَ بِہٖ مَنْ سَبَقَکُمْ تب فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤن مین تمکو ایک عمل کہ پاؤ تم اس عمل کے سبب سے فضیلت ان کی جنہون نے بڑھ گئے ہین تم سے متقدمین اس امت کے یا اگلے امتون کے وَتَسْبِقُوْنَ بِہٖ مَنْ بَعْدَکُمْ اور بڑھ جاؤ تم سبب اسکے ان لوگون سے کہ بعد تمہارے آوین وَلَا یَکُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْکُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ اور نہووے کوئی اہل دولت مین افضل تم سے ثواب مین مگر وہ شخص کہ کرے مانند اس عمل کے کہ کرو تم قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کئے ہان سکھلاؤ ای رسول خدا قَالَ تُسَبِّحُوْنَ

وَتُكَبِّرُوْنَ وَتُحَمِّدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً فرمائے سبحان اللہ کہو اور اللہ اکبر کہو اور الحمد للہ کہو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ کہا ابو صالح نے جو راوی اس حدیث کا ہی اور تابعین مین ہی پھر دوسرے بار آئے فقراء مہاجرین کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کئے کہ سنا ہمارے بھائیون نے جو مالدار ہین اس چیز کو جو کیا ہمنے تسبیح اور تحمید اور تکبیر پھر کہا انہون نے مانند اسکے پھر درجے مین ہم سے بڑھ کر رہے ہین تب فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فضل ہی اللہ دیتا ہی اسکو جسکو چاہتا ہی یعنے وہ زیادتی مالدارون کی فضل اللہ کا ہی جسکو آپ چاہے دیا گیا چاہئے صبر کرو اور قسمت پر راضی رہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ اور نہین ہی قول ابو صالح کا آخر تک مگر مسلم کے روایت مین وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتُحَمِّدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور ایک روایت مین بخاری کی ہی کہ سبحان اللہ کہو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ کہو دس بار اور اللہ اکبر کہو دس بار بدلے مین تینتیس بار کے

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً اور روایت ہی کعب بن عجرہ صحابی سے کہا اسنے فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہین پیچھے کہنے کے نہین ناامید ہوتا کہنے والا یا کرنے والا انکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار سبحان اللہ کہنا وَثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا سب ملا کر سو بار ہوتے ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ پھر یہہ نو دے نون بار ہوئے اور کہے سو با

پورے کرنے کو لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر بخشے جاویں اسکے سارے گناہ اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ ۱ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ اور روایت ہی ابی امامہ صحابی سے کہا اسنے لوگوں نے پوچھا ای رسول خدا کونسی دعا بہت سنی جاتی ہی یعنے کونسی دعا زیادہ قریب ہی قبولیت کے قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَاتِ فرمایا دعا مانگنا درمیانے اخیر رات کے مراد اس سے وقت صبح کا ہی اور پیچھے فرض نماز کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ ۲ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کہ پڑہوں میں سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا پیچھے ہر نماز کے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے

وَعَنْ ۳ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ بیٹھوں میں ان قوم کے ساتھ کہ ذکر کرتے ہیں اللّٰہ کی صبح کی نماز سے یہاں تک کہ نکلے آفتاب دوست زیادہ ہی مجھکو اس سے کہ آزاد کروں میں چار شخص اولاد میں سے اسمعیل کے وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً اور تحقیق کہ بیٹھوں میں ان قوم کے ساتھ کہ ذکر کرتے ہیں اللّٰہ کی عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک دوست زیادہ ہی مجھکو اس سے کہ آزاد کروں میں چار غلام کو رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْهُ ۴ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑہے نماز صبح کی جماعت سے پھر بیٹھے ذکر کرے اللّٰہ کی یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑہے دو رکعت بعضوں نے کہا کہ آفتاب کے طلوع ہوتے ہی یہہ دوگانہ پڑہنا نزدیک جمہور کے آفتاب نیزے برابر بلند ہونے بعد پڑہنا چاہیے اسکو نماز اشراق

اور صلوۃ ضحی کہتے ہین ابتداے وقت اسکا آفتاب نیزہ سے برابر بلند ہووے آخر اسکا زوال آفتاب تک ہی كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ہوگا اسکے واسطے اجر جو ثواب مانند حج اور عمرہ کے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ کہا انس نے فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے واسطے ثواب پورے حج کا پورے حج کا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ روایت ہی ازرق بن قیس تابعی سے کہ نماز پڑہا ہمارے ساتھ امام ہمارا جو کنیت کیا گیا تھا ابو رمثہ کر کے قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ کہا ابو رمثہ صحابی نے نماز پڑہا مین یہہ نماز اشارہ کیا اس نماز کی طرف جو اب پڑہا جیسا ظہر یا عصر أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ یا مانند اس نماز کے شک کیا راوی نے اس نماز کو جو اب پڑہا ہون وہ یا اور کوی نماز مثل اس نماز کے چنانچہ ظہر رسول خدا کے ساتھ پڑہا ہو اور یہہ عصر کی نماز ہووے مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کھڑے ہوے پہلی صف مین داہنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ اور کہا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا پہلی تکبیر سے نماز کے یعنے اول رکعت مین آیا تھا اور مسبوق نہ تھا فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ پھر نماز پڑہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرے اپنے داہنے اور اپنے بائین طرف یہان تک دیکھے ہم مقتدیون نے سفیدی رسول خدا کے دونون رخسارون کی ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ بعد اسکے پھرے رسول خدا مانند پھرنے ابی رمثہ کے یعنے جیسا کہ مین پھرا ہون فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ پھر کھڑا ہوا وہ شخص جسنے پایا تھا انکے ساتھ پہلی تکبیر نماز کی شروع کی دو رکعت سنت نماز پڑہنے کے لئے فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يُهْلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ پھر کود کر آے عمر اور پکڑے اسکے دونون مونڈہون کو اور ہلاے اسکو اور کہے بیٹھ جا پھر تحقیق کہ نہین ہلاک کیا اہل کتاب کو مگر یہی کہ نہ تھا انکی نماز مین فاصلہ اور فرق مراد فصل سے یا یہہ ہی کہ فرض نماز پڑہے سو جگہہ چھوڑ کر نفل اور سنت دوسری جگہہ مین پڑہے جیسا کہ حدیث مین ابو ہریرہ کے آیا ہی یا یہہ مراد ہی کہ بعد فرض کے ذکر یا کلام

کرے بعد اسکے نقل پڑھے فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بك
یا ابن الخطاب پھر اٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ اور فرمائے پہنچاوے اللہ تجھکو حق پر اے بیٹے
خطاب کے رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن زید بن ثابت قال امرنا ان
نسبح فی دبر کل صلوة ثلثا وثلثین ونحمد ثلثا وثلثین ونکبر اربعا وثلثین اور روایت
ہی زید بن ثابت صحابی سے کہا اسنے کہ حکم کئے گئے ہم رسول خدا سے کہ سبحان اللہ کہین ہم پیچھے ہر نماز کے
تینتیس بار اور الحمد للہ کہین ہم تینتیس بار اور اللہ اکبر کہین ہم تینتیس بار فاتی رجل فی المنام من الانصار
فقیل له امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلوة کذا و
کذا پھر آیا ایک شخص نے خواب مین ایک مرد کے قبیلے مین سے انصار کے یعنے فرشتہ خواب مین اس
مرد کے آیا پھر کہا گیا اس مرد انصار کو یعنے فرشتے نے کہا خواب مین اس مرد کو کیا حکم کیا ہی تم کو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنے اور اتنے بار قال الانصاری فی منامه نعم کہا مرد انصاری
نے اپنے خواب مین ہان حکم کیا ہی ہمکو قال فاجعلوها خمسا وعشرین خمسا وعشرین
واجعلوا فیها التهلیل کہا فرشتے نے مقرر کرو ان تسبیحون کو پچیس پچیس بار اور مقرر کرو ان مین
لا الہ الا اللہ بھی پچیس بار تاکہ سو پورے ہووے فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیه و
سلم فاخبره فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فافعلوا پھر جب صبح کیا اس مرد
انصاری نے سویرے آیا رسول خدا کے پاس اور خبر دی اُنکو تب فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پھر کیا کرو رواہ احمد والنسائی والدارمی روایت کیا اسکو احمد اور نسائی اور دارمی نے

وعن علی رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی
اعواد هذا المنبر یقول اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ سنا مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے لکڑیون پر اس منبر کے فرماتے تھے من قرأ آیة الکرسی فی دبر کل صلوة
لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت جو شخص کہ پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے کوئی منع نہین
کرتا اسکو بہشت مین داخل ہونے کو سوائے موت کے یعنے بہشت مین داخل ہونے کے واسطے مرنا شرط
ہی جب تک نہ مریگا کوئی بہشت مین داخل نہووے گا سو آیۃ الکرسی بعد نماز کے پڑھنے والے کو فقط
موت کی دیری ہی مرتے ہی بہشت مین داخل ہو جاویگا ومن قرأها حین یأخذ مضجعه
امنه اللہ علی داره ودار جاره واهل دویرات حوله اور جو شخص کہ پڑھے
آیۃ الکرسی کو جس وقت کہ سونے لگے امن دیتا ہی اللہ اسکے گھر پر اور اسکے ہمسائے کے گھر پر اور

اسکے گرد پاس کے گھر والوں کو رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا اسناد اسکے ضعیف ہی

وعن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیَ رِجْلَیْہِ مِنْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن غنم صحابی سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے آگے اسکے کہ پھرے نماز سے اور موڑے اپنے دونوں پانوں یعنے جسطرح سے کہ تشہد مین بیٹھا ہی اسیطرح بیٹھا ہوا ہے مغرب کی نماز اور صبح کی نماز مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اُسیکی ہی پادشاہت اور اُسیکے واسطے ہی سب تعریف اُسیکے ہاتھ مین ہی بھلائی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی دس بار کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لکھی جاتی ہین اسکے لئے ہر لفظ کے بدلے مین دس نیکیان اور دور کئے جاتی ہین اس سے دس برائیان اور بلند کئے جاتے ہین اسکے لئے دس درجے اور ہوتے ہین یہہ الفاظ اسکے لئے پناہ ہر بد کام سے اور پناہ ہوتے ہین شیطان مردود سنگسار کئے گئے سے وَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ اِلَّا الشِّرْکُ وَکَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَفْضُلُہٗ یَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ اور نہین پہنچتا کسی گناہ کو کہ پکڑے اسکو یعنے کوئی گناہ اسکو گرفتار کر نہین سکتا مگر شرک کہ خدا تعالی اسکو نہین بخشتا اور ہووے افضل سب لوگون سے عمل مین مگر وہ شخص کہ زیادہ کہے ان الفاظ کو اس سے جسنے کہ کم کہا اسکو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَّا الشِّرْکُ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو احمد نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے ابی ذر سے انکے قول الا الشرک تک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وعن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجے فوج طرف نجد کے فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ نَخْرُجْ مَا رَاَیْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَۃً وَلَا اَفْضَلَ غَنِیْمَۃً مِنْ ھٰذَا الْبَعْثِ پھر لوٹ لاے

ما بہت ال اور جلدی سکئے پھرنے مین تب کہا ایک شخص نے ہم مین سے لڑائی کو نہ نکلے اور نہ دیکھے ہمنے کوی فوج کو جلد زیادہ ہو پھرنے مین اور نہ زیادہ لوٹ مین اس فوج سے یعنے یہہ فوج جلد پھری اور غنیمت زیادہ لائی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِیْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً تب فرماے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو لوٹ مین اور زیادہ ہون جلد پھرنے مین قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِیْمَةً وہ قوم کہ حاضر ہوی صبح کی نماز مین پھر بیٹھے یاد کرتے اللہ کی یہان تک کہ نکلے آفتاب پھر وہ لوگ جلد زیادہ ہین پھرنے مین اور زیادہ افضل ہین لوٹ مین رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ الرَّاوِیْ هُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور حماد بن حمید راوی ہی اسکا وہ ضعیف ہی حدیث مین

بَابُ مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِی الصَّلٰوةِ وَمَا یُبَاحُ مِنْهُ

یہہ باب ہی بیان مین اس چیز کے جو نہین جائز ہی کرنا اسکا نماز مین اور بیان مین اس چیز کے جو مباح ہی کرنا اسکا نماز مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ بَیْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ روایت ہی معاویہ بن حکم صحابی سے کہا اسنے اس وقت کہ ہم نماز پڑہتے تھے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ چھینکا ایک شخص لوگ مین سے فَقُلْتُ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ تب کہا مین نے یرحمک اللہ پھر گھورے مجھکو قوم نے اپنے آنکھون سے فَقُلْتُ وَاثُکْلَ اُمِّیَاهُ پس کہا مین اپنے دل مین گم کیجو میری مان اپنے فرزند کو واثکل یہہ کلمہ عرب مین تعجب کے وقت کہتے مین مَا شَاْنُکُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ کیا حال ہی تمہارا دیکھتے ہو میری طرف فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَ بِاَیْدِیْهِمْ عَلٰی اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَیْتُهُمْ یُصَمِّتُوْنَنِیْ لٰکِنِّیْ سَکَتُّ پھر شروع کیا مارنا اپنے ہاتھون کو اپنے زانون پر جب دیکھا مین انکو خاموش کراتے ہین مجھکو غصے مین آگیا مین اور چاہا کہ کچھ کہون انکو اور بدلا لیوُن لیکن چپ رہ گیا مین غصے کو تھام کر فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ مَا رَاَیْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِیْمًا مِّنْهُ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو میرا باپ اور میری مان قربان ہووے انکے نہین دیکھا مین کوی تعلیم کرنے والا انکے آگے اور نہ انکے بعد خوب زیادہ تعلیم کرنے مین ان سے فَوَاللّٰهِ

مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ پہر قسم ہی اللہ کی نہین دبکایا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ گالی
دی مجھکو قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ فرمایا بیشک یہہ نماز کہ
جسکے پڑہنے کا ہمکو حکم ہی روا نہین اس مین کوی چیز آدمیون کی بات مین سے اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ
وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سواے اسکے نہین ہی کہ وہی نماز
تسبیح ہی اور تکبیر ہی اور پڑہنا قرآن کا ہی یا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے مضمون یہی
ہی شاید کہ لفظ اور فرماے ہو رسول خدا نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب چھینک کا دینا یعنے
یرحمک اللہ کہنا نماز مین نماز کو توڑتا ہی اور امام شافعی اور امام ابو یوسف کے پاس نماز مین چھینک کا جواب
یرحمک اللہ کرکے دینا اگرچہ حرام ہی لیکن نماز کو نہین توڑتا اور جسنے چھینکا ہی اللہ کا حمد دل مین کہے
اور ہونٹ نہ ہلاوے تو نماز نہین جاتی اگر ہونٹ ہلایا تو نماز فاسد ہوتی ہی امام ابو حنیفہ کے پاس
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ عرض کیا
مین نے ای رسول خدا بیشک مین قریب ہون زمانے جاہلیت کے اور تحقیق لایا ہی اللہ نے ہمارے
مین دین اسلام کا وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ اور تحقیق ہم مین کتنے شخص
ہین کہ آتے ہین کاہنون کے پاس فرماے پہر مت جا تو کاہنون پاس **فائدہ** کاہن کہتے ہین
اسکو جو پریون اور شیطانون سے دوستی پیدا کرتا ہی اور وے سب جہوٹہ سچ باتان اسکو لاکر سکہلاتے
ہین اور وہ لوگون کے آگے دعوا علم غیب کا کرکے غیب کے خبرین کہتا ہی قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ
قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ معاویہ بن حکم کہتے ہین کہا مین اور ہم
مین کتنے لوگ ہین فال بد لیتے ہین پرندون سے اگر داہنے طرف پرندہ ادہر کو آوے تو نیک جانتے ہین
اور بائین طرف ادہر کو آوے تو بد جانتے ہین فرماے کہ یہہ ایک چیز ہی کہ پاتے ہین اپنے دل مین نچاہیے
کہ باز رکھین انکو اس کام سے اور بیان شگون لینے کا باب الفال والطیر مین آویگا قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا
رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ کہا کہ عرض کیا مین ہمارے مین کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یہہ اشارہ ہی علم رمل
کی طرف قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ فرمایا تہے ایک نبی نے
انبیا مین سے کہ وہ خط کھینچتے پہر جو شخص کہ موافق ہو خط اسکا انکے خط سے پس وہ درست ہی یعنے ادریس
علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام خط کھینچتے تہے اگر کوی شخص ان خطون کے موافق کھینچتا تو درست ہی جب
اس خط کا ثبوت رسول خدا سے اور صحابہ سے نہین ہوا تو علم رمل کا منع ٹھہرا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
قَوْلُهٗ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِيْ

باب ما لا یجوز

جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظِہٖ كَذَا اَوْفَقَ لٰكِنَّ روایت کیا اسکو مسلم نے قول اسکا لکنی سکت اسیطرح پایا مین نے صحیح مسلم اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہہ لفظ جامع الاصول مین ساتھ لفظ کذا کے اور پر لفظ لکنی کے لفظ کذا کا صحیح کی نشان کے واسطے مقرر ہی محدثون کے پاس

وَعَنْ ٢ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے ہم سلام کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رسول خدا نماز مین رہتے پھر جواب دیتے سلام کا ہمکو فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا پھر جب الٹہہ کر آئے ہم نجاشی سے سلام کئے ہم ان پر پھر جواب نہین دئے ہمکو **فائدہ** نجاشی حبش کا بادشاہ تھا دین نصاری رکھتا تھا مکے سے صحابہ کافرون کے ایذا سے ہجرت کرکے اسکے پاس گئے اسنے صحابہ سے رسول خدا کا حال دریافت کیا موافق توریت و انجیل کے پاکر حضرت پر ایمان لایا اور صحابہ کی بہت حرمت کی اور پیغمبر خدا کو تحفے بھیجے فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا تب ہم عرض کئے ای رسول خدا ہم سلام کرتے تھے آپ پر نماز مین اور جواب دیتے تھے آپ ہمکو سلام کا اب کیا سبب ہی کہ آپ ہمارے سلام کا جواب نہین دیئے فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا تب فرمائے رسول خدا نے کہ تحقیق نماز مین اللہ کے یاد مین مشغول رہتا ہون اور پہلے سلام کا جواب نماز مین مباح تھا اب منسوخ ہوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ ٣ مُعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ اور روایت ہی معیقیب صحابی سے اسنے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کے حال مین کہ برابر کرتا ہی خاک کو اس جگہہ سے کہ سجدہ کرتا ہی قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً فرمائے مت کر اگر تو کرتا ہی تو ایکبار کر زیادہ اسپر مت کر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ ٤ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ منع فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے کوکھ پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** حدیث مین آیا ہی کہ کوکھ پر ہاتھ رکھنا شکل دوزخیون کی ہی بعضون نے کہا یہہ فعل یہود کا تھا اہل نار سے مراد یہود ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب ابلیس لعنت مین گرفتار ہوا زمین پر گرا تب اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا بہت تاب ہونے سے مصیبت کے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہے انہون نے کہ پوچھی مین

باب مالا یجوز

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے داہنے بائین دیکھنے سے نماز مین فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ تب فرماے کہ وہ دیکھنا اچک لیتا ہی اسکو شیطان بندے کی نماز مین سے یعنے جب دیکھنے کے واسطے پھرتا ہی تب شیطان نے نماز سے بندے کی اسکے کمال کو چھین لیتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جانا چاہیئے کہ نماز مین دیکھنا تب مکروہ ہوتا ہی کہ منہہ قبلے کی جہت سے پھیرے اگر چھاتی بھی اسکے ساتھ پھیرے تو نماز فاسد ہو جاتی ہی مگر کن انکھین دیکھنا کہ جسکو ملاحظہ کہتے ہین نہ مکروہ ہی نہ نماز کو توڑتا ہی لیکن اسکو بھی زیادہ دیکھنے کی عادت نکرے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رہین لوک اپنے انکھین اُٹھانے سے دعا کے وقت نماز مین طرف آسمان کے یا اوچک لئے جاوین انکی انکھین یعنے چاہیئے کہ اپنی انکھون کو اُٹھانے سے باز آوین اگر باز نہ آوین تو چھینی جاوین انکھین انکی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا اسنے کہ دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے تھے لوگون کی اور تب امامہ بیٹی ابو العاص کی حضرت کے کاندھے پر تھی **فائدہ** ابو العاص داماد ہین رسول خدا کے شوہر بی بی زینب کے جو حضرت کی بیٹی تھی اور امامہ بی بی زینب کے بیٹی کو رسول خدا نے کبھو کبھو اپنے کاندھے پر بیٹھا لیکر نماز پڑھتے تھے فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا پھر جب رکوع کرتے رسول خدا نے بیٹھا دیتے امامہ کو زمین پر تا وہ لڑکی رکوع اور سجود کرتے تب گر نہ پڑے وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا اور جب سر اٹھاتے سجدہ سے پھر اٹھا لیتے اسکو کاندھے پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** یہان توہم ہوتا ہی کہ رسول خدا نے امامہ کو رکوع کی وقت کاندھے سے اتار دیتے بعد سجدہ کے پھر اُٹھا کاندھے پر بیٹھا لیتے یہہ فعل کثیر ہی اگر فعل تھوڑا ہو تو بھی نماز مین مکروہ ہی خطابی نے کہتا ہی کہ حضرت نے قصداً اور عمداً امامہ کو کاندھے سے اتارتے اور پھر بیٹھاتے نتھے بلکہ امامہ نے نہایت الفت سے جو حضرت کے ساتھ رکھتے تھے نماز مین بھی آکر لپٹ جاتی جب رکوع کرتے کاندھے سے اتر جاتی پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے کاندھے پر بیٹھ جاتی تو حضرت کا فعل نہوا یا یہہ کہ یہہ حالت قبل حرام ہونے عمل کثیر کے تھی **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جمائی ویوے کوی تم مین
سے نماز مین پھر چاہیے کہ بند کرے اسکو جہانتک کر سکے فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ کس لئے کہ شیطان
داخل ہو جاتا ہی اسکے منہہ مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ هَا فَاِنَّمَا
ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَکُ مِنْهُ اور ایک روایت مین بخاری کی ابوہریرہ سے یون آیا ہی
کہا اسنے کہ جب جمائی ویوے کوی ایک تم مین سے پھر چاہیے کہ بند کرے اسکو جہانتک کر سکے اور
نہ کہے ہا کیونکہ ہا کہنا شیطان سے ہی ہنستا ہی شیطان اس سے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ
صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق کہ ایک دیو جنون مین سے چھٹ کر بھاگا کل کی رات جسکو سلیمان علیہ السلام نے قید
کیا تھا اس قید سے چھوٹ کر بھاگا تاکہ توڑے مجھ پر میری نماز پھر قدرت دی اللہ نے مجھکو اسپر
فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ
کُلُّکُمْ پھر پکڑا مین نے اسکو اور ارادہ کیا مین نے کہ باندھون مین اسکو ایک ستون مین مسجد کے
یہانتک کہ دیکھو تم لوگ سب کوی اسکو فَذَکَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا
لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا پھر یاد کیا مین دعا اپنے بھائی سلیمان کی کہ ای
رب میرے بخش مجھکو ایسی بادشاہت کہ لایق ہو کسیکو پیچھے میرے پھر دور کیا مین اسکو ذلیل کر کے
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ اور روایت ہی
سہل بن سعد سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش ہوا اسکو
کوی چیز نماز مین اسکے مثلا کوی پکارے یا اذن چاہے اور اسکو معلوم ہو کہ وہ نماز مین ہی بس چاہیے
کہ سبحان اللہ کہے فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ کس لئے کہ ہاتھ ہاتھ پر مارنا نہین ہی مگر واسطے عورتون کے
وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
سبحان اللہ کہنا مردون کے واسطے ہی اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتون کے لئے ہی طور اسکا یہہ ہی کہ
جب عورتون کو نماز مین کوی چیز درپیش ہو تو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائین ہاتھ کے پیٹھ پر مارنا اور بطور
ہتھیلی پر ہتھیلی نہ مارنا چاہیے کہ اس سے نماز فاسد ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ ہم سلام کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رسول خدا نماز مین تھے قَبْلَ اَنْ نَاْتِیَ اَرْضَ الْحَبْشَۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا قبل اسکے کہ آوین ہم حبش کی زمین کو یعنے ہجرت کرکے حبشہ کی زمین کو جانے کے آگے تب جواب دیتے ہم کو سلام کا نماز مین فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَۃِ اَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی صَلٰوتَہٗ قَالَ پھر جب پھر کر آئے ہم زمین سے حبشہ کے آیا مین حضرت کے پاس اور پایا مین نے انکو نماز مین اور سلام کیا مین اُن پر پھر جواب سلام کا نہ دیئے مجھکو یہان تک کہ تمام کئے اپنی نماز کو فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ مِنْ اَمْرِہٖ مَا یَشَآءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا یَتَکَلَّمُوْا فِی الصَّلٰوۃِ فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ تحقیق اللہ نے نئے نئے ظاہر کرتا ہی حکم اپنے جو چاہتا ہی اور تحقیق ان مین سے کہ نئے ظاہر کیا ہی اپنے حکم یہہ ہی کہ بات نکرو نماز مین یہہ فرماکر تب جواب دیئے سلام کا مجھ پر وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ لِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ فَاِذَا کُنْتَ فِیْھَا فَلْیَکُنْ ذٰلِکَ شَاْنَکَ اور فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ نماز واسطے قرآن پڑہنے اور ذکر اللہ کی کرنے کے ہی پھر جب ہو تو نماز مین پھر چاہئے کہ ہو کام تیرا یہی قرآن پڑہنا اور ذکر اللہ کی کرنا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ کَیْفَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ عَلَیْھِمْ حِیْنَ کَانُوْا یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے پوچھا بلال سے کیونکر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جواب دیتے صحابون پر جب سلام کرتے وے رسول خدا پر اور حضرت ہوتے نماز مین قَالَ کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ کہا بلال نے اشارہ کرتے تھے حضرت نے اپنے ہاتھ سے اس طور سے کہ ہتھیلی اپنی کھول کر ہتھیلی کو نیچے اور ہاتھ کی پیٹھ اوپر کرتے اور کبھو فقط انگلی سے اشارہ کرتے اور سفر السعادت والے نے کہا ہی کہ کبھو سر مبارک سے اشارہ کرتے شیخ عبد الحق مشکات شریف کا فارسی مترجم نے کہتا ہی کہ مین یہہ بات حدیث مین نہین پایا لیکن بعضے شارحون نے لکھا ہی کہ جواب سلام کا اشارے سے آنکھ اور سر کے جائز ہی مگر حدیث سے کو ذکر نہین کیا اور اشارے سے جواب سلام کا نماز مین منسوخ نہین ہی اور جواب سلام کا زبان سے منسوخ ہوگیا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ نَحْوُہٗ وَعِوَضُ بِلَالٍ صُھَیْبٌ اور روایت مین نسائی کے مانند اسکے ہی اور عوض بلال کے صہیب ہی

ہی کہ ابن عمر نے صہیب سے پوچھا شاید کہ دونون سے پوچھا ہو **وعن** رفاعۃ بن رافع قال صلیت
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا
مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہا
اسنے کہ نماز پڑہا مین پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر چھینکا مین سو مینے اور کہا سب حمد اللہ کے
واسطے ہی پاکیزہ برکت کئے گئی اس حمد مین برکت کئے گئی حمد کہنے والے پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی رب
ہمارا حمد کو اور راضی ہی حمد سے اور حمد کرنے والے سے فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ
فلم یتکلم احد قالہا الثالثۃ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے
کون تھا بات کرنے والا نماز مین پھر جواب نہ دیا کسو نے اس خوف سے کہ سبب غصے کا ہو پھر فرمائے
رسول خدا نے وہی بات کہ کون تھا بات کرنے والا نماز مین پھر جواب نہ دیا کسو نے فرمائے اس بات
کو تیسرے بار فقال رفاعۃ انا یا رسول اللہ تب کہا رفاعہ نے مین تھا بات کرنے والا
ای رسول خدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد
ابتدرہا بضعۃ وثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا تب فرمائے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس خدا کی کہ جان میری جسکے قبضۂ قدرت مین ہی تحقیق جلدی کرتے تھے
اسکے لیجانے مین تیس اور کئی فرشتے کہ کونسا ان مین سے اوپر لیجاوے اسکو رواہ الترمذی
وابو داؤد والنسائی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **فائدہ**
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ اگر چھینکنے والا نماز مین حمد کہے تو نماز فاسد نہین ہوتی ہی شیخ بن
ہمام نے کہا کہ اگر حمد دل مین کہے اور ہونٹ نہ ہلاوے تو نماز نہین جاتی اگر ہونٹ ہلایا تو نماز جاتی
ہی مگر یہہ حدیث اسوقت وارد ہوی ہوگی کہ جب کلام کرنا نماز مین مباح تھا واللہ اعلم **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب فی الصلوۃ
من الشیطان اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمائی لینا نماز مین شیطان سے ہی فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع
پھر جب کوئی جمائی لیوے تم مین سے پھر چاہیے کہ بند کرے جہان تک کہ ہو سکے رواہ
الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے وفی اخری لہ ولابن ماجۃ فلیضع
یدہ علی فیہ اور دوسری روایت مین ترمذی کی اور ابن ماجہ کی آیا ہی کہ پھر چاہیے کہ

رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہہ پر **فائدہ** طور اسکا یہہ ہی کہ جب کسی کو جمائی آوے تو ہونٹون کو جمع کرکے اوپر کے دانتون سے نیچے کے ہونٹ کو پکڑے یا بائین ہاتھ کی پیٹھ منہہ پر رکھے **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوی وضو کرے تم مین سے پھر اچھا کرے وضو شرائط اور آداب اور توجہ اور حضور دل سے کہتے ہین جسقدر حضور دل کا اور آداب وضو مین حاصل ہوتا ہی اتنا ہی نماز مین ملتا ہی ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِی الصَّلٰوۃِ پھر نکلے قصد کرنے والا مسجد کی طرف پھر نہ کرے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین کس لئے کہ وہ جب نیت سے نماز کی نکلا ہی تو گویا نماز مین ہی اور تشبیک یعنے انگلی کو انگلیون مین ملانا نماز مین منع ہی جب نماز کی نیت سے وضو کرکے مسجد کی طرف چلا تو گویا نماز مین ہی تب بھی تشبیک نکرے اور آداب و وقار سے مسجد کی طرف جاوے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْہُ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت اور بزرگی والا متوجہ اپنے بندے پر جس حال مین کہ وہ نماز مین ہی جب تک تو نہین دیکھتا داہنے اور بائین پھر جب داہنے بائین دیکھتا ہی نظر پھیر لیتا ہی اللہ اس سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ اور روایت ہی انس سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماے ای انس لگا تو نظر اپنی جس جگہہ کہ سجدہ کرتا ہی **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہی کہ تمام نماز مین نظر سجدے کی جگہہ پر رکھنا مستحب ہی اور یہی عمل ہی شافعیہ کا اور مذہب حنفیہ مین قیام کے وقت سجدے کی جگہہ پر نظر رکھنا رکوع مین پشت پا پر دیکھنا اور سجدے مین ناک پر دیکھنا تشہد مین پہلو پر نظر لگانا سلام کے وقت کاندہون پر دیکھنا مستحب ہی جیسا کہ نہایہ شرح ہدایہ مین مذکور ہی رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ سُنَنِہِ الْکَبِیْرِ

مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهُ روایت کیا اسکو بیہقی نے سنن کبیر مین طریق سے حسن کے اسنے انس سے اس حدیث کی سند پہنچایا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اور بھی روایت ہی انس سے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای میرے بیٹے **فائدہ** بزرگی بخشا حضرت نے اس خطاب سے انس کو کیونکہ انس نے کم عمر تھے اور آٹ سال کی عمر سے خدمت مین حاضر رہتے تھے اور بہت محبت رکھتے تھے اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ بچا تو اپنے تئین داہنے بائین دیکھنے سے نماز مین کس لیے کہ تحقیق داہنے بائین دیکھنا نماز مین سبب ہی ہلاک ہونے کا آخرت مین کس واسطے کہ وہ طاعت ہی شیطان کی تو خدا کی درگاہ سے منہہ پھیر کے شیطان کی طاعت مین مشغول ہوا پھر اگر ضرور ہی تجھکو التفات کرنا پس نفل نماز مین کر نہ فرض نماز مین کیونکہ نفل نماز نسبت کرتے فرض کے سہل ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

٩ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے آنکھہ کے کنارون سے نماز مین داہنے اور بائین اور نہین پھیرتے تھے گردن اپنی اپنی پیٹھہ کے پیچھے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

١٠ **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهُ اور روایت ہی عدی بن ثابت سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے اور اسکے دادا نے پہنچایا اس حدیث کو رسول خدا تک قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ فرمایا رسول خدا نے چھینکنا اور اونگنا اور جماہی دینا نماز مین اور حیض اور قی اور ناک سے لہو نکلنا شیطان سے ہی یعنے ان چیزون سے نماز مین نقصان ہوتا ہی اور شیطان اس سبب سے خوش ہوتا ہی اور چھینک اگرچہ خدا سے تعالی کے پسند ہی لیکن بہت آنا اسکا بھی کبھو حضور سے درگاہ الٰہی کے باز رکھتا ہی اور یہہ سب چیزان اگرچہ بندے کی اختیار مین نہین ہین لیکن ان سے نماز مین قصور آنے سے شیطان بہت خوش ہوتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

١١ **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ

باب مالا یجوز

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ یَعْنِیْ یَبْکِیْ اور روایت ہی مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے جو تابعین مین ہین اسنے نقل کیا اپنے باپ عبداللہ سے کہا اسنے آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انہون نماز پڑہتے تھے اور انکے پیٹ مین ایک جوش کی آواز تھی مانند آواز دیگ کے یعنے روتے تھے وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے تھے اور انکے سینے مین جوش کا آواز تھا مانند آواز چکی کے رونے کے سبب سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی النَّسَائِیُّ الرِّوَایَۃَ الْاُوْلٰی وَاَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِیَۃَ روایت کیا اسکو احمد نے اور روایت کیا نسائی پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونا نماز کو باطل نہین کرتا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کسو نے بہشت اور دوزخ کو یاد کرکے نماز مین آہستہ رووے یا آہ کرے یا بلند آواز سے رووے تو بھی نماز نہین جاتی اگر کسی نے درد و مصیبت کے سبب رویا یا آہ کیا تو نماز جاتی ہی **وَعَنْ**١٢ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ اور روایت ہی ابوذر سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوی ایک تم مین سے نماز مین پھر چاہیے کہ دور نکرے کنکرے کو کس لئے کہ تحقیق رحمت سامھنے رہتی ہی نماز کا کے سوا ایسے وقت کنکرے اٹھانا لہو بازی ہی اور بے ادبی کے سبب رحمت سے محروم ہوگا بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ رحمت نازل ہوتی ہی اس چیز سے جو نمازی کے سامھنے رہتی ہی زمین ہو یا کنکرہ اس لئے چاہیے کہ کنکر کو اگر سامھنے ہو تو دور نکرے اور اسی پر سجدہ کرے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ**١٣ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ اور روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہی اسنے کہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو جو ہمارا تھا کہا جاتا تھا اسکو افلح یعنے نام اسکا افلح تھا جب سجدہ کرتا پھونکتا زمین کو تا منہہ اپنا گرد آلودہ نہووے فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ تب فرماے رسول خدا نے ای افلح خاک آلودہ کر منہہ اپنا اور گرد کو دور مت کر کہ اس مین عاجزی اور مسکینی

نیز وہ ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۱۴ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَہْلِ النَّارِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھنا نماز مین یہہ صورت آرام لینے دوزخیون کی ہی **فائدہ** دوزخ مین آرام کہان مگر دوزخی اپنے دانست مین یہہ صورت آرام کی جان کر ہاتھ کو کھہ پر رکھینگے کہ شاید کچھ آرام ملے رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین ۱۵ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے قتل کرو تم دو کالون کو نماز مین یعنے سانپ اور بچھو کو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاہُ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے معنے اس حدیث کے دوسرے لفظ سے ۱۶ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَیْہِ مُغْلَقٌ اور روایت ہی عایشہ رضی اللّٰہ عنہا سے کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے نفل نماز پڑہتے اور دروازہ ان پر بند تھا یعنے دروازہ بند کرکے نماز پڑہتے تھے فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰی فَفَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُصَلَّاہُ پھر آئی مین اور کہلوائی دروازہ پھر چلے آپ اور دروازہ کھولے یعنے جہان نماز پڑہتے تھے وہان سے چند قدم آکر دروازہ کھولے پھر چلے گئے اپنی نماز کی جگہہ وَذَکَرَتْ اَنَّ الْبَابَ کَانَ فِی الْقِبْلَۃِ اور ذکر کئے بی بی عایشہ نے تحقیق دروازہ تھا قبلے کی طرف اس گھر مین یعنے جب رسول خدا دروازہ کھولنے کے واسطے آئے رو بقبلہ تھے اور پھر مصلے پر جاتے وقت پیچھے ہٹتے ہوے گئے تو استقبال قبلے کا بحال تھا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا نسائی نے مانند اسکے ۱۷ **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُعِدِ الصَّلٰوۃَ اور روایت ہی طلق بن علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جب پاد چھوڑے کوی ایک تمہارا نماز مین پھر جانا چاہئے پھرے اور وضو کرے اور دوہرا کر پڑہے نماز

اگر جہان سے چھوتی ہی وہان سے شروع کرے اسکے شرایط سے جو فقہ مین مذکور ہین تو بھی جایز ہی
رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مَعَ زِیَادَۃٍ وَنُقْصَانٍ روایت کیا اسکو ابوداودنے
اور روایت کیا ترمذی نے ساتھ زیادتی اور کمی کے ۱۸ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَاْخُذْ
بِاَنْفِہٖ ثُمَّ لِیَنْصَرِفْ اور روایت ہی بی بی عایشہ سے یہہ کہ کہے انہوں نے فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو ٹوٹے کسو کا تم مین سے اسکے نماز مین پھر چاہیے کہ پکڑے
اپنی ناک اور پھرے نماز سے تا لوگ سمجھین کہ ناک سے لہو نکلا ہوگا اور حیا رہجاے اور لوگ عیب
نکرین رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے ۱۹ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ وَقَدْ
جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ اور روایت ہی عبداللہ
بن عمرو سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ٹوٹے وضو تم مین سے کسو کا
اور تحقیق بیٹھ چکا ہو آخر نماز مین اپنے مقدار تشہد کے قبل اسکے کہ سلام پھیرے پھر تحقیق جایز
ہوی نماز اسکی یعنے تشہد کے مقدار بیٹھ چکا ہو اور سلام پھیرنا باقی رہا ہو ایسے مین وضو ٹوٹا
تو نماز جایز ہوگئی یہہ موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے ہی کہ سلام پھیرنا انکے پاس فرض نہین اور
امام شافعی کے پاس فرض ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ
لَیْسَ بِقَوِیٍّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
اسناد اسکے قوی نہین ہین اور تحقیق اضطراب کیا ہی اوروں نے اسکے سند پہنچانے مین
فائدہ مضطرب وہ ہی کہ مختلف مختلف وجہون سے روایت کرین یہہ علامت ضعف کی
ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰی اِلَیْہِمْ اَنْ
کَمَا کُنْتُمْ روایت ہی ابوہریرہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے نماز کے واسطے پھر جب
تکبیر تحریمہ کہے پھرے اور اشارہ کئے صحابہ کی طرف ٹھہرے رہو جس طرح سے کہ تم ہو ثُمَّ خَرَجَ
فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِہِمْ بعد اسکے باہر نکلے مسجد سے اور غسل کئے
پھر آئے اور ٹپکتے تھے قطرے پانی کے سر مبارک سے پھر نماز پڑھے صحابہ کے ساتھ فَلَمَّا
صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ جب نماز پڑھ چکے فرمائے بیشک مین

جنب تھا اور بھول گیا مین غسل کرنے کو فراموشی سے نماز کو کھڑا رہا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو احمد نے اور روایت کیا اسکو مالک عطاء بن یسار سے مرسل **فائدہ** جاننا چاہئے کہ شافعیہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ امام کی نماز باطل ہونے سے مقتدی کی نماز نہین جاتی کیونکہ رسول خدا نے تکبیر تحریمہ باندہے اور سب لوگ بھی تحریمہ باندھکر نماز مین داخل ہوئے بعد اسکے ظاہر ہوا کہ حضرت پر حالت جنابت کی تھی تب حضرت نے غسل فرماکر آئے اور نماز شروع کئے لوگون نے وہی تحریمہ سے نماز پڑہی اور حضرت نے انکو تکبیر تحریمہ کے اعادے کے واسطے نہین فرمایا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ ہی کہ امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی بھی نماز جاتی ہی کیونکہ حدیث مین آیا ہی اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ تو امام نے مقتدی کی نماز کا ضامن ہی اور حنفیہ نے شافعیہ کو اس حدیث کا جواب یہہ دیتے ہین کہ معلوم نہین ہوا کہ قوم بھی تکبیر تحریمہ باندھکر نماز مین داخل ہوے تھے یا نہین شاید کہ رسول خدا آپ تکبیر تحریمہ کہے بعد اور لوگ تحریمہ باندہنے کے آگے جنابت کا حال یاد آیا ہو اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ کھڑے رہے رسول خدا نے اپنے مصلے پر تکبیر کہنے کے آگے باہر نکلے اور غسل فرماکر آئے اور شیخ بن ہمام نے کتاب الآثار مین امام محمد سے لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص جو جنابت کی حالت مین یا بے وضو ایک قوم کی امامت کیا تھا حکم فرمایا کہ امام اور قوم بھی اعادہ کرین نماز کو اور ایکبار خود علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے جنابت سے یا بے وضو امامت کئے لوگون کی پھر آپ بھی اعادہ کیا اور لوگون کو بھی نماز کے اعادے کا حکم فرمایا تب وے بھی دہرا کر پڑہے تو ثابت ہوا کہ امام کی نماز باطل ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھا مین نماز پڑہتا ظہر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِيْ كَفِّيْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِيْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ پھر اٹھا لیتا تھا ایک مٹھی کنکرون مین سے تا کہ ٹھنڈی ہو جاوین میری ہاتھیلی مین رکھتا تھا مین اسکو اپنے پیشانی کے نیچے کہ سجدہ کرون مین اسپر سبب سے شدت گرمی کے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اسقدر فعل معاف ہی نماز مین اور کثیر نہین ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ**[٣] اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے کہ کہڑے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین کہ نماز پڑہتے تہے پہر سنا مین انکو کہتے تہے اَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا پناہ مانگتا ہون اللہ کے ساتہ تجہ سے پہر کہے لعنت کرتا ہون مین تجہ کو لعنت سے خدا کے تین بار کہے یہہ بات اور بڑہاے اپنا ہاتہ گویا کہ انہون نے پکڑتے ہین کسی چیز کو فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ پہر جب فارغ ہوے نماز سے عرض کئے ہم اى رسول خدا تحقیق سنا ہمنے آپکو کہتے تہے نماز مین کوی چیز کہ نسنے ہم نے آپکو کہتے ہوے اسکو آگے اسکے اور دیکہا ہمنے آپکو بڑہاے اپنا ہاتہ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فرمایا تحقیق دشمن اللہ کا ابلیس لایا شعلہ آتش کا تا مارے اسکو میرے منہہ پر فَقُلْتُ اَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پہر کہا مین پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کے تجہ سے تین مرتبہ پہر کہا مین لعنت کرتا ہون مین تجہکو لعنت سے اللہ کے جو پوری ہی پہر نہین ہٹا یہہ کلمہ تین بار کہا مین اور لعنت کیا مین ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهُ پہر چاہا مین کہ پکڑون اسکو وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قسم ہی اللہ کی اگر نہوتی دعا ہمارے بہائی سلیمان کی تو بیشک صبح کرتا وہ شیطان بندہا ہوا کہیلتے اس سے لڑکے مدینے والون کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اور وہ نماز پڑہتا تہا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا سَلَّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ پہر سلام کئے عبد اللہ نے اس شخص پر پہر جواب دیا سلام کا اس مرد نے کلام سے پہر مخاطب ہوے اسکی طرف عبد اللہ بن عمر اور کہے اسکو جب کوی سلام کرے تم مین سے کسی پر اور وہ نماز پڑہتا ہو تو پہر چاہیے کہ جواب سلام کا نہ دیوے کلام سے اور چاہیئے کہ اشارہ کرے اپنے ہاتہ سے رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ السَّهْوِ

یہہ باب ہی بیان مین سجدہ سہو کے **فائدہ** جاننا چاہیئے

کہ رسول خدا سے سہو اور فراموشی اخبار کے پہنچانے مین ہرگز نہین ہی مگر افعال مین جو کبہو سہو واقع ہوا ہی اس حکمت کے لئے ہی کہ امت اقتدا کرین اور دین کے کمال کو پہنچین

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کوی تم مین سے جب کھڑا ہوتا ہی نماز پڑہنے کو آتا ہی اسکے پاس شیطان پھر شبہ ڈالتا ہی اس پر یہان تک کہ نہین جانتا وہ کہ کتنے رکعت پڑہا سو جب پاوے یہہ وسواس کوی تم مین سے پھر چاہئے کہ سجدہ کرے دو سجدے جس حال مین کہ وہ بیٹہا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ جانیو کہ یہہ صورت شک کی ہی اور شک اور سہو مین فرق یہہ ہی کہ سہو مین فراموشی سے چھوٹی ہوی کا یقین ہوتا ہی اور شک مین تردد رہتا ہی کہ یہہ ہی یا وہ اور حکم دونون کا سجدۂ سہو مین ایک ہی ہی

۲ **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ اور روایت ہی عطا بن یسار تابعی سے اسنے نقل کیا ابوسعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شک کرے کوی تم مین سے اپنی نماز مین فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ پھر نہ جانے کہ کتنے رکعت پڑہا تین یا چار پھر چاہئے کہ دور کرے شک کو یعنے وہ رکعت کہ جس مین شک آیا ہی چھوڑ دیوے اور پڑہنا شروع کرے اسکے موافق کہ یقین رکھتا ہی پھر سجدہ کرے دو سجدے آگے سلام پھیرنے کے فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ پھر اگر پڑہا ہی پانچ رکعت تو دوگانہ کردینگے سجدے اسکے لئے اسکی نماز کو یعنے شک کیا کہ تین رکعت پڑہا ہون یا چار رکعت اور شروع کیا تین رکعت سے اور حقیقت مین چار رکعت پڑہا تھا تو جب اور ایک رکعت پڑہا تو پانچ رکعت ہوے تو دو سجدے سہو کے بجاے ایک رکعت کے ہو کر چھے رکعت پورے ہو جاوینگے وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ اور اگر پڑہا ہی وہ رکعت چہار رکعت پورے کرنے کے واسطے تو ہونگے وہ دو سجدے سہو کے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے

فائدہ یعنے حقیقت مین اسنے تین رکعت ہی پڑہا تھا یہہ چوتھی رکعت ہوی تو وہ دونون سجدے سہو کے

شیطان ذلیل ہوگا کہ مین نے شک ڈالا تھا کہ عبادت سے باز رہے سو اسنے اور دو سجدے زیادہ کیا اور عبادت بڑھائی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَتِهِ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت کیا اسکو مالک نے عطاء بن یسار سے مرسل اور روایت مین مالک کے جگہہ پر شفعہا کے صلوٰۃ آیا ہی یعنے دوگانہ کردیگا مصلی نے اس پانچ رکعت کو ساتھ ان دونون سجدون کے

٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہے ظہر کی پانچ رکعت فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ کہا گیا رسول خدا کو کیا زیادہ کیا گیا ہی نماز مین تب فرمائے کیا پوچھتے ہو کیا مین نے زیادہ پڑہا چہار رکعت سے عرض کئے صحابہ نے پڑہے آپ پانچ رکعت پھر سجدہ کئے دو سجدے بعد سلام پھیرنے کے وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمائے سوائے اسکے نہین کہ آدمی ہون مین مانند تمہارے بھولتا ہون مین جیسا تم بھولتے ہو پھر جب بھولون مین تو یاد دلاؤ مجھکو وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ اور جب شک کرے کوی تم مین سے اپنی نماز مین پھر چاہیئے کہ دل مین ٹھہراوے ٹھیک اور چاہیئے کہ پوری کرے نماز اس یقین پر تس پیچھے سلام پھیرے اور بعد سجدہ کرے دو سجدے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا اور روایت ہی ابن سیرین سے جو تابعی ہین اسنے نقل کیا ابوہریرہ سے کہا نماز پڑہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ایک نماز زوال کے بعد والی دو نمازون مین سے ظہر یا عصر اور کہا ابن سیرین نے تحقیق نام لیا تھا اس نماز کا ابوہریرہ نے لیکن مین بھول گیا ہون قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى کہا ابوہریرہ نے نماز پڑہا رسول خدا نے ہمارے ساتھ دو رکعت پھر سلام پھیرے اور کھڑے رہے طرف لکڑی کے جو رکھی گئی تھی چوڑائی

مین مسجد کے پھر تکیہ کئے اسپر گویا حضرت غصے مین تھے اور رکھے اپنا داہنا ہاتھ بائین پر اور دونون
ہاتھ کی انگلیان ایک مین ایک کو ملا ے اور رکھے اپنا داہنا رخسارہ اپنے بائین ہاتھ کی پیٹھ پر
وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ
اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ اور نکل گئے جلد قوم دروازے سے مسجد کے تب کہے صحابہ
نے کم کئے گئی نماز اور جماعت مین ابوبکر اور عمر تھے اور ڈرے دونون نے اس سے کہ بات کرین حضرت
سے اور پوچھین حال کیا ہی وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ وَفِي يَدِهٖ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ
اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ اور جماعت مین ایک شخص تھا اسکے ہاتھ مین
درازی تھی اس سبب سے اسکو ذوالیدین کہتے تھے اور کنیت اسکی ابو محمد تھی کہا اسنے ای رسول
خدا کیا بھول گئے آپ یا کم کئے گئی نماز تب فرمایا نہ بھول گیا نہ کم کئے گئی نماز اور پوچھے رسول خدا نے
صحابہ سے کیا ایسا ہی ہے جو ذوالیدین کہتا ہی فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ
سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ
اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ پھر آگے بڑھے اور نماز پڑھے جو چھوڑ دئے تھے پھر سلام پھیرے
اور اللہ اکبر کہے اور سجدہ کئے مثل اپنے سجدے کے یا طویل زیادہ اس سے پھر اٹھائے اپنا سر
سجدے سے اور اللہ اکبر کہے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کئے مثل سجدہ اپنے کے یا لنبا زیادہ
اس سے پھر اپنا سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے نماز پوری ہوی بعد دو سجدے سہو کے کئے
فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ اور بہت
بار پوچھا لوگون نے ابن سیرین سے کہ پھر سلام پھیرے رسول خدا نے یعنے سجدے سہو کے بعد سلام
کے کئے یا آگے سلام کے پھر کہتے تھے ابن سیرین نے کہ خبر دیا گیا مین کہ عمران بن حصین نے کہا کہ پھر
سلام پھیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي
اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ
اور لفظ اسکا بخاری کا ہی اور دوسری روایت مین بخاری اور مسلم کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم بدلے مین لم انس ولم تقصر کے كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ گو کہ اس سب مین سے کچھ نتھا یعنے مین بھولا بھی نہین
اور نہ نماز کم کئے گئی فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تب کہا ذوالیدین نے تحقیق
تھا ایک اس مین سے ای رسول خدا وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بحینہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی صحابہ کے ساتھ ظہر کی فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ پھر کھڑے رہ گئے
پہلی دو رکعت مین نہین بیٹھے اور قعدۂ اولی نہین کئے فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى
الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ
ثُمَّ سَلَّمَ اور کھڑے ہوگئے لوگون نے آپکے ساتھ یہان تک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوئے
لوگ سلام پھیرنے کے تکبیر کہے رسول خدا نے بیٹھے ہوئے پھر سجدہ کئے دو سجدے آگے سلام
پھیرنے کے بعد اسکے سلام پھیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ
روایت ہی عمران بن حصین سے جو صحابی ہین تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی
صحابہ کے ساتھ اور سہو کئے پھر سجدہ کئے دو سجدے اور تشہد پڑہے پھر سلام پھیرے
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ
کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ
قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب کھڑا ہوا امام دو رکعت پڑھ کر اور قعدۂ اولی نہین کیا پھر اگر یاد کیا کہ قعدۂ اولی نہین
کیا ہون آگے اسکے کہ سیدہا کھڑا ہو جاوے تو چاہیئے کہ بیٹھے اور تشہد پڑہے **فائدہ**
اس حدیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اس صورت مین سجدہ سہو نکرے اور ہدایہ مین لکہا ہی
کہ بعضون نے کہا اس صورت مین بھی بسبب تاخیر کے سجدۂ سہو بجا لایا چاہیئے مگر صحیح وہ ہی کہ سجدہ سہو کا
نکرے وَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اگر سیدہا کھڑا ہو چکا ہی تو
نہ بیٹھے اور سجدہ کرے دو سجدے سہو کے رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو
ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ
روایت ہی عمران بن حصین سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی عصر کی اور
سلام پھیرے تین رکعت مین ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ

وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ پھر داخل ہوے اپنے
مکان مین تب کھڑا ہوا رسول خدا کی طرف ایک شخص کہ کہا جاتا تھا اسکو خرباق اور تھی ہاتھون مین
اسکے درازی یہہ شخص وہی ذوالیدین ہی جسکا ذکر آگے آیا تھا اور کہا ای رسول خدا اور یاد دلایا
حضرت کو انکا کرنا یعنے سلام پھیرنا تین رکعت مین فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى
اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ سَلَّمَ پھر نکلے رسول خدا غصے مین بھرے ہوے کھینچتے ہوے اپنی چادر کو یہان تک کہ پہنچے
لوگون کے پاس اور فرمائے کیا سچ کہتا ہی یہہ شخص عرض کئے ہان سچ کہتا ہی پھر پڑھے رسول خدا نے
ایک رکعت جو چھوٹ گئی تھی اور سلام پھیرے پھر سجدہ کئے سہو کے دو سجدے پھر سلام پھیرے
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي
النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سے
کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے کوی نماز کہ شک کرتا ہی
اسکی کمی مین یعنے چہار رکعت والی نماز مین شک کرتا ہی کہ تین رکعت پڑھتا ہون یا چار رکعت پھر چاہئے
کہ نماز پڑھے یہان تک شک کرے زیادہ ہونے مین یعنے اقل پر بنا کرے جیسا اس صورت مین تین
رکعت قرار دیوے اور چوتھی رکعت پڑھے یہان تک شک پڑے کہ چہار رکعت پڑھا ہون یا پانچ رکعت
رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **فائدہ** جانا چاہئے کہ مجتہدون نے ان حدیثون پر
قیاس کرکے کہا کہ جو کوی نماز کے واجبات مین سے کسی واجب کو ترک کرے اسپر سجدہ سہو واجب
ہوتا ہی اور رسول خدا نے کبھو سجدۂ سہو قبل سلام کے کئے ہین اور کبھو بعد سلام کے اور دونون
صورت جایز ہین لیکن امام شافعی کے پاس سب حال مین سجدۂ سہو قبل سلام کے کیا چاہئے اور امام
ابوحنیفہ کے پاس سجدۂ سہو بعد سلام کے کیا چاہئے کیونکہ امام اعظم کہتے ہین کہ رسول خدا نے سجدے سہو کے
کبھو قبل سلام کے کبھو بعد سلام کے کئے ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور احمد نے ثوبان سے روایت
کئے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا کہ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ یعنے ہر سہو کے واسطے
دو سجدے کیا چاہئے بعد سلام کرنے کے جب فعل مین رسول خدا کے تعارض واقع ہوا تو قول سے
تمسک کئے ہین اور قول فعل سے قوی ہی اور امام مالک کہتے ہین کہ جس جگہہ سہو سے کمی نماز مین ہو تو
سجدے سہو کے قبل سلام کے کرنا اگر سہو سے زیادتی نماز مین ہو تو اس صورت مین سجدے سہو کے بعد سلام کے

اور مذہب امام احمد کا وہ ہی کہ جس جگہہ رسول خدا نے سجدے آگے سلام کے کئے ہیں وہاں آگے سلام سے سجدہ سہو کرنا اور جہاں بعد سلام کے کئے ہیں وہاں بعد سلام کے کرنا اور جاننا چاہئے کہ حنفی مذہب میں جو سلام سجدہ سہو کے آگے کرتے ہیں اس میں بھی اختلاف ہی امام محمد کے پاس ایک سلام کہنا مقابل منہہ کے بعضوں نے کہا داہنے طرف پھیرنا اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ صحیح تر وہ ہی کہ دو سلام پھیرے

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

یہہ باب ہی بیان میں سجدہ تلاوت قرآن کے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ سجدہ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پڑھنے والے اور سننے والے پر اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور احمد ابن حنبل کے سجدہ تلاوت کا سنت ہی اور طہارت اسکے واسطے شرط ہی سب کے پاس اس میں کسیکو خلاف نہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

١ **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے سجدہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں جو آخر میں اسکے آیت سجدے کی ہی وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ اور سجدہ کئے رسول خدا کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جن اور آدمی نے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

٢ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

٣ **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے آیت سجدے کی وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ اور ہم لوگ نزدیک حضرت کے رہتے سجدہ کرتے رسول خدا اور سجدہ کرتے ہم انکے ساتھ اور پھر ہجوم کرتے ہم لوگ یہاں تک نہ پاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیشانی کے واسطے جگہہ کہ اسپر سجدہ کرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٤ **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا اسنے کہ پڑھا میں روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ والنجم کا پھر نہ سجدہ کئے اس میں مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ اس حدیث کو تمسک کرتے ہیں وے لوگ جو کہ سجدہ تلاوت کو واجب نہیں جانتے اور سنت ہی کہتے ہیں کیونکہ اگر واجب ہوتا تو

رسول خدا نے سجدہ کئے ہوتے اور ترک نکرتے اور حنفیہ سے جواب اسکا یہہ ہی کہ سجدہ تلاوت کا اسوقت واجب نہین ہی شاید کہ رسول خدا نے دوسرے وقت وہ سجدے کئے ہونگے یا یہہ کہ قرات مکروہ وقت مین واقع ہوی ہوگی یا اسلئے معاً سجدہ نہین کئے تا معلوم ہو لوگ کو کہ تاخیر سجدۂ تلاوت مین جائز ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے سجدہ سورۂ صٓ کا نہین ہی واجب سجدون مین وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا اور تحقیق دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے تھے اس مین **فائدہ** کہتے ہین کہ توبہ داود علیہ السلام کا قبول ہوا تھا تب انہون نے سجدہ شکر کا بجالایا تھا رسول خدا نے انکی موافقت کے لئے یہہ سجدہ کرتے تھے وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِيْ صٓ اور ایک روایت مین آیا ہی کہا مجاہد نے جو عالم اور فقیہ تھے اور تابعین مین تھے کہا اسنے کہ پوچھا مین نے ابن عباس کو کیا سجدہ کرون مین سورۂ صٓ مین فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ پھر پڑھی ابن عباس نے اس آیت کو کہ اولاد ابراہیم مین سے داود اور سلیمان ہی یہان تک کہ پہنچے اس مقام مین پھر طریقے پر انکے پیروی کر اور کہے ابن عباس نے نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون مین سے ہین کہ حکم کئے گئے ہین انکی پیروی کرنے کو یعنے جب داود علیہ السلام نے سجدہ کیا اور انکی موافقت کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کئے تو ہم لوگ کو بھی سجدہ کرنا لازم ہوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ پڑھائے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدے قرآن مین تین سجدے ان مین سے مفصل مین اور سورہ حج مین دو سجدے **فائدہ** سورۂ حجر سے آخر قرآن تک کے سورون کو مفصل کہتے ہین تین سجدے مفصل مین جو ہین پہلا سورۂ والنجم مین دوسرا سورۂ اذا السماء انشقت مین تیسرا سورۂ اقرا مین رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** جاننا چاہئے سب ائمہ کے پاس سجدے تلاوت قرآن کے چودہ ہین امام ابوحنیفہ کے پاس سجدہ سورہ صٓ کا ہی اور سورۂ حج مین ایک ہی سجدہ دوسرے سجدے کے وہ قایل نہین امام احمد اور امام شافعی کے پاس سورۂ حج مین دو سجدے ہین سورہ صٓ

سجدے کے بے قایل نہین ایک روایت مین امام احمد کے پاس قرآن مین پندرہ سجدے مین جیساکہ اس حدیث مین ہی انہون نے سورۂ حج کے دونون سجدون اور سورۂ ص کے سجدے کے قایل ہین

٢ **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِیْهَا سَجْدَتَیْنِ قَالَ نَعَمْ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے عرض کیا مین ای رسول خدا فضیلت دے گئی سورہ حج اس سبب سے کہ اس مین دو سجدے ہین فرمایا ہان وَمَنْ لَّمْ یَسْجُدْهُمَا فَلَا یَقْرَأْهُمَا اور جو کوی نکرے ان دونون سجدون کو تو نہ پڑہے ان دونون آیت کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ فَلَا یَقْرَأْهَا کَمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث نہین ہی اسناد اسکے مضبوط اور مصابیح مین یہہ لفظ ہی کہ پھر نہ پڑہے اس سورے کو جیساکہ شرح سنت مین ہی

٣ **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِیْلَ السَّجْدَةِ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کئے تلاوت کا نماز ظہر مین پھر کھڑے ہوے اور رکوع کئے اور جانے صحابہ نے تحقیق حضرت پڑہے الم تنزیل الکتاب کو اس مین آیت سجدے کی ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

٤ **وعنه** اَنَّهٗ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ کَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے تحقیق کہ اسنے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے ہمارے سامھنے قرآن پھر جب پہنچے سجدے کی آیت کو اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم لوگ انکے ساتھ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت کا پڑہنے والے اور سننے والے دونون پر واجب ہوتا ہی

٥ **وعنه** اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ کُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاکِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ الرَّاکِبَ یَسْجُدُ عَلٰی یَدِهٖ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا اسنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہے مکے کی فتح کے سال آیت سجدے کی پھر سجدہ کئے سب لوگ نے ان مین بعضی سوار تھے اور بعضی سجدہ کرنے والے زمین پر یہان تک کہ تحقیق سوار سجدہ کرتا تھا اپنے ہاتھ پر رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

٦ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْمفص

مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سجدہ کئے کسی سورے مین مفصل مین سے جب سے کہ تشریف لے گئے مدینے مین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **فائدہ** یہہ حدیث ابوہریرہ کی حدیث کے مخالف ہی کہ ابوہریرہ نے کہا سجدہ کئے ہم پیغمبر خدا کے ساتھ سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین یہہ مدینے مین تشریف لے گئے بعد ہی کیونکہ ابوہریرہ نے ہجرت کے بعد ساتوین سال مدینے مین اسلام لائے اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح تر ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے سجدے مین تلاوت قرآن کے رات کو سجدہ کیا میرے منہہ نے اسکو جسنے پیدا کیا اسکو اور چیرا کان اسکا اور آنکھ اسکی یعنے کان اور آنکھ کو قوت سننے اور دیکھنے کا دیا بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ سجدہ کیا میرے منہہ نے اسکی قدرت اور توانائی اور توفیق سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **فائدہ** اور یہہ دعا بھی سجدۂ تلاوت مین پڑہنا مروی ہی رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ اور یہہ دعا بھی آئی ہی سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا جاننا چاہیئے کہ حنفی مذہب مین سجدۂ تلاوت مین تسبیح سجدۂ نماز کی پڑہنا کفایت کرتی ہی اگر یہہ دعا بھی پڑہین تو البتہ افضل ہی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّىْ اُصَلِّىْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِىْ اور روایت ابن عباس سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا ای رسول خدا دیکھا مین نے اپنے تئین آجکی رات حال آنکہ مین سوتا تھا کہ گویا مین نماز پڑہتا ہون پیچھے ایک جہاڑ کے پھر سجدہ کیا مین تلاوت کا اور سجدہ کیا جہاڑ نے بسبب میرے سجدہ کرنے کے فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِىْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّىْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِىْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ پھر سنا مین نے اسکو سجدے مین کہتا تھا یہہ دعا ای پروردگار لکھ تو میرے لئے سبب اس سجدے کے اپنے پاس ثواب

اور دور کر مجھ سے اسکے گناہ اور کر تو اسکو میرے واسطے اپنے پاس ذخیرہ اور قبول کر اسکو
مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ
الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ کہے ابن عباس نے پھر پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت
سجدے کی بعد سنے اس خبر کے اس شخص سے پھر سجدہ کئے اور سنا مین نے رسول خدا کو اس
حال مین کہتے تھے مانند اس دعا کے جو خبر دیا اسکو اس شخص نے درخت کے کہنے سے
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ
عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی
اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ ابن ماجہ نہین ذکر کیا یہہ لفظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داؤد
اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ
فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تحقیق کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے سورہ والنجم کا پھر سجدہ کئے اس مین اور سجدہ کئے ان لوگون نے
جو ساتھ تھے اپکے غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ
إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا مگر تحقیق ایک بوڑھے نے قریش مین سے لیا ایک
مٹھی کنکرون مین سے یا مٹی پھر اٹھایا اسکو اپنے پیشانی کی طرف اور کہا کفایت کرتی ہی مجھکو
یہہ یعنے اسنے سجدہ نہین کیا غرور سے باوجود اسکے کہ سب مشرکون نے ساتھ کے سجدہ
کئے قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا کہا عبد اللہ بن مسعود نے پھر تحقیق
دیکھا مین نے اس بوڑھے کو بعد اس قصے کے مارا گیا کفر کی حالت مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ
اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا ٢ وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا
دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کئے سورۂ ص مین اور فرمایا سجدہ کئے داؤد نے اس
مین توبہ کے واسطے اور ہم سجدہ کرتے ہین اس مین شکر کے واسطے **فائدہ**

داؤد علیہ السلام کا توبہ قبول ہونے کے سبب سے انہون نے سجدہ کیا کیونکہ انبیا علیہم السلام حکم ایک شخص واحد کا رکھتے ہین ایک پر فضل الٰہی ہو تو مسرت اسکی دوسرون کو بھی ہوتی ہی اور ہمارے پیغمبر خدا سب انبیا کے نسبت کرتے حکم انکے باپ کا رکھتے ہین اس سبب سے جب ذکر ان پر نعمت و رحمت ہونے کا آتا ہی بہت فرحت و خوشی آپکو حاصل ہوتی ہی رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْیِ

یہہ باب ہی بیان مین ان وقتون کے کہ جس مین نماز پڑہنا منع ہی **فائدہ** تین وقت پر نماز حرام ہی پہلا طلوع آفتاب کے وقت دوسرا استوا کا وقت تیسرا غروب آفتاب کا وقت اور دو وقت پر نماز مکروہ ہی پہلا بعد نماز فجر کے دوسرا بعد نماز عصر کے اور نہی شامل ہی ان پانچون وقت کو اور حنفی مذہب مین ان تینون حرام وقتون مین نہ فرض نماز پڑہنا جایز ہی نہ نفل نہ قضا نہ ادا مگر نماز عصر اسی روز کی اور نماز جنازہ جو ان وقتوں مین ہی حاضر ہووے پڑہنا جایز ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّىْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد نکرے کوی ایک تم مین سے کہ نماز پڑہے آفتاب نکلتے وقت اور نہ آفتاب غروب ہوتے وقت وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا نے جب نکلے آفتاب کا کنارا چھوڑ دو نماز کو یہان تک کہ خوب ظاہر ہووے اور جب غایب ہو کنارا آفتاب کا پھر چھوڑ دو نماز کو یہان تک کہ پورا ڈوبے اور وقت مقرر نکرو اپنی نماز کا آفتاب نکلتے وقت اور نہ آفتاب ڈوبتے وقت کس لئے کہ وہ نکلتا ہی درمیان دو سینگھ شیطان کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے تین وقت تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتے تھے ہمکو کہ نماز پڑہین ہم اس مین یا دفن کرین ہم ان مین اپنے مردون کو **فائدہ** مراد قبر کرنے سے

نماز جنازہ ہی کیونکہ دفن کرنا مردون کو ان وقتون مین بالاجماع منع نہین ہی وہ تین وقت یے ہین حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ ایک ان وقتون مین سے جب نکلے آفتاب شروع مین یہان تگ کہ بلند ہووے مقدار نیزے کے وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّہِیْرَۃِ دوسرا وقت یہہ ہی کہ جب کھڑا ہووے کھڑا ہونے والا دوپہر کا مراد اس سے سایہ ہی یا آفتاب حَتّٰی تَمِیْلَ الشَّمْسُ یہان تگ کہ ڈھلے آفتاب وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ تیسرا وقت جب ارادہ کرے آفتاب ڈوبنے کا یہان تگ کہ غروب ہوجاوے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز ہی بعد نماز فجر کے یہان تک کہ بلند ہووے آفتاب اور نہین ہی نماز بعد نماز عصر کے یہان تک کہ ڈوبے آفتاب **فائدہ** مراد نفی صلوۃ سے صلوۃ کامل ہی کیونکہ نماز ان دونون وقتون مین مکروہ ہی حرام نہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا اسنے کہ تشریف لاے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو پھر آیا مین مدینے مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مین نے خبر دو مجھکو نماز سے یعنے نماز کے وقتون سے فَقَالَ صَلِّ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّہَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَہَا الْکُفَّارُ تب فرمایا رسول خدا نے نماز پڑھ صبح کی پھر باز رہ نماز سے جب نکلے آفتاب یہان تک کہ بلند ہووے کس لئے کہ جب آفتاب نکلتا ہی درمیان دو سینگہ شیطان کے نکلتا ہی اور اس وقت سجدہ کرتے ہین آفتاب کو کفار ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْہُوْدَۃٌ مَحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَہَنَّمُ بعد اسکے پڑھ نماز نفل جسقدر کہ چاہتا ہی پھر تحقیق نماز حاضر کئے گئی ہی حاضر کئے گئی ہی یعنے ملائک حاضر ہوتے ہین اس نماز کی گواہی دینے کو یہان تک کہ سیدھا ہووے سایہ نیزے برابر یعنے جب نیزہ زمین پر گاڑے اور آفتاب اسکے سر پر آوے وہ وقت برابر دوپہر کا ہی

باب اوقات النهی

تب باز رہ نماز سے کیونکہ اس وقت تیز ہوتا ہی دوزخ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ
مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ پھر جب آگے کی طرف
آوے سایہ زوال کا تب نماز پڑھ ظہر کی اور جو کچھ کہ چاہتا ہی تو نفل پھر تحقیق نماز حاضر کئے گئی
ہی حاضر کئے گئی ہی یہان تک کہ پڑہے تو نماز عصر کی پھر باز رہ نماز سے یہان تک کہ ڈوبے
آفتاب پھر تحقیق وہ ڈوبتا ہی درمیانے دو سینگھ شیطان کے اور اس وقت سجدہ کرتے
ہین اسکو کافران قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ کہا عمرو بن عبسہ
نے عرض کیا مین ای نبی اللہ بیان فرماؤ وضو کی اور خبر دیجو مجھکو اسکی فضیلت سے قَالَ
مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُّقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ فرمایا رسول خدا نے نہین ہی کوئی شخص تم مین سے کہ
نزدیک کرتا ہی اپنے وضو کا پانی یعنے وضو کی تیاری کرتا ہی پھر کلی کرتا ہی اور ناک مین پانی
لیتا ہی اور جھاڑتا ہی مگر گرتے ہین گناہان اسکے چہرے سے اور اسکے منہہ سے اور اسکے
نتھنیون سے ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ
اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ پھر جب دھوتا ہی اپنا منہہ جیسا کہ حکم کیا اسکو اللہ نے مگر گرتے ہین
گناہان اسکے چہرے کے اسکی داڑہی کے کنارون سے پانی کے ساتھ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ
اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ پھر جب دھوتا ہی اپنے
دونون ہاتھون کو کونیون تک مگر گرتے ہین گناہان اسکے ہاتھون کے اسکی انگلیون سے پانی
کے ساتھ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ
پھر مسح کرتا ہی اپنے سر کو مگر گرتے ہین گناہان اسکے سر کے کنارون سے اسکے بالون کے ساتھ
پانی کے ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ
پھر جب دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو ٹخنون تک مگر گرتے ہین گناہان اسکے پانون کے اسکے
انگلیون سے ساتھ پانی کے فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ
هُوَ لَهٗ اَهْلٌ پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑہا اور تعریف کیا اللہ کی اور ثنا کہا اسپر اور بزرگی یاد کیا
اسکی اس صفت کے ساتھ کہ وہ جسکے لایق ہی وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ
كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اور خالی کیا اپنے دل کو اللہ کے واسطے باطنی گناہون سے

[illegible] پاک ہو جاتے اپنے گناہوں سے پیدائش کے دن کی شکل کے مانند کہ جنی اسکو اسکی ماں نے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** کریب ان ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الازهر ارسلوه الی عائشة اور روایت ہی کریب سے تحقیق ابن عباس اور سعد بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر بھیجے اسکو بی بی عائشہ کے پاس فقالوا اقرا علیها السلام وسلها عن الرکعتین بعد العصر اور کہے ان تینوں نے کہ کہہ حضرت بی بی عائشہ کو سلام اور پوچھ ان سے حال دو رکعتوں کا بعد از نماز عصر کے کہ پڑہنا اسکا درست ہی یا نہین قال فدخلت علی عائشة به فبلغتها ما ارسلونی به کہا کریب نے پھر آیا مین حضرت بی بی عائشہ کے پاس اور پہنچا دیا مین وہ پیغام کہ بھیجے تھے مجھکو جسکے واسطے فقالت سل ام سلمة تب کہے بی بی عائشہ نے پوچھ ام سلمہ سے کہ وہ اس بات سے واقف ہی فخرجت الیهم فردونی الی ام سلمة پھر نکلا مین حضرت عائشہ کے پاس سے اور گیا مین ابن عباس وغیرہ کے پاس پھر بھیجا انہون نے مجھکو ام سلمہ کے نزدیک فقالت ام سلمة سمعت النبی صلی الله علیه وسلم ینهی عنهما ثم رایته یصلیهما تب کہے ام سلمہ نے سنی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتوں سے پھر دیکھے مین نے رسول خدا کو پڑہتے تھے ان دونون رکعتوں کو ثم دخل فارسلت الیه الجاریة فقلت قولی له تقول ام سلمة یا رسول الله سمعتك تنهی عن هاتین واراك تصلیهما پس بھیجی مین انکے پاس باندی کو اور بولی مین باندی سے کہ کہہ حضرت سے کہتی ہی ام سلمہ ای رسول خدا سنی مین نے آپ منع کرتے تھے ان دونون رکعتوں کے پڑہنے سے اور دیکھی مین نے آپ کو کہ پڑہتے ہین وہ دونون رکعت کو قال یا ابنة ابی امیة سالت عن الرکعتین بعد العصر فرمایا حضرت نے ای بیٹی ابی امیہ کی پوچھتی ہی تو نے دو رکعت پڑہنے سے بعد عصر کے وانه اتانی ناس من عبد القیس فشغلونی عن الرکعتین اللتین بعد الظهر فهما هاتان اور سبب یہ ہی کہ آئے تجھ پاس لوگ قبیلہ عبد القیس سے دین کے احکام سیکھنے کے لئے اور باز رکھے مجھکو ان دو رکعتوں سے جو بعد نماز ظہر کے ہین سو یہہ دو رکعت جو مین پڑہا وہی دو رکعت ہین متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائده** جاننا چاہیے کہ بعضے حدیثون سے ثابت ہوا ہی کہ رسول خدا نے بعد نماز عصر کے دو رکعت پڑہنے

تھے اور اسپر مداومت کئے ہین سو یہہ رسول خدا کو بھی مخصوص تھا امت کو اس سے منع فرمایا

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّى بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ روایت ہی محمد بن ابراہیم سے اسنے روایت کیا قیس ابن عمرو سے جو صحابی انصاری ہین کہا اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تھا بعد نماز صبح کے دو رکعت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز صبح کی دو رکعت دو رکعت ہی یعنے اس طور سے کہ پہلے دو رکعت فرض پڑہتا ہی اور بعد اسکے دو رکعت نفل پڑہتا ہی باوجود اسکے کہ تو جانتا ہی کہ بعد نماز صبح کے کوئی نماز نہین ہی فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ تب عرض کیا اس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑہا تھا دو رکعت سنت جو پہلے ان دو فرض رکعتون کے ہین سو پڑہا مین نے ان دونون کو اب فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب چپ رہ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکار نہین فرمایے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اگر سنت فجر کے فرض صبح کے آگے کسو نے نہ پڑہے اور بعد فرض کے پڑہے تو درست ہی یہی ہی مذہب امام شافعی کا اور امام محمد کا اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے کسی سنت نماز کو قضا نہین سنت فجر ہو یا اور کسی وقت کی سنت ہو مگر فرض نماز بھی چھوٹ گئی ہو تو فرض کے ساتھ سنت کو بھی قضا کرے جیسا لیلۃ التعریس مین کئے ہین قضا سنت فجر کی فرض کے ساتھ زوال آفتاب تک ہی اور دوسرے سنتون کے قضا مین ان ان فرض کے ساتھ بھی اختلاف ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے اور اسناد اس حدیث کے نہین ہین متصل اسواسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سنا

قیس بن عمر سے اور شرح سنت میں اور نسخہ مصابیح مین روایت ہی قیس بن فہد سے مانند اسکے

٢ **وعن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اولاد عبد مناف کے نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس گھر کا یعنے کعبے کا اور نماز پڑہے جسوقت کہ چاہے دن کو یا رات کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داوٗد اور نسائی نے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ طواف کرنا کعبے کا جسوقت کہ چاہیئے خواہ طلوع آفتاب کا وقت ہو یا غروب کا یا استوا کا یا بعد نماز فجر کے یا بعد عصر کے جایز ہی اس مین کسی کو اختلاف نہین مگر ان وقتون کے درمیان نماز پڑہنے مین اختلاف ہی امام شافعی کے پاس ان وقتون مین سب طرح کی نماز جایز ہی دو رکعتین طواف کعبے کی ہون یا اور کوی نماز ہو اور امام احمد کے پاس ان وقتون مین فقط دو رکعتین طواف کعبے کے جایز ہی تبعیت سے طواف کے اور امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس ان وقتون مین کوی نماز جایز نہین اور انکے پاس حکم مکے کا اور سب ملکون کا حرمت وکراہیت مین ان وقتون کے برابر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حکم منع کا ناسخ ہی واللہ اعلم

٣ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز پڑہنے سے دوپہر کے وقت یہان تک کہ ڈہلے آفتاب مگر جمعہ کے روز رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے

٤ **وعن** اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابو خلیل سے جو تابعین مین ہین اسنے نقل کیا ابو قتادہ سے جو صحابی ہین کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھتے تھے نماز پڑہنا دوپہر کو یہان تک کہ ڈہلے آفتاب مگر جمعہ کے روز وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور فرمایا تحقیق دوزخ گرم کئے جاتا ہی ہر روز دوپہر کو مگر جمعہ کے دن رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ روایت کیا اسکو

ہو داؤد نے اور کہا کہ ابو الخلیل ملاقات نہین کیا ابو قتادہ سے تو اسناد اس حدیث کے متصل نہ ہوے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللّٰه الصنابحي قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم ان الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان روایت ہی عبد اللہ صنابحی سے جو صحابی ہین کہا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور اسکے ساتھ ہوتے ہین سینگھ شیطان کی فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها پھر جب بلند ہوتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اس سے شیطان پھر جب سر پر آتا ہی آفتاب دوپہر کو نزدیک ہوتا ہی اسکے پھر جب ڈھلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اس سے پھر جب قریب ہوتا ہی غروب کے آفتاب نزدیک ہوتا ہی اسکے پھر جب ڈوبتا ہی جدا ہوتا ہی اس سے ونهى رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات اور منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سے ان وقتون مین رواه مالك واحمد والنسائي روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور نسائی نے

وعن۲ ابي بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم بالمخمص صلوة العصر اور روایت ہی ابو بصرہ غفاری سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخمص مین نماز عصر کی **فائدہ** مخمص نام ہی ایک جگہہ کا فقال ان هذه صلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها اور فرمایا تحقیق یہہ نماز ظاہر کی گئی ان لوگون پر جو تھے پہلے تمہارے سے پھر ضایع کئے اسکو اور نہ پڑہے فمن حافظ عليها كان له اجره مرتين پھر جو کوئی ہمیشہ پڑہا کرے اور محافظت کرے اس پر ہووے اسکے واسطے مزدوری دوبارہ ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد النجم اور نہین ہی نماز بعد اسکے یہان تک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہی مراد اس سے غروب آفتاب ہی رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن۳ معاوية قال انكم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فما رايناه يصليها ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر اور روا

ہی معاویہ بن ابوسفیان سے کہا اسنے تم لوگ پڑہتے ہو ایک نماز تحقیق صحبت مین رہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سو نہ دیکھا ہمنے انکو کہ پڑہتے ہون اسکو اور بیشک منع فرمایا ان دونون سے یعنے دو رکعت بعد عصر کے پڑہنے سے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰی دَرَجَةِ الْکَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ اور روایت ہی ابوذر سے کہا اسنے جس حال مین کہ کھڑا تھا کعبے کی سیڑہی پر کہ جسنے پہچانا ہی مجھکو تو بیشک پہچانا ہی مجھکو یعنے مین ایسا راست کہنے والا ہون کہ میرے حق مین رسول خدا نے فرمایا کہ سایہ نہین کیا آسمان اور نہین اٹھائی زمین کسی راست گو کو ابوذر سے وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدُبٌ اور جس شخص نے نہ پہچانے مجھکو تو جان لیا چاہیے کہ مین جندب ہون تا دل ان کا میرے سچ کہنے پر قرار پکڑے **فائدہ** جندب نام ہی ابوذر کا سو اسنے روایت کرتا ہی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّةَ اِلَّا بِمَکَّةَ اِلَّا بِمَکَّةَ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہان تک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز ہی بعد نماز عصر کے یہان تک کہ ڈوبے آفتاب مگر مکے مین مگر مکے مین مگر مکے مین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ روایت کیا اسکو احمد اور رزین نے

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

یہہ باب ہی بیان مین جماعت کے اور اسکی فضیلت مین **فائدہ** اختلاف کرتے ہین کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض کفایہ ہی یا فرض عین امام احمد اور داؤد اور عطا و ابی ثور کے پاس جب عذر نہو تو جماعت فرض عین ہی اور جسنے بانگ نماز کی سنے اور جماعت مین نماز کو نہ آوسے تو اسکی نماز درست نہین امام شافعی کے پاس جماعت فرض کفایہ ہی اور امام اعظم ابوحنیفہ کے پاس جماعت سنت موکدہ ہی حکم واجب کا رکھتی ہی یعنے جماعت واجب ہی اور ثبوت اسکا سنت سے ہوا ہی اسلئے اسکو سنت موکدہ کہتے ہین بدائع مین لکھا ہی کہ جماعت واجب ہی ہر عاقل بالغ پر جو مسجد کو جماعت کے واسطے جانے کے لئے معذور نہو اور قدوری مین لکھا ہی کہ اگر اہل و عیال کو گھر مین جمع کرے اور جماعت سے نماز پڑہے تو روا ہی اور سب ائمہ متفق ہین کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہوتی

ہی اور بعضے عذر یہہ ہین کہ بیماری ہاتھ اور پانون پر اور دونون پہلو پر اور فالج اور ضعف کہ جس سے مسجد کو جانا دشوار ہو اور نابینائی اور کیچڑ پانی راہ مین اور شدت تھنڈ کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلوٰۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلوٰۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کے ساتھ پڑہنا زیادہ ہوتی ہی ثواب مین اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس پروردگار کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی تحقیق قصد کیا مین نے کہ حکم کرون لکڑی جمع کرنے کا پہر جمع کی جاوے لکڑی ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلوٰۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ پہر حکم کرون اذان کا نماز کے واسطے پہر اذان کہی جاوے اسکے لئے پہر حکم کرون ایک شخص کو کہ امامت کرے لوگون کی ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ پہر جاؤن طرف لوگون کے یعنے جو جماعت مین حاضر نہین ہوسے وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلوٰۃَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جاؤن مین طرف ان لوگون کے جو حاضر نہین ہوتے نماز کو یعنے صاف فرمایا کہ ان لوگون کی طرف جاؤن جو نہین آتے نماز کو فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ پہر جلا دیون مین انپر ان کے گہرون کو یعنے امامت کے واسطے دوسرے کو کہڑا کرون اور مین ان لوگون پر جاؤن جو جماعت کو حاضر نہوسے اور انکے گہرون کو جلا دون تا وے بہی اس مین جلا جاوین اور باہر نکلنے نہ پاوین وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ اور قسم ہی اس مالک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی اگر جانے کوئی ان مین کا وہ پاویگا موٹی ہڈی یا دو کہر بکری یا بیل کے اچھے تو حاضر ہوگا عشا کی نماز کو[۲] نہین آتے ہین وے ایسے کم ہمت ہین کہ دنیا کے کمینے کامون کو دوڑسے جاوین اور آخرت کے ثواب اور قرب الہی کے واسطے نہ آوین یہہ عجب بے عقل اور بے تمیزی ہی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ روایت کیا اسکو بخاری نے

۲ یعنے جو لوگ جماعت کی نماز کو ۱۲

باب الجماعة وفضلها

اور مسلم کی روایت مین مانند اسکے **وَعَنْهُ** قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اندھا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَخِّصَ لَہٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِہٖ فَرَخَّصَ لَہٗ پھر کہا اس مرد نے ای رسول خدا تحقیق حال یہہ ہی کہ نہین ہی میرے واسطے کوی کھینچنے والا کہ کھینچ کر لیجاوے طرف مسجد کے اور پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رخصت دیوے تو اپنے کو نماز پڑھنے اپنے گھر مین تب رخصت دی اسکو رسول خدا نے فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ فَقَالَ ہَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ پھر جب پیٹھ پھرا کر چلا اس مرد نے بلاے اسکو رسول خدا نے اور فرماے کہ بھلا سنتا ہی تو اذان نماز کی عرض کیا ہان سنتا ہون فرمایا پھر قبول کر اور حاضر ہو مسجد مین بہر طور رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث مین زیادہ تاکید ہی مسجد کو حاضر ہونے کی اذان سننے بعد **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ اذان دیا ابن عمر نے واسطے نماز کے سردی اور ہوا کی رات مین ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ پھر کہا خبردار ہو نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ پھر کہا ابن عمر نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتے تھے موذن کو جب ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہ کہے جانیو نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مینہہ اور بارا ٹھنڈ جماعت کو چھوڑ دینے کے عذرون مین ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھا جاوے کھانا تم مین سے کسی کا اور کھڑی کی جاوے نماز اور تکبیر کہین فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ پھر کھانا شروع کرو اور جلدی نکرے وہ شخص نماز کے واسطے یہان تک کہ فارغ ہو کھانے سے وَکَانَ ابْنُ

عمر يوضع له الطعام وتقام الصلوة فلا يأتيها حتى يفرغ منه وانه يسمع
قراءة الامام اور تھے ابن عمر کہ رکھا جاتا تھا انکے لئے کھانا اور تکبیر کہی جاتی واسطے
نماز کے پھر نہ آتے نماز کو یہان تک کہ فارغ ہوتے کھانے سے اور تحقیق ابن عمر سنتے تھے
قرات امام کی گھر انہون کا مسجد شریف کے نزدیک رہنے کے سبب سے متفق عليه
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** عائشة انها قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة بحضرة الطعام اور روایت
ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ سنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نماز نہین
روبرو کھانے کے ولا هو يدافعه الاخبثان اور نماز نہین جس حال مین کہ زور کرے
مصلے پر جاضرور اور پیشاب **فائدہ** کیونکہ اس مین خوف وضو ٹوٹنے کا ہی اور خاطر پر
پریشانی رہتی ہی اگر وقت نماز کا تنگ ہو اور جاضرور یا پیشاب سے فارغ ہووے
تب تنگ وقت جاتا ہو تو پڑھ لیوے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اقامت کہی جاوے نماز
نہین ہی کوئی نماز سوائے فرض نماز کے **فائدہ** اگر نفل نماز شروع کیا ہو تو
بھی چھوڑ کر فرض نماز مین داخل ہو جاوے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے
فائدہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر فرض کی کہی گئی بعد سنت فجر کی ہو تو بھی
شروع نکرے اور جماعت مین فرض کے داخل ہو جاوے مذہب امام شافعی کا یہی
ہی اور مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ اگر مصلی کو یقین ہو کہ ایک رکعت فرض پڑھے
تب تک مین سنت پڑھ لونگا اور ایک رکعت فرض کی مجھے ملے گی تو اس صورت مین
سنت نماز کو پڑھ کے فرض نماز مین شریک ہو جاوے اور سنت نماز کو جماعت کے
صف مین نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے پہ پڑھ لیوے اگر اسکو دونون رکعت
چھوٹ جانے کا خوف ہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت مین داخل ہو جاوے
کیونکہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی **وعن** ابن عمر رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذنت امراة احدكم

اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اجازت مانگے عورت تمہارے کسی کی مسجد کو جانے پھر چاہیے کہ منع نکرے اسکو مسجد کو جانے سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ کہتے ہین کہ یہہ حکم بوجہ عورتون کا ہی جو خوشبو نہین لگاتیان اور اپنے کو آراستہ نہین کرتیان اور اس زمانے مین عورتان مسجد کو جماعت کے واسطے آنا مکروہ ہی بسبب خوف فساد کے اور حضرت کے وقت مین عورتین دین کے احکام سیکھنے کو مسجد مین آتین تھین اور اس وقت خوف فساد کا نتھا اور اب دین کے احکام ہر گھر مین مشہور ہوگئے تو عورتین پردے ہی مین رہنا بہتر ہی

وَعَنْ[9] زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا اور روایت ہی زینب عبد اللہ بن مسعود کی عورت سے کہی اسنے کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حاضر ہووے کوی تم مین سے مسجد کو تو چاہیے کہ نہ لگاوے خوشبو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ لگاوے بخور پھر حاضر ہووے ہمارے ساتھ عشا کی نماز مین

فائدہ بخور کہتے ہین اس خوشبو کو جو آتش پر جلا کر اسکا دھوان بدن اور کپڑے مین لیتے ہین مثل عود اور عنبر کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ[1] ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَکُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع مت کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون کو جانے سے اگر اپنے گھرون مین نماز پڑھ لین تو گھر ان انہون کے بہتر ہین انکو رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ[2] ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِیْ بَیْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِیْ حُجْرَتِهَا اور روایت ہی

ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اسکے
گھر مین افضل ہی اسکی نماز سے اسکے انگن مین وصلوتها فی مخدعها افضل من
صلوتها فی بیتها اور اسکی نماز اسکی کوٹھری مین بہتر ہی اسکی نماز سے اسکے گھر مین یعنے
عورت جسقدر کہ پوشیدہ جگہہ مین نماز پڑہے بہتر اور مناسب ہی رواه ابوداود
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ٣ وعن ابی هریرة قال انی سمعت حبی
ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلوة امراة تطیبت
للمسجد حتی تغتسل غسلها من الجنابة اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے
کہ تحقیق سنا مین نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے قبول
نہین کیئے جاتی نماز اس عورت کی جو خوشبو لگاوے مسجد مین آنے کے واسطے
یہان تک کہ غسل کرے مانند اس غسل کے جو جنابت کے واسطے کرتی ہی رواه
ابوداود ورواه احمد والنسائی نحوه روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور
روایت کیا احمد اور نسائی نے مانند اسکے ٤ وعن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین زانیة اور روایت ہی ابو
موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنکھہ کہ شہوت
اور بدنظری سے دیکھے مرد کی ہو یا عورت کی زنا کرنے والی ہی وان المرأة
اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیة اور تحقیق
عورت جب کہ خوشبو لگاوے اور گذرے مجلس مین پھر وہ ایسی اور ویسی ہی یعنے
زانیہ ہی رواه الترمذی ولابی داود والنسائی نحوه روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور روایت ابوداؤد اور نسائی کی مانند اسکے ہی وعن
ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الصبح
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے کہ نماز پڑہے ہمارے ساتھہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی فلما سلم قال اشاهد فلان قالوا
لا قال اشاهد فلان قالوا لا پھر جب سلام پھیرے ایک شخص کا نام لیکر کہے کیا
حاضر ہی فلانا عرض کیئے نہین پھر دوسرے کا نام لیکر فرماے کیا حاضر ہی فلانا عرض
کیئے نہین قال هاتین الصلوتین اثقل الصلوة علی المنافقین فرمایا یہ دو

نماز یعنی صبح و عشا کی بہت بھاری ہین نماز مین منافقون پر ولو یعلمون ما فیہما لاتیتموہما ولو حبوا علی الرکب اور اگر جانتے تم وہ ثواب جو پڑھنے مین ان دونون نماز کے ہی البتہ آتے تم ان دونون نماز کے لئے اگرچہ چلتے زانون پر یعنی گرتے پڑتے چلے آتے وان الصف الاول علی مثل صف الملائکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ اور تحقیق پہلی صف نماز کی مانند صف فرشتون کے ہی اور اگر جانتے تم کہ کیا ہی بزرگی اسکی تو البتہ دوڑتے تم اسکے پانے کو وان صلوۃ الرجل ازکی من صلوتہ وحدہ وصلوتہ مع الرجلین ازکی من صلوتہ مع الرجل وما کثر فہو احب الی اللہ تعالی اور تحقیق نماز پڑھنا مرد ایک مرد کے ساتھ زیادہ بہتر ہی اسکی نماز تنہا پڑھنے سے اور نماز اسکی دو مرد کے ساتھ زیادہ بہتر ہی اسکی نماز سے ساتھ ایک مرد کے اور جسقدر کہ زیادہ ہو جماعت پھر وہ زیادہ پسند ہی اللہ تعالی کے پاس رواہ ابو داؤد والنسائی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ثلثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطان اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہین تین شخص کسی بستی مین یا کسی گاؤن مین کہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھے جاوے ان مین نماز مگر تحقیق غالب ہوتا ہی ان پر شیطان فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ پھر چاہئے تجھکو لازم کرلے تو جماعت کو اسواسطے کہ نہین کھاتا بھیڑیا مگر اس بکری کو جو دور پڑی ہو منڈے سے رواہ احمد وابو داؤد والنسائی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جماعت فرض کفایہ ہی

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے اذان نماز کی پھر منع نکرے اسکو اسکی پیروی کرنے اور مسجد کو آنے سے کوئی عذر اور بہانہ قالوا وما العذر پوچھے صحابہ نے اور کیا ہی عذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوۃ التی صلی

فرمایا حضرت نے خوف دشمن کا یا درندے کا یا مرض کا قبول کی نہین جاتی اس سے نماز جو اسنے پڑہا ہی بغیر جماعت کے اکیلا بغیر عذر کے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور دارقطنی نے **وَعَن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہی عبد اللہ بن ارقم صحابی سے جو کاتب وحی کے تھے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ جب اقامت کہی جاوے نماز اور پاوے کوی تم مین حاجت پایخانے کی پہر چاہیئے کہ شروع کرے پایخانے کو جانا یعنے اگرچہ جماعت چھوٹ جاتی ہو کیونکہ طہارت مقدم ہی جماعت سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے مانند اسکے **وَعَن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ اور روایت ہی ثوبان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین ہین کہ نہین حلال ہی کسی کو کہ کرے انکو اور وہ تین خصلت یہہ ہین لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ امامت نکرے کوی شخص کسی قوم کی پہر خاص کرے اپنے تئین ساتھہ دعا کے سواے قوم کے پہر اگر کیا یہہ تو بیشک خیانت کی انکی یعنے جو شخص کہ امامت کرتا ہی اسکو چاہیئے کہ دعا صیغۂ جمع سے مانگے اور صیغۂ واحد مخصوص اپنے واسطے ہی دعا نہ مانگ لیوے وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ اور نہ دیکھے اندر کسی گہر کے آگے اسکے کہ اجازت لیوے اندر جانے کی پہر اگر کیا یہہ تو بیشک خیانت کی انکی وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ اور نماز نہ پڑہے جس حال مین کہ روکہنے والا ہو پیشاب کو یہان تک کہ ہلکا ہووے **فائدہ** اور یہی حکم ہی پایخانے کے روکہنے کا بہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے مانند اسکے **وَعَن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر نکرو

نماز کی کھانے کے واسطے اور نہ دوسری چیز کے لئے یعنے جب نماز کا وقت موجود ہو تب کھانا نہ لایا چاہیے تا نماز مین تاخیر نہووے رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تحقیق رکھا مین نے اپنے تئین اور دوسرے صحابہ کو یہہ حکم کرتے تھے کہ پیچھے نہین رہتا نماز جماعت سے مگر منافق کہ تحقیق معلوم ہووے نفاق اسکا اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ یا بیمار کہ کچھہ طاقت مسجد کو آنے کی نہ رکھتا ہو اور تحقیق تھا ایک بیمار چلتا دو شخصونکو تکیہ کر یہان تک کہ آتا مسجد کو نماز کے واسطے وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى اور کہا ابن مسعود نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا ہمکو وے سنتین کہ جن پر عمل کرنا سبب ہدایت کا اور موجب قرب الٰہی کا ہی **فائدہ** سنت موکدہ کو سنن ہدی کہتے ہین اور سنت غیر موکدہ کو سنن زواید کہتے ہین وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ اور تحقیق موکدہ سنتون مین سے نماز بھی پڑہنا اس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہی اس مین یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی یا کہ واجب ہی ثبوت اسکا سنت سے ہوا ہی جیسا مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کا ہی وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے جو شخص کہ خوشحال کراوے اسکو یہہ کہ ملاقات کرے اللہ سے کل کو جس حال مین کہ مسلمان ہی پھر چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جس جگہہ کہ اذان دیئے جاوے انکے واسطے یعنے پڑہے ان پانچون نماز کو مسجد مین جماعت کے ساتھہ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ اور تحقیق اللہ تعالی مقرر کیا تمہارے نبی کے واسطے طریقے ہدایت کے اور تحقیق وے پانچون نمازین پڑہنا ہدایت کے طریقون مین سے ہی اور اگر تم لوگ

نماز پڑہین اپنے گھرون مین جیسا کہ پڑہتا ہی پیچھے رہنے والا یعنے منافق اپنے گھر مین تو تم ترک کروگے سنت اپنے نبی کی اور اگر تم چھوڑ دوگے سنت اپنے نبی کی تو بیشک گمراہ ہوگے تم وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً اور نہین ہی کوئی شخص کہ طہارت کرے اور اچھی کرے طہارت آداب و شرایط سے اسکے پھر قصد کرے کسی مسجد کے طرف ان مسجدون مین سے لکھتا ہی اللہ اسکے واسطے ہر قدم کے عوض ہین کہ قدم رکھتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی اسکو اسکے سبب سے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اس سے بسبب اسکے ایک بدی وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ اور تحقیق جانا ہمنے اپنے تئین اور دوسرے صحابہ کو کہ حکم کرتے تھے کہ خلاف نہین کرتا جماعت سے مگر وہ منافق کہ معلوم ہو جسکا نفاق وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ اور تحقیق تھا ایک شخص بیمار کہ لایا جاتا تھا جماعت مین تکیے اور تائید سے دو شخص کے یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا تھا صف مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ۲ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے اگر نہوتی گھرون مین عورتین اور بچے تو قایم کرتا مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے خادمون کو کہ خوب جلاتے جو کچھ کہ گھرون مین ہوتا آگ سے بلکہ ان مردون کو بھی جو جماعت مین آنے کے لایق ہون اور حاضر نہووین **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ سزا تارک جماعت کی جلا دینا ہی اور یہہ سزا کسی گناہ کے لئے مقرر نہین ؛ بعضون نے کہا یہہ حکم تہدید کے واسطے ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْهُ** ۳ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ اور نبھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ جب ہو تم لوگ مسجد مین پھر اذان کہی جاوے نماز کے لئے تو نہ نکلے کوئی تم مین سے یہان تک کہ پڑھے نماز رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

فائدہ جاننا چاہئے کہ اس باب مین بہت احادیث آئے ہین کہ اذان سنکر مسجد کے باہر کوئی نہ آوے امام اعظم ابوحنیفہ کے مذہب مین جو شخص کہ اس سے جماعت دوسری جگہہ ہوتی ہو اگر وہ اذان کی آواز سنکر بھی مسجد سے باہر نکل جاوے تو مکروہ نہین ہی سوا اسکے دوسرون کو مکروہ ہی اور اگر کسی نے ظہر یا عشا کی نماز پہلے پڑھ چکا ہو بعد اسکے مسجد مین اذان سنے اور مسجد سے باہر نکلے تو کچھ خوف نہین مگر جب امام تکبیر نماز کی کہنا شروع کرے تو چاہئے کہ پھر باہر نہ نکلے تاگمان ترک جماعت کا اسپر نہووے اور پھر امام کے ساتھ چار رکعت پڑھ لیوے اور یہہ چار رکعت نفل مین داخل ہو جاتی ہین اور اگر کسی نے فجر کی یا مغرب کی یا عصر کی نماز پڑھ چکا ہو اور بعد اسکے مسجد مین اذان سنے تو چاہئے کہ وہ امام کے ساتھ اُن نمازون کو نہ پڑھے کسواسطے کہ فجر اور عصر کی نماز پڑھے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہی اور مغرب مین اس لئے کہ وہ تین رکعت ہین اور نفل کو تین رکعت پڑھنا شرع مین نہین آیا اور امام کے ساتھ پڑھنا تو تین رکعت ہوتے ہین

وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْہِ فَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَمَّا ہٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی شعثاء سے جو تابعین سے ہین کہا اسنے کہ نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی اس مین تب کہا ابوہریرہ رضؓ لیکن اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی ابوالقاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَہُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ وَہُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَہُوَ مُنَافِقٌ اور روایت ہی عثمان بن عفان رضؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے اسکو اذان مسجد مین پھر باہر نکلے نہ نکلے ضروری کام کے واسطے اور وہ ارادہ نہین رکھتا ہی پھر مسجد مین آنے کا تو وہ منافق ہی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اور روایت ہی ابن عباس
سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ سنے اذان پھر قبول نکرے
اور مسجد مین نہ آوے نماز کو تو نہین ہوتی اسکی نماز مگر کسی عذر سے کہ جنکو ہمنے پہلے ذکر
کرچکا ہی رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو دارقطنی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا
ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُخْصَۃٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مکتوم سے کہا
اسنے ای رسول خدا بیشک مدینے مین بہت ہین موذی جانورین اور درندے اور
مین ہون آنکھ کا اندھا سو کیا اب پاتے ہین میرے لئے رخصت کہ جماعت کے لئے
حاضر ہوؤن قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَحَیَّ ھَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ فرمایا حضرت نے کیا تو سنتا ہی حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
کہا ہان سنتا ہون فرمایا آجماعت کو اور رخصت نہین دئے رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ
عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَھُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَکَ اور روایت ہی ام درداء
سے جو عورت ہی ابو درداء کی کہی اسنے آئے میرے پاس ابو درداء اور وہ غصے مین
تھے کہی مین کس چیز نے غصے مین لایا ہی تمکو قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّۃِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا کہا قسم ہی
اللہ کی نہین پہچانتا مین کام مین امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوی چیز مگر
یہہ کہ تحقیق وہ لوگ نماز پڑہتے ہین جماعت کے ساتھ یعنے اسکو بھی ترک کرتے ہین
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ
بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ
صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اور روایت ہی ابی بکر ابن ابی حثمہ سے کہا اسنے کہ تحقیق عمر بن خطاب نے
نہ پایا میرے باپ سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز مین یعنے اسنے حاضر نہوا جماعت مین
صبح کی نماز کے فَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ
وَالسُّوْقِ پھر تحقیق عمر نے صبح کو گئے بازار کو اور گھر سلیمان کا مسجد اور بازار کے بیچ مین تھا
فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَھَا لَمْ اَرَ سُلَیْمَانَ فِی الصُّبْحِ پھر گئے شفاء کے

باب الجماعة

پاس جو سلیمان کے ماں تھے اور کہے ان کو کہ نہ دیکھا مین سلیمان کو صبح کی نماز مین اسکا کیا سبب ہی فَقَالَتْ اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ تب اسنے کہے کہ سلیمان رات کو نماز پڑہا پھر غالب آئے اسپر اسکے آنکھین یعنے نیند اسپر غلبہ کئی سو سو گیا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً تب فرمایا حضرت عمر نے تحقیق حاضر ہونا میرا صبح کی نماز کو جماعت مین پسند زیادہ ہی مجھکو اس سے کہ کھڑا نماز پڑہوں مین، تمامی رات رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **فائدہ** اس دلیل سے معلوم ہوتا ہی کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑہنا افضل ہی رات کی نفل نماز اور تہجد پڑہنے سے اس لئے کہے ہین کہ اگر رات کو نوافل پڑہنے سے صبح کی نماز چھوٹ جاتی ہو تو اسکو ترک کرنا بہتر ہی

وعن اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص پھر جتنے زیادہ ہون اس سے جماعت ہی یعنے دو شخص ہون تو بھی ایک امام ہوا اور دوسرا مقتدی جماعت حاصل ہوتی ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وعن بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اور روایت ہی بلال بن عبد اللہ بن عمر خطاب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہ کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع مت کرو عورتون کو حصہ انکا مسجدون سے جب پروانگی مانگین تم سے تمہارے عورتین مسجد کو جانے کی فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ تب کہا بلال نے قسم اللہ کی تحقیق منع کرتا ہون مین انکو مسجد کو جانے سے فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ تب کہا اس سے عبد اللہ نے جھڑک کے مین کہتا ہون کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی کہ تحقیق مین منع کرتا ہون وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ اور ایک روایت مین سالم کی جو اسنے نقل کیا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے

کہا کہ پھر متوجہ ہوے اسپر عبداللہ اور گالی دی اسکو ایسی گالی کہ نہ سنا مین نے انکو کہ گالی دی ہو اسکو مثل اسکے کبھی اور کہا مین خبر دیتا ہون تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی کہ قسم اللہ کی مین منع کرتا ہون انکو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ يَاتُوا الْمَسَاجِدَ اور روایت ہی مجاہد سے اسنے نقل کیا عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیئے کہ منع نکرے کوی شخص اپنے گھرون کے عورتون کو کہ آوین مسجدون مین فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ تب کہا اسکے ایک بیتے نے عبداللہ شاید کہ وہی بلال ہو کہ ہم منع کرتے ہین انکو تب کہے عبداللہ نے مین خبر دیتا ہون تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی یہہ بات کہا مجاہد نے پھر بات نہین کئے عبداللہ نے اس سے یہان تک کہ مرے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ یہہ باب ہی بیان مین برابر کرنے صفون کے مراد اس سے یہہ ہی کہ متصل کھرے رہین اور درمیانے جگہہ نچھوڑین اور آگے پیچھے نکھرے رہین یہہ ظاہری آداب ہین کہ انکو ترک کرنے سے باطن مین خلل آتا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل ہی

۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرتے ہمارے صفون کو نماز مین یہان تک کہ گویا برابر کرتے اس سے تیرون کی لکری کو یعنے صفون کو ایسی سیدہی کرتے کہ تیر کی لکری کو اُن سے سیدہی کرسکین یہہ مبالغہ ہی صفون کے سیدہاپے کا حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ یہان تک جان لئے حضرت نے کہ بیشک ہم لوگ سیکھ لئے اُن سے یہہ ادب نماز مین ہی ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ بعد اسکے نکلے ایک روز حضرت نے اور کھرے ہوے یہان تک کہ قریب تھا کہ

تا بہر تحریمہ کہین پھر دیکھے ایک شخص کو باہر نکالا ہوا سینہ اپنا صف سے تب فرمایا حضرت نے ای بندے اللہ کے چاہئے کہ برابر کرو اپنی صفون کو یا خلاف ڈالیگا اللہ تمہارے بیچ مین **فائدہ** سبب اسکا یہہ ہی کہ صفون مین برابر نہ کھڑے رہنے اور آگے پیچھے ہونے سے بایکدیگر دلون مین نفرت اور کینہ پیدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف کا باعث ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**٢ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے اقامت کہی گئی نماز پھر متوجہ ہوئے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک منہہ سے اور فرمایا کہ سیدہی کرو اپنی صفون کو اور آپس مین ملکر کھڑے رہو بیشک مین دیکھتا ہون تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ اور روایت مین مسلم اور بخاری کی ایسا آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے پوری کرو اپنی صفون کو پھر تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیٹھ کے پیچھے سے **فائدہ** صف پوری کرنے کے دو معنے ہوتے ہین ایک یہہ ہی کہ صف سیدہی کرو دوسری یہہ کہ ایک صف پوری ہوئے بعد لوگ دوسری صف مین کھڑے رہین بہتر یہہ ہی کہ لیے دونون معنون کو شامل سمجھین **وَعَنْهُ**٣ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفون کو پھر برابر کرنا صفون کا اقامت نماز مین داخل ہی یعنے قرآن شریف مین اقیموا الصلوة ہی جیسا اس مین اول وقت اور با جماعت اور کامل طہارت داخل ہی ویسا ہی صفون کا برابر کرنا بھی داخل ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ یہہ حدیث روایت مین مسلم اور بخاری کے برابر ہی مگر مسلم کے نزدیک جگہہ پر لفظ من اقامة الصلوة کے من تمام الصلوة آیا ہی یعنے پوری کرنا صف کا نماز مین داخل ہی **وَعَنْ**٤ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابو مسعود انصاری سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہاتھ ہمارے مونڈہون پر نماز مین یعنے ہاتھ سے برابر کرتے صفون کو۔

باب تسویۃ الصفوف

نماز کی ویَقُوْلُ اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ اور فرماتے تھے برابر ہوجاؤ اور اختلاف نکرو نہین تو مختلف ہوجاوینگے دلان تمہارے اب بیان کرتے ہین صفون کی ترتیب کو لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی چاہئے کہ قریب ہووین میرے تم مین سے بالغ لوگ اور عقل والے پہلی صف مین ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ بعد اسکے وہ لوگ جو قریب ہون انکے یعنے وہ جو قریب بلوغ کے ہووین ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ بعد اسکے وہ لوگ جو قریب ہون انکے یعنے خنثے اور عورات قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اِخْتِلَافًا کہا ابن مسعود نے پھر تم آجکے دن بہت اختلاف کرنے ہو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثَلٰثًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ قریب ہون میرے تم مین سے بالغ لوگ اور عقل والے پھر وہ لوگ جو قریب ہون انکے تین بار فرمایا **فائدہ** اس حدیث سے مرتبے صفون کے چار ہوتے ہین اور پہلے حدیث مین تین کو بیان فرمایا ہدایہ مین لکھا ہی پہلی صف مردون کے لئے دوسری صف لڑکون کے واسطے تیسری عورتون کے لئے ہی اور خنثون کے واسطے جگہہ بیان نکیا اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ خنثون کی صف درمیانے لڑکون اور عورتون کی صف کے ہووے اسیطرح لکھا ہی شرح وقایہ مین اور مذہب شافعیہ کا بھی یہی ہی وَاِیَّاکُمْ وَہَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ اور بچو تم شور کرنے سے مسجدون مین جیسا کہ شور کرتے ہو تم بازار مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین پیچھے رہنا صفون کے فَقَالَ لَہُمْ تَقَدَّمُوْا وَائْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مِنْ بَعْدِکُمْ تب فرمایا انکو آگے آو پہلی صف مین اور اقتدا کرو میرا اور چاہئے کہ اقتدا کرین تمہارا وہ لوگ جو پیچھے تمہارے ہین یعنے تم میرے پاس رہکر میرے افعال دیکھو اور ویسا ہی کرو اور تمہارے پیچھے والے تم کو دیکھکر عمل کرین لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَہُمُ اللّٰہُ ہمیشہ رہینگے وہ قوم جو پیچھے رہتے ہین یہانتک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ یعنے جو لوگ پہلی صف سے پیچھے رہینگے ثواب اور رحمت سے انکو اللہ تعالی

پیچھے ڈالیگا یا جو علم سیکھنے مین پیچھے رہینگے ثواب اور بلند درجون کو اللہ پیچھے ڈالیگا تو قدم کوشش کا علم سیکھنے اور معرفت اور کمال حاصل کرنے مین آگے رکھو اور اسباب مین میرا اقتدا کرو کہ باوجود پیغمبری اور معصومی کے مین کیسا نیک عمل اور ریاضت اور طلب مین کوشش کرتا ہون رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنَا حِلَقًا اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے تشریف لاے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دیکھے ہمکو حلقہ حلقہ باندھکر بیٹھے ہوے فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ تب فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھا ہون مین تمکو حلقہ حلقہ بیٹھے ہوے یعنے بطور انکار کے فرمایا انکے حلقہ باندھکے بیٹھنے پر اور وہ روز جمعہ کا تھا اور جمعہ کے روز خطبے کے وقت حلقہ مارکے بیٹھنا منع ہی جیسا باب الجمعہ مین آویگا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا پھر تشریف لاے دوسرے بار ہمارے پاس رسول خدا اور فرمایا کیا صف نہین باندھتے ہو تم جیسا کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ تب عرض کئے ہمنے ای رسول خدا اور کسطرح صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے پاس فرمایا پورے کرتے ہین پہلے صفون کو اور مل کر کھڑے ہوتے ہین صف مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

فائدہ اگر کسی نے کہے کہ پہلی صف تو ایک ہوگی اسکے لئے صفوف جمع فرمانے کا کیا وجہ جواب اسکا یہہ ہی کہ فرشتے ہر آسمان و زمین و ہر جگہہ مین صفین باندھتے ہین اور ہر جگہہ مین پہلی صف کو پوری کرتے ہین تو پہلی صفوف بہی سکے ہوے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاۗءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صفین مردون کی پہلی صف انکی ہی اور بدترین صفین مردون کی پچھلی صف انکی ہی اور بہترین صفین عورتون کی پچھلی صف انکی ہی اور بدترین صف

عورتون کی پہلی صف اگلی ہی یعنے مردون کو چاہیئے کہ پہلی صف مین کھڑے رہین اور عورتین پچھلی صف مین جیسا کہ صفون کی ترتیب مین مذکور ہوا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ ١ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّهَا الْحَذَفُ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاؤ اپنی صفون کو اور نزدیکی کرو صفون مین اور برابر کرو گردنون کو یعنے کم و بیش مت کھڑے رہو پھر قسم ہی اس مالک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی بیشک مین دیکھتا ہون شیطان کو کہ داخل ہوتا ہی شگافون سے صف کے گویا کہ وہ کالا بچہ ہی بکری کا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْهُ ٢ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کرو تم پہلی صف کو پھر اس صف کو جو بعد اسکے ہی فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ پھر اگر پوری نہوگی تو چاہیئے کہ ہو وے پچھلی صف مین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنِ ٣ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین ان لوگون پر جو قریب ہین پہلی صفون کے

فائدہ آگے فضیلت پہلی صف کی بیان کر چکے اس حدیث مین فضیلت دوسری صف کی بیان فرماتے ہین وَمَا مِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْهَا یَصِلُ الْعَبْدُ بِهَا صَفًّا اور نہین ہی کوئی قدم دوست زیادہ اللہ کے پاس اس قدم سے کہ چلے اس سے تاکہ ملے بندہ اسکے سبب سے صف مین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ ٤ عَائِشَةَ قَالَتْ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ
الصُّفُوْفِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین صفون کے داہنے
طرف پر یعنے جو لوگ امام کے داہنے طرف کھڑے ہوتے ہین ان پر رحمت
بھیجتے ہین اور امام کے داہنے طرف کھڑے رہنا افضل ہی اسکے بائین طرف کھڑے
رہنے سے بعضے شافعی علما کہتے ہین کہ یہہ بات مسجد مقدس نبوی کے سواے
سب جگہہ ہی اور مسجد شریف مین بائین طرف امام کے کھڑے رہنا افضل ہی کیونکہ
قبر شریف بائین جانب پر ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے برابر کرتے ہماری صفون کو جب کھڑے ہوتے ہم نماز کو پھر جب
برابر کھڑے ہو جاتے ہم تکبیر تحریمہ کہتے حضرت نے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ
يَسَارِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے اپنے داہنے طرف سیدہے
کھڑے ہو برابر کرو اپنی صفون کو اور فرماتے اپنے بائین طرف سیدہے کھڑے
رہو برابر کرو اپنی صفون کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ لوگ ہین جو بہت نرم
ہین مونڈہے انکے نماز مین یعنے جو شخص کہ مونڈہا اسکا صف سے باہر نکلا ہو
اور اگر کوئی اسکو سیدہا کرے تو جلد درست ہو جاوے اور برا نہ مانے وہ بہت
بہتر آدمی ہی یا یہہ کہ صف مین کچھ کچھ خالی رہے اور کوئی وہان آنے چاہے اسکو

منع نکرے اور آنے دیوے تو وہ آنے دینے والا افضل ہی بعضون نے کہا نرم مونڈے سے مراد نرمی اور خشوع اور وقار ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ**١ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کھڑے رہو برابر ہو برابر ہو پھر قسم ہی اس مالک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو اپنے پیچھے سے جیساکہ دیکھتا ہون مین تمکو اپنے آگے سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **وَعَنْ**٢ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور دوسری صف پر بھی قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ فرمایا بیشک اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور دوسری صف پر بھی قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ فرمایا بیشک اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر **فائدہ** تین بار بھی پہلی کے حق مین فرمایا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ عرض کئے صحابہ نے اور دوسری صف پر بھی فرمایا اور دوسری صف پر بھی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ بزرگی اور فضیلت پہلی صف کو ہی اور بعد اسکے دوسری صف کو ہی بسبب قربت ہونے صف اول کے ساتھ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنے صفون کو اور برابر کرو اپنے مونڈھون کو اور نرم ہو اپنے بھائیون کے ہاتھون کے سامنے یعنی صف کو کسی نے درست

کرے تو نرمی سے درست ہو جاوے وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِي اَوْلَادَ الضَّانِ الصِّغَارَ اور بند کرو صف کے سوراخوں کو کس لئے کہ بیشک شیطان گھستا ہی تمہارے درمیانے مانند حذف کے یعنے مانند بکری کے چھوٹے بچے کے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنِ ٣ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِاَيْدِي اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہی کرو صفوں کو اور برابر کرو اپنے مونڈہوں کو اور بند کرو صف کے سوراخوں کو اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے سامنے اور مت چھوڑو سوراخ شیطان کے وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ اور جو شخص کہ ملاوے صف کو ملاتا ہی اسکو اللہ اپنے فضل ورحمت سے اور جو شخص کہ کاٹے اسکو اور سوراخ چھوڑے تو دور ڈالتا ہی اسکو اللہ قرب اور بزرگی سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ مَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلَى اٰخِرِهٖ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی نے اس حدیث کو قول اسکا مَنْ وَصَلَ صَفًّا سے آخر تک اور مَنْ وَصَلَ کے آگے جو ہی اسکو روایت نہ کیا وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ میں کھڑا کرو امام کو صف کے آگے اور بند کرو سوراخوں کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمْ فِي النَّارِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگی ایک گروہ پیچھے رہ جاتی پہلی صف سے یہاں تک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ دوزخ میں یعنے دوزخ میں سب سے نیچے کے مکان میں ڈالیگا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ ٦ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ اور روایت ہی وابصہ صحابی سے

کہا اسنے کہ دیکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑہتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پھر حکم کئے اسکو کہ دہراوے نماز کو یعنے یہہ حکم اسکو ڈرانے کے واسطے کئے تا پھر ایسا نکرے نہ نماز باطل ہونے کے سبب سے اور نزدیک امام احمد اور بعضے ایمہ کے اگر کسی نے اکیلا پیچھے صف کے باوجود صف مین جگہہ رہنے کے نماز پڑہا تو نماز باطل ہو جاتی ہی اس حدیث کی حکم سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْمَوْقِفِ لِلصَّلٰوۃِ

یہہ باب ہی بیان مین امام اور مقتدی نماز مین کھڑے رہنے کی جگہہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ١ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا اسنے کہ رات کو رہا مین گھر مین اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پھر اٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑہین شب کی تب مین بھی اٹھا اور وضو کیا اور حضرت کے وضو کا پانی تیار کر رکھا حضرت نے وضو کرکے نماز کو کھڑے ہوے فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ تب کھڑا ہوا مین بھی انکے بائین فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ فَعَدَلَنِیْ کَذٰلِکَ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِہٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ پھر پکڑے میرا ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے سے اور پھیرے مجھے اس طرح سے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے داہنے طرف ابن عباس نے یہہ بات کرتے وقت اشارہ کئے اپنے ہاتھ سے کہ اسطرح مجھکو پیٹھ کے پیچھے سے رسول خدا نے پھیرے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٢ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ نماز پڑہین پھر آیا مین یہان تک کھڑا ہوا مین انکے بائین طرف پھر پکڑے رسول خدا نے میرا ہاتھ اور پھرائے مجھکو یہان تک کہ کھڑا کئے مجھکو اپنے داہنے طرف ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَهٗ پھر آیا جبار بن صخر اور کھڑا ہوا بائین طرف رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پکڑے حضرت نے ہم دونون کا ہاتھ تمام اور اٹھا دیئے ہم دونون کو یہان تک کہ کھڑے کئے ہمکو اپنے پیچھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑے رہے اگر ایک سے زیادہ ہو تو امام کے پیچھے کھڑے رہین **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین اور ایک یتیم نے ہمارے گھر مین پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی **فائدہ** ام سلیم نام ہی انس کے ما کا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ لڑکا مردون کے ساتھ صف مین کھڑا رہنا روا ہی اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ وہ حکم جو آگے مذکور ہوا فرض نماز مین ہی اگر نفل نماز مین لڑکا مردون کے ساتھ کھڑا ہو تو مضایقہ نہین بعضون نے کہا ہی کہ یتیم سے مراد اس حدیث مین لڑکا نہین ہی بلکہ یتیم نام ہی انس کے بھائی کا پھر کچھہ اشکال نرہا **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہٖ وَبِاُمِّہٖ اَوْ خَالَتِہٖ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اسکے اور اسکی ما یا خالہ کے ساتھ شک کیا راوی نے اسکی ما تھی یا خالہ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا کہا اسنے پھر کھڑا کئے مجھکو اپنے داہنے اور کھڑا کئے عورت کو ہمارے پیچھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّہٗ اِنْتَہٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ اور روایت ہی ابی بکرہ صحابی سے کہ تحقیق پہنچا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت رکوع مین تھے پھر رکوع کیا ابو بکرہ نے قبل اسکے کہ ملے صف مین ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ پھر اسکے چلا صف کی طرف پھر ذکر کیا گیا ابو بکرہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا زیادہ کرے اللہ تعالی تجھکو حرص نیکی کی پھر مت کر ایسے نماز مین چلنا نہ چاہیئے اور تکبیر تحریمہ جہان باندہا ہی وہان ہی کھڑا رہے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

باب الموقف الصلوۃ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا ثلثۃ ان یتقدمنا احدنا روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے کہ حکم فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوین ہم تین آدمی تا مین آگے ترہے ایک ہمارے مین سے یعنے ایک شخص امام ہووے اور دو مقتدی اسکی ہووین رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

و۲عن عمار انہ ام الناس بالمدائن وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ اور روایت ہی عمار بن یاسر صحابی سے تحقیق کہ امامت کیا اسنے لوگون کی مداین کے شہر مین اور کھڑا ہوا چبوترے پر کہ نماز پڑہے اور لوگ نیچے تھے اس سے فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبعہ عمار حتی انزلہ حذیفۃ پھر آگے گئے حذیفہ اور پکڑے دونون ہاتھ عمار کے پھر تابعداری کی عمار نے یہان تک کہ اتارا عمار کو حذیفہ نے چبوترے سے فلما فرغ عمار من صلوتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مقام ارفع من مقامہم پھر جب فارغ ہوے عمار اپنی نماز سے کہا انکو حذیفہ نے کیا نہ سنا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے جب امامت کرے کوی مرد لوگون کی پھر چاہیئے کہ نکھڑا رہے اس مقام مین جو بلند ہو اُن قوم کی مقام سے اونحو ذلک یا مانند اسکے فرمایا رسول خدا نے حذیفہ کو لفظ بعینہ حضرت کا یاد نتھا اس لئے شک کیا کہ یہی الفاظ فرماے یا اور لفظ مانند اسکے فرماے فقال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی تب کہے عمار نے اسی واسطے تو تابعداری کی مین نے تیری جب پکڑا تونے ہاتھ میرا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

فائدہ جاننا چاہیئے کہ مذہب حنفی مین امام تنہا بلندی پر کھڑا رہنا اور لوگ اسکے نیچے رہنا مکروہ ہی کیونکہ اس مین مشابہت ہی اہل کتاب کے ساتھ کہ انکے یہان امام کے لئے بلند جگہہ ٹھہراتے ہین اگر امام کے ساتھ بعضے لوگ بھی بلندی پر ہون تو مکروہ نہین اور اگر لوگ بلندی پر رہین اور امام اکیلا نیچے ہو تو بھی مکروہ نہین کیونکہ اس مین مشابہت اہل کتاب سے نہین ہی بعضون نے کہا اس مین امام کی ذلت ہونے سے وہ بھی مکروہ ہی اور مقدار بلندی کا جو مکروہ ہی اس مین اختلاف ہی بعضون نے کہا مقدار ایک قامت میانہ آدمی کے بلندی پر ہو تو مکروہ ہی اور بعضون نے مقدار ایک گز کے بلندی پر ہو تو مکروہ ہی کہا اور قول ثانی مختار ہی

و۳عن

سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے تحقیق وہ پوچھا گیا کہ کس چیز سے تھا منبر رسول خدا کا تب کہا اسنے وہ تھا غابت کے جنگل کے اثل کے جھاڑ سے **فائدہ** اثل ایک جھاڑ کا نام ہی کہ وہ اکثر پانی اور ندیون کے کنارے ہوتا ہی اسکو فارسی مین گز کہتے ہین اور غابت نام ہی ایک جنگل کا حجاز مین مدینے سے نوکوس پر عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنایا اسکو فلانے غلام نے فلانی عورت کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نام اس غلام کا اور اس عورت کا ذکر نکیا وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ اور کھڑے ہوے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیار کیا گیا اور رکھا گیا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ پھر منہہ کئے قبلے کی طرف اور تکبیر تحریمہ کہے اور کھڑے ہوے لوگ پیچھے حضرت کے پھر قرات کئے اور رکوع کئے حضرت نے اور رکوع کئے لوگون نے پیچھے حضرت کے پھر اٹھاے اپنا سر پھر ہٹتے پچھلے پانون اور سجدہ کئے زمین پر پھر بعد دو سجدے کے گئے منبر پر پھر قرات کئے اور رکوع کئے پھر اٹھاے اپنا سر پھر ہٹتے پچھلے پانون یہان تک کہ سجدہ کئے زمین پر هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ جو مذکور ہوا بخاری کا ہی وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهٗ اور حدیث مین جو بخاری اور مسلم کے اتفاق سے روایت کئے ہین مانند اسکے ہی وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ اور کہا بخاری نے آخر مین اس حدیث کے پھر جب فارغ ہوے حضرت نماز سے متوجہ ہوے لوگون پر اور فرمایا ای لوگو نہین کیا مین نے یہہ یعنے جو منبر پر کھڑا ہو کر نماز پڑہا مگر اس واسطے کہ پیروی کرین تم میری اور تاکہ جانو تم نماز میری کہ مین کسطرح پڑہتا ہون **فائدہ** اگلے حدیث سے معلوم ہوا کہ امام بلند جگہہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہی اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام غرض اور حاجت کے لئے بلند جگہہ پر کھڑا ہو تو مکروہ نہین شافعیہ اسی کے قایل ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ اور روایت ہی۔

باب موقف الصلوٰۃ

حضرت عائشہ سے ہے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے مین اور اقتدا
کرتے تھے انکا پیچھے سے حجرے کے اور حجرہ [illegible] وہ جگہہ ہی کہ حضرت نے مسجد مین اعتکاف
کے ارادے سے حصیر سے بنائے تھے اور رمضان کے کتنے راتون کو اس مین نماز پڑھی
اور لوگون نے اقتدا کی جب ہجوم لوگونکا زیادہ ہوا آپ نے ترک کیا کہ مبادا فرض ہوجاوے رواہ ابوداؤد روایت کیا ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی مالک الاشعری قال الا
احدثکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابو مالک اشعری صحابی
سے کہا اسنے کیا خبر دون مین تمکو نماز [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قال اقام
الصلوٰۃ وصف الرجال وصف خلفہم الغلمان ثم صلی بہم کہا ابو مالک نے
قایم کی حضرت نے نماز اور صف مردون کی پیچھے تھی حضرت کے یعنے کھڑا کئے مردون کو اپنے
پیچھے اور کھڑا کئے پیچھے مردون کے صف لڑکون کی پھر نماز پڑھی انکے ساتھ فذکر صلوٰتہ
ثم قال ہکذا صلوٰۃ پھر ذکر کیا ابو مالک نے نماز کو حضرت کے پھر کہا حضرت نے اسیطرح ہی
نماز قال عبد الاعلیٰ لا احسبہ الا قال امتی اور کہا عبد الاعلیٰ نے جو راوی اس
حدیث کا ابو مالک سے ہی نہین گمان کرتا ہون مگر یہہ کہ فرمایا حضرت نے امتی یعنے فرمایا ہکذا
صلوٰۃ امتی اسیطرح ہی نماز میری امت کی رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداود نے

وعن قیس بن عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی
رجل من خلفی جبذۃ اور روایت ہی قیس بن عباد سے کہا اسنے اسوقت کہ تھا مین مسجد مین پہلی
صف مین پھر کھینچا مجھکو ایک شخص نے میرے پیچھے سے سخت کھینچنا فنحانی وقام مقامی پھر کنارے
کیا مجھکو اور کھڑا ہوا میرے جگھہ پر فواللہ ما عقلت صلوٰتی پھر قسم اللہ کی نہ جانا مین نے اپنی
نماز کہ کس قدر پڑہتا ہون غصے کے مارے کہ اسنے مجھے کھینچا اور پیچھے کر دیا فلما انصرف اذا
ہو ابی بن کعب پھر جب فارغ ہوا اس شخص نے نماز سے تو یکایک وہ ابی بن کعب ہی جو بڑے
صحابی تھے فقال یا فتیٰ لا یسوءک اللہ پھر کہا کہ ای جوان غم مین نہ ڈالے تجھکو اللہ بسبب اسکے
جو مین نے کیا ان ہذا عہد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ان نلیہ تحقیق
وصیت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے لئے کہ قریب کھڑا ہووین انکے پہلی صف مین ثم
استقبل القبلۃ فقال ہلک اہل العقد ورب الکعبۃ ثلثا پھر منہ کیا ابی بن کعب نے قبلے
کی طرف اور کہا کہ ہلاک ہوے سردار جو دین و دنیا کے کامون کا سرانجام اور رعایت صف کی نماز مین

جنکے ہاتھ مین ہی قسم ہی رب کعبہ کی کہا تین بار ثم قال واللّٰہِ ما علیہم اسیٰ ولکن اسیٰ علی من اضلوا پھر کہے قسم ہی اللہ کی نہین مین غم کرتا ہون ان پر ولیکن مین غم کرتا ہون ان لوگون پر جو گمراہ ہوئے قلت یا ابا یعقوب ما تعنی باہل العقد قال الامراء قیس بن عباد کہتا ہی کہ کہا مین نے ای ابو یعقوب یہہ کنیت ابی بن کعب کی ہی کیا مراد رکھتے ہو آپ اہل عقد سے کہا امیران رواہ النسائی روایت کیا اسکو نسائی نے

باب الامامة

یہہ باب ہی بیان مین نماز کی امامت کے

الفصل الاول

فصل ہی پہلی عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرأہم لکتاب اللہ روایت ہی ابو مسعود انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہووے قوم کا خوب پڑہنے والا ان مین کتاب اللہ کو یعنی وہ شخص کہ اول احکام و ارکان سے نماز کے خوب واقف ہووے اور بعد اسکے قرآن شریف کو مخارج اور اسکے قواعد سے پڑہے فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمہم بالسنة پھر اگر ہووین قرآن پڑہنے مین برابر تو پھر خوب جاننے والا ان مین سنت کا

فائدہ یہہ مذہب امام احمد کا ہی اور امام ابو یوسف بھی اسی بات پر ہین اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور امام شافعی اور امام مالک کا اور ایک روایت مین امام احمد کا بھی مذہب یہہ ہی کہ عالم و فقیہ مقدم ہی قاری پر کیونکہ قرات کی احتیاج ایک رکن مین ہی اور احتیاج علم کی سب ارکان کے لئے ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ رسول خدا کے زمانے مین صحابہ مسایل دین سے واقف تھے اس سبب سے خوب قرات کرنے ہارے کو عالم پر تقدیم اس حدیث مین آئی ہی اور اس زمانے مین ایسا نہونے سے پہلے عالم ہو بعد قاری فان کانوا فی السنة سواء فاقدمہم ہجرة پھر اگر برابر ہووین قرات مین اور سنت جاننے مین تو امامت کرے وہ شخص جو پہلے ہجرت کیا اور آیا مدینے مین

فائدہ حدیث مین آیا ہی جو شخص کہ ہجرت کیا دور ہوتے ہین اس سے اسکے گناہ سو جسنے پہلے ہجرت کیا ہو وہ افضل ہی امامت کے واسطے کیونکہ گناہ اسکے پہلے ہی دور ہو چکے فان کانوا فی الہجرة سواء فاقدمہم سنا پھر اگر ہووین قرات مین اور علم اور ہجرت مین برابر تو امامت کرے بڑا قوم کا عمر مین

فائدہ اس حدیث مین اتنے مرتبے ہی مذکور ہین علما نے کہا ہی اگر سن مین بھی برابر ہون خوش رو اور خوش شکل امامت کرے اگر شکل مین بھی برابر ہون تو جو نسب مین شریف ہو امامت کرے ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ اور چاہئے کہ امامت نکرے مرد مرد کی اسکے حکم کے مکان مین اور نہ بیٹھے

اسکے مسند پر مگر اسکے حکم سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ امام اور خلیفہ اور حاکم اور امام مسجد محلہ اور صاحب خانہ کے بغیر حکم انکے جگہہ پر امامت نکرے اسی لئے ابن عمر باوجود اس فضیلت کے پیچھے حجاج ظالم کے نماز پڑھتے تھے وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ اور ایک روایت مین مسلم کی اور نہ امامت کرے مرد مرد کی اسکے گھر مین

٢ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہون تین شخص پھر چاہیے کہ امامت کرے انکی ایک ان مین سے وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ اور زیادہ سزاوار انکا امامت کے واسطے اچھا پڑھنے والا ہی انکا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ اور ذکر کیا حدیث کو مالک بن حویرث کی ایک باب مین بعد باب فضل اذان کے کہ اس حدیث مین حکم ہی کہ اگر دو شخص ہون تو ایک اذان دیوے دوسرا امامت کرے پھر مولف نے ذکر اس حدیث کا وہان مناسب جانا اور مصابیح مین اس جگہہ ذکر کیا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ اذان دیوے واسطے تمہارے نیک اور دیانت دار تمہارا کس واسطے کہ روزے نماز کے وقت کی محافظت کا کام انکے ہاتھ مین ہی پھر چاہیے کہ موذن امانت اور دیانت دار ہووے اور دوسری بات یہہ ہی کہ اذان بلند جگہہ پر دیتے ہین لوگون کے گھر کے حال سے واقف ہوتے ہین اس واسطے چاہیے کہ متقی موذن ہو کہ نظر محارم پر نکرین وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ اور چاہیے کہ امامت کرے تمہاری خوب پڑھنے والے تم مین سے قرآن کو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

٣ **وَعَنْ** أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا اور روایت ہی ابی عطیہ العقیلی سے جو تابعین کے تیسرے طبقے مین ہین کہا اسنے کہ تھے مالک بن حویرث نے جو صحابی ہین آیا کرتے ہمارے پاس ہماری مسجد مین يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا باتین کرتے تھے پھر آیا وقت نماز کا ایک دن قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ کہے ابو عطیہ نے پھر کہے ہمنے مالک بن حویرث کو امام ہوا ور نماز پڑھو قَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ کہے مالک کھڑا

باب الامامۃ

کرو اور امام بناؤ ایک مرد کو اپنے مین سے کہ نماز پڑہاوے تمکو وساحدثکم لم لا اصلی بکم ابھی خبر
دیتا ہون مین تمکو کہ کسواسطے امامت نہین کرتا ہون مین تمہاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل منهم سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کو جاوے کسی قوم کی پھر چاہیئے کہ امامت نکرے انکی اور
چاہیئے کہ امامت کرے انکی ایک شخص ان مین سے رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی
الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی نے مگر ترمذی نے مقتصر کیا قول پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے من زار قوما کو آخر تک
اور قصہ مالک بن حویرث کا مسجد مین آنے اور بنی عقیل انکو امامت کے لئے بجد ہونے اور انہونے
امامت سے ابا کرنے کا ذکر نہین کیا **وعن** انس قال استخلف رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمی اور روایت ہی انس سے کہا اسنے
کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرے لوگون کی اور وہ
اندہا تھا رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ امامت
اندہے کی جایز ہی بغیر کراہت کے اور بھی یہہ حدیث دلیل ہی کہ افضل شخص رہتے ہوے غیر افضل امامت
کرنا جایز ہی کیونکہ جب حضرت نے جنگ تبوک کو تشریف لیگئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ کئے
اپنے اہل بیت پر اور ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کئے امامت کے واسطے باوجود حضرت علی افضل رہتے ہوے
ام مکتوم کی امامت جایز ہوی اور رسول خدا حضرت علی کو امامت کے واسطے اسلئے خلیفہ نہین کئے
کہ تا امامت اہل بیت کے کامون کی سرانجام کی مانع نہو **وعن** ابی امامة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا تجاوز صلوتهم آذانهم اور روایت ہی ابو امامہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اوپر نہین جاتی نماز انکی انکے کانون
اور قبولیت کے مکان تک نہین پہنچتی العبد الآبق حتی یرجع ایک غلام بھاگ گئے والا یہان
تک کہ پھر آوے اپنے مالک کے پاس وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط دوسری وہ
عورت کہ رات گذار دیوے اور خاوند اسکا اسپر غصے مین ہو وامام قوم وهم له کارهون
اور تیسرا امام ایک گروہ کا کہ اکثر لوگ ناخوش رہین اس سے اسکے خلاف شرع کامون کے سبب سے
رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ
یہہ حدیث غریب ہی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کئے جاتی اُن سے انکی نماز مَنْ تَقَدَّمَ ۲
قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ پہلا وہ شخص کہ امام ہو کسی قوم کا اور وے اس سے راضی نہین اور
ناپسند رکھین اسکو وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوۃَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ
اور دوسرا وہ شخص کہ آوے نماز کو آخر وقت مین اور بعد گذرنے وقت کے یعنے کامل وقت و
مستحب گذر گئے بعد آوے وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَۃً اور تیسرا وہ شخص کہ غلام بنا لیوے
ازاد کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ** سَلَامَةَ بِنْتِ
الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ
اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ اور روایت ہی سلامہ
بنت حر سے کہی اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نشانیون سے قیامت
کی یہہ ہی کہ ایک دوسرے پر ڈالینگے امامت کو مسجد کے لوگ آپ امام ہونے کو نقبولینگے اور دوسرے
کو امام بنو کہینگے نہ پاوینگے کوی امام کو کہ نماز پڑہے انکے ساتھ **فائدہ** اس حدیث مین اشارہ
ہی کہ آخری زمانے مین جہالت اور نا اہلیت اسقدر ہوگی کہ ہر شخص امامت سے کنارہ کریگا
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ
وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہی تم پر ہمراہ
ہر سردار کے نیک ہو یا بدکار اگرچہ کرے گناہ کبیرہ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ
كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور نماز واجب ہی تم پر پیچھے ہر مسلمان
کے نیک ہو یا بدکار اگرچہ کرے کبیرہ گناہین یعنے فاسق کے پیچھے نماز پڑہنا جائز ہی اگرچہ مکروہ
ہی لیکن اعتقاد جواز کا رکھنا واجب ہی بعضون نے کہا ہی اگر فسق اسکا کفر کے حد کو نہ پہنچا ہو
اور مرد صالح حاضر نہو تو جائز ہی وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا
وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بدکار اگرچہ کرتا ہو کبیرہ
گناہین **فائدہ** سب علما کا اتفاق ہی کہ میت پر فاجر کی نماز واجب ہی اور امام احمد کہتے
ہین کہ خلیفہ فاجر کی میت پر نماز نہ پڑہے اور دوسرے لوگ پڑہین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن سلمة قال كنا بماء ممر الناس يمر بنا الركبان روایت ہی عمرو بن سلمہ سے کہا اسنے کہ رہتے تھے ہم پانی کے کنارے جو گذرگاہ لوگوں کا تھا گذرتے تھے ہمارے پاس سے سواران لنسألهم ما للناس ما للناس ما هذا الرجل پوچھتے تھے ہم ان سے کیا ہوا ہی لوگون کو کیا ہوا ہی لوگون کو اور کیا صفت ہی اس مرد کی یعنے تعجب سے قافلے والون کو پوچھتے تھے کہ لوگون مین دین ظاہر ہوا ہی اور رسول خدا کی کیا صفت ہی فيقولون يزعم ان الله ارسله اوحى اليه اوحى اليه كذا تب کہتے تھے لوگون نے کہ وہ مرد کہتا ہی کہ تحقیق اللہ نے بھیجا ہی اسکو وحی بھیجا ہی اسکے پاس وحی بھیجا ہی اسکے پاس اسطرح یعنے قرآن نازل کیا ہی اور سوارون نے اسکو پڑھ کر سناتے تھے **فائدہ** وحی کہتے ہین لغت مین اسکو جو اشارہ اور پیغام کسی چیز کا دل مین ڈالے فكنت احفظ ذلك الكلام پھر تھا مین یاد کرلیتا اس کلام کو یعنے قرآن کو جو کچھ کہ سوارون سے پڑھتے اور احوال واوصاف حضرت کے بیان کرتے یاد کرلیتا فكانما يغرى في صدري پھر گویا لپٹ جاتا تھا وہ کلام میرے سینے مین وكانت العرب تلوم باسلامهم الفتح اور تھے قبیلے عرب کے توقف اور انتظار کرتے اپنے اسلام لانے مین مکے کی فتح کا فيقولون اتركوه وقومه فانه ان ظهر عليهم فهو نبي صادق پھر کہتے تھے عرب چھوڑ دو اسکو اسکی قوم کے ساتھ جو قریش ہین پھر تحقیق اگر وہ غالب آیا اپنی قوم پر اور فتح کیا مکے کی تو وہ ہی نبی صادق فلما كانت وقعة الفتح بادر كل قوم باسلامهم وبادر ابي قومي باسلامهم پھر جب ہوی حضرت کو فتح مکے کی آٹھوین سال مین ہجرت سے جلدی کی ہر قوم نے اپنے مسلمان ہونے مین اور جلدی کیا میرے باپ نے میری قوم سے اسلام لانے مین یعنے قوم سے پہلے آپ مسلمان ہوا فلما قدم قال جئتكم والله من عند النبي حقا پھر جس وقت پھر کر آیا سفر سے اپنی قوم پاس کہا تحقیق آیا ہون مین تمہارے پاس قسم ہی اللہ کی سچے نبی کے پاس سے فقال صلوا صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا پھر فرمایا پیغمبر خدا نے نماز پڑھو ایسی ایسے وقت مین اور نماز پڑھو ایسی ایسے وقت مین یعنے کیفیت نماز کی اور تعین اسکے وقتون کا تمام بیان فرمایا ہی فاذا حضرت الصلوة فليؤذن احدكم وليؤمكم اكثركم قرانا پھر جب آوے وقت نماز کا پھر

چاہیے کہ اذان دیوے کوئی تم میں سے اور امام ہو تمہارا زیادہ جاننے والا تم میں سے قرآن کو فنظروا فلم یکن احد اکثر قرانا منی پھر دیکھے قوم نے تو نہ تھا کوئی خوب جاننے والا قرآن کو میرے سے اور میں سب سے زیادہ جانتا تھا لما کنت اتلقی من الرکبان اس سبب سے کہ تھا میں سیکھتا اور یاد کر لیتا قرآن کو سواروں سے فقدمونی بین ایدیہم وانا ابن ست او سبع سنین پھر آگے کیے مجھکو اپنے اور امام بنائے اپنا اور میں تھا چھے سات برس کا وکانت علی بردۃ کنت اذا سجدت تقلصت عنی فقالت امراۃ من الحی الا تغطون عنا است قارئکم اور تھی مجھ پر ایک چادر جب میں سجدہ کرتا تھا اوپر آجاتی وہ چادر مجھ سے یہاں تک کہ کشف عورت ہو جاتا پھر کہی ایک عورت نے محلے کی کیا نہیں چھپاتے ہو سرین اپنے امام کی فاشتروا فقطعوا لی قمیصا فما فرحت بشیء فرحی بذلک القمیص پھر خرید کیے کپڑا اور سیئے میرے واسطے پیرہن پھر نہ خوش ہوا میں کسی چیز سے جیسا کہ خوش ہوا میں اس کرتے سے **فائدہ** سبب زیادہ خوشی ہونے کا یہہ تھا کہ اس کم عمری میں اللہ نے اپنے کو یہہ فضیلت اور بزرگی عنایت فرمایا رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے شافعیہ دلیل لاتے ہیں کہ امامت لڑکے کی صحیح ہے لیکن بالغ اولی ہے

وعن ۲ ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدینۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا اسنے جب آئے پہلے رسول خدا کے مہاجرین مدینے کو کان یؤمہم سالم مولی ابی حذیفۃ وفیہم عمر وابو سلمۃ بن عبد الاسد امامت کرتے انکی سالم غلام آزاد کیے گئے ابی حذیفہ کے اور ان میں حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد تھے رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن ۳ ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترفع لہم صلوتہم فوق رؤسہم شبرا اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں اٹھائی جاتی ہے انکے واسطے انکی نماز انکے سر کے اوپر ایک بالشت رجل ام قوما وہم لہ کارہون پہلا وہ شخص کہ امام ہووے ایک قوم کا اور وے اس سے ناخوش ہوں وامراۃ باتت وزوجہا علیہا ساخط دوسری وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اسکا اسپر غصے میں ہو اور راضی نہ ہے واخوان متصارمان اور دو بھائی کہ کاٹنے والے ہوں حق اسلام کا یعنے سلام اور کلام وغیرہ چھوڑ دیا ہو مگر تین روز سے زیادہ ترک کریں ہو رواہ

باب ما علی الامام

ابن ماجہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

یہہ باب ہی بیان مین اس چیز کے جو امام پر لازم ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی انس سے کہا اسنے نہین نماز پڑہا مین نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے نماز حضرت کی ہلکی تھی باوجود اسکے تمام اور کامل رہتی تھی وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهٗ اور تحقیق تھے رسول خدا سنتے رونا لڑکے کا پھر ہلکی کرتے نماز خوف سے اسبات کے کہ فتنے مین ڈالی جاوے اسکی ما نماز توڑنے یا حضور دل چھوڑنے کے خاطر لگانے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا اور روایت ہی ابو قتادہ صحابی سے جو بڑے فاضل تھے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین داخل ہوتا ہون نماز مین اور ارادہ کرتا ہون نماز کو دراز کرنیکا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي پھر سنتا ہون مین رونا لڑکے کا پھر آسانی اور کمی کرتا ہون مین اپنی نماز مین مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ اس واسطے کہ جانتا ہون مین سختی اسکے ما کی غم کی اسکے رونے سے **فائدہ** یہہ کمال شفقت ہی امت پر کہ باوجود اس عالی مرتبت کے انکی رعایت فرماتے ہین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

۳ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے کوئی تم مین سے لوگون کے لئے یعنے امامت کرے انکی پھر چاہیے کہ ہلکی کرے فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ کسواسطے کہ ان مین بیمار ہین اور کم زور ہین اور بوڑہے ہین وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ اور جب نماز پڑہے کوئی تم مین سے اپنے لئے یعنے اکیلا پھر چاہیے کہ لنبی کرے جسقدر کہ چاہے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ اور روایت ہی قیس بن ابو حازم سے جو تابعین مین ہین کہا اسنے

کہ خبر دی مجھکو ابو مسعود انصاری نے تحقیق ایک شخص نے کہا قسم ہی اللہ کی ای رسول خدا تحقیق مین پیچھے رہ جاتا ہون صبح کی نماز سے بسبب فلانے کے نام ایک شخص کا لیا کہتے ہین کہ وہ شخص ابی بن کعب ہی بعضون نے کہا معاذ بن جبل ہی قول اول صحیح ہی مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ پھر نہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ کرنے مین بہت زیادہ غصے مین انکے اس دن کے غصے سے ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ پھر فرمایا تحقیق بعضے تم مین سے بھگانے والے ہین لوگونکو جماعت سے فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ پھر جو کوی نماز پڑھے تم مین لوگون کے ساتھ پھر چاہیئے کہ ہلکی کرے نماز اور لنبی نکرے قراءت پھر بیشک ان مین کمزور ہین اور بوڑھے ہین اور حاجت والے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ہین جو لوگ کہ امام ہین تمہارے واسطے ہی اور فایدہ انکا بھی ہی لیکن ذکر اسکا نہ کیا قرینے پر چھوڑ دیا بعضے کتابون مین مصابیح کے وَلَهُمْ بھی موجود ہی وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ اور ٹھیک اور درست ادا کرین تو پھر تمکو ثواب جو پڑھتے ہو اور نیت و قصد جماعت کا کئے ہو اور ان پر ہی گناہ جو قصد کرتے ہین **فائدہ** یہہ وصیت ہی سرور عالم سے کہ بعد اسکے جو حاکمان اور امیران پیدا ہونگے اور امامت نماز کی کرینگے اور اسکے ادا کرنے مین رعایت احکام اور آداب کی نکرینگے تو تم اپنی نماز کو ٹھیک اور درست پڑھو اگر وہ بھی اچھی طرح سے پڑھین انکو بھی فایدہ ہی اور تمکو بھی اگر وہ درست طرح سے نہ پڑھین تو تمنے تو درستگی سے پڑھا ہی تم کو ثواب ملیگا اور انکو گناہ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے اس سبب سے مولف نے تیسری فصل لایا ہی اور کہا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ روایت ہی عثمان بن ابوالعاص سے جو صحابی ہین کہا اسنے جو کچھ کہ آخر مین عہد کیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ تھا کہ جب

باب ماعلی الماموم

امامت کرے تو کسی قوم کی پھر ہلکی پڑھ اُنکے ساتھ نماز رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اُمَّ قَوْمَکَ روایت کیا اسکو مسلم نے اور ایک روایت مین مسلم کی ایسا آیا ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن ابو العاص کو امامت کرا اپنی قوم کی قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا کہا عثمان نے عرض کیا مین ای رسول خدا تحقیق مین پاتا ہون اپنے دل مین کچھ یعنے کچھ غرور آتا ہی امام ہونے سے یا کہ وسوسہ آتا ہی یا یہہ کہ ڈرتا ہون کہ مجھ سے حق امامت کا ادا نہو سکیگا قَالَ اُدْنُہْ فَاَجْلَسَنِیْ سامنے بَیْنَ یَدَیْہِ فرمایا نزدیک آ اور بٹھایا مجھکو اپنے آگے ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ پھر رکھے اپنے دونون ہتھیلیان میرے سینے پر دونون چھاتی کے درمیانے ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَہَا فِیْ ظَہْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ پھر فرمایا پیٹھ پھرا اور رکھے ہاتھ میری پیٹھ پر دونون مونڈھون کے درمیانے تب دور کیا مجھ سے جو سبب کہ امامت سے مانع تھا برکت سے دست مبارک کے ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَکَ پھر فرمایا امامت کرا اپنی قوم کی فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْہِمُ الْکَبِیْرَ وَاِنَّ فِیْہِمُ الْمَرِیْضَ وَاِنَّ فِیْہِمُ الضَّعِیْفَ وَاِنَّ فِیْہِمْ ذَا حَاجَۃٍ پھر جو شخص کہ امامت کرے کسی قوم کی پھر چاہیے کہ ہلکی کرے کسواسطے کہ ان مین بوڑھے ہین اور تحقیق ان مین بیمار ہین اور تحقیق ان مین کم زور ہین اور تحقیق ان مین حاجت والے ہین فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ وَحْدَہٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَاءَ پھر جب نماز پڑھے کوئی تم مین سے اکیلا پھر چاہیے کہ نماز پڑھے جسطرح سے کہ چاہیے

۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِیْفِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے ہمکو ہلکی نماز پڑھنے اور قرات مین تخفیف کرنے کا وَیَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ اور امامت کرتے ہماری حضرت نے سورہ صافات سے اور مانند اسکے یعنے طول کرتے قرات کو حضرت نے اور انکی طول قرات ہمکو ہلکی معلوم ہوتی رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

بَابُ مَا عَلَی الْمَاْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَۃِ وَحُکْمِ الْمَسْبُوْقِ

یہہ باب ہی بیان مین اس چیز کے جو مقتدی پر لازم ہی امام کے تابعداری سے اور مسبوق کے حکم کے بیان مین جسنے پہلے نماز کو امام کے ساتھ نپایا ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ روایت ہی براء بن عازب صحابی سے کہا اسنے کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب کہتے حضرت سمع اللہ لمن حمدہ خم نکرتا تھا کوی ہم مین سے اپنی پیٹھ کو یہان تک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کو زمین پر یعنے ہم لوگ رسول خدا کے ساتھ سجدہ نہین کرتے بلکہ رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے رہتے جب حضرت نے اپنی پیشانی مبارک زمین پر رکھتے تب ہم سجدے مین جاتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ پھر جب پڑھ چکے اپنی نماز متوجہ ہوے ہم پر اپنے مبارک منہہ سے یعنے منہہ ہمارے طرف کرکے بیٹھے فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُكُمْ اور فرماے ای لوگو تحقیق مین ہون امام اور پیشوا تمہارا فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ سو میرے سے پہلے نکرو رکوع اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا یا اٹھ کھڑے ہونا نماز کی جگہہ سے بعد نماز کے مجھ سے پہلے اور نہ سمجھو کہ مین خبر نہ رکھتا ہون تمہارے احوال سے فَاِنِّیْ اَرٰىكُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ پھر کیونکہ بیشک مین دیکھتا ہون تمکو اپنے اگے سے اور اپنے پیچھے سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی نکرو امام سے اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا جب امام اللہ اکبر کہے پھر تکبیر کہو تم اسکے پیچھے متصل وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ اور جب کہے امام ولا الضالین اسکے متصل کہو تم آمین وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور جب رکوع کرے اسکے پیچھے متصل رکوع کرو تم اور جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ پھر کہو تم اللہم ربنا لک الحمد **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور مقتدی ربنا لک الحمد بولنا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِیَّ لَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ مگر تحقیق بخاری نے نہین ذکر کیا واذا قال ولا الضالین و تقولوا آمین کو

۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ

فرسا فصرع عنہ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوار ہوے گھوڑے پر پھر گراے گئے گھوڑے کی پیٹھ سے فجحش شقہ الایمن پھر چھیلا گیا رسول
خدا کے داہنی طرف فصلی صلوۃ من الصلوات وہو قاعد فصلینا وراءہ قعودا تب نماز
پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازون مین سے ایک نماز اور آپ تھے بیٹھے ہوے پھر نماز
پڑہتے ہم لوگ نے بھی پیچھے حضرت کے بیٹھے ہوے فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم
بہ پھر جب فارغ ہوے نماز سے فرمایا کہ سواے اسکے نہین کہ مقرر کیا گیا ہی امام تا کہ تابعداری
کی جاوے اسکی فاذا صلی قائما فصلوا قیاما پھر جب نماز پڑہے امام کھڑے ہو کر تب نماز پڑہو تم کھڑے
ہو کر واذا رکع فارکعوا اور جب رکوع کرے امام پھر رکوع کرو تم واذا رفع فارفعوا اور جب
سر اٹھاوے امام سر اٹھاو تم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد پھر
جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تب کہو تم ربنا لک الحمد واذا سجد فاسجدوا اور جب سجدہ کرے
امام سجدہ کرو تم واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون اور جب نماز پڑہے امام بیٹھ کر
نماز پڑہو مقتدیان سب بیٹھ کر قال الحمیدی قولہ اذا صلی جالسا فصلوا جلوسا ہو
فی مرضہ القدیم کہا حمیدی نے قول رسول خدا جب نماز پڑہے امام بیٹھ کر پھر نماز پڑہو تم
بیٹھ کر یہہ قول قدیم بیماری مین حضرت کے تھا جو گھوڑے پر سے گرنے کے سبب سے ہوی تھی ثم
صلی بعد ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا والناس خلفہ قیام لم یامرہم
بالقعود پھر نماز پڑہے بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور لوگ انکے پیچھے کھڑے تھے
حکم نہ فرمایا انکو بیٹھنے کا وانما یؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور عمل نہ کیا جاتا ہی مگر پچھلے فعل پر پھر اسکے پچھلے فعل پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** آخری
فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ناسخ فعل اول کا ہی ہذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون
یہہ لفظ بخاری کا ہی اور موافقت کیا مسلم نے بخاری کی اجمعون تک اور قال الحمیدی سے آخر تک مسلم نے
روایت نہ کیا وزاد فی روایۃ فلا تختلفوا علیہ واذا سجد فاسجدوا اور زیادہ کیا
مسلم نے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ اختلاف نکرو تم امام سے اور جب سجدہ کرے امام پھر
سجدہ کرو تم **وعن** عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جاء بلال یؤذنہ بالصلوۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ جب بھاری ہوے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے جب انکی بیماری سخت ہوی اور ضعف نہایت کو پہنچا تب آے بلال

کہ خبر دیوین حضرت کو نماز کی **فائدہ** عادت یہہ تھی کہ بعد اذان کے جب آنے مین حضرت کے دیر ہوتی بلال دروازے پر آتے اور خبر دیتے کہ سب لوگ نماز کے واسطے مسجد مین جمع ہوئے ہین اس بیماری کی حالت مین بھی بلال آئے کہ خبر دیوین اور دریافت کرین کہ حضرت خود مسجد کو تشریف لاتے ہین یا کسیکو اصحاب مین سے امامت کرنے کے واسطے حکم فرماتے ہین فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ جب فرمائے حضرت نے میرے طرف سے ابو بکر کو کہو کہ نماز پڑہے لوگون کے ساتھ اور امامت کرے انکی فَصَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ پھر نماز پڑہے ابو بکر ان دنون مین لوگون کے ساتھ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائے اپنی ذات مبارک مین تخفیف اور تندرستی فَقَامَ یُہَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ پھر کھڑے ہوئے چلائے جاتے تھے درمیانے دو مرد کے کہ دو شخص کے کاندہون پر ہاتھ رکھ کر چلے وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ اور دونون مبارک پانون حضرت کے خط کھینچتے تھے زمین مین بے قوتی کے سبب سے حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ یہان تک کہ داخل ہوئے مسجد مین اسی طور سے فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَکْرٍ حِسَّہٗ ذَہَبَ یَتَاَخَّرُ پھر جب سنے ابو بکر نے آہٹ رسول خدا کے آنے کے پیچھے ہٹنے لگے تاکہ حضرت آگے آکر امامت کرین فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ تب اشارہ کئے ابو بکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ہٹئے اور اپنی جگہہ پر ہی کھڑے رہے فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ پھر آئے حضرت نے یہان تک بیٹھے بائین طرف ابو بکر کے فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یُّصَلِّیْ قَائِمًا وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا پھر تھے ابو بکر نماز پڑہتے کھڑے ہوئے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے بیٹھے ہوئے یَقْتَدِیْ اَبُوْ بَکْرٍ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اور اقتدا کرتے تھے ابو بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کی اور لوگ اقتدا کرتے تھے ابو بکر کے نماز کی یعنے اس نماز مین امام حضرت تھے اور ابو بکر حضرت کے افعال رکوع و سجود وغیرہ دیکھ کر نماز پڑہتے تھے اور سب لوگ بھی حضرت کی اقتدا کرتے تھے جو لوگ کہ دور تھے اور حضرت کے افعال انکے دیکھنے مین نہ آتے اور تکبیر آپکی انکے سننے مین نہ آتی تھی وہ لوگ ابو بکر کے افعال دیکھکے اور انکی تکبیر سنکے نماز پڑہتے تھے یہ روایت مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا یُسْمِعُ اَبُوْ بَکْرِنِ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر اور ایک روایت مین مسلم اور بخاری کے آیا ہی کہ سناتے تھے ابو بکر لوگون کو تکبیر

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ما علی الماموم

یَخْشٰی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ رَأْسَ حِمَارٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا ہی وہ شخص جو کہ اٹھاتا ہی اپنا سر آگے امام کے اس سے بناوالے اللہ اسکا سر مانند سر گدہے کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** امام محمد غزالی نے کہا کہ یہ اس سے نادانی اور بے عقلی ہی کہ اسنے امامت کے معنے کو جو تابعداری ہی نہین سمجھا اور طیبی نے کہا مراد اس سے یہہ ہی کہ بے وقوفی مین گدہے کے سرکا بناویگا کیونکہ اس امت مین مسخ نہین ہوتا ہی یا مراد یہہ ہی کہ آخرت مین گدہے کی صورت بناویگا نہ دنیا مین واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری۔

عَنْ عَلِیٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ روایت ہی علی اور معاذ بن جبل سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم مین سے نماز کو اور امام ہی کسی حال مین یعنے قیام یا رکوع یا سجود وغیرہ کسی حال مین بھی ہو پہر چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہی امام یعنے تحریمہ باندہ کر جو فعل کہ امام کرتا ہی وہ کرے لیکن رکعت محسوب ہوتی ہی رکوع مین شریک ہونے سے نہ بعد اسکے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۲

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم نماز کو جس حال مین کہ مین ہون سجدہ کرنے والا پہر سجدہ کرو تم وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئًا اور حساب مین نہ رکھو اسکو کچھ یعنے وہ رکعت محسوب نہ ہی اگر رکوع کو پاتے تو وہ رکعت ملتی وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ اور جو شخص کہ پایا رکعت کو بیشک پایا نماز کو ۱ **فائدہ** اسکے دو معنے ہوتے ہین ایک یہہ کہ رکعت سے مراد رکوع اور صلوۃ سے مراد رکعت ہی یعنے جو شخص کہ رکوع پایا امام کے ساتھ وہ شخص اس رکعت کو پایا دوسرا معنے یہہ ہی جس شخص نے کہ ایک رکعت پایا امام کے ساتھ حاصل ہوتا ہی اسکو ثواب جماعت کا اور اسکی فضیلت ہدایہ مین لکہا ہی جسنے آخری رکعت ظہر کی پایا امام کے ساتھ اسنے ثواب جماعت کا نہ پایا مگر مذہب حنفیہ مین جسنے امام کو پایا جمعہ کی نماز مین اسنے پایا جمعہ کو رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

وَعَنْ ۳ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی اور روایت ہی انس سے

۲ وقال ہذا حدیث غریب اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ۲

کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے خالص واسطے اللہ کے بغیر غرض
کے چالیس روز جماعت مین اس طور سے کہ پاوے پہلی تکبیر کو **فائدہ** اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی
کہ تکبیر تحریمہ کے وقت حاضر رہے فقہا کہے ہین کہ دعاے افتتاح مین شریک ہونا بھی یہی حکم رکھتا ہی
بعضون نے کہا پہلی رکعت کو پانا بھی کفایت کرتا ہی كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ
بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ لکھے جاتے ہین اسکے واسطے دو خط ایک خط نجات کا دوزخ کی آگ سے دوسرا
خط بیزاری کا نفاق سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ**
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ
وُضُوْءَهُ اور روایت ہی ابوہریرۃ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے کہ وضو کیا پھر اچھا کیا اپنا وضو ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ
اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا پھر گیا مسجد کو اور پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے
ہین اور نہ پایا جماعت کو دیتا ہی اسکو اللہ مانند ثواب اس شخص کے کہ پڑھتا ہی نماز اور حاضر
ہوا نماز کو لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا کم نہین کرتا ہی ثواب کو اسکے ثواب سے
انکے جو نماز پڑھ چکے ہین کچھ **فائدہ** یہہ کب ہی کہ جب اسنے وقت کی تاخیر اپنے قصور سے
نکرے اور سچی نیت سے آوے تب اجر و ثواب انکا پاتا ہی رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى
هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے آیا ایک شخص اور تحقیق نماز
پڑھ چکے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرمایا کیا نہین ہی کوئی شخص کہ صدقہ دیوے
اور احسان کرے اس شخص پر پھر نماز پڑھے اسکے ساتھ تا وہ ثواب جماعت کا پاوے یعنی یہہ احسان
ہی اس مرد پر فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور نماز پڑھا اسکے ساتھ **فائدہ**
بیہقی سنن مین لکھا ہی کہ وہ شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ روایت
کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ روایت ہی عبید اللہ
بن عبد اللہ سے جو تابعین سے ہین کہا اسنے آیا مین نے حضرت عائشہ کے پاس اور کہا مین أَلَا
تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا خبر نہین دیتے ہو آپ

باب انما جعل الامام

مجھکو بیماری سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَتْ بَلٰی کہا بی بی نے ہان خبر دیتی ہون
مین بیماری سے حضرت کے اور بیماری کا بیان شروع کئے ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ بہت بیمار ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تب فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگون نے
فَقُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تب عرض کئے ہمنے نہین پڑہے ہین ای رسول خدا
اور وہ لوگ انتظار کرتے ہین آپ کی فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ تب فرمایا رکھو میرے واسطے
پانی لگن مین **فائدہ** صراح مین لکھا ہی مخضب لگن اور تغارے کو کہتے ہین قَالَتْ فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ کہے حضرت عائشہ نے پھر رکھے ہمنے پانی پھر غسل
کئے حضرت نے پھر چاہے کہ اٹھین پھر بیہوشی ہوی آپ پر بعد تھوڑی دیر کے ہوش مین آے
فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ
پھر فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ عرض کئے ہمنے ای رسول خدا نہین وہ انتظاری کرتے ہین آپکی فرمایا
رکھو میرے واسطے لگن مین پانی قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ
ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ
مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ
اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ کہے حضرت بی بی عائشہ نے تب
بیٹھے حضرت اور غسل کئے پھر چاہے کہ اٹھین پھر بیہوشی ہوی آپ پر بعد تھوڑے دیر کے ہوش مین آے
اور فرماے کیا نماز پڑھ چکے لوگ عرض کیا ہمنے نہین اور وہ انتظاری کرتے ہین آپکی ای رسول خدا
فرمایا رکھو میرے واسطے پانی لگن مین پھر بیٹھے اور غسل کئے پھر چاہے کہ اٹھین پھر بیہوشی ہوی آپ پر
بعد اسکے ہوش مین آئے اور فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگون نے عرض کیا ہمنے نہین اور وہ منتظر ہین آپکے
ای رسول خدا اور لوگ بیٹھے ہین مسجد مین انتظاری کھینچتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز عشاء
آخر کے **فائدہ** نماز مغرب کو کبھو عشاء کہتے ہین اسواسطے عشا کی نماز کو عشاء آخر کہے فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ تب بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی کو ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑہے لوگون کے ساتھ اور امامت کرے انکی فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ پھر آیا ابوبکر کے پاس
بھیجا ہوا شخص رسول خدا کا اور کہا بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہین آپکو کہ نماز پڑہین تم

باب ما على الماموم

لوگون کے ساتھ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ
اَحَقُّ بِذٰلِكَ تب کہے ابو بکر نے اور تھے وہ آدمی نرم دل اے عمر نماز پڑھو تم لوگون کے ساتھ پھر کہے
انکو عمر نے کہ تم زیادہ لایق ہو اسکے فَصَلّٰى اَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ پھر نماز پڑھے ابو بکر نے ان دونون مین
جو وے سترہ روز تھے ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهٖ خِفَّةً
بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا اپنی مزاج مین تخفیف وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا
الْعَبَّاسُ اور نکلے دو شخصون کو ٹیک کر ایک اُن مین سے عباس تھے لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَ
اَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ واسطے نماز ظہر کے اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے لوگون کو فَلَمَّا رَاٰهُ
اَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَا يَتَاَخَّرَ
پھر جب دیکھے حضرت کو ابو بکر نے ارادہ کئے کہ پیچھے ہٹین تب اشارہ کئے اسکے طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ پیچھے ہٹے اور اپنی جگہہ پر رہے قَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ
اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فرمائے رسول خدا نے اُن دونون مردون کو
جن پر ٹیکا دیکر آئے تھے کہ بٹھا دو مجھکو ابو بکر کے پہلو مین پھر بٹھا دیئے آپکو پہلو مین ابو بکر کے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا کہا عبید اللہ نے جو راوی
ہی اس حدیث کا پھر آیا مین عبد اللہ بن عباس کے پاس اور کہا مین نے انکو کیا نہ بیان کرون مین
تم سے وہ حدیث کو جو بیان کئے عایشہ نے رسول خدا کی بیماری کے احوال سے تب کہا ابن عباس نے
دے مجھکو یعنے بیان کر پھر بیان کیا مین نے انسے حدیث کو عایشہ کے فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ
پھر انکار نہ کیا ابن عباس نے حدیث سے عایشہ کے کچھ مگر اتنا کہا کہ بھلا نام لیا تھا عایشہ نے تیرے
واسطے اس شخص کا جو تھا عباس کے ہمراہ کہ جن پر ٹیکا دیکر حضرت نے مسجد کو تشریف لائے تھے
کہا مین نے نام اس شخص کا نہین لئے کہا ابن عباس نے وہ شخص نے علی رضی اللہ عنہ تھے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
تحقیق وہ کہتے تھے جو شخص کہ پایا رکوع کو پھر تحقیق پایا اسنے رکعت کو وَمَنْ فَاتَتْهُ

باب من صلی صلوٰۃ مرتین

قِرَاءَۃُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَہٗ خَیْرٌ کَثِیْرٌ اور جو شخص کہ چھوٹ گئی اُس سے قرات الحمد کی پھر تحقیق چھوٹ گئی اُس سے بہت نیکی رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض نہین کیونکہ اگر فرض ہوتا تو اُسکے نہ پڑھنے سے نماز جاتی فرماتا **وعنہ**[۳] اَنَّہٗ قَالَ اَلَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ وَیَخْفِضُہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُہٗ بِیَدِ الشَّیْطَانِ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے جو شخص کہ اٹھاوے اپنا سر یا جھکاوے اسکو امام سے پہلے نہین ہین اسکی پیشانی کے بال مگر ہاتھ مین شیطان کے کہ پھراتا ہی اسکو برخلاف شریعت اور سنت کے رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلوٰۃً مَرَّتَیْنِ

یہہ باب ہی بیان مین اس شخص کے حال کے کہ نماز پڑھے دوبار **فائدہ** اسکی کئی صورتین ہوتی ہین یہان مقصود یہہ ہی کہ جب کسی نے نماز فرض پڑھ چکا پھر مسجد مین جماعت ہوتی دیکھا تو چاہیئے کہ جماعت کے ساتھ پڑھ لیوے اور اسکی تفصیل فقہ مین مذکور ہی اور ہمنے بھی تھوڑا اس سے باب مین اوقات النہی کے بیان کیا ہی دوسری صورت یہہ ہی کہ کسی نے امام کے ساتھ فرض پڑھ چکا بعد اسکے لوگون کی امامت کیا تو یہہ شافعیہ کے پاس جائز ہی اور انہون نے اسکو تکرار فرض کہتے ہین حقیقت مین فرض کی تکرار نہین بلکہ دوسرے بار جو پڑھا نفل ہو جاتی ہی مگر اتنا ہی کہ نیت فرض کی کیا چاہیئے انکے پاس قول مشہور سے اور اقتدا فرض کا نفل پڑھنے ہارے کے ساتھ جائز ہی انکے مذہب مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ**[۱] جَابِرٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثُمَّ یَأْتِیْ قَوْمَہٗ فَیُصَلِّیْ بِہِمْ پھر آتے تھے اپنی قوم کے پاس اور پڑھتے تھے وہی نماز انکے ساتھ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنہ**[۲] قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ اور بھی روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِہٖ فَیُصَلِّیْ بِہِمُ الْعِشَاءَ پھر آتے معاذ اپنی قوم کے پاس پھر پڑھتے انکے ساتھ نماز عشا کی وَھِیَ لَہٗ نَافِلَۃٌ اور وہ نماز جو معاذ قوم کے ساتھ پڑھتے تھے نفل تھی انکے واسطے اور انکے ساتھ جو لوگ کہ پڑھتے انکی نماز فرض تھی **فائدہ** پس معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے والے کے ساتھ فرض پڑھنا درست ہی رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو بیہقی اور دارقطنی نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

[illegible]

باب من صلی صلوٰۃ مرتین

فصل دوسری عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ روایت ہی یزید بن اسود صحابی سے کہا اسنے حاضر ہوا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو حضرت کے حجۃ الوداع کہتے ہین اسکو اور حج کیا مین انکے ساتھ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ اور پڑہا مین رسول خدا کے ساتھ نماز صبح کی مسجد مین خیف کے جو منا مین ہی فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ پھر جب پڑھ چکے حضرت نے نماز اپنی اور پھرے فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ پھر یک بیک حضرت نے نزدیک ہین ساتھ دو شخص کے جو پیچھے تھے اخیر مین قوم کے لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ نماز نہین پڑہے تھے ان دونون نے حضرت کے ساتھ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فرماے حضرت نے لاؤ ان دونون کو میرے پاس پھر لاے انکو حضرت کے پاس کانپتا ہوا گوشت انکا خوف اور دہشت سے رسول اللہ کے قَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا تب فرمایا حضرت نے کس چیز نے منع کی تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا تب عرض کئے ان دونون شخصون نے ای رسول خدا تحقیق ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین قَالَ فَلَا تَفْعَلَا فرمایا پھر ایسا نکرو اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ جب نماز پڑھ چکے ہو اپنے گھرون مین پھر آوین تم مسجد کو جس حال مین کہ جماعت سے نماز پڑہتے ہین پھر نماز پڑھ لو انکے ساتھ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ پھر تحقیق یہہ نماز جو جماعت کے ساتھ پڑہتے ہو نفل ہی اگرچہ پہلی نماز جماعت کے ساتھ پڑہے ہوں یا بے جماعت رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی بسر بن محجن تابعی سے نقل کیا اسنے اپنے باپ محجن سے تحقیق کہ تھا باپ اسکا مجلس مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ پھر اذان کہی گئی نماز کے لئے پھر کھڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نماز پڑہے اور فارغ ہوکر پھرے وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ جس حال مین کہ محجن بیٹھا ہوا تھا اپنے نشست کی جگہہ پر اور حضرت کے ساتھ نماز نہین پڑہا محجن نے مین کہنے کی مقام مین اپنا نام ہی بیان کیا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ تب فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے

باب من صلى صلوٰة مرتين

باز رکھی تجھکو نماز پڑہنے سے لوگون کے ساتھ کیا نہین ہی تو مرد مسلمان فَقَالَ کہا اسنے بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ تب عرض کیا محجن نے ہان مسلمان ہون مین اے رسول خدا لیکن نماز پڑہا تھا اپنے گھر والون مین فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ تب فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تو مسجد کو اور پڑھ چکا ہو تو نماز اپنے گھر مین اور اقامت کہی جاوے نماز کی پھر پڑہلے نماز لوگون کے ساتھ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ اگرچہ ہی تو تحقیق نماز پڑہا ہو رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے

وَعَنْ۲ رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اور روایت ہی ایک شخص سے جو قبیلے سے اسد بن خزیمہ کے تھا تحقیق اسنے سوال کیا ابو ایوب انصاری سے جو مشہور صحابی ہین قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ کہا اس شخص نے نماز پڑہتا ہی ایک ہم مین سے اپنے گھر مین پھر آتا ہی مسجد کو اور اقامت کہی جاتی ہی نماز کی مسجد مین فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ پھر نماز پڑھ لون مین انکے ساتھ یہان صیغۂ غائب سے صیغۂ متکلم طرف التفات کیا ہی فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ پھر پاتا ہون مین کچھ کراہیت اپنی ذات مین نماز کو دوبار پڑہنے سے حدیث کے بعضے شارح نے کہا مراد یہہ کہ پاتا ہون مین راحت اور حضور فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا ابو ایوب نے پوچھتے ہین ہم اس حال سے جو تو پاتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ فرمایا حضرت نے جواب مین ہمارے سوال کے پھر وہ اسکو حصہ ہی جماعت کا سو چاہیے کہ کچھ کراہیت دل مین نہ لاوے

فائدہ دوسرا معنا لیوین تو اس صورت مین اس عبارت کا معنا یہہ ہوتا ہی کہ جو وہ پاتا ہی راحت اور حضور دل سو اثر جماعت کا ہی وہ حصہ ہی اسکا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو مالک اور ابو داؤد نے

وَعَنْ۳ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی یزید بن عامر صحابی سے کہا اسنے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نماز پڑھ رہے تھے لوگون کے ساتھ پس بیٹھ گیا مین اور داخل نہوا انکے ساتھ نماز مین فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ پھر جب پھرے نماز پڑھ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مجھکو بیٹھا ہوا اور فرمایا کیا اسلام نہین

باب من صلی صلوة مرتین

لایا تو ای یزید جو نماز نہین پڑہتا ہی قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَسْلَمْتُ عرض کیا مین نے ہان بیشک ایمان لایا ہون مین ای رسول خدا قَالَ وَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِیْ صَلٰوتِہِمْ فرمایا کس چیز نے منع کی تجھکو کہ داخل ہو تو لوگون کے ساتھ نماز مین قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ مَنْزِلِیْ عرض کیا مین نے تحقیق کہ مین نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر مین اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّیْتُمْ سمجھا تھا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو آپ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوۃَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَہُمْ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ تَکُنْ لَکَ نَافِلَۃً پھر فرمایا جب آوے تو نماز کو پھر پاوے تو لوگون کو نماز پڑہتے ہوے پھر نماز پڑھ انکے ساتھ اگرچہ ہی تو تحقیق نماز پڑہا ہوا ہوتی ہی وہ نماز جو دوسرے بار پڑہا لوگون کے ساتھ تجھکو نفل وَہٰذِہٖ مَکْتُوْبَۃٌ اور ہوتی ہی یہہ نماز جو پہلے پڑہا فرض **فائدہ** اس حدیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ دوسرے بار جو نماز کہ پڑہا نفل ہو جاوے کیونکہ پہلے جو نماز کہ پڑہا ہی اس سے فرض اسکے ذمے سے ساقط ہو جاتا ہی طیبی نے کہا کہ پہلی نماز نفل اور دوسری نماز جو جماعت کے ساتھ ادا کیا ہی فرض ہوتی ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ اُدْرِکُ الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّیْ مَعَہٗ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق کہ ایک شخص سوال کیا ابن عمر سے اور کہا اس مرد نے ابن عمر کو کہ مین نماز پڑہتا ہون اپنے گھر مین پھر پاتا ہون مین نماز مسجد مین امام کے ساتھ پھر کیا پڑہون مین نماز اسکے ساتھ قَالَ لَہٗ نَعَمْ کہے ابن عمر نے اس شخص کو ہان نماز پڑھ امام کے ساتھ قَالَ الرَّجُلُ اَیَّتَہُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ کہا اس مرد نے کس نماز کو ان دونون مین سے ٹھہراؤن مین اپنی نماز یعنے ان دونون مین سے فرض نماز کونسی ہی قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِکَ اِلَیْکَ کہے ابن عمر نے نہین ہی یہہ ٹھہرانا کام تیرا اِنَّمَا ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَجْعَلُ اَیَّتَہُمَا شَاءَ نہین ہی یہہ مگر اللہ عزوجل کی طرف ان دونون نماز سے جسکو چاہیگا اسکو تیری نماز کردیگا یعنے اختیار اللہ کا اُن دونون نماز مین جسکو چاہے فرض ٹھہراوے **فائدہ** بعضے شافعی اور امام محمد غزالی اسی کو اختیار کئے ہین اور کہتے ہین کہ اُن دونون نماز مین سے ایک فرض ہوتی مگر مقرر نہین کہ پہلی نماز ہی یا پچھلی نماز اور اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ پہلی سے فرض نماز ادا ہو جاتی ہی یہی قیاس کے موافق ہی کیونکہ پہلی نماز پڑہتے ہی فرض اسکے گردن سے ساقط ہوتا ہی واللہ اعلم

رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ اور روایت ہی سلیمان سے جو غلام آزاد کئے ہوے ام المومنین حضرت میمونہ کے کہا اسنے آے ہم ابن عمر کے پاس بلاط مین **فائدہ** بلاط نام ہی ایک جگہہ کا مدینہ منورہ مین کہ جسکو امیر المومنین عمر نے مسجد کے باہر بنواے تھے کہ اگر لوگ کو بات چیت کرنے کی حاجت پڑے تو وہان جاکر بیٹھین اور بات کرین تا مسجد مین بات نکرین وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ اور لوگ نماز پڑہتے تھے مسجد مین پھر کہا مین ابن عمر کو کیا نماز نہین پڑہتے آپ انکے ساتھ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ کہا ابن عمر نے تحقیق مین نماز پڑھ چکا ہون اور بیشک سنا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مت پڑہو ایک نماز کو دن مین دوبار رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور نسائی نے **فائدہ** یہہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی اگلے حدیثون کے اور تطبیق انکا اس طور پر ہوتی ہی کہ یہہ حدیث حق مین اس شخص کے ہی جسنے پہلے ہی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا ہو اور وہ احادیث حق مین اس شخص کے ہین جسنے پہلے اکیلا نماز پڑہا ہو اور مذہب حنفی یہی ہی **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے تحقیق عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص کہ پڑھ چکا نماز مغرب کی یا صبح کی پھر پایا انکو امام کے ساتھ پھر چاہئے کہ دہرا کر نہ پڑہے انکو امام کے ساتھ **فائدہ** امام مالک کہتے ہین اس حدیث سے کہ ان دونون نماز کا اعادہ نہین ہی اور امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس نماز عصر کا بھی حکم یہی ہی جب کہ آگے پڑھ چکا ہو امام شافعی کے پاس سب نماز کو دوبار پڑہنا جایز ہی رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا یہہ باب ہی بیان مین سنتون کے اور انکے فضیلتون مین **فائدہ** مراد سنن سے وہ سنت نمازین ہین کہ جنکو فرض نمازون کے ساتھ رات دن مین پڑہتے ہین اور رسول خدا نے جنکو ہمیشہ پڑہے ہین انکو سنن رواتب کہتے ہین

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی ام المومنین حضرت ام حبیبہ سے کہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص کہ پڑھے دن رات میں بارہ رکعت بنایا جاتا ہے اسکے واسطے گھر بہشت میں اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ چار رکعت پہلے ظہر کے وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا اور دو رکعت بعد ظہر کے وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور دو رکعت بعد مغرب کے وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ اور دو رکعت بعد عشاء کے وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اور دو رکعت آگے نماز فجر کے **فائدہ** نماز ظہر کو پہلے ذکر فرمایا اسواسطے کہ وہ پہلی نماز ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نماز کے اوقات سکھلانے کے لئے آکر اسکو رسول خدا کے ساتھ پڑھے تھے اسی سبب سے ظہر کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اور روایت میں مسلم کے یوں آیا ہے اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تحقیق حضرت ام حبیبہ نے کہے کہ سنی ہوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ نہیں ہے کوئی بندہ مسلمان کہ پڑھتا ہے اللہ ہی کے لئے ہر روز بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر یہہ کہ بناتا ہے اللہ اسکے واسطے گھر بہشت میں اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ یا کہ اس لفظ سے فرمایا کہ بنایا جاتا ہے اسکے لئے گھر بہشت میں

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا اسنے کہ نماز پڑھا میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے **فائدہ** امام شافعی نے اس حدیث کو سند کرکے کہتے ہیں کہ سنت نماز ظہر کے آگے دو رکعت ہیں اور امام ابو حنیفہ کے پاس ظہر کے آگے سنت چار رکعت ہیں اسپر بھی احادیث حضرت علی اور بی بی عائشہ اور ام حبیبہ سے آئے ہیں اور ترمذی نے کہا اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ کا اور جو کہ بعد انکے علم والے ہوئے ہیں وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ اور دو رکعت بعد مغرب کے حضرت کے گھر میں اور دو رکعت بعد عشا کے حضرت کے گھر میں قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ کہا ابن عمر نے کہ خبر دی مجھکو حفصہ جو میری بہن ہے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے تھے دو رکعت ہلکے جب طلوع ہوتا ہے صبح صادق **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہہ دو رکعت بھی گھر میں پڑھتے تھے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور

بخاری کا اسپر **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی
بعد الجمعۃ حتی ینصرف اور بھی روایت ہے ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نہین پڑہتے بعد فرض نماز جمعہ کے یہان تک کہ پھرتے نماز سے اور آتے گھر کو فیصلی
رکعتین فی بیتہ پھر پڑہتے دو رکعت اپنے گھر مین متفق علیہ اتفاق ہے مسلم
اور بخاری کا اسپر **وعن** عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن
صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے جو بڑے
پرہیزگار اور مشہور تابعین سے ہین کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ کو رسول خدا کی نماز سے
عن تطوعہ نفل نماز سے حضرت کی فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظہر اربعا
پھر کہے عائشہ نے کہ تھے پڑہتے حضرت نے میرے گھر مین آگے ظہر کے چار رکعت ثم یخرج فیصلی
بالناس پھر باہر آتے اور پڑہتے لوگون کے ساتھ یعنے فرض کو ظہر کے ثم یدخل فیصلی
رکعتین پھر گھر مین آتے اور نماز پڑہتے دو رکعت وکان یصلی بالناس المغرب اور پڑہتے تھے نماز مغرب لوگون کے ساتھ ثم یدخل
فیصلی رکعتین پھر آتے گھر کو اور پڑہتے دو رکعت ثم یصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین پھر نماز پڑہاتے لوگونکو
عشاء کی اور تشریف لاتے گھر مین پھر پڑہتے دو رکعت وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیہن الوتر اور تھے حضرت نے
نماز پڑہتے رات کو نو رکعت ان مین وتر بھی ہوتی جیسا کہ ایک یا تین **فائدہ** اور حضرت سے
رات کی نماز مین روایتین مختلف آئی ہین کبھو چھے رکعت کبھو آٹھ اور نو اور دس اور گیارہ اور
تیرہ مختلف اوقات ہر ایک پر عمل فرمائے ہین تفصیل اسکی اسکے باب مین آویگی وکان یصلی
لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا وکان اذا قرأ وہو قائم رکع وسجد
وہو قائم وکان اذا قرأ قاعدا رکع وسجد وہو قاعد اور تھے نماز پڑہتے
رات کو دیر تک کھڑے ہوئے اور رات کو دیر تک بیٹھے ہوئے اور تھے جب قرآن پڑہتے کھڑے
ہو کر رکوع اور سجدہ کرتے کھڑے ہو کر اور تھے جب پڑہتے قرآن بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر

فائدہ اس صورت مین حضرت کی نماز تین طور پر ہوتی یا کہ تمام نماز کھڑے ہوئے پڑہتے یا تمام
نماز بیٹھے ہوئے یا کہ قرآن بیٹھ کر پڑہتے رکوع اور سجدہ کھڑے ہو کر کرتے وکان اذا طلع الفجر
صلی رکعتین اور تھے جب طلوع ہوتا فجر نماز پڑہتے دو رکعت سنت رواہ مسلم
وزاد ابو داؤد روایت کیا اسکو مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اس عبارت کو ثم یخرج
فیصلی بالناس صلوٰۃ الفجر پھر باہر آتے اور فرض نماز پڑہاتے لوگون کو فجر کی **وعن**

عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ نتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز پر نوافل سے بہت سخت محافظت اور ہمیشگی کرنے والے جیسا کہ محافظت اور مداومت کرتے تھے دو رکعت پر فجر کی یعنے فجر کی دو رکعت سنت نماز پر ہمیشہ مداومت کرتے سفر اور وطن مین اسکو ترک نکرتے اسی سبب سے سب سنت موکدہ مین اسکا مرتبہ بڑا ہی اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ سنت فجر کی بے عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وغیرہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت فجر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی مال و متاع اسکا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** کہتے ہین کہ بہت قوی اور زیادہ موکدہ سنتون مین سے پہلے سنت فجر کی ہی بعد اسکے سنت مغرب کی بعد اسکے سنت جو ظہر کے بعد ہی بعد اسکے سنت عشا کی بعد اسکے سنت ظہر کے آگے کی بعضون نے کہا قبل ظہر و بعد ظہر کی سنت رتبے مین دونون برابر ہین اسیطرح سے بیان کیا شمنی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اور روایت عبد اللہ بن مغفل صحابی سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو تم آگے نماز مغرب کے یعنے دو رکعت یہہ بات تین بار فرماے ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً پھر فرمایا تیسرے بار حکم کیا مین نے اس نماز کا اسکے لئے جو کہ چاہے بسبب مکروہ معلوم کرنے اس بات کے کہ ٹھہراوین لوگ اسکو سنت موکدہ یعنے اسکو مستحب ٹھہرایا ہون جو کہ ثواب اسکا چاہے سو پڑھے کچھ سنت نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وغیرہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہی تم مین سے نماز پڑھنے والا ہو بعد از جمعہ کے پھر چاہیے پڑھے چار رکعت رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا اور دوسری روایت

مین مسلم کی یون آیا ہی کہ فرمایا جب نماز پڑہے کوئی تم مین سے جمعہ کی پہر چاہیے کہ پڑہے بعد اسکے چار رکعت **فائدہ** حدیث مین ابن عمر کی آیا ہی کہ حضرت جمعہ کے بعد دو رکعت پڑہتے تہے عطا نے ابن عمر سے نقل کیا کہ چہے رکعت پڑہتے تہے اور تحقیق اس بات کی باب الجمعہ مین آویگی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ ١ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ روایت ہی ام المومنین ام حبیبہ سے کہے کہ سنی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جو شخص کہ نگہبانی کرے اور ہمیشہ پڑہے چار رکعت کو آگے ظہر کے اور چار رکعت بعد ظہر کے حرام کر دیتا ہی اسکو اللہ نے دوزخ کی آگ پر رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ پڑہے انکو دو سلام کے ساتھ کلام اس مین ہی کہ چار رکعت جو ظہر کے بعد ہی فرمایا اس مین دو رکعت سنت بہی داخل ہی یا نہین ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ چار رکعت جدے ہین سوائے دو رکعت سنت کے

وَعَنْ ٢ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ اور روایت ہی ابو ایوب انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین ہین آگے ظہر کے نہین ہی بیچ مین انکے سلام پہیرنا یعنے ایک تحریمہ سے ادا کی جاوین کہولے جاتے ہین واسطے انکے دروازے آسمان کے یعنے وے قبولیت کے درجے کو پہنچتے ہین اور سبب انکے رحمت نازل ہوتی ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ ٣ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب صحابی سے کہا اسنے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے چار رکعت نماز بعد ڈہلنے آفتاب کے آگے ظہر کے وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ اور فرماے حضرت نے تحقیق اس وقت مین کہلتے ہین دروازے آسمان کے پہر دوست رکہتا ہون کہ بلندی پر جاوین میرے لئے اس وقت نیک عمل رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ**

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اس وقت مین ہر نیک عمل درجہ قبول کو پہنچتا ہی اس نماز کو صلوۃ فی الزوال کہتے ہین اور حدیث اول مین جو چار رکعت آئے ہین وہ بھی یہی نماز ہے زوال کے بعد کی

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله امرأً صلى قبل العصر اربعا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرے اللہ اس شخص پر جو پڑھے آگے نماز عصر کے چار رکعت **فائدہ** جاننا چاہیئے عبادت مین رحم اللہ کہنا اشارہ ہی کہ وہ مستحب ہی رواه احمد والترمذي وابو داؤد روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے

وعن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر اربع ركعات اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے قبل عصر کے چار رکعتین يفصل بينهن بالتسليم على الملئكة المقربين ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين فرق اور جدائی کرتے درمیانے ان چار رکعت کے سلام بھیجنے سے مقرب فرشتون پر اور جو کہ انکے تابع ہین مسلمانون اور مومنون سے یعنے سلام جو نماز مین پھیرتے اس مین نیت فرشتون اور حاضران جماعت کی کرتے رواه الترمذي روایت کیا اسکو ترمذی نے

وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر ركعتين اور بھی روایت ہی حضرت علی مرتضی سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے قبل عصر کے دو رکعت رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے بعد مغرب کے چھے رکعتین کہ بات نکرے درمیانے انکے بات کہ جس مین گناہ ہو اور ذکر اور تسبیح مین مشغول رہے عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة برابر کئے جاتے ہین یہہ چھے رکعت پڑھنے والے کو عبادت سے بارا سال کی یعنے ہر رکعت کو دو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہی رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عمر بن ابي خثعم روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتا ہون مین اسکو مگر حدیث سے عمر بن ابی خثعم کے وسمعت محمد بن اسمعيل يقول

هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتا تھا کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے وَضَعَّفَهٗ جِدًّا اور ضعیف کیا اسکو بخاری نے بہت اور میزان الاعتدال مین لکھا ہی کہ عمر بن ابی خثعم موضوع حدیثون کی روایت کرتا ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑہے بعد مغرب کے بیس رکعت بناتا ہی اللہ واسطے اسکے گھر بہشت مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** محدثون نے اس حدیث کو ضعیف ٹھہرایا اور کہا کہ اسناد اسکی یعقوب بن الولید سے ہی اور اسنے بہت جھوٹا اور حدیثون کا واضع ہی واللہ اعلم **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے نماز نہ پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی ہرگز پھر آتے میرے پاس مگر یہہ کہ پڑہتے حضرت نے چار رکعت یا چھے رکعت **فائدہ** مشہور روایتون سے عشا کے بعد دو رکعت آئے ہین اور بعضے روایت مین چار رکعت آئے ہین لیکن چھے رکعت سوا اس حدیث کے دوسرون مین نہین آئے واللہ اعلم رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ اَلرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ اَلرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غیب ہووین ستارے دو رکعت سنت ہین قبل نماز فرض فجر کے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہین بعد مغرب کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ روایت ہی حضرت عمر سے کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے چار رکعتین ہین قبل ظہر کے بعد ڈھلنے آفتاب کے تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ حساب کیے جاتے ہین ثواب مین برابر چار رکعت کے جو صبح کی نماز مین ہین یعنے نماز پڑہنا اسوقت مین مشابہ ہی صبح کی نماز پڑہنے کے ساتھ طیبی نے کہا سحر سے مراد سنت اور فرض صبح کی ہین کہ چار رکعت ہوتی ہین وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا هُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ اور نہین ہی کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کی اسوقت ثُمَّ قَرَاَ پھر پڑہے حضرت نے اسوقت کی نماز کی ترغیب دلانے کو یہہ آیت

باب السنن

يَتَفَيَّؤُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ جھکتے ہیں سایے اسکے داہنے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ کو اور وہ ذلیل ہیں رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ اور روایت ہے ام المومنین عائیشہ سے کہ ترک نہیں کئے رسول خدا نے دو رکعت بعد نماز عصر کے میرے نزدیک یعنے میرے گھر میں مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اور ایک روایت میں بخاری کی یوں آیا ہے کہ کہے حضرت عائیشہ نے قسم اُس پروردگار کی جو لیگیا حضرت کو دنیا سے نچھوڑے حضرت نے یہہ دو رکعت یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنے دنیا سے تشریف لیگئے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ بعد نماز عصر کے نماز نہ پڑہنے کے باب میں بہت حدیثیں منع کی آئی ہیں رسول خدا نے جو بعد عصر کے دو رکعت پڑہتے تھے یہہ حضرت کے خصائص سے ہے اسیطرح بعضے متاخرین نے ذکر کیا واللہ اعلم

وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہے مختار بن فلفل تابعی سے کہا اسنے پوچھا میں نے انس بن مالک کو نفل پڑہنے سے بعد عصر کے فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِیَ عَلٰی صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ پھر کہا انس نے کہ تھے عمر ہاتھوں کو مارتے جنسے تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا اس نماز کے یعنے منع کرتے تھے اس نماز سے وَكُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اور تھے ہم پڑہتے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتیں بعد ڈوبنے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا پھر کہا میں نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے ان دونوں رکعتوں کو بعد ڈوبنے آفتاب کے آگے نماز مغرب کے قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا کہے انس نے تھے حضرت نے دیکھتے ہمکو پڑہتے ہوئے یہہ دو رکعت پھر نہ حکم کرتے تھے ہمکو اور نہ منع کرتے تھے ہمکو اس سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِیَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہے انس سے کہا اسنے کہ تھے ہم مدینے میں پھر اذان دیتا موذن نماز مغرب کے واسطے دوڑتے صحابہ مسجد کے کھاموں

طرف اور کھڑے ہوتے پیچھے کھمون کے پھر پڑھتے دو رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت یہان تک کہ ایک شخص مسافر آیا مسجد کو پھر سمجھتا کہ بیشک فرض نماز پڑھ کے ہو چکا ہی یہہ جو پڑھتے ہین سنت نماز ہو گی بعد نماز فرض مغرب کے من کثرۃ من یصلیھما بہت لوگون نے اس نماز کو پڑھنے کے سبب سے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** گویا ان لوگون نے سمجھا کہ منع جو آیا ہی بعد نماز عصر کے قبل ڈوبنے آفتاب کے ہی نہ بعد غروب ہونے آفتاب کے

وعن مرثد بن عبد اللہ قال اتیت عقبۃ الجھنی اور روایت ہی مرثد سے جو تابعین سے ہین کہا اسنے کہ آیا مین عقبہ بن عامر جہنی صحابی کے پاس فقلت الا اعجبک من ابی تمیم پھر کہا مین کیا تعجب مین نہ ڈالون مین تجھکو ابو تمیم سے ابی تمیم تابعی ہین زمانے مین حضرت کے ایمان لائے ہوئے یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب پڑھتے ہین ابو تمیم نے دو رکعتین آگے نماز مغرب کے فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب کہا عقبہ نے ہم بھی کرتے تھے یہہ کام زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قلت فما یمنعک الان کہا مین کس چیز نے منع کی آپ کو اب پڑھنے سے یعنے اب کیون نہین پڑھتے قال الشغل کہا باز رکھتے ہین مجکو اس سے اور کامون نے رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس نماز کے باب مین مختار قول وہ ہی کہ یہہ نماز مستحب ہی

وعن کعب بن عجرۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشھل فصلی فیہ المغرب اور روایت ہی کعب بن عجرہ صحابی سے کہا حضرت نے آئے مسجد کو بنی عبد الاشہل کے جو نام ہی ایک قبیلے کا پھر پڑھے اسمین نماز مغرب کی فلما قضوا صلوتھم رآھم یسبحون بعدھا پھر جب تمام کر چکے لوگون نے نماز فرض دیکھا حضرت نے انکو نفل پڑھتے ہین یعنے سنت نماز مغرب کی بعد فرض کے مسجد مین پڑھ رہے ہین فقال ھذہ صلوٰۃ البیوت تب فرمائے حضرت نے یہہ نماز یعنے سنت مغرب کی یا مطلق نفل نماز نماز گھرون کی ہی سو اسکو گھرون مین پڑھنا چاہیئے نہ مسجد مین رواہ ابوداؤد وفی روایۃ الترمذی والنسائی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوٰۃ فی البیوت روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور روایت مین ترمذی اور نسائی کی یون آیا ہی کہ کھڑے ہوئے لوگ کہ نماز نفل پڑھین تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو تم اپنے پر یہہ نماز پڑھنا گھرو مین **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ سنت اور نفل نماز گھر مین

پڑہنا افضل ہی اور عمل حضرت کا یہی تھا خصوصًا مغرب کی سنت نماز مسجد مین کبھو نہ پڑہتے تھے اسواسطے بعضے علما نے کہا کہ مغرب کی سنت نماز مسجد مین پڑہین تو وہ نماز سنت مین شمار نہین ہوتی ہی بعضون نے کہا پڑہنے والا عاصی ہوتا ہی کیونکہ یہہ حکم کے خلاف ہی اور حکم کا خلاف کرنے والا عاصی ہی جمہور علما کہتے ہین حکم واسطے مستحب کے ہی پس گھر مین پڑہنا افضل ہی ہدایہ کے حاشیہ مین جامع صغیر سے لکھا ہی کسی نے فرض نماز مغرب کی مسجد مین پڑہا اور اسکو یہہ خوف ہو کہ گھر کو جاؤن تو کوی کام درپیش ہوگا اسکے سبب سے سنت نماز گھر مین نہ پڑہہ سکونگا تو اسنے سنت مغرب کو بھی مسجد مین پڑہہ لیوے اگر وہ خوف نہو تو گھر مین ہی پڑہنا افضل ہی اگر کسی نے مسجد سے گھر کو جا نہین سکتا تو وہ بھی مسجد مین پڑہہ لیوے اگر امام مسجد مین نماز پڑہتا ہو تو آپ مسجد کے باہر پڑہے اگر امام باہر مسجد کے پڑہتا ہو تو آپ کسی کھام کے کنارے یا کسی کونے مین پڑہہ لیوے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طول کرتے قراءت دو سنت رکعتون مین مغرب کی حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ یہان تک کہ مسجد سے جدا ہوتے جو لوگ کہ مسجد مین رہتے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حضرت سنت مغرب کی مسجد مین بھی پڑہتے ہین **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی مکحول سے جو مشہور تابعین سے ہین پہنچاتے ہین حدیث کو رسول خدا تک کہ تحقیق فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے بعد نماز مغرب کے اس سے پہلے کہ بات کرے دو رکعت وَفِي رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ چار رکعت پڑہے رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِي عِلِّيِّيْنَ اٹھائی جاتی ہی نماز اسکی علیین مین کہ وہ ایک مقام ہی ساتوین آسمان پر بعضون نے کہا علیین ملایک کے دیوان کا نام ہی کہ وہان پرہیزگارون کے اعمال کو لیجاتے ہین بعضون نے کہا قرب الٰہی کا وہ مقام بلند ہی مُرْسَلًا روایت کیا ہی مکحول نے بطور ارسال کے وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ اور روایت کئے حذیفہ صحابی نے بھی مانند حدیث مکحول کے اور زیادہ کیا حذیفہ نے یہہ عبارت فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ پھر تھے حضرت فرماتے جلدی کرو ان دو رکعتون کو جو بعد فرض مغرب کے ہین اور فرض کے متصل پڑہو کیونکہ یہہ دو رکعت اٹھائے جاتے ہین علیین کو فرض کے ساتھ سوا اسکو بے فاصلہ

[illegible] صفحہ [illegible]

فرض کے ساتھ پڑھ لو تا ملائک کو جو اعمال کے لیجانے والے انتظار اسکا ہو رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ
روایت کیا ان دونون حدیث کو رزین نے وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي
شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت کیا بیہقی نے اسی زیادت کو حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان
مین **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ اور روایت
ہی عمرو بن عطا سے کہا اسنے کہ تحقیق نافع بن جبیر کو بھیجا سایب صحابی کے پاس يَسْئَلُهُ عَنْ شَيْءٍ
رَاٰهُ مِنْهُ مُعٰوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ کہ پوچھے سایب کو اس چیز سے کہ دیکھا اسکو سایب سے معاویہ نے
نماز مین اور منع کیا اس سے فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ ۱ پھر کہا سایب نے
ہان نماز پڑھا مین نے معاویہ کے ساتھ جمعہ کی مقصورے مین فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ
فَصَلَّيْتُ پھر جب سلام پھیریا امام نے کھڑا ہوا مین اپنی جگہہ پر اور نماز پڑھا فَلَمَّا دَخَلَ
اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ پھر جب آیا معاویہ نے اپنے گھر کو آدمی بھیجا میرے پاس
اور کہا دوسرے بار مت یہہ کام کر جو تونے کیا یعنے نفل نماز فرض پڑھے سو جگہہ پر مت پڑھ
اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ جب نماز پڑھے تو جمعہ کی پھر مت ملا اسکو کسی نماز
کے ساتھ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ یہان تک کلام کرے تو یا باہر آوے تو فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ کیونکہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہمکو اس بات کا کہ نہ ملاوین ہم ایک نماز کو دوسری نماز مین یہان تک
کہ بات کرین ہم یا باہر نکلین ہم رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَطَاءٍ
قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ
اَرْبَعًا اور روایت ہی عطا سے کہا اسنے کہ تھے ابن عمر جب نماز پڑھتے جمعہ کی مکے مین آگے جاتے
اس جگہہ کہ جہان جمعہ پڑھے تھے پھر پڑھتے دو رکعتین پھر آگے جاتے اور پڑھتے چار رکعتین یعنی ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ جانا فاصلہ تھا کلام یا باہر نکلنے کے مانند وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى
الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ اور جب ہوتے ابن عمر مدینے مین پڑھتے جمعہ کی نماز پھر جاتے اپنے
گھر کو فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ پھر پڑھتے دو رکعتین اور نہین پڑھتے مسجد مین
فَقِيْلَ لَهٗ پھر کہا گیا ابن عمر کو کیون آپ گھر مین پڑھتے ہو اور مسجد مین نہین پڑھتے فَقَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ تب کہے ابن عمر نے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کرتے اسکو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **فائدہ**

ع ۱ مقصورہ [illegible]

ابن عمر نے جو جمعہ کی بعد کی نماز کو مکے مین گھر مین نہین پڑہتے اور مدینے مین گھر مین پڑہتے تھے اسکا سبب یہہ تھا کہ مدینے مین ابن عمر کا گھر مسجد سے نزدیک تھا اور مکے مین آپ مسافر رہتے اس لئے حرم مین ہی پڑھ لیتے تھے وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا اور ایک روایت مین ترمذی کی آیا ہی کہ کہا دیکھا مین ابن عمر کو نماز پڑہے بعد جمعہ کے دو رکعتین پھر پڑہے بعد اسکے چار رکعتین

بابُ صلوٰۃِ اللیل

یہہ باب ہی بیان مین رات کی نماز کے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ رات کی نماز مین حضرت کی روایتین مختلف آئی ہین کبھو تیرا رکعتین اور کبھو گیارہ اور کبھو نو اور کبھو سات بعضے علما نے کہا ہی کہ کبھو پانچ رکعت پڑہتے تھے غرض تیرا رکعت سے زیادہ نہین اور روایت مین ام سلمہ کی آیا ہی کہ حضرت نے تیرا رکعتین پڑہتے جب کمزوری بدہاپے کی ہوی سات رکعتین پڑہتے اور وتر پڑہتے یعنے طاق کبھو وتر ایک رکعت پر کرتے کبھو تین رکعت پر کبھو پانچ یا سات پر بعضے روایتون مین آیا ہی کہ تمام رات کی نماز کو وتر کہتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ وتر کرو تم ای اہل قرآن اور تہجد کی نماز حضرت پر آخری عمر تک فرض تھی اور امت سے منسوخ ہو گئی

الفصل الاول فصل پہلی

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اور روایت ہی ام المومنین حضرت عایشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہتے درمیان اسکے فارغ ہون عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعتین يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ سلام پھیرتے تھے بعد ہر دو رکعت کے وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ اور وتر پڑہتے ایک رکعت فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ پھر سجدہ کرتے وتر سے اسقدر کہ پڑہے کوی تمہارا پچاس آیت آگے اسکے کہ اٹھاوین حضرت سر اپنا فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ پھر جب خاموش ہوتا موذن نے نماز فجر کی اذان کہہ کر وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ اور ظاہر ہوتا حضرت کو فجر کھڑے ہوتے اور پڑہتے دو رکعت ہلکی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ ان دونون رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہتے ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا آپکے پاس موذن اقامت کہنے اور خبر دیتا کہ جماعت تیار ہی اقامت کہون تب باہر نکلتے حضرت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہتے دو رکعت سنت فجر کی فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِیْ پھر اگر رہتی مین جاگتی ہوی بات کرتے میرے ساتھ وَاِلَّا اضْطَجَعَ اور نہین تو سو جاتے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد سنت فجر کے بات کرنا جایز ہی ۳ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ اور بہی روایت ہی حضرت عایشہ سے کہے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہتے دو رکعت سنت فجر کی لیتے اپنے داہنے بازو پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ ۴ رسول خدا نے جو بعد سنت فجر کے سوتے تہے امام ابوحنیفہ کے پاس واسطے دفع ہونے ماندگی کے تہا جو رات کے جگنے اور نماز پڑہنے مین ہوتی تہی پھر وہ سونا نہ مستحب ہی نہ واجب ہی نہ مکروہ ہی اور بعد اسکے حضرت نے اُٹہتے اور تازہ وضو نا کر کے نماز کو تشریف لیجاتے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا حضرت کے خصایص سے ہی کیونکہ آپ نے فرمایا میری آنکہین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا بعضون نے کہا کو سب انبیا علیہم السلام کا یہی حال ہی کہ سونے سے انکا وضو نہین جاتا اور داہنی کروٹ لیتے مین حکمت وہ ہی کہ دل بائین طرف ہی اُدہر کے سونے سے دل پر آرام ہو کے نیند زیادہ آتی ہی اسیواسطے طبیبون نے بائین طرف سونا قرار دیا اور صاحب شرع رسول خدا نے نیند کم آنے کے لئے داہنے بازو سونا اختیار فرمایا

۵ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اور بہی روایت ہی حضرت عایشہ سے کہے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات کو تیرہ رکعت مِنْهَا الْوِتْرُ اُن تیرہ رکعتون مین وتر ہوتی ایک رکعت یا تین رکعت وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ اور اُن تیرہ رکعتون مین دو رکعت سنت فجر کی بہی ہوتی یعنے رات کی نماز گیارہ رکعتین اور سنت فجر کی دو رکعت سب ملاکے تیرہ رکعتین ہوتے جیسا کہ دوسری روایتون مین آیا ہی اور صاحب سفر السعادت کہا کہ صواب وہ ہی کہ تیرہ رکعتین سوائے سنت فجر کے تہے اور وتر اُن مین داخل ہوتا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ اور روایت ہی مسروق سے کہا اسنے کہ پوچہا مین عایشہ کو نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رات مین فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ تب کہے حضرت عایشہ نے تہی نماز حضرت کی رات مین کبہو سات کبہو نو کبہو گیارہ

رکعت سواے دو رکعت سنت فجر کے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ
صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات سے کہ نماز پڑہین شروع کرتے اپنی نماز ہلکی دو رکعت سے مراد اس
وہ دو رکعت ہین کہ بعد وضو کے پڑہتے اور تخفیف اس مین مستحب ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ اور روایت ہی
ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھے کوی تم مین سے رات
کو پھر چاہئے کہ شروع کرے دو رکعت ہلکی سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا اور روایت ہی
ابن عباس سے کہا اسنے کہ رات کو رہا مین نزدیک اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تھے فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً اور بات کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
اہل میمونہ کے ساتھ ایک ساعت ثُمَّ رَقَدَ پھر سو گئے حضرت نے فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ
الْآخِرُ پھر جب باقی رہی تیسرا حصہ رات آخر کی أَوْ بَعْضُهُ یا کہ باقی رہی تھوڑی آخری تیسرے حصہ سے
شب کے قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ حضرت بیدار ہوکے بیٹھے اور نگاہ کی آسمان کی طرف اور
پڑہے یہہ آیتین إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ
لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ تحقیق پیدا کرنے آسمانون اور زمین مین اور بدلنے رات
اور دن مین البتہ نشانیان ہین عقل والون کے واسطے یہان تک کہ تمام کئے سورہ کو یعنے آخر سورہ
تک پڑہے ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ پھر کھڑے ہوے اور گئے حضرت مشک کے پاس فَأَطْلَقَ
شِنَاقَهَا اور کھولے منہہ مشک کا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ پھر ڈالے پانی کاسے مین ثُمَّ تَوَضَّأَ
وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ پھر وضو کئے حضرت وضو اچھا درمیان دو وضو کے یعنے
میانہ وضو کہ جس مین نہ اسراف تھا نہ ایسا کم کہ جس سے ہر عضو سیراب نہو وے لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ
أَبْلَغَ نہ بہت بیتے پانی اور تحقیق پہنچا پانی ہر عضو پر کہ پہنچایا چاہئے فَقَامَ فَصَلَّى پھر کھڑے
ہوے حضرت نماز کو فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ پھر مین بھی اٹھا نیند سے
اور وضو کیا پھر کھڑا ہوا نماز کو حضرت کے بائین طرف فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ

پھر کرتے حضرت نے میرا کان اور پھرا ے مجھکو اور کھڑا کئے مجھے اپنے داہنے فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً پھر تمام ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت لیکن دو رکعت سنت فجر اس سے خارج ہین ثُمَّ اضْطَجَعَ
فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ پھر لیتے حضرت نے کروٹ پھر سو گئے یہان تک دم کرنے لگے جیسا
نیند مین دم لیتے ہین اور تھے حضرت جب سوتے دم نکالتے فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ پھر خبر دی حضرت کو
بلال نے کہ لوگ نماز کو جمع ہو گئے ہین مسجد مین **فائده** یہہ معمول تھا جب حضرت مسجد کو تشریف
لانے دیر ہوتی بلال آکر خبر دیتے کہ لوگ حاضر ہین نماز کے واسطے فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ پھر اٹھے حضرت
اور سنت نماز فجر کی پڑہے اور وضو نہین کئے اس سبب سے کہ سونے سے وضو رسول خدا کا نہین ٹوٹتا
تفصیل اسکی آگے ہمنے بیان کیا وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اور تھے دعا مین حضرت کے یہہ کلمے جو آینده
آوینگے کہ اور رسول خدا نے فجر کی سنت اور فرض کی درمیانے اسکو پڑہتے تھے اور عمل اکثر مشایخ
کا بھی اسپر ہے اور پڑہنا اس دعا کا تہجد کے بعد بھی آیا ہے اور اسکو دعاے طویل کہتے ہین کیونکہ یہہ دعا
بہت بڑی ہے آخر مین اسکے یہہ کلمے ہین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا
اے پروردگار پیدا کر میرے دل مین نور اور میری آنکھ مین نور وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا اور میرے سننے
مین نور وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ
نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا اور داہنے نور اور میرے بائین نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور
میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور تا چھے جہت سے نور ایمان اور یقین کا میرے وجود کو گھیر
لیوے اور مجھے نورانی بنا دے وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا اور پیدا کر میرے لئے نور کہ حواس اور جہات
کے دائرے سے باہر ہو وَزَادَ بَعْضُهُمْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا اور زیادہ کیا بعضے راویون نے کہ
پیدا کر میری زبان مین نور کو وَذَكَرَ وَعَصَبِيْ نُوْرًا وَّلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ
اور ذکر کیا ان راویون نے اور میرے پٹھے مین نور اور میرے گوشت مین اور میرے خون مین
اور میرے بال مین اور میرے بدن مین نور مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا اور ایک روایت مین
مسلم اور بخاری کی آیا ہے کہ پیدا کر میری ذات مین نور وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ
نُوْرًا اور ایک روایت مین مسلم کی یون آیا ہے کہ اے رب میرے دے مجھکو نور **وعنه**
اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بھی روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق اسنے سویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بھی سو گئے فَاسْتَيْقَظَ

فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّأَ پھر بیدار ہوئے حضرت اور مسواک کئے اور وضو بنائے وَهُوَ يَقُولُ اور آپ کہتے تھے
یہہ آیتین اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ تحقیق
پیدا کرنے مین آسمان اور زمین کے اور بدلنے مین رات اور دن کے یہان تک کہ تمام کیا سورہ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ پھر کھڑے ہوئے نماز کے
واسطے اور دو رکعتین پڑھے دراز کئے ان دونون رکعتون مین قیام کو اور رکوع اور سجدہ کو ثُمَّ انْصَرَفَ
فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ بعد اسکے پھرے نماز سے پھر سو گئے یہان تک کہ خراٹے لئے ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ پھر کئے ایسا تین بار ہوئے وہ سب چھے رکعتین كُلَّ ذٰلِكَ
يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ يَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ہر بار مین مسواک کرتے اور وضو فرماتے اور پڑھتے یہہ آیتین
ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ بعد اسکے وتر کئے تین رکعت سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے جو مشہور صحابی تھے
کہا اسنے اپنے دل مین کہ دیکھون مین نماز حضرت رسول خدا کی آجکی رات کسطرح پڑھتے ہین پھر آیا اسنے
اس ارادے سے اور دیکھا کہ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ پھر نماز پڑھے حضرت نے دو رکعت ہلکی
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ بعد اسکے پڑھے دو رکعت دراز دراز دراز یعنے بہت دراز
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا پھر پڑھے دو رکعت نماز اور یہ دو رکعتین کم
تھی درازی مین اپنے اگلے دو رکعتون سے ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
پھر پڑھے دو رکعتین اور یہ دو رکعتین کم تھین درازی مین اپنے پہلے دو رکعتون سے ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا پھر پڑھے دو رکعت نماز اور یہ دو رکعتین
کم تھی درازی مین اپنے پہلے دو رکعتون سے پانچ دوگانے پڑھے اس ترتیب سے
کہ ہر دوگانہ پچھلا اپنے اگلے دوگانے سے چھوٹا تھا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا پھر پڑھے دو رکعت نماز اور یہ دو رکعتین کم تھین درازی مین اپنے پہلے دو رکعتون سے
ثُمَّ اَوْتَرَ پھر وتر پڑھے فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً پھر یہہ تیرہ رکعتین ہین **فائدہ**
اگر اس ہلکی دوگانے کو جو بعد وضو کے پڑھے ہین داخل کر لیوین تو وتر ایک رکعت ہوتی ہی اگر اس
دوگانے کو داخل نکرین تو وتر تین رکعت ہوتی ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
اور مولف نے کہا کہ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

یعنے یہہ قول چار بار ہی اسکی آٹھ رکعتین ہوئین اور پہلا دوگانہ جو بہت دراز پڑہے اسکی دو رکعت سب ملا کے دس رکعتین ہوئین هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كُتُبِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأُصُولِ اسیطرح سے ہی صحیح مسلم مین اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے اور موطاء مین امام مالک کی اور سنن مین ابو داؤد کی اور جامع الاصول مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا اور روایت ہی حضرت عائشہ سے جب بڑی عمر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بھاری ہوا جسد مبارک تب تھی اکثر نماز شب کی یا مطلق نفل حضرت کی بیٹھے ہوئے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تحقیق پہچانا مین نے ان سورون کو جو تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پاس پڑہتے انکو قرآن کے سورتین جو درجے مرتبے مین کے مانند دوسری کے ہین اس سبب سے انکو نظایر کہتے ہین فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ پھر ذکر کیا ابن مسعود نے بیس سورے اول مفصل سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک کے سورتون کو مفصل کہتے تفصیل اسکی باب القرأة مین بیان ہو چکی **فائدہ** اکثر صحابہ قرآن کو جمع کئے تھے جیسا ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور کہتے ہین کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بھی قرآن شریف کو ترتیب دئے تھے موافق نزول کے کہ اس سے ناسخ اور منسوخ معلوم ہو جاتا تھا بعد اسکے جب ثابت ہوا ترتیب قرآن کی وحی پر بھی کہ جبرئیل نزول قرآن کے وقت کہتے تھے کہ یہہ سورہ بعد فلانے سورے کے ہی اور فلانی آیت فلانے سورہ مین لکھا چاہئے اور اجماع بھی اسپر ہوا تب مشورے سے صحابہ کے حضرت عثمان نے جمع کئے اسپر سب صحابہ متفق ہوئے ایک قرآن رہا اس مین کچھ خلاف اور شبہ باقی نہ رہا سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ دو سورتین ایک رکعت مین پڑہتے آخر ان بیس سورتون کا حم الدخان اور عم یتساءلون ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ روایت ہی حذیفہ سے تحقیق اسنے دیکھا نبی صلی اللہ

عليه وسلم کو نماز پڑھتے رات سے فَكَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پھر تھے حضرت کہتے اللہ اکبر تین بار اور کہتے تھے صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بزرگی اور عظمت کا ثُمَّ اسْتَفْتَحَ پھر پڑھتے دعا افتتاح کی یعنے سبحانک اللہم وبحمدک آخر تک فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ پھر پڑھتے سورہ بقر کا بعد سورہ الحمد کے ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ پھر رکوع کرتے اور تھا رکوع حضرت کا مانند انکے قیام کے درازی مین یعنے جیسا کہ قیام کو عادت سے زیادہ دراز کئے ویسا رکوع کو بھی مقدار معہود سے طول کئے فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور تھے کہتے اپنے رکوع مین سبحان ربی العظیم ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ پھر اٹھائے حضرت نے اپنا سر رکوع سے پھر تھا قیام انکا بعد رکوع کے مانند رکوع کے درازی مین يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ اور کہتے تھے قومہ مین میرے پروردگار کو ہی ہے سب تعریف ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ پھر سجدہ کئے اور تھا سجدہ حضرت کا مانند قومہ اپکے فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پھر کہتے تھے اپنے سجدہ مین سبحان ربی الاعلی ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ پھر اٹھا اپنا سر سجدہ سے اور تھے بیٹھتے درمیانے دونون سجدون کے مانند اپنے سجدے کے وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اور تھے کہتے ای رب میرے بخش مجھکو ای رب میرے بخش مجھکو فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ پھر پڑھے چار رکعتین پڑھے ان چارون رکعت مین سورہ بقر کا اور سورہ ال عمران کا اور سورہ نساء کا اور سورہ مایدہ کا یا سورہ انعام کا شَكَّ شُعْبَةُ شک کیا شعبہ نے جو راوی اس حدیث کا ہے کہ حضرت چوتھی رکعت مین سورہ مایدہ کا پڑھے یا سورہ انعام کا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے

٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو کھڑا رہے یعنے نماز پڑھے دس آیت سے یعنے دو رکعت مین دس آیت پڑھے لکھا نہین جاتا وہ شخص غافلون مین یعنے رات کو اسقدر اٹھنے اور قرآن پڑھنے سے نام اس شخص کا غافلون مین لکھا نہین جاتا وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ اور جو شخص کہ قیام کرے

باب صلوة اللیل

شب کو سو آیت سے لکھا جاتا فرمان بردارون مین وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ
اور جو شخص کہ قیام کرے رات کو ہزار آیت سے لکھا جاتا ہی بہت ثواب جمع کرنے والون مین
قنطار مال بے شمار کو کہتے ہین کہ ادنی اسکا ستر ہزار دینار ہون رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا
اسکو ابو داؤد نے ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے تھا
قرآن پڑہنا حضرت کا رات کی نماز مین مختلف بلند پڑہتے تھے کبھو اور آہستہ پڑہتے تھے کبھو
کہتے ہین کہ جب حضرت اکیلے رہتے بلند آواز سے پڑہتے اگر کوی وہان سونے والا ہوتا تو آہستہ
پڑہتے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ
فِي الْبَيْتِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے تھی قراءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اسطور پر کہ سنتا اسکو جو شخص کہ صحن مین ہوتا اور حضرت گھر مین رہتے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَيَخْفِضُ صَوْتَهُ اور روایت ہی ابوقتادہ
سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ایک رات پس یکبیک حضرت نے
گذرے ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑہتے تھے اور وہ پست کرتے تھے اپنی آواز کو وَمَرَّ بِعُمَرَ
وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهُ اور گذرے حضرت نے عمر کے پاس اور وہ نماز کرتے تھے بلند
کرنے والے اپنی آواز کو قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ابوقتادہ
نے پھر جمع ہوے ابوبکر اور عمر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ
بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ فرمایا حضرت نے اے ابوبکر گذرا مین تم پاس اور تم
نماز پڑہتے تھے پست کرتے تھے اپنے آواز کو اسکا سبب کیا ہی قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ
نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہا ابوبکر نے تحقیق سناتا تھا مین اسکو جس سے مناجات کرتا تھا اور
اپنا راز کہتا تھا یعنے اللہ تعالی کو وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ اَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ اور
فرمایا عمر کو گذرا مین تم پاس اور تم نماز پڑہتے اور بلند کرتے تھے اپنی آواز کو فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ تب کہا عمر نے ای رسول خدا جگاتا تھا مین نیند
سے غافلون کو اور بھگاتا تھا مین شیطان کو قرآن سنانے سے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب صلوة الليل

۲ وعن انس قال كنا نشاء ان نرى رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الليل مصليا الا رأيناه اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے کہ چاہتے ہم کہ دیکھین
ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑہنے والے مگر یہہ دیکھتے تھے انکو نماز پڑہتے
ولا نشاء ان نراه نائما الا رأيناه تھے ہم کہ چاہتے ہم کہ دیکھین انکو سونے ہارے مگر یہہ کہ
دیکھتے تھے ہم انکو سوتے ہوے یعنے رات کو سوتے تھے اور نماز بھی پڑہتے تھے نہ تمام رات نماز ہی
پڑہتے رہتے نہ تمام شب سوتے ہی رہتے اس سبب سے انکو سوتے ہوے بھی دیکھتے اور جاگتے
ہوے بھی دیکھتے رواه النسائي روایت کیا اسکو نسائی نے ۳ **وعن** حميد
بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
قال قلت وانا في سفر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی حمید بن
عبد الرحمن بن عوف سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کہ
اپنے ساتھ کہا مین اور دل مین قرار دیا مین اور مین سفر مین تھا ساتھ رسول خدا کے والله
لارقبن رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوة حتى ارى فعله قسم ہی اللہ کی
البتہ دیکھونگا مین رسول خدا کو واسطے نماز کے یعنے مین چاہتا ہون کہ نماز حضرت کی دیکھون اور
اسکو یاد رکھون یہان تک کہ دیکھون کسطرح پڑہتے ہین فلما صلى صلوة العشاء وهي
العتمة پھر پڑھ چکے حضرت نے نماز کو عشا کی کہ جسکو عتمہ کہتے ہین **فائدہ** مغرب کی
نماز کو بھی عشا کہتے تھے اس سبب سے عشا کی نماز کو عشاء عتمہ کہا تاکہ مغرب کی نماز کا گمان نہو اور
عتمہ کی معنی تاریکی ہی اضطجع هويا من الليل ثم استيقظ فنظر في الافق کروٹ
لیتے حضرت نے اور سو گئے دیر تک رات کو پھر بیدار ہوے اور نظر کئے کنارے مین آسمان
کے فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتى بلغ الى انك لا تخلف الميعاد
پھر پڑہے حضرت یہہ آیت ای پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تونے یہہ بے فایدہ یہان تک
کہ پہنچے انک لا تخلف المیعاد تک ثم اهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى فراشه فاستل منه سواكا پھر متوجہ ہوے حضرت نے اپنے بچھونے طرف اور
کھینچے اس سے مسواک کو ثم افرغ في قدح من اداوة عنده ماء پھر ڈالے قدح
مین مشک سے پانی جو انکے پاس تھا فاستن ثم قام فصلى پھر مسواک کئے پھر کھڑے ہوے
اور نماز پڑہے حتى قلت قد صلى قدر ما نام یہان تک کہ کہا مین بیشک نماز پڑہے اتنی قدر

روشن کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور جو کہ انمین ہین ولك الحمد انت ملك السموات والارض
ومن فيهن اور تیرے ہی واسطے ہی سب تعریف تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو انمین ہین
ولك الحمد انت الحق ووعدك الحق ولقاءك حق وقولك حق والجنة
حق والنار حق والنبيون حق ومحمد حق والساعة حق اور تیرے ہی واسطے ہی
سب تعریف تو ہی ہی حق اور وعدہ تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی
اور سب نبی حق ہین اور محمد حق ہین اور قیامت حق ہی اللهم لك اسلمت وبك امنت
وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفرلي
ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني انت
المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت ولا اله غيرك ای پروردگار تیرا تابعدار ہوا مین
اور تجھ پر ایمان لایا مین اور تجھ پر بھروسا کیا مین اور تیرے ہی طرف رجوع کیا مین اور تیرے ہی
مدد سے جھگڑتا ہون مین دین کے دشمنون سے اور تیرے ہی طرف لاتا ہون مین اپنا مقدمہ
سو بخش مجھکو جو آگے کیا مین نے اور پیچھے کرونگا مین اور چھپایا مین نے اور جو ظاہر کیا مین نے
اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی مجھ سے اور تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا جسکو چاہے
کسی کی بندگی نہین سواے تیرے اور نہین ہی کوی معبود برحق سواے تیرے متفق عليه
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن[۲] عائشة قالت كان النبي صلى
الله عليه وسلم اذا قام من الليل افتتح صلوته فقال اور روایت ہی حضرت عائشہ سے
کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھتے نماز کو رات سے اور شروع کرتے اپنی نماز پھر کہتے اللهم
رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت
تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك
انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم ای پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کرتا ہی درمیان اپنے
بندون کے اس چیز مین کہ ہین وہ سب اس مین اختلاف کرتے راہ دکھلا تو مجھکو اس چیز کہ اختلاف کیا گیا
ہی اسمین حق سے اپنے حکم کے ساتھ تحقیق تو ہی راہ دکھلاتا ہی جسکو چاہے سیدھی راہ کی طرف رواہ
مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن[۳] عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من تعار من الليل اور روایت ہی عبادہ بن صامت صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا

باب ما یقول اذا قام من اللیل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے رات کو اور ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھرے
فَقَالَ پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کے وہ ایک ہی کوئی شریک نہین اسکا اسکے واسطے ہی
ملک اور اسی کے واسطے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف
ہی اللہ کو کسیکی بندگی نہین سوا اسکے ثُمَّ قَالَ بعد اسکے کہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا
اُسْتُجِيْبَ لَهٗ ای رب میرے بخش مجھکو یا کہ فرماے حضرت نے پھر دعا مانگے جو کہ چاہیے قبول کیے
جاتی ہی اسکی دعا بعضے عالمون نے کہا ہی کہ اسوقت کی دعا کا نام درہم الکیس ہی یعنے تھیلی مین
کے پیسے تیار ہی جب چاہے اُٹھالے اسیطرح یہہ دعا بھی اجابت کو چھوا اور قبولیت سے قریب ہی
فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑہے قبول کیے جاتی ہی نماز
اسکی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ روایت ہی عائشہ رض سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب بیدار ہوتے تھے رات سے کہتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ نہین کوئی معبود
برحق مگر تو پاکی سے یاد کرتا ہون مین تجھکو ای رب میرے اور تعریف سے تیرے اور معافی مانگتا ہون
تجھ سے اپنے گناہون کی اور مانگتا ہون تجھ سے تیری رحمت ای پروردگار زیادہ کر تو مجھکو علم اور
نہ پھیر دل میرا حق سے طرف باطل کے جب مجھے ہدایت دے چکا اور بخش مجھکو اپنے پاس سے رحمت
بیشک تو ہی ہی بخشنے والا کہ بخششونکا جنکو نہایت نہین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی مسلمان کہ رات گذارے یعنے سووے ذکر پر اللہ کے جس حال مین کہ
پاک ہی یعنے باوضو ہی فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ پھر بیدار
ہووے آخری رات سے اور مانگے اللہ سے نیکی مگر یہہ کہ دیتا ہی اللہ نے اسکو وہ نیکی رَوَاهُ اَحْمَدُ

باب مایقول اذا قام
من اللیل

وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وعن** شَرِیْقِ الْهَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّیْلِ
اور روایت ہی شریق ہوزنی تابعی سے کہا اسنے آیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس اور پوچھا مین انکو کیا
چیز تھی کہ رسول خدا نے شروع کرتے تھے جب بیدار ہوتے تھے رات کو فَقَالَتْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ
شَیْءٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ تب فرمائے حضرت عائشہ نے پوچھا تو نے مجھکو اس چیز سے
کہ نہین پوچھا مجھ کو کسی نے اس سے کوی آگے تیرے كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ عَشْرًا
تھے حضرت جب بیدار ہوتے رات سے اللہ اکبر کہتے تھے دس بار وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا
اور الحمد للہ کہتے تھے دس بار وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا اور کہتے تھے سبحان اللہ
وبحمدہ دس بار وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا اور کہتے تھے سبحان الملک القدوس
دس بار وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرًا اور استغفر اللہ دس بار وَهَلَّلَ عَشْرًا اور لا الٰہ الا اللہ دس بار
ثُمَّ قَالَ بعد اسکے کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
عَشْرًا ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے تنگی سے دنیا کی اور تنگی سے قیامت کی دن دس بار
ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ پھر شروع کرتے نماز رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

فائدہ اس ورد کو عشرات سبع کہتے ہین کسواسطے کہ یہہ سات چیزین ہین ہر ایک کو دس بار
کہتے ہین اور سبعات عشر نام ہی ایک مشہور ورد کا وہ دس چیزین ہین ہر ایک کو سات بار پڑھتے ہین ..

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ روایت
ہے ابوسعید خدری سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھتے رات سے اللہ اکبر
کہتے پھر کہتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ
پاکی سے یاد کرتا ہون مین تجھ کو اور تعریف سے برکت والا ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور
نہین کوی معبود سوا تیرے ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْرًا پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پھر کہتے تھے پناہ
مانگتا ہون مین اللہ کی جو سنتا جانتا ہی شیطان راندہ سے اسکے وسوسے سے اور اسکے غرور
سے اور اسکے جادو سے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی نے وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَیْرُكَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثًا

باب التحریض

وفی آخر الحدیث ثم یقرأ اور زیادہ کیا ابوداؤد نے بعد قول انکے لا الہ غیرک کے یہہ کہ
وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی پھر کہتے تھے لا الہ الا اللہ تین بار پھر شروع کرتے قرات
قال کنت ابیت عند حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ربیعہ بن کعب
اسلمی صحابی سے کہا اسنے کہ تھا میں رات کو رہتا نزدیک حجرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فکنت اسمعہ
اذا قام من اللیل یقول پھر تھا میں سنتا حضرت کو کہ جب اٹھتے رات سے کہتے سبحان رب
العالمین الھوی پاک ہی پروردگار ساری جہان کا بہت دیر تک یعنے اس کلمے کو دیر تک کہتے
رہتے ثم یقول بعد اسکے کہتے سبحان اللہ وبحمدہ الھوی بہت وقت تک رواہ النسائی
والترمذی نحوہ وقال ھذا حدیث حسن صحیح روایت کیا اسکو نسائی نے اور ترمذی
مانند اسکے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے

باب التحریض علی قیام اللیل

یہہ باب ہے بیان میں ترغیب دینے رات کے اٹھنے اور نماز پڑھنے کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان
علی قافیۃ رأس احدکم اذا ھو نام ثلث عقد روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرہ دیتا ہے شیطان پیچھے سر ایک کے تم میں سے جب وہ سوتا ہے تین گرہ
یضرب علی کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد اور مارتا ہے ہر گرہ پر یعنے ڈالتا دل میں
سونے مارے کے تیرے پر رات بڑی ہے پھر سو جا فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ
پھر اگر وہ بیدار ہوا اور ذکر کیا اللہ کا تو کھلتا ہے ایک گرہ فان توضأ انحلت عقدۃ پھر اگر وضو
کیا تو کھلتا ہے دوسرا گرہ فان صلی انحلت عقدۃ پھر اگر نماز پڑھا تو کھلتا ہے تیسرا گرہ فاصبح
نشیطا طیب النفس پھر صبح کرتا ہے وہ شخص خوش اور پاک نفس والا اصبح خبیث النفس
کسلان اور اگر نہ بیدار ہووے نہ وضو کرے نہ نماز پڑھے تو پلید نفس سست متفق علیہ
اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر وعن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم حتی تورمت قدماہ اور روایت ہے مغیرہ صحابی سے کہا اسنے کھڑے ہوے ہوے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو رات کی یہاں تک کہ سوجھ گئے دونوں قدم مبارک حضرت کے
فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر پھر کہا گیا حضرت
کو کس واسطے کرتے ہیں آپ یہہ تمام ریاضت اور حال آنکہ بخشے گئے ہیں آپ کے واسطے جو گناہ کہ ہو گئے
ہوے اور جو کہ پیچھے ہوے قال افلا اکون عبدا شکورا فرمائے کیا نہ ہوؤں میں بندہ

شکر کہنے والا اللہ کی نعمتون پر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۳ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے ذکر کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص فَقِیْلَ لَہٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ پھر کہا گیا ہمیشہ رہا وہ شخص سوتا ہوا یہان تک کہ صبح کیا اور نہ کھڑا ہوا واسطے نماز رات کی قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنِہٖ فرماے حضرت نے وہ ایک شخص ہی کہ موتا ہی شیطان نے اسکے کان مین اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنَیْہِ یا فرمایا اسکے دونون کان مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** بعضون نے کہا کہ رسول خدا نے غفلت پر اس شخص کے یہہ مثل فرمایا جیسا کہ کسی کے کان مین مُوْت پڑا ہو اس شخص کے کان بھاری ہو جاتے ہین اور کچھہ سن نہین سکتا ویسا ہی یہہ شخص بھی اذان کی آواز نہین سنتا غفلت سے نماز کھو دیتا ہی بعضون نے کہا مراد شیطان کان مین موتنے سے یہہ ہی کہ شیطان نے اسکے کان کو باطل کلام اور بیہودہ باتون سے بھر دیا ہی اس سبب سے اسنے حق بات اور نیکی کی پکار سن نہین سکتا ہی اور اسبات مین بڑی حقارت ہی اس شخص کی کیونکہ عادت ہی کہ جب کسی چیز کی حقارت کرتے اسپر موت دیتے ہین پھر شیطان کے موتنے مین کسقدر حقارت ہی سو ظاہر ہی

۴ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَزِعًا اور روایت ہی ام المومنین ام سلمہ سے کہے کہ بیدار ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات ڈرتے ہوے یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ فرماتے تھے تعجب سے پاک ہی اللہ کسقدر اُتاری گئی ہین آجکی رات خزانون رحمت کے وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ اور کسقدر اُتاری گئی ہین فتنون اور عذاب سے مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ کون ہی کہ بیدار کر دے حجرے والی عورتون کو یُرِیْدُ اَزْوَاجَہٗ ارادہ رکھا ہی حضرت نے حجرے والیون سے اپنے بی بیان لِکَیْ یُصَلِّیْنَ تاکہ نماز پڑھین رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ بہت عورتین کسوت پہنی والیان دنیا مین ننگی ہو آخرت مین رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترتا ہی رب ہمارا برکت اور بزرگی والا یعنے اسکی رحمت خاص ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہی

ہی تیسرا حصہ رات آخر کی **فائدہ** اوپر سے جو پہلا آسمان ہی اسکو سماء دنیا کہتے ہین محقق لوگون نے کہا ہی کہ نزول الٰہی سے آسمان دنیا پر مراد یہہ ہی کہ وقت صبح کے تجلی صفت پروردگار کی ہوتی اور آیات واحادیث متشابہات پر فقط ایمان لانا چاہیے اور اسکی کیفیت سے پوچھنا منع ہی یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ کہتا ہی پروردگار نے کون ہی کہ پکارے مجھکو تا قبول کرون اسکو مَنْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ کون ہی کہ مانگے مجھ سے تا دیون مین اسکو جو کچھ کہ مانگے کون ہی کہ گناہ کی معافی چاہے مجھ سے پھر بخش دیون مین اسکو مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ اور ایک روایت مین مسلم کی یون آیا ہی کہ پھر کھولتا ہی پروردگار اپنے دونون ہاتھ وَیَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ اور کہتا ہی کون ہی کہ قرض دیوے اسکو جو محتاج نہین ہی اور نہ ظلم کرنے والا ہی یعنے کون ہی کہ مجھے قرض دیوے کیونکہ مین محتاج نہین ہون کہ خوف قرض ڈوبنے کا ہووے اور نہ ظلم کرنے والا ہون کہ لیکر کسی کا مال نہ دیونگا یعنے میری راہ مین محتاجون کو دو تو مین ادا کرونگا اور یہہ بات فرماتا ہی حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ یہان تک کہ کھلتا ہی فجر اور ہوتی ہی صبح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوئی مرد مسلمان مانگے اللہ سے اس ساعت مین بھلائی کام مین دنیا اور آخرت کے مگر دیتا ہی اسکو وہ بھلائی وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ اور یہہ ساعت ہر رات مین ہی **فائدہ** بعضے کہتے ہین وہ ساعت مبہم ہی اور بعضون نے کہا وہ ساعت برابر آدھی رات کو ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز داؤد کی ہی وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ اور بہت پسند روزون مین اللہ کے نزدیک روزہ داؤد کا ہی كَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنَامُ سُدُسَهٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وے تھے سوتے آدھی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور پھر سوتے چھٹوین حصہ رات مین اور روزہ رکھتے

باب التحریص

ایک دن اور افطار کرتے ایک دن مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر ۸ **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَہٗ
اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول
شب اور جاگتے آخر شب کو ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت
اپنی بی بیوں سے فراغت کرتے اپنی حاجت سے ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ
جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ پھر سوتے پھر اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنب اٹھتے اور
جاری کرتے اپنے اوپر پانی وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اور اگر
نہوتے جنب تو وضو کرتے نماز کے لئے اور پڑھتے دو رکعت سنت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے
مسلم اور بخاری کا اسپر **الفصل الثانی** فصل دوسری ۱ **عَنْ** اَبِيْ
اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ روایت ہے
ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تم پر اٹھنا رات کو نماز
کے واسطے فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ پھر بیشک وہ عادت ہی نیکوں کی جو تم سے
پہلے تھے وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ اور وہ نزدیکی کا سبب ہی تمہارے لئے تمہارے رب پاس
وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ اور سبب ہی گناہوں کو مٹانے کا اور سبب باز رہنے
کا ہی گناہوں سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۲ **وَعَنْ** اَبِيْ
سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يَضْحَكُ
اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین شخص ہیں کہ ہنستا ہی اللہ انکی طرف یعنے اُن سے راضی ہوتا ہی اور رحمت کی نگاہ اُن پر
کرتا ہی اَلرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ ایک ان تین میں سے وہ شخص کہ اٹھے رات کو نماز پڑھنے کے
واسطے وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ دوسرے وہ قوم کہ صف باندھیں نماز میں وَالْقَوْمُ
اِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ تیسرے وہ قوم کہ صف درست کریں جہاد میں رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ
السُّنَّةِ روایت کیا اسکو شرح سنت میں ۳ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ
فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہوتا رب کا اپنے بندے سے درمیان میں پچھلی رات کے بیچ

باب التحریص

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ پھر اگر ہو سکے یہہ کہ ہووے تو ان شخصون مین کہ ذکر کرتے ہین اللہ کی اس وقت مین تو ہو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اسناد مین **فائدہ** عمرو بن عبسہ مقبول درگاہ رسول کریم کا ہی جب حضرت نے مکے مین دعوت دین اسلام کی شروع کئے تب عمر بن عبسہ نے اپنے وطن مین سے یکبیک ان کے دل مین نور توحید کا چمکا بت پرستی سے نفرت ہوی اور سنے کہ مکے مین ایک شخص پیدا ہوا ہی لوگون کو خدا کی توحید بتاتا ہی اور بتونکی عبادت سے منع کرتا ہی تب مکے مین آئے اور احوال رسول خدا کا دریافت کئے اس ایام مین حضرت نے حکم الٰہی سے دین کے دشمنون کی نظر سے چھپے ہوے رہتے تھے مکے کے لوگ ان سے کہے وہ شخص دیوانہ معلوم ہوتا ہی ہمارے بزرگون کے دین سے پھر گیا ہی آدہی رات کو کعبے کے اطراف پھرتا ہی عمر بن عبسہ یہہ سنکر وہ ہر شب کو کعبے کے پاس چھپے ہوے کھڑے رہے یکایک رسول خدا نے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوے اطراف کعبے کے پھرنے لگے عمر نے روبرو آ سلام کئے اور پوچھے آپ کون ہو اور آپکا دین کیا ہی حضرت نے فرمایے مین رسول ہون خدا کا اور میرا دین لا الٰہ الا اللہ ہی عمر بن عبسہ نے سنتے ہی ایمان لائے یہ تیسرے یا چوتھے شخص ہین دین مین پہلے ایمان لائے ہوے ہین **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے خداے تعالی اس بندے پر جو اٹھا ہی رات کی نماز پڑہنے پھر نماز پڑہا اور جگایا اپنی عورت کو پھر نماز پڑہی اس عورت نے فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ پھر اگر نہ جاگے تو چھڑکتا ہی اسکے منہہ پر پانی رَحِمَ اللهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ رحمت کرے اللہ اس عورت پر کہ اٹھی رات کو پھر نماز پڑہی اور جگا دی اپنے خاوند کو پھر اگر نہ جگا تو چھڑک دی اسکے منہہ پر پانی یعنے چاہئے کہ مرد جاگے تو عورت کو اٹھا دیوے اگر عورت جاگے تو مرد کو بیدار کر دیوے اسیطرح دوستان اور رفیقان بایکدیگر عبادت کے واسطے تائید کرین رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداود اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ اور روایت ہی ابوامامہ سے کہا اسنے کہا گیا ای رسول خدا کون سی دعا بہت سنی جاتی ہی قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَةِ فرمایے

درمیان پچھلی رات کے اور پیچھے فرض نمازوں کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے
وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي
الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اور روایت ہی ابو مالک اشعری
سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت مین محلین ہین دیکھا
جاتاہی جو اسکے باہر ہی اسکے اندر سے اور دیکھا جاتاہی جو اسکے اندر ہی اسکے باہر سے
بسبب نہایت صفائی کے أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ
الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تیار کیا ہی اللہ نے اسکو اس شخص کے واسطے کہ نرمی
سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے رکھے روزے اور نماز پڑہے رات
کو اور لوگ سوتے ہون رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان
مین اور روایت کیا ترمذی نے حضرت علی سے مانند اسکے اور ایک روایت مین ترمذی کی
اچھی کرے بات ہی جگہہ پر نرمی سے کرے بات کے **الفصل الثالث** فصل
تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص
سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبداللہ مت ہو مانند فلانے کے
كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ کہ تھا وہ فلانہ اٹھتا رات کو پھر چھوڑ دیا اٹھنا
رات کا یعنے حضرت نے عبداللہ بن عمر کو کثرت قیام سے منع فرمایا کہ اس انداز سے اٹھا کر
کہ ہمیشہ ہو سکے ایسا مت اٹھہ کہ مطلق تمام رات نہ سووے آخر کو ہار کر رات کا اٹھنا
ترک کردیگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عُثْمَانَ
بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ
لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ اور روایت ہی
عثمان بن ابو العاص سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
کہ تھا واسطے داؤد علیہ السلام کے رات کو ایک وقت کہ جگاتے اس مین اپنے اہل و
عیال کو يَقُولُ يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا إِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ کہتے ای داؤد کے لوگو اٹھو اور نماز پڑہو کیونکہ

یہہ وقت ہی کہ قبول کرتا ہی خدا تعالی اس مین دعا مگر جادوگر اور تحصیلدار کی دعا قبول نہین ہوتی کیونکہ تحصیلدار موذی ہوتے ہین لوگون کا مال ظلم سے اور زیادہ حق سے لیتے ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے ۳ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِی جَوْفِ اللَّيْلِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے افضل نمازون مین بعد فرض کے نماز ہی درمیانے رات کے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے ۴ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّی بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پھر جب صبح کرتا ہی چوری کرتا ہی فَقَالَ اِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ تب فرمایے حضرت نے تحقیق جلدی منع کردیگی اسکو وہ چیز کہ کہتا ہی تو یعنے جو اسکی رات کی نماز کا بیان کرتا ہی سو وہ رات کی نماز کی برکت سے چوری چھوٹ جاویگی جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہی الصلوة تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنے نماز منع کرتی ہی بدکاری اور زنا اور ناشایستہ کامون سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ اَبِی سَعِيْدٍ وَاَبِی هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سے کہے ان دونون نے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگاوے مرد اپنی عورت کو کچھ رات مین پھر دونون نماز پڑہین یا کہ فرمایا حضرت نے کہ دو رکعت نماز پڑہے اکٹھے كُتِبَا فِی الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ لکھے جاتے ہین دونون ذکر کرنے والے مردون اور ذکر کرنے والے عورتون مین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِی حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اشراف میری امت کے اٹھانے والے قرآن کے ہین اور رات کو اٹھنے والے یعنے قرآن کے حافظان اور قرآن پر عمل کرنے والے اور وہ لوگ جو رات کو ہمیشہ جاگتے اور نماز اور قرآن پڑھتے ہین رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاہُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق اسکے باپ عمر بن خطاب نے تھے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ نے حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اَیْقَظَ اَھْلَہٗ لِلصَّلٰوۃِ یہان تک جسوقت ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنی بی بی کو نماز کے واسطے یَقُوْلُ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فرماتے اپنے گھروالون کو پڑہو نماز ثُمَّ یَتْلُوْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ پھر پڑھتے یہ آیت کہ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی اور حکم کر اپنے گھروالون کو نماز کا اور آپ قایم رہ اسپر ہم نہین مانگتے ہین تجھ سے روزی ہم روزی دیتے ہین تجھکو اور آخر بھلا ہی پرہیزگارون کا رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ الْقَصْدِ فِی الْعَمَلِ

یہہ باب ہی بیان مین میانہ روی کے عمل مین یعنے زیادہ نہ کم تا ہمیشہ کر سکے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

١ **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یَصُوْمَ مِنْہُ شَیْئًا روایت ہی انس سے کہا انسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کرتے اور روزہ نہین رکھتے بعضے مہینے مین یہان تک کہ خیال کرتے ہم کہ روزہ نہ رکھینگے اس مہینے مین کچھ وَیَصُوْمُ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یُفْطِرَ مِنْہُ شَیْئًا اور روزہ رکھتے یہان تک کہ خیال کرتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور روزہ نچھوڑینگے اس مہینے مین کچھ یعنے نہ ہمیشہ افطار کرتے نہ مدام روزہ رکھتے کبھو روزہ رکھتے کبھو افطار کرتے وَکَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاہُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ اور تھے حضرت ایسے کہ نہ چاہتا تو کہ دیکھے انکو رات کو نماز پڑھنے والے مگر دیکھتا تو انکو نماز پڑھنے والے اور نہ چاہتا تو انکو دیکھے تو انکو سونے والے مگر دیکھتا تو انکو سونے والے یعنے رات کو نماز بھی پڑھتے اور خواب بھی کرتے نہ تمام شب سوتے رہتے نہ تمام رات نماز ہی پڑھتے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

٢ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا

وَاِنْ قَلَّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دوست رکھے گئے عملون مین سے خدا کے پاس وہ عمل ہی کہ ہمیشہ کرین اسکو اگرچہ کم ہو وے کیونکہ عمل قلیل جو دایم ہو تو بہت اثر کرتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسر

[٣] وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ اور بہی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑو عملون مین سے اس چیز کو جسکی طاقت رکھتے ہو یعنے جو تم پر آسان ہو اور جسکو ہمیشہ کر سکو تا ثواب اسکا ہمیشہ ملے فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا کیونکہ خدا تعالی ملول نہین ہوتا ہی ثواب دینے سے جب تک کہ تم ملول اور ماندے نہ ہون عمل کرنے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسر

[٤] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ نماز پڑہے کوی تمہارا جب تک کہ خوش لگے اسکو اور ذوق اس سے حاصل ہوا سکو وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ اور جب سست اور ماندہ ہو جاوے پہر چاہئے کہ بیٹھ جاوے اور چھوڑ دوے نماز کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسر

[٥] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نیند آوے کسیکو تم مین سے اور وہ نماز پڑہتا ہو پہر چاہئے کہ سو جاوے یعنے نماز کو تمام کرکے یہان تک جاتی رہے اس سے نیند فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ پہر تحقیق کوی تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اور وہ سونے والا ہو نہین پاتا ہی کہ کیا کرتا ہون شاید کہ وہ استغفار اور دعا مانگتا ہی اور غلطی کرتا ہی کالیان دیتا ہی اپنے کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسر

[٦] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دین اسلام کا بنا کیا گیا ہی آسانی پر

باب القصد فی العمل

پھر سختی اختیار نکرو اپنے پر وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ اور ہرگز نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی اسپر دین یعنے اللہ تعالی نے دین اسلام مین آسانی رکھا ہی اُسی کے موافق عمل کرو اگر کوئی چاہے کہ زیادہ کرے جیسے راہب کرتے ہین تو آخر عاجز ہوکر اصل حکم بھی ادا نکر سکیگا فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ سو میانہ روی کرو اور اللہ کی نزدیکی چاہو اور خوشخبری سناؤ اپنے جان کو خوبی کی اور مدد چاہو دین کی راہ چلنے مین صبح وشام اور کچھ تھوڑا سا رات کے وقت جگنے سے یعنے عمل مین نہ زیادتی کرو کہ تمام وقت عبادت مین ہی رہین بلکہ خوشی کے وقتون کو جو صبح وشام اور رات مین تھوڑا وقت ہی غنیمت جانو اور اپنے جان پر نرمی کرو تا ماندہ ہوکر عبادت سے باز رہے اور راحت وخوشی سے مقصد کو پہنچے جیسا کہ کوئی مسافر تمام دن تمام رات چلیگا تو تھک کر بیچ راہ مین رہ جاویگا اگر صبح وشام چلے اور تھوڑا سا رات مین چلے تو منزل کو پہنچیگا اور ماندہ نہو ویگا اسیطرح عبادت مین میانہ روی کرو رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ اور روایت ہی عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سوجاوے اپنے سارے وظیفہ سے یعنے جو وظیفہ کہ اسکی رات کو معمول تھا سب چھوٹ جاوے فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ پھر پڑھے اسکو اس وقت مین جو درمیان فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے ہی كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ تو لکھا جاتا ہی اسکے واسطے گویا کہ اسنے پڑھا اسکو رات کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہوکر فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا پھر اگر نہ سکے تو تو پڑھ بیٹھ کر فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ پھر اگر نہ سکے تو تو پڑھ کروٹ لیٹے ہوئے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا اور بھی روایت ہی عمران بن حصین سے تحقیق اسنے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

حال مرد کی نماز بیٹھے ہوسے قَالَ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ فرماے اگر پڑہے کھڑا ہوکر تو
افضل ہی وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ اور جو شخص پڑہے بیٹھے ہوسے تو اسکو
آدہا ثواب ہی کھڑے پڑہنے والے کا وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ اور جو کہ
پڑہے لیٹے ہوسے تو اسکو آدہا ثواب ہی بیٹھنے والے کا یہہ حکم نفل نماز کا ہی کیونکہ فرض
نماز لیٹے ہوسے بغیر عذر کے درست نہین اور عذر مین درست ہی سو اسوقت تو ثواب
پورا ملتا ہی اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نفل نماز بغیر عذر کے لیٹے ہوسے پڑہنا جائز
ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ
سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جگہہ لیوے اپنے
بچھونے پر جس حال مین کہ پاک اور باوضو ہی وَذَکَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِکَهُ النُّعَاسُ
اور یاد کرے اللہ کی یہان تک کہ آجاوے اسکو نیند لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّیْلِ
یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهِ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ نہین کروٹین لیتا کسوقت
رات کو مانگتا ہوا اللہ سے اس مین نیکی دنیا اور آخرت کی نیکیون مین سے مگر دیتا ہی
اسکو اللہ وہ نیکی ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ ذکر
کیا اسکو نووی نے کتاب الاذکار مین روایت سے ابن سنی کے ٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ
رَجُلَیْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی پروردگار ہمارا دو مرد سے جو بڑے مرتبے والے ہین اسکے
پاس رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ ایک
وہ شخص کہ جلد اٹھا اپنے نرم بچھونے سے اور اپنے لحاف سے اپنے محبوب اور اپنی
جورو کے پاس سے اپنی نماز کی طرف فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ
ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ تب کہتا ہی
اللہ نے اپنے فرشتون کو دیکھو تم میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے فرش اور اپنے
نرم بچھونے سے اپنے محبوب اور اپنی جورو کے پاس سے اپنی نماز کی طرف رَغْبَةً

فِیمَا عِندِی وَشَفَقًا مِمَّا عِندِی خواہش سے اُس ثواب کے جو میرے پاس ہی اور خوف سے اس عذاب کے جو میرے پاس ہی وَرَجُلٌ غَزَا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَانْہَزَمَ مَعَ اَصْحَابِہٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْہِ فِی الْاِنْہِزَامِ وَمَا لَہٗ فِی الرُّجُوعِ دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا اللہ کی راہ مین پھر شکست کھا کر بھاگا اپنے یارون کے ساتھ پھر جانا کس قدر گناہ ہی اپنے پر بھاگنے مین اور کس قدر ثواب ہی پھر پھر کر جنگ کرنے مین فَرَجَعَ حَتّٰی ہُرِیقَ دَمُہٗ پھر الٹا اور جنگ کیا یہان تک بہایا گیا خون اسکا فَیَقُولُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اُنْظُرُوا اِلٰی عَبْدِی رَجَعَ رَغْبَۃً فِیمَا عِندِی وَشَفَقًا مِمَّا عِندِی حَتّٰی ہُرِیقَ دَمُہٗ تب کہتا ہی پروردگار اپنے فرشتون کو دیکھو تم میرے بندے کی طرف پھرا خواہش سے اس ثواب کے جو میرے پاس ہی اور خوف سے اس عذاب کے جو میرے پاس ہی یہان تک کہ بہایا گیا خون اسکا رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہا اسنے کہ خبر دیا گیا مین کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مرد کی بیٹھے ہوے برابر آدہی نماز کے ہی ثواب مین قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ یُصَلِّی جَالِسًا کہا عبد اللہ نے پھر آیا مین حضرت کے پاس تب پایا مین حضرت کو نماز پڑہتے بیٹھے ہوے فَوَضَعْتُ یَدِی عَلٰی رَاْسِہٖ پھر رکھا مین اپنا ہاتھ سر مبارک پر حضرت کے جاننا چاہئے کہ عرب کی عادت تھی جب کسی سے کوی کام تعجب کا دیکھتے ہاتھ اسکے سر پر رکھتے عبد اللہ نے حضرت کو بیٹھے نماز پڑہتے ہوے دیکھ کر تعجب سے بے قصد اپنا ہاتھ سر مبارک پر رکھ دیا فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو تب فرمایا مجھکو کیا ہوا ہی تجھکو ای عبد اللہ بن عمرو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّی قَاعِدًا مین نے کہا خبر دیا گیا مین ای رسول خدا کہ آپ نے فرمایا ہی نماز مرد کی بیٹھے ہوے برابر آدہی نماز کے اور آپ پڑہتے ہین بیٹھے ہوے قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّی لَسْتُ کَاَحَدٍ مِنْکُمْ فرمایا ہان نماز بیٹھے ہوے پڑہنے والے کی آدہی نماز کھڑے ہوے پڑہنے والے کی ہی لیکن مین نہین ہون مانند ایک تمہارے کے یعنے وہ حکم میری امت پر ہی مین ان سے خارج ہون کیونکہ

پروردگار نے میری بیٹھے ہوی نماز کو قبول فرماتا ہی اپنے فضل سے جیسا کہ میری کھڑے پڑہی ہوی نماز کو قبول کرتا ہی یہہ بات مخصوص ہی میرے واسطے نہایت خضوع وخشوع اور معرفت و قرب کے سبب سے جو مجھکو حاصل ہی سو مجھکو دوسرون پر قیاس نکیا چاہیے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۲ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ اور روایت ہی سالم بن ابو الجعد سے جو تابعین مین ہین کہا اسنے کہ فرمایا ایک مرد صحابی قوم خزاعہ مین سے کیا اچھا ہوتا کہ نماز پڑہتا مین تو آرام پاتا مین فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ گویا کہ لوگون کی صحابہ وغیرہ سے عیب پکڑا اسپر یہہ بات انکو بری معلوم ہوی فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا تب کہا اس مرد نے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اقامت کہہ نماز کی ای بلال راحت دے مجھکو اس سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے جاننا چاہیے کہ حضرت کے قول راحت دے ہمکو اس سے ای بلال اس کے دو معنے کرتے ہین ایک یہہ کہ اذان کہہ ای بلال تا ہم نماز کر لین اور اس سے فارغ ہو کر آرام پاوین دوسرا یہہ کہ اذان کہہ تا ہم نماز پڑہین۔ اور اس مین راحت پاوین لوگون نے پہلا معنا خیال کرکے خزاعی پر پکڑا تھا شاید کہ اسکا ارادہ بھی دوسرا معنا ہی ہو اللہ ہر کسیکو اسکی توفیق دیوے

بَابُ الْوِتْرِ

یہہ باب ہی بیان مین وتر کے وتر مین علما اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین وتر سنت ہی اور بعضے کہتے ہین واجب ہی اکثر ایمہ اور ابو یوسف اور محمد سنت کے قایل ہین امام ابو حنیفہ کے پاس واجب ہی اور ایک روایت آئی ہی کہ فرض ہی دوسری روایت مین سنت ہی قول ابو حنیفہ سے واجب ہی اور وتر اکثر ایمہ کے پاس ایک رکعت اور ابو حنیفہ کے پاس تین رکعت ہین دونون طرف احادیث آئے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی ۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہی فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى پھر جب ڈرے کوی تمہارا صبح ہو جانے سے پڑہے ایک رکعت کہ وتر کر دیوے اسکے واسطے اس نماز کو جو تحقیق رات کو پڑہا ہی یعنے جو نماز

شب کو تو دو دو رکعت پڑھا ہی جفت ہوی جب ڈرے صبح ہونے سے ایک رکعت اسکے ساتھ ملا دیوے تو طاق ہوکے وتر ادا ہو جاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[۲] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو اسطور سے کہ پہلے دو دو رکعت پڑہین اور سلام پھیرین بعد اسکے ایک رکعت پڑہین یہہ حدیث دلیل ہی وتر ایک رکعت ہونے پر اور آیندہ وہ حدیثین جو وتر تین رکعت ہونے پر دلالت کرتے ہین آوینگے اور اس حدیث مین اشارہ ہی کہ وتر آخری نماز ہی رات کی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[۳] عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات کو تیرہ رکعت يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ وتر کرتے ان مین سے پانچ رکعت متصل پڑھ کر لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا نہین بیٹھتے کسی رکعت مین اُن پانچ رکعتون سے مگر آخر مین اسکے اس سے صاف معلوم ہوا کہ رات کی نماز حضرت کی کی طرح پڑھتی اُن مین سے یہہ بھی ایک طور تھا کہ آٹھ رکعت دوگانہ دوگانہ پڑہتے چہار سلام سے اور پانچ رکعت متصل نیت سے وتر کے پڑہتے ایک تشہد اور ایک سلام سے مگر فقہا اس مین اختلاف کرتے اور کہتے ہین کہ مراد جلوس بیٹھنے سے یہان سلام ہی یعنے سلام نہین پھیرتے مگر آخر مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[۴] سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی سعد بن ہشام انصاری سے جو تابعین مین ہین کہا اسنے گیا مین بی بی عائشہ کے پاس اور کہا مین نے ای مومنون کی ما خبر دے مجھکو خصلت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فرماے کیا نہین پڑہتا ہی تو قرآن قُلْتُ بَلٰى کہا مین ہان پڑہتا ہون مین قرآن کو قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ کہے عائشہ نے پھر تحقیق خصلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی قرآن یعنے قرآن مین جو بزرگ خصلتین مذکور ہین حضرت کی خلقت مین وہ خصلتین تھین بعضون نے کہا یہہ مراد ہی کہ حضرت کا خلق اور خصلت قرآن مین مذکور ہی کہ اللہ نے فرمایا ہی انک لعلی خلق عظیم یعنے بیشک تو ہی البتہ بہت نیک اور بڑی خصلت پر قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب الوتر

أَنْبِئِيْنِي عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا مین اے موٗمنون کی ما خبر دو مجھکو
وتر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فرماے عائشہ
تھے ہم لوگ تیار کرتے حضرت کے واسطے انکا مسواک اور انکے وضو کا پانی فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ تعالیٰ
مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ پھر اٹھاتا انکو اللہ تعالی نے جب چاہا کہ اٹھا وے انکو رات کو
فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ تب مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے
نو رکعت لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ نہین بیٹھتے ان نو رکعتون مین مگر بیٹھتے آٹھوین رکعت
مین فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ پھر یاد کرتے اللہ کی — اور حمد کرتے اسکا اور دعا مانگتے
اس سے یعنے تشہد پڑھتے کہ اس مین ذکر اور حمد اور دعا ہے ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ پھر اٹھتے
اور نہ سلام پھیرتے فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ
يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا پھر پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے اور یاد کرتے اللہ کی اور حمد کرتے اسکا
اور دعا مانگتے اس سے پھر سلام پھیرتے ایسا سلام کہ سناتے ہمکو ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ
بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ پھر پڑھتے دو رکعت نماز
بعد سلام پھیرنے کے بیٹھے ہوے پھر یہہ گیارہ رکعتین ہوئین اے میرے بچے فَلَمَّا اَسَنَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ
صَنِيْعِهِ فِي الْاُوْلٰى پھر جب بڑی عمر کے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور لیا گوشت یعنے
بدن مبارک فربہ ہوا اور ضعیفی آئی وتر پڑھتے تہجد ملا کے سات رکعت اور کرتے دو رکعتین جیسا
کرتے تھے آپ پہلی صورت مین فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ پھر یہہ نو رکعتین ہوئین اے میرے بچے
پہلی صورت مین گیارہ رکعتین تھین وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً
اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ
النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے کوئی نماز دوست
رکھتے تھے کہ ہمیشگی کرین اسپر اور تھے جب غالب ہوتی ان پر نیند یا درد اور بیماری رات
کے اٹھنے سے نماز پڑھتے دن کو بارہ رکعتین **فائدہ** دن کو کبھو تیرا رکعت کبھو گیارہ کبھو
نو کبھو سات رکعت پڑھتے وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ
فِيْ لَيْلَةٍ اور نہین جانتی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سارا قرآن پڑھتے ایک رات مین وَلَا
صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ اور نہین جانتی کہ نماز پڑھتے ہون رات کو صبح تک وَلَا صَامَ شَهْرًا

كَامِلاً غَيْرَ رَمَضَانَ اور نہین جانتی مین روزہ رکھے ہون ایک پورے مہینے کا سواے رمضان کے حضرت بی بی عائشہ احتیاط کے واسطے فرماے مین نہین جانتی ہون شاید کہ کبہو سفر وغیرہ مین ویسا کئے ہون رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے جاننا چاہیئے کہ وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑہنے کے باب مین احادیث بہت آئے ہین لیکن یہ حدیثین ظاہر مین خلاف ہوتی ہین اس حدیث کے کہ کرو تم آخر نماز اپنی رات مین وتر کی اسیواسطے امام مالک نے دو رکعت بعد وتر پڑہنے کی حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح نہین امام احمد ابن حنبل نے کہا مین وہ دو رکعت نہین پڑہتا ہون اور پڑہنے والے کو منع بہی نہین کرتا ہون اور جمہور علما اس دو رکعت پڑہنے کے قایل ہین تا معلوم ہو کہ نفل وتر کے بعد پڑہنا جایز ہی بعضے علما کہتے ہین یہہ دو رکعت ملحق ہین وتر کے ساتھہ اور داخل ہین سنت راتبہ مین اسلئے بعضے لوگ ان دونون رکعتونکو بیٹھہ کر پڑہتے ہین تا حکم مین ایک رکعت کے ہو کر وتر جو طاق ہی جفت ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ اگر وتر پہلی رات مین کسی نے پڑھہ لیا بعد قیام لیل کی توفیق پایا اور تہجد کی نماز پڑہا تو پہر وتر پڑہنے کی حاجت نہین قول مختار یہی ہی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ دوبارہ وتر نہ پڑہو ایک رات مین تو اسپر خیال کرو **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا اور روایت ہی ابن عمر سے انہون نقل کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو تم آخر نماز اپنی رات مین وتر کی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ اور بہی روایت ہی ابن عمر سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماے جلدی پڑھو صبح کے پہلے وتر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ڈرے کہ وہ نہ اٹھہ سکیگا آخر رات مین پہر چاہیئے کہ وتر پڑھہ لیوے اول رات مین وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ اور جو شخص امید رکھے کہ اٹھیگا آخر رات مین پہر چاہیئے کہ وتر پڑہے آخر رات مین فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ اسواسطے کہ تحقیق نماز آخر رات کی حاضر کئی گئی ہی یعنے ملایک حاضر ہوتے ہین اس مین وَذٰلِكَ اَفْضَلُ اور یہہ افضل ہی یعنے وتر آخر شب مین پڑہنا اول رات مین پڑہنے سے افضل ہی رَوَاهُ

مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ اور روایت ہی عائشہ سے کہی کہ سب وقت مین رات کے وتر پڑہے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین اور بیچ رات مین اور آخر رات مین و آخر عمر مین مقرر ہوا وتر پڑہنا آپکا صبح کے وقت تک اور پچھلے پہر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلٰثٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے وصیت کی مجھکو میرے جانی دوست نے تین خصلت کی صِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ روزہ رکھنا تین روز کا ہر مہینے مین وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ دوسری یہہ کہ دو رکعت نماز ضحی کی تیسری یہہ کہ وتر پڑہون مین قبل اسکے کہ سوؤن مین ضحی کا وقت آفتاب بلند ہوے بعد ہوتا ہی اسکو چاشت کہتے ہین اور ذکر اسکا آیندہ اویگا ابوہریرہ کو سونے کے قبل وتر پڑہنے کا حکم کرنے کا سبب وہ تھا کہ انہون حدیث یاد کرنے مین مشغول رہتے تھے اس مین رات ہو جاتی تو پھر آخر رات مین سو جانے کا خوف تھا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ غُضَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ روایت ہی غضیف بن حارث صحابی سے جو نام انکا ابو موسی اشعری ہی کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ کو بھلا دیکھا آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول شب مین یا آخر شب مین قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ کہے عائشہ نے اکثر غسل کرتے اول شب مین اور اکثر غسل کرتے آخر شب مین قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً کہا مین اللہ اکبر سب تعریف اللہ کو ہی جسنے کیا دین کے کام مین کشادگی قُلْتُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ پوچھا مین نے تھے وتر پڑہتے اول شب مین یا آخر شب مین قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ کہے عائشہ نے اکثر وتر پڑہتے اول شب مین اور اکثر وتر پڑہتے آخر شب مین قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً کہا مین خدا بہت بڑا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جسنے کیا دین کے کام مین کشادگی قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يُخَافِتُ کہا

بن نے تھے حضرت نے پکار کر پڑہتے قرآن کو رات کے نماز مین یا آہستہ قَالَتْ رُبَّمَا یَجْهَرُ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ فرماے حضرت عائشہ نے اکثر پکار کر پڑہتے قرآن اور اکثر آہستہ پڑہتے قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً کہا مین خدا بہت بڑا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جسنے کیا دین کے کام مین کشادگی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اَلْفَصْلَ الْاٰخِیْرَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے تمام اور روایت کیا ابن ماجہ نے فصل اخیر کو جس مین قرآن شریف پڑہنے کا بیان ہی ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ کو کتنی رکعت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتے قَالَتْ كَانَ یُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ کہے حضرت عائشہ نے تھے رسول خدا وتر پڑہتے چہار اور تین رکعت سے اور چھے اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین سے یعنے کبہو چار رکعت تہجد تین رکعت وتر کبہی چھے رکعت تہجد تین وتر کبہو آٹھ رکعت تہجد تین وتر کبہی دس رکعت تہجد تین رکعت وتر پڑہتے وَلَمْ یَكُنْ یُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اور نہ تھے وتر پڑہتے کم سات رکعت سے اور نہ زیادہ تیرہ رکعت سے اس حدیث سے خوب ظاہر ہوا کہ وتر کی تین رکعت ہین اور دوسرے حدیث بھی اس باب مین آئے انکو شرح مین مذکور کیا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ۳ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہی ہر مسلمان پر فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ پھر جو شخص دوست رکھے کہ وتر پڑہے پانچ رکعت پھر چاہئے کہ کرے اسی بات پر گیا ہی سفیان ثوری اور بعض اماموں نے وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ اور جو شخص دوست رکھے کہ وتر پڑہے تین رکعت پھر چاہئے کہ کرے یہہ مذہب امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کا ہی وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ اور جو کوئی دوست رکھے کہ وتر پڑہے ایک رکعت پھر چاہئے کہ کرے ایک رکعت یہہ مذہب امام شافعی اور دوسرے اماموں کا

ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ طاق ہی اور دوست رکھتا ہی طاق کو فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ پھر وتر پڑہو ای قرآن والو یعنے ای وہ لوگو جو ایمان لاے ہین قرآن پر رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے

وَعَنْ خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ اور روایت خارجہ بن حذافہ سے جو قریش صحابی سے تھے اور انکو زور وقوت مین برابر ہزار سوار کے جانتے ایکبار عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمر سے تین ہزار سوار کی کمک طلب کی عمرؓ نے تین شخص کو روانہ فرماے ایک خارجہ بن حذافہ دوسرا زبیر بن عوام تیسرا مقداد بن اسود کہ یے تینون تین ہزار سوار کے برابر تھے قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا اسنے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ پھر فرماے تحقیق اللہ مدد کی تمہارے ایک نماز سے یعنے زیادہ کیا ایک نماز کو پانچ وقت کی نماز پر اور ہمکو بڑی قوت اور درجہ دیا اس سے ہِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ وہ نماز بہتر ہی تمکو سرخ اونٹون سے یعنے وہ بہتر ہی دنیا کے اچھے متاع سے جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ تَطْلُعَ الْفَجْرُ مقرر کیا اسکو اللہ نے تمہارے لئے اسوقت مین کہ درمیان مین عشا کی نماز کے فجر نکلنے تک ہی اس حدیث سے وجوب وتر کی نماز کا ثابت ہوتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اور روایت ہی زید بن اسلم سے جو تابعین مین ہین اور وہ تھے غلام آزاد کئے ہوے حضرت عمر کے بڑے عالم اور ثقہ اور عابد تھے امام مالک اور سفیان ثوری اور ابن عتبہ اور ایوب سجستانی ان سے روایت کئے ہین اور امام علی زین العابدین انکے پاس جاتے اور حدیث سنا کرتے لوگون نے کہا ای امام آپ سب لوگون سے افضل ہین باوجود اسکے زید بن اسلم غلام آزاد کے پاس تشریف لیجاتے ہین فرماے علم سیکھا جانے کسی جگہہ پر بھی ہو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ کہا اسنے

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو گیا اپنی وتر سے پھر چاہیے کہ پڑھے جب صبح کرے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو ترمذی نے مرسل

وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سے کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ سے کون سے سورہ سے تھے وتر پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فرمایا عائشہ نے تھے حضرت پڑھتے پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور معوذتین جانو معوذتین کسرے واو مشدد کے نام ہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ یَذْکُرِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ اور روایت کیا اسکو احمد ابی ابن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نے معوذتین کا بلکہ فقط قل ہو اللہ احد کا ذکر کیا اور ترمذی نے کہا کہ اکثر علما صحابہ وغیرہ کا عمل اسی پر تھا کہ فقط قل ہو اللہ احد پڑھتے تیسری رکعت مین بعضے لوگ ہمارے ملک کے وتر کی پہلی رکعت مین انا انزلنا پڑھتے ہین اسکی روایت حدیث مین کہین پائی نہ گئی لیکن کہتے ہین کہ بعضے روایتون مین فقہہ کی آیا ہی

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اور روایت ہی امام حسن بن علی سے کہا اسنے کہ سکھلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے لفظین کہ کہون مین انکو قنوت مین وتر کے اور قنوت شافعیہ کا فجر مین اور وتر مین بھی ہی اور وہ کلمات یے ہین اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ای پروردگار سیدھی راہ دکھلا مجھکو ان لوگون مین کہ سیدھی راہ دکھلایا تونے انکو اور آرام دے مجھکو

ان لوگون مین که آرام دیا تو نے انکو مرد آرام سے سلامت رہتا ہی آفتون سے دنیا اور آخرت کی اور دوست رکھ مجھکو اور کام بنا میرا ان لوگون مین که کام بنایا تو نے انکا۔ اور برکت دے مجھکو اس چیز مین که بخشا ہی تو نے نعمتون سے اور بچا تو نے مجھکو۔ اس چیز کی بدی سے که مقدر کیا تو نے پھر تحقیق تو حکم کرتا ہی اور حکم نہین کیا جاتا ہی تجھ پر بیشک حال یہہ ہی که نہین ذلیل ہوتا وہ شخص که جسکو تو دوست رکھتا ہی بابرکت ہی تو ای رب ہمارے اور بلند ہی تو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے سبحان الملک القدوس رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ اور زیادہ کیا نسائی نے کہتے سبحان الملک القدوس تین بار دراز کرتے آواز یعنے تیسرے بار کہنے مین وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ اور ایک روایت مین نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا که تھے حضرت کہتے جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے اپنی آواز کو تیسری بار

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اور روایت ہی امیر المومنین علی رضہ سے که تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے کہتے اپنی وتر کی آخر مین آخر سے مراد امام احمد کے پاس یہہ ہی جب رکوع سے سر اٹھا کھڑے رہتے ہین بعضون کے پاس بعد سلام کے بعضون نے کہا سلام کے قبل تشہد مین بعضون نے کہا سجدہ مین اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون رضا سے تیرے غصے سے تیرے اور پناہ مانگتا ہون تیرے معافی سے

عذاب سے تیرے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تجھ سے نہین گن سکتا ہون مین تعریف تیری تو ویسا ہی جیسا کہ تعریف کی تو نے اپنے ذات پر رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قِیْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا گیا انکو بھلا محبت ہی آپکو امیر المومنین معاویہ سے باوجود اسکے کہ ان سے خلاف شرع کام صادر ہوتا ہی وہ کام یہہ ہی مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ کہ وتر نہین پڑہتا معاویہ نے مگر ایک رکعت اس شخص کو معلوم تھا کہ وتر ایک بھی شرع درست ہی قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِیْهٌ فرمایا ابن عباس نے اچھا کیا معاویہ نے بیشک وہ فقیہ ہی وَفِیْ رِوَایَةٍ اور ایک روایت مین یون آیا ہی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ کہا ابن ابی ملیکہ نے جو تابعی ہی وتر پڑہا معاویہ نے بعد نماز عشا کی ایک رکعت وَعِنْدَهٗ مَوْلًی لِابْنِ عَبَّاسٍ اور معاویہ کے پاس ایک غلام ازاد کیا ہوا ابن عباس کا تھا فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ پھر آیا وہ غلام آزاد ابن عباس کے پاس اور خبر دیا انکو جو دیکھا تھا معاویہ سے کہ ایک رکعت وتر پڑہا تھا فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تب فرمایا ابن عباس نے چھوڑ معاویہ کو کیونکہ اسنے صحبت رکھی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے جاننا چاہیے کہ ایک رکعت فقط مستقل پڑہنا بالاتفاق ممنوع ہی اسکو بترا کہتے ہین اگر پہلے دوگانے کے ساتھ ایک رکعت پڑہین تو مضایقہ نہین چنانچہ اکثر ائمہ اسکے قایل ہین معاویہ سے بھی صورت ثانی صدور پائی ہوگی کیونکہ پہلی صورت درست ہی نہین غرض اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے مین لوگ وتر تین رکعت پڑہتے تھے اس سبب کسی نے کم کیا تو اسپر تعجب کرتے تھے **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے وتر حق ہی پھر جو نہ وتر پڑہے سو نہین ہی ہمارے طریقے پر اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا وتر حق ہی

پھر جو کہ وتر نہ پڑھے سو نہین ہی ہمارے طریقے پر اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا وتر حق ہی پھر جو کہ وتر نہ پڑھے سو نہین ہی ہمارے طریقے پر جانا چاہئے کہ یہہ حدیث اور اسکی وعید دلیل ہی وتر کے واجب ہونے پر رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ ۳ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو رہے وتر سے یا بھول جاوے اسکو پھر چاہئے کہ پڑھے اسکو جب یاد آوے اور جب جاگے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی کہ وتر واجب ہی

وَعَنْ ۴ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ روایت ہی امام مالک سے کہ پہنچی انکو کہ تحقیق ایک شخص نے سوال کیا ابن عمر سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہی فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ تب کہے عبد اللہ بن عمر نے بیشک وتر پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے مسلمانون نے یعنے رسول خدا اور اصحاب نے وتر پڑھے ہین فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ پھر شروع کیا اس شخص نے بار بار پوچھنا ان سے وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اور عبد اللہ بن عمر کہتے جاتے تھے کہ وتر پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے مسلمانون نے رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا مین

وَعَنْ ۵ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ اور روایت ہی امیر المومنین علی رض سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھتے تین رکعت يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ پڑھتے انمین نو سورے مفصل مین سے يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہر رکعت مین تین سورے آخر انکا قل ہو اللہ احد رہتا تھا بعضے روایتون مین تفصیل اور نام ان سورتون کا اسطور پر آیا ہی کہ پہلی رکعت مین سورۃ القدر اور زلزلت اور الہٰکم التکاثر اور دوسری رکعت مین سورۃ العصر

اور نصر اور کوثر تیسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور تبت یدا اور قل ہو اللہ احد پڑہتے تھے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۶ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ تہا مین ساتھ ابن عمر کے مکے مین اور آسمان مین ابر تہا فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ پہر ڈرے صبح ہونے سے پہر وتر پڑہے ایک رکعت ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا پہر کہل گیا ابر پہر دیکہا کہ اُن پر رات باقی ہی فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ پہر دوگانہ کیا اسکو ایک رکعت اور ملا کے ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ پہر پڑہے دو رکعت دو رکعت فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ پہر جب ڈرے صبح ہو جانے سے وتر پڑہے ایک رکعت رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑہتے بیٹہے ہوے پہر قرات کرتے بیٹہے ہوے فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلٰثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ پہر جب باقی رہتی انکی قرات سے اس اندازے پر کہ ہوگی تیس یا چالیس آیت کہڑے ہوتے اور قرات کرتے کہڑے ہوے ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ پہر رکوع کرتے بعد اسکے سجدہ کرتے ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ پہر کرتے دوسری رکعت مانند اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی ام سلمہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑہتے بعد وتر کے دو رکعت رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے کہ پڑہتے دو رکعت ہلکے بیٹہے ہوے

۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتے ایک رکعت بعد اسکے پڑہتے

دورکعت قرآن پڑہتے اُن مین بیٹھے ہوے فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ پھر چاہتے کہ رکوع کرین کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ اور روایت ہی ثوبان سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق یہہ جاگنا مشکل ہی اور بھاری فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ پھر جب وتر پڑہے کوئی تم مین سے پھر چاہئے کہ پڑہے دو رکعت پھر اگر اٹھا رات کو تو بہتر ہی اور نہین تو ہونگی یے دونون رکعت بس اسکو رات کی نماز کے ثواب کو حاصل کرنے مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی ابو امامہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑہتے ان دونون رکعت کو بعد وتر کے بیٹھے ہوے يَقْرَاُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور پڑہتے ان مین اذا زلزلت الارض اور قل یا ایہا الکافرون رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ الْقُنُوْتِ

یہہ باب ہی بیان مین قنوت کے قنوت کے معنے ہین دعا اور طاعت اور سکوت یعنے چپ رہنا اور نماز مین قیام کرنا اور یہان مراد ہی دعاے مخصوص سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ روایت ہی ابوہریرہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب ارادہ کرتے کہ بد دعا کرین کسی پر یا اچھی دعا کرین کسیکے واسطے قنوت پڑہتے بعد رکوع کے فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر اکثر کہتے اور دعا مانگتے جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ای پروردگار نجات دے ولید بن ولید قریشی کو یہہ بھائی ہین خالد بن ولید کے اسکو بدر کے جنگ مین اسیر کئے تھے تب اسکے دو بھائی ایک خالد دوسرا ہشام چار ہزار درہم فدیہ دیکے چھڑا کر مکے کو لیکے اسنے مکے کو جاکر اسلام لایا تب لوگون نے اسکو

کہا کیونکہ فدیہ دینے کے قبل اسلام نہین لایا تا مال تیرا بچ جاتا بولا مجکو یہہ بات پسند نہ آئی کہ لوگ
کہنے اسیری پر صبر نکرکے بے صبری سے مسلمان ہوا بعد اسلام لانے کے اسکے بھائیون نے اسکو
قید کرکے اذیت دینے لگے رسول خدا اسکے لئے قنوت مین دعا فرمایا تب اسنے ظالمون
کے ہاتھ سے نجات پاکے رسول خدا سے آملا وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اور نجات دے سلمہ بن ہشام
کو یہہ بھائی ہین ابوجہل کے قدیم سے اسلام لائے تھے اور افضل صحابہ مین سے تھے کافرون نے
مکے مین انکو قید کرکے تکلیف دیتے تھے حضرت دعا فرماے اسنے انکے ہاتھ سے چھوٹ کر
رسول خدا کے پاس آگیا وَعَيَّاشَ بْنَ رَبِيْعَةَ اور نجات دے عیاش بن ربیعہ کو یہہ شخص
بھی ابوجہل کا اخیافی بھائی ہی یعنے ابوجہل کے ماکا بیٹا دوسرے باپ سے اسنے بھی
قدیم سے ایمان لایا تھا اور حبش کو گیا تھا ہجرت کرکے وہان سے مدینے کو آیا ابوجہل
نے فریب سے اسکو مکے کو لا قید کردیا تب حضرت دعا فرمائی اسکی برکت سے اسنے نجات
پائی یے اچھی دعا ہی جو رسول خدا قنوت مین مسلمانون کے حق مین فرماے اور کافرن کے
حق مین بد دعا یون کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ ای پروردگار سخت کر تو
اپنی پامالی اور بلا کی قوم مضر پر مضر ایک قبیلے کا نام ہی وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اور کر تو اس پامالی کو قحط سالی مثل قحط یوسف علیہ السلام کے جو اہل مصر پر سات سال کا ہوا تھا
اس بد دعا کے سبب سے مکے مین بھی قہر الہی سے سات سال تک لوگ قحط کے عذاب مین
گرفتار رہے اُن دنون ہاڑ اور مردار کھاتے تھے پناہ دیوے اللہ ہمکو اپنے اور اپنے
رسول کے غضب سے يَجْهَرُ بِذٰلِكَ پکار کر پڑہتے اس دعا کو وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ
صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ اور تھے حضرت کہتے اپنی بعضی نماز
مین یاالٰہی لعنت کر فلانے کو اور فلانے کو یہہ کہتے عرب کے بعضی قوم کے واسطے حَتّٰى
اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى یہان تک کہ اتارا اللہ تعالی نے یہہ آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ الْاٰيَةَ
تیرا کچھ اختیار نہین آخر آیت تک وہ یہہ ہی اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یا انکو توبہ دیوے
یا اُن پر عذاب کرے کہ وے ناحق پر ہین سب اختیار اللہ کے ہاتھ ہی جو چاہے کرے
تیرا کام وہ ہی کہ ہم حکم کرین بجا لاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ
كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ اور روایت ہی عاصم احول سے جو تابعین مین ہی کہا اسنے کہ پوچھا

ین انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین کہ تھا قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے قَالَ قَبْلَہٗ کہا انس
نے قبل رکوع کے تھا اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَہْرًا نہین قنوت
پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سر اٹھانے رکوع سے مگر ایک مہینا اَنَّہٗ کَانَ بَعَثَ
اُنَاسًا یُقَالُ لَہُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا تحقیق حال یہہ ہی کہ حضرت نے بھیجا تھا کتنے
لوگ کہا جاتا تھا انکو قرآن پڑہنے والے وے تھے ستر مرد شہید کئے گئے جنکے شان مین
نازل کیا اللہ یہہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ
فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَہْرًا یَدْعُوْ عَلَیْہِمْ تب قنوت پڑہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سر اٹھانے رکوع کے ایک مہینا دعا کرتے تھے شہیدانِ قرا پر
اور ایک روایت مین ثلثین صباحًا آیا ہی کہ تیس صبح قنوت پڑہے تھے اس سے معلوم
ہوا کہ حضرت نے اسی قصے مین ایک مہینا نماز صبح مین قنوت پڑہے ہین نہ کہ ہمیشہ جیسا
شافعیہ کہتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل تیسری ۱ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ شَہْرًا مُتَتَابِعًا روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مہینا پے در پے یعنے ہر روز فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَ
صَلٰوۃِ الصُّبْحِ ظہر مین اور عصر مین اور مغرب مین اور عشا مین اور نماز صبح مین اِذَا قَالَ
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ جب
کہتے سمع اللہ لمن حمدہ آخری رکعت مین بد دعا کرتے تھے اوپر قوم بنی سلیم کے عَلٰی رِعْلٍ
وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جو یے سب قبیلے ہین
بنی سلیم کے اور آمین کہتے جو لوگ انکے پیچھے ہوتے مقتدیان رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ابو داود نے ۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ
شَہْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ اور روایت ہی انس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہا
ایک مہینا پھر چھوڑ دیا قنوت پڑہنا اکثر اہل علم اسپر ہین کہ قنوت وتر کے سوا نہ صبح کی نماز
مین ہی نہ دوسری نمازون مین امام مالک اور امام شافعی کہتے ہین کہ قنوت ہمیشہ صبح کی نماز
مین پڑہا چاہیے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے
۳ وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّکَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِىٍّ اور روایت ہی ابو مالک اشجعی سے کہا اسنے کہ کہا اپنے باپ کو ای میرے باپ تحقیق تونے نماز پڑہی ہی پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر اور عثمان اور علیؓ کے هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ اس جگہہ یعنے کوفے مین قریب پانچ برس کے کیا تھے وے لوگ قنوت پڑہتے یعنے رسول خدا اور چارون خلیفہ صبح کی نماز مین اور سوا اسکے پانچون وقتون کی نماز مین قنوت پڑہتے تھے یا نہین قَالَ اَىْ بُنَىَّ مُحْدَثٌ کہا میرے باپ نے ای میرے بیچے ہمیشہ قنوت پڑہنا بدعت ہی کیونکہ حضرت نے ایک مہینا صبح کی نماز مین پڑہا تھا بعد اسکے ترک فرمایا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے جاننا چاہیئے یہہ حدیث پہلی دلیل ہی مذہب امام اعظم حنیفہ کی کہ صبح کی نماز مین قنوت نہ پڑہنے پر

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ روایت ہی حسن بصری سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب کے پاس کہ حضرت سے تمام قرآن کو حفظ کیا تھا اسکو سید القراء کہتے تھے حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ ابی بن کعب امام ہووے اور سب لوگ مقتدی یہہ رمضان کی تراویح کے واسطے تھا فَكَانَ يُصَلِّىْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِى النِّصْفِ الْبَاقِىْ پہر تھے ابی بن کعب نماز پڑہواتے لوگون کو بیس رات اور نہ قنوت پڑہتے انکے ساتھ مگر رمضان کے باقی آدہے مہینے مین فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِىْ بَيْتِهٖ پہر جب ہوتا عشرہ آخری پیچھے رہتے یعنے مسجد مین نہ آتے اور نماز پڑہ لیتے اپنے گہر مین فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَىٌّ پہر تھے لوگ کہتے بطور تعجب اور شوق کے بہاگے ابی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ اور پوچہا گیا انس بن مالک سے قنوت کے حال سے کہ رکوع کے بعد پڑہنا یا قبل رکوع کے فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ تب کہا انس نے قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع کے اور ایک روایت مین قبل رکوع کے اور بعد رکوع کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

یہہ باب ہی بیان مین قیام کرنے مین رمضان کے یعنے بیان مین تراویح کے رمضان مبارک کے راتون کو

جو نماز پڑھتے اسکو تراویح کہنے کا سبب یہہ ہی کہ لوگ اس نماز کو جمع ہوکے پڑھتے بعد دو سلام پھیرنے کے آرام پاتے اور راحت لیتے تھے اسلئے اسکا نام تراویح ہوا رسول خدا نے اس کو چند شب پڑھا جب ہجوم لوگون کا زیادہ ہوا آپ نے چھوڑ دیا اس خوف سے کہ مبادا امت پر یہہ نماز فرض نہو جاوے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ حُجْرَۃً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ روایت ہی زید بن ثابت سے جو صحابہ مین فقیہ اور کاتب وحی کے تھے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائے حجرہ مسجد مین بورے کا فَصَلّٰی فِیْہَا لَیَالِیَ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَیْہِ نَاسٌ پھر نماز پڑھے اس مین کئی رات یہان تک جمع ہوے اُن پر بہت لوگ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَہٗ لَیْلَۃً وَظَنُّوْا اَنَّہٗ قَدْ نَامَ پھر نہ پائی سب نے آواز حضرت کی ایک رات کو اور گمان کئے لوگون نے کہ تحقیق حضرت سو رہے ہے فَجَعَلَ بَعْضُہُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْہِمْ پھر شروع کئے بعضون نے اُن مین سے کھنکارنا تاکہ باہر نکلین حضرت انکی طرف فَقَالَ مَا زَالَ بِکُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ تب فرمائے حضرت نے ہمیشہ رہے تمہارے ساتھ وہ چیز کہ دیکھا مین نے تم کو کرتے ہوے اسکو یعنے تمہارا شوق جو رات کی نماز پر جماعت کے ساتھ ہی جسکو مین نے دیکھا ہمیشہ رہے حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ عَلَیْکُمْ یہان تک کہ ڈرا مین کہ فرض کئی جاوے تم پر گویا حضرت پر وحی آئی کہ اگر تم ہمیشگی کروگے اس نماز پر تو مین اسکو فرض کر دونگا یا حضرت کے دل مین آیا کہ مداومت کرنے سے یہہ نماز فرض نہو جاوے جیسا کہ بعضے عبادات آپکے مداومت کرنے سے فرض ہوگئے وَلَوْ کُتِبَ عَلَیْکُمْ مَا قُمْتُمْ فَصَلُّوْا اَیُّہَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اگر فرض کئی جاوے تم پر تو نہ پڑھ سکوگے تم اسکو پھر نماز پڑھو اے لوگو اپنے گھرون مین فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ پھر تحقیق بہترین نماز مرد کی اسکے گھر مین ہی مگر نماز فرض کہ اسکو مسجد مین پڑھا چاہیئے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَہُمْ فِیْہِ بِعَزِیْمَۃٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواہش دلاتے قیام مین رمضان کے بدون اسکے کہ حکم کرین انکو اس مین تاکید سے فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِہٖ پھر فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان مین لسبب ایمان کے اور طلب ثواب کے بخشا جاوے اسکے لئے جو کچھ کہ آگے کیا ہی اپنے گناہ سے فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ پھر وفات دیئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم اسیطرح تھا کہ جو کوئی چاہتا ثواب کے واسطے اپنی خوشی سے اسکو پڑہتا جماعت اسکے واسطے مقرر نتھی ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ پھر تھا حکم اسیطرح پر ایام خلافت مین ابو بکر کے اور شروع خلافت عمر کے بھی اسیطرح پر بعد اسکے حضرت عمر نے اہتمام کرکے لوگون کو جمع کر جماعت سے تراویح پڑہنے لگے۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ ٣ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُكُمُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِنْ صَلٰوتِہٖ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پڑہے کوئی تم مین سے نماز مسجد مین پھر چاہیئے کہ ٹھہراوے اپنے گھر کے واسطے بھی حصہ اپنی نماز سے یعنے نفل نماز گھر مین پڑہا چاہیئے فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا پھر تحقیق اللہ تعالی کرنے والا ہی اسکے گھر مین اسکی نماز سے بھلائی جاننا چاہیئے کہ اس حدیث کو اس باب مین لانے سے یہہ اشارہ ہی کہ رمضان مین بھی کچھ نفل نماز گھر مین پڑہا چاہیئے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا شَیْئًا مِنَ الشَّہْرِ روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ روزہ رکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر قیام نکیا ہمارے ساتھ کچھ مہینے مین یعنے فرض کے سواے جماعت سے نفل نماز کچھ نہ پڑہے حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ یہان تک باقی رہے سات راتین پھر قیام کیا ہمارے ساتھ یہان تک کہ گئی تہائی رات فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ یَقُمْ بِنَا پھر جب باقی رہی چھے راتین قیام نکیا ساتھ ہمارے فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذَہَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ پھر جب باقی رہین پانچ راتین قیام کیا ہمارے ساتھ یہان تک کہ گئی آدہی رات فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِیَامَ ہٰذِہِ اللَّیْلَةِ ابو ذر کہتا ہی پھر عرض کیا ای رسول خدا کاشکے زیادہ کرتے آپ ہمارے واسطے قیام اس رات کا فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ

حُسِبَ لَہٗ

قِیَامُ لَیْلَۃٍ تب فرمایا بیشک مرد جب نماز پڑھتا ہی ساتھ امام کے یہان تک فارغ ہوا نماز سے حساب کیا جاتا ہے اسکے واسطے قیام تمام رات کا فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ پھر جب باقی رہی چار راتین قیام نکیا ہمارے ساتھ یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ جَمَعَ اَھْلَہٗ وَنِسَاءَہٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ پھر جب باقی رہین تین راتین جمع کیا رسول خدا نے اپنے گھر والون اور اپنی عورتون کو اور لوگون کو پھر قیام کیا ہمارے ساتھ یہان تک ڈر گئے ہم کہ فوت ہو جاوے ہم سے فلاح قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ راوی کہتا ہی کہ پوچھا مین ابوذر سے اور کیا ہی فلاح قَالَ السُّحُوْرُ کہا ابوذر کہا نا سحر کا ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ پھر قیام نہ کیا رسول خدا ہمارے ساتھ باقی مہینا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہہ کہ ترمذی نے ذکر نکیا اس عبارت کو کہ پھر قیام نکیا ہمارے ساتھ باقی مہینا

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ اپنے پاس نہ پائی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات جو میری باری تھی فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ پھر یکایک حضرت تھے بقیع مین جو مدینہ منورہ مین مقبرہ ہی فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ تب فرمایا رسول خدا نے کیا تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے تجھ پر اللہ اور اسکا رسول یعنے تجھے گمان ہوا کہ مین تیری باری دوسری بی بی کو دونگا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ بی بی کہتی ہین عرض کی مین نے ای رسول خدا تحقیق مین نے خیال کیا کہ آپ آئے ہوگے اپنی کسی بی بیون کے پاس فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا تب فرمایا حضرت تحقیق اللہ تعالی اترتا ہی رات مین شعبان کے آدھے مہینے مین دنیا کی آسمان کے طرف فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ پھر بخشتا ہی زیادہ بنو کلب کی بکریون کے بالون کے شمار سے بنو کلب ایک قبیلے کا نام ہی عرب مین کسی کے پاس اتنے بکریان نتھے جو اسکے پاس تھے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے جو بڑا محدث ہی اس لفظ کو کہ بخشتا ہی اُن لوگون کو جو مستحق آتش اور عذاب کے ہین وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اور کہا ترمذی نے سنا مین محمد یعنے بخاری کو ضعیف ہی کہتے تھے یہہ حدیث **۳ وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی اپنے گھر مین افضل ہی اسکی نماز سے میری مسجد مین جو یہہ ہی کہ جس مین ایک برابر ہزار نماز کے ہی دوسری مسجدون مین مگر فرض نماز کہ مسجد مین افضل ہی جانا چاہئے کہ امام مالک اور ابو یوسف اور بعضے شافعیہ وغیرہ اس حدیث کی دلیل سے کہتے ہین کہ تراویح مین افضل وہ ہی کہ گھرون مین پڑہین اور رسول خدا نے جو تنہا مسجد مین پڑہا ہی اسکے دو وجہ ہین ایک یہہ ہی کہ آپ اس ایام مین معتکف تھے دوسرا وجہ یہہ ہی کہ تا معلوم ہو کہ وہ نماز مسجد مین بھی پڑہنا جایز ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وجمہور اصحاب اور بعضے مالکی کہتے ہین کہ تراویح مسجد مین جماعت کے ساتھہ پڑہنا افضل ہی جیسا عمر رضی اللہ عنہ اور صحابہ بعد رسول خدا کے کئے ہین اور اسی پر جاری ہی عمل مسلمانون کا اور اس حدیث مین اشارہ ہی کہ تراویح گھر مین پڑہنا جایز ہی اور فقہ کی کتابون مین آیا ہی کہ کوئی شخص ایسا ہو کہ اسکے سبب سے کثرت جماعت کی ہوتی ہو تو چاہئے کہ وہ تراویح مسجد مین پڑہے جو کوئی ایسا نہو تو اسکو گھر مین بھی پڑہ لینا روا ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ روایت ہی عبد الرحمن بن عبد القاری سے قارہ نام ہی ایک قبیلے کا انہین کی طرف نسبت ہی اور یا بر تشدید نسبت کے واسطے اور عبد الرحمن تابعین مین ہی قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ کہا عبد الرحمن نے نکلا مین ساتھ عمر بن خطاب کے ایک رات بیچ رمضان مین مسجد کے طرف فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ پھر یکایک لوگ جماعت جدا جدا تھے يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ نماز پڑہتا تھا کوئی شخص اکیلا وَيُصَلِّي الرَّجُلُ بِصَلٰوتِهٖ

الرَّھطَ اور نماز پڑھتا تھا کوئی شخص ساتھ اپنی نماز کے کئی شخص کو رہط کہتے ہیں
ایک جماعت کو جو کم ہوں دس سے فَقَالَ عُمَرُ اِنِّی لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُلَاۗءِ عَلٰی قَارِیٍٔ
وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ جب عمرؓ نے لوگ کو متفرق دیکھے تب کہا عمر نے تحقیق اگر میں جمع
کروں لوگوں کو ایک امام پر تو افضل ہوگا ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
پھر قصد کیا عمر نے اسباب کا پھر جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر اور انکو امام بنایا قوم کا
قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَیْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِھِمْ کہا عبدالرحمن
نے پھر نکلا میں ساتھ عمر کے دوسری رات کو اور لوگ نماز پڑھتے اپنے قاری اور
امام کی نماز کے ساتھ جو ابی بن کعب ہی قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ ھٰذِہٖ کہا عمر نے
اچھی بدعت ہی یہہ حضرت عمر نے آدمیوں کا زیادہ جمع ہونا دیکھ کر فرمایا کیا
بھلا معلوم ہوتا ہی نہیں تو بدعت کہنے کا کیا وجہ حضرت رسول
خدا کئی بار تراویح کی جماعت کیا ہی اور خلفاے راشدین
کا فعل خود سنت ہی وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْھَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ
اور وہ وقت کہ سو رہتے ہو اس نماز سے افضل ہی اسوقت سے کہ قیام کرتے ہو
ارادہ کرتے تھے عمرؓ نے آخر رات کا یعنے تراویح پڑھنا آخر رات میں افضل ہی
اس نماز سے کہ اول شب میں پڑھیں کیونکہ آخر شب میں زو فضیلت ہی وَکَانَ النَّاسُ
یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَہٗ اور تھے لوگ قیام کرتے اول رات میں رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ
وَتَمِیْمَانِ الدَّارِیَّ اَنْ یَقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً روایت
ہی سائب بن یزید سے کہا اسنے حکم کیا عمرؓ نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو
کہ دونوں نماز پڑھاویں لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت جیسا کہ حضرت نے
تہجد کی گیارہ رکعت پڑھتے تھے اور حضرت عمر کے ایام میں تراویح بیس رکعت پڑھتے
تھے اس سے معلوم ہوا کہ کبھو بیس اور کبھو اس سے کم زیادہ کرتے تھے بعد اسکے بیس
رکعت قرار پائی وَکَانَ الْقَارِیُٔ یَقْرَءُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی کُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ
اور تھا امام پڑھتا سورتوں کو ہر ایک ان میں سے زیادہ رہتا سو آیت سے یہاں تک
کہ تھے لوگ ٹیکا دیتے عصا پر بسبب طول قیام کے فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ پھرتے تھے ہم

نعمت البدعۃ

باب صلوة الضحى

پھرتے نماز پڑھکے مگر قریب فجر کے رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے ۳ وَعَنْ
الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ اور روایت
ہی عبد الرحمن اعرج جو تابعین مین مشہور ہین کہا اسنے نہین پایا مین لوگون کو مگر
کہ وہ لوگ لعنت کرتے تھے کافرون کو رمضان مین یعنے وتر کے قنوت مین
قرآن کی تعظیم نکرنے اور اس سے ہدایت نپانے کے سبب سے قَالَ وَكَانَ
الْقَارِیْ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِیْ رَكَعَاتٍ کہا اور تھا قاری جو امام تھا پڑھتا
سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتون مین فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَی النَّاسُ
اَنَّہٗ قَدْ خَفَّفَ پھر جب کھڑا ہوتا اور پڑھتا اسکو بارہ رکعت مین جانتے لوگ تحقیق اسنے
ہلکی کیا قرات کو رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيًّا يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ اور
روایت ہی عبد اللہ بن ابو بکر صدیق سے کہا اسنے سنا مین ابی بن کعب کو کہتے
تھے کہ ہم لوگ فارغ ہوتے رمضان مین قیام سے فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ
مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُوْرِ پھر جلدی کرتے ہم خادمون سے کھانا لانے کے واسطے خوف
سے جاتے رہنے سحر کے کھانے کا وقت کہین فجر طلوع نہو جاوے وَفِیْ اُخْرٰی
مَخَافَةَ الْفَجْرِ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ خوف سے فجر ہو جانے کے رَوَاہُ
مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِیْ لَيْلَةَ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے رسول خدا نے کیا جانتی ہی تو کیا ہی اس رات مین برکتین یعنے
رات مین شعبان کے آدہے مہینے کی قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے عائشہ
نے کیا ہی اس مین ای رسول خدا فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ بَنِیْ
اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ تب فرمائے اس رات مین ایک یہہ ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر
پیدا ہونے والا بنی آدم مین سے اس سال مین وَفِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِیْ
اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ دوسری اس رات مین یہہ ہی کہ لکھا جاتا ہی مرنے والا
بنی آدم مین سے اس سال مین وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ تیسرا یہہ ہی کہ اور اس رات

مین اٹھاتے جاتے ہین عمل مین انکے وَفِيهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ اور چوتھی یہہ کہ اس رات مین اُترتے ہین رزق انکے جب حضرت عایشہ نے سنے کہ اعمال بندون کے پہلے لکھے جاتے ہین بعد اسکے وے اسکے مطابق عمل کرتے ہین تو بہشت مین داخل ہونا بھی فضل الٰہی اور اسکی تقدیر پر موقوف ہی نہ کہ عمل کے سبب سے فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى تب کہے عایشہ نے ای رسول خدا نہین کوی داخل ہوتا بہشت مین مگر اللہ تعالی کی رحمت سے فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثًا تب فرمائے حضرت نہین کوئی داخل ہوتا بہشت مین مگر اللہ تعالی کی رحمت سے تین بار یعنے یہہ بات تین بار فرمائے بعضے کتابون مین ثلثا نہین ہی قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت عایشہ نے کہتے ہین کہی مین اور نہ آپ بھی جو اللہ کے رسول اور محبوب ہین داخل ہونگے بہشت مین سوائے رحمت اللہ کے فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ پھر رکھے اپنا مبارک ہاتھ اپنے مبارک سر پر اور فرمائے نہ مین داخل ہونگا بہشت مین مگر یہہ کہ ڈھانپے مجکو اللہ اپنی طرف اپنی رحمت کے ساتھ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فرمائے یہہ بات تین بار رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے اسنے نقل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی متوجہ ہوتا ہی بندون کے حال پر رات کو شعبان کے آدہے مہینے کی فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ پھر بخشتا ہی اپنے سارے بندون کو مگر مشرک یا کینہ رکھنے والے کو مسلمان سے ناحق اور بے حکم شرع کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ النَّفْسِ اور ایک روایت مین احمد کی یون آیا ہی کہ بخشتا ہی سب کو مگر دو شخص کو نہین بخشتا ایک کینہ رکھنے والا دوسرا جان کو قتل کرنے والا

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ

باب صلوة الضحى

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا یَوْمَہَا اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہووے رات آدہی شعبان کی مہینے کی پہر قیام کرو اسکی رات کو اور روزہ رکہو اسکے دن مین فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْہَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا پہر تحقیق اللہ تعالی اترتا ہی اس مین وقت غروب ہونے آفتاب کے آسمان دنیا کی طرف فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ تب کہتا ہی کیا نہین ہی کوی بخشش چاہنے والا پہر بخشون مین اسکو کیا نہین ہی کوی روزی طلب کرنے والا تو روزی دون مین اسکو کیا نہین ہی بیمار پہر آرام دون مین اسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا کہ خوش کرون مین اسکو یہان تک طلوع ہوتا ہی فجر رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

یہہ باب ہی بیان مین نماز ضحیٰ کے یعنے چاشت کی نماز کے جانا چاہیے کہ مشہور لوگون مین بیچ اول روز کے دو نماز ہین پہلی نماز جب آفتاب طلوع کرے اور ایک دو نیزے برابر بلند ہووے تب جو پڑہتے ہین اسکو نماز اشراق کہتے ہین دوسری نماز آفتاب چوتہائی آسمان تک پہنچے بعد دوپہر تک جو پڑہتے ہین اسکو نماز ضحیٰ کہتے ہین اور اکثر حدیثون مین نماز ضحی جو آئی ہی وہ دونون نمازون کو شامل ہی اور نماز چاشت کے باب مین بہت حدیثین آئی ہین اکثر علما کے پاس یہہ نماز مستحب ہی قاضی ابوبکر بن عربی مالکی نے لکہا ہی کہ یہہ نماز اگلے انبیا کی ہی اور سیوطی نے دیلمی سے ابوہریرہ کی حدیث سے لایا ہی کہ نماز چاشت اکثر نماز داؤد علیہ السلام کی تہی اور ابن نجار ثوبان کی حدیث سے روایت کیا کہ نماز ضحی آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام ہمیشہ پڑہتے تہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ رض قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَہَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ روایت ہی ام ہانی سے جو حضرت ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی بہن ہین کہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے انکے گہر مین مکے کی فتح کے دن فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ

پھر غسل کئے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتین فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ پھر نہ دیکھی مین نے کوی نماز کبھی ہلکی زیادہ اس سے مگر یہہ کہ تحقیق حضرت پورا کرتے تھے رکوع اور سجود وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى اور کہے ام ہانی نے ایک دوسری روایت مین اور یہہ نماز تھی چاشت کی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر امام احمد کہتے ہین نماز چاشت کے باب مین حدیث ام ہانی کی بہت صحیح اور معتبر اور مشہور ہی

وَعَنْ[٢] مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى اور روایت ہی معاذہ تابعیہ سے کہی اسنے کہ پوچھی مین حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چاشت کی قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ کہے چار رکعتین اور زیادہ کرتے جس قدر کہ چاہتا اللہ اور روایتین زیادہ بارہ رکعت پر نہین آئی ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ[٣] اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت اور لازم ہوتا ہی تمہارے ہر ہڈی پر ایک صدقہ یعنے خدا یتعالی آدمی کے تمام بدن کو جو صحیح اور سلامت رکھتا ہی تو ہر عضو کو اسکے شکرانے مین ایک صدقہ لازم ہی حضرت فرماتے ہین صدقہ کچھ مال ہی پر موقوف نہین بلکہ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ پھر ایک ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اس نعمت کا وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ اور حکم کرنا موافق شرع کے صدقہ ہی اور منع کرنا برے کام سے صدقہ ہی وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى اور کفایت کرتے ہین اس سے دو رکعتین پڑہین انکو چاشت کے وقت یعنے ضحی کی نماز صحت وسلامتی کے شکر کے ادا کے واسطے کفایت کرتی ہی اور حقیقت مین نماز تمامی ظاہری باطنی نعمتون کی شکر ہوتی ہی کیونکہ نماز مین ہر عضو آدمی کا

اور دل وجان تمام ذکر اور خدمت مین پروردگار کی مشغول ہوتا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّہٗ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ
مِنَ الضُّحٰی اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سے جو حضرت علی مرتضی کے خاص رفیقون
مین تھے تحقیق دیکھا اسنے ایک گروہ کو نماز پڑہتے تھے چاشت کی فَقَالَ لَقَدْ
عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِیْ غَیْرِ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَفْضَلُ تب کہا تحقیق جانتا ہی لوگون نے نماز
سواے اس وقت کے افضل ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ
الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماے ہین
کہ نماز توبہ کرنے والون کی اس وقت مین ہی کہ جب گرم ہون بچے اونٹ اور
گاے کے گرمی سے آفتاب کے یعنے جب زمین خوب گرم ہووے اسوقت انسان
کو رغبت استراحت کی ہوتی ہی ویسے وقت مین نماز پڑہنے والے وہ لوگ ہین
جو اللہ کی درگاہ مین رجوع کرتے اور اسکی ذکر سے محبت رکھتے ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ
اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰہِ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ روایت ہی ابودرداء اور ابوذر سے کہے ان دونون نے
کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرنے والے اللہ برکت والے
اور برتر سے کہ تحقیق فرماتا ہی اللہ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَکْفِكَ اٰخِرَہٗ ای بیٹے آدم کے نماز پڑھ میرے واسطے چار رکعت
اول روز مین تو کفایت کرون اور تیری حاجت برلاؤن مین آخر روز مین رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
عَنْ نُعَیْمِ بْنِ ھَمَّازِنِ الْغَطْفَانِیِّ وَاَحْمَدُ عَنْھُمْ اور روایت کیا اسکو ابوداؤد اور
دارمی نے نعیم بن ہماز غطفانی سے اور امام احمد نے روایت کیا ان تینون سے
وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اور روایت ہی بریدہ صحابی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے فِی الْاِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصَلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ
عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِنْہُ بِصَدَقَۃٍ کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین بھر لازم ہی

اسکو کہ صدقہ کرے بدلے مین اپنے ہر بند کے ایک صدقہ قَالُوْا وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ کہے صحابہ نے اور کون طاقت رکھے اسکی کہ ہر بند کے واسطے صدقہ دیوے ای نبی اللہ کے قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ فرماے تھوک جو مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اسکو اور ایذا کی چیز دور کرے تو اسکو راہ سے لوگون کے پھر اگر نپاوے تو دو رکعت چاشت کی کفایت کرتی ہین تجھکو تیرے تین سو ساٹھہ بند کے شکرانے کے صدقے کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ ۳ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے چاشت کی بارہ رکعت بناتا ہی اللہ تعالی اسکے واسطے محل سونے کا بہشت مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی اسناد سے

وَعَنْ ۴ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھا رہے اپنے مصلے پر جب فارغ ہووے صبح کی نماز سے یہان تک کہ پڑہے دو رکعت چاشت کی لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ نہ کہے مگر نیک بات جس مین ثواب آخرت کا ہو جیسا ذکر و تلاوت یا وہ بات کہ جس مین نفع مسلمانون کو ہو تو بخشے جاوین اسکے لئے اسکے گناہ اگرچہ زیادہ ہوون گناہ اسکے دریا کے کف سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اس حدیث مین مراد صلوة ضحی سے اشراق کی نماز ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص بعد نماز کے نماز پڑہی ہوی جگہہ پر بیٹھا رہے اور ذکر کرے تو اسکے واسطے فرشتے رحمت اور مغفرت چاہتے ہین خدا تعالی کی درگاہ سے اور شیخ عبد الحق دہلوی

مترجم ترجمہ مشکات کا کہتا ہی کہ جیسا آفتاب صبح کو طلوع کرتا ہی اور سب زمین کو روشن کراتا ہی اسیطرح نور ذکر حضور کا وجود مین بلند ہو کر سینے کے میدان کو منور کر دیتا ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

١ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت کرے چاشت کی دو رکعت پر غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخشے جاوین اسکے لئے اسکے گناہ اگرچہ ہون مانند کف دریا کے بے حساب رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

٢ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق وہ تھین نماز پڑھتین چاشت کی آٹھ رکعتین ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَكْتُهَا پھر کہتین اگر زندہ کئے جاوین میرے لئے میرے ماباپ تب بھی نچھوڑون مین اسکو یعنے میرے ماباپ اگر قبر سے اٹھ کر آوین تو بھی نچھوڑونگی یہہ بات مبالغے کے وقت بولتے ہین رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

٣ **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُهَا وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْهَا اور روایت ہی ابی سعید سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ضحی کی یہان تک کہ کہتے ہم نچھوڑینگے اسکو اور کبھو چھوڑ دیتے اسکو یہان تک کہ کہتے ہم نہ پڑھینگے اسکو یہہ عادت شریف تھی کہ نوافل کو ہمیشہ نہین پڑھتے امت کی شفقت سے تا ان پر فرض نہو جاوے اور محنت مین پڑھ نہ جاوین رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

٤ **وعن** مُوَرِّقِ الْعِجْلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّی الضُّحٰی اور روایت ہی مورق عجلی تابعی سے کہا اسنے کہ کہا مین نے ابن عمر کو کہ تم پڑھتے ہو نماز چاشت کی قَالَ لَا کہا نہین قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهٗ کہا مین نے کہ حضرت عمر پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پھر ابو بکر پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے کہا نہین گمان کرتا ہون مین انکو کہ پڑھتے رہے

ہون حضرت کے واسطے کہا کہ مجکو گمان نہین ہی اسواسطے کہ شاید آپ پڑہتے رہے ہون لیکن مین نہین دیکہا ہون اور سب کے واسطے جو کہا کہ نہین پڑہتے تہے اسکے یہہ معنے ہین کہ ہمیشہ مسجد مین نہین پڑہا کرتے تہے نہین تو اصل مین پڑہنا ثابت ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

بَابُ التَّطَوُّعِ

یہہ باب ہی بیان مین نفل کے جاننا چاہیئے کہ نفل وہ چیز ہی کہ بندہ بغیر تکلیف شرع کے جسکو بجالاتا ہی اور عبادت اور فرمان برداری مین مبالغہ کرتا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فجر کی نماز کے وقت يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْاِسْلَامِ ای بلال بیان کر مجہہ سے امید رکہا گیا زیادہ کام کہ کیا تونے اسکو اسلام مین یعنے مجہہ سے کہہ کہ تو اپنے کون سے عمل پر زیادہ امید رکہتا ہی فَاِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ کسواسطے کہ سنا مین نے آواز تیرے نعلین کا اپنے آگے بہشت مین یہہ بات خواب مین یا بیداری مین یا کہ معراج کی رات کو حضرت پر کہلی تہی قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِي اَنِّي لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ کہا نہین کیا مین نے کوی کام کہ امید رکہا گیا زیادہ ہو نزدیک میرے اس کام سے کہ تحقیق مین نے نہ طہارت کی کوی طہارت یعنے غسل اور وضو اور تیمم کسی ساعت مین رات کو نہ دن کو اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي اَنْ اُصَلِّيَ مگر یہہ کہ نماز پڑہا مین اس طہارت سے جسقدر کہ لکہی گئی تہی میری قسمت مین کہ پڑہون مین اسکو اس حدیث مین فضیلت ہی اس نماز کی جو بعد وضو کے پڑہتے ہین جسکو لوگ دوگانہ تحیت الوضو کہتے ہین اسکے واسطے نیت مطلق نفل کی کرنا کفایت کرتا ہی تحیت الوضو وشکرانہ وضو کہنا کچہ حاجت نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلاتے ہمکو دعا استخارے کی اور نماز اسکی

باب التطوع

کامون مین جیسا کہ سکھلاتے ہمکو سورہ قرآن کی یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فرماے جب قصد کرے کوئی تم مین سے کسی کام کا جیسے سفر جانا عمارت بنانا تجارت کرنا وغیرہ اور کھانے پینے معمولی کامون کے واسطے استخارہ ضرور نہین اور اس کام مین استخارہ کرے کہ وہ مباح رہے اور جس مین تردد ہو اگر کوئی کام محض نیک ہو تو استخارہ اس مین وقت کے تعین کے لئے کیا چاہئے فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ پھر چاہیئے کہ پڑہے دو رکعت نماز سواے نماز فرض کے فرض نماز مین استخارہ نکرنا اگر سنت راتبہ مین استخارہ کرے تو مضایقہ نہین اور اگر دو رکعت علیحدہ استخارے کی نیت سے پڑہے تو بہتر ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ استخارے کی نماز مین جو کہ قرآن سے میسر ہو پڑہے اور بعضے روایات مین آیا ہی کہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہے اور سلف سے بھی نقل ایسی ہی آئی ہی ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ پھر چاہیئے کہ کہے اور پڑہے یہہ دعا اے پروردگار مین طلب خیر کی کرتا ہون تجھسے تیرے علم کی مدد سے اور طلب قدرت کرتا ہون تجھسے مدد سے تیرے قدرت کی اور مانگتا ہون تجھسے تیرا فضل جو بہت بڑا ہی بیشک تو قدرت رکھتا ہی اور مین قدرت نہین رکھتا اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو ہی جاننے والا غیبون کا اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ اے پروردگار اگر تو جانتا ہی کہ یہہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین مین اور میری دنیا کے گذران مین اور میرے کام کے آخر مین راوی کو شک ہی کہ رسول خدا معاشی وعاقبۃ امری کے جگہہ مین یا یہہ فرماے کہ میرے اس جہان اور اس جہان کے کام مین تو قدرت دے مجکو اس کام کی اور آسان کر اسکو مجھ پر پھر برکت دے مجھ کو اس مین اور اگر تو جانتا ہی کہ یہہ کام بد ہی میرے لئے میرے دین مین اور دنیا کی گذران مین

اور میرے کام کے آخر مین یا کہ فرمایا اس جہان اور اس جہان کے کام مین تو پھیر دے اسکو مجھ سے اور پھیر مجھ کو اس سے اور تقدیر کر میرے لئے بھلائی جہان کہین کہ ہو پھر راضی کر مجھ کو اس پر قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ فرمایا کہ اور نام لیوے اپنی حاجت کا جگہہ پر ہٰذَا الْاَمْرَ کے اس طور پر کہے کہ ہٰذا السفر وہٰذا الاقامت یا ہٰذا التجارت اور مثل اسکے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا کہ خبر دی مجھکو ابو بکر نے اور سچ کہا ابو بکر نے کہا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوی شخص کہ گناہ کرے کوی گناہ پھر اوٹھے اور طہارت کرے اور نماز پڑہے پھر بخشش چاہے اللہ سے اس گناہ کی مگر بخشتا ہی اللہ اسکے لئے اس نماز کو صلوۃ استغفار کہتے ہین ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جب کرتے ہین بے حیائی کا کام یا ظلم کرتے ہین اپنی جان پر تب یاد کرتے ہین اللہ کی اور بخشش چاہتے ہین اپنے گناہ کی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نہین ذکر کیا اس آیت کا کہ حضرت اسکو پڑہتے ہین

٢ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى اور روایت ہی حذیفہ سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت ہوتا آپ پر کوی کام نماز پڑہتے رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے کہتے ہین کہ جب آدمی خدائے تعالی کی عبادت مین مشغول ہو پروردگار کی ربوبیت اسپر ظاہر ہوتی ہی تب دنیا اسکی نظر مین حقیر نظر آتی ہی تو اسکے نہ ملنے سے نہین گھبراتا اور اسکے ملنے سے خوش نہین ہو جاتا

٣ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ صبح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بلایا بلال کو اور کہا اسکو کس چیز اور کس عمل سے پہلے میرے گیا تو بہشت مین مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ

اَمَامِیْ نہ داخل ہوا مین بہشت مین کبھی مگر سنا مین نے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ کہا بلال نے اَی رسول خدا نہین اذان دیا مین نے کبھی مگر پڑہا مین نے دو رکعت اور نہ پہنچا مجھکو حدث کبھی مگر وضو کیا مین نے اسیوقت اور جانا مین نے کہ تحقیق اللہ تعالی کا حق ہی مجھ پر دو رکعت پیچھے بعد وضو کے دو رکعت ہمیشہ پڑہتا رہا ہون فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا تب فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب انہین دو رکعتون کے سبقت کیا تو نے اور یہہ درجہ پایا سو اسکو لازم کر لے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ تعالى وَاِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی صحابی سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اسکے لئے کوئی حاجت طرف اللہ کے یا کسی بنی آدم کے طرف فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تعالى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو چاہیئے کہ وضو کرے اور اچھا کرے وضو پھر چاہیئے کہ نماز پڑہے دو رکعت پھر چاہیئے کہ تعریف کرے اللہ تعالی کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ پھر چاہیئے کہ کہے نہین کوئی معبود برحق سواے اللہ کے برداشت والا بخشش کرنے والا پاک ہی اللہ صاحب خاصے تخت بزرگ کا اور سب تعریف اللہ کو جو پروردگار ہی سارے جہان کا مین مانگتا ہون تجھ سے وہ کام اور وہ عمل کہ سبب ہون تیری رحمت کے اور وہ خصلتان کہ حاصل ہون جن سے تیری بخشش وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور مانگتا ہون مین تجھ سے حاصل ہونا ہر نیکی کا اور سلامت رہنا ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لئے کوئی گناہ مگر یہہ کہ بخشدے اسکو اور نچھوڑ میرے لئے کوئی فکر و غم مگر یہہ کہ دور کردے اسکو اور نچھوڑ کوئی حاجت

کہ وہ تیری مرضی کے موافق ہو مگر یہہ کہ پڑلا اور دے اسکو ای تیرے مہربان سب مہربانوں

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ بیان صلوۃ تسبیح کا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عباس بن عبد المطلب کو يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ ای عباس ای میرے چچا کیا نہ دون مین تجکون تجکو کیا نہ خبردون مین تجکو کیا نہ سکھلاون مین تجکو دس خصلتین اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ کہ جب تو کرے اسکو بخشے اللہ تجکو تیرے گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے جو گناہ کہ چوک سے کیا اور قصد سے کیا چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ چھپے گناہ اور کھلے گناہ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً وہ یہہ ہی کہ پڑھے تو چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین سورۂ الحمد اور ایک سورہ قرآن سے کوی سورہ بھی ہو شیخ جلال الدین سیوطی عمل الیوم واللیلہ مین کہا ہی کہ ان چار رکعت مین الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھا چاہیئے فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً پھر جب فارغ ہو تو قرآن پڑھنے سے پہلی رکعت مین اور تو جس حال مین کہ کھڑا ہی کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار اور ایک روایت مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ آیا ہی ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا پھر تو رکوع کرے اور کہے ان لفظون کو رکوع مین دس بار بعد تسبیح رکوع کے ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا پھر اٹھاوے تو سر اپنا رکوع سے اور کہے تو ان لفظون کو دس بار بعد سمع اللہ لمن حمدہ وربنا لک الحمد کے ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا پھر جھکے تو سجدہ کرنے والا پھر کہے تو ان لفظون کو سجدے مین دس بار بعد تسبیح سجود کے ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ

فتقولها عشرًا پھر اٹھاوے تو سر اپنا سجدے سے اور کہے تو ان لفظون کو دس بار ثم تسجد فتقولها عشرًا پھر سجدہ کرے اور کہے تو ان لفظون کو دس بار ثم ترفع رأسك فتقولها عشرًا پھر اٹھاوے تو سر اپنا اور کہے تو ان لفظون کو دس بار بعد ہر سجدے کے فذلك خمس وسبعون في كل ركعة پھر یہہ سب پچھتر بار ہوے ہر رکعت مین تفعل ذلك في اربع ركعات کر تو اسکو چار رکعت مین اور تشہد مین اس نماز کے بعد التحیات کے یہہ دعا آئی ہی کہ اللهم اني أسألك توفيق اهل الهدى واعمال اهل اليقين ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد اهل الخشية وطلب اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم حتى اخافك اللهم اني اسئلك مخافة تحجزني عن معاصيك حتى اخلص لك النصيحة حياءً منك وحتى اتوكل عليك في الامور وحسن ظن بك سبحان خالق النور ان استطعت ان تصليها في كل يوم مرة فافعل اگر سکے تو کہ پڑہے اس نماز کو ہر روز ایکبار تو کر اسکو فان لم تفعل ففي كل جمعة مرة پھر اگر نہ کر سکے تو ہر روز کر ہر جمعہ مین ایکبار فان لم تفعل ففي كل شهر مرة اور اگر نہ کر سکے تو ہر جمعہ مین کر ہر مہینے مین ایکبار فان لم تفعل ففي كل سنة مرة پھر اگر نہ کر سکے تو ہر مہینے مین تو کر ہر برس مین ایکبار فان لم تفعل ففي عمرك مرة پھر اگر نہ کر سکے تو ہر سال مین تو کر اپنی عمر مین ایکبار رواه ابوداود وابن ماجة والبيهقي عن ابي رافع نحوه روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے ابی رافع سے مانند اسکے

وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله صلوته اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اول وہ چیز کہ حساب کیا جاوے ساتھ اسکے بندہ قیامت کے دن اسکے عمل مین سے اسکی نماز ہی فان صلحت فقد افلح وانجح پھر اگر درست ہوئی نماز اسکی تو خلاص ہوا اور نجات ہوی اور حاجت برآئی وان فسدت فقد خاب وخسر اور اگر نادرست ہوئی نماز اسکی تو بیشک ناامید ہوا اور ٹوٹے مین پڑا فان انتقص من فريضته شيء قال الرب تبارك وتعالى انظروا

هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ پھر اگر کم ہوی اسکے فرض نماز مین سے کوی چیز تو فرماویگا پروردگار برکت والا اور بلند دیکھو تم بھلا ہی میرے بندیکے کچھ نفل نمازین پھر پوری کیجاویگی اس نفل سے جو کہ کم ہوی ہی فرض مین سے ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ پھر ہوگا تمام عمل اسکا اسی طور پر وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ اور ایک روایت مین آیا ہی پھر زکوۃ مانند نماز کے ہی کہ کامل کیا جاتا ہی نفل سے پھر لئے جاوینگے سارے اعمال اسیکے موافق رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ روایت کیا اسکو احمد نے ایک مرد سے یعنے اصحاب مین سے ایک شخص سے روایت کیا اور ابو ہریرہ کا نام نہ لیا وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہی اللہ اپنے بندے کے واسطے کسی عمل مین بہتر دو رکعتون سے کہ پڑہتا ہی انکو یعنے اللہ تعالی اپنی رحمت کی ساتھ متوجہ ہوتا ہی اور نماز سب عملون سے بہتر ہی اور رحمت اللہ کی اس مین بندے پر زیادہ ہوتی ہی وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلٰوتِهِ اور تحقیق نیکی اور رحمت نثار کیجاتی ہی سر پر بندے کے جب تک کہ ہوتا ہی بندہ نماز مین۔ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ اور نہین نزدیکی حاصل کی بندے نے اللہ کی طرف مثل اس چیز کے کہ نکلی ہی اس سے یعنے قرآن یعنے قرآن پڑہنے سے جیسا اللہ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی ویسا دوسری کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتی اور نکلا اس سے قرآن اسکے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ نکلا قرآن علم الہی سے دوسرا یہہ کہ قرآن جو بندے کی زبان سے نکلا یعنے تلاوت کیا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ

یہہ باب ہی بیان مین سفر کی نماز کے جاننا چاہیئے کہ سب ائمہ اور علماء امت کے متفق ہین کہ مسافر کو سفر مین قصر جایز ہی مگر مذہب حنفی مین مسافر کو قصر پڑہنا واجب ہی اور ہر فرض نماز وقت کی مسافر پر دو رکعت ہی اگر مسافر چار رکعت پڑہتا تو درست نہین ہی اور رسالے سے ابن ابی زید کے جو مالکی مذہب کی

کتاب ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مذہب امام مالک کا بہی موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے ہی اور بعضے شرح سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ مذہب انکا موافق مذہب امام شافعی اور امام احمد کے ہی انکے یہان سفر مین قصر کی رخصت ہی اور مصلی مختار ہی کہ قصر دو رکعت پڑہے یا پورے چار رکعت پڑہے اور حضرت رسول خدا ؐ سے کوئی روایت نہین آئی ہی کہ آپ سفر مین کبہی چار رکعت پڑہے ہون اور نہ خلفاے راشدین سے مگر حضرت عثمان رضؓ اپنی خلافت مین کئی سال کے بعد منا مین چار رکعت پڑہے ہین اسکے تاویلات بہت ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَّصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ روایت ہی انس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہے ظہر کی مدینے مین چار رکعت اور نماز پڑہے عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادے سے مکے کا قصد کئے نماز ظہر کی مدینے مین پڑہ کے نکلے ذو حلیفہ مین جو مدینے سے چہ کوس ہی پہنچکر عصر کی نماز قصر دو رکعت پڑہے کیونکہ مسافر ہوے تہے اور وہان سے احرام باندہ کر مکے کو متوجہ ہوے **مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ وعن حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سے کہا اسنے کہ نماز پڑہے ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین کہ ہم لوگ زیادہ تہے اس قدر کہ نہ تہے کبہی اور بے دہشت تہے زیادہ کافرون کے فتنے اور فساد سے منا مین دو رکعتین

فائدہ یہہ حال حج الوداع کا ہی کہ اس مین اصحاب بے حساب و بے شمار جمع ہوے تہے اسکو اسواسطے بیان کیا کہ قصر پڑہنا کافرون کے خوف اور فتنے پر موقوف نہین جیسا کہ اگلے حدیث مین آیا ہی **مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۳ وعن یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اٰمَنَ النَّاسُ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہا اسنے کہ کہا مین نے عمر بن خطاب

کو سوا اسکے نہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے قصر کرو نماز اگر ڈرتے ہو تم کہ فتنے مین ڈالینگے
تمکو وہ لوگ جو کافر ہین اور تحقیق بے وہشت ہوے لوگ یعنے اب کافرون کا خوف
نہین اور اس سفر مین بے وہشت ہین پھر کس طرح قصر کرین ہم قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا
عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا عمر نے تعجب کیا تھا مین نے
زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے پھر پوچھا
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ
فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ تب فرماے رسول خدا نے یہہ قصر صدقہ اور احسان ہی کہ تصدق
کیا تم پر اللہ نے سو قبول کرو اسکے صدقے کو جب پروردگار نے تم پر احسان کیا پھر
اپنے پر اسکو اختیار کر لینا جرات اور بے ادبی ہی اور عبودیت کے لایق نہین
یہہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی قصر کے واجب ہونے پر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے مکے تک یہہ حال حج الوداع کا ہی فَكَانَ يُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اور تھے حضرت نماز پڑھتے دو دو رکعتین
یہان تک کہ پھر کے آئے ہم مدینے کو قِيْلَ لَهُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا
عَشْرًا پوچھا گیا انس سے کیا اقامت کیا تم نے مکے مین کس قدر کہا اقامت کئے ہمنے
مکے مین دس روز اس سے معلوم ہوا کہ دس روز اقامت کرنے سے بھی مقیم نہین ہوتے
اور چار رکعتین نہین پڑھتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے سفر کئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سفر پھر اقامت کئے انیس روز نماز پڑھتے تھے دو دو
رکعتین قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ کہے ابن عباس
پھر ہم نماز پڑھتے تھے ایسے سفر مین کہ درمیان ہمارے اور مکے کے ہی انیس روز
یعنے اتنی روز کے سفر مین کہ جسقدر مدینے اور مکے مین فرق ہی انیس دن کی اقامت
کرتے تب تک نماز پڑھتے رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ دو دو رکعت فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ

ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا پھر جب اقامت کرتے زیادہ اس سے نماز پڑھتے ہم چار رکعت رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے جاننا چاہئے کہ حنفی مذہب مین اگر نیت پندرہ روز کی اقامت کی کیا تو نماز پوری چار چار رکعت پڑہنا اور قصر نکرنا اور اگر نیت اقامت کی کم پندرہ روز سے کیا ہو تو قصر پڑہے اور اگر نیت اقامت کی نہ کرے اور مہینے اور سال تک رہ جاوے تو قصر پڑہنا درست ہی کیونکہ اکثر صحابہ سے ایسی روایت آئی ہی اور شافعی مذہب مین اگر نیت چار روز کی یا زیادہ اس سے کرے تو مقیم ہو جاتا ہی اور چار رکعت پڑہنا اسکو لازم ہوتا ہی **وَعَنْ** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ فَصَلّٰی لَنَا الظُّهْرَ رَکْعَتَیْنِ اور روایت ہی حفص بن عاصم سے کہا اسنے کہ رفاقت کی مین نے ابن عمر کی مکے کی راہ مین پھر پڑہوائے ہمکو نماز ظہر کی دو رکعتین ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَاٰی نَاسًا قِیَامًا فَقَالَ مَا یَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ پھر آئے اپنے ڈیرے پر اور بیٹھے اور دیکھے لوگون کو کھڑے ہوئے تب کہے کیا کرتے ہین یہہ لوگ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ کہا مین نے نفل نماز پڑہتے ہین قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلوٰتِیْ کہا ابن عمر نے اگر ہوتا مین نفل پڑہنے والا تو پوری پڑہتا اپنی فرض نماز یعنے اگر سفر مین نفل نماز پڑہنا ہوتا تو فرض کو پورا پڑہتا کیونکہ فرض کی تکمیل افضل ہی نفل پڑہنے سے جب فرض نماز کو قصر کئے تو نوافل کو چھوڑ دینا افضل ہی صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ لَا یَزِیْدُ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ صحبت رکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر تھے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعت پر یعنے نوافل نہین پڑہتے تھے وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کَذٰلِكَ اور صحبت رکھی مین نے ابوبکر کی اور عمر کی اور عثمان کی اسیطرح کرتے تھے یعنے زیادہ دو رکعت سے نہین پڑہتے تھے سفر مین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** ابن عمر نے یہہ نفلون کے واسطے فرمایا اور سنت موکدہ منع نہین ہی اسکو خود روایت کیا ہی وہ حدیث تیسرے فصل کے اخیر مین آویگی امام ابوحنیفہ سے سفر مین سنت نمازون کے باب مین تین قول آئے ہین ایک یہہ کہ سنت ہر وقت کی پوری پڑہنا دوسرا قول یہہ ہی کہ سنت مین بھی قصر کرکے دو دو رکعت پڑہا کرنا تیسرا قول یہہ ہی کہ سنتون کو سفر مین چھوڑ دینا مگر مختار قول اول ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الصلوۃ الظہر والعصر اذا کان علی ظہر
سیر ویجمع بین المغرب والعشاء اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان نماز ظہر کی اور عصر کی جب ہوتے
چلنے کی پیٹھ پر یعنے سفر مین چلتے رہتے اور اکٹھا پڑھتے نماز مغرب اور عشا کی
رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** ابن عمر قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث
توجہت بہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھتے سفر مین اپنی سواری پر جس طرف کہ منہہ کرتی سواری لیکن
تحریمہ کے وقت قبلے طرف منہہ کرتے وہ حدیث مین انس کی آیا ہی یومی ایماء
اشارہ کرتے بخوبی حضرت رکوع کا اور اس سے پست اشارہ کرتے سجدے کا
صلوۃ اللیل الا الفرایض نماز پڑھتے رات کی مگر فرض نہین پڑھتے ویوتر
علی راحلتہ اور نماز پڑھتے وتر کی سواری پر متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اسپر **فائدہ** اس حدیث مین دو حکم مذکور ہین پہلا یہہ کہ نوافل سواری پر پڑہنا جایز ہی
مراد اس سے یہہ ہی سنت روایت اور تہجد سب درست ہی امام ابو حنیفہ سے ایک
روایت آئی ہی کہ سنت فجر کے واسطے سواری سے اترنا واجب ہی اور ایک روایت
مین اترنا مستحب ہی اور فرض نماز مین سواری پر پڑہنا درست نہین مگر بسبب عذر کے
جیسا کہ کسی شخص نے جنگل مین اگیا سواری سے اترا تو خوف اپنے ہلاک ہونے یا مال
ضایع ہو جانے کا یا درندہ پھاڑ کھانے کا ہو ویسی صورت مین فرض نماز بھی سواری پر
پڑہنا درست ہی اور تفصیل اسکی فقہہ کی کتابون مین آئی ہی دوسرا حکم یہہ ہی کہ نماز
دابہ پر اسوقت جایز ہوتی ہی کہ سفر مین ہو اور جمہور ایمہ ایسی بات پر ہین مذہب
حنفی مین صحیح بات یہہ ہی کہ آبادی کے خارج ہو تو نفل سواری پر درست ہی۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عایشۃ قالت کل ذلک قد
فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصر الصلوۃ واتم روایت ہی حضرت
عایشہ سے کہے کہ یہہ سب تحقیق کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصر کی ہی
نماز کو اور پوری پڑی ہی رواہ فی شرح السنۃ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

فائده سفر السعادت والے نے لکھا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچی ہی اور حضرت کبہو سفر
مین پوری نماز نہین پڑہے ہین واللہ اعلم **وَعَن**[٢] عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ اور روایت ہی عمران بن
حصین سے کہا اسنے کہ جہاد کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکے اور حاضر
ہوا مین نے انکے ساتھ مکے کی فتح مین فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً پہر اقامت کیا مکے مین
اٹھارہ رات لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ نہین نماز پڑہتے تھے مگر دو رکعتین يَقُولُ يَا أَهْلَ
الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا اور فرماتے تھے ای شہر والو تم نماز پڑہو چار رکعت فَإِنَّا سَفْرٌ پہر
کسواسطے کہ ہم مسافر ہین اسلئے دو ہی رکعت پڑہتے ہین **فائده** یہہ حدیث دلالت کرتی
ہی اسبات پر کہ اگر مقیم مسافر کے ساتھ اقتدا کرے تو پورے چار رکعت پڑہے مسافر کے
سرکا دو رکعت نہ پڑہے بعد دو رکعت کے اسکی متابعت نکرے اور آپ دو رکعت پہر پڑہ
لیوے اور مسافر جب اقتدا مقیم کے ساتھ کیا تو اسکی متابعت کرے اور چار رکعت پورے
پڑہ لیوے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **وَعَن**[٣] ابْنِ عُمَرَ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا
رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ظہر کی سفر مین دو رکعت فرض اور بعد اسکے دو رکعت سنت وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ
صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ کہا اسنے کہ نماز پڑہی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضر مین اور سفر
مین فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ پہر نماز پڑہی مین نے
انکے ساتھ حضر مین ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکے دو رکعت وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ
الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا
اور نماز پڑہی مین نے انکے ساتھ سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور بعد اسکے دو رکعتین اور
نماز پڑہی عصر کی سفر مین دو رکعتین اور نہ پڑہی بعد اسکے کچھ وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ
وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ
اور پڑہتے تھے نماز مغرب کی حضر اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے مغرب
کو حضر مین اور نہ سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی جیسا کہ وتر نماز وتر ہی

رات کی پس وتر ثابت ہی رات اور دن مین اس حکم سے کہ ان اللہ وتر یحب الوتر یعنے اللہ واحد ہی اور دوست رکھتا ہی وتر کو وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ اور پڑہتے بعد فرض مغرب کے دو رکعتین سنت رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

فائدہ عشا کی نماز کا ذکر نہین کیا قیاس پر دوسری نمازون کے چھوڑ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت رواتب سفر مین بھی پڑہتے تھے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ مین تبوک کے جب ڈہلتا آفتاب قبل اسکے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے یعنے دونون نماز ایک وقت پڑہتے یعنے اسکو جمع تقدیم کہتے ہین کہ عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑہنے سے وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ اور اگر کوچ کرتے قبل ڈہلنے آفتاب کے تو تاخیر کرتے ظہر کی یہان تک کہ اترتے عصر کی نماز کے واسطے تب ظہر کو عصر کی نماز کے ساتھ ملا کے پڑہتے اسکو جمع تاخیر کہتے ہین ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑہنے کے سبب سے وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اور مغرب مین اسیطرح کرتے جب ڈوبتا آفتاب قبل کوچ کرنے کے تو جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے یعنے عشا کی نماز بھی مغرب کے نماز کے وقت ہی پڑہ لیتے وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا اور اگر کوچ کرتے آگے آفتاب ڈوبنے کے تو تاخیر کرتے مغرب کی یہان تک کہ اترتے عشا کے واسطے پھر اکٹھا کرتے دونون کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داود اور ترمذی نے

فائدہ دو نماز کو ملا کے ایک وقت پر پڑہنے کے باب مین بہت احادیث صحیح آئے ہین اور یہہ مذہب مین امام شافعی اور امام احمد کے جائز ہی اور ابو حنیفہ کے مذہب مین جائز نہین اسکی دلیلین مطول کے کتابون مین موجود ہین

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے

اور ارادہ کرتے کہ نفل پڑہین سامہنے کرتے قبلے کے اپنی اونٹنی فَکَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰی حَیْثُ وَجَّہَہٗ رِکَابُہٗ پہر تکبیر تحریمہ کہتے پہر نماز پڑہتے جس طرف کہ متوجہ کرتی انکو اونٹنی انکی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وعن** جابرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ فَجِئْتُ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَیَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے بھیجا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام مین پہر آیا مین اور حضرت نماز پڑہتے تھے اپنی سواری پر مشرق کے طرف اور کرتے تھے اشارہ سجدے کا بہت پست اشارے سے رکوع کے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنیً رَکْعَتَیْنِ وَاَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ نماز پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اور ابوبکر نے بعد حضرت کے اور عمر نے بعد ابوبکر کے یعنے حضرت رسول خدا اور ابوبکر اور عمر حج کو آئے اور منا مین پہنچے نماز سفر کی دو رکعتین ہی پڑہے وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِہٖ اور پڑہتے تھے عثمان بہی اپنی خلافت کے ابتدا مین چھے سات برس تک منا مین دو رکعت ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰی بَعْدُ اَرْبَعًا پہر تحقیق پڑہے عثمان بعد اسکے چار رکعت منا مین فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَاِذَا صَلَّاھَا وَحْدَہٗ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ پہر تھے ابن عمر جب نماز پڑہتے امام کے ساتھ یعنے عثمان کے تو پڑہتے چار رکعتین اور جب نماز پڑہتے اکیلے نہ ہمراہ حضرت عثمان کے تو پڑہتے دو رکعتین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہیے کہ حضرت عثمان نے جو منا مین باوجود سفر کے چار رکعت پڑہے ہین اسکے بہت وجہ ہین چند ان مین سے لکھے جاتے ہین پہلا یہہ کہ حضرت عثمان نے شاید اقامت کی نیت کئے ہونگے اور ابن عمر نے اقامت کی نیت نکی ہو دوسرا یہہ کہ حج کا موسم تھا بدوی وغیرہ لوگ جو شرع کے احکام سے خوب واقف نتھے جمع تھے اسواسطے حضرت عثمان نے انکو دکھلایا کہ فرض چار رکعت ہی اگر دو رکعت پڑہتے تو وہ لوگ جانتے کہ دو ہی رکعت فرض ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت عثمان قصر اور پوری پڑہنے دونون کو درست جانتے تھے اور

سمجھتے تھے کہ قصر کرنا سفر مین رخصت ہی آسانی کے واسطے **وَعَنْ**٢ عَائِشَۃَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے کہے کہ فرض کئی گئی نماز پہلے زمانے مین نبوت کے دو رکعت حضر اور سفر مین ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا پھر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرض کئی گئی چار رکعت وَتُرِکَتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَی الْفَرِیْضَۃِ الْاُوْلٰی اور چھوڑی گئی نماز سفر کی پہلے فرض پر جو دو رکعت ہین اور زیادہ کئی گئی حضر مین **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین دو رکعت کی رخصت نہین بلکہ دو رکعت ہی فرض ہوے ہین اور حضر مین اسپر بعد اسکے دو رکعت نماز زیادہ کئی گئی ہی یہہ بڑی تائید ہی حنفی مذہب کو جو قصر کو واجب جانتے ہین اور چار رکعت سفر مین پڑھنا درست نہین کہتے ہین وَقَالَ الزُّھْرِیُّ قُلْتُ لِعُرْوَۃَ مَا بَالُ عَائِشَۃَ تُتِمُّ قَالَتْ تَاَوَّلَتْ کَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ کہا زہری نے کہا مین نے عروہ سے کیا حال ہی عائشہ کا کہ پوری پڑھتی تھین نماز سفر مین کہا اسنے دلیل پکڑتی تھین عائشہ جیسا کہ دلیل پکڑے عثمان نے دلیل حضرت عثمان اور حضرت عائشہ کی صحیح یہہ ہی کہ انہون نے قصر کرنے اور پوری نماز پڑھنے دونون کو جائز جانتے تھے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**٣ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرض کیا اللہ نے نماز کو زبان پر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضر مین چار رکعت اور سفر مین دو رکعت اور خوف مین ایک رکعت بیان اسکا باب مین صلوۃ الخوف کے آویگا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو سفر کی دو رکعتین وَھُمَا تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ اور وہی دونون پوری ہین نہ قصر یعنے ثواب مین پورے ہین یا یہہ مراد ہی کہ سفر مین فرض دو ہی رکعت ہین نہ کہ چار جیسا کہ عائشہ رضؓ کی حدیث مین آیا ہی وَالْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ اور وتر سفر مین سنت ہی یعنے طریقہ دین کا ہی نفل نماز کی طرح نہین چاہے پڑھے چاہے چھوڑ دیوے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ

روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ اور روایت ہی مالک سے خبر پہنچی انکو کہ تحقیق ابن عباس نے تہے قصر کرتے نماز کو مانند ایسے سفر کے کہ مکے اور طایف کا ہی وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ اور قصر کرتے مانند ایسے سفر کے درمیان مکے اور عسفان کے ہی اور مانند ایسے سفر کے کہ جتنا مکے سے جدہ ہی عسفان ایک جگہہ کا نام ہی راہ مین مکے اور مدینے کے قریب مکے سے قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ کہا مالک نے اور وہ فاصلہ چار منزل کا ہی چار برد کے اٹھارہ فرسخ ہوتے ہین ہر فرسخ تین میل کا اور میل کا مقدار وہ کہ جہان تک نظر کام کرے رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ روایت کیا اسکو موطا مین **فائدہ** اقل مقدار سفر کا جس مین نماز قصر کا حکم ہی ائمہ اختلاف کرتے ہین اس مین امام شافعی کے دو قول ہین پہلا یہہ ایک روز کا سفر ہو دوسرا یہہ دو روز کا ہو تو قصر جایز ہی اور امام مالک اور امام احمد کے پاس اٹھارہ فرسخ کا ہو تو جایز ہی اور امام ابوحنیفہ کے پاس تین رات اور تین دن کا سفر ہو تو قصر واجب ہوتا ہی **وَعَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا اور روایت ہی براء سے کہا اسنے صحبت رکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ سفر مین فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ پھر ندیکھا مین نے انکو کہ چھوڑتے ہون دو رکعت کو جب ڈہلے آفتاب آگے ظہر کے **فائدہ** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعت سنت قبل ظہر کے ہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا سفر مین کبھو سنت پڑھتے اور کبھو ترک بھی کرتے تھے جیسا کہ ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ سنت سفر مین نہین پڑھتے تھے براء بن عازب اسکو دیکھا ہی اور ابن عمر نے ندیکھا ہو رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے دیکھتے اپنے بیٹے عبید اللہ کو کہ نفل پڑھتے تھے سفر مین اور نہ انکار کرتے اسپر **فائدہ** اوپر گذرا ہی کہ ابن عمر نے ایک گروہ کو نفل پڑھتے

دیکھا سفر مین تو انکار کئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دونون جائز ہی رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ الْجُمُعَۃِ

یہہ باب ہی بیان مین جمعہ کے

فائدہ جاننا چاہیے کہ خدا تعالی عالم کی پیدایش کا ابتدا ایتوار کے روز شروع کیا جمعہ کے روز سب عالم کو پورے پیدا کر دیا یہہ روز بہت مبارک ہی کہ اس روز اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اسی روز زمین پر انکو ڈالا اور قیامت بھی اسی روز ہوگی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچھے آنے والے ہین دنیا مین باعتبار زمانے اور خلقت کے اَلسَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور پہلے ہونے والے ہین قیامت کے دن بزرگی اور شرف اور حشر اور نشر مین اور بہشت مین داخل ہونے مین بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ سوا اسکے نہین کہ وہ لوگ یعنے انبیا انکے دئے گئے ہین کتاب ہمارے پہلے اور ہم دئے گئے کتاب انکے بعد تو حقیقت مین یہہ بھی ہماری فضیلت ہی ان پر کہ ہماری کتاب ناسخ ہی انکے کتابون کی ثُمَّ ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ پھر یہہ روز یہود و نصاری کا ہی کہ فرض کیا گیا ان پر یعنے جمعہ کا دن فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ پھر اختلاف کئے انہون نے اس مین

فائدہ حدیث کے بعضے شارح کہتے ہین کہ اللہ نے جمعہ کے روز کی عبادت اور اس مین جمع ہونا فرض کیا ان پر وے اسکی مخالفت کئے یہود نے اول ہفتے کا روز اختیار کئے اور اسکا سبب یون کہنے لگے کہ یہہ روز افضل ہی کہ وہ انتہا عالم کی پیدایش کا ہی اللہ نے اس روز سب عالم کی خلقت سے فراغت پائی ہی اور نصاری نے ایتوار کو اختیار کئے اسکا سبب یون بیان کرنے لگے کہ یہہ روز ابتدا ہی عالم کی پیدایش کا فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ تب ہدایت کی ہمکو اللہ نے اسکی یعنے اللہ نے ہمکو حکم کیا تو ہم نے مان لئے وَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اور دوسرے لوگ ہمارے تابع ہین اس مین اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ یہود کل یعنے ہفتے مین اور نصاری کل کے بعد یعنے ایتوار مین یہہ تابعداری باعتبار فضیلت اور قبول عبادت کے ہی کہ انہون نے اس سے محروم رہ گئے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا

اسپر وفی روایۃ لمسلم قال نحن الآخرون الاولون یوم القیامۃ ونحن اول من
یدخل الجنۃ اور ایک روایت مین مسلم کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ہم پیچھے آنیوالے
ہین دنیا مین اور پہلے ہونے والے ہین قیامت کے دن بید انہم وذکر نحوہ الی آخرہ
اور بید انہم سے آخر تک مانند پہلی روایت کے ذکر کیا وفی اخری لہ عنہ وعن حذیفۃ
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر الحدیث اور ایک دوسری روایت
مین مسلم کی ابوہریرہ سے اور حذیفہ سے یون آیا ہی کہ کہے ان دونون نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر مین اس حدیث کے جو مذکور ہوی نحن الآخرون من
اہل الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی لہم قبل الخلائق ہم پیچھے آنیوالے
ہین دنیا مین اور پہلے ہونے والے ہین قیامت کے دن ہم لوگ ایسے کہ کیا جاویگا
جنکے واسطے آگے خلایق کے حساب کا اور بہشت مین داخل ہونے کا **وعن** ٢ ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم
الجمعۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بہترین دن کہ نکلا اسپر آفتاب دن جمعہ کا ہی فیہ خلق آدم جمعہ کے روز پیدا کئے گئے
آدم علیہ السلام وفیہ ادخل الجنۃ اور جمعہ کے دن داخل کئے گئے آدم علیہ السلام بہشت
مین وفیہ اخرج منہا اور جمعہ کے روز نکالے گئے آدم علیہ السلام بہشت سے ولا تقوم
الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ اور قایم نہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن رواہ مسلم
روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جمعہ کی فضیلت مین آدم علیہ السلام کو اسی روز
بہشت سے نکالنا اور قیامت کا اسی دن ہونا بیان فرمایا اس بات مین لوگون کو
کچھ شبہہ ہوگا یہہ کام نظر اول مین اچھا معلوم نہین ہوتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اللہ
نے آدم کو بہشت سے نکالنے مین بے حساب حکمتین اور برکتین رکھا تھا ایک ان مین
یہہ ہی کہ اتنے انبیا اور اولیا پیدا ہوسے اور اسیطرح قیامت کے ہونے سے نیکان
اور پرہیزگاران بہشت مین داخل ہوگے اور ان پر انعام وبخشش ہوگی اور منکرون کو سزا
ملیگی تو گویا وہ وقت اپنی اپنی کوشش کے انعام پانے کا ٹھہرا تو بہتر ہی **وعنہ** ٣
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی یوم الجمعۃ لساعۃ
لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ اور بھی روایت ہی

ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جمعہ کے دن مین
ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان کہ سوال کرے اللہ سے اس مین مگر
دیتا ہی اسکو وہ بھلائی یعنے دعا اس ساعت مین قبول ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ اور زیادہ کیا مسلم نے
یہہ لفظ کہ فرمایا حضرت نے وہ ایک ساعت ہی بہت کم وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ اِنَّ
فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ
اور ایک روایت مین بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرماے رسول خدا نے تحقیق جمعہ مین ایک
ساعت ہی نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان کہ کھڑا ہوا نماز پڑہتا ہی مانگتا ہی اللہ سے
خوبی اور نیکی مگر دیتا ہی اسکو اللہ وہ خوبی اور بھلای وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ
اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ فِيْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ او
روایت ہی ابوبردہ بن ابی موسی سے کہا اسنے کہ سنا مین نے اپنے باپ سے وہ کہتے
تھے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حق مین ساعت
جمعہ کے وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے کے درمیان یہان تک کہ ادا کی جاوے نماز
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے یعنے امام منبر پر سوار ہوکے بیٹھے تب سے نماز
ادا کرنے کے درمیان وہ ساعت ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے
کہ نکلا مین طرف کوہ طور کے فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ پھر ملاقات کی مین نے کعب احبار
سے جو قوم یہود کے عالم تھے اور حضرت عمر کے دنون مین ایمان لاے اور حضرت عثمان
کی خلافت مین انتقال کئے فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرٰىةِ پھر بیٹھا مین انکے ساتھ
پھر بیان کئے مجھ سے توریت کی باتین وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهٗ اور بیان کیا مین نے اُس سے حدیث رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر تھی وہ حدیث میری اس چیز مین کہ بیان کی مین نے اس سے
اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ

مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یہہ کہ کہا مین نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روز کہ طلوع ہوا آفتاب جمعہ کا دن ہی اس مین پیدا کئے گئے آدم اور اس مین اُتارے گئے آدم بہشت سے زمین پر اور اس مین توبہ قبول کیا گیا ان پر اور اس مین وفات پائے آدم اور اس مین قایم ہوگی قیامت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور نہین کوی جانور مگر وہ کان لگایا ہی اور انتظار کرتا ہی جمعہ کے دن اسوقت سے صبح کرتا ہی یہان تک کہ نکلے آفتاب خوف سے قیامت کے کہ شاید اسی جمعہ مین قیامت ہو مگر جن اور آدمی گویا اللہ نے الہام کیا ہی جانورون کو کہ جمعہ کے دن قیامت ہوگی اس سبب سے وے ہر جمعہ کو آفتاب نکلنے تک مارے خوف کے کان لگائے رہتے ہین اور جن اور آدمی اس سے غافل ہین وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ اور جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو مانگے اللہ سے کوی چیز مگر دیتا ہی اللہ اسکو قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ کہا کعب نے یہہ ہر سال مین ایک دن ہی فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبُ نِ التَّوْرٰيةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا مین نے نہین بلکہ ہر جمعہ مین تب پڑھا کعب نے توریت اور کہے سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ کہا ابو ہریرہ نے ملاقات کی مین نے عبداللہ بن سلام سے جو صحابی تھے اور وہ بھی پہلے یہود کے عالم تھے اور بیان کیا مین نے اُن سے اپنے بیٹھنے کا احوال کعب احبار کے ساتھ اور جو کچھ کہ بیان کیا تھا مین نے کعب سے جمعہ کے دن کے حال مین تب کہا۔ مین نے عبداللہ بن سلام سے کہا کعب یہہ ہر برس مین ایک دن ہی قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹھ بولا کعب نے فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبُ نِ التَّوْرٰيةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ پھر کہا مین نے عبداللہ بن سلام کو بعد اسکے پڑھے کعب نے توریت کو اور کہے بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہی

فقال عبد الله بن سلام صدق كعب تب کہے عبد اللہ بن سلام نے سچ کہا کعب نے
ثم قال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي پھر کہے عبد اللہ بن سلام
نے تحقیق جانتا ہون مین یعنے رسول خدا سے سنا ہون یا توریت سے معلوم کیا ہون
کون سی ساعت وہ قال ابو هريرة فقلت اخبرني بها ولا تضن علي کہا ابو ہریرہ
تب کہا مین نے خبر دو مجکو اس ساعت سے اور بخیلی مت کرو مجھ سے فقال عبد الله
بن سلام هي اخر ساعة في يوم الجمعة پھر کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہی
جمعہ کے دن قال ابو هريرة فقلت وكيف تكون اخر ساعة في يوم الجمعة وقد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي
فيها کہا ابو ہریرہ نے پھر کہا مین نے اور کیونکر ہو گی آخر ساعت جمعہ کے دن کی اور تحقیق
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا
ہو اس مین اور جمعہ کی آخری ساعت بعد نماز عصر کے ہو گی تو اس وقت نماز پڑہنا مکروہ
ہی پھر کیونکر وہ ساعت نماز مین پاویگا فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول
الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلوة فهو في الصلوة حتى
يصلي تب کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھک انتظار کرے نماز کی وہ نماز مین ہی یہان تک کہ نماز پڑہے
جسکی انتظار کرتا تھا قال ابو هريرة فقلت بلى کہا ابو ہریرہ تب کہا مین نے ہان فرمایا
ہی قال فهو ذلك کہا عبد اللہ بن سلام نے پھر وہ یہی ہی یعنے یہہ منتظر نماز کا بیٹھنا
تو نماز پڑہنا ہی پھر جو کوی جمعہ کے آخری روز منتظر نماز کا بیٹھا ہوا دعا مانگے تو اسنے ساعت
جمعہ کو نماز پایا اور اسکی دعا قبول ہوتی ہی رواه مالك وابو داؤد والترمذي
والنسائي وروى احمد الى قوله صدق كعب روایت کیا اسکو مالک اور
ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا احمد نے اسکے قول صدق کعب تک
اور ثم قال عبد اللہ سے آخر تک اسنے ذکر نکیا وعن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر
الى غيبوبة الشمس اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے دہونڈہو وہ ساعت جو امید رکھی جاوے قبولیت دعا کی جس

جمعہ کے دن بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عصر کی آخر روز مین ہی اور دوسرے امامون نے بعد ایک ساعت کے چوتھائی روز کا باقی رہتا ہی قرار دیئے ہین

وَعَنْ ۳ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی اوس بن اوس صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر تمہارے دنون مین جمعہ کا دن ہی فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ اُس مین پیدا کئے گئے آدم علیہ السلام اور اس مین وفات دیے گئے اور اس مین صور پھونکا جاویگا اور اس مین ہلاک ہونگے جاننا چاہیئے کہ دو صور پھونکے جاوینگے ایک صور سب کو فنا اور ہلاک کرنے کے واسطے دوسرا سب کو زندہ کرنے کے لئے بعضے تین صور کے قایل ہین لیکن مشہور دو صور ہی ہین فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ پھر بہت بھیجو مجھ پر درود اس مین کیونکہ بیشک درود تمہارا سامھنے کیا جاتا ہی میرے کہ ملایک اسکو لاکر پہنچاتے ہین جیسا کہ حدیث مین آیا ہی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ کہے صحابہ نے ای رسول خدا اور کیونکر سامھنے کیا جاتا ہی درود ہمارا آپ پر اور حال یہہ کہ ہڈیان پرانے ہوگی آپکی قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ کہا راوی نے کہتے تھے صحابہ ارمت کی معنی بلیت یعنے پرانے ہوے آپ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فرمایا حضرت نے تحقیق حرام کیا اللہ نے زمین پر جسمین انبیاونکے یعنے انبیا بعد موت کے بھی زندہ ہین جیسا آگے تیسری فصل مین ابو درداء کی حدیث مین صاف آویگا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنْ ۴ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وَالْیَوْمُ الْمَشْهُوْدُ یَوْمُ الْعَرَفَةِ وَالشَّاهِدُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید مین اللہ نے جو یوم الموعود و شاہد و مشہود فرمایا ہی مراد یوم موعود سے

قیامت کا دن ہی کیونکہ اللہ نے اسکے آنے کا وعدہ کیا ہی اور مشہود سے روز عرفہ
کا ہی کیونکہ مسلمانان تمام جہان سے اور ملایک حج کو حاضر ہوتے ہین اور شاہد سے
روز جمعہ کا ہی کس واسطے کہ جمعہ کا روز حاضر ہوتا ہی خلق پر وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ اور نہ طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کیا
کسی دن پر کہ افضل ہو جمعہ سے فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُو اللّٰهَ
بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ اس روز مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوی
بندہ مسلمان کہ دعا کرے اللہ سے نیک کام کی مگر قبول کرتا ہی اللہ اسکے لئے
وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر پناہ
دیتا ہی اللہ اسکو اس چیز سے اور بچاتا ہی اسکو بدی سے رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُوْسٰی
بْنِ عُبَیْدَةَ وَهُوَ یُضَعَّفُ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سے موسی بن عبیدہ کے اور
وہ یا حدیث اسکی نسبت کئی جاتی ہی ساتھ ضعف کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ
روایت ہی ابی لبابہ بن عبد المنذر سے کہ نام انکا رفاعہ ہی اور وہ صحابی تھے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جمعہ کا دن سردار ہی
دنون کا اور بہت بڑا ہی دنون مین اللہ کے نزدیک وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ
مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ اور جمعہ کا دن بہت بڑا ہی اللہ کے نزدیک عید قربانی
اور عید رمضان کے دن سے فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ اس مین پانچ خصلتین ہین خَلَقَ
اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی
اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا
وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ پیدا کیا اللہ نے اس مین آدم علیہ السلام کو اور اتارا اللہ نے
اس مین آدم علیہ السلام کو زمین کے طرف اور اس مین وفات دیا اللہ نے آدم کو
اور اس مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اس مین کوی چیز مگر دیتا ہی

اللہ اسکو وہ چیز اور جمعہ کے روز قائم ہوگی قیامت مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ نہین کوی فرشتہ مقرب اور نہ کوی آسمان اور نہ کوی زمین اور نہ بارا اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر وہ ڈرنے والے ہین جمعہ کے دن سے اس لئے کہ جمعہ کے روز قیامت آنے کا وعدہ ہی کہین آج ہی جمعہ مین نہ آجاوے اس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان بارا اور دریا اور پہاڑ جانتے ہین کہ قیامت جمعہ کے روز ہوگی تب تو ہر جمعہ کو ڈرتے رہتے ہین ؎ خاک و بارا آب و آتش بندہ ہین ؎ مردہ ہین ہم پاس حق کن زندہ ہین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت کیا احمد نے سعد بن معاذ سے تحقیق ایک مرد انصار سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا خبر دو مجھکو جمعہ کے دن سے کیا ہی اس مین خوبی اور بھلائی قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلَى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ فرمایا حضرت نے اس مین پانچ خصلتین ہین اور بیان کیا حدیث آخر تک وَعَنْ ٢ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس واسطے نام رکھا گیا دن جمعہ کا قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فرمایا اس سبب سے نام رکھا گیا جمعہ کا دن کہ اس مین خمیر کئی گئی مٹی تیرے باپ آدم علیہ السلام کی وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ اور اس مین مرنا ہوگا اور اٹھنا ہوگا اور اس مین پکڑنا ہوگا یعنے پہلے صور مین سب مرینگے دوسرے صور مین سب اٹھینگے اور قیامت مین پکڑے جاویگا یہہ سب جمعہ کے دن ہوگا وَفِيْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَةٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ اور آخر تین ساعتون کے اسی جمعہ مین سے ایک ساعت ہی جو شخص کہ دعا کرے اللہ سے اس مین قبول کئے جاتی ہی یہہ ترے کا مان جمعہ کے دن ہوگے اس سبب سے اسکو جمعہ کہتے ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ ٣ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ

اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہت بھیجو درود مجھپر جمعہ کے روز کس واسطے کہ تحقیق جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہی
حاضر ہوتے ہین فرشتے اس مین ساتھ رحمت وبرکت کے وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُصَلِّ
عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا اور تحقیق کوی درود نہین بھیجتا مجھپر
مگر روبرو کیا جاتا ہی مجھپر درود اسکا یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی اس سے
قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ کہا ابو درداء نے عرض کیا مین نے بطور استفہام کے
اور بعد موت کے بھی درود آپ کے سامھنے کیا جاویگا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ فرمایا تحقیق
اللہ تعالی حرام کیا زمین پر یہہ کہ کہاوے جسمون کو انبیا کے سو نبی اللہ کے زندے
ہین روزی دی جاتی ہی یعنے زندگی انکی دنیا کی زندگی سی ہی یہان تک روزی
کھاتے ہین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی
کوی مسلمان کہ مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کے رات مگر بچاوے اسکو اللہ عذاب سے قبر
کے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ
روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی
اسناد اسکی متصل وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَرَاَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ الْاٰيَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق اسنے پڑھا یہہ آیت
کہ آجکے دن کامل کیا مین نے دین تمہارا اور تمام کیا مین نے تم پر نعمتین اور راضی ہوا
مین تمہارے لئے اسلام کو دین یہہ آیت عرفے کے روز حج الوداع مین نازل ہوی تھی
اسکو ابن عباس نے پڑھا وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ اور اسکے پاس ایک یہودی تھا
فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا تب کہا یہودی نے اگر
اترتی یہہ آیت ہم پر تو البتہ ہم ٹھہراتے اس روز کو کہ جس مین یہہ آیت نازل ہوی عید
یعنے نہایت خوشی سے اور شکر مین اس نعمت کے اس روز کو ہم عید مقرر کئے ہوتے

تعجب ہی کہ تم اس روز عید نہین کرتے فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ تب کہا ابن عباس نے پھر تحقیق اتری یہہ آیت دو عید کے دن فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ یَوْمِ عَرَفَةَ جمعہ کے دن اور عرفے کے دن کسواسطے کہ حج الوداع جمعہ کے روز ہوا تھا ایک عید تو کیا ہم لوگ دو عید کرتے ہین یا یہہ مراد ہی کہ روز کو عید ٹھہرانے کی حاجت نہین کیونکہ وہ دو عید کے دن اتری ایک جمعہ دوسرا عرفہ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آتا مہینا رجب کا کہتے ای پروردگار برکت دے ہمکو رجب مین اور شعبان مین اور پہنچا ہمکو رمضان مین قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ لَیْلَةٌ اَغَرُّ وَیَوْمُ الْجُمُعَةِ یَوْمٌ اَزْهَرُ کہا انس نے تھے حضرت کہتے کہ جمعہ کی رات رات روشن ہی اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات کبیر مین

بَابُ وُجُوْبِهَا

یہہ باب ہی بیان مین واجب ہونے جمعہ کے جاننا چاہیئے کہ جمعہ کی فرضیت ثابت ہی قرآن اور حدیث اور اجماع سے اور منکر اسکا کافر ہوتا ہی اور جمعہ کی دو رکعت قایم مقام ہوتی ہین اس روز کے ظہر کی چار رکعت فرض کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ روایت ہی ابن عمر اور ابوہریرہ سے کہے ان دونون نے کہ سنا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے لکڑیون پر اپنے منبر کی **فائدہ** منبر شریف لکڑی کا تھا اینٹ اور پتھر سے نتھا لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ چاہیئے کہ باز آوین لوگ اپنے چھوڑنے سے جمعون کو یعنے جمعہ کے نماز چھوڑنے کی عادت نکرین تین جمعہ کو چھوڑ دینا اسکا اکثر ہی اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ یا تحقیق مہر کریگا اللہ انکے دلون پر پھر بیشک ہوجاوینگے غافلون مین یعنے جو لوگ جمعہ کو چھوڑ دینے سے باز نہ آوینگے انکے دلون پر مہر ہوگی وے غفلت مین پڑے

جاوینگے اور اُن پر دروازہ قبولیت اور ذکر و نصیحت کا مونچا جاویگا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ روایت ہی ابو جعد ضمیری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دیوے تین جمعہ کو ہلکے اور حقیر جانسے کر اسکو تو مہر کرتا ہی اللہ اسکے دل پر اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کے جو شخص کہ چھوڑے کئی جمعہ کو پی در پی تو اسنے ڈالا اسلام اپنی پیٹھ کے پیچھے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاہُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کیا اسکو مالک نے صفوان بن سلیم سے وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اور احمد نے ابی قتادہ سے

۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑے کوئی بغیر عذر کے جمعہ کو پھر چاہیے کہ صدقہ دیوے ایک دینار پھر اگر نپاوے تو آدھا دینار خیرات کرے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** ظہر کی نماز پر اکتفا کرنا اور جمعہ کو چھوڑ دینا حرام ہی خیرات ایک دینار یا آدھے دینار کی کفارہ ہوتی ہی اس فعل حرام کی

۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہوتا ہی اس شخص پر کہ سنتا ہی اذان کو یعنے جمعہ کی نماز کے واسطے جانا اذان سنے پر واجب ہوتا ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ فرض ہی اس شخص پر کہ جگہ دیوے رات اسکو

اسکے اہل خانہ پاس یعنے جو شخص کہ اس کے گھر سے جمعہ کی مسجد تک اسقدر فرق اور فاصلہ ہو کہ جمعہ پڑھ کے چلے تو رات ہونے کے پہلے اپنے گھر جا پہنچے اسپر جمعہ فرض ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ترمذی یہہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی ضعیف ہے **وَعَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اور روایت ہی طارق بن شہاب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق واجب ہی ہر مسلمان پر جماعت مین یعنے جماعت کے ساتھ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہی بغیر جماعت کے جمعہ درست نہین اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ مگر چہار گروہ پر جمعہ فرض نہین غلام جو ملک ہی کسی کی وہ غیر کا تابعدار ہی اس سبب سے جمعہ اس سے ساقط ہی یا عورت کہ وہ اپنے مرد کی تابعداری مین ہی اور نامحرم لوگ کا ازدحام ہوتا ہی اس سبب سے جمعہ اس سے بھی ساقط ہی یا لڑکا کہ اس پر تکلیف شرع نہین ہی یا بیمار کہ ضعف اور ناتوانی کے سبب سے جمعہ اس سے ساقط ہوتا ہی اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہین ہے آئندہ حدیثون مین آویگا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ وَائِلٍ روایت کیا اسکو ابو داود نے اور شرح سنت مین روایت ہی دوسرے لفظ سے جو مصابیح مین ایک مرد سے بنی وایل سے اور نام اس شخص کا ذکر نہین کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ روایت ہی ابن مسعود سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک قوم کو جو پیچھے رہتے تھے جمعہ کی نماز سے اور حاضر نہین ہوتے تھے اسکو لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ تحقیق قصد کیا مین نے کہ حکم کرون ایک شخص کو کہ نماز پڑھے جمعہ کی امام ہو کر پھر جلا دون مین سر پر ان لوگون کے جو پیچھے رہتے ہین جمعہ سے انکے گھر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس مین یہہ دلیل ہی کہ اگر امام کو کوی کام ضروری پیش آجاوے تو ایک اپنا خلیفہ بنانا اور آپ اس کام مین مشغول ہونا درست ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ کُتِبَ مُنَافِقًا فِیْ کِتَابٍ لَا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بے ضرورت لکھا جاوے منافق اس کتاب مین جو مٹائی نہین جاتی اور نہ بدلی جاتی وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ ثَلٰثًا اور بعضی روایت مین تین بار ہی یعنے جو کوئی بے ضرورت جمعہ کو تین بار چھوڑے رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ روایت کیا اسکو شافعی نے **وَعَنْ**[٣] جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہی اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو اسپر فرض ہی نماز جمعہ کی جمعہ کے دن اور نچھوڑے اسکو اِلَّا مَرِیْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ مگر بیمار یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام پھر جو شخص بے پروا ہوا جمعہ سے بسبب کھیل یا سوداگری کے بے پروا ہوا اللہ اس سے وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ اور اللہ بے پرواہی عبادت سے بندون کے اور سراہا ہی اسکو جو اسکی بندگی کرا اور اسکا شکر بجا لاوے رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو دارقطنی نے

بَابُ التَّنْظِیْفِ وَالتَّبْکِیْرِ

یہہ باب ہی بیان مین پاکی اور نماز کو جمعہ کی جلد جانے اور اس مین جلدی کرنے مین

فائدہ یہان مراد ہی پاکی سے لبون کے بال لینا ناخن تراشا اور مونڈھنا ناف کے نیچے کے بالون کا اور بغل کے بال نکالنا اور کپڑے پاک صاف کرنا اور خوشبو لگانا

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ روایت ہی سلمان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل نہین کرتا کوئی شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے واسطے وَیَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ وَیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ اور خوب طہارت کرتا ہی جس قدر کہ سکتا ہی طہارت کرنا اور تیل لگاتا ہی اپنے پاس کے یا لگاتا ہی خوشبو اپنے اپنے گھر کی خوشبو مین سے جو موجود ہو ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ پھر نکلا مسجد کی طرف اور پہنچا مسجد مین اور فرق نہین کرتا دو شخص مین

یعنے صف کو نہین پہرتا جہان جگہہ ملی وہان بیٹھ جاتا ہی ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَهٗ پھر نماز پرہتا ہی جسقدر کہ اس کے تقدیر مین ہی ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ پھر خاموش رہتا ہی جب خطبہ پرہتا ہی امام اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی مگر بخشا جاتا ہی اسکے لئے جو گناہ کہ اسکے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ ۲ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهٗ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ غسل کرے پہر آوے جمعہ کی نماز کو اور نماز پڑہے جسقدر کہ اسکے تقدیر مین ہی پھر خاموش رہے یہان تک کہ فارغ ہوا امام اپنے خطبے سے نماز پڑہے جمعہ کی اسکے ساتھ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی بخشا جاتا ہی اسکے لئے جو گناہ کہ اسکے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہی وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اور زیادہ تین دن کا گناہ **فائدہ** جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سات روز ہوتے ہین اور تین دن ملانے سے دس روز ہوے ہر نیکی اپنے دس برابر ہوتی ہی تو ایک جمعہ کے دن کی دس دن کے گناہ کو بخشاتی ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْهُ ۳ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَزِیَادَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچھا کرے وضو پہر آوے جمعہ کو اور سنے اور خاموش بیٹھا رہے بخشا جاتا ہی اسکے لئے جو گناہ کہ اسکے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہی اور زیادہ تین دن کا گناہ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا اور جو شخص کہ چہوے کنکرے کو پھر تحقیق اسنے بیہودہ کام کیا یعنے خطبے کے وقت بیہودہ کام کرنا منع ہی تو کنکریون کو چھینا الٹانا بھی لغو مین داخل ہی کس واسطے کہ خطبے مین دل نہ لگیگا اور کنکر الٹانے سے تسبیح کا شمار کرتا ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْهُ ۴ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ

اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتا ہی جمعہ کا دن کھڑے ہوتے ہین فرشتے دروازے پر مسجد کے لکھتے ہین نام پہلے آنے والے کا پھر آنے والے کا ترتیب سے وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً اور حال اول وقت مین آنے والے کا مثل اس شخص کے ہی کہ بھیجتا ہی مکے مین ایک اونٹ قربانی کے واسطے ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً پھر اسکے بعد آنے والے کا حال مثل اس شخص کے ہی کہ بھیجتا ہی مکے مین ایک گائے ثُمَّ كَبْشًا پھر اسکے بعد آنے والے کا حال مثل اس شخص کے ہی کہ بھیجتا ہی دنبہ ثُمَّ دَجَاجَةً پھر بعد اسکے آنیوالے کا حال مثل اسکے ہی کہ صدقہ کرتا ہی مرغی ثُمَّ بَيْضَةً پھر بعد اسکے آنے والا گویا صدقہ کرتا ہی انڈا فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوٰی صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ پھر جب نکلتا ہی امام خطبے کو پلیتے ہین فرشتے اپنے دفترکو اور سنتے ہین خطبہ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے تو اپنے پاس بیٹھنے والے کو جمعہ کے دن چپ رہ اور امام خطبہ پڑھتا ہی پھر بیشک تو نے لغو کیا کس لئے کہ خطبہ کے وقت بات کیا اور عجب یہہ کہ دوسرے نے جو بات کرتا ہی اسکو پسند نکرنا اور کہنا کہ چپ رہ اور آپ بات کرنا عجب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خطبے کے وقت خاموش رہنا واجب ہی اور مذہب امام حنفی کا یہی ہی کہ جب امام خطبے کے لئے منبر پر چڑہے تب سے نماز شروع کئے تک کوئی نماز پڑہنا اور بات کرنا حرام ہی اور امام شافعی کے پاس خاموش رہنا مستحب ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اٹھاوے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن پھر قصد کرے اسکے بیٹھنے کی جگہہ پر پھر بیٹھے اس مین وَلَكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا اور لیکن کہے کہ کشادہ کرو جگہہ کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے الفصل

الثانی فصل دوسری **عن** اَبِی سَعِیْدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سے کہا
اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ غسل کرے جمعہ کے
دن وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَلَمْ
یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ
مِنْ صَلٰوتِهٖ اور پہنے اپنے اچھے کپڑے بعضون نے کہا مراد اچھے کپڑون سے سفید.
لباس ہی جو مرغوب تھا رسول خدا کو اور لگاوے خوش بو اگر ہو اسکے پاس پھر
نہ کچلے گردن لوگون کی پھر نماز پڑہے نفل یا سنت جسقدر کہ اسکے تقدیر مین ہی پھر
خاموش رہے جب نکلے امام اسکا خطبہ کو یہان تک کہ فارغ ہو اپنے نماز سے کَانَتْ
لَهٗ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِیْ قَبْلَهَا ہوتے ہین یہ کام کفارہ اس گناہ کے
جو درمیان اس جمعہ کے جو قبل اس جمعہ کے تھے رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا.
اسکو ابوداؤد نے **وعن**[٢] اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی اوس بن اوس صحابی
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہلاوے جمعہ کے
دن وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ اور غسل کرے اور اول
وقت لیجاوے لوگون کو اور آپ اول وقت مین جاوے اور سوار نہووے
پیادہ جاوے وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ اور نزدیک ہووے امام
سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات کَانَ لَهٗ بِکُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ہوتا ہی
اسکے لئے بدلے ہر قدم کے ثواب ایکسال کے عبادت کا اَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا
اور ثواب ایک برس کے روزے کا اور ثواب ایک برس کے قیام کا یعنے رات
کی نماز کا یہہ خاصیت جمعہ کے نماز کی ہی اگر ان شرطون سے ادا کرے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد.
اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن**[٣] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ
لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِهْنَتِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قباحت ہی کسی پر تم مین سے اگر میسر ہو یہہ کہ بناوے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سواے دو کپڑے اپنے خدمتی کے لیئے ہمیشہ دو کپڑے جو گھر مین پہنتا ہی اسکے سواے جمعہ کے واسطے کپڑے علیحدہ بنا رکھنا روا ہی اس حدیث مین یہہ دلیل ہی اگر کسی نے دنی کامون کے کمال کے واسطے اپنی حاجت سے زیادہ کچھ اختیار کرے زہد کچھ خلل نہین ہوتا اور رسول خدا بھی دو کپڑے مخصوص جمعہ کے واسطے بناکر پہنا کرتے تھے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو مالک نے یحیی بن سعید انصاری تابعی سے **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو تم خطبے کو اور نزدیک ہو تم امام کے اور کھڑے رہو پہلی صف مین فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا پس تحقیق مرد ہمیشہ دور رہتا ہی فضیلتون سے اور پیچھے پڑتا ہی پہلی صف سے یہان تک کہ پیچھے رہیگا بلند درجے سے بہشت مین اگرچہ داخل ہو بہشت مین رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گذر کرے گردن پر لوگون کے جمعہ کے دن تو وہ بنایا جاویگا پل دوزخ کی طرف رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اور روایت ہی معاذ بن انس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوٹ مارنے سے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو حبوہ گوٹ مار کر بیٹھنا وہ اسطور پر ہوتا ہی کہ بیٹھے رانونکی پیٹ مین ملا کر بیٹھے اور دونون ہاتھون پنڈلیون پر باندہے یا کپڑا پیٹھ پر سے

پیندتر یون پڑہا ندہے اسطور کی ٹھیک رسول خدا بھی حرم مین روبرو کجے بیٹھے ہین مگر خطبے کے
وقت منع ہی کیونکہ بسبب ٹیکنے کے نیند آویگی خطبہ سننے سے محروم ہوگا یا وضو ٹوٹیگا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن**
ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت اونگھے کوی تم مین سے جمعہ کے
روز پھر چاہیئے کہ اٹھہ کھڑا ہو اپنے بیٹھنے کی جگہہ سے کہ جہان بیٹھا ہی اور دوسری
جگہہ بیٹھے تا غلبہ نیند کا دور ہوجاوے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی
نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن نافع قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ
مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ سنا مین ابن عمر کو کہتے تھے کہ
منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ اٹھاوے کوی شخص کسی شخص کو
اسکے بیٹھنے کی جگہہ سے اور آپ بیٹھ جاوے اس مین قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ
فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا کہا گیا نافع سے کہ یہہ منع جمعہ کے دن ہی کہا نافع نے منع کیا
ہی جمعہ مین اور سوا جمعہ کے ہی ایذا کے واسطے آئی ہی جمعہ پر ہی موقوف نہین
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اور
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے حاضر ہوتے ہین جمعہ مین تین طرح کے لوگ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ
مِنْهَا پھر ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین بیہودہ بات چیت کرنے کو سو ہی اسکا حصہ
ہی جمعہ سے وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ
وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ کو واسطے دعا مانگنے اور اپنے
مقصدین اللہ سے چاہنے پھر وہ ایک شخص ہی کہ دعا کیا اللہ سے اگر چاہے دیوے اگر چاہے
نہ دیوے اسکو پس اسکا کام شک مین ہی کہ قبول ہو یا نہو وَرَجُلٌ حَضَرَهَا
بِاِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا اور ایک شخص حاضر ہوا

جمعہ مین سنے اور خاموش رہنے کو اور نہین کہندلا گردن کسی مسلمان کی اور ایذا نہ دیا
کسی کو فَہِیَ کَفَّارَۃٌ اِلَی الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ تَلِیْھَا وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ پہر یہ عملین کفارہ
ہین اِس جمعہ سے اُس جمعہ تک جو اسکے متصل ہی اور زیادہ تین دن **فائدہ**
ایک جمعہ پڑہنے سے دوسری جمعہ بلکہ اور تین دن زیادہ کی گناہ بخشے جاتے ہین
وَذٰلِکَ بِاَنَّ اللہَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اور یہہ کفارہ
جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ساتھ زیادتی تین روزکے اس سبب سے ہی کہ
تحقیق اللہ فرماتا ہی جو لاوے ایک نیکی تو اسکے واسطے ہی دس برابر اسکے
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَکَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ
یَخْطُبُ فَھُوَ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بات کرے جمعہ کے
دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو وہ مانند گدہے کے ہی کہ اٹھاتا ہی کتابین یعنی
مشقت بے فایدہ کھینچتا ہی وَالَّذِیْ یَقُوْلُ لَہٗ اَنْصِتْ لَیْسَ لَہٗ جُمُعَۃٌ اور
جو شخص کہ کہے اسکو چپ رہ نہین ہی اسکے لئے ثواب جمعہ کا جیسا آگے ابو ہریرہ سے
بیان اسکا ہو چکا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ**
عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ جُمُعَۃٍ مِنَ الْجُمَعِ اور روایت ہی عبید بن سباق سے مرسل کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ مین کسی جمعہ سے یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا
یَوْمٌ جَعَلَہُ اللہُ تَعَالٰی عِیْدًا اے گروہ مسلمانون کے تحقیق یہہ ایک دن ہی کہ
مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نے عید فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طِیْبٌ فَلَا یَضُرُّہٗ
اَنْ یَمَسَّ مِنْہُ سو غسل کرو اور جو شخص کہ ہو نزدیک اسکے خوشبو پہر نہین ضرر
کرتا اسکو کہ لگا وے اس مین سے **فائدہ** ضرر نہین کرتا اس واسطے فرمایا
کہ کسی کو یہہ گمان نہو کہ خوشبو لگانا عورتون کی عادت ہی مردون کو بچاہیے
وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ اور لازم ہی تم پر مسواک کرنا اس دن مین رَوَاہُ مَالِکٌ
وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْہُ وَھُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا روایت کیا اسکو

مالک نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے عبید سے اسنے ابن عباس سے متصل رسول خدا تک **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی برا سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی ہر مسلمان پر کہ غسل کرے جمعہ کے روز وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ اور چاہئے کہ لگا وے ایک ان مین کا خوشبو مین سے اپنی جورو کی **فائدہ** اکثر عورات خوشبو کی چیزان رکھتیان ہین اگر اپنے پاس نہو تو انکے پاس سے لیکر لگا وے اہل سے مراد تمام گھر کے لوگ مراد ہی فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ پھر اگر نہ پا وے خوشبو تو پھر پانی اسکے لئے خوشبو ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہی

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

یہہ باب ہی بیان مین خطبہ اور نماز کے **فائدہ** ذکر خطبہ جمعہ کا فرض ہی اور ادنی مقدار اسکا امام ابوحنیفہ کے پاس وہ چیز ہی کہ خدا کی اور حمد اور تسبیح کو شامل ہو اور صاحبین کہتے ہین کہ خطبہ طویل چاہئے اور امام شافعی کے پاس دو خطبے نہ پڑہین تو جایز نہین

الفصل الاوّل

فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ روایت ہی انس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے جمعہ کو جسوقت کہ ڈہلتا آفتاب یعنے بعد زوال آفتاب کے نماز جمعہ کی پڑہتے ایک روایت امام احمد سے آئی ہی کہ نماز جمعہ کی زوال کے قبل پڑہنا جیسا کہ نماز عید کی پڑہتے ہین اور کسی نے علما سے انکے اس قول کی موافقت نکیا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ**[۲] سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی سہل بن سعد صحابی سے کہا اسنے کہ نتھے ہم لوگ دوپہر کو سوتے اور نہ دن کا کھانا کہاتے مگر بعد جمعہ کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[۳] اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ

باب الخطبة والصلوة

کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی جلدی کرتے واسطے نماز کے اور اول وقت مین پڑھتے اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر سے پڑھتے نماز یَعْنِی الْجُمُعَةَ یعنے نماز جمعہ کی **فائدہ** حکم ظہر کی نماز کا یہی ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اور روایت ہی سائب بن یزید صحابی سے کہا اسنے کہ تھی اذان جمعہ کے دن پہلی جب بیٹھتا امام منبر پر زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکر کے اور عمر کے فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ پھر جب خلیفہ ہوے عثمان اور بہت ہوے لوگ زیادہ کیا اذان تیسری زوراء پر **فائدہ** زوراء ایک بلند جگہہ کا نام ہی مدینے کے بازار مین مسجد شریف کے قریب اور اقامت کو ملاکر تین اذان ہوے پہلی اذان جو عثمان نے زوراء پر مقرر فرمایا دوسری جب امام منبر پر بیٹھتا ہی تیسری اقامت اور اذان جو حضرت عثمان نے مقرر فرمایا اگرچہ اول ہوتی ہی لیکن جب اسکو اپنے زمانے مین مقرر کیا اور پہلے نتھی اس صورت مین وہ دوسری ٹھہری اور اقامت کو ملاکر تین اذان ہوے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے ان دونون کے درمیان يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ پڑھتے قرآن خطبون مین اور نصیحت کرتے لوگون کو اور آخرت کا احوال یاد دلاتے اور ثواب و عذاب سناتے فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا پھر تھی نماز حضرت کی میانی اور خطبہ آپکا میانہ یعنے نہ بہت دراز نہ بہت چھوٹا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ اور روایت ہی عمار بن یاسر صحابی سے

کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق دراز پڑہنا نماز مرد کا اور کوتاہ کرنا اسکے خطبے کا نشانی ہی اسکے فقہ اور دانائی کی فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَۃَ سو دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ کس واسطے کہ نماز اصل ہی اور خطبہ فرع ہی اصل فرع پر زیادہ رہے وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا اور تحقیق بعضا بیان سحر ہی یعنے خطبے کے الفاظ کم ہون اور مضمون ایسے رہین کہ دل مین چبھ جاوین اور یہہ بھی مفہوم ہوتا ہی کہ خطبے مین زیادہ کلام بے فایدہ نکرے کہ مثل جادو کے لوگون کو شک مین ڈالے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے ہمارے لئے سرخ ہوجاتین انکی دونون آنکھین وَعَلَا صَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ اور بلند ہوتی آواز انکی اور سخت ہوتا غصہ انکا یہان تک کہ گویا آپ ڈراتے ہین لشکر کے اترنے سے کسی قوم پر یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ جیسا کہ وہ ڈرانے والا لشکر کے نزول سے کہتا ہی صبح کو لوٹینگے تم کو اور شام کو لوٹینگے تمکو وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ اور فرماتے رسول خدا نے بھیجا گیا ہون اور قیامت مانند ان دو انگلیون کے وَیَقْرِنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی اور نزدیک کرتے اپنے دو انگلیان کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی یعنے جیسا کہ کلمے کی انگلی کے بعد بیچ کی انگلی ہی ویسا ہی میرے بعد قیامت آویگی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَی الْمِنْبَرِ اور روایت ہی یعلی بن امیہ صحابی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنتے تھے منبر پر یہہ آیت وَنَادَوْا یَا مَالِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ اور پکارینگے دوزخی لوگ ای مالک درخواست کر اپنے رب سے کہ حکم کرے ہمارے مرنے پر تا ہم لوگ اس عذاب سے چھوٹ جاوین قرآن مین آیا ہی کہ مالک جو داروغہ دوزخ کا ہی انکو جواب دیگا اِنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ یعنے آرزو تمہاری بر نہ آویگی اور تم ہمیشہ رہوگے دوزخ مین رسول خدا نے لوگون کو خوف دلانے یہہ آیت پڑہتے تھے متفق

عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۹ وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور روایت ہی ام ہشام سے جو بیٹی حارثہ ابن نعمان کی ہی کہی اسنے نہین یاد کئی مین نے سورے ق والقرآن المجید کے اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑہتے اسکو ہر جمعہ منبر پر جب خطبہ پڑہتے لوگون کے واسطے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ اور روایت ہی عمرو بن حریث صحابی سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہے اور سر مبارک پر انکے تھی پگڑی کالی وَقَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تحقیق لٹکائے تھے دونون کنارون کو پگڑی کے اپنے مونڈہون کے درمیان جمعہ کے دن اور تحقیق اس مسئلہ کی باب اللباس مین آویگی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت مین کہ خطبہ پڑہتے تہے اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا جو وقت کہ آوے کوئی تم مین سے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو چاہیئے کہ دو رکعت پڑہے اور ہلکی پڑہے دونون کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** امام شافعی اور امام احمد کے پاس یہہ دو رکعت واجب ہین اور انکو دوگانہ تحیۃ المسجد کہتے ہین خطبے کے وقت بہی انکو روا ہی کیونکہ وے اسکے پاس واجب ہین اور امام ابو حنیفہ کے پاس دوگانہ تحیۃ المسجد کا واجب نہین ہی تو خطبے کے وقت کیونکر پڑہنا واجب ہوگا اور امام مالک اور سفیان ثوری کا مذہب بہی یہی ہی و جمہور صحابہ اور تابعین بہی اسی بات پر ہین اور یہہ حدیث کی تاویل یہہ ہی کہ یہہ حدیث وارد ہوئی ہی خطبے کے وقت نماز منع ہونے کے قبل چنانچہ احادیث صحیح جو منع پر نماز کے وقت خطبے کے آئے ہین ظاہر ہی

۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پایا ایک رکعت امام کے ساتھ پھر تحقیق پایا نماز پوری **فائدہ** یہہ حکم سب نمازون کو شامل ہی کچھ جمعہ کے نماز ہی نہین لیکن اس حدیث کو قرینے پر آئندہ حدیث کے جو آخر باب ہن اونکی جمعہ پر مخصوص کئے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے پاس کسی نے جمعہ کی نماز مین امام کے ساتھ تشہد مین یا سجدۂ سہو مین ملا تو وہ شخص دو رکعت جمعہ کے پڑھ لیوے کیونکہ اسنے جمعہ کی نماز مین داخل ہوا اور امام محمد کے پاس اگر اسنے ملے دوسری رکعت کے رکوع مین یا رکوع کے قبل تو جمعہ کی ایک رکعت اسکو ملے دوسری رکعت آپ پڑھ لیوے اگر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ملا ہو تو ظہر کی چار رکعت پڑہین اسواسطے کہ امام محمد کے پاس اسنے جمعہ کو نپایا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ كَانَ یَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے دو خطبے بیٹھتے جب چڑہتے منبر پر یہان تک کہ فارغ ہوتا اُرَاهُ الْمُؤَذِّنَ مین گمان کرتا ہون کہ موذن کو کہا راوی کہتا ہی یہہ جو ابن عمر نے کہا کہ یہان تک کہ فارغ ہوتا مجھے ایسا گمان پڑا کہ موذن کو کہا یعنے موذن اذان سے فارغ ہوے تب تک منبر پر بیٹھتے ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَكَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے پھر بیٹھتے اور نہ بولتے یعنے کلام وغیرہ کچھ نہ پڑہتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے منبر پر انکے سامنے کرتے ہم اپنے منہہ **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ امام قبلے کی طرف پیٹھ کرکے خطبہ پڑہتا اور سب لوگ امام کے طرف متوجہ ہو بیٹھتا اور خطبہ سنتا سنت ہی

رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن الفضل وہو ضعیف ذاہب الحدیث روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن فضل سے اور وہ ضعیف ہی بھولنے والا ہی حدیث کا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ١ جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما روایت ہی جابر صحابی سے جو سمرہ صحابی کے بیتے ہین کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے پھر خطبہ پڑہتے کھڑے ہوکر فمن نبأك انہ کان یخطب جالسا فقد کذب پھر جو شخص کہ خبر دیوے تجھکو کہ حضرت تھے خطبہ پڑہتے بیٹھ کر تو بیشک جھوٹھ کہتا ہی فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوة پھر تحقیق قسم ہی اللہ کی نماز پڑہا مین نے انکے ساتھ زیادہ دو ہزار نماز سے **فائدہ** اس سے پہلی نظر مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد نماز سے جمعہ کی نماز ہو یہہ درست نہین کیونکہ رسول خدا نے قریب پانسو جمعہ کے پڑہے ہین کسواسطے کہ جمعہ کی نماز مدینے مین تشریف لاے بعد شروع فرمایا اور سب مدت اقامت مدینے کی دس برس تھی بلکہ پنجوقتہ نماز مراد ہی اور غرض جابر کی رسول خدا کی کثرت صحبت کا بیان ہی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن ٢ کعب بن عجرة انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحکم یخطب قاعدا اور روایت ہی کعب بن عجرہ صحابی سے یہہ کہ وہ آے مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم خطبہ پڑہتا تھا بیٹھا ہوا فقال انظروا الی ہذا الخبیث یخطب قاعدا تب کہا کعب نے دیکھو تم اس پلید کو خطبہ پڑہتا ہی بیٹھے ہوے وقد قال اللہ تعالی واذا راوا تجارة او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما اور حال آنکہ تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اور جب وقت کہ دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑتے ہین اسکی طرف اور چھوڑتے ہین تجھکو کھڑا ہوا یعنے خطبے مین اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تھے **فائدہ** قصہ اس آیت کے نازل ہونے کا یہہ ہی کہ رسول خدا نے خطبہ پڑہتے تھے یکبیک ایک قافلہ شام سے آیا اور آیام قحط کے تھے صحابہ بے طاقتی سے قافلہ کو دیکھنے کے واسطے باہر نکلے مگر قریب بارہ آدمی کے رہ گئے تھے یہہ آیت نازل ہوئی

اور جاننا چاہئے کہ امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور امام مالک کے پاس قیام خطبے مین سنت ہی اور امام شافعی اور ایک روایت مین امام مالک کے پاس قیام واجب ہی خطبے مین شیخ ابن حجر فتح الباری مین لکھا ہی کہ پہلے جو شخص کہ خطبہ بیٹھ کر پڑھا معاویہ بن ابوسفیان تھا جب انکے پیٹ مین چربی زیادہ جمع ہوی کھڑے رہنا ان پر دشوار ہوتا تھا اسلئے بیٹھ کر پڑھنا شروع کئے یہہ بسبب عذر کے تھا بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کی سند ہو نہین سکتی اور رسول خدا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم خطبہ کھڑے ہوکر پڑھتے تھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث مین یہہ اشارہ ہی جو شخص کہ خلاف سنت کا کرے وہ پلید اور خبیث ہی

٣ **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ اور روایت ہی عمارہ بن رُوَیبہ صحابی سے کہ تحقیق اسنے دیکھا بشر ابن مروان کو منبر پر اٹھانے والا اپنے دونون ہاتھ جیسا کہ عادت بعضے جاہل خطیبون کی ہی فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ تب کہا عمارہ نے برا کرے اللہ اُن دونون کو لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین زیادہ کرتے اسپر کہ اشارہ کرتے اپنے ہاتھ سے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے اپنے کلمے کی انگلی سے عمارہ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کرکے دکھلایا کہ حضرت اسطرح اشارہ کرتے تھے گویا خطاب فرماتے تھے لوگون کو کہ یہہ نصیحت خوب سنو اور یاد کرو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ جب بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر فرماتے لوگون کو بیٹھ جاؤ شاید کہ لوگون نے جب حضرت منبر پر تشریف لے گئے کھڑے تھے اسلئے فرمایا بیٹھ جاؤ فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ پھر سنا یہہ حکم ابن مسعود نے اور وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے پھر بیٹھ گئے دروازے ہی پر مسجد کے شارع کا حکم بجا لانے کے لئے فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ تَعَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ پہر دیکہے انکو رسول خدا صلی اللہ وسلم نے اور فرماے آو ای عبد اللہ بن مسعو حضرت نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ اؤ اسواسطے کہ جلدی سے حکم مان لیا اس سے معلوم ہوا جو کوی حضرت کا حکم مانیگا اسپر شفقت ہوگی ؎ جو ہووے عشق مین ثابت قدم رہے معشوق اسپہ عاشق ومبدم رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَكْعَۃً فَلْیُصَلِّ اِلَیْھَا اُخْرٰی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ سے ایک رکعت پہر چاہیئے کہ ملاوے اسکے ساتہہ دوسری رکعت وَمَنْ فَاتَتْہُ الرَّكْعَتَانِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا اور جو شخص کہ نہ ملے اسکو دونون رکعت پہر چاہیئے کہ پڑہے چار رکعت اَوْ قَالَ الظُّھْرَ یا فرمایا کہ چار رکعت کی جگہہ مین ظہر پڑہے تفصیل اسکی پہلی فصل مین ابو ہریرہ کی حدیث ہمنے بیان کرچکا ہی رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو دارقطنی نے

بَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ یہہ باب ہی بیان مین نماز خوف کے

فائدہ نماز خوف کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہی ایک روایت مین ابو یوسف اور حسن بن زیاد کی امام ابو حنیفہ سے اور مزنی نے امام شافعی سے لائے ہین کہ یہہ حکم مخصوص تہا رسول خدا کے زمانے مین اور اُس آیت سے جو باب مین نازل ہوی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی لیکن جمہور کے پاس نماز خوف کی سب وقت پر جایز ہی چنانچہ بعضے صحابہ مثل حضرت علی مرتضی اور ابو موسی اشعری و حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم رسول خدا کے زمانے کے بعد بہی پڑہے ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَھُمْ روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا عبد اللہ بن عمر کہ جہاد کیا مین نے ساتہہ ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد عراق کے پہر مقابل ہوے ہم دشمن کے اور صف باندہے ہمنے اُن سے لڑنے کو فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا تب کہڑے ہوے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہوانے ہمکو فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ پھر کھڑے ہوئی ایک گروہ حضرت کے ساتھ نماز کو اور متوجہ ہوی ایک گروہ دشمنون پر وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ اور رکوع کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ان لوگون کے جو انکے ساتھ تھے اور سجدہ کئے دو سجدے یعنے پڑہے ایک رکعت ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ پھر گئے یہ لوگ جو ایک رکعت پڑہے تھے جگہہ مین اس گروہ کے جو نماز نہین پڑہے تھے اور دشمنون کے مقابل کھڑے تھے پھر آئے وہ لوگ پھر رکوع کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ایک رکوع اور سجدہ کئے دو سجدے ثُمَّ سَلَّمَ پھر سلام پھیرے رسول خدا نے فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ پھر کھڑا ہوا ہر ایک شخص ان مین سے اور رکوع کیا اکیلے ایک رکوع اور سجدہ کیا دو سجدے اس سے معلوم ہوا ہر ایک شخص رسول خدا کے ساتھ ایک رکعت پڑہا اور دوسری رکعت آپ اکیلے پڑھ لیا یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور قرآن شریف مین بھی اسی کے موافق آیا ہی وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ اور روایت کیا نافع بھی ابن عمر سے مانند اسکے وَزَادَ اور زیادہ کیا نافع نے یہہ عبارت فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ پھر اگر زیادہ ہووے خوف اس سے کہ جماعت سے نہ پڑھ سکین تو نماز پڑہو پیادہ کھڑے ہوے اپنے قدمون پر اگر پیادہ ہو کھڑے رہ سکتے ہو تو نہین تو اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ یا نماز پڑہو سوار منہہ کرنے والے قبلے کے طرف اگر قبلے طرف منہہ کر سکتے ہو تو نہین تو اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا یا کہ نماز پڑہو قبلے کے طرف منہہ نہ کرکے مگر نماز کو سمجھو تو قَالَ نَافِعٌ لَا اَرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا نافع نے نہین گمان کرتا ہون مین ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہہ تفصیل مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ

صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اور روایت ہی یزید بن رومان سے اسنے نقل کیا صالح بن خوات سے اُسنے اس شخص سے کہ نماز پڑہا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات الرقاع کے دن نماز خوف کی **فائدہ** ذات الرقاع ایک جنگ کا نام ہی یہہ نام لڑائی کا اسلئے ہوا کہ مسلمان لوگ ننگے پانون تھے پانون گھس گئے اور ناخن پاونکے گر گئے تھے تب کپڑون کے ٹکڑے پانون پر لپیٹے تھے سواس روز کی نماز کا بیان کرتا ہی اَنَّ طَآئِفَۃً صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَآئِفَۃٌ وِجَاہَ الْعَدُوِّ تحقیق ایک گروہ نے صف باندہی حضرت کے ساتھ اور ایک گروہ مقابل ہوی دشمن کے فَصَلّٰی بِالَّتِیْ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ثَبَتَ قَآئِمًا تب نماز پڑہواے حضرت اپنے ساتھ والون کو ایک رکعت پھر حضرت اپنی جگہہ پر رہے کھڑے ہوے وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِہِمْ اور پوری پڑہی اپنی نماز اس جماعت نے ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاہَ الْعَدُوِّ پھر نماز پڑہے ہوے لوگ گئے اور صف باندہے مقابل دشمن کے وَجَآءَتِ الطَّآئِفَۃُ الْاُخْرٰی اور آئی دوسری گروہ جو دشمن کے مقابل پہلے صف باندھ کر کھڑے تھے فَصَلّٰی بِہِمُ الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ بَقِیَتْ مِنْ صَلٰوتِہٖ پھر نماز پڑہے حضرت انکے ساتھ جو رکعت باقی تھی انکے نماز کی ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِہِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِہِمْ پھر حضرت اپنی جگہہ پر بیٹھے رہے اور پوری کی اس گروہ نے اپنی نماز پھر سلام پھیرا حضرت نے انکے ساتھ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ بِطَرِیْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت کیا بخاری نے دوسری طور سے قاسم ابن محمد سے اسنے نقل کیا صالح ابن خوات سے اسنے سہل بن ابی حثمہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **فائدہ** اسی حدیث کے موافق ہی مذہب امام مالک اور امام شافعی کا

٣ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ آئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ تھے ہم لوگ ذات رقاع مین قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا عَلٰی شَجَرَۃٍ ظَلِیْلَۃٍ تَرَکْنَاہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا جابر نے تھے ہم لوگ جب آتے سایہ دار جھاڑ کے پاس چھوڑتے اسکو رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے واسطے تا حضرت آرام فرماویں قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ کہا جابر نے پھر آیا ایک شخص
مشرکون مین سے اور تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی تھی جھاڑ مین
فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ پھر اٹھا لی اسنے تلوار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میان سے کھینچا اسکو فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ پھر کہا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کیا ڈرتے ہو مجھ سے فرمایا نہین کہا اسنے کون بچا ویگا تمکو مجھ سے
قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ فرمایا اللہ بچا ویگا مجھ کو تجھ سے قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ
اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ
کہا جابر نے پھر ڈرایا اسکو اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تب
میان کیا اسنے تلوار کو اور لٹکا دیا اسکو اسی جھاڑ پر جیسا کہ پہلے تھی قَالَ فَنُوْدِيَ
بِالصَّلٰوةِ کہا جابر نے پھر اذان دئے گئی نماز کے واسطے فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ پھر نماز پڑھی
حضرت نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پھر پیچھے ہٹی وہ گروہ اور نماز پڑھی دوسری
گروہ کے ساتھ دو رکعت قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ
رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ کہا جابر نے ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی چار رکعتین اور لوگون کی دو رکعت **فائدہ** رسول خدا چار رکعت جو پڑھے
اسکے کئی توجیہ کئے ہین پہلی یہہ کہ سفر مین قصر کی رخصت ہی آپ نے پوری نماز
پڑہی جیسا مذہب بعضے امامون کا ہی لیکن یہہ بات مخالف ہی اسکے جو بعضے
محققین نے ذکر کیا ہی کہ سفر مین حضرت نے کبھی چار رکعت نہین پڑھے ہین واللہ اعلم
دوسرا وجہ بعضون نے کہا ہی کہ چار رکعت پڑھنا مخصوص ہی نماز خوف مین تا ہر گروہ
کی قصر نماز دو دو رکعت ہو جاوین اور بعضون نے لکھا ہی نماز حضر مین تھی لوگون نے
بسبب خوف کے دو رکعت پر اقتصار کئے اور ایک روایت مین ابوداؤد اور نسائی
کے آیا ہی کہ بعضے وقتون مین حضرت ہر گروہ کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑھتے لوگون نے
ایک رکعت پر اکتفا کرتے اور دوسری رکعت نہین پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ خوف

کے کئے حالات مین جیسا وقت ویسا عمل واللہ اعلم متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وعنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ صَفَّیْنِ اور یہی روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پھر صف باندہے ہمنے پیچھے حضرت کے دو صفین ایک کے پیچھے ایک وَالْعَدُوُّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھے فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا پھر تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر کہے ہم سب یعنے دونون صف کے لوگون نے ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا پھر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کئے ہم سب لوگ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا پھر اٹھایا حضرت سر اپنا رکوع سے اور اٹھائے ہم سب لوگ دونون صفون کے یہان تک حضرت اور ہم سب لوگ نماز مین موافق تھے ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ پھر جھکے حضرت سجدے کو اور جو صف حضرت کے پاس تھی وہ بھی جھکی اور کھڑی رہی دوسری صف مقابلے مین دشمن کے فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ پھر جب کرچکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی صف جو حضرت کے پاس تھی اِنْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا جھکی پچھلی صف سجدے کو پھر کھڑے ہوئے سب لوگ۔ ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ تب آگے ہوئی پچھلی صف اور پیچھے ہوئی پہلی صف ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا پھر رکوع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رکوع کئے ہم سب لوگ دونون صف ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا پھر اٹھایا حضرت نے اپنا سر رکوع سے اور سر اٹھائے ہم سب لوگ دونون صف کے ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ الَّذِیْ کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی پھر حضرت جھکے سجدے کو اور جھکی سجدے کو حضرت کے پاس والی صف جو پچھلی تھی پہلی رکعت مین وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ اور کھڑی ہوئی پچھلی صف مقابلے مین دشمن کے فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْہِ انْحَدَرَ الصَّفُّ

الْمُؤَخَّرِ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا پھر جب کر چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور حضرت کے پاس والی صف بھی جھکی پچھلی صف سجدے کو اور سجدہ کئے پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرے ہم سب لوگ دونون صف کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس جنگ مین دشمن جو مقابل تھے طرف قبلے کے جمع ہوے تھے اس سبب سے رکوع سے سر اٹھا تک دونون صف موافق رہے اور سجدے مین ایک گئی تو دوسری صف دشمن کی طرف متوجہ رہی اگر دشمن قبلے کی طرف نہوتے دوسرے جانب مین ہوتے تو ایک اودہر متوجہ رہتی جیسا کہ اگلے حدیثون مین مذکور ہوا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ روایت ہی جابر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے لوگون کے ساتھ نماز ظہر کی خوف کے وقت بطن نخل مین وہ ایک جگہہ کا نام ہی مکے اور طایف کے درمیان مین پھر نماز پڑھتے تھے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور سلام پھیرتے تھے ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بعد اسکے آئی دوسری گروہ پھر نماز پڑھے انکے ساتھ دو رکعت اور سلام پھیرے رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ روایت ہی ابوہریرہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترے درمیان ضجنان اور عسفان کے **فائدہ** ضجنان نام کسی جگہہ کا یا کسی پہاڑ کا ہی مکے کے قریب اور عسفان نام ایک مقام کا ہی مکے سے دو منزل پر فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً پھر کہے مشرکون نے مسلمانون کے لئے ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی انکو انکے باپون اور بیٹون سے اور وہ نماز عصر کی ہی پھر جمع ہو اپنے کام استواری سے اور حملہ کرو ان پر ایک بارگی حملہ کرنا اور انکو ہلاک کرو **فائدہ** مشرکون نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ عصر کی نماز بہت پیاری ہی جب انکو

پڑھنے لگین تب ایکبارگی حملہ کرو نماز تو پیچھے پڑھینگے ہم انکو مار لین وَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتٰى
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَہٗ شَطْرَیْنِ اور تحقیق جبرئیل
آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تدبیر سکھلائی مشرکون کے دفع شر کی اور
حکم کیا حضرت کو کہ تقسیم کرین اپنے اصحاب کو دو جماعت فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَۃٌ
اُخْرٰی وَرَآءَهُمْ پھر نماز پڑھین ایک جماعت کے ساتھ اور کھڑی رہی دوسری جماعت
انکے پیچھے دشمن کے مقابلے مین وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور چاہئے کہ
لیوین بچاؤ اپنا مثل ڈھال وغیرہ کے اور ہتھیار اپنے فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّ
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ پھر ہو لوگون کی ایک رکعت
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت **فائدہ** مراد ایک رکعت سے امام
کے ساتھ ایک رکعت لوگون کو ہی دوسری رکعت اکیلے اکیلے پڑھ لیوین بعضون نے
ظاہر حدیث پر حمل کرکے ایک ہی رکعت بسبب خوف کے روا ہی کہتے ہین واللہ اعلم
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

بَابُ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ

یہہ باب ہی بیان مین نماز دونون عیدون کے
عید کو (جو وہ مشتق ہی عود سے) اسلئے عید کہتے ہین کہ وہ ہر سال لوٹ آتی ہی اپنے
وقت مین **فائدہ** نماز عیدین کی امام ابوحنیفہ کے پاس ایک قول سے فرض ہی
اور ایک روایت مین واجب ہی اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے پاس سنت ہی
اور امام شافعی کے پاس ایک قول سے نفل اور ایک قول سے سنت ہی اور امام مالک
کے پاس سنت موکدہ ہی اور امام احمد کے پاس فرض کفایہ ہی مثل نماز جنازہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی
الْمُصَلّٰی روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکلتے عید فطر کے دن اور عید قربانی کے دن عیدگاہ کے طرف کہ وہ ایک جگہہ
مشہور ہی مدینے مین شہر کے باہر وہان نماز عید کی پڑھتے تھے اب وہان
چاردیواری کھینچ دیئے ہین اور مسجد شریف مین نماز عید کی پڑھتے ہین فَاَوَّلُ
شَیْءٍ یَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ پھر اول جو چیز کہ شروع کرتے نماز ہوتی یعنے نماز پہلے

پڑھتے بعد خطبہ پڑھتے ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِهِمْ
پھر فارغ ہوتے نماز سے اور کھڑے ہوتے سامھنے لوگون کے اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنے
صفون مین فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ پھر نصیحت کرتے انکو اور وصیت کرتے ان کو
اور حکم کرتے انکو حلال و حرام کا وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اگر چاہتے کہ جدا
کرین اور بھیجین لشکر کو تو جدا کرتے اور بھیجتے اسکو اَوْ يَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِهٖ یا اگر چاہتے کہ حکم
فرماوین کسی چیز کا تو حکم فرماتے اسکا ثُمَّ يَنْصَرِفُ بعد اسکے پھرتے گھر کی طرف
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ٢ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا
مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ نماز پڑھی
مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون عید کی نہ ایکبار نہ دوبار بلکہ بہت
بار بغیر اذان کے اور بے اقامت کے یعنے عیدین کی نماز کے واسطے اذان اور اقامت
نتھی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ٣ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
اور عمر نماز پڑھتے دونون عید کی قبل خطبے کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری
کا اسپر وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ
قَالَ نَعَمْ اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
عید مین کہا ہان حاضر رہا ہون خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی ثُمَّ
خَطَبَ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھے عید کی بعد اسکے خطبہ پڑھے وَلَمْ
يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً اور نہ ذکر کیا ابن عباس نے اذان کا اور نہ اقامت کا ثُمَّ
اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ اِلٰی اٰذَانِهِنَّ
وَحُلُوْقِهِنَّ پھر آئے حضرت عورتون کی پاس جو نماز کو عید کی آئین تھین اور نصیحت فرمایا
انکو اور یاد دلایا انکو ثواب اور عذاب آخرت کا اور حکم کیا انکو صدقے کا پھر دیکھا مین نے
عورتون کو کہ ہاتھ لنبا کرتی تھین اپنے کانون اور اپنے گلون کے طرف يَقْذِفْنَ
اِلٰی بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰی بَيْتِهٖ ڈالتی تھین بلال کی طرف یعنے کان اور گلے

زیور نکال کے بلال کے ہاتھ مین دیتی تھین کہ تم خیرات کرو پھر چلے حضرت اور بلال اپنے گہر کی طرف چلے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہے عید فطر کے دن دو رکعت لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا نہین نماز پڑہے آگے ان دو رکعت کے اور نہ بعد انکے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ قبل نماز عید کے اور بعد اسکے کوئی نماز نہین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ عیدگاہ مین نماز عید کے قبل نفل نہ پڑہے اور بعضون نے کہا کہ خصوص عیدگاہ مین پڑہنا مکروہ ہی اور ہدایہ کے بعضے شرح مین لکھا ہی کہ نماز اشراق اور ضحیٰ کی عیدگاہ کو جانے کے قبل پڑہنا مکروہ نہین اور فتح الباری مین لکھا ہی کہ کوفئین کہتے ہین کہ قبل نماز عید کے نہ پڑہے بعد اسکے پڑہنا روا ہی اور یہی مذہب ہی سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ کا اور بصریین کہتے ہین کہ نماز عید کے پیش از پڑہنا درست ہی بعد اسکے پڑہنا روا نہین حسن بصری اسکے قایل ہین مدنیین کہتے ہین کہ نماز روا نہین نہ قبل نماز عید کے نہ بعد اسکے اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی اور امام شافعی کا مذہب اگر کسی سے نماز عید کی چھوٹ جاوے تو قضا کرے یا نکرے حنفی مذہب مین جب نماز عید کی فوت ہو جاوے امام کے ساتھ تو قضا نکرے جیسا کہ ہدایہ مین لکھا ہی اور بعضے شروح مین مذکور ہی اگر چاہے دو رکعت پڑھ لیوے یا چار رکعت پڑہے مثل نماز ضحی کے جیسا کہ محیط اور قاضی خان مین لکھا ہی اگر کسی نے عیدگاہ کو آیا اور نماز عید کی امام کے ساتھ نپایا تو اسکو اختیار ہی اگر چاہے نماز نہ پڑہے اور گہر کو چلا آوے اگر چاہے نماز پڑھ کر آوے افضل وہ ہی کہ چار رکعت پڑہے تا اسکو نماز ضحی کی حاصل ہووے اور یہی مذہب امام احمد کا بھی ہی

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ اور روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سے کہی اسنے کہ حکم کیے گئے ہم جماعت عورتون کی کہ نکالین ہم حیض والی عورتون کو دونون عید کے دن اور پردے والیون کو یعنی حکم فرمایا حضرت نے ہمکو کہ سب عورتین عید کو نکلین فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ پھر حاضر ہون مسلمانون کی جماعت مین اور انکی دعا مین وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ اور الگ رہین حیض والیان

نا نگا وسے قَالَتِ امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدٰینَا لَیْسَ لَہَا جِلْبَابٌ کہی ایک عورت نے ای رسول خدا کوئی ہم مین ایسی ہی کہ نہین ہی اسکو چادر کہ اوترکر او وسے قَالَ لِتُلْبِسْہَا صَاحِبَتُہَا مِنْ جِلْبَابِہَا فرمایا چاہئے کہ اوڑہا دے اسکو اسکے ساتہہ والی اپنی چادر سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلَیْہَا وَعِنْدَہَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی اور روایت ہی عائشہ رض سے کہی کہ تحقیق حضرت ابوبکر آئے اسکے پاس اور اسکے پاس دو چھوکریان تہین انصار کی منا کے دنون مین کہ روز عید ضحی کا اور ایام تشریق کے ہین تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ دف بجاتی تہین اور ناچتی تہین دف کے بجانے مین سے کئے قول ہین بعضون کے پاس مباح ہی مطلقاً اور بعضون کے پاس حرام ہی مطلقاً صحیح وہ ہی کہ عرایس و غیرہ مین مباح ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثَ اور ایک روایت مین ہی کہ گاتی تہین وہ دونون چھوکریان وہ شعر جو آپس مین کہے تھے انصار بعاث کے دن **فائدہ** بعاث ایک مقام کا نام ہی مدینے سے دو رات کے راہ پر یا ایک قلعہ کا نام ہی وہان اوس خزرج جو قبیلے انصار کے ہین ان مین آپس مین لڑائی رہی تہی ایک سو بیس برس تک وہ لوگون نے جو اپنی اپنی شجاعت کا بیان شعرون مین کیا تہا وہی شعر وہ لڑکیان گاتی تہین جب اسلام کا زمانہ آیا وہ دشمنی دور ہوئی اور آپس مین دوستی ہو گئی وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِہٖ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے تھے اپنے تئین کپڑے مین فَانْتَہَرَہُمَا اَبُوْبَکْرٍ تب منع کیا اور ڈانٹا ان دونون کو ابوبکر نے فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ فَقَالَ دَعْہُمَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّہَا اَیَّامُ عِیْدٍ تب کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک منہہ اور فرمایا چھوڑ دے انکو ای ابوبکر کسلئے پہر بیشک یہہ دن عید کے ہین اس مین ضیافت اللہ کی ہی خوشی اور سرور کرنا گانا دف بجانا مباح ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَہٰذَا عِیْدُنَا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ای ابوبکر تحقیق ہر قوم کے واسطے عید ہی اور یہہ دن ہماری عید کا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث سے اہل سماع سند پکڑتے ہین کہ غنا کا سنا ساز کے ساتہہ مباح ہی اور فقہا کو اس باب مین بڑی شدت ہی اور صحیح تر امام اعظم ابوحنیفہ کے پاس مکروہ ہی واللہ اعلم

وَعَنِ النَّبِیِّ

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَ یَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین جاتے تھے عیدگاہ کو عید فطر کے دن جب تک کہ نکھاتے کئی کھجور اور کھاتے کھجورون کو طاق رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ کھجور کے کھانے مین حکمت یہہ ہی کہ روزہ بینائی کو ضعیف کرتا ہی اور شیرین چیز بصارت کو تقویت دیتی ہی اس لئے آپ کھجور کو تناول فرماتے تھے اسی واسطے شیرین چیز سے افطار کرنا افضل ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ اور روایت ہی جابر رض سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ کی یعنے عیدگاہ کو جاتے ایک راہ اور آتے وقت دوسری راہ سے تشریف لاتے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** ایک راہ سے جانے اور دوسری راہ سے تشریف لانے مین حکمتین بے حساب ہین بعضے ان مین سے لکھی جاتی ہین کہ اس مین اسلام کا رونق ظاہر ہوتا تھا اور کافرون پر رعب پڑتا تھا اور شوکت اسلام کی بڑہتی تھی اور جمال مبارک کے دیکھنے سے اکثر لوگ سعادت و برکت حاصل کرتے تھے **وَعَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ اور روایت ہی براء بن عازب صحابی سے کہا اسنے کہ خطبہ فرمایا ہمارے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن پھر فرمایا تحقیق وہ چیز کہ پہلے شروع کرین ہم اسکو اپنے اس دن مین یہہ ہی کہ نماز پڑہین اور الٹ کر آوین اور ذبح کرین فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا پھر جو شخص نے کہ کیا یہہ سو تحقیق پہنچا ہماری سنت کو وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّیَ فَاِنَّمَا ھُوَ شَاۃُ لَحْمٍ عَجَّلَہٗ لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ فِیْ شَیْءٍ اور جو شخص کہ ذبح کرے قبل اسکے کہ نماز پڑہین ہم سواے اسکے نہین وہ بکری گوشت کے واسطے ہی کہ جلدی ذبح کیا اپنے گھر والون کے واسطے نہین ہی قربانی سے کچھ ثواب مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیَذْبَحْ مَكَانَہَا اُخْرٰی اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ بجلی سے

کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قربانی دیوے اور ذبح کرے نماز کے آگے تو چاہیئے ذبح کرے بجاے اسکے دوسری بکری وَمَنْ لَمْ یَذْبَحْ حَتّٰی صَلَّیْنَا فَلْیَذْبَحْ عَلٰی اسْمِ اللّٰہِ اور جو شخص کہ ذبح نکرے یہان تک کہ نماز پڑہین تو چاہیے کہ ذبح کرے اللہ کے نام پر یعنے بعد نماز کے ذبح کرنا درست ہی اور عبادت اور قربانی ادا ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ اور روایت ہی براء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ ذبح کرے قبل نماز کے پھر سواے اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہی اپنے جان کے واسطے یعنے وہ گوشت اپنے واسطے حاصل کیا خدا کے واسطے نہین اور عبادت مین داخل نہین وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ اور جسنے کہ ذبح کیا بعد نماز کے پھر تحقیق تمام ہوئی عبادت اور پوری ہوئی قربانی اسکی اور پایا سنت مسلمانون کی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْبَحُ وَیَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** گاے دنبہ بکری چھیلی کے ذبح کو ذبح کہتے ہین اور اونٹ کے ذبح کو نحر کہتے ہین اور نحر کی صورت یہہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرکے اسکے اگلے دونون پانون کے بیچ اسکے ڈہگدگی مین نیزہ مارتے ہین خون جاری ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی اور اونٹ ذبح کرنا بھی درست ہی مگر نحر افضل ہی اور نحر کا لفظ ذبح کے معنے پر بھی آتا ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ جب تشریف لاے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور مدینے والون کو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اُن دونون مین فَقَالَ مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ تب فرمایا حضرت نے کیسے ہین یہ دو دن جو تم اُن مین کھیلتے ہو قَالُوْا کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ عرض کئے تھے ہم لوگ کھیلتے اِن دونون مین جاہلیت کے اور ہمکو کچھ معلوم نہین فرماؤ تو ہم چھوڑ دیتے ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَ

لکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بدل دیا ہمارے واسطے اللہ نے عوض ان دونوں کے بہتر ان دونوں روزوں سے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن[٢] بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلتے نماز کے دن عید فطر کے یہان تک کہ کھا لیتے وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ اور نہین کھاتے دن عید ضحی کے یہان تک کہ نماز پڑھتے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن[٣] کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہے دونوں عیدین کی نماز مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین آگے قرات کے وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ اور پچھلی رکعت مین پانچ تکبیرین قبل قرات کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے مرسل یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نے تکبیر کہے نماز مین دونوں عید کی اور نماز استسقا کی سات اور پانچ یعنے پہلی رکعت مین سات اور دوسری رکعت مین پانچ وَصَلُّوْا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَجَھَرُوْا بِالْقِرَاءَۃِ اور نماز پڑہے آگے خطبے کے اور پکار کر پڑہے قرات رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ روایت کیا اسکو شافعی نے

وعن سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَۃَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہا اسنے کہ پوچھا مین ابو موسی اور حذیفہ سے کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے عید قربان مین اور عید فطر مین فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَہٗ عَلَی الْجَنَائِزِ پھر کہا ابو موسی نے تھے حضرت تکبیر کہتے چار تکبیر مانند تکبیر کہنے انکے جنازون پر فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ تب کہا حذیفہ نے

سچ کہا ابو موسیٰ نے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** تکبیرات عیدین مین احادیث مختلف آئے ہین اسی واسطے مذاہب کے اماموں مین بھی اختلاف ہی امام مالک اور امام احمد کے پاس عید کی پہلی رکعت مین تکبیرات تحریمہ ملا کے سات تکبیر ہین اور دوسری رکعت مین سواے تکبیر قیام کے پانچ تکبیر ہین اور امام شافعی کے پاس پہلی رکعت مین سواے تکبیر تحریمہ سات تکبیرات اور دوسری رکعت مین سواے تکبیر قیام پانچ تکبیرات ہین اور امام ابوحنیفہ کے پاس پہلی رکعت مین سواے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیر دوسری رکعت مین سواے تکبیر قیام کے تین تکبیر ہین یہہ مذہب ابن مسعود کا ہی **وَعَنْ** الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیے گئے انکے مبارک ہاتھ مین عید کے دن ایک کمان پھر خطبہ پڑہے حضرت اسپر ٹیک کے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** بعضے کتابون مین فقہ کی مذکور ہی کہ کمان اور عصا پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑہنا مکروہ ہی صحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہین کیونکہ احادیث مین وارد ہی اور روضۃ العلما سے نقل کئے ہین جو شہر کہ غلبے اور جنگ سے فتح کئے ہون اس شہر مین ہتیار ٹیک کر خطبہ پڑہنا اور جو شہرین کہ بغیر جنگ کے ہاتھ آئے ہون اُنین عصا ٹیکے خطبہ پڑہنا اسی واسطے شافعیہ مکے مین تلوار ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین اس لئے کہ انکے پاس فتح مکے کی جنگ سے ہوی ہی اور حنفیہ مکے مین عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین اس واسطے کہ انکے پاس فتح مکے کی صلح پر ہوی ہی اور مدینہ منورہ مین ہتیار ٹیک کر خطبہ نہ پڑہنے پر اتفاق ہی کیونکہ فتح مدینے کی بغیر جنگ کے ہوئی ہی **وَعَنْ** عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا اور روایت ہی عطا تابعی سے مرسل تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے اپنے عنزہ پر اچھا تکیہ کرنا **فائدہ** عنزہ ایک چھوٹا نیزہ تھا رسول خدا کا جسکو خادمون نے لے چلتے اور حضرت اسکو سترہ کرتے تھے جیسا کہ حدیثون مین اسکا بیان ہمنے کر چکا ہی رَوَاہُ الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے حاضر ہوا مین نماز

باب صلوة العيدين

مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کے دن پھر شروع کئے نماز آگے خطبے کے بغیر اذان او
اقامت کے فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ پھر جب پڑھ چکے نماز کھڑے ہو
ٹیکا دئے ہوئے بلال پر فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ
عَلٰى طَاعَتِهٖ پھر حمد کیا اللہ کا اور تعریف کی اسپر اور نصیحت کی لوگون کو اور خوب سمجھایا
انکو ثواب و عذاب آخرت کا اور خواہش دلایا انکو اللہ کی بندگی پر وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ
وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ اور تشریف لے گئے
عورتون کے پاس اور حضرت کے ساتھ بلال تھے پھر حکم کیا عورتون کو اللہ سے ڈرنے کا
اور نصیحت کیا انکو اور خوب سمجھایا ثواب و عذاب آخرت کا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت
کیا اسکو نسائی نے ٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا
اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کے دن ایک راہ سے پھرتے دوسری
راہ سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے ١٠ وَعَنْهُ
اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق کہ پہنچا لوگون کو
مینہ عید کے دن پھر نماز پڑھائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کی مسجد مین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کی عید گاہ مین پڑھنا افضل ہی اگر عذر ہو تو مسجد مین
پڑھ لیا درست ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور
ابن ماجہ نے ١١ وَعَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ
النَّاسَ اور روایت ہی ابی حویرث سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ عامل تھے نجران مین جو ایک شہر ہی یمن کے ملک مین
یہہ کہ جلدی پڑھ نماز عید قربان کی اور دیر سے پڑھ نماز فطر کی اور نصیحت کر لوگون کو رَوَاهُ
الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے **فائدہ** عید قربان کی نماز جلد پڑھنے مین حکمت
یہہ ہی کہ لوگ بعد نماز کے قربانی کرین اور عید فطر مین تاخیر اسواسطے کہ اس مین صدقہ
آگے نماز کے دیتے ہین اور کچھہ کھا لیتے ہین تاخیر سے جماعت کثیر ہوگی ١٢ وَعَنْ

أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے
ابی عمیر بن انس سے اسنے نقل کیا اپنے چچاؤن سے جو اصحاب مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
أَنَّ رَكْبًا جَاؤُا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ
تحقیق کہ سوار آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گواہی دیتے تھے کہ تحقیق انہون نے دیکھا
ہی ہلال عید کا کل فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ پھر حکم کیا
انکو کہ افطار کرین اور جب صبح ہو جاوین اپنی عیدگاہ کو **فائدہ** خبر چاند دیکھنے کی بعد
زوال کے پہنچی اسلئے حکم فرمایا کہ روزے کو افطار کرو اور نماز عید کی کل پڑہو کیونکہ آج وقت
نماز کا جاتا رہا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى
اور روایت ہے جریج بن عبد العزیز سے کہا اسنے کہ خبر دی مجکو عطا نے ابن عباس اور
جابر بن عبد اللہ سے کہا ان دونون نے کہ اذان دی جاتی تھی عید فطر کے دن اور
نہ عید قربان کے دن ثُمَّ سَأَلْتُهُ يَعْنِي عَطَاءً بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذٰلِكَ جریج کہتا ہی پھر پوچھا
مین نے یعنے عطا کو بعد ایک مدت کے اس مسئلے سے فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ
پھر خبر دیا مجکو عطا نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہہ کہ نہین اذان ہی واسطے
نماز کے عید فطر کے دن جس وقت کہ نکلے امام نماز کے واسطے اور نہ بعد نکلنے کے خطبے کو وَلَا
إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ اور نہ تھی اقامت اور نہ پکارنا اور نہ کوئی چیز جیساکہ دوسری
نمازون کے وقت الصلوۃ الصلوۃ وغیرہ کہتے ہین ویسی پکار بھی نہ تھی لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ
وَلَا إِقَامَةَ پھر تاکید کے لئے کہا تھا پکارنا اسدن اور نہ اقامت رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلٰوةِ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے عید
قربان کے دن اور عید فطر کے دن پھر شروع کرتے نماز فَإِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهُ قَامَ فَأَقْبَلَ
عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ پھر جب پڑھ چکتے نماز کھڑے رہتے اور متوجہ

ہوتے لوگون پر اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنی نماز کی جگہہ پر فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِبَعْثٍ ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ اَوْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَمَرَہُمْ پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت لشکر بھیجنے کی کسی طرف تو ذکر کرتے اسکا لوگون سے اور بھیجتے اور اگر ہوتی حضرت کو حاجت سوا اسکے تو حکم فرماتے لوگون کو اسکا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا اور تھے حضرت فرماتے صدقہ دیو صدقہ دیو صدقہ دیو وَکَانَ اَکْثَرَ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ اور تھے زیادہ ان لوگون مین جو صدقہ کرتے تھے عورتین یعنے حضرت کے حکم سے عورتین سب سے زیادہ صدقہ کرتے تھے ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ پھر تشریف لاتے اپنے مکان کو اور ہمیشہ رہی عادت اسیطرح چارون خلیفون کے زمانے تک کہ پہلے نماز پڑھتے بعد اسکے خطبہ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ یہان تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا مدینے کا معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی پھر نکلا مین ہاتھ پکڑے ہوے مروان کا یہان تک آئے ہم عیدگاہ مین فَاِذَا کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا مِنْ طِیْنٍ وَلَبِنٍ پھر کیا دیکھتا ہون کہ کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا ہی منبر مٹی اور کچی اینٹ سے **فائدہ** اول جسنے کہ منبر عیدگاہ مین بنوایا مروان ہی فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّہٗ نَحْوَ الصَّلٰوۃِ پھر یکایک مروان نے کھینچا مجھسے اپنے ہاتھ کو گویا کہ وہ کھینچتا ہی مجکو منبر کی طرف تا خطبہ نماز کے اول پڑھے اور مین کھینچتا ہون اسکو نماز کی طرف تا نماز پڑھے قبل خطبے کے جیسا کہ سنت ہی فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہُ قُلْتُ اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوۃِ پھر جب دیکھا مین نے یہہ اس سے کہ خطبہ پڑھنا چاہتا ہی نماز کے قبل کہا مین نے کہان گیا شروع کرنا نماز سے جو سنت حضرت کی اور عادت انکے خلفا کی ہی فَقَالَ لَا یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِکَ مَا تَعْلَمُ تب کہا مروان نے مت جھگڑا سبات مین. ای ابوسعید تحقیق چھوڑی گئی جو چیز کہ جانتا ہی تو یعنے مین مصلحت کے واسطے سنت کو چھوڑا اور وہ مصلحت یہہ ہی کہ پہلے نماز پڑھونگا تو لوگ خطبہ سننے کا انتظار نکرینگے چلے جاوینگے قُلْتُ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَیْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ کہا مین نے ایسا نہین قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان میری جسکے ہاتھ مین ہی نہ لاؤگے تم بہتر اس چیز سے کہ جانتا ہون مین ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ یہہ بات ابوسعید نے تین بار کہے اور بعد اسکے

چلے گئے اور جماعت مین داخل ہوئے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** نماز عید کی خطبے کے قبل پڑہنا رسول خدا کی چال ہی اور سب کو اس بات پر اتفاق ہی اور خلفاے راشدین کا عمل بھی ویسا ہی تھا اول جسنے کہ خطبہ عید کا نماز کے قبل پڑہنا شروع کیا مروان ہی کس واسطے کہ اسنے خطبے مین بعضے بزرگون کا سَبّ کرتا اور انکو بد کہتا تھا اس سبب سے لوگون نے انکا خطبہ سنا چہوڑ دیا تب وہ چاہا کہ پہلے خطبہ پڑہنا نماز تو باقی رہتی ہی لوگ بجا سیکگے خطبہ سینگے بعضون نے کہا ہی اول جسنے کہ خطبہ کو نماز عید پر مقدم کیا معاویہ بن ابوسفیان ہی تب مروان نے جو مدینے مین انکا عامل تھا اور زیاد نے جو بصرے کا عامل تھا وے بھی اسکی متابعت کرکے ویسا ہی عمل شروع کئے واللہ اعلم

باب فی الاضحیۃ

یہہ باب ہی بیان مین قربانی کے **فائدہ** مذہب مین امام ابوحنیفہ کے قربانی واجب ہی ہر مسلمان پر جو حر اور مقیم اور تیسیر والا ہو اور امام شافعی کے مذہب مین سنت موکدہ ہی اور امام احمد کے مذہب مین دو قول ہین قول مختار اور مشہور قربانی سنت موکدہ ہی دوسرا یہہ کہ واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت واجبہ ہی یعنے سنت موکدہ

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے کبود رنگ والے سینگہ دار ذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ ذبح کیا حضرت نے ان دونون دنبون کو اپنے ہاتہ سے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِہِمَا کہا انس نے دیکھا مین حضرت کو رکھے ہوے تھے اپنے قدم اسکے پہلو پر وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیا دنبہ سینگہ دار لانے کا کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنے پانون سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنے چہاتی اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنے آنکہ سیاہ ہون فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ پھر لایا گیا ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین اسکو قَالَ یَا عَائِشَۃُ ہَلُمِّی الْمُدْیَۃَ فرمایا ای عائشہ لے آ چہری ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْہَا

بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ پھر فرمایا تیز کر تو اسکو پتھر سے پھر تیز کر دی مین نے پھر لیا چھری اور بکرا دنبے کو اور لٹایا اسکو پھر ذبح کیا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ پھر کہا بسم اللہ ای پروردگار قبول کر محمد سے اور محمد کی آل سے اور محمد کی امت سے پھر چاشت کا کھانا کھلایا اس سے لوگون کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نکرو سواے مسنہ کے اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ مگر یہہ کہ مشکل ہو تمپر اسکا ملنا تو ذبح کرو چھے مہینون کا دنبہ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** مسنہ وہ اونٹ ہی کہ پانچ سال کا پورا ہو کے چھٹے برس مین پانون رکھے اور مسنہ وہ گاے بیل بھیس کھلگا کہ پورے دو برس کا ہو اور تیسرے سال مین پانون رکھے اور مسنہ وہ بکرا چھیلا دنبہ ہی کہ پورے ایک برس کا ہو مذہب حنفی مین ان سب اقسام مین سے قربانی کے واسطے مسنہ شرط ہی مگر دنبہ یا چھیلا پورے چھے مہینون کا ہو کے ساتوین مہینے مین قدم رکھا ہو اور جسم مین بڑا ہو اور دور سے دیکھین تو ایک برس کا معلوم ہو قربانی کے واسطے درست ہی اگر دبلا ہو اور چھوٹا نظر آوے ہو تو جائز نہین مگر یہہ کہ پورے برس کا ہو اسیطرح ہدایہ مین لکھا ہی

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا اور روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیا اسکو دنبون کا منڈا کہ بانٹے اسکو حضرت کے اصحاب بطور قربانی کے پھر اسنے بانٹ دیا انکو فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ پھر باقی رہا ایک بکرا ایکسالہ تب ذکر کیا عقبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب تقسیم پا چکے ایک بکرا باقی ہی پھر فرمایا حضرت نے قربانی کر اسکو تو وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا مین نے ای رسول خدا پہنچا مجکو ایک دنبے کا بچہ چھے مہینون کا فرمایا تو قربانی کر اسکو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں **فائدہ** سب جانوروں کے ذبح کو ذبح کہتے
ہیں اور اونٹ کے ذبح کو نحر اور نحر کبھو معنے میں ذبح کی بھی آتا ہے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَۃُ
عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَۃٍ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گاے قربانی واقع ہوتی ہے سات شخص سے جو شریک ہوں اور اونٹ بھی
سات شخص سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤُدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداؤد
نے اور لفظ ابوداؤد کا ہے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ
شَیْئًا اور روایت ہے ام سلمہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب آوے اول دہا ذی الحجہ کا اور ارادہ کرے کوئی تم میں سے کہ قربانی کرے پھر
چاہیئے نہ دور کرے اپنے بال اور اپنے منہہ کے چمڑے پر سے کچھ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا
یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا یَقْلِمَنَّ ظُفُرًا اور ایک روایت میں آیا ہے چاہیئے کہ پھر نہ لیوے
اپنے بال اور نہ ناخن وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ رَاٰی ہِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ
فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص کہ دیکھے
چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھے کہ قربانی کرے پھر نہ لیوے اپنے بال اور نہ اپنے ناخن سے
رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْہِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ
مِنْ ہٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہیں کوئی ایام کہ عمل نیک ان میں بہت محبوب ہو اللہ کے
پاس ان دس دنوں سے قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عرض
کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں جو اس ایام کے سوا کریں
قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ
ذٰلِکَ بِشَیْءٍ فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص کہ نکلا اپنے جان اور مال سے
پھر نہ پھرا جان اور مال سے کچھ بچا کر یعنے وہ شہید ہوگیا البتہ شہید کی فضیلت بہت بڑی
ہے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری

باب فی الاضحیۃ

عن[1] جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین
املحین موجوئین روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ذبح کے دن یعنے قربانی کے روز دو دنبے سینگھدار کبود رنگ خصی کئے ہوئے **فائدہ**
موجوء وہ ہی کہ خصیون کو رگڑ ڈالین خصی وہ ہی خصیون کو باہر نکال ڈالین فلما وجہہما
قال پھر متوجہ کئے قبلے طرف ان دونون دنبون کو کہے انی وجہت وجہی للذی
فطر السموت والارض علی ملۃ ابراہیم حنیفا وما انا من المشرکین.
ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و
بذلک امرت وانا من المسلمین تحقیق مین نے متوجہ کیا اپنا منہ اسکی طرف
جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو جس حال مین مذہب پر ابراہیم کے ہون خواہش کرنے والا
حق کا اور نہین ہون مین مشرکون مین سے تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی
میری اور مرنا میرا اللہ کے واسطے ہی نہین ہی کوئی اسکا شریک اور اسی کا حکم ہی مجکو اور
مین ہون مسلمانون مین سے اللہم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ واللہ
اکبر ثم ذبح ای پروردگار قربانی تیری فضل سے ہی اور تیرے لئے ہی قبول کر
محمد سے اور اسکی امت سے بسم اللہ اللہ اکبر پھر ذبح کئے رواہ احمد وابوداود
وابن ماجہ والدارمی وفی روایۃ لاحمد وابی داود والترمذی ذبح
بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر اللہم ہذا عنی وعمن لم یضح من امتی
روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور ایک روایت مین احمد اور ابوداود
اور ترمذی کے یون آیا ہی کہ ذبح کیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے اور کہا بسم اللہ واللہ
اکبر ای پروردگار قبول کر اسکو مجھ سے اور اس شخص سے کہ نہ قربانی کیا ہو میری امت
مین سے وعن[2] حنش قال رأیت علیا یضحی بکبشین فقلت لہ ما ہذا
اور روایت ہی حنش تابعی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین حضرت علی کو قربانی کرتے تھے دو
دنبے تب کہا مین انکو کیا ہی یہہ کہ آپ دو دنبے قربانی کرتے ہو ایک کفایت نہین کرتا
فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا
اضحی عنہ تب فرمایا حضرت علی نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصیت
فرمائے مجھکو کہ قربانی کرون مین انکی طرف سے سو مین قربانی کرتا ہون انکی طرف سے

فائدہ حضرت علی مرتضی رسول کریم کے طرف سے ہر سال قربانی کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ قربانی اقربا کی طرف سے دینا جایز ہی بعضے علما جایز نہیں رکھے ہین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے

۳ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب دیکھیں ہم آنکھہ اور کان کو قربانی کے جانور کا اور حکم کیا ہمکو کہ قربانی نکرین ہم کان کٹا ہوا جانور آگے کے طرف سے اور نہ پیچھے کی طرف سے کان کٹا ہوا جانور اور نہ کان چرا ہوا جانور اور نہ کان چھیدا ہوا جانور رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ انْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور آخر ہوی روایت ابن ماجہ کی اسکے قول والاذن تک

۴ **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ اور بھی روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ قربانی کرین ہم ٹوٹے سینگھ اور ٹوٹے کان کا جانور رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

۵ **وَعَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کون سے جانور سے پرہیز کیا جاتا ہی قربانی مین یعنے کون سے قربانی نکیا چاہئے فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم چار طور کے جانور سے الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ وہ لنگڑا جانور کہ ظاہر ہو جسکا لنگڑا پن اور کانا جانور کہ ظاہر ہو جسکا کانا پن اور بیمار جانور کہ ظاہر ہو جسکا مرض اور دبلا جانور کہ جسکی ہڈی مین مغز نہو رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

۶ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ

باب فی الاضحیة

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ایک دنبہ سینگھ دار قوی نر سیاہ آنکھ اور سیاہ منھہ اور کالے پانون والے سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ اور روایت ہی مجاشع سے جو بنی سلیم مین سے ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق دنبہ پورے چھے مہینون کا کفایت کرتا ہی ثنی یعنے چھے مہینون کا چھیلا برابر ثنی کے ہی قربانی کے واسطے اور ثنی وہ ہی کہ بکرا ایک برس کا ہو کر دوسرے سال مین قدم رکھے اور گاے بیل دو برس کے ہو کے تیسرے سال مین پانون رکھین اونٹ پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال مین قدم رکھا ہو اور انکو ثنی کہنے کا وجہ یہہ ہی ان سبھون اس مدت مین جو لکھا گیا دو دانت توڑکے دو دانت لاتے ہین اس واسطے انکو ثنی کہتے ہین رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی قربانی ہی چھے مہینون کے دنبہ سے یعنے قربانی جائز ہی اس سے - برخلاف مینڈھے ـــــ کے کہ چھے مہینون کا ہو تو قربانی اُن سے درست نہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پھر آیا دن عید قربانی کا فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً پھر شریک ہوے ہم لوگ گاے مین سات شخص اور اونٹ مین دس شخص **فائدہ** اسپر عمل ہی بعضے علما کا اور جمہور کے پاس یہہ حکم جو اونٹ کا ہی منسوخ ہی بلکہ گاے اور اونٹ دونون برابر ہین اس حکم مین سو ہر ایک مین سات سات آدمی سے زیادہ شریک نہوا چاہئے

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ
ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ اور روایت ہی حضرت
عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین عمل کیا آدم کے بیٹے نے کوی عمل
نحر کے دن کہ زیادہ پیارا ہو اللہ کے پاس خون بہانے سے یعنے قربانی کرنا اس دن وَاِنَّہٗ
لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا اور تحقیق وہ قربانی کا جانور آویگا
قیامت کے دن اپنے سینگون سمیت اور بالون سمیت اور کھرون سمیت یعنے وہ جانور
میزان مین تولا جاتا ہی ان سب چیزون سمیت اور میزان کا پلہ بھاری کرتا ہی وَاِنَّ
الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللہِ تَعَالٰی بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا
اور تحقیق خون پڑتا ہی اللہ تعالی کے جناب مین قبولیت کے مکان مین قبل گرنے کے
زمین پر سو خوش کرو قربانی سے اپنے جان رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ
اِلَی اللہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ نہین
ہی کوی ایام زیادہ پیارا اللہ کے پاس کہ عبادت کی جاوے اللہ کی اس مین دہے سے ذی الحجہ
کے یعنے اس دہے مین عبادت بہت پسند ہی دوسرے دنون کی عبادت سے
خصوصا قربانی کرنا اسمین بہت پیارا عمل اور افضل ہی یُعْدَلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ
وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ برابر کیا جاتا ہی روزہ ہر روز کا اس مین سے
ساتھ روزے ایک برس کے اور قیام ہر رات کا اس مین سے برابر ہی قیام لیلۃ القدر کے
فائدہ علما کو اختلاف ہی کہ عشرہ اول ذی الحجہ کا افضل ہی یا عشرہ آخر رمضان کا قول مختار
وہ ہی کہ عشرہ ذی الحجہ کے دن افضل ہین کیونکہ عرفے کا روزہ ان مین ہی اور عشرہ آخر رمضان
مین راتین افضل ہین کیونکہ شب قدر ان مین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے اسناد اسکی ضعیف ہین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللہِ قَالَ شَھِدْتُ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ

۲ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم ۱۲
۳ کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

علیہ وسلم روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے کہا اسنے کہ حاضر ہوا مین عید الضحی کے دن
جو قربانی کا روز ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلم یعد ان صلی وفرغ من
صلوتہ وسلم فاذا ہو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ پھر
نہ پھرے حضرت نے نماز پڑہنے سے اور فارغ ہوے اپنی نماز سے اور سلام پھیرے پھر
یکایک دیکھا حضرت نے گوشت قربانی کا کہ تحقیق ذبح کیے گئے تھے قبل اسکے کہ فارغ ہون حضرت
اپنی نماز سے فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی تب فرمایا جسنے کہ ذبح کیا ہو
قبل اسکے نماز پڑہی جاوے یا فرمایا کہ نماز پڑہین ہم **فائدہ** راوی شک کرتا ہی کہ حضرت
یصلی فرمایا یا نصلی فلیذبح مکانہا اخری پھر چاہیے کہ ذبح کرے بجاے اسکے قربانی
دوسری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب
ثم ذبح اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا جندب نے نماز پڑہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قربانی کے دن پھر خطبہ پڑہا بعد ا[illegible] ذبح کیا وقال من کان ذبح قبل ان یصلی
او نصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح بسم اللہ اور فرمایا حضرت
نے جو کوی ذبح کیا ہو قبل اسکے کہ نماز پڑہی جاوے یا فرمایا کہ نماز پڑہین ہم پھر چاہیے
کہ ذبح کرے بجاے اسکے دوسری اور جس شخص نے ذبح نکیا ہو آگے نماز کے سو چاہیے کہ ذبح
کرے ساتھ نام اللہ کے یعنے اسکی قربانی [illegible] ہی **متفق علیہ** اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اس حدیث پر **وعن** [illegible] ابن عمر قال الاضحی یومان بعد
یوم الاضحی اور روایت ہی نافع سے [illegible]بن عمر نے کہا قربانی دو روز درست ہی۔
بعد روز عید قربان کے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ قربانی تین روز جایز ہی عید کا
روز بعد نماز کے اور عید کے بعد دو روز گیارہین اور بارہوین اور یہی ہی مذہب امام
ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد ابن حنبل اور امام شافعی کے پاس تین روز سواے
عید کے دن کے تو انکے پاس چار روز قربانی کرنا جایز ٹھہرا رواہ مالک وقال
بلغنی عن علی بن ابی طالب مثلہ روایت کیا اسکو مالک نے اور کہا کہ حدیث
پہنچی مجکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مانند اسکے **وعن ابن عمر قال**
اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی اور
روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ اقامت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے

باب العتیرۃ

مین دس برس قربانی کیا کرتے تھے ہر سال اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا نے ہجرت سے دوسرے سال قربانی فرمانا شروع کیا تو سب دس برس ہوے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ہٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا اسنے کہ پوچھا اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ای رسول خدا کیا قربانی کرنا اور اصل اسکا کیا ہی قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاہِیْمَ فرمایا حضرت نے سنت تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ عرض کی پھر کیا ثواب ہی ہمکو اس مین ای رسول خدا فرمایا ہر بال کے بدلے مین جانور قربانی کے ایک نیکی ہی قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ کہے پھر صوف مین کیا ثواب ہی ای رسول خدا فرمایا بدلے مین ہر بال کے صوف سے ایک نیکی ہی **فائدہ** شعر بال کو اور صوف روئین کو کہتے ہین اور روئین دنبے بکرے پر ہوتی ہین اور شعر کا لفظ صوف پر بھی بولتے ہین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

بَابُ الْعَتِیْرَۃِ

یہہ باب ہی بیان مین عتیرہ کے **فائدہ** عتیرہ وزن پر ذبیحہ کے اس بکری کو کہتے ہین جو جاہلیت مین رجب کے مہینے مین بتون کے نام پر ذبح کرتے تھے اور اسلام کے ابتدا مین مسلمانون نے بھی اللہ کے واسطے کرتے تھے بعد اسکے وہ منسوخ ہو گیا اگر کوئی اللہ کے واسطے قربانی رجب مین کرے تو منع بھی نہین اللہ کے واسطے جیسا سب مہینون مین قربانی درست ہی ویسا ہی رجب مین بھی درست

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین ہی فرع اور نہ عتیرہ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَہُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِہِمْ کہا راوی نے اور فرع پہلا بچہ جانور کا کہ پیدا ہوتا کافرون کے یہان تھے وہ سب ذبح کرتے انکو اپنے بتون کے واسطے وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ عتیرہ وہ جانور تھا جو ذبح کرتے رجب مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** یہہ حدیث دلیل ہی عتیرہ کے منع اور حرام ہونے پر

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ

روایت ہی مخنف بن سلیم سے کہا اسنے کہ تھے ہم لوگ ٹھہرنے والے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفات مین پھر سنا مین نے حضرت کو فرماتے تھے یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَہْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّۃً وَّعَتِیْرَۃً ای لوگو تحقیق ہی گھر والے پر لازم ہی ہر سال مین قربانی اور عتیرہ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ہِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَہَا الرَّجَبِیَّۃَ کیا جانتے ہو تم کیا ہی عتیرہ عتیرہ وہی جسکو نام رکھتے ہو تم رجبیہ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْعَتِیْرَۃُ مَنْسُوْخَۃٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اسناد مین ضعیف ہی اور کہا ابو داود نے اور عتیرہ منسوخ ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَہُ اللّٰہُ لِہٰذِہِ الْاُمَّۃِ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا مین قربانی کے دن عید کرنے کا مقرر کیا ہی اسکو اللہ نے اس امت کے واسطے قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِہَا کہا حضرت سے ایک مرد نے ای رسول خدا خبر دو مجکو اگر نپاؤن مین مگر عاریت کا جانور مادہ کیا قربانی کرون مین اسکو قَالَ لَا وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِکَ وَاَظْفَارِکَ وَتَقُصُّ شَارِبَکَ وَتَحْلِقُ عَانَتَکَ فَذٰلِکَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ فرمایا حضرت نے مت لیکن دور کر اپنے بال اور اپنے ناخن اور کترو اپنی مچھہ اور مونڈ اپنے ناف کے نیچے کے بال پھر یہہ ہی پوری قربانی تیری اللہ کے نزدیک یعنے تجھے اس سے قربانی کا ثواب ملیگا منیحہ کہتے ہین اس دودہ والی اوٹنی اور گاے اور بکری کو کہ عرب کے محتاجون کو دیتے تھے کہ اسکے دودھ دہی گھی سے ایک مدت تک فایدہ لیوین جب احتیاج باقی نرہے پھیر دیوین اسنے ویسے جانور کو قربانی کرنے کا حکم مانگا تو حضرت نے منع فرمایا اور ایسے کام جو اسکو قربانی کا ثواب دیتے ہین بتا دیا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے

بَابُ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ

یہہ باب ہی بیان مین نماز پڑھنے کے سورج گہن اور چاند گہن مین **فائدہ** مشہور لغت مین یہہ ہی کہ سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہین اور بعضون نے دونون گہن کو لفظ کسوف یا خسوف

روایت کیا ہی حنفی مذہب مین سورج گہن کی دو رکعت نماز ہی جماعت کے ساتھہ ہر رکعت مین ایک رکوع جیساکہ سب نمازون مین ہی اور اسکے لئے خطبہ نہین اور چاند گہن کی نماز کو جماعت نہین ہر شخص جدا جدا پڑہے دلیل انکی حدیث ابن عمر کی ہی شافعی مذہب مین دونون گہن کی نماز مین جماعت اور خطبہ اور ہر رکعت مین دو رکوع ہی سند انکی حدیث ابن عباس کی ہی اور مذہب حنبلی مین بھی یہی مشہور ہی **الفصل الاول** فصل پہلی ١ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِیًا اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ روایت ہی عائشہؓ سے کہی کہ تحقیق آفتاب کو گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے بعد ہجرت کے مدینے مین پھر بھیجا پکارنے والے کو پکار دیا کہ نماز جمع کرنے والی ہی یعنے سب لوگ نماز کو حاضر ہون تب لوگون نے جمع ہوئے فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ پھر آگے گئے حضرت اور نماز پڑہے چار رکوع دو رکعتون مین اور چار سجدے یعنے ہر رکعت مین دو رکوع کیا بخلاف اور نمازون کے اور سجدے کئے موافق معمول کے قَالَتْ عَائِشَۃُ مَا رَکَعْتُ رُکُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ کَانَ اَطْوَلَ مِنْہُ کہے حضرت عائشہ نے نہین رکوع کی مین نے کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کئی کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز زیادہ اس سے یعنے سب نمازون کے رکوع اور سجودسے نماز کسوف کا رکوع اور سجود جو مین نے کئی بہت دراز تھا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٢ وَعَنْہَا قَالَتْ جَہَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِہٖ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے فرماے کہ پکار کر پڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند گہن کی نماز مین اپنی قرات مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا انہنے سورج گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگون نے انکے ساتھہ یعنے حضرت نے امامت کی سب لوگ اقتدا کئے فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَۃِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ پھر قیام کیا حضرت نے قیام دراز قریب قریب پڑہنے سورۂ بقرہ کے یعنے اسقدر قیام کئے کہ جس مین سورۂ بقرہ پڑہا

جاوے ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ پھر رکوع کیا رکوع دراز پھر سر اٹھا پھر قیام کیا قیام دراز اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ پھر سر اٹھایا رکوع سے اور سجدہ کیا یعنے دو سجدے جیسا کہ سب نمازوں میں ہی ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ پھر قیام کیا قیام دراز اور وہ کم تھا پہلے قیام سے اور بعد اسکے رکوع کیا رکوع دراز اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ پھر سر اٹھایا اور قیام کیا قیام دراز اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر پھرے نماز پڑھ کے وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ پھر فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے گہن نہیں لگتے کسی کے مرنے کے سبب اور نہ کسی کے جینے کے سبب یہہ اسواسطے فرمایا کہ اہل جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ خسوف اور کسوف بڑے بھاری حادثے کے سبب سے ہوتا ہی اور اتفاقاً اُس روز ابراہیم رسول خدا کے فرزند کا وفات ہوا تھا تو لوگ کہنے لگے کہ اسی سبب سے گہن لگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا وفات ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد نرکھا چاہیے بلکہ یہہ اللہ کی قدرت کی نشانی ہی کہ ایسا نور برسنے والوں کو جن سے سارا جہان منور ہوتا ہی ایک آن میں بے نور بھی کر دیا فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پھر جب دیکھو تم یہہ یعنے کسوف یا خسوف کو تو ذکر کرو اللہ کا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا دیکھا ہمنے آپکو کہ قصد کیا آپ نے کسی چیز کو لینے کا اپنے اس مقام میں یعنے اس جگہہ میں جو آپ نماز پڑہتے تھے یا وعظ کرتے تھے ویسی وقت میں کچھ لینے کا قصد فرماے ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ پھر دیکھا ہمنے آپکو کہ ہٹتے آپ پیچھے کو فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا تب فرمایے حضرت نے تحقیق دیکھا میں نے بہشت کو اور قصد کیا

مین اس سے انگور کا خوشہ لینے کا اور اگر لیتا مین اسکو تو تحقیق کھاتے تم اس مین سے جب تک باقی رہتی دنیا یعنے ہمیشہ کھاتے رہتے اسطور سے کہ جو دانہ کہ اس سے کھاتے دوسرا دانہ اسکی جگہہ پر موجود ہو جاتا جیسا بہشت کے سب میوؤن کی خاصیت ہی وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَہْلِہَا النِّسَاءَ اور دیکھی مین نے آگ کو پھر نہ دیکھا مین نے مانند آجکے دیکھنے کے کوی جگہہ زیادہ بُری اور بد اور دیکھا مین نے بہت لوک اسکے عورتین فَقَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُفْرِہِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ تب عرض کئے صحابہ نے کس سبب سے ای رسول خدا عورت اکثر اہل نار ہین فرمایا سبب انکے کفر کرنیکے لوگون نے کہا کیا کفر کرتے ہین اللہ کے ساتھ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰہُنَّ الدَّہْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ فرمایا ناشکری کرتی ہین خاوند کی اور ناشکری کرتی ہین احسان کی اور اگر تو نیکی کرے ان مین سے کسی کے ساتھ مدت تک پھر دیکھے تجھ سے ذری بدی تو کہنے لگے کہ نہین دیکھی مین نے تجھ سے کچھ بھلائی کبھی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۳ وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی عائشہؓ سے مثل حدیث ابن عباس کے اور اس مین اتنا زیادہ ہی اس سے وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ اور کہے عائشہ سجدہ کیا حضرت نے اور دراز کیا سجدہ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ پھر فارغ ہوے اور اسلئے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ پھر خطبہ فرمایا حضرت نے لوگون کو پھر حمد کیا اللہ کا اور تعریف کی اسپر ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَادْعُوا اللّٰہَ وَکَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا پھر فرمایا تحقیق سورج اور چاند دونون نشانیان ہین نشانیون سے اللہ کی گہن نہین لگتے کسی کی موت سے اور نہ کسی کی زندگی سے پھر جب دیکھو تم یہہ سو پکارو اللہ کو اور دعا مانگو اور تکبیر کہو اور نماز پڑہو اور صدقہ دیو ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَزْنِیَ عَبْدُہٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُہٗ پھر فرمایا ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے یہہ کہ زنا کرے غلام اسکا یا زنا کرے باندی اسکی یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی اگر جانتے تم وہ چیز کہ مین جانتا ہون

احوال قیامت اور آخرت کا اور اللہ کے جلال اور قہاری صفت تو بیشک ہنستے تم تھوڑا اور روتے
تم بہت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ
خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا اور روایت ہی موسی اشعری
سے کہا اسنے سورج گہن لگا پھر کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبراے ہوئے يَخْشٰى
اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ ڈرتے تھے کہ کہین ہووے قیامت یعنے راوی کہتا ہی کہ حضرت نے
ایسا گھبراے کہ گویا قیامت آگئی فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ
مَا رَاَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ پھر آے مسجد کو اور نماز پڑہے بہت دراز قیام اور رکوع اور سجود
سے نہین دیکھا مین نے حضرت کو کبھی کرتے مانند اسکے وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِي
يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهٗ
اور فرمایا یہ نشانیان ہین کہ بھیجتا ہی انکو اللہ نہین ہوتے ہین کسی کی موت اور زندگی کے
سبب ولیکن ڈراتا ہی اللہ ان نشانیون سے اپنے بندون کو فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا
مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ پھر جب دیکھو تم کوئی چیز ان مین
سے تب ڈرو اللہ سے اور پناہ ڈھونڈہو اسکی ذکر اور اسکی دعا اور اسکے استغفار کے ساتھ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ
بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ سورج گہن
لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس دن وفات پاے ابراہیم بیٹے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ پھر نماز پڑہے لوگون کے ساتھ
چھے رکوع چار سجدے یعنے دو رکعت پڑہوائی ہر رکعت مین تین رکوع اور دو سجدے رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
سورج گہن لگا آٹھ رکوع چار سجدون مین یعنے دو رکعت پڑہے ہر رکعت مین چار رکوع اور دو
سجدے وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ اور روایت ہی حضرت علی سے مانند اسکے رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ

[illegible]

اَرْتَمِیْ بِاَسْهُمٍ لِیْ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ کَسَفَتِ الشَّ
فَنَبَذْتُهَا اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا اسنے تھا مین تیراندازی کرتا اپنی تیروسے
مدینے مین زندگی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت سورج گہن لگا تب پھینک دیا
مین نے تیرون کو ہاتھ سے فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ پھر کہا مین نے قسم اللہ کی تحقیق دیکھونگا مین اس حال
کو کہ ظاہر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے آفتاب کو گہن لگنے مین یعنے حضرت
کو دیکھون کہ کیا حال ہی اور کس طرح ہین اسوقت مین قَالَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوةِ
رَافِعٌ یَدَیْهِ کہا عبد الرحمن بن سمرہ نے پھر آیا مین حضرت پاس اور حضرت کھڑے تھے نماز مین
اٹھائے ہوے اپنے دونون ہاتھ فَجَعَلَ یُسَبِّحُ وَیُهَلِّلُ وَیُکَبِّرُ وَیَحْمَدُ وَیَدْعُوْ حَتّٰی
حُسِرَ عَنْهَا پھر شروع کئے حضرت نے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہنے
اور دعا مانگنے یہان تک کہ گہن دور کیا گیا آفتاب سے فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَیْنِ
وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ پھر جب دور کیا گیا گہن آفتاب سے پڑہے دو سورے اور نماز پڑہے
دو رکعت **فائدہ** صورت اسکی یہہ ہی کہ حضرت تحریمہ باندھکے نماز مین کھڑے رہے اور
رہے اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر و تحمید کہتے اور دعا مانگتے رہے آفتاب کا گہن چھوٹنے تک
جب گہن چھوٹا سورہ پڑہے رکوع اور سجدے کئے پھر کھڑے ہوے دوسری رکعت بھی
پڑھکر سلام پھیرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَکَذَا
فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ روایت کیا اسکو۔
مسلم نے اپنے صحیح مین عبد الرحمن بن سمرہ سے اور اسیطرح ہی شرح سنت اور مصابیح کے
نسخون مین جابر بن سمرہ سے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ اور روایت ہی اسماء بنت
ابی بکرؓ سے کہی اسنے تحقیق حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے آزاد کرنے غلام کے
سورج گہن مین رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا روایت ہی سمرہ بن جندب سے
کہا اسنے کہ نماز پڑہا ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب گہن مین۔

نہین سنتے تھے ہم انکی آواز یعنے قرات آہستہ فرماتے تھے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قِیْلَ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَۃُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا اور روایت ہی عکرمہ سے کہا اسنے کہا گیا ابن عباس سے مرگئین فلانی یعنے بعض بی بیون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اوندھے گر پڑے سجدہ کرتے ہوے فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَسْجُدُ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ پھر پوچھا گیا ابن عباس سے کسواسطے سجدہ کرتے ہو اس وقت مین فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَۃً فَاسْجُدُوْا اب کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کوئی نشانی مثل بلا وغیرہ کے جو خدا ڈراتا ہی اپنے بندونکو اس سے تب سجدہ کرو اور پناہ مانگو اور زاری کرو وَاَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَھَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور کونسی نشانی بڑی سخت ہی جانے سے بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** حضرت کے بی بیان کو فضیلت اور برکت صحبت کی ایسی حاصل تھی کہ کسی صحابی کو حاصل نتھی اور گھر کے اندر کے احوال حضرت کے انکو خوب معلوم تھی وہ دوسرون کو کب معلوم ہین تو انکے مرنے سے یہہ سب فائدے جاتے رہے اس سے بڑی اور کونسی مصیبت ہوگی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِھِمْ فَقَرَاَ سُوْرَۃً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے سورج گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نماز پڑہا حضرت صحابہ کو پھر ایک سورہ لنبی پڑہی اور رکوع کئے اس رکعت مین پانچ رکوع اور سجدہ کئے دو سجدے ثُمَّ قَامَ اِلَی الثَّانِیَۃِ فَقَرَاَ سُوْرَۃً مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ پھر کھڑے دوسری رکعت اور پڑہے ایک سورہ لنبی پھر رکوع کئے اس رکعت مین بھی پانچ رکوع اور سجدے کئے دو سجدے ثُمَّ جَلَسَ کَمَا ھُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ یَدْعُوْ حَتَّی انْجَلٰی کُسُوْفُھَا پھر بیٹھے رہے بعد نماز جیسا کہ وہ سامھنے قبلے کے تھے دعا مانگتے تھے یہان تک کہ آفتاب

باب فی سجود الشکر

روشن ہوا اور گہن اسکا نکل گیا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ وَیَسْئَلُ عَنْهَا حَتَّی انْجَلَتِ الشَّمْسُ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا سورج گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر شروع کیا حضرت نے نماز پڑہنا دو دو رکعت اور سوال کرتے تھے اللہ سے اسکا گہن چھوٹنا یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حِیْنَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت مین نسائی کی ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہے اس وقت کہ گہن کھایا آفتاب مانند نماز ہماری کے رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے یعنے جیسا ہم لوگ ہمیشہ نماز پڑہتے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرتے ہین ویسا ہی حضرت سورج گہن کی نماز پڑہے یہہ دلیل ہی حنفی مذہب کی کہ انکی یہان کسوف کی نماز مین ہر رکعت مین ایک ہی رکوع ہی وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَی الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی حَتَّی انْجَلَتْ اور نسائی کی دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن جلدی کرتے ہوے مسجد کی طرف اور تحقیق گہن کھایا تھا سورج پھر نماز پڑہے یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِیَّۃِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِیْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ پھر فرمایا تحقیق اہل جاہلیت کہتے تھے کہ بیشک سورج اور چاند گہن نہین کھاتے مگر سبب مرنے کسی بڑے حاکم کے زمین حاکمون مین سے وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّهُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِہٖ یُحْدِثُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ خَلْقِہٖ مَا شَاءَ اور تحقیق آفتاب اور ماہتاب گہن نہین کھاتے کسی کے مرنے سے اور نہ کسی کے جینے سے ولیکن وے دونون مخلوق ہین اللہ کے مخلوقات مین سے پیدا کرتا ہی اللہ نے اپنے مخلوق مین جو کہ چاہتا ہی فَاَیُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ اَوْ یُحْدِثَ اللّٰہُ اَمْرًا پھر کوئی اُن دونون مین سے گہن کھایا تو نماز پڑہو تم یہان تک کہ روشن ہووے یا پیدا کرے اللہ کوئی حکم یعنے عذاب یا قیامت آجاوے

بَابٌ فِیْ سُجُوْدِ الشُّکْرِ

باب سجود الشکر

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ یہہ باب ہی بیان مین سجدہ شکر کے اور
یہہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سے یعنے اسباب مین فقط دوسری فصل ہی جو
شرط کہ مولف نے دیباچے مین کیا ہی کہ اس قسم کی حدیث پہلی فصل مین اور ایسی حدیث
دوسری فصل مین اور ایسی حدیث تیسری فصل مین لاوینگے سو اس باب مین اس قسم
کی حدیث سے ملتے ہین جو دوسری فصل مین لانے قابل ہین **فائدہ** شکر کا سجدہ امام شافعی
اور احمد اور امام محمد کے پاس سنت ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے پاس مکروہ ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَہٗ اَمْرُ سُرُوْرٍ اَوْ بُشِّرَ بِہٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاکِرًا
لِلّٰہِ تَعَالٰی روایت ہی ابی بکرہ صحابی سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ آتا انکو کوئی کام خوشی کا یا کہ خوشی کئے جاتے کسی کام کے سبب سے تو گرتے
سجدہ کرتے ہوے شکر کرنے والے واسطے اللہ تعالی کے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور
کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِیْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا اور روایت ہی ابو جعفر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے ایک مرد کو جو نہایت پست قامت ضعیف حرکت
ناقص خلقت تھا پھر گر پڑے سجدہ کرتے ہوے رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ مُرْسَلًا فِیْ شَرْحِ
السُّنَّۃِ وَلَفْظُ الْمَصَابِیْحِ روایت کیا اسکو دارقطنی نے مرسل اور شرح سنت مین اس
لفظ سے جو مصابیح مذکور ہی روایت کیا ہی **فائدہ** جب کسیکو بلا مین مبتلا دیکھو تو خدا
تعالی سے پناہ مانگنا سنت ہی اور کہنا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ اگر بیمار اور مانند
اسکے کسیکو دیکھے تو آہستہ کہنا تا دل کو اسکے درد نہ پہنچے اگر فاسق کو دیکھے تو علانیہ کہنا
تاسنے اور توبہ کرے اور باز آوے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ نُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا اسنے نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے مکے سے ارادہ رکھتے تھے مدینے کا فَلَمَّا کُنَّا قَرِیْبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ
یَدَیْہِ فَدَعَا اللّٰہَ سَاعَۃً پھر جب ہوے ہم قریب عزوزا کے جو مکے اور مدینے کے

بیچ مین ایک مقام ہی اترے حضرت اونٹنی سے اور اٹھائے اپنے دونون ہاتھ پھر دعا کئے اللہ سے ایک ساعت ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے اور ٹھہرے رہے سجدے مین بہت وقت پھر اٹھے اور اٹھائے اپنے دونون ہاتھ ایک ساعت پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے دیر تک پھر کھڑے ہوئے اور اٹھائے اپنے دونون ہاتھ تھوڑی دیر تک پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے اور ٹھہرے سجدے مین قَالَ اِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فرمایا تحقیق مین نے سوال کیا اللہ سے اور شفاعت کیا اپنی امت کی پھر دیا مجھکو یعنے بخشا تہائی امت کو میرے فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا اپنے رب کے واسطے شکر کا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي پھر اٹھایا مین اپنا سر پھر سوال کیا مین اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے تب دیا مجھکو تہائی امت میری فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا پھر گر پڑا مین سجدہ کرتا ہوا میرے رب کے واسطے شکر کا پھر اٹھایا مین سر اور سوال کیا مین اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے مغفرت کا پھر بخشا مجھکو تہائی جو باقی تھی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا میرے رب کے واسطے شکر کا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود نے **فائدہ** یہان اشکال وارد ہوتا ہی کہ اہل کبایر کے واسطے آیات واحادیث مین وعید آئی ہی کہ عاصیون کو عذاب ہوگا اور اس حدیث سے کل امت کی بخشایش ہو چکی معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت نے دنیا کے عذاب سے مثل مسخ اور خسف وغیرہ کے جو دوسرے امتون پر ہوے ہین اپنی امت کے لئے معافی مانگا اور شفاعت کی تو قبول ہو چکی بعضون نے کہا کہ آخرت کے عذاب سے امت کی مغفرت چاہا اور شفاعت کی تو قبول ہوی تو یہہ امت کے گنہگار دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگی بلکہ حضرت کی شفاعت کے اثر سے سب چھوٹ جاوینگے

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

یہہ باب ہی بیان مین استسقاء کے

فائدہ استسقا کے معنے لغت مین پانی چاہنا اور شرع مین قحط سال مین نماز با دعا اور سوال کرنا مینہہ کا اللہ کی درگاہ سے اور نماز استسقا سنت ہی صاحبین اور سب امامون کے پاس سواے امام ابو حنیفہ کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مسئلہ شفاعت حضرت کی سبب امتی کے

بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقى
روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے کہ نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکے
ساتھ عیدگاہ کی طرف نماز استسقا کی ارادے سے فصلى بهم ركعتين جهر فيهما
بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه پھر نماز پڑہی انکے ساتھ دو رکعت پکار
پڑہی ان مین قراءت اور سامھنے ہوے قبلے کے دعا کرتے تھے اور ہاتھ اُٹھاتے تھے دونون
ہاتھ اپنے وحول رداءه حين استقبل اور پھیرے اپنی چادر کو جب سامھنے ہوے
قبلے کے **فائدہ** صورت اسکی یون ہی کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے بائین طرف کا نیچے کا
کنارہ پکڑے اور بائین ہاتھ سے داہنے طرف کے نیچے کا کنارہ پکڑے اور دونون ہاتھ کو
پیٹھ کے طرف سے کھینچے تا کہ جو کنارہ کہ داہنے ہاتھ سے پکڑا ہی وہ داہنے کاندہے پر
اور جو کنارہ کہ بائین ہاتھ سے پکڑا ہی بائین کاندہے پر آجاوے تا اسیطرح قحط کے
بدلے ارزانی اور تنگی کے عوض فراخی ہو جاوے حضرت نے یہہ کام اپنے اجتہاد
سے کیا یا اللہ کے حکم سے متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲ وعن
انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه فى شىء من
دعائه الا فى الاستسقاء فانه يرفع يديه حتى يرى بياض ابطيه اور
روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹھاتے تھے اپنے
دونون ہاتھ کسی چیز مین اپنی دعا سے مگر استسقا مین پھر تحقیق حضرت اٹھاتے تھے اپنے
دونون ہاتھ استسقا مین یہان تک کہ دیکھی جاتی تھی سفیدی حضرت کے دونون
بغلون کی **فائدہ** دعاے استسقا مین ہاتھ دعا کے لئے بہت اونچا اُٹھاتے تھے
اسی واسطے کہا ہی کہ جسقدر واقعہ سخت اور مطلب قوی ہو اسقدر ہاتھون کو اونچا کرے
متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۳ وعنه ان النبى صلى الله
عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء اور بھی روایت ہی انس سے
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کیا پھر اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون کی پیٹھ
سے آسمان کے طرف **فائدہ** جب دعا اور سوال کسی نعمت یا بہتر چیز کا کرے تو ہاتھونکے
پیٹھ کو جو ہتھیلیان ہین آسمان کی طرف کرنا مستحب ہی اور جب کسی بلا کے دفع یا فتنہ دور
ہونے کے واسطے دعا کرے تو پیٹھ ہاتھون کی آسمان طرف اور ہتھیلیان اپنے طرف کرے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے مینہ کو بعد استسقا کے کہتے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ای پروردگار برسا تو مینہ فایدہ دینے والا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ پہنچا ہمکو جسوقت کہ ہم لوگ تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینہ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ کہا انس نے پھر اتارا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے یہان تک کہ پڑا حضرت پر کچھ مینہ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا پھر کہے ہم ای رسول خدا کس واسطے کیا آپنے یہہ قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ فرمایا اسلئے کہ وہ آیا ہی اپنے رب کے پاس سے یعنے مینہ آیا ہی اس عالم پاک سے اور ابتک کوی چیز اس عالم کثیف کی اس مین نہین ملی ہی اسواسطے مین اسکو اپنے بدن پر لیا ہون رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے کہ نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ کے طرف پھر استسقا کیا یعنے مینہ کے واسطے دعا فرمایا وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور پھیرے اپنی چادر کو اسوقت کہ سامھنے ہوے قبلے کے فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ پھر کیا داہنا کونا چادر کا اپنی بائین مونڈھے پر اور کیا بایان کونا چادر کا اپنے داہنے مونڈھے پر پھر دعا کیا اللہ سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْهُ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ اور بھی روایت ہی عبد اللہ بن زید صحابی سے کہا اسنے کہ استسقا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے اوپر پشمینہ کی چادر تھی سیاہ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَ اَعْلَاهَا پھر ارادہ کیا حضرت نے کہ لیوے اسکے نیچے کا کونا اور کرے اسکے اوپر کی طرف فَلَمَّا

ثَقُلَتْ قَلَّبَهَا عَلَى عَاتِقَيْهِ پھر جب بھاری ہوا اسکا پھیرنا الٹ دیئے اسکو اپنے دونوں
مونڈھوں پر رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے

۳ وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي
عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ اور روایت ہی عمیر سے جو غلام آزاد کئے گئے ابی لحم صحابی کے
تھے کہ اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تھے احجار زیت کے پاس
اور وہ نام ہی ایک جگہہ کا قَرِيْبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قریب زوراء سے وہ بھی ایک
مقام کا نام ہی بازار مدینہ مین قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ
کھڑے ہوے دعا کرتے تھے پانی مانگتے تھے اٹھائے ہوے اپنے دونوں ہاتھ مقابل
اپنے منہہ کے لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهُ اور اوپر نہ لیجاتے تھے اپنے دونوں
ہاتھوں کو اپنے سر سے جیسا کہ دعا مین ہاتھ اٹھانا معتبر ہی ویسا کرتے تھے رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور
روایت کیا ترمذی اور نسائی نے مثل اسکے

۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا
مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ نکلے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعنے واسطے استسقا کے زینت ترک کرنے والے عاجزی کرنے ہارے
دل سے عاجزی کرتے ہوے اور روتے ہوے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی وابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ
وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے
اسنے اسکے دادا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب استسقا کرتے یعنے پانی مانگتے
کہتے ای پروردگار پانی پلا اپنے بندون کو اور چارپایون کو اور پھیلا اپنی رحمت
تا نباتات تر و تازہ ہون اور زندہ کر مری ہوئی زمین کو رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ
روایت کیا اسکو مالک اور ابوداؤد نے

۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا

نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے تھے ہاتھون کو اور کہتے ای پروردگار دے ہمکو پانی سیراب کرنے والا اور چہرانے والا شدت سے اچھا ارزانی کرنے والا فائدے دینے والا نہ ضرر پہنچانے ہارا جلدی آنے والا نہ دیر کرنے ہارا قَالَ فَأُطْبِقَتْ، عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ کہا جابر نے پھر چھا گئی ان پر بدلی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَى النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ شکایت کیا لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مینہ نہ برسنے کا فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى پھر حکم کیا حضرت نے منبر رکھنے کا تب رکھا منبر حضرت کے لئے عیدگاہ مین وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلین اس دن مین قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ کہے حضرت عائشہ نے پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آفتاب نکلنے لگا اور کنارہ ظاہر ہوا فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللهَ پھر بیٹھے منبر پر اور تکبیر کہے اور حمد کیا اللہ کا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ پھر فرمایا تحقیق تمنے گلہ کیا اپنے شہر کے قحط کا اور دیر لگنے مینہ کا اسکے مقرری وقت سے جو تم پر برستا وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللهُ تَعَالَى أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ اور تحقیق حکم کیا اللہ تعالی نے کہ دعا مانگو اس سے اور وعدہ کیا کہ قبول کرے تمہاری دعا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ پھر کہے حضرت نے یہہ کلمات جنکی معنی یہہ ہی کہ سب تعریف اللہ کو جو پروردگار ہی ساری جہان کا بڑا مہربان رحم والا مالک انصاف کے دن کا

نہین کوئی معبود برحق سواے اللہ کے کرتا ہی جو چاہتا ہی اے پروردگار تو ہی معبود و نہین کوئی معبود برحق سواے تیرے تو بے پروا ہی اور ہم لوگ محتاج ہین اتار ہم پر مینہہ اور کر اس مینہہ کو جو اتارتا ہی تو نے ہمارے لئے سبب طاقت اور قوت کا اور سبب مطلب ملنے کا ایک مدت تک ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمْ یَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰی بَدَا بَیَاضُ اِبْطَیْہِ پھر اٹھایا حضرت نے اپنے دونون ہاتھ پھر نچھوڑا ہاتھ اٹھانا یہان تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی انکی بغلون کی ثُمَّ حَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ ثُمَّ پھر پھیرے لوگون کی طرف اپنی پیٹھ اور الٹاے یا پھیرے اپنی چادر کو اور آپ اٹھاے تھے اپنے دونون ہاتھ پھر متوجہ ہوے لوگون پر اور اترے منبر سے راوی شک کرتا ہی کہ حضرت نے اپنی چادر کو الٹاے یا پھیرے جیسا کہ آگے مذکور ہوا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ پھر نماز پڑھے دو رکعت فَاَنْشَاَ اللّٰہُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَمْ یَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰی سَالَتِ السُّیُولُ پھر پیدا کیا اللہ تعالی نے ابر پھر گرجا اور چمکا اور مینہہ برسا اللہ تعالی کے حکم سے پھر نہین آئے حضرت عیدگاہ سے اپنی مسجد کو یہان تک کہ بہے نالے فَلَمَّا رَاٰی سُرْعَتَهُمْ اِلَی الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ پھر جب دیکھا حضرت نے جلدی لوگون کی گھر جانے کی ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوے داڑھ حضرت کے فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُهٗ تب کہا حضرت نے گواہی دیتا ہون مین کہ بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی اور تحقیق مین بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہون رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق عمر بن خطاب تھے جب قحط ہوتا استسقا کرتے وسیلے سے عباس بن عبد المطلب کے جو چچا ہین رسول خدا کے فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا پھر عمر نے کہے کہ اے پروردگار ہم تجھے وسیلہ کرتے تیری طرف اپنے نبی کے ساتھ پھر تو

پانی دیتا تھا ہمکو اور تحقیق وسیلہ کرتے ہین ہم تیری طرف اپنی نبی کے چچا کے ساتھ سو پانی دے ہمکو قَالَ فَيُسْقَوْنَ کہا انس نے پھر پانی دیئے جاتے تھے **فائدہ** جب عمر ایسا کہتے سب صحابہ جو انکے ہمراہ رہتے وہ بھی حضرت عباس کو وسیلہ کرتے اور عباس دعا کرتے ای پروردگار یہہ قوم تیرے حبیب کی مجکو وسیلہ کرکے تیرے یہان التجا کرتی تو انکی حاجت برلا اور مجھے رسوا اور شرمندہ مت کر فضل الٰہی سے مینہ برستا اور سیراب کرتا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نکلا ایک نبی انبیا مین سے لوگون کے ساتھ پانی مانگنے **فائدہ** لوگون نے کہا ہی کہ وہ نبی سلیمان علیہ السلام تھے فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ پھر یکایک اس نبی نے دیکھا ایک چیونٹی کو اٹھانے والی اپنے اگلے پانون آسمان کی طرف تب کہا اس پیغمبر نے لوگون کو پھر جاؤ پھر بیشک قبول کیگئی سنے گئی دعا تمہارے لئے اس چیونٹی کے سبب سے رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو دارقطنی نے

بَابُ الرِّيَاحِ

یہہ باب ہی بیان مین باؤن کے **فائدہ** اصل کتاب کے بعضے نسخون مین فقط باب لکھا ہی بعضون مین باب الریح یعنے یہہ باب ہی بیان مین بارش کے اور بعضون مین باب السحب یعنے یہہ باب ہی بیان مین بدلیون کے

الفصل الاول

فصل پہلی ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا ہون باد صبا سے اور ہلاک ہوئی قوم عاد ساتھ باد دبور کے **فائدہ** جو ہوا کہ مشرق سے بہتی ہی باد صبا ہی اور جو کہ مغرب سے بہتی ہی دبور کہلاتی ہی حضرت نے روز خندق مین جسکو غزوہ احزات کہتے ہین باد صبا سے نصرت پائی تفصیل اسکی سیر کی کتابون مین مذکور

ہی اور قوم عاد ہلاک ہوئی باد صرصر سے جو دبور ہی تو بارہ اللہ کے حکم مین ہی کبہو کسی قوم کی نصرت ومدد کا سبب اور کبہو کسی گروہ کی ہلاکی اور خواری کا باعث ہوتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ ٢ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہے نہ دیکھی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوے یہان تک کہ دیکھون مین تارو انکی نتھے حضرت مگر مسکراتے فَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ پھر جب دیکھتے تھے حضرت ابر یا ہوا قر جاتے پہچانا جاتا اثر خوف انکے چہرے مین کہین بلا نہ آجاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْهَا ٣ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اور بھی روایت ہی حضرت عایشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت چلتا بارہ کہتے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ ای پروردگار تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس ہوا مین ہی اور بھلائی اس چیز کی کہ یہہ ہوا بھیجی گئی جسکے لئے اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس ہوا مین ہی اور برائی سے اس چیز کے یہہ ہوا جسکے واسطے بھیجی گئی وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ اور جب ظاہر ہوتا آسمان پر ابر بدل جاتا حضرت کا رنگ باہر نکلتے اور گھر مین جاتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ پھر جب مینہہ برستا جاتا رہتا وہ خوف حضرت سے فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ پھر پہچانا اس حالت کو حضرت کے خوف کے عایشہ نے اور پوچھا حضرت سے سبب اسکا فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ تب فرمایا شاید کہ یہہ ہوا اور بدلی ای عایشہ ویسی ہو جیسا کہ کہا قوم عاد نے کہ اس سے اللہ تعالی نے خبر دیا ہی قرآن شریف مین فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا

ہذا عارض مُّمْطِرُنَا پھر جب دیکھا قوم عاد نے جو امت ہود علیہ السلام کی ہی اس ابر کو کہ ظاہر ہوا سامھنے انکے جنگل کے کہا سبھون نے یہہ بدلی ظاہر ہوی پانی برساویگا ہمارے لئے اور حقیقت مین وہ ابر فقط بارہ تھا انکے عذاب کے واسطے وَفِي رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عادت شریف یہہ تھی کہ کہتے تھے جب دیکھتے مینہہ کو یا الٰہی کر اسکو رحمت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانے غیب کے پانچ ہین کہ سواے خدا کے انکو کوی نہین جانتا ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ پھر پڑہے حضرت نے تحقیق اللہ اسکے پاس ہی علم قیامت کا اور اتارتا ہی مینہہ آخر آیت تک یہہ آیت سورۂ لقمان مین ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی قحط اس سے کہ مینہہ نہ دئے جاؤ تم ولیکن قحط یہہ ہی کہ مینہہ دئے جاؤ تم اور مینہہ دئے جاؤ تم یعنے مینہہ بہت برسے اور نہ اگا دے زمین کسی چیز کو

فائدہ یہہ مت جانو کہ رزق اور برکت اور زراعت باران سے ہوتی ہی بلکہ محض اللہ کی قدرت سے حاصل ہوتی ہی ایسا بھی ہوتا ہی کہ مینہہ برسے اور زراعت نہ اوگے تو اسی پر صبر و شکر کرو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہوا اکثر رحمت ہی اللہ تعالی کی تَاْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ

شرّہا لاتی ہی کبھی رحمت اور کبھی عذاب اور وہ ارادہ الٰہی سے آتی ہی
سو اسکو بد نکہو اور مانگو اللہ سے اس سے بھلائی اور پناہ چاہو اللہ کی اسکے
برائی سے رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ
الْكَبِيْرِ روایت کیا اسکو شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دعوات
کبیر مین ٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ
لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق ایک
شخص لعنت کیا ہوا کو نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تب فرمایا حضرت نے لعنت
نکرو ہوا کو کسواسطے کہ بارہ حکم کیا گیا ہی اپنے اختیار سے نہین چلتا بلکہ جیسا حکم کیا
کرتا ہی تو لعنت کے لایق نٹھہرا اور حال یہہ ہی جو شخص کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو
جو لایق لعنت کے نہین ہی تو پھرتی ہی لعنت اسی پر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہی ٣ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بد کہو ہوا کو فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ
فَقُوْلُوْا پھر جب دیکھو تم اس ہوا کو کہ جسے ناخوش رکھتے ہو تب کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ای پروردگار ہم
سوال کرتے ہین تجھ سے خوبی اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس مین ہی اور
بھلائی اس چیز کی کہ جسکے واسطے حکم کئے گئی ہی یہہ ہوا اور پناہ مانگتے ہین ہم تجھ پاس
بدی سے اس ہوا کی اور برائی سے اس چیز کی جو اس مین ہی اور برائی سے اس
چیز کی کہ جسکے واسطے یہہ ہوا حکم کئی گئی ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو
ترمذی نے ٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا اسنے کہ نہین چلی ہوا کبھو مگر یہہ کہ بیٹھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون

باب الریاح

زانو پر اور کہتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا ای پروردگار کر اس ہوا کو رحمت اور نکر اسکو سبب عذاب کا ای پروردگار کر اسکو ریاح اور مت کر اسکو ریح قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا وَّاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ لَوَاقِحَ وَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ مُبَشِّرَاتٍ کہا ابن عباس نے اللہ کی کتاب مین آیا ہی کہ بیشک بھیجے ہم اُن کافرون پر ہوا سخت اور بھیجے ہم اُن کافرون پر ہوا بانج یعنے جھاڑون کو بار نہ لانے والی اور بھیجا ہمنے باوین رس بھری کہ جس سے جھاڑ بار لاوین اور بھیجا ہمنے ہوائین خوش خبری دینے والی **فائدہ** ریح کی معنی ہوا ہی اور ریاح اسکی جمع ہی اور قرآن شریف مین عذاب کے مقام مین لفظ ریح کا اور نعمت کے مقام مین لفظ ریاح کا مذکور ہی اسواسطے ابن عباس نے نظیر اسکی قرآن مین سے لائی پہلی دو آیتون مین جو لفظ ریح کا ہی عذاب کی ہوا کا ذکر ہی اور پچھلی دو آیتون مین جو لفظ ریاح کا ہی رحمت کی ہوا کا رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو شافعی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنْ عَایِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرَ شَیْئًا مِّنَ السَّمَاءِ تَعْنِی السَّحَابَ تَرَکَ عَمَلَہٗ وَاسْتَقْبَلَہٗ وَقَالَ اور روایت ہی عایشہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے اٹھنے والی آسمان سے یعنے بدلی کو چھوڑ دیتے اپنے کام کو مارے خوف کے اور منہہ کرتے اسکی طرف اور کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین بدلی سے اس چیز کے جو اس ہوا مین ہی فَاِنْ کَشَفَہُ اللّٰہُ حَمِدَ اللّٰہَ وَاِنْ مَطَرَتْ قَالَ اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَّافِعًا پھر اگر کھول دیا اس ابر کو اللہ نے تو حمد کرتے اللہ کا اور اگر پانی برستا تو کہتے ای پروردگار پانی دے اور پلا ہمکو نفع دینے والا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالشَّافِعِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے اور لفظ شافعی کا ہی

٦ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب

سنتے آواز گرجنے اور بجلی کی کہتے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ای پروردگار نہ قتل کر ہمکو اپنے غضب سے اور ہلاک نکر ہمکو اپنے عذاب سے اور سلامت رکہہ ہمکو پہلے اس سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی کہ یہہ حدیث غریب ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ تحقیق تھے وہ جب سنتے آواز گرجنے کی چھوڑ دیتے بات کرنا اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ پاک ہی وہ ذات کہ جسکی پاکی بولتا ہی رعد اسکے تعریف مین اور فرشتے اسکے خوف سے **فائدہ** رعد فرشتے کا نام ہی یا گرجنے کی آوازکو رعد کہتے ہین رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

یہہ کتاب ہی بیان مین جنازون کے **فائدہ** جنائز جمع ہی جنازے کی مردہ جب چارپائی پر دہرا گیا اسکو جنازہ جیم مفتوح سے کہتے ہین اور جنازہ جیم مکسور سے جسپر مردے کو لیجاتے ہین

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

یہہ باب ہی بیان مین بیمار پرسی کے اور مرض کے ثواب مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ تم بھوکے کو اور پوچھو تم بیمار کو اور چھڑاؤ تم قیدی کو جو ناحق اسیر ہوگیا ہو **فائدہ** بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر اسکی حالت اضطرار کی نہو اگر اسکی حالت اضطرار کو پہنچی ہو تو کھلانا فرض ہی اگر دونون حالت اسکی متعین نہو تو کھلانا فرض کفایہ ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کا مسلمان پر پانچ ہی رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

باب امریض

جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کا اور پیچھے جانا جنازون کے اور قبول کرنا دعوت کا اور یرحمک اللہ کہنا چھینکنے والے کو سب وہ الحمد للہ کہے **فائدہ** جواب دینا سلام کا فرض کفایہ ہی اور نماز جنازے کی بھی فرض کفایہ ہی اور دعوت کا قبول سنت ہی اگر وہان بدعت اور مناہی کے کام ہوتے ہون تو اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ اکیلے پر سنت ہی اور جماعت پر فرض کفایہ متفق علیہ یعنی اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کا مسلمان پر چھے ہی قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پوچھا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ فرمایا جب ملاقات کرے تو مسلمان سے سلام کر اسکو اور جب کھانے کو بلاوے تجھکو قبول کر اسکو اور جب خیرخواہی چاہے تجھسے تو خیرخواہی کر اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ اسکو اور جب بیمار ہو تو پوچھنے جا اسکو اور جب مرے تو ساتھ جا اسکے جنازے کے **فائدہ** حقوق اسلام کے اور بھی بہت ہین ہر مقام مین تھوڑے اُن سے بیان فرماتا ہی شاید وحی اس پر بہ تدریج نازل ہوی ہو جسقدر نازل ہوتی گئی بیان فرماتے آئے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اسنے کہ حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیز کا اور منع کیا ہمکو سات چیز سے اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ حکم فرمایا ہمکو بیمار کو پوچھنے کا اور جنازون کے پیچھے جانے کا اور یرحمک اللہ کہنے کا جب چھینکے اور جواب دینے سلام کا اور قبول کرنا دعوت والے کی دعوت کا اور سچ کرنا قسم کھانے والے کی قسم کا اور مدد کرنا مظلوم کی مسلمان ہو یا کافر **فائدہ** سچ کرنا قسم کو قسم کھانے والے کی یہہ ہی کہ کوئی شخص قسم کھا بیٹھے کہ تو یہ کام البتہ کریگا تو چاہیئے کہ تو اس کام کو خواہ مخواہ

کرے جسم مین اسکی قسم سچی ہو یا یہہ کہ کسی نے قسم کہا بیٹھا کہ یہہ کام مین کرونگا تو دوسرے مسلمان کو چاہیئے کہ اس کام پر اسکی مدد کرے جس مین وجود سچا ہوا ور بعضون نے کہا ہی کسی نے قسم دی دوسرے کو کہ فلانہ کام کر تو مستحب ہی اسپر کہ وہ کام کرے بسبب تعظیم نام پروردگار کے لیکن اسپر لازم نہین وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ اور منع فرمایا ہمکو پہنا سونے کی انگوٹھی اور ریشمین کپڑے اور استبراق اور دیباج سے کہ یے دو قسم بھی ریشمین ہین اور سرخ زین سے اور کپڑے قسی سے **فائدہ** قس مصر مین ایک جگہہ کا نام ہی وہان ایک قسم کا ریشمین کپڑا خطوط دار ہوتا ہی اسکو قسی کہتے ہین اس سے بھی منع فرمایا وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اور باسن سے روپے کے وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اور ایک روایت مین آیا ہی منع فرمایا حضرت نے پینے سے روپے کے باسن مین اسلئے کہ جس شخص نے پیا اس مین دنیا کے بیچ وہ نہ پیویگا اس مین آخرت کے بیچ **فائدہ** یہہ سب چیزان مردون پر حرام ہین مگر باسن روپے کا کہ وہ عورتون اور مردون سب پر حرام ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اور روایت ہی ثوبان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جب بیمار پرسی کرتا ہی اپنے بھائی مسلمان کی ہمیشہ رہتا ہی باغ مین بہشت کے یہان تک کہ پھرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی کہیگا قیامت کے دن ای بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پھر نہ پوچھا تو نے مجھکو قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ کہیگا آدمی ای پروردگار کیونکر پوچھتا مین تجھکو اور تو ہی پروردگار سارے جہان کا اور پاک بیماری سے قَالَ اَمَا عَلِمْتَ

باب المریض

اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ فرماویگا اللہ کیا نہ جانا تونے تحقیق میرا بندہ فلانہ بیمار ہوا اور نہ پوچھا تونے اسکو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ کیا نہ جانا تونے تحقیق تو اگر آتا اور پوچھتا اسکو تو پاتا مجکو اس کے پاس یعنے میری رحمت ورضا کو اسکے پاس پاتا یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ اور کہیگا پروردگار قیامت کے دن ای آدم کے بیٹے کھانا مانگا مین نے تجھسے اور نہ کھلایا تونے مجھے قَالَ یَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کہیگا آدمی ای پروردگار کسطرح کھلاتا مین تجھ کو اور تو رب ہی ساری جہان کا اور پاک ہی بھوک اور کھانے سے قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ کہیگا پروردگار کیا نہ جانا توتے یہہ کہ تحقیق کھانا مانگا تجھسے میرے بندے فلانے نے اور نہ کھلایا تونے اسکو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ کیا نہ جانا تونے کہ تحقیق تو اگر کھلاتا تو اسکو بیشک پاتا ثواب اسکا میرے پاس قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ کہیگا پروردگار ای بیٹے آدم کے پانی مانگا مین تجھسے اور نہ پلایا تونے مجھکو قَالَ یَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کہیگا آدمی نے ای رب کسطرح پلاتا مین تجھکو اور تو رب ہی ساری جہان کا اور پاک ہی سب کھانے پینے سے قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ کہیگا پروردگار پانی مانگا تجھسے میرے بندے فلانے نے پھر نہ پلایا تونے اسکو کیا نجانا تونے تحقیق اگر تو پلاتا اسکو تو پاتا ثواب اسکا میرے پاس رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** بیمار کو پوچھنے کے مقام مین فرمایا اگر تو اسکو پوچھتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا اور کھلانے پلانے کے مقام مین فرمایا کہ ثواب اسکا میرے پاس پاتا تو اس سے ثابت ہوا کہ عیادت سایل کو کھلانے اور پلانے سے افضل ہی۔ ترجمہ مثنوی سے۔ حق ستی موسی کو یون آئی ندا ؤ ای میرے مرسل کلیم باہدا ؤ مین کیا روشن تجھے انوار سے ؤ کر دیا واقف تجھے اسرار سے ؤ مین ہوا بیمار تو ہرگز کبھی ؤ آکے نین پوچھا خبر میری ذری ؤ عرض کی موسی نے ای پروردگار ؤ ذات تیری ہی بری از عیب و ضار ؤ تو ہوا بیمار سو ہی یہہ عجب ؤ راز پنہان مجھپہ اسکا کھول سب ؤ حکم آیا خاص یک بندہ میرا ؤ ہو گیا رنجور مین تھا مبتلا ؤ

اسکی بیماری سو بیماری میری ؏ اسکی معذوری سو معذوری میری ؏ جو کہ چاہے ہمنشینی با خدا ؏ جا کے بیٹھے در حضور اولیا ؏

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک اعرابی کے پاس اسکی بیماری کا حال پوچھنے کو وکان اذا دخل علی المریض یعودہ قال لہ اور تھی عادت شریف جب تشریف لیجاتے بیمار کے پاس فرماتے اسکو لا باس طہور ان شاء اللہ تعالی کچھ ڈر نہین غم مت کھا اس بیماری سے کہ پاک کرنے والی ہی گناہ سے ان شاء اللہ تعالی فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ تعالی سو فرمایا اس اعرابی کو ڈر نہین غم مت کھا یہہ بیماری پاک کرنے والی ہی گناہ سے ان شاء اللہ تعالی قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور کہا اعرابی نے یون نہین بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی مانند دیگ کے بوڑھے بڑی عمر والی پر ملاقات کراویگی اسکو قبرون کی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذن تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہان ایسا ہی ہوویگا اب یعنے جیسا کہ تو کہتا ہی ویسا ہی ہوگا حضرت نے یہہ بات غصے سے فرمایا کہ باوجود تسلی دینے کے شکر گزاری اللہ کی نکیا رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پھراتے اُس پر اپنا داہنا ہاتھ پھر پڑھتے یہہ دعا اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما دور کر بیماری کو ای رب آدمیون کے اور شفا دے تو ہی ہی شفا دینے والا نہین شفا مگر تیری شفا ایسی شفا دے کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعنہا قالت کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصبعہ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھا جب شکایت کرتا کوئی آدمی اپنے کچھ بیماری کا یا کہ ہوتا انکو کوئی پھوڑا یا زخم فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی رکھ کر بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا

نام سے اللہ کے خاک ہمارے زمین کی ملی ہوئی ہی بعضے تھوک سے ہمارے تاکہ تندرستی دیا جاوے بیمار ہمارا حکم سے ہمارے رب کے **فائدہ** پھوڑے اور زخم کے علاج میں یہہ دعا عجب اثر و اسرار رکھتی ہی جسکو عقل نہیں پاتی اور اکثر تعویذ اور افسون میں بھی نادر نادر اثر ہوتی ہیں کہ جسکے بھید کو فہم نہیں پاتی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْہَا** قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْہُ بِیَدِہٖ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے اوپر معوذات پڑھ کے اور پھیرتے اسکو پڑھکر اپنا ہاتھ بدن پر **فائدہ** معوذتین قل اعوذ برب الفلق اور برب الناس کو کہتے ہیں فَلَمَّا اشْتَکٰی وَجَعَہُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ کُنْتُ اَنْفُثُ عَلَیْہِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ کَانَ یَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر جب بیمار ہوے اس بیماری سے کہ جس میں وفات دیئے گئے تھی میں دم کرتی حضرت پر وہ معوذات پڑھ کے جسکو حضرت اپنے پر دم کرتے تھے اور پھراتی تھی میں ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسطور سے کہ میں معوذتین پڑھکر حضرت کے ہاتھ کو پکڑ کے اس میں دم کرتی تب حضرت کے ہاتھ سے تمام بدن مبارک کو مسح کرتی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ کَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ نَفَثَ عَلَیْہِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور ایک روایت میں مسلم کے یوں آیا ہی کہ کہا عائشہ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی اُنکے اہل بیت میں سے دم کرتے تھے اسپر معوذات پڑھکر **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّہٗ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَجَعًا یَجِدُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص صحابی سے تحقیق اسنے گلہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درد کا کہ پاتا تھا اسکو اپنے بدن میں فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ اپنا ہاتھ اس جگہہ پر کہ درد کرتی ہی تیرے بدن میں سے اور کہہ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

وَاُحَاذِرُ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عظمت اللہ کے اور ساتھ اسکی قدرت کے بدی سے اس چیز کے کہ پاتا ہون اور ڈرتا ہون مین زیادہ ہونے سے اسکے قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِیْ کہا عثمان نے پھر کیا مین نے جیسا حضرت فرماتے تھے پھر دور کیا اللہ نے جو درد کہ تھا مجھکو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**١٢ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِشْتَكَیْتَ فَقَالَ نَعَمْ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہے ای محمد بیمار ہوے تم تب فرمایا حضرت نے ہان بیمار ہوا ہون مین قَالَ کہا جبرئیل نے حضرت کے علاج واسطے یہہ دعا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ نام سے اللہ کے افسون پڑھتا ہون مین تجھ پر ہر چیز سے کہ ایذا اور رنج دیوے تجھکو بدی سے ہر شخص کے اور بدی سے حسد کرنے والی آنکھ کے اللہ شفا دیوے تجھکو ساتھ نام اللہ کے افسون پڑھتا ہون مین تجھ پر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ**١٣ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین کرتے حسن اور حسین کو اس دعا سے اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَآمَّةٍ پناہ مین لیتا ہون تم دونون کو ساتھ کلمات اللہ کے جو پورے ہین بدی سے شیطان اور جانور ایذا دینے والے کے اور بدی سے ہر آنکھ دکھ دینے والی کی وَیَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ یُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اور کہتے تھے تحقیق باپ تمہارا یعنے ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتا تھا ان لفظون سے اسمعیل و اسحاق کو رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَفِیْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بِهِمَا عَلٰی لَفْظِ التَّثْنِیَةِ اور اکثر کتابون مین مصابیح کی بِهَا کی جگہہ مین بِهِمَا ہی تثنیہ کی لفظ سے جب تثنیہ ہو تو معنے اسکے یہہ ہوتے ہین پناہ مین لیتے تھے حضرت ان دونون کلام سے یعنے جن پر مِنْ داخل ہی **وَعَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصَبْ مِنْهُ اور روايت ہی ابو ہريرہ سے کہا اسنے کہ فرمايا رسول خدا صلی اللہ عليہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی اللہ اسکے ساتھ نيکی کا ليتا ہی اس سے يصب کا لفظ معروف اور مجہول دونون روايت ہی معروف ہو تو اسکا معنا ليتا ہی اللہ اسکے مال اور اولاد مين سے اور مجہول کا معنا ليا جاتا ہی وہ شخص

فائدہ جب اللہ کسی کی بھلائی چاہتا ہی اسکے مال يا اولاد مين سے ليتا ہی يا اسکی جان پر کچھ تکليف پہنچتی ہی تا وہ کفارہ اسکے گناہ کا ہو جاوے اور اس مصيبت پر صبر کرنے سے اجر پاوے اور اسکا درجہ ترقی پکڑے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روايت کيا اسکو بخاری نے

١٥ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ اور روايت ہی ابو سعيد سے اسنے نقل کيا نبی صلی اللہ عليہ وسلم سے فرمايا نہين پہنچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی بيماری اور نہ غم اور بيماری سے گلنا اور نہ غم اور نہ ايذا اور نہ دکھ يہان تک کانٹا چبھايا جاوے آدمی اسکو مگر دور کرتا ہی اللہ اسکے سبب ان مصيبتون کے جو مذکور ہوے گناہون کو اسکے جو صغيرہ ہين مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

١٦ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ اور روايت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ آيا مين نبی صلی اللہ عليہ وسلم کے پاس اور حضرت تپ مين تھے فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا پھر چھوا مين حضرت کو اپنے ہاتھ سے اور کہا مين اى رسول خدا بيشک آپ تپ زدہ ہوے ہين بڑی سخت تپ سے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ تب فرمايا نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے ہان تحقيق مين تپ زدہ ہوا ہون جيسا کہ تپ زدہ ہوتے ہين تم مين سے دو مرد قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ کہا عبد اللہ بن مسعود نے تب کہا مين حضرت کو آپ مثل دو شخص کے تپ زدہ اسواسطے ہوے ہين

اور ہو وہ ثواب ہی ہر عمل پر فَقَالَ اَجَلْ پھر فرمایا ہان ایسا ہی ہی ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا پھر فرمایا حضرت نے نہین ہی کوی مسلمان کہ پہنچے اسکو ایذا مرض سے یا پہنچے کوی رنج سوائے بیماری کے مگر گراتا ہی اللہ اسکے سبب سے اسکی بدی کو جیسا کہ گراتا ہی جھاڑ اپنے پتون کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۷ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَلْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ نہ دیکھی مین نے کسیکو درد اسپر زیادہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **فائدہ** حضرت کو شدت بیماری کی واسطے بلندی درجات اور دوچندان ثواب ہوتی تھی یا اور کوی حکمت ہو گی کہ جسکو سوائے خدا کی کوی نہین جانتا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۱۸ **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ وفات پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میری ہنسلی اور میری ٹھڈی کے یعنے میری چھاتی پر تکیہ دیئے ہوئے تھے اور مین حضرت کی موت کی سختی دیکھی ہون پھر نہین مکروہ جانتی ہون مین موت کی سختی کسیکے واسطے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** ظاہر مین شدت موت کی جو حضرت پر ہوی بسبب درجہ بلند کے تھی اگر بری ہوتی حضرت پر کیونکر ہوتی حقیقت مین حضرت پر کچھ تکلیف نتھی مگر نہایت شدت یہی تھی گرمی معلوم ہوتی تھی اپنے مبارک منہہ پر پانی چھڑکتے تھے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

۱۹ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الذَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهُ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی کھیتی کی نرم شاخ کی طرح ہی کہ جھکاتی ہی اسکو گراتی ہی

باب المریض

اسکو ایکبار اور سیدھی کرتی ہی اسکو دوسرے بار۔ اسیطرح مسلمان کو کبھی حادثہ اور ضعف اور بیماری گراتی ہی اور صحت اور تندرستی درست کر دیتی ہی یہان تک کہ آتی ہی اسکی موت اور حیات تمام ہوجاتی ہی وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً اور مثال منافق کی جیسا کہ مثال صنوبر کے جھاڑ کی محکم اور ٹھہرا ہوا ایسا کہ نہین پہنچتی اسکو کوئی چیز یہان تک کہ ہوتا ہی گرنا اسکا ایکبارگی یعنے منافق ہمیشہ تندرست رہتا ہی ایکبارگی گناہ کا بوجھ لادے ہوے مرجاتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲۰ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کا جیسی کھیتی کہ ہمیشہ ہوا جھکاتی ہی اسکو اور ہمیشہ مومن کو پہنچتی ہی بلا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ اور مثال منافق کی جیسا جھاڑ صنوبر کا کہ نہین ہلتا یہان تک کہ کاٹا جاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تشریف لاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب کے پاس جو صحابیہ تھی اور فرمایا حضرت نے کیا ہوا تجکو کہ کانپتی ہی ام السائب کو تپ ٹھنڈ تھی اسکو کانپتے دیکھ کر حضرت حال پوچھا قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا بولی ام السائب نے مجھکو تپ ہی برکت نہ دیوے اللہ اس مین فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ تب فرمایا حضرت نے گالی مت دے تپ کو اسواسطے کہ تحقیق وہ دور کرتی ہی گناہونکو بنی آدم کے كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ جیسا کہ دور کرتی ہی بھٹی میل کو لوہے کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ۲۲ وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا اور روایت ہی ابوموسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی لکھا جاتا ہی

اسکے لئے مثل اس عمل کے جو کرتا تھا اقامت مین اور تندرستی مین رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے ٢٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وبا سبب ہی ہر مسلمان کی شہادت کی یعنے جو کوی وبا
مین صبر اور توکل کرتا ہی اور نہ بھاگ جاتا اور اس مرض سے مرتا ہی وہ مرتبہ شہید کا
پاتا ہی ثواب مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **فائدہ**
طاعون مرض عام اور وبا کو کہتے ہین قاموس مین لکھا ہی کہ طاعون ایک سوج ہوتی ہی
نرم اعضون پر جیسا بغل کے نیچے یا ران وغیرہ پر اور اطراف اسکے کبھو سیاہ کبھی سرخ
کبھی سبز ہو جاتا ہی اور آدمی کو جلد ہلاک کرتی ہی غرض وہ بھی وبا مین داخل ہی
کیونکہ مرض کا نام عام ہی ٢٤ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ
وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ ہین پہلا وہ جو وبا سے
مرا دوسرا وہ جو دست آنے یا درد شکم سے مرا تیسرا وہ جو بے اختیاری سے ڈوب کر
مرا چوتھا وہ جو دیوار یا چھت وغیرہ کے تلے دب کر مرا پانچوان وہ جو شہید ہوا
اللہ کی راہ مین جنگ سے دشمنان دین کے **فائدہ** اور جو کوی بے جنگ کے ظلم سے
مرا جاوے وہ بھی شہید ہی اور داخل ہی مرتبے مین شہید جہاد کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ٢٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ اور روایت ہی عائشہ سے کہے
کہ پوچھی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حال سے طاعون کے اور اسکے حکم سے
فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً
لِلْمُؤْمِنِيْنَ پھر خبر دی مجھکو حضرت نے کہ تحقیق طاعون ایک عذاب ہی بھیجتا ہی
اسکو اللہ جس پر چاہتا ہی اور بیشک اللہ نے کیا اسکو رحمت مومنون کے واسطے
لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ
اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ

نہین کوئی شخص کہ آوے وبا پھر ٹھہرا رہے اپنے شہر مین اور وہان سے نہ نکلے صبر کرتا
ہوا ثواب کی امید رکھتا ہوا جانتا ہی کہ نہین پہنچتی اسکو مصیبت سوائے اسکے
جو لکھا ہی اللہ نے اسکے واسطے مگر یہہ کہ ہوتا ہی اسکو مانند ثواب شہید کے
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ**[26] أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ
عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وبا بیشک عذاب ہی کہ بھیجا گیا ایک گروہ پر
بنی اسرائیل مین سے أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ یا ان لوگون پر جو تھے تمہارے سے
پہلے راوی کو شک ہی علی بنی اسرائیل فرمایا یا علی من قبلکم فرمایا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ
فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ پھر جب سنو تم خبر طاعون کی کسی زمین اور شہر مین تو نہ جاؤ
وہان وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ اور جب طاعون
آوے اس زمین مین جس مین تم ہو پھر نہ نکلو بھاگ کر وہان سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **فائدہ** جب وبا کسی جگہہ پہ ہو وہان
جانا اور اگر اپنے شہر مین ہو تو گھبرا کر دوسرے شہر کو بھاگنا جایز نہین اگر کسی نے
بھاگا گا تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا **وَعَنْ**[27] أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى إِذَا ابْتَلَيْتُ
عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ اور روایت
ہی انس سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فرمایا
اللہ سبحانہ نے جب آزماتا ہون اپنے بندے کو اسکے دونون محبوبون سے یعنے
جب اسکے دونون آنکھ لے لیتا ہون اور اسکو اندھا کر دیتا ہون پھر صبر کرتا ہی وہ
بندہ اس بلا مین عوض مین دیتا ہون اسکو ان دونون کے بہشت ارادہ کرتا ہی
اللہ نے ان دونون محبوبون سے دونون آنکھ اسکی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ**[1] عَلِيٍّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً روایت ہی حضرت علی سے فرمایا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ

ف اوراگرعقیدہ یہ ہی کہ بھاگ جانا سبب بچنیکا ہی تو [illegible] نہیں ہوتا [illegible] ۱۲

علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے مسلمان کی صبح کے وقت اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ مگر رحمت بھیجتے اسپر ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ شام کرے وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ اور اگر بیمار پرسی کرتا ہی اسکی شام کے وقت تو رحمت بھیجتے ہین اسپر ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ صبح کرے وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ اور ہوتی ہی اسکے واسطے ایک باغ بہشت مین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے

٢ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنِیْ روایت ہی زید بن ارقم انصاری صحابی سے کہا اسنے کہ بیمار پرسی کیا میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درد کی جو تھی میرے دونون آنکھون مین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت آنکھون کے درد کے واسطے بھی سنت ہی

٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَھَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سِتِّیْنَ خَرِیْفًا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچھا کرے وضو اور بیمار پرسی کرے اپنے بھائی مسلمان کی امید سے ثواب سے اور ارادے ادائے سنت کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے اس مقدار کہ راہ چلے ساٹھ برس کی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے کسی مسلمان کی اور کہے سات بار اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش عظیم سے کہ شفا دیوے تجھکو مگر شفا دیا جاتا ہی وہ مسلمان اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُہٗ مگر یہہ کہ آئی ہو اسکی موت تو تب اسکا علاج نہین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ

وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا اور بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے تھے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ سب بیماریون کے واسطے یہہ کہ کہین بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ نام سے اللہ بزرگ کے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ بزرگ کے بدی سے ہر ایک جوش مارنے والی کی اور دوزخ کی گرمی کے بدی سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہین ہم اسکو مگر حدیث ابراہیم بن اسمعیل کے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ بیمار ہو تم مین سے کچھ یا بیمار ہو اسکا بھائی مسلمان پھر چاہئے پڑھے یہہ دعا اپنے واسطے یا اپنے بھائی مسلمان کے لئے رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ رب ہمارا وہ ہی جو ہی آسمان پر پاک ہی نام تیرا حکم تیرا ہی آسمان اور زمین مین کہ جس سے دونون کی آراستگی ہی جیسا کہ رحمت ہی تیری آسمان مین پھر ویسی رحمت کر اپنی زمین مین بخش ہمارے واسطے ہمارے گناہ اور دور کر ہمارا غم اور بلا اور بخش ہمارے گناہ جو نادانستہ ہمنے کئے تو ہی پروردگار پاکون کا سو پاک کر ہمکو سب گناہون سے نا قابل تیری رحمت کے ہوئے ہین اور بھیج ایک رحمت اپنی رحمت مین سے اور بھیج ایک شفا اپنی شفاؤن مین سے اس درد و بیماری پر پھر اچھا ہو جاوے اور یہہ درد دور ہو جاوے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

باب المریض

روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَمرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ یَعُودُ مَرِیضًا فَلیَقُلْ اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے
کوئی شخص بیمار پرسی کو بیمار کے پھر چاہیئے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اشفِ عَبدَکَ یَنکَأُ لَکَ
عَدُوًّا اَو یَمشِی لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ یا الٰہی شفا اور تندرستی دے اپنے بندے کو
زخمی کرے اور قتل کرے تیرے واسطے دین کے دشمن یا چلے تیرے خوشنودی کے
واسطے یا تیرے دین کا حق ادا کرنے کے لئے جنازے کے طرف یعنے جب یہہ صحت
پاویگا تو تیرے دشمنون کو عذاب پہنچاویگا جہاد کرکے اور تیرے دوستون پر
جو مسلمان ہین ان پر رحمت پہنچاویگا انکے جنازہ پر دعا کرکے رَوَاہُ اَبُودَاوٗدَ
روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَن** عَلِیِّ بنِ زَیدٍ عَن اُمَیَّۃَ اَنَّھَا
سَاَلَت عَائِشَۃَ عَن قَولِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی علی بن زید تابعی سے
اسنے نقل کیا امیہ تابعیہ سے کہ اسنے پوچھی حضرت عائشہ سے معنے قول اللہ بزرگ وبرتر
کی کہ وہ آیت یہہ ہی وَاِن تُبدُوا مَا فِی اَنفُسِکُم اَو تُخفُوہُ یُحَاسِبکُم بِہِ اللّٰہُ
اور اگر ظاہر کرو تم اس چیز کو جو تمہارے دلون مین ہی یا چھپاؤ تم اسکو حساب کریگا
تم سے اللہ اسکے ساتھ وَعَن قَولِہٖ مَن یَعمَل سُوۡءًا یُجزَ بِہٖ اور پوچھی اسنے معنے
اس قول الٰہی کے جو شخص کہ کرے بدی بدلا دیا جاویگا **فائدہ** ان دونون آیتون کے
معنے پوچھنے کا سبب یہہ تھا کہ پہلی سے معلوم ہوتا ہی کہ دل مین جو برے اندیشے آتے
ہین اسکا ہوگا اور دوسری آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ جو کوئی ذرا بھی گناہ کریگا اسکا
بدلا پاویگا تو بہت مشکل ہوا کون اس سے بچ سکتا ہی فَقَالَت مَا سَاَلَنِی عَنھَا
اَحَدٌ مُنذُ سَاَلتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تب کہے حضرت عائشہ
نے نہ پوچھا اس سے مجکو کسی نے جب سے پوچھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ العَبدَ بِمَا یُصِیبُہٗ مِنَ الحُمّٰی وَالنَّکبَۃِ تب فرمایا
حضرت نے یہہ عتاب کرنا ہی اللہ کا بندے کو ساتھ اس چیز کے کہ پہنچے اسکو تپ اور
رنج حَتَّی البِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِی یَدِ قَمِیصِہٖ فَیَفقِدُھَا فَیَفزَعُ لَھَا حَتّٰی
اِنَّ العَبدَ لَیَخرُجُ مِن ذُنُوبِہٖ کَمَا یَخرُجُ التِّبرُ الاَحمَرُ مِنَ الکِیرِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آزمایا جاتا ہی مسلمان کسی اپنے بدن مین کہا جاتا ہی فرشتے کو لکھ اسکے لئے اسکا نیک عمل جو کرتا تھا قبل بیماری کے فَاِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَ لَهٗ وَرَحِمَهٗ پھر اگر شفا دیتا ہی اسکو اللہ تو خوب دہوتا ہی اور پاک کرتا ہی اسکو گناہ سے اور اگر وفات دیتا ہی اسکو تو بخشتا ہی اسکو اور رحم کرتا ہی اسپر رَوَاهُمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا ان دونوں حدیث کو شرح سنت مین

وَعَنْ [12] جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور روایت ہی جابر بن عتیک صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت سات ہی سوائے جہاد مین مارے جانے کے کہ یہہ شہادت سب اقسام سے افضل ہی اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ جو کوئی طاعون سے مرا شہید ہی اور جو ڈوب کر مرا شہید ہی اور جو ذات الجنب کی بیماری سے مرا شہید ہی اور جو کوئی جل کر مرا شہید ہی اور جو کہ مرا کسی چیز کے نیچے دب کے شہید ہی وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ اور جو عورت بچہ جنتے وقت مرے شہید ہی **فائدہ** اور جو عورت بچہ جنے پیچھے مرے اسکا بھی حکم یہی ہی رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے

وَعَنْ [13] سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا اسنے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کون سے لوگ بہت آزماے جاتے ہین قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ فرمایا پہلے نبی لوگ پھر بہتر لوگ پھر بہتر لوگ یعنے انبیا کے بعد جو لوگ بہتر ہین مثل اولیا اور علما اور صلحا کے وہ بھی بلا مین مبتلا ہوتے ہین يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ آزمایا جاتا ہی مرد موافق اندازے اپنے دین کے فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ پھر اگر ہو مرد اپنے دین مین

مضبوط و درست تو سخت ہوتی ہی آزمایش اسکی **فائدہ** جو کوئی دین مین مضبوط ہو اگر وہ بلا مین گرفتار ہوا تو صبر کرتا ہی اور اسکا ایمان زیادہ مضبوط ہوتا ہی اور اسکے گناہ اُتارے جاتے ہین اور اسکے درجات بڑھتے ہین وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ اور اگر ہوتی ہی اسکے دین مین نرمی اور سستی تو آسان کیجاتی ہی اسکی آزمایش فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَالَهٗ ذَنْبٌ ہمیشہ رہتا ہی مرد مضبوط دین والا اسی حال پر یہان تک چلتا ہی زمین پر نہین ہی اسکے لئے گناہ یعنے آزماتے آزماتے گناہ سے پاک ہو جاتا ہی مرتے وقت کچھ گناہ کا اثر باقی نہین رہتا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

وَعَنْ[۱۴] عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حضرت عایشہ سے کہی کہ اسنے رشک نہین لیجاتی ہون کسی پر آسانی اور سبکی سے موت کی بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موت کی یعنے پہلے مین رشک لیجاتی ان لوگ پر جو آسانی سے مرتے تھے جب سے مین رسول خدا کے موت کی سختی دیکھی تب سے رشک لیجانا چھوڑ دی اور سمجھی کہ ثواب موت کی سختی مین ہی نہ آسانی مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

وَعَنْهَا[۱۵] قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ اور بھی روایت ہی عایشہؓ سے کہی کہ دیکھی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت تھے موت کی حالت مین اور نزدیک انکے پیالا تھا اس مین پانی ہی وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اور آپ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پانی لگاتے اپنے منہہ اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ یا الہی مدد کر تو میری موت کی سختی پر یا موت کی بیہوشی پر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** رسول خدا کے

سکرات موت کا سبب یہہ ہی کہ آپ حقیقت مین جامع ہین تامی خلایق کے پس جدائی
روح مبارک کی جسم شریف سے گویا کہ جدائی ہی سب ارواح کی تامی اجسا دسے
البتہ یہہ امر عظیم و دشوار ہی دوسرا سبب یہہ ہی کہ اسوقت نازل ہوے آپ پر
تنزلات احدیت کے اور اسرار و انوار ربوبیت کے کہ یہہ جسم انکے برداشت و
تحمل مین بے طاقت ہوگیا سو وہ سکرات نظر آئی **۱۶ وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل
لہ العقوبۃ فی الدنیا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہتا اللہ تعالی اپنے بندے سے بھلائی جلدی دیتا ہی
سزا اسکے گناہ کی دنیا مین کسواسطے کہ دنیا چھوٹی اسکا عذاب سہل ہی کسیطرح سے گذر
جاویگا و اذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوفیہ
بہ یوم القیمۃ اور جب چاہتا ہی اللہ تعالی اپنے بندے سے برائی بند رکھتا ہی
اس سے سزا اسکے گناہ کی تاکہ پوری سزا دیوے اسکو بسبب اس گناہ کے قیامت
کے دن رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے **۱۷ وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم
البلاء اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بڑی جزا اور مزدوری ساتھ بڑی بلا کے ہی یعنے بلا جسقدر زیادہ ہو جزا
اور بدلا پورا ہوتا ہی و ان اللہ عز و جل اذا احب قوما ابتلاہم
اور بیشک اللہ عز و جل جب دوست رکھتا ہی کسی قوم کو بلا مین ڈالتا ہی اور آزماتا
ہی اسکو فمن رضی فلہ الرضاء و من سخط فلہ السخط پھر جو کوئی خشنود
رہے اللہ سے بلا مین تو اسکے لئے اللہ کی خوشی ہی اور جو کوئی راضی نہوا اور غصہ
ہو بلا مین تو اسکے لئے اللہ کا غصہ ہی **فائدہ** صحابہ رضی اللہ عنہم بایکدیگر سوال
کرتے اللہ کی خوشنودی اور غصہ بندے پر کسطرح معلوم ہوتا ہی جواب دیتے اگر بندہ
خدا سے راضی ہی تو خدا بھی بندے سے خشنود رہتا اگر بندہ خدا سے ناخوش رہے
تو خدا بھی بندے سے غصے مین رہتا ہی رواہ الترمذی و ابن ماجہ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **۱۸ وعن** ابی ہریرۃ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَۃِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پہنچتی ہی بلا مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَمَا عَلَیْہِ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ اسکے جان مین غم وایذا اور بیماری سے اور اسکے مال مین نقصان اور ہلاکی سے اور اسکی اولاد مین انکی بیماری اور موت سے یہان تک ملاقات کرتا ہی اللہ کی قیامت کے دن اس حال سے کہ نہین رہتی ہی اسپر کوئی خطا یعنے مسلمان مرد وزن کو بلا انکے جان ومال اور اولاد مین پہنچنا گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہی دنیا مین سے گناہ پاک ہوکے جاتے ہین قیامت کے دن بے خطا حضور مین پروردگار کے حاضر ہوتے ہین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ نَحْوَہٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

۱۹ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ لَمْ یَبْلُغْہَا بِعَمَلِہٖ اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے اسکے دادا سے جو صحابی تھا کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوچکا اسکے واسطے اللہ سے ایک ایسا مرتبہ کہ نہین پہنچا اس مرتبے کو بندہ اپنے عمل کے سبب سے اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ فِیْ مَالِہٖ اَوْ فِیْ وَلَدِہٖ مبتلا کرتا ہی اور آزماتا ہی اسکو اللہ اسکے جسم مین یا مال مین یا اولاد مین ثُمَّ صَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ پھر صبر دیتا ہی اللہ اسکو اس بلا پر حَتّٰی یُبْلِغَہُ الْمَنْزِلَۃَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ یہان تک کہ پہنچاتا ہی اسکو اس مرتبے مین کہ مقدر ہوا ہی اسکے لئے اللہ سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بندہ صبر کی برکت سے اس مقام و مرتبے کو پہنچتا ہی کہ عبادت وطاعت سے جس کو پہنچنا ممکن نہین

۲۰ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِہٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّۃً اور روایت ہی عبداللہ بن شخیر صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا بنی آدم اور اسکے پہلو مین نودے پر نو ۹۹ موت ہی یعنے آفات اور بلا جو موت کے اسباب ہین آدمی کو چارون طرف سے

باب للمریض

گھیرے ہین اِنْ اَخْطَاتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْہَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ اگر چوک گئے اس سے
موت کے اسباب تو پڑ رہتا ہی بڑہاپے مین یہان تک کہ مرتا ہی یعنے آدمی کو مصیبت اور
بلا جو بے اندازہ گھیرے ہین اس سے بچنا دشوار ہی اگر نادر بچ گیا تو بڑہاپا جو مرض بے دوا ہی
مقرر آویگا اور اس مین ضرور مرنا ہوگا غرض موت سے بچاؤ کی کچھ صورت نہین رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہی **وَعَنْ** ٢١ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ اور روایت
ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے دنیا کے آرام
والے قیامت کے دن جسوقت کہ دئے جاوینگے بلا والے ثواب اسکا لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ
کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ کاش کے چمڑے انکے کاٹے جاتے اور ٹکڑے ٹکڑے
ہوتے دنیا مین کترنیون سے یعنے آرام والے دنیا کے آرزو کرینگے اگر ہم بھی سخت بلا مین
گرفتار رہتے تو آج یہان ثواب پاتے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** ٢٢ عَامِرِ الرَّامِ
قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ اور روایت ہی عامر
بن رامی صحابی سے کہا اسنے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا فَقَالَ
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً
لِمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ اور فرمایا تحقیق مسلمان جب
پہنچتی ہی اسکو بیماری پھر آرام و صحت دیتا ہی اسکو اللہ عز و جل ہوتی ہی وہ بیماری مٹانے والی
اُس چیز کی جو گذرے ہین اسکے گناہون سے اور ہوتی ہی وہ بیماری نصیحت اسکو اس چیز
مین جو آیندہ آویگے وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ
ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی
پھر آرام دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ باندھے اسکو اسکے مالک نے پھر چھوڑ دیا
سو نہین جانتا وہ اونٹ کسواسطے باندھا اپنے کو اور کس لئے چھوڑ دیا اپنے کو یعنے منافق
بیماری مین گناہ سے توبہ نہین کرتا حیوان کی طرح کچھ نہین سمجھتا گناہ کرتا رہتا ہی اور مومن
سمجھتا ہی کہ گناہ کے شامت سے یہہ بیماری ہوی تھی اللہ نے رحم کیا اسکا شکر بجالاتا ہی

اور گناہ سے توبہ کرتا ہی فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰہِ مَا
مَرِضْتُ قَطُّ تب کہا ایک مرد نے ہمین سے یا رسول خدا کیا ہین بیماری ہین مجھے معلوم نہین قسم
اللہ کی نہ بیمار ہوا مین کبھی فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا تب فرمایا حضرت نے اٹھ جا ہمارے
پاس سے پھر نہین ہی تو ہم سے **فائدہ** معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص منافق تھا نہین تو
حضرت اسکو ایسا جھڑک کر نہ فرماتے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

۲۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ
عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم بیمار کے پاس پھر اسکے غم کو دور کرو اسکے عمر کی
درازی مین یعنے اسکو کہنا اور تسلی دینا کہ غم مت کہا انشاء اللہ تعالی آرام ہوگا اور
تیری عمر دراز ہوگی فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ بِنَفْسِہٖ کسواسطے کہ یہہ تسلی
نہین پھیرتی کچھ تقدیر کو اور خوش کرتی ہی بیمار کے دل کو رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

۲۴ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَہٗ
بَطْنُہٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِہٖ اور روایت ہی سلیمان بن صرد صحابی سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مارا اسکو اسکے پیٹ نے یعنے پیٹ
کی بیماری سے جسنے مرا عذاب نہ کیا جاویگا اپنی قبر مین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث غریب ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ غُلَامٌ یَھُوْدِیٌّ یَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت
ہی انس سے کہا اسنے کہ تھا ایک لڑکا یہودی کا خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی فَمَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ پھر بیمار ہوا اس لڑکے نے
تب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی اسکی کرنے لگے فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِہٖ
فَقَالَ لَہٗ اَسْلِمْ پھر بیٹھے اسکے سر کے پاس اور فرمایا اسکو مسلمان ہو تو فَنَظَرَ اِلٰی
اَبِیْہِ وَھُوَ عِنْدَہٗ تب دیکھا اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف اور وہ تھا اسکے

[illegible]

اِس فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ تب کہا اسکے باپ نے تابعداری کر ابوالقاسم کی یہ حضرت کی کنیت ہی اکثر یہودی لوگ ذکر حضرت کا کنیت سے کرتے تھے اور نام مبارک آپکا کم لیتے اسواسطے کہ توریت مین آپکا نام آیا ہی اگر اس نام سے پکارین تو ملزم ہونا پڑتا ہی فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ تب اس لڑکے نے مسلمان ہوا اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوے سب تعریف اللہ کو جسنے نجات دی اس لڑکے کو دوزخ سے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا جائز ہی اور بھی اسکی عیادت مسلمان ہونے کی امید سے کرنا جائز ہی اور فقہا کہے ہین کہ اگر کافر سے خویشی ہو یا ہمسایہ رکھتا ہو تو اسکی عیادت بھی روا ہی

وَعَنْ ٢ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا نَادٰی مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیمار پرسی کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے یعنے فرشتہ خوش رہیگا تو دنیا مین اور خوش ہی چلنا تیرا آخرت کو اور بنایا تو نے بہشت مین ایک مقام رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **فائدہ** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ بیمار پرسی کے واسطے پاپیادہ جانا فضیلت رکھتا ہی

وَعَنْ ٣ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تحقیق حضرت علی نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس بیماری مین کہ جس مین حضرت نے وفات پایا فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تب کہا لوگون نے اے ابوالحسن کسطرح صبح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **فائدہ** ابوالحسن کنیت ہی حضرت علی کی قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فرمایا حضرت علی نے صبح کیا شکر خدا کا اچھا ہونے والا یعنے اچھے روز بہتر ہی **فائدہ** جب بیمار کا حال پوچھین تو خوبی اور بہتری کا جواب دیوین رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو

بخاری نے **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْكَ
اِمْرَاَۃً مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ اور روایت ہی عطاء بن ابی رباح تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا
مجھکو ابن عباس نے کیا نہ دکھلاؤن مین تجھکو ایک عورت بہشت والی قُلْتُ بَلٰى
کہا مین نے ہان دکھلاؤ مجھکو قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ کہا ابن عباس نے یہہ عورت
کالی نام اسکا سُعیرۃ ہی اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہی ای رسول
خدا مجھکو مرگی کی بیماری آتی ہی اور تحقیق مین ڈرتی ہون کہ ننگی ہوجاتی ہون فَادْعُ
اللّٰهَ لِیْ سو دعا کیجئے اللہ سے میرے لئے فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ
الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَكِ تب فرمایا حضرت نے اگر
چاہتی ہی صبر کر اور تیرے واسطے جنت ہی اور اگر چاہتی ہی دعا کرون مین اللہ سے
کہ آرام دیوے تجھکو فَقَالَتْ اَصْبِرُ تب کہی اس عورت نے صبر کرتی ہون اور
بہشت چاہتی ہون مین فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ
فَدَعَا لَهَا پھر کہی اسنے تحقیق مین ڈرتی ہون کہ برہنہ ہوجاتی ہون سو دعا کیجو اللہ
سے کہ ننگی نہوؤن تب دعا کیا حضرت نے اسکے لئے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیماری کا علاج امید سے ثواب
پانے کے نکرنا جائز ہی **وَعَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ
فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یحیی بن سعید
انصاری تابعی سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص آئی اسکو موت زمانے مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فَقَالَ رَجُلٌ هَنِیْئًا لَّهٗ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ تب کہا
ایک مرد نے اچھا ہوا اسکو کہ مرا اور گرفتار نہ کیا گیا کسی بیماری مین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَكَ مَا یُدْرِیْكَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے افسوس تعجب ہی تجھ سے کس چیز نے خبردار کیا تجھکو جو کہتا ہی کہ مرض
مین گرفتار نہو کر موا سو اچھا ہوا لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ
سَیِّاٰتِهٖ اگر تحقیق اللہ مبتلا کرتا اسکو بیماری مین تو دور کرتا اس سے اسکے
برائیان رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو مالک نے مرسل **وَعَنْ**

شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِیِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰی رَجُلٍ مَرِیْضٍ یَعُوْدَانِهٖ اور روایت ہی شداد بن اوس صحابی اور صنابحی سے بیلے دونون آئے ایک شخص بیمار کے پاس بیمار پرسی کرتے تھے اسکی فَقَالَا لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ تب کہا ان دونون نے کسطرح صبح کی تونے اور کیا حال ہی تیرا قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَۃٍ کہا اوسنے ہوئی صبح کی مین نے نعمت سے اللہ کی اور حال میرا اچھا ہی قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِکَفَّارَاتِ السَّیِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا کہا شداد نے خوش ہو تو دور ہونے سے بدیون کی اور گرجانے سے گناہون کے فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ پھر تحقیق سنا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہی اِذَا اَنَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُہٗ فَاِنَّہٗ یَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ مِنَ الْخَطَایَا جسوقت مین آزماتا اور بیمار کرتا ہون کسی بندے کو اپنے مومن بندون مین سے پھر تعریف کرتا ہی میری وہ بندہ اس چیز پر جو آزمایا مین نے اسکو سو بیشک وہ اٹھتا ہی اپنے اس سونے کی جگہہ سے کہ جہان بیمار تہا اٹھا مثل اس دن کے کہ جنی اسکو اسکی مانے پاک ہوکر گناہون سے وَیَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُہٗ فَاَجْرُوْا لَہٗ مَا کُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَہٗ وَھُوَ صَحِیْحٌ اور کہتا ہی رب برکت والا اور برتر اپنے فرشتون کو جو اعمال کے لکھنے والے ہین مین نے قید کیا اپنے بندیکو قید سے بیماری کے اور آزمایا اسکو سو جاری رکھو تم اور لکھتے رہو تم اسکے واسطے وہ اعمال جو تم جاری رکھتے تھے اور لکھتے تھے اسکے لئے حالت صحت مین رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مَا یُکَفِّرُھَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْحُزْنِ لِیُکَفِّرَھَا عَنْہُ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتے اسکے واسطے وہ نیک عمل کہ دور کرین اسکے گناہ آزماتا ہی اسکو اللہ غم سے کہ دور کرے گناہ اوس سے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ جَابِرٍ

باب المریض

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیہا اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیمار پرستی کرے مریض کی ہمیشہ تیرتا رہتا ہی رحمت کی دریا مین جب تک بیٹھے پھر جب بیٹھتا ہی غوطہ مارتا ہی اور ڈوب جاتا ہی رحمت کی دریا مین رواہ مالک واحمد روایت کیا اسکو مالک اور احمد نے

وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار ولیستقبل جریتہ اور روایت ہی ثوبان سے جو غلام آزاد حضرت کے تھے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پہنچے تم مین سے کسی کو تپ پھر تحقیق کہ تپ ایک ٹکڑا ہی آتش سے پھر چاہیئے کہ بجھا وے اسکو اپنے پانی کے ساتھ پھر چاہیئے کہ بیٹھے بہتی ندی مین اور چاہیئے کہ سامھنے کھڑا ہووے اسکی بہنے کے یعنے جدھر سے کہ پانی آتا ہی اودھر منہہ کرکے کھڑا رہے یقول بسم اللہ اللّٰہم اشف عبدک وصدق رسولک پھر کہے ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو جسنے یہہ علاج سکھلایا ہی بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام کرے یہہ کام بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے کے قبل اور چاہیئے کہ غوطہ مارے اس مین تین غوطے تین دن **فائدہ** تین دن مین تین غوطہ یا ہر دن مین تین غوطے عبارت دونون مطلب کا احتمال رکھتی ہی فان لم یبرأ فی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانہا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل پھر اگر اچھا نہووے تین دن مین تو پانچ دن تک یہہ علاج کرے پھر اگر نہ اچھا ہووے پانچ دن مین تو سات دن پھر اگر نہ اچھا ہووے سات دن مین تو نو دن پھر بیشک وہ تپ نہین سکتی ہی کہ بڑھے نو دن سے ساتھ حکم اللہ بزرگ و برتر کے **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ علاج مخصوص ہی بعضے قسم کی تپ کے واسطے جو اہل حجاز کو آتی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ انکا فرمان ایسا ہی کہ روحانی جسمانی سب بیماریان جسکے تابعداری سے دور ہو جاتے ہین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت کیا اسکو ترمذی نے

باب المریض

اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال ذکرت الحمی عند
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبھا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تسبھا فانھا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید اور روایت ہی ابوہریرہ
سے کہا اسنے کہ ذکر کیا گیا تپ کا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر گالی
دی اسکو ایک شخص نے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دے تپ کو کیونکہ
وہ پاک وصاف کرتی ہی گناہون کو جیسا کہ صاف کرتی ہی آگ میل کو لوہے کے رواہ
ابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وعنہ** قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ یقول اور بھی روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار پرسی کی
ایک بیمار کی جو وہ تپ سے بیمار تھا اور فرمائے اسکو خوش ہو اس واسطے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ ہی ناری اسلطھا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ
من النار یوم القیمۃ تپ وہ آتش ہی میری کہ غالب کرتا ہون مین اسکو اپنے
مومن بندے پر دنیا مین تاکہ ہووے وہ تپ بدلا اسکا آگ سے دوزخ کے قیامت
کے دن رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالی یقول
اور روایت ہی انس رض سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک رب
سبحانہ وتعالی نے فرماتا ہی وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید
اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار
فی رزقہ کہ قسم ہی میری عزت اور بزرگی کی نہین نکالتا ہون مین کسیکو دنیا سے
اور چاہتا ہون کہ بخشون اسکو یہان تک کہ پورا بدلا لیتا ہون مین سب گناہون کا
جو اسکی گردن پر ہی ساتھ بیماری کے اسکے بدن مین اور ساتھ تنگی کے اسکے
روزی مین **فائدہ** جسکو گناہ سے پاک کیا چاہتا ہون اسکو بیماری اور محتاجی
مین گرفتار کرکے دنیا سے لیجاتا ہون وہ آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہی
حاصل یہہ ہی کہ محتاجی اور بیماری آدمی کو گناہون سے پاک کرتی ہی رواہ رزین

روایت کیا اسکو رزین نے **وعن**۱۳ شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
فَعُدْنَاہُ اور روایت ہی شقیق سے جو تابعین عالم سے تھے کہا اسنے کہ بیمار ہوا عبد اللہ بن
مسعود نے پھر بیمار پرسی کی انکی ہمنے فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ پھر رونا شروع کیا ابن
مسعود نے تب لوگون نے ملامت کی ان پر اس گمان سے کہ شاید بیماری کی سختی
اور دنیا کے جینے کی محبت سے روتے ہین فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ تب کہا ابن
مسعود نے تحقیق مین نہین روتا ہون مرض کے سبب سے بلکہ روتا ہون مین اسواسطے
سنا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ بیماری دور کرنے
والی گناہ کی ہی وَاِنَّمَا اَبْکِیْ اَنَّہٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَۃٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ
اِجْتِہَادٍ لِاَنَّہٗ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا کَانَ یُکْتَبُ لَہٗ قَبْلَ اَنْ
یَمْرَضَ فَمَنَعَہٗ مِنْہُ الْمَرَضُ اور نہین روتا ہون مین مگر اسواسطے کہ پہنچی مجکو بیماری
بوڑھاپے کی حالت مین اور نہین پہنچی مجکو جوانی کی حالت مین کسواسطے کہ لکھا جاتا
ہی بندے کے واسطے ثواب جب بیمار ہوتا ہی جسقدر کہ لکھا جاتا تھا اسکے لئے
بیمار ہونے کے قبل اور باز رکھا بندے کو اس عمل سے مرض **فائدہ** ابن مسعود کہتے
ہین کا شکے مین جوانی مین بیمار ہوتا تو میرے واسطے بہت ثواب لکھا جاتا کسواسطے
کہ اسوقت عمل نیک بہت تھے اب بسبب بڑھاپے اور ناتوانی کے عمل کم ہین سو اب
ثواب کم لکھا جایگا رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت کیا اسکو رزین نے **وعن**۱۴
اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ
ثَلٰثٍ اور روایت ہی انسؓ سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین بیمار
پرسی کرتے مریض کی مگر بعد تین رات کے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **فائدہ**
جاننا چاہئے کہ بعضے محدثان اس حدیث کو موضوع کہتے ہین اور بیمار پرسی بیچ
اول مرض مین انکے پاس سنت ہی نہ بعد تین روز کے اور جمہور علما کہتے ہین کہ
عیادت کے واسطے کوئی وقت مقرر نہین اول بیماری مین یا آخر مین جب چاہے
کرے **وعن**۱۵ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ
اور روایت ہی عمر بن خطاب رضی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب آوے تو بیمار کے پاس تو کہہ اسکو دعا کرے تیرے واسطے کس لئے کہ دعا اسکی
مانند دعا فرشتون کے ہی **فائدہ** بندہ مرض کی حالت مین درگاہ الٰہی سے
قریب ہی اور کھانے پینے بشریت کے سب اطوار سے دور رہتا ہی اور اسکی باطن مین
صفائی اور پاکی حاصل ہوتی ہی اور اسکا دل عالم غیب کی طرف متوجہ رہتا ہی تو
گویا حال اسکا فرشتے کے سا ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ
فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ سنت ہی کم
بیٹھنا اور کم شور کرنا بیمار پرسی مین مریض کے پاس قَالَ کہا ابن عباس نے اسبات
کی دلیل مین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ
وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت
ہوئی آواز صحابہ کی اور اختلاف انکا اُٹھ جاو میرے پاس سے **فائدہ** اس حدیث
سے صاف معلوم ہوا کہ شور و پکار بیمار کے پاس کرنا مکروہ ہی **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فُوَاقُ نَاقَةٍ
اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار
پرسی کرنا مقدار فواق ناقے کے **فائدہ** اونٹنی کا جب دودھ نتھارتے ہین ذرا سا
وقت چھوڑ دیتے ہین اور اسکی تھن کو ہاتھ سے مارتے ہین یا بچے کو چلاتے ہین
یا چھوڑے بعد پھر نتھارتے ہین تو اس دو بار کے نتھارنے مین جو فرق ہی اسکو
فواق ناقہ کہتے ہین سو عیادت اُتنے وقت کرلیا چاہیے وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اور ایک روایت مین سعید بن مسیب سے مرسل آیا ہی اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ
سُرْعَةُ الْقِيَامِ افضل عیادت جلد اوٹھ کھڑا ہونا ہی تا بیمار کو ملال نہووے **فائدہ**
اگر عیادت کرنے والا بیمار کا دوست ہو اور اسکا بیٹھنا اسکو اچھا لگے اور دل لگی
کے باتین کرین تو یہہ بیمار پرسی مین داخل نہین بلکہ مصاحبت ہی اور حق عیادت
کی قدر یہی جو ذکر ہوا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو

وعن[۱۸] ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتھی اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کیا ایک شخص کی اور فرمایا اسکو کیا خواہش رکھتا ہی تو اور کیا چاہتا ہی دل تیرا قال اشتھی خبز بر کہا اس بیمار نے خواہش رکھتا ہون گیہون کی روٹی کی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اسکے پاس روٹی گیہون کی پھر چاہئے کہ بھیجے اپنے بھائی پاس ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتھی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت خواہش کرے بیمار کسی کا تم مین کسی چیز کی پھر چاہئے کہ کھلاوے اسکو **فائدہ** اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بیمار کی طبیعت کسی چیز کی رغبت رکھتی ہو اسکو وہ چیز کھلانے سے صحت حاصل ہوتی ہی لیکن یہہ حکم کلیتہ نہین ہی اسیواسطے طیبی نے لکھا ہی کہ جب بیمار کی زیست سے نا امیدی ہو جاوے تب اسکی خواہش کی چیزین توکل پر کھلایا کرین رواہ ابن ماجہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وعن[۱۹] عبد اللہ بن عمرو قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ مرا ایک شخص مدینے مین ان شخصون مین سے جو مدینے مین پیدا ہوے تھے فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یالیتہ مات بغیر مولدہ پھر نماز پڑھے اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرماے ای کاشکے وہ مرا ہوتا سواے اپنے پیدایش کی جگہہ کے یعنے مسافرت مین مرتا تو اچھا تھا قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ عرض کئے صحابہ نے کسواسطے یہہ آرزو وا حکم ہی ای رسول خدا قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ فرمایا تحقیق جب مرد مرتا ہی اپنے وطن کے بغیر دوسری جگہہ مین اندازہ کیا جاتا ہی اسکے لئے اسکے وطن سے وہان تک کہ اسکے پانوکا نشان موقوف ہو اور میت جاوے بہشت مین **فائدہ** طیبی نے لکھا ہی کہ مراد اس سے یہہ ہی اسکی قبر مین اتنی کشادگی ہوتی کہ جتنی اسکی قبر اور اسکے وطن ومولد مین مسافت ہی اور کھلتا ہی اسکی طرف ایک دروازہ بہشت کا رواہ النسائی

وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے ٢٠ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ اور روایت
ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موت مسافر
کی شہادت ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ٢١ **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا
مَاتَ شَهِيْدًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرا شہید وَوُقِیَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ
وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اور بچایا جاتا ہی عذاب سے قبر کے اور دئے جاتی
ہی صبح وشام اسکی روزی بہشت سے یعنے دن رات اسکی روزی بہشت سے پہنچا
کرتی ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو ابن
ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ٢٢ **وَعَنْ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى
فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ اور روایت ہی
عرباض بن ساریہ صحابی سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑینگے
شہیدان اور وہ لوگ جو مرے ہین اپنے بچھونے پر بیماری سے ہمارے پروردگار
بزرگ وبرتر کے پاس اُن لوگون کے حق مین جو مرے ہین وبا مین فَيَقُوْلُ
الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا تب کہینگے شہیدان وبا سے مرے ہوے
لوگ ہمارے بھائیان ہین قتل کئے گئے وہ جیسا ہم قتل کئے گئے ہین وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ
اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا اور کہینگے وہ لوگ جو بیماری سے اپنے
بچھونے پر مرے طاعون سے مرے ہوے لوگ ہمارے بھائی ہین جیسے مرے اپنے
بچھونے پر جیسے ہم مرے فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ
جِرَاحَتُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ تب فرماویگا ہمارا رب
دیکھو انکے زخمون کو پھر اگر مشابہ ہی زخم انکا زخم سے شہیدون کے تو وہ لوگ
ان مین سے ہین اور انکے ساتھ ہین فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ
پھر دیکھینگے زخم طاعون سے مرے ہوؤن کا مشابہ ہی زخم سے شہیدون کے **فائدہ**

اس سے معلوم ہوا جو کہ وبا اور طاعون سے مرا اسکو ثواب شہید کا ہی رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے **وَعَنْ** ٢٣ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ اور روایت ہی جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھاگنے والا وبا سے مانند بھاگنے والے کے ہی جہاد سے اور صبر کرنے والا اور نہ بھاگنے والا وبا سے اسکو ثواب ہی شہید کا

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھاگنا وبا سے گناہ کبیرہ ہی جیسا کہ بھاگنا جہاد سے اور جو کہ وبا مین ٹھہرا رہے اگرچہ نہ مرے تو اسکو ثواب شہید کا ملتا ہی رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

یہہ باب ہی موت کے آرزو کرنے اور اسکے یاد کرنے مین

فائدہ جاننا چاہئے کہ آرزو موت کی کرنا دنیا کے ضرر کے سبب مثل بیماری اور فقیری وغیرہ کے مکروہ ہی کس واسطے کہ یہہ علامت بے صبری کی ہی اور تقدیر الٰہی سے ناخوشی ہی لیکن کسی نے محبت الٰہی کے مارے یا آخرت کے ضرر کے خوف سے موت مانگے تو مکروہ نہین

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تم مین سے مرنے کی کسواسطے کہ وہ شخص جو تمنا موت کی کرتا ہی إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ یا کہ نیک ہوگا پھر شاید کہ وہ زیادہ کریگا نیکی یا کہ بد ہوگا پھر شاید وہ خوش کریگا اللہ کو توبہ کرکے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْهُ** ٢ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ اور بھی روایت ہی اسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تمہارا موت کی اور نہ دعا مانگے موت کی قبل اسکے کہ آوے اسکو موت إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ تحقیق جسوقت مرتا ہی موقوف ہوجاتی ہی

طلب تمنی الموت

اسکی امید ثواب کی وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو اسکی عمر مگر نیکی سو مسلمان کو نہ چاہیئے کہ موت کی آرزو یا موت مانگے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ٣ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ اور روایت ہی انس رضی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ نہ آرزو کرے کوئی تم مین سے موت کی بسبب ضرر دنیا کے جو پہنچے اسکو فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ پھر اگر ہی ضرور سے آرزو کرنے والا موت کی تو چاہیئے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ یا الٰہی جلا مجھکو جب تک ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو جسوقت کہ ہووے وفات بہتر میرے لئے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** ٤ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اور روایت ہی عبادہ بن صامت صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے ملاقات اللہ کی دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی اور جو شخص کہ ناخوش رکھے ملاقات اللہ کی ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی **فائدہ** مشہور یہہ کہ مراد لقاے الٰہی سے موت ہی لیکن حق وہ ہی کہ مراد ملاقات خدا سے آخرت کے طرف متوجہ ہونا اور جو کہ خوبی اللہ کے پاس ہی مانگنا ہی فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِہٖ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ تب کہا عائشہ یا اور کسی بی بی نے حضرت کی بیشک مین ناخوش رکھتی ہون موت کو کس واسطے طبیعت خود بخود موت سے نفرت کرتی ہی ہم کیا کرین قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ فرمایا نہین ہی ایسا جیسا کہ تمنے سمجھی ہی کہ ملاقات الٰہی سے مراد موت ہی اور اسکی آرزو ضرور سے کیا چاہیئے وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اور لیکن مومن جسوقت کہ آتی ہی اسکی موت خوشخبری دیا جاتا ہی رضامندی سے اللہ کی اور بزرگی رکھنے سے اللہ کے پھر نہین ہی کوئی چیز پیاری زیادہ اسکے نزدیک اس چیز سے

کہ اسکے آگے ہی یعنے مرنے اور اُس عالم کو جانے سے پھر دوست رکھتا ہی ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی **فائدہ** ہمیشہ آرزو موت کی کرنا نچاہئے بلکہ مسلمان کو موت کے وقت اللہ کی خوشنودی کی بشارت ہوتی ہی تو تب وہ موت کی تمنا کرتا ہی اور اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَعُقُوْبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِقَاءَہٗ اور تحقیق کافر جسوقت لائی جاتی ہی اسکی موت خبر دیا جاتا ہی اللہ کے عذاب اور اسکے سزا کی پھر نہین ہی کوئی چیز ناخوش زیادہ اس چیز سے جو آگے اسکے ہی یعنے موت سے پھر ناخوش رکھتا ہی کافر ملاقات کو اللہ کی اور ناخوش رکھتا ہی اللہ تعالی ملاقات کو اسکی پھر برے ناخوشی اور مغضوبی سے اس عالم کو جاتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃِ عَائِشَۃَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰہِ اور روایت مین حضرت عائشہ کے یہہ ہی کہ اور موت پہلے ہی اللہ کی ملاقات کے تو لقاء اللہ موت نہ ٹھہری بلکہ موت وسیلہ ہی اللہ کی ملاقات کا

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ اور روایت ہی ابوقتادہ انصاری صحابی سے کہ وہ خبر دیتا تھا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا گیا انکے پاس جنازہ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ تب فرمایا حضرت نے یہہ مردہ آرام پانے والا ہی یا آرام دیا گیا ہی اس سے فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ تب عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا کیا ہی آرام پانے والا اور کیا ہی آرام دیا گیا اور کون ہین یہہ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مُسْتَرِیْحٌ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاہَا اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ پھر فرمایا مومن بندہ آرام پاتا ہی بسبب مرنے کے دنیا کے رنج سے اور اسکی ایذا سے اور جاتا ہی رحمت مین اللہ کی وَالْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ اور بدکار بندہ جب مرتا ہی آرام پاتے ہین اس سے بندے اور شہرین اور جھاڑ اور جانور مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** بدکار کے مرنے سے دوسرے بندے جو آرام پاتے ہین یہہ بات ظاہر ہی کیونکہ اس سے انکو ایذا پہنچتی تھی جب وہ مرا تو بیلے اُسکی ایذا سے چھوٹے مگر شہرین اور درخت اور جانور فاجر کے مرنے سے جو آرام پاتے ہین

اسکا یہہ سبب ہی کہ اسکی بدکاری اور ظلم کے شومی کے سبب عالم مین فساد برپا ہوتا ہی
اور کبھو مینہہ موقوف ہوجاتا ہی تو زمین اور زمین کے سب چیزین اسکی سبب سے ایذا
پاتے ہین اسکی مرنے سے وہ فساد اور شومیت دفع ہوکر سب کو آرام ہوتا ہی **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
کہا اسنے کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون مونڈہون کو اور فرمایا
رہ دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی یا کہ گذرنے والا راہ کا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ
اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ اور ابن عمر
کہتے تھے جب شام کرے تو انتظار مت کر صبح کی کہ مین صبح تک جیتا رہونگا اور جب
صبح کرے تو انتظار مت کر شام کی کہ شام تک مین زندہ رہونگا وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ
لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ اور کرلے توشہ اپنی تندرستی مین بیماری کا
اور کرلے توشہ اپنی زندگی مین اپنی موت کا یعنے تندرستی اور زندگی کو غنیمت جانیو
جلدی توشہ عاقبت کا پیدا کرلیجو کس واسطے کہ صحت اور زندگی ہمیشہ نرہیگی رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ
اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپکے وفات کے تین دن پہلے فرماتے تھے نہ مرے کوئی تم مین سے
مگر یہہ کہ نیک رکھتا ہو گمان اپنا اللہ سے اور امیدوار معافی اور مغفرت کا رہے اور
اسکے وعدہ اور کرم کا اعتماد رکھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
لکھے ہین کہ سعادت کی نشانی وہ ہی کہ زندگی مین خوف غالب رہے جب موت پہنچی
تو امید پیدا ہوتی ہی اور عبادت وطاعت کرتے رہے اور پروردگار کی بخشش کا
منتظر رہے لیکن جھوٹی امید کہ نافرمابرداری اور گناہ کرتے رہین اور امید بھلائی کی
رکھین یہہ تو امید نہین بلکہ محض آرزو اور غرور ہی اسیواسطے حسن بصری نے کہا ہی
اگر بندہ اللہ سے امید نیکی کی رکھتا ہی تو اپنے اعمال نیک کرتا ہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہتے ہو تم خبر دون مین تمکو اس چیز کی کہ پہلے فرماویگا اللہ تعالی مومنونکو قیامت کے دن اور کیا چیز ہی کہ پہلے کہینگے مومنان اللہ سے قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کئے ہم نے ہان خبر دیجیے ہمکو ای رسول خدا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فرمایا حضرت نے بیشک اللہ فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے تم میری ملاقات کو فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا بولینگے ہان ای ہمارے رب فَيَقُوْلُ لِمَ اَحْبَبْتُمْ تب فرماویگا اللہ تم کہتے ہو کہ میری ملاقات کو دوست رکھتے تھے پھر کسواسطے گناہ کیا تم نے فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ تب کہینگے مومنون نے ہم امید رکھتے تھے تیرے معاف کرنے اور تیرے بخشنے کی فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ تب فرماویگا اللہ بیشک واجب ہوئی تمہارے واسطے مغفرت میری رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور ابو نعیم حلیہ مین

وعن ۲ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد ویران کرنے والی اور ڈہانے والی کو لذتون کے جو موت ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وعن ۳ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز اپنے اصحاب کو اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ حیا کرو اللہ سے جیسا کہ لایق ہی حیا کرنا قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے صحابہ نے بیشک ہم حیا کرتے ہین اللہ سے یعنے اسکے اوامر و نواہی بجا لاتے مین ای نبی اللہ کے اور سب تعریف اللہ کو ہی جسنے توفیق دی ہی ہمکو اسکی پھر کیا ہی طور حیا کرنیکا جو آپ حکم فرماتے ہین اسکا قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ فرمایا یہہ نہین ہی حیا جو تم گمان کئے ہو بلکہ مقام اسکا اعلا ہی کہ تمام اعضا اور حواس کو اللہ کی نافرمانی سے بچا وے وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى اور لیکن جو شخص

کہ حیا کرے اللہ سے جیسا کہ حق ہی حیا کا تو چاہیئے کہ نگاہ رکھے سر کو اللہ کے غیر کو سجدہ کرنے سے اور تکبر و سرکشی کرنے سے اور نگاہ رکھے اس چیز کو کہ جمع کر رکھا اسکو سر یعنے انکھہ کان زبان حواس فکر سوان سب کو بھی گناہ سے نگاہ رکھے وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى اور چاہیئے کہ نگاہ رکھے پیٹ کو حرام کھانے سے اور اس چیز کو کہ جمع کیا ہی اسکو پیٹ یعنے نگاہ رکھے دلکو جہل سے اور ماسوی اللہ کے یاد کرنے سے بعضون نے کہا ہی کہ پیٹ جنکو جمع کیا ہی سو وہ ہاتھہ اور پانون اور فرج ہی تو انکو بے حکمی اور نافرمان برداری سے باز رکھے وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى اور چاہیئے کہ یاد کرے موت کو اور پرانے ہونے اور خاک مین مِل جانے کو اپنے ہڈیون کے اور ترک کرے سب لذتون اور شہوتون کو وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا جو شخص کہ چاہے ثواب آخرت کا تو چھوڑ دیوے دنیا کی زینت کو فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ پھر جو شخص کہ کرے ان چیزون کو جو مذکور ہوئین پھر تحقیق حیا کیا اللہ سے جیسا کہ حق ہی حیا کرنے کا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **فائدہ** عالم ربانی علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے تبیین طریق مین فرماتا ہی کہ سالک کو جسقدر دوری ہوتی ہی غیر اللہ سے اسقدر اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہی اور جسقدر ماسوی اللہ اس سے منقطع ہوتے ہین اسقدر اسکو وصل حاصل ہوتا ہی اور یہہ مرتبہ ملتا ہی تمامی منہیات سے باز رہنے اور مباح سے بھی پرہیز کرنے سے مراد مباح سے وہ ہی کہ تمامی مخلوقات اور اسباب معیشت سوا اسکے طرف بھی التفات نکرے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی یعنے موت وسیلہ ہی اللہ کے قرب کا اور پہنچاتی ہی بہشت کو اور چھڑاتی ہی دنیا کی محنت و مشقت سے تو موت ایک لطف ہی اللہ کا مومن پر رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسلمان مرتا ہی پسینے سے پیشانی کے **فائدہ** مومن کو مرتے وقت شدت سکرات کی ایسی ہوتی کہ پسینہ پیشانی پر آجاتا ہی اور سکرات کی شدت سب گناہون کو اسکے اتارتی اور اسکے درجات کو بڑہاتی ہی یا یہہ کہ عرق کا آنا موت کے وقت علامت ایمان کی ہی یا یہہ کہ مومن موت کی کچھ مشقت نہین مگر اتنی ہی کہ پیشانی اسکی عرق آلود ہوتی ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ الْأَسَفِ اور روایت ہی عبید اللہ بن خالد سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موت ناگہانی ایک پکڑنا غضب کا ہی **فائدہ** ناگہانی موت جسکو مرگ مفاجات کہتے ہین اللہ کے غضب کا نشان ہی کسواسطے کہ اسکو مہلت نہ دیا کہ توبہ استغفار کرے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ کافرون اور فاسقون کے حق مین ہی اور بعضون نے کہا کہ ناگہانی موت نیکونکے حق مین نیک اور بدون کے واسطے بد ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین اپنی کتاب مین یہہ لفظ أَخْذَةُ الْأَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ کہ ناگہانی موت پکڑنا غضب کا ہی کافرون کے واسطے اور رحمت ہی مومن کے لئے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تشریف لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس اور وہ موت کی حالت مین تھا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ تب فرمایا حضرت نے اسکو کسطرح پاتا ہی تو اپنے تئین قَالَ أَرْجُو اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي پھر کہا اس جوان نے امید رکھتا ہون اللہ سے یا رسول اللہ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتی ہین خوف اور امید دل مین کسی بندے کے مانند اس جگہہ کے إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ مگر دیتا ہی اسکو اللہ جس چیز کی امید رکھتا ہی اپنے کرم سے اور بےخوف کردیتا ہی اسکو اس چیز سے کہ جس سے ڈرتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

۱۰ ـ ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابرٍ قال قال رسول اللّٰہِ صلی اللّٰہُ علیہِ وسلم لا تمنّوا الموت فانّ ھول المطلع شدیدٌ روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے نہ تمنا کرو موت کی پھر تحقیق وہشت موت کی سخت ہی وانّ من السعادۃِ اَن یطول عمر العبدِ ویرزقہ اللّٰہ عزّ وجلّ الاِنابۃ اور تحقیق نیک بختی مین سے ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور روزی اور توفیق دیوے اسکو اللّٰہ بزرگ و برتر توبہ کرنے کی رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **فائدہ** موت کی تمنا نکیا چاہئے کسواسطے کہ موت تو خود آنے والی ہی اوسیگی چند روز دنیا مین رہنا اور آخرت کا توشہ پیدا کرنا غنیمت ہی

وعن ۲ ابی اُمامۃ قال جلسنا الی رسول اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہِ وسلم فذکّرنا ورقّقنا فبکا سعد بن ابی وقاصٍ فاکثر البکاء اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا اسنے کہ بیٹھے ہم رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم پاس پھر نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور احوال آخرت کا یاد دلایا اور نرم کردیا ہمارے دل کو پھر روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے فقال یالیتنی متّ پھر کہا سعد بن ابی وقاص نے کہ کیا اچھا ہوتا کہ مین مرجاتا اور دنیا کی محنت سے چھوٹ جاتا فقال النّبیّ صلی اللّٰہ علیہِ وسلم یا سعد اَعِندی تمنّی الموت فردّد ذٰلک ثلٰث مرّاتٍ تب فرمایا نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ای سعد کیا میرے پاس آرزو کرتا ہی موت کی پھر فرمایا اس بات کو تین بار یعنے موت کی آرزو منع ہی سو میرے حضور مین کرتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ میری زندگی مین میرے جمال کا مشاہدہ سب نعمتون سے افضل ہی سو تو میرے روبرو موت کی آرزو کرتا ہی ثمّ قال یا سعد اِن کنت خُلِقت لِلجنّۃِ فما طال عمرک وحسن من عملک فھو خیرٌ لک پھر فرمایا حضرت نے ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے واسطے تو جسقدر دراز ہوگی عمر تیری اور نیک ہوگا عمل تیرا سو وہ بہتر ہی تیرے لئے **فائدہ** سعد بن ابی وقاص تو بہشتی صحابیون مین تھے پھر حضرت نے انکے حق مین شک کا کلمہ جو فرمایا کہ اگر تو بہشت کے واسطے پیدا کیا گیا ہو تو درازی تیری عمر کی افضل ہی سو اسکا کیا وجہ ہوگا جواب اسکا یہہ ہی کہ شاید بہشت کی بشارت کے آگے یہہ حدیث فرمایا ہوگا رواہ احمد روایت کیا احمد نے

وعن ۳ حارثۃ بن مضرّبٍ قال دخلت علی خبّاب

اِکْتَوٰی سَبْعًا اور روایت ہی حارثہ بن مضرب تابعی سے کہا اسنے کہ گیا مین خبّاب صحابی پاس اور تحقیق خباب نے داغ کیا تھا سات جگہہ اپنے بدن مین یعنے خبابؓ نے بیماری کی شدت و تکلیف کے سبب یا تونگری و مالداری سے ڈر کر اپنے جسم پر سات جگہہ جلایا تھا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُہٗ پھر کہا خباب نے اگر نہوتی یہہ بات کہ سنا ہون مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ آرزو کرے کوی تم مین سے موت کی تو آرزو کرتا مین اسکی وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِکُ دِرْهَمًا اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مالک نتھا مین ایک درم کا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَیْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ اور بیشک میرے گھر کے کونے مین اب چالیس ہزار درہم ہی قَالَ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ کہا حارثہ بن مضرب نے جو راوی اس حدیث کا ہی بعد اسکے لایا گیا خبابؓ کے پاس کفن انکا جو اچھے قماش کا تھا فَلَمَّا رَاٰہُ بَکٰی وَقَالَ پھر جب دیکھا کفن کو رونے لگا اور کہا اگرچہ اچھا نفیس کفن شرع مین جائز ہی وَلٰکِنْ حَمْزَۃُ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ کَفَنٌ اِلَّا بُرْدَۃٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَیْہِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَیْہِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْہِ الْاِذْخِرُ اور لیکن حمزہ بن عبد المطلب جو شہید اور چچا رسول خدا کا تھا نہ ملا اسکے واسطے کفن مگر ایک چادر سفید سیاہ خط کی وہ بھی پورا کفن نہوا بلکہ جب ڈالے جاتی انکے سر پر کھس جاتی انکے قدمون سے اور جب ڈالی جاتی انکے قدمون پر کھس جاتی انکے سر سے یہان تک کھینچی گئی وہ چادر انکے سر پر اور رکھا گیا انکے قدمون پر گھاس **فائدہ** اِذخر ایسے ہرے کے ایک قسم کے گھاس کا نام ہی جس سے گھر چھاتے ہین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے مگر تحقیق ترمذی نے ذکر نکیا ثم اتی بکفنہ کو آخر تک

بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَہُ الْمَوْتُ

یہہ باب ہی بیان مین اس چیز کے کہ کیا کہا جاوے اسکے پاس جسکی موت نزدیک آئی ہو **فائدہ** علامت اِحتضار کی وہ ہی کہ پانون سست ہوجاوین اور ناک ٹیڑھی ہو اور کنپٹیان دب جاوین اور جسکی موت آئی ہی اسکو محتضر کہتے ہین

الفصل الاوّل

فصل ہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَۃَ

باب ما یقال

قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ سے کہا ان دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو سامہنے اسکے جو تم مین سے مرتا ہی لا الہ الا اللہ رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جب کوی مسلمان مرنے لگے تو اسکے روبرو کلمہ پڑہنا کہ اسکو بھی یاد آجاوے اور اسکو حکم نکرے کہ کلمہ پڑہو **وعن**[۲] ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاس جاؤ تم بیمار کے یا مرنے والے کے فقولوا خیرا تب کہو بہلی بات یعنے دعا کرو بیمار کے واسطے شفا کی اور مرنے والے کے واسطے مغفرت کی فان الملئکۃ یؤمنون علی ما تقولون اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اس بات جو تم کہتے ہو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعنہا**[۳] قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ تعالی بہ اور بھی روایت ہی ام سلمہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوی مسلمان کہ پہنچے اسکو مصیبت تب کہے وہ چیز کہ حکم فرمایا اسکو اللہ نے جسکے کہنے کا انا للہ وانا الیہ راجعون بیشک ہم اور ہمارے اموال اور ہمارے اولاد ہین واسطے اللہ کے اور بیشک ہم اسیکے پاس جانے والے ہین اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا یا الہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور بدلا دے مجکو بہتر مصیبت سے الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا مگر بدلا دیتا ہی اللہ اسکے لئے بہتر اس سے **فائدہ** جب کوی مصیبت مین صبر کرے اور یہہ دعا مانگے اسکو بعد مصیبت کے اللہ تعالی بہتر بدلا دیتا ہی ام سلمہ کہتے ہین کہ مین یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب میرا پہلا مرد جسکا نام ابوسلمہ تھا وفات کیا وہ قصہ بیان کرتے ہین فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ پہر جب میرا پہلا مرد ابوسلمہ وفات کیا تب کہی اپنے دل مین کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ سے اول بیت ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا گھر والا کہ ہجرت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف **فائدہ** یہہ فضیلت ابوسلمہ کی بیان کرتے ہین کہ اسنے سب سے پہلے ہجرت کیا حضرت کی طرف اور ابوسلمہ حضرت کے پھوپیرے بھائی تھے عبد المطلب کے نواسے اور حضرت نے انکی ماکا دودہ بھی پیا تھا

فرماتے ہین کہ مین اپنے دل مین اندیشہ کئی کہ حضرت کا فرمانا برحق ہی جو کوی مصیبت مین صبر
کریگا اور اللہم اجرنی آخر تک کہیگا اللہ اسکو بہتر بدلا دیگا سو ابو سلمہ سے بہتر مجھے کون مرد
ملیگا میرے خیال مین تو اس سے افضل کوی نظر ہنین آتا مگر حضرت کی اطاعت کے واسطے
ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُھَا پھر کہے مین اسکو یعنے اللہم اجرنی آخر تک پڑہی فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر ابو سلمہ کے بدلے مین دیا اللہ نے مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو یعنے مین حضرت کے نکاح مین آکر ازواج مطہرہ مین داخل ہوی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ اور بھی روایت ہی ام سلمہ سے
کہے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس اور تحقیق حال یہہ تھا کہ کھلی رہ گئے.
تھین آنکھین اسکے فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ پھر بند کیا
حضرت نے اسکو تب فرمایا حضرت نے تحقیق روح جب قبض کی جاتی ہی اسکی نگاہ جب
حضرت یہہ بات فرماے سب کو معلوم ہوا کہ ابو سلمہ نے وفات کیا فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِہٖ
تب چلاے لوگ اسکے گھر کے فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ تب فرمایا حضرت
نے دعا نکرو اپنے جانون پر مگر بھلائی کی فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ پھر
کسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اس بات پر کہ تم کہتے ہو ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ
وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ پھر فرمایا حضرت نے یا الٰہی بخش ابو سلمہ کو
اور بلند کر درجہ اسکا ان لوگون مین کہ سیدھی راہ دکھاے گئے ہین اور جانشین کر اسکا اسکے
پیچھے باقی ماندون مین سے جو اسکے نسل ہین اور بخش ہمکو اور اسکو اے پروردگار عالم کے
اور کشادہ کر اسکے واسطے اسکی قبر مین اور روشن کر اسکے لئے قبر مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہون
نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پائے تو ڈھانپے گئے یمن کی چادر سے
دہاریدار مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل
دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم من کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہووے آخر کلام اسکا لا الٰہ الا اللہ داخل ہوتا ہی بہشت مین رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** اس حدیث مین بھی اشارہ ہی کہ مرنے والے کو کلمہ تلقین کرے **وعن**۲ معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰس علی موتاکم اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو تم سورۂ یٰس اپنے مردون پر یعنے جب کوی شخص مرنے لگے اسکے پاس یٰس پڑہو عمل اسی پر ہی یا بعد مرنے کے اسکی قبر پر یا گھر مین یٰس پڑہو یہہ بھی احتمال ہی رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن**۳ عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وہو میت اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیئے عثمان بن مظعون کو اور وہ مرے تھے وہو یبکی حتی سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان اور حضرت روتے تھے یہان تک کہ بہا آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منھہ پر عثمان کے **فائدہ** عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہ ہین کہ مہاجرین مین سے مدینے مین پہلے وفات پاے اور بقیع مین پہلے دفن کئے گئے حضرت اپنے مبارک ہاتھ سے ایک پتھر انکی قبر کے سرہانے نشان کے واسطے لگادیا تھا مروان نے اپنی حکومت مین اسکو نکال کر قبر پر عثمان بن عفان کے لگایا اور یہہ حدیث مردے کی طہارت پر دلیل ہی رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعنہا**۴ قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو میت اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ابو بکر نے بوسہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حال یہہ تھا کہ حضرت رحلت فرماے تھے رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ اور روایت ہی حصین بن وحوح سے تحقیق طلحہ بن براء بیمار ہوا پھر تشریف لائے

اسکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرنے تھے فَقَالَ اِنِّیْ لَا اُرٰی طَلْحَۃَ اِلَّا وَقَدْ حَدَثَ بِہِ الْمَوْتُ اور فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا ہون مگر یہہ کہ تحقیق آئی ہی اسکو موت فَاٰذِنُوْنِیْ بِہٖ سو خبر دینا مجکو اسکی مرنے کی تا مین آکر اُسپر نماز پڑہون وَعَجِّلُوْا اور جلدی کرو کفن دفن مین فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِجِیْفَۃِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَہْرَانَیْ اَہْلِہٖ بیشک لائق نہین ہی مسلمان کے مردے کے واسطے کہ قید رکھا جاوے اپنے گھر والون مین اسواسطے کہ مسلمان عزیز و پیارا ہی خدا کے پاس سو اسکو دیر تک رکھین تو تر گل جاویگا لوگ اسکو پلید جانینگے **فائدہ** طلحہ بن براء بڑے صحابی تھے جب انہون نے وفات کیا تو حضرت نے کہا اللہم الق طلحۃ وانت تضحک الیہ وہو تضحک الیک یعنے یا الٰہی ملاقات کر طلحہ سے اسطرح کہ تو ہنستا ہی اس سے اور وہ ہنستا ہی تجھ سے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ روایت ہی عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اور پڑھ کر سناؤ اپنے مردون کو یعنے مرنے والے کو کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے جو حکمت والا بزرگ ہی پاک ذات ہی اللہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو جو صاحب ہی جہان کا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ عرض کیئے صحابہ نے ای رسول خدا کسطرح ہی اس ذکر سکھانا زندون کو قَالَ اَجْوَدُ فرمایا بہتر بہت اچھا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اور روایت ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والے کے پاس حاضر ہوتے فرشتے فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا پھر جب ہوتا ہی شخص نیک کہتے ہین اُخْرُجِیْ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَّاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ نکل ای جان پاک جو تھی جسم پاک مین نکل ای سراہی گئی خدا اور خلق کے پاس اور خوش ہو ساتھہ خبر راحت اور رزق پاک کے اور ساتھہ رب کے جو غصہ نہین کرنے والا ہی فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ

پھر ہمیشہ کہا جاتا ہی یہہ سخن یہان تک کہ نکلے ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ
هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الطَّيِّبِ
اُدْخُلِىْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِىْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ
يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِىَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِىْ فِيْهَا اللّٰهُ پھر چڑہاتے ہین اسکو اسمان
کی طرف پھر کھولا جاتا ہی اسکے واسطے دروازہ پھر کہا جاتا ہی کون ہی یہہ یعنے دربانان
پوچھتے ہین پھر کہتے ہین فرشتے فلانہ شخص اسکا نام بیان کرتے ہین تب کہا جاتا ہی کشادی
جگہہ جان پاک کے واسطے جو تھی جسم پاک مین داخل ہو سراہی گئی اور خوش ہو ساتھہ خبر راحت
اور رزق پاک کے اور ساتھہ رب کے جو غصہ نہونے والا ہی پھر ہمیشہ کہا جاتا ہی یہہ کلام
ایک آسمان سے دوسری آسمان تک یہان تک کہ پہنچتا ہی اسمان کو کہ جہان اللہ ہی یعنے
جہان اسکی رحمت خاص ہی یہہ بیان نیک مسلمان کا ہوا فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ
قَالَ اُخْرُجِىْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِىْ ذَمِيْمَةً
وَّاَبْشِرِىْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ پھر جب ہووے شخص بد
کہتے ہین ای جان ناپاک جو تھی جسم ناپاک مین نکل مذمت کی گئی خوش ہو گرم پانی اور
پیپ سے جو دوزخیون کے بدن سے ٹپکتا ہی اور خوش ہو دوسرے عذابون سے جو
اسی شکل کے ہین کئی قسم فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا
اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ
الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِىْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ
السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ پھر ہمیشہ کہا جاتا ہی اسکے لئے یہہ کلام
یہان تک نکلے پھر چڑہاتے ہین اسکو اسمان کی طرف پھر کھولا جاتا ہی دروازہ اسکے واسطے
پھر کہا جاتا ہی کہ کون ہی یہہ یعنے دربانان پوچھتے ہین پھر کہتے ہین فرشتے یہہ فلانا فلانے کا
بیٹا ہی تب کہا جاتا ہی نہین جگہہ ہی جان ناپاک کو جو تھی جسم ناپاک مین پھر جا مذمت
کی گئی اسواسطے کہ نہین کھولے جاوینگے تیرے واسطے دروازے اسمان کے پھر ڈالی جاتی
اسمان سے زمین پر تب پھر آتی ہی قبر کے پاس رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا

ہی اسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکلتی ہی جان مومن کی لیتے ہین اسکو دو فرشتے اور چڑہاتے ہین اسکو قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ کہا حماد نے جو راوی اس حدیث کا ہی ابوہریرہ سے تب ذکر کیا ابوہریرہ نے حضرت سے اس جان کی خوشبو کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے اس سے مشک کی بو آتی ہی قَالَ وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ کہا ابوہریرہ نے حضرت سے اور کہتے ہین اہل آسمان جان پاک ہی آئی ہی زمین کی طرف سے اور بعد اسکے اس جان سے کہتے ہین رحمت بھیجے تجھ پر اللہ اور اس جسم پر جسکو تو زندہ اور آباد کرتی تھی فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ پھر لیجاتے ہین اسکو اسکے رب کے پاس ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ پھر کہتا ہی لیجاؤ اسکو آخر مدت تک یعنے اسکو عالم برزخ مین جو دنیا اور قیامت کے بیچ مین ہی رکھو قیامت تک قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا فرمایا اور تحقیق کافر جب نکلتی ہی جان اسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا ابوہریرہ نے حضرت سے اسکی بدبو کا اور ذکر کیا لعنت کا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ اور کہتے ہین اہل آسمان جان ناپاک آئی ہی زمین کی طرف سے پھر کہا جاتا ہی لیجاؤ اسکو آخر مدت تک یعنے برزخ مین قیامت تک رکھو قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا کہا ابوہریرہ نے پھیر رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر جو اپنے پر تھی اپنی ناک پر اسطرح یعنے ابوہریرہ نے چادر اپنی ناک پر رکھ کے دکھلایا کہ حضرت نے اسطرح رکھی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاضر کی جاتی ہی مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشم فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ پھر کہتے ہین فرشتے جان سے میت کے نکل تو راضی اللہ سے اور اللہ کی خوشنودی ہی تجھ سے چل طرف رحمت اللہ کے اور روزی

روحانی اللہ کے اور طرف رب کے جو نہین ہی غصہ کرنے والا تَخْرُجُ كَاَطْیَبِ رِیْحِ
الْمِسْكِ پھر نکلتی ہی جان مانند خوشبو مشک کے حَتّٰی اَنَّهٗ لَیُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
حَتّٰی یَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ یہان تک کہ حال یہہ ہی کہ لیتے ہین اس جان کو بعضے
فرشتون بعضون سے یعنے ہاتھون ہاتھ اسکو لیجاتے ہین یہان تک کہ لاتے ہین اسکو نزدیک
دروازے آسمان کے فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ هٰذِهِ الرِّیْحَ الَّتِیْ جَآءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ
پھر کہتے ہین فرشتے کیا اچھی خوشبو ہی جو آئی ہی تمہارے پاس زمین سے فَیَاْتُوْنَ بِهٖ
اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ پھر لاتے ہین اسکو مومنون کی ارواح پاس فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا
بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ یَقْدَمُ عَلَیْهِ پھر تحقیق ہوتی ہی ارواح کو مومنون کے بہت
خوشی اس سے مانند اسکے کوئی تم مین سے کہ خوش ہوتا ہی اپنے غایب کے آنے سے اسکے
پاس سفر سے فَیَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ پھر پوچھتے ہین اس سے
ارواح کیا کیا فلانے نے کیا کیا فلانے نے نام اپنے آشنایون کے جنکو دنیا مین چھوڑکر
آئے تھے نام لیکر انکا احوال پوچھتے ہین فَیَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا
پھر کہتے ہین ارواح چھوڑ دو اسکو اور تعب مین نہ ڈالو اسواسطے کہ وہ تھا دنیا کے غم
مین اور وہان سے غمزدہ آیا ہی راحت پانے دو تب اس سے پوچھو فَیَقُوْلُ قَدْ مَاتَ
اَمَا اَتَاكُمْ تب وہ کہتا ہی تحقیق مرگیا اسنے جس کا حال تم پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے
پاس فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰٓی اُمِّهِ الْهَاوِیَةِ تب کہتے ہین ارواح مومنون کے
تحقیق لے گئے اسکو اسکی ماں ہاویہ کے پاس ہاویہ دوزخ کو کہتے ہین وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ
اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَیَقُوْلُوْنَ اخْرُجِیْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَیْكِ
اِلٰی عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور تحقیق کافر جب آتی ہی اسکی موت تب لاتے ہین فرشتے
عذاب کے ٹاٹ اور کہتے ہین نکل ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھ پر عذاب کے طرف اللہ
عزوجل کے فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِیْحِ جِیْفَةٍ حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰی بَابِ الْاَرْضِ
فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّیْحَ حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ پھر نکلتی ہی جان
کافر کی مانند گندی بو مردار کے یہان تک لاتے ہین اسکو زمین کے دروازے پاس پھر کہتے
ہین کیا گندی بو ہی یہہ یہان تک کہ لاتے ہین اسکو نزدیک ارواح کافرون کے رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے وَعَنِ الْبَرَاءِ

عَاذِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ
فَانْتَهَيْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ اور روایت ہی برا ابن عاذب سے کہا اسنے نکلے ہم ساتھ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جنازے مین ایک مرد کے انصار سے پھر پہنچے قبر پاس ابہی تک لحد مین کیا
گیا تھا فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِنَا
الطَّيْرَ پھر بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم لوگ آس پاس حضرت کے گویا کہ
ہمارے سرون پر پرندے بیٹھے ہین کہ سر ہلاوین تو اڑ جاوینگے یہہ ترکیب اپنے بیٹھنے کی
بیان کیا کہ ادب کے مارے حضرت کا کلام سنتے ہوے اسطور سے بیٹھے تھے وَفِي يَدِهٖ
عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ اور حضرت کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کھودتے تھے اس سے
زمین مین جیسا کہ غم اور فکر کے وقت عادت آدمی کی ہوتی ہی فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ
اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا تب اٹھایا اپنا سر حضرت نے
اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب سے قبر کے دو بار یا تین بار یہہ بات فرمایا ثُمَّ
قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ
نَزَلَ اِلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ پھر فرمایا تحقیق مومن بندہ جب ہوتا ہی
چھوڑنے مین دنیا کے اور متوجہ ہونے مین آخرت کے اترتے ہین طرف اسکے فرشتے آسمان سے
سفید منہہ کے كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ گویا
کہ منہہ انہون کے آفتاب ہین انکے ساتھ ہوتا ہی کفن کفنون مین سے بہشت کے وَحَنُوْطٌ
مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ اور ہوتی ہی انکے ساتھ خوشبو بہشت کی خوشبو مین سے حَتّٰی يَجْلِسُوْا
مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ یہان تک کہ بیٹھتے ہین یہہ فرشتے میت سے دور جہان تک کہ نظر پہنچتی ہی
ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰی يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ پھر آتا ہی فرشتہ
موت کا عزرائیل علیہ السلام یہان تک کہ بیٹھتا ہی اسکے سر پاس فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ
اخْرُجِيْ اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ پھر کہتا ہی ای جان پاک نکل اللہ کی بخشش اور
خوشی کی طرف قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فرمایا حضرت نے
پھر نکلتی ہی جان بہتی ہوی جیسا کہ بہتا ہی پانی کا قطرہ مشک سے فَيَاْخُذُهَا پھر لیتا ہی
اسکو ملک الموت فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ پھر جس وقت لیا
اسکو ملک الموت نے نہین چھوڑتے ہین اسکو وہ فرشتے جو کفن اور خوشبو لیکر بیٹھے تھے

ہاتھ مین ملک الموت کے مقدار ایک پلک مارنے کے لینے عزرائیل علیہ السلام قبض جان کرکے
ہی دوسرے فرشتون کے حوالے جو کفن لئے بیٹھے تھے کر دیتا ہی حَتّٰی یَاْخُذُوْهَا فَیَجْعَلُوْهَا
فِیْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِیْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْیَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ
عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ یہان تک کہ لیتے ہین اسکو اور رکھتے ہین اسکو کفن اور اس خوشبو مین
اور نکلتی ہی اس روح سے خوشبو بہت اچھی مانند خوشبو مشک کے کہ پائی جاوے روے
زمین پر قَالَ فَیَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا یَمُرُّوْنَ یَعْنِیْ بِهَا عَلٰی مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّیِّبُ فرمایا حضرت نے پھر اوپر لیجاتے ہین اسکو پھر نہین
گذرتے ہین فرشتے یعنے اسکو لئے ہوے کسی جماعت پر فرشتون کی مگر یہہ کہ کہتے ہین کون
ہی یہہ روح پاک فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِیْ كَانُوْا یُسَمُّوْنَهٗ
بِهَا فِی الدُّنْیَا حَتّٰی یَنْتَهُوْا بِهَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا پھر کہتے ہین فرشتے فلانا شخص ہی بیٹا
فلانے کا بتاتے ہین اسکے اچھے نام سے جس نام سے تھے اسکو دنیا مین پکارتے یہان تک
کہ پہنچاتے اسکو دنیا کی آسمان تک فَیَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَیُفْتَحُ لَهُمْ پھر کھلاتے ہین دروازہ
اسکے واسطے پھر کھولا جاتا ہی انکے لئے فَیُشَیِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَی السَّمَآءِ
الَّتِیْ تَلِیْهَا حَتّٰی یُنْتَهٰی بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ پھر ساتھ ہوتے ہین اسکے ہر آسمان سے مقربان
درگاہ الہی کے جو آسمانون مین ہین اس آسمان تک جو پاس ہی اس آسمان کے یہان تک کہ پہنچاتے
ہین ساتون آسمان تک فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ
وَاَعِیْدُوْهُ اِلَی الْاَرْضِ پھر فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو نامہ میرے بندے کا علیین مین
اور لیجاؤ اسکو زمین کی طرف یعنے اسکے بدن کی طرف جو مدفون ہی زمین مین **فائدہ**
علیین ایک مقام کا نام ہی ساتوین آسمان پر فَاِنِّیْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِیْهَا اُعِیْدُهُمْ وَمِنْهَا
اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰی اسواسطے کہ مین نے اسی زمین سے پیدا کیا ہی انکو اور اسی مین
دوبارہ پہنچاونگا انکو اور اسی مین سے نکالونگا انکو دوسرے بار قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ
فِیْ جَسَدِهٖ فَیَاْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فرمایا حضرت نے
پھر ڈالی جاتی ہی اسکی روح اسکے جسم مین پھر آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے اور بٹھاتے
ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی تیرا رب فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ تب کہتا ہی وہ پروردگار
میرا اللہ ہی فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ پھر پوچھتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا فَیَقُوْلُ

دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ تب کہتا ہی دین میرا اسلام ہی فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ
بُعِثَ فِیْکُمْ پھر کہتے ہین اسکو کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تمہارے بیچ فَیَقُوْلُ ھُوَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب وہ کہتا ہی وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ
علیہ وسلم فَیَقُوْلَانِ لَہٗ وَمَا عِلْمُکَ پھر کہتے ہین اسکو کس دلیل سے ہی جاننا تیرا کہ وہ
رسول ہین فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ تب وہ کہتا ہی
پڑہی مین نے کتاب اللہ کی اور ایمان لایا مین نے اسپر اور سچ جانا مین نے فَیُنَادِیْ
مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ تب پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے سچ
کہا میرے بندے نے فَاَفْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاَلْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا
اِلَی الْجَنَّۃِ سو بچھاؤ اسکے لئے بہشت کا فرش اور پہناؤ اسکو بہشت کا لباس اور کھولدو
اسکے واسطے ایک دروازہ بہشت کی طرف قَالَ فَیَاْتِیْہِ مِنْ رَوْحِھَا وَطِیْبِھَا
فَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ فرمایا حضرت نے پھر آتی ہی اسکو آرام و راحت بہشت
کی اور خوشبو اسکی اور کشادہ کیا جاتا ہی اسکے واسطے اسکی قبر مین جہان تک کہ اسکی نظر
پہنچے قَالَ وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْہِ حَسَنُ الثِّیَابِ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ
اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فرمایا حضرت نے
اور آتا ہی ایک شخص خوش رو اچھے کپڑے والا خوشبو والا پھر کہتا ہی وہ شخص خوش ہو ساتھ
اس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یہہ دن تیرا ہی کہ جسکا وعدہ کیا جاتا تھا فَیَقُوْلُ لَہٗ مَنْ اَنْتَ
فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالْخَیْرِ تب کہتی ہی اس میت نے تو کون ہی کہ منہہ تیرا ایسا کامل
ہی حسن و جمال مین کہ بشارت دیتا ہی نیکی کی فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ پھر کہتا ہی وہ شخص
کہ مین تیرا عمل نیک ہون کہ یہہ صورت لیکر آیا ہون فَیَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَۃَ تب کہتی ہی
اس میت نے اے پروردگار قایم کر قیامت حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ تاکہ پھر جاؤن مین
اپنے گھر والون اور اپنے مال کی طرف **فائدہ** اس میت نے یہہ تکریم جو ہی دیکھ کر خوشحال
ہو تمنا کرتا ہی کہ آپ پھر اپنے اہل و عیال مین جاوے اور انکو اس سے خبر دیوے اور آپ
پھر عمل نیک زیادہ کرے تا اور ثواب و درجہ بڑہے مگر اسکو تو معلوم ہی کہ مرے بعد اٹھنا
ممکن نہین سوائے قیامت کے سو قیامت قایم ہونے کی التجا کرتا ہی قَالَ وَاِنَّ الْعَبْدَ
الْکَافِرَ اِذَا کَانَ فِیْ اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْیَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَۃِ نَزَلَ اِلَیْہِ

باب مایقا

مِنَ السَّمَاءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ فرمایا حضرت نے اور تحقیق جب بندہ کافر وقت کہ ہوتا ہی چھوڑنے مین دنیا کے اور متوجہ ہونے مین آخرت کے نازل ہوتے ہین اسکے پاس فرشتے سیاہ منہہ کے مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ انکے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہی پھر بیٹھتے ہین اسکے روبرو جہان تک کہ نگاہ پہنچتی ہی پھر آتا ہی فرشتہ موت کا یہان تک کہ بیٹھتا ہی اسکے سر کے پاس اور کہتا ہی اى گندی جان نکل طرف غضب و عذاب اللہ کے قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فرمایا حضرت نے پھر پراگندہ ہوتی ہی روح اپنے تمام جسم مین اور چاہتی ہی کہ نہ نکلے کیونکہ وہ اللہ کا قہر دیکھی بخلاف مومن کی روح کے کہ وہ آثار لطف وکرم کے دیکھکر خوشی سے چاہتی ہی کہ جلد نکلے فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ پھر کھینچتا ہی اسکو ملک الموت جیسا کہ کھینچی جاتی ہی گرم سیخ بھیگے بالون مین سے یعنے گرم سیخ کو بھیگے بالون مین سے کھینچین تو اس مین کچھ بال بھی لپٹے ہوے آتے ہین اسیطرح کافر کی جان اسکے رگون مین سے کھینچے تو کچھ رگ بھی نکل آتے ہین تو بڑی ایذا سے اسکی جان نکلتی ہی فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثَةُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ پھر جب نکال لیتا ہی ملک الموت روح کو کافر کے نہین چھوڑتے ہین اسکو فرشتے اسکے ہاتھہ مین ایک پل یہان تک کہ رکھتے ہین اسکو ان ٹاٹون مین اور نکلتی ہی اس سے جیسے بدبو مردار کی کہ پائی جاتی ہی روی زمین پر پھر اوپر لے چڑھتے ہین اسکو اور نہین لیجاتے اسکو کسی جماعت مین فرشتون کی مگر کہتے ہین وہ لوگ کون ہی یہہ گندی روح تب کہتے ہین فلانا بیٹا فلانے کا بتاتے ہین اسکو برے نامون سے جس سے پکارا جاتا تھا دنیا مین یہان تک کہ پہنچائی جاتی ہی پہلے آسمان تک پھر دروازہ کھلواتے ہین اسکے واسطے سو نہین کھولا جاتا ہی اسکے لئے ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ

[illegible]

وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کہ نہین کھولے جاتے ہین انکے لئے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہان تک داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اُکْتُبُوْا کِتَابَہٗ فِیْ سِجِّیْنٍ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰی فَتُطْرَحُ رُوْحُہٗ طَرْحًا پھر کہتا ہی اللہ عز وجل لکھو اسکا نامہ سجین مین جو نیچے کی زمین مین ہی پھر پھینکی جاتی ہی روح اسکی سخت پھینکنا ثُمَّ قَرَءَ پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُہُ الطَّیْرُ اَوْ تَھْوِیْ بِہِ الرِّیْحُ فِیْ مَکَانٍ سَحِیْقٍ اور جو شرک کرے اللہ کے ساتھ گویا اوندھا گرا آسمان سے پھر اٹھالیا اسکو پرندون نے یا پھینک دیا اسکو ہوا دور مکان مین **فائدہ** اس آیت مین اشارہ ہی کہ مشرکان دو قسم پر ہین ایک وہ کہ انکی حق مین اصلا امید نجات کی نہین دوسری یہہ کہ انکو توبہ سے امید نجات کی ہی لیکن وہ بھی بہت بعید ہی جیسا بیضاوی نے کہا ہی فَتُعَادُ رُوْحُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ وَیَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ فَافْرِشُوْہُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَیَاْتِیْہِ مِنْ حَرِّھَا وَسَمُوْمِھَا وَیُضَیَّقُ عَلَیْہِ قَبْرُہٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْہِ اَضْلَاعُہٗ وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْہِ قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَۃَ پھر ڈالی جاتی ہی اسکی روح اسکے جسد مین اور آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی تیرا رب پھر کہتا ہی وہ کافر ہاہ افسوس نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا پھر کہتا ہی وہ افسوس افسوس نہین جانتا مین پھر کہتے ہین وہ دونون فرشتے اسکو کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تم مین تب کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ جھوٹھا ہی سو بچھاؤ اسکے واسطے بچھونا آگ سے اور کھولدو اسکے واسطے دروازہ دوزخ کی طرف پھر آتی ہی اسکو گرمی اسکی اور گرم بارا اسکا پھر تنگ

کئی جاتی ہی پھر اسکی قبر یہان تک کہ پسلیان اسکے ادہر کے ادہر اور ادہر کے ادہر ہو جاتیان ہین اور آتا ہی اسکے پاس ایک شخص بدشکل برے کپڑے پہنے ہوے بدبو آتی ہوی پھر کہتا ہی خوش ہو تو ساتھ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھکو یہہ وہ دن ہی تیرا کہ جسکا تو وعدہ دیا جاتا تھا پھر کہتا ہی وہ کافر کہ کون ہی تو چہرہ تیرا ایسا چہرہ ہی کہ لاوے برائی پھر کہتا ہی وہ شخص مین تیرا عمل بد ہون تب وہ کہتا ہی ای رب نہ قایم کر قیامت وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهُ اور ایک روایت مین مانند اسکے ہی وَزَادَ فِیْهِ اور زیادہ کیا اس مین مومن کے حق مین اسکو اِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰی عَلَیْهِ کُلُّ مَلَكٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِی السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ جب نکلتی ہی روح مومن کی رحمت بھیجتے ہین اسپر سب فرشتے جو آسمان و زمین کے بیچ مین ہین اور سب فرشتے جو آسمان مین ہین اور کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے لَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ یُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ نہین ہین کوی دروازے والے آسمان کے مگر وہ دعا کرتے ہین اللہ سے کہ چڑہائی جاوے روح اسکی انکے طرف سے وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ یَعْنِی الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَیَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِی السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَیْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَابِ اِلَّا وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَّا یُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ اور کھینچی جاتی ہی جان اسکی یعنے کافر کی رگون سمیت پھر لعنت کرتے ہین اسکو سب فرشتے آسمان و زمین کے بیچ والے اور سب فرشتے جو آسمان مین ہین اور بند کئے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین ہی کوی دروازے والا آسمانون کا مگر وہ دعا کرتا ہی اللہ سے کہ نہ چڑہائی جاوے اسکی روح انکی طرف سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے جو کعب ہی **فائدہ** کعب بن مالک بڑے صحابی اور شاعر تھے عبد الرحمن انکا فرزند جو تابعی ہی اُن سے روایت کرتا ہی قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ کہا عبد الرحمن نے جب آپہنچی کعب کو وفات آئی انکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی فَقَالَتْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِیْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَیْهِ مِنِّی السَّلَامَ اور کہی اسنے کہ ای ابو عبد الرحمن اگر ملاقات کرے تو فلانے سے اسکو

مین تو پڑھ اسپر میرے طرف سے سلام اور اپنے کسی دوست کا نام لیا اور ابو عبد الرحمن کنیت ہی کعب بن مالک کی فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ تب کہا کعب نے بخشے تجھکو اللہ ای ام بشر یہہ کیا بات کہتی ہو ہم مشغول زیادہ ہین اس سے کہ ہم ان کسی کو پہچانین اور سلام و پیام پہنچاوین ہم اپنی گرفتاری مین اور وہ اپنی تباہی مین ہونگے ہم کہان اور وہ کہان فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ تب کہی ام بشر نے ای ابو عبد الرحمن کیا نہین سنا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ارواح مومنون کی رکھی جاتی ہین سبز پرندون مین چرتے ہین بہشت کے درختون کو قَالَ بَلٰى کہا کعب نے ہان مین رسول خدا سے سنا ہون قَالَتْ فَهُوَ ذٰلِكَ کہی ام بشر پھر وہ یہی ہی یعنے تو کامل مسلمان ہی سو امید ہی کہ تو خوشی مین رہیگا نہ اپنے حال کی گرفتاری مین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اور روایت ہی عبد الرحمن سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ تھے کعب بن مالک حدیث بیان کرتے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی روح مومن کا مگر پرندہ کہ میوہ کھاتا ہی درخت سے بہشت کے یہان تک کہ پھیرتا ہی اللہ اسکے جسم مین اس روز کہ اٹھاویگا اسکو رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوتُ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سے کہا اسنے آیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اس حالت مین کہ وہ مرتے تھے فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ پھر کہا مین نے انکو پڑھ میرے طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

یہہ باب ہی مردے کے غسل

باب غسل المیت اور اسکے کفن دینے کے بیان مین

فائدہ جاننا چاہیے کہ غسل میت کا فرض ہی بالاجماع اور بھی اجماع ہی اسبات پر کہ وجوب غسل میت کا واسطے اداے حق میت کے ہی اسیواسطے فرض کفایہ ہوا کہ اسکے اداے حق کے لئے چند لوگ کفایت کرتے ہین اور اختلاف کرتے ہین اس غسل کے وجوب کے سبب مین بعضے کہتے ہین کہ واسطے رفع حدث کے غسل واجب ہی نہ بسبب نجس ہوجانے مردے کے کیونکہ آدمی مرنے سے نجس نہین ہوتا اور زندگی کی حالت مین رفع حدث کے واسطے چار اعضے جو وضو کے مخصوص ہوے اسکا سبب یہہ ہی کہ حدث تو ہر بار ہوتا چلا جاتا ہی اگر اسکے واسطے ہر بار تمام دہوین تو تکلیف ہوجائگی جب کہ مردے کے واسطے یہہ تکلیف متصور نتھی تو اسکے رفع کے واسطے تمام بدن دہونا واجب ہوا اور بعضون نے کہا کہ غسل میت کے وجوب کا سبب نجاست میت کی ہی کیونکہ آدمی بھی ایک حیوان ہی مرنے سے نجس ہوجاتا ہی جیساکہ دوسرے سب حیوانات اور اسبات پر دلیل یہہ ہی کہ اگر آدمی مرنے سے نجس نہوتا تو نماز اس شخص کی کہ جسنے مردے کو غسل دینے کے قبل اپنے پر اٹھایا ہو درست ہوتی نماز اس شخص کی تو بغیر غسل کرنے کے درست نہین اس سے معلوم ہوا کہ مردہ نجس ہی اور اسکے غسل کا سبب رفع نجاست ہی نہ رفع حدث کسواسطے کہ اگر حدث سبب ہوتا تو بے غسل مردے کو اٹھانے والی کی نماز صحیح ہوجاتی اور غسل میت کی نیت شرط ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے پاس غسل میت مین مضمضہ و استنشاق نہین امام شافعی کے پاس کیا چاہیے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ روایت ہی ام عطیہ سے کہی اسنے کہ تشریف لاے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم غسل دیتے تھے حضرت کی بیٹی زینب کو فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فرمایا حضرت نے غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ اگر مصلحت ہو تم کو اسکی یعنے زیادہ غسل دینے کی احتیاج ہو اور اسراف نہو اور غسل کا عدد طاق ہو پانچ بار سے بھی زیادہ غسل دو بِمَاءٍ وَسِدْرٍ پانی اور بیر کے پتون سے وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ اور ڈالو پچھلے بار مین کافور یا فرمایا ڈالو کچھ کافور **فائدہ** جمہور قایل ہین کہ پانی مین کافور ڈالا چاہیے کوفیان کہتے ہین کہ کافور حنوط مین ملا کر بعد غسل کے جسم کو پونچ کر بدن ملنا چند خوشبو

کی چیزان جو مردے کے واسطے کر رکھتے ہین اسکو حنوط کہتے ہین اگر کافور نہ ملے تو مشک اسکا بدل ہی فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي پھر جب فارغ ہو تم غسل دینے سے خبر دو مجکو فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ پھر جب فارغ ہوے ہم خبر دئے حضرت کو فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ تب ڈالا حضرت ہماری طرف تہبند اپنا یعنی اپنی ازار فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ پھر فرمایا اسکے سب کپڑون کے نیچے دو اِس ازار کو تا اسکی برکت میت کو پہنچے وَفِي رِوَايَةٍ اور ایک روایت مین آیا ہی اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا کہ غسل دو اسکو طاق تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کر غسل اسکی داہنی طرف سے اور اسکے وضو کے بدن سے وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا اور کہی ام عطیہ نے پھر گوندہی ہمنے اسکے بال کو تین چوٹی پھر ڈالا ہمنے اسکو پیچھے اسکے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئے گئے تین کپڑون مین ایک ازار دوسرا ردا تیسرا لفافہ وہ کپڑے یمن کے تھے سفید سحول کے وہ کپڑے روئی کے تھے نتھا ان تین کپڑون مین پیرہن اور عمامہ **فائدہ** سحول ایک گانون کا نام ہی یمن کے اطراف مین اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ حضرت کے کفن مین پیرہن اور عمامہ نتھا اور امام شافعی کا مذہب یہی ہی اور حنیفہ کے پاس بھی سنت کفن مین تین ہی کپڑے ہین لیکن ہدایہ مین پیرہن کا ذکر کیا ہی اور بعضے متاخرین نے اشرافون کے واسطے عمامہ بھی دینا تجویز کئے ہین اور کہتے ہین کہ پلو عمامہ کا منہہ کے طرف ڈالنا پیچھہ کی طرف نچھوڑنا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۳ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفن دیوے کوی تم مین سے اپنے بھائی مسلمان کو پھر چاہئے کہ اچھا دیوے اسکو کفن **فائدہ** اچھا کفن وہ ہی کہ پورا ہو اور پاک و سفید رہے اور میت کو اذیت نہ پہنچے لیکن اسراف حرام اور مکروہ ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

۴ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ

باب غسل المیت

وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر گرای اور اسکی گردن توڑی اسکی اونٹنی نے اور وہ تھا احرام باندہا ہوا پھر مرگیا وہ شخص فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو پانی اور بیر کے پتے سے اور کفن دو اسکو اسکے دو کپڑون مین جو احرام مین پہنا تھا وَلَا تُمَسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا اور مت لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اسکا سر جیسا محرم نہین ڈہانکتا ہی اسواسطے کہ وہ اٹھایا جاویگا قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** امام احمد اور امام شافعی کا مذہب یہی ہی کہ احرام باندہے ہوے کو اسی احرام کی حالت پر کفن دیتے ہین اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پاس حکم محرم کا سب میتون کی طرح ہی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ فِیْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور قریب ہی کہ بیان کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ جس مین یہہ لفظ ہی کہ قتل مصعب بن عمیر باب مین جامع المناقب کے انشاء اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم اپنے سفید کپڑے اس واسطے کہ سفید کپڑے بہتر ہی تمہارے کپڑون مین ہی وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ اور کفن دو اس مین اپنے مردونکو وَمِنْ خَیْرِ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَجْلُو الْبَصَرَ اور تمہارے بہتر سرمون مین اثمد ہی اسواسطے کہ وہ اگاتا ہی پلکون کو اور صاف کرتا ہی نگاہ کو **فائدہ** اثمد ہمزہ اور میم کے کسرے سے سنگ سرمہ کو کہتے ہین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی مَوْتَاکُمْ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے موتاکم کے لفظ تک

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّهٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گران قیمت مت لو کفن اس واسطے کہ وہ چھینا جاتا ہی جلدی چھینا یعنے جلد پرانا اور خراب

اب غسل

ہوجاتا ہی سوگران قیمت لینا کچھ حاجت نہین رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت کیا کہ مین جو یہہ دو کپڑے پہنا ہون انہی کو دھو کر مجھے کفن دینا اس واسطے کہ زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہی اور کفن واسطے پیپ و لہو زرداب کے لئے ہی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَہَا اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ جب حاضر ہوی اسکی موت منگوایا کپڑے نئے تب پہنا اسکو ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْہَا پھر کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مردہ اٹھایا جاتا ہی اپنے اس کپڑے مین کہ جس مین مرتا ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** دوسرے صحیح حدیث مین آیا ہی کہ قیامت مین لوگ تن برہنہ اور پا برہنہ اٹھینگے اور ابو سعید خدری کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جس کپڑون مین آدمی مرتا ہی اس کپڑون سے اٹھیگا یہہ کیونکر ہوسکے اسواسطے کہتے ہین مراد کپڑون سے حدیث مین اعمال ہی یعنے آدمی جس اعمال پر مرتا ہی اسی اعمال سے اٹھیگا مگر باقی رہا کہ ابو سعید نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے مقصود انکا یہہ ہوگا کہ ظاہر مین بھی فرمابرداری حضرت کی برابر رہے واللہ اعلم **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اسنے نقل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہتر کفن حلہ ہی **فائدہ** حلہ کہتے ہین ازار اور چادر کو یعنے کفن مین فقط ایک کپڑا نہ دین بلکہ دو دیوین تو بہتر ہی اور تین کپڑے دیوین تو سنت ہی اور پورا کفن ہوتا ہی وَخَیْرُ الْاُضْحِیَّۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ اور بہتر قربانی دنبہ سینگھ والا ہی کہ جسکو فحصار کہتے ہین کہ خوب موٹا تازہ ہوتا ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُنْزَعَ عَنْہُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُدْفَنُوْا بِدِمَائِہِمْ وَثِیَابِہِمْ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداے احد کے حق مین کہ اتارا جاوے ان سے لوہا مثل زرہ وغیرہ کے اور چمڑے کا

جیسے ہون ویسے دفن کئے جاوین اپنے خون سمیت اور اپنے کپڑون مین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا روایت ہی سعد بن ابراہیم سے اسنے نقل کیا اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ تحقیق عبدالرحمن بن عوف لایا گیا کھانا انکے پاس اور وہ روزہ سے تھے فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ کہا عبدالرحمن بن عوف نے مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ بہتر تھے مجھ سے کفن دئے گئے ایک چھوٹی چادر مین اگر چھپایا جاتا انکا سر تو کھل جاتے انکے پاؤن اگر چھپائے جاتے انکے پاؤن تو کھل جاتا انکا سر وَاُرَاهُ قَالَ کہا اس نے کہ خیال پڑتا ہی مجھکو کہ کہا عبدالرحمن بن عوف نے وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ اور مارے گئے حمزہ بن عبدالمطلب اور وہ بہتر تھے مجھ سے کفن انکا بھی اسی طور کا تھا آخر انکے پاؤن پر گھاس رکھکر دفن کئے ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا پھر کشادہ کیا گیا ہمارے واسطے دنیا سے جسقدر کہ کشادہ کیا گیا راوی شک کرتا ہی یا کہ کہا عبدالرحمن بن عوف دی گئی ہمکو دنیا جسقدر کہ دی گئی وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا اور تحقیق ڈرتے ہین ہم کہ شاید نیکیان ہمارے جلدی دی گئی ہون ہمکو دنیا مین اور آخرت مین کچھ نہ ملے ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ پھر رونا شروع کئے عبدالرحمن یہان تک کہ چھوڑ دئے کھانا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت جسقدر کپڑا میسر ہوا اسی سے کفن دینا سنت ہی مصعب بن عمیر بڑے فاضل اور بہت بزرگ صحابی تھے جنگ احد مین شہید ہوئے جاہلیت مین ان پر بڑی فراغت تھی جب مسلمان ہوئے فقر و زہد اختیار کئے نقل ہی کہ ایکبار انہون نے حضرت کے پاس بکری کا چمڑا کمر مین باندھے ہوئے آئے حضرت نے صحابہ سے فرمایا دیکھو اس شخص کو اللہ نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہی اسنے مکے مین بہترین غذا کھاتا تھا اور دو سو درہم کی قیمت کا کپڑا پہنتا تھا اللہ اور رسول خدا کی محبت نے اسکو اس حالت کو پہنچایا ہی اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب حضرت کے چچا جو سید الشہدا ہین جنگ احد مین شہید ہوئے عبدالرحمن بن عوف نے جو عشرہ مبشرہ ہین ان مین

کو اپنے سے افضل ہین کہتے ہین **وعن** جابر قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے تشریف لاسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ابی پاس بعد اسکے کہ وہ ڈالا گیا اپنے گڑہے مین وہ شخص منافق تھا حضرت اسکے دفن کے وقت پر تشریف لاسے اسکی اہانت کے واسطے کرتا کہا فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ تب حکم کیا حضرت نے اسکے نکالنے کا پھر نکالا گیا تب رکھا اسکو حضرت نے اپنے دونون زانو پر فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ پھر پھونکا اسکی کفن مین اور ڈالا اس مین اپنا تھوک اور پہنایا اسکو اپنا پیراہن قال وکان کسا عباسا قمیصا کہا جابر نے اور پہنایا تھا عبداللہ بن ابی نے عباس کو ایک پیراہن اپنی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** حضرت پیغمبر خدا کے چچا کو بدر کے جنگ مین قید کر لاسے تھے اور وہ ننگے تھے کسی کا پیراہن انکے قد پر برابر ہوتا تھا اسواسطے کہ وہ لنبے قد تھے اور عبداللہ بن ابی بھی لنبا تھا اسنے اپنا پیراہن عباس کو پہنایا تھا اسواسطے حضرت نے اپنا پیراہن اسکو پہنایا تا منافق کا احسان ان پر باقی نرہے بعضون نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کا بیٹا بڑا مخلص مومن تھا اسکی التماس سے حضرت نے اسکے باپ کی قبر پر آیا اور اسکی تسکین خاطر کی واسطے اپنا مبارک آب دہن اسکے کفن مین ڈالا اور اپنا پیراہن اسکو پہنوایا کہ اسکو نجات ہو گویا کہ حضرت نے فرمایا ہم اپنی شفقت اسپر پوری کر چکے آیندہ اختیار اللہ کا سیر کی کتابون مین لکھا ہی کہ جب حضرت نے یہہ عمل کیا تب ہزار آدمی قوم سے عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہوے واللہ اعلم

باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا

یہہ باب ہی جنازے کے ساتھ چلنے اور اسپر نماز پڑہنے کے بیان مین **فائدہ** باپیادہ اور سوار ہمراہ جنازے کے جانا جایز ہی لیکن چلتے جانا افضل ہی اور نماز جنازہ فرض کفایہ ہی اور شرط نماز جنازہ کی صحت کا یہہ ہی کہ کہ میت مسلمان ہونا اور اسکو غسل دینا اور جنازہ مصلیون کے آگے رکھنا اگر کسی مسلمان کو بے غسل دفن کردئے ہون تو اسکی قبر پر نماز پڑہنا اگر ممکن ہو تو قبر سے نکال کے غسل دیکر جنازے پر نماز پڑہنا چاہئے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو جنازے کے لیجانے مین قبر پر

باب المشي بالجنازة

فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ پھر اگر نیک ہی میت تو بہتر ہی کہ پہنچاؤ اسکو
اسکی نیکی طرف یعنے اگر میت نیک ہی تو اسکو اسکی قبر مین پہنچانا اسکے حق مین نیکی ہی وَاِنْ
تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ اور اگر ہی سوائے اسکے تو بد ہی یعنے
صالح ہنو تو بد ہی دور کرو تم اسکو اپنے گردنون سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر وَعَنْ ٢ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ اور
روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
کہ رکھا جاتا ہی اور اٹھاتے ہین اسکو مردان اپنے گردن پر فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ
قَدِّمُوْنِيْ اگر ہوتا ہی مردہ نیک تو کہتا ہی جلد لیجاؤ مجکو قبر تک کہ ثواب اپنے نیک عمل کا
پاؤن وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا
اور اگر ہوتا ہی بدکار تو کہتا ہی اپنے لوگون سے ہائے افسوس کہان لیجاتے ہو اسکو يَسْمَعُ
صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ سنتی ہی اسکی
آواز کو سب چیز یعنے حیوانات اور نباتات اور جمادات سوائے انسان کے اور اگر سنتا
آدمی تو مرجاتا مارے وحشت کے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَعَنْهُ ٣ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ
الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا اور بھی روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پھر کھڑے ہو جاؤ فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى
تُوْضَعَ پھر جو شخص کہ ساتھ جاوے اسکے سو نہ بیٹھے یہان تک کہ رکھا جاوے جنازہ
زمین پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ ٤ جَابِرٍ
قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ
اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ اگیا ایک جنازہ پھر کھڑے ہوئے اسکے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوگئے ہم لوگ حضرت کے ساتھ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ پھر عرض کیا ہم نے یا رسول خدا یہہ جنازہ ہی ایک یہودی عورت کا
مسلمان نہین تا اسکے تکریم واسطے کھڑے رہین فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ
الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا اب فرمایا حضرت نے کہ تحقیق موت گھبراہٹ ہی پھر جب دیکھو تم

باب المشی بالجنا

تم جنازے کو تو کھڑے ہو جاؤ اگرچہ کافر کا جنازہ ہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پھر کھڑے ہو گئے ہم لوگ اور بیٹھے پھر بیٹھ گئے ہم لوگ یعنے جنازے مین **فائدہ** اس مین دو معنے بوجھے جاتے ہین ایک یہہ کہ جنازہ دیکھکر حضرت کھڑے ہوئے ہم بھی کھڑے ہو گئے جب چلا گیا آپ بیٹھے اور ہم بھی بیٹھ گئے دوسرا یہہ کہ حضرت جنازہ دیکھکر کئی بار کھڑے ہوئے بعد اسکے نہ کھڑے ہوتے تھے یعنے کھڑا ہونا واجب نتھا یا واجب تھا منسوخ ہو گیا اخیر فعل سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِي دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ اور روایت مین مالک اور ابو داؤد کی یہہ ہی کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازہ دیکھکر اور بعد اسکے بیٹھ گئے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ نے جو شخص کہ جاوے مسلمان کے جنازے کے ساتھ بسبب ایمان اور طلب ثواب کے وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا اور رہے اسکے ساتھ یہان تک کہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور فراغت کی جاوے اسکے دفن سے فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ پھر تحقیق وہ شخص پھرتا ہی مزدوری لیکر دو قیراط ہر قیراط کوہ اُحُد کے مانند **فائدہ** قیراط بارہوان حصہ دینار کا ہی اس عالم کا ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہی وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ اور جو شخص کہ نماز پڑھے اسپر پھر چلا جاوے آگے دفن کرنے کے سو تحقیق وہ شخص پھرتا ہی ایک قیراط مزدوری لیکر یعنے اسکو آدھا اجر ہی نماز اور دفن دونون مین جو شریک ہوا اسکو پورا اجر ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی لوگون کو نجاشی کے مرنے کی اس روز کہ جسدن مرا نجاشی نے **فائدہ** نجاشی بادشاہ حبشہ کا تھا اور حضرت پر ایمان لایا تھا صحابہ ہجرت کرکے اسکے پاس گئے تھے انکی بہت خدمت کیا نجاشی حبشہ

بادشاہ کا لقب ہی نام اسکا اصحمہ تھا اسنے حبشہ مین جس دن مرا حضرت نے لوگونکو خبر دی کہ اسنے اُسکے روز مرا ہی وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ اور باہر نکلے حضرت لوگون کو لیکر عیدگاہ کی طرف پھر صف باندہے اور تکبیر کہے چار تکبیر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث کو شافعی تمسک کرکے کہتے ہین کہ نماز جنازہ کی غایب پر جایز ہی اور حنفیہ جواب دیتے ہین کہ اللہ نے حضرت کو نجاشی کے مرنے کی خبر دی اور پردہ اٹھا دیا تب حضرت نے اسکے جنازے کو دیکھا اور جنازے کو فقط امام کا دیکھنا کفایت کرتا ہی اور یہہ بات مخصوص ہی پیغمبر خدا کے واسطے سب کو ان پر قیاس نکیا چاہیئے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی تابعی سے کہا اسنے کہ تھے زید بن ارقم صحابی تکبیر کہتے ہمارے جنازون پر چار تکبیرین اور تحقیق اسنے تکبیر کہی ایک جنازے پر پانچ تکبیرین فَسَاَلْنَاهُ پھر پوچھا ان سے کہ آپ ہمیشہ چار تکبیر کہتے تھے آج پانچ تکبیر کیون کہے فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا تب کہے زید بن ارقم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیر کہتے کبھی **فائدہ** حضرت سے اور صحابہ سے روایت ہی کہ چار تکبیر سے بھی زیادہ نماز جنازہ مین کہتے تھے مگر آخری فعل حضرت کا چار ہی تکبیر ثابت ہی اس واسطے چار ہی تکبیر پر چارون امام کا اتفاق ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہا اسنے کہ نماز پڑہی مین نے پیچھے ابن عباس کے ایک جنازے پر پھر پڑہے عبد اللہ بن عباس سورہ الحمد کا فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ پھر کہا ابن عباس نے اسواسطے پڑہا مین نے سورہ فاتحہ تا کہ جانو کہ تحقیق وہ سنت ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے امام شافعی نے کہا کہ سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہنا چاہیئے اور کرمانی کہتا ہی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑہنا واجب ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پاس نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ نہین مگر نیت سے ثنا اور دعا کے پڑہین تو مضایقہ نہین ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ اور روایت ہی عوف بن صحابی مالک سے کہا اسنے کہ نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک جنازے پر پہر یاد کر لیا مین نے حضرت کی دعا کو وَهُوَ يَقُوْلُ اور آپ کہتے تھے یہہ دعا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ
بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ
وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ
وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ یا الہی بخش اسکو اور
رحم کر اسپر اور سلامتی بخش اسکو اور درگذر کر اس سے اور اچھی مہمانی کر اسکی اور کشادہ کر قبر
اسکی اور دہو اسکو پانی اور برف اور اولے سے یعنے اسکے سب گناہون کو دور کر کمال مغفرت سے
اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور بدلا دے
اسکو گہر بہتر اُس عالم مین اسکے دنیا کے گہر سے اور اہل خانہ بہتر اسکے اہل خانہ سے اور بی بی
بہتر اسکی بی بی سے اور داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر سے اور عذاب
دوزخ سے وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ بچا اسکو فتنے سے قبر کے اور عذاب سے آگ کے قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ
اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ عوف بن مالک کہتے ہین کہ یہہ دعا حضرت سے اس مردے کے
حق مین سنکر مجھے رشک ہوا یہان تک کہ آرزو کیا مین نے کہ ہوتا مین یہہ مردہ تو حضرت یہہ
دعا میرے حق مین کرتے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ
الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ تحقیق عائشہ جب
مرے سعد بن ابی وقاص کہے لاؤ اسکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین اسپر جب مسجد حضرت
عائشہ کے حجرے کے پاس تہی اسواسطے کہے کہ جنازے کو مسجد مین لاؤ کہ مین اسپر نماز پڑہہ سکون
فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا پہر انکار کیا گیا اسبات کا ان پر فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ تب کہا حضرت عائشہ نے قسم
اللہ کی تحقیق نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لڑکون پر ایک عورت کے جو نام
اسکا بیضا ہی مسجد مین سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ وہ دو بیٹے کون تھے سہیل اور اُسکا بہائی **فائده**
یہہ دونون صحابی تھے اور انکے باپ کا نام وہب بن ربیعہ تہا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا
اسکو مسلم نے **فائده** امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پاس نماز جنازہ مسجد مین پڑہنا مکروہ ہی

ستی ہی صورتین [illegible] ملی ہین پہلی یہہ کہ میت کو مسجد مین رکھین اور لوگ بھی مسجد مین کھڑے رہین
دوسری یہہ کہ میت کو مسجد کے خارج رکھین لوگ مسجد مین نماز پڑہین تیسری یہہ کہ بعضے لوگ مسجد کے
خارج رہین میت اور بعضے لوگ مسجد مین رہین چوتھی یہہ کہ میت کو فقط مسجد مین رکھین
امام اور سب لوگ مسجد کے باہر نماز پڑہین یہہ سب صورتین مکروہ ہین اور امام شافعی اور امام
احمد کے پاس نماز جنازہ مسجد مین پڑہنا جایز ہی بغیر کراہت کے اس حدیث کے رو سے ۱۲ **وعن**
سمرۃ بن جندب قال صلیت وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ
ماتت فی نفاسہا فقام وسطہا اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے نماز پڑہی
مین نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پر کہ مری تھی زچگی کی حالت مین پھر
کھڑے ہوے حضرت اسکے سینے کے مقابل **فائدہ** وسط سین کی حرکت سے درمیان کا معنا
ہی اور سین کی سکون سے کمر کا معنا ہوتا ہی امام شافعی کہتے ہین کہ عورت کے جنازے پر امام کمر اور
سرین کے مقابل کھڑا رہنا مستحب ہی اسواسطے کہ وسط سین کے سکون سے کمر کا معنا ہی اور امام
ابو حنیفہ کے پاس میت مرد ہو یا عورت اسکے سینے کے مقابل امام کو کھڑا رہنا چاہئے اسواسطے کہ وسط
سین متحرک سے درمیان کا معنا ہی اور میانہ بدن کا سینہ ہی **متفق علیہ** اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر **وعن** ۱۳ ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ہذا قالوا البارحۃ قال افلا اذنتمونی
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرے ایک.
قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا اس مین مردہ رات کو تب فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہہ کہے کہ کل کی
رات فرمایا بھلا کیون نہ خبر دی مجھکو قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک
عرض کئے دفن کئے اسکو رات کی اندھیری مین پھر ناخوش جانا ہمنے کہ آپکو جگاوین فقام
فصففنا خلفہ فصلی علیہ پھر حضرت کھڑے ہوے اور صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت
کے پھر نماز پڑہی اسپر **فائدہ** پہلے لوگ اسپر نماز جنازہ پڑھ چکے تھے **متفق علیہ**
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ۱۴ ابی ہریرۃ ان امراۃ سوداء
کانت تقم المسجد او شاب اور روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق ایک عورت
کالی سی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یا ایک جوان تھا۔ راوی کو شک ہی کہ ایک کالی عورت
مسجد کو جھاڑو دیتی تھی یا ایک جوان جھاڑو دیتا تھا ففقدہا رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ پھر نہ پایا اس عورت کو یا اس جوان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب پوچھا حضرت نے احوال اس عورت کا یا اس جوان کا کہ کہان ہی فَقَالُوْا مَاتَ پھر عرض کئے کہ مرگیا قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ فرمایا بھلا کیون خبر نہ کیا تمنے مجکو قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ کہا ابو ہریرہ نے گویا کہ صحابہ حقیر اور چھوٹا جانا حال اس عورت کا یا اس جوان کا اور مجھے اس کام کے واسطے حضرت کو تکلیف دینا لایق نہ سمجھے فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اسکی فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَيْهَا پھر بتلادی حضرت کو قبر اسکی تب نماز پڑہی اسکی قبر پر ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَيْهِمْ پھر فرمایا حضرت نے تحقیق کہ بھری ہوی ہین تاریکی سے قبر والون پر اور تحقیق اللہ روشن کرتا ہی قبرونکو انکے لئے میرے نماز پڑہنے سے اُن پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ قبر پر نماز پڑہنے کے باب مین علما کا اختلاف ہی جمہور کے پاس قبر پر نماز پڑہنا مشروع ہی خواہ اسپر نماز جنازہ پڑہے ہون یا نہ پڑہے ہون اور ابراہیم نخعی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور ایک روایت مین امام احمد بھی اسبات پر ہین کہ جس مردے کے جنازے پر نماز نہ پڑہین ہون اسکی قبر پر نماز پڑہنا روا ہی اور امام ابو حنیفہ کے پاس نماز قبر پر تب تک درست ہی کہ مردہ جب تک نہ گلیا ہو بعضون نے حد اسکا تین روز مقرر کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ احادیث جو اس باب مین وارد ہوے ہین مراد اس سے نماز جنازہ نہین بلکہ یہان صلوۃ بمعنی دعا اور استغفار کے ہی اسیواسطے تو تکبیرات کا ذکر ان مین نہین کیا بعضے علما کہتے ہین کہ قبر پر نماز پڑہنا خصایص سے رسول خدا کے ہی جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ فرمایا بیشک اللہ نے منور کرتا ہی قبرون کو انکے واسطے میرے نماز پڑہنے سے ان پر —

وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ اور روایت ہی کریب سے جو غلام آزاد تھا ابن عباس کا ہی اسنے نقل کیا عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق مرا ابن عباس کا بیٹا قدید یا عسفان مین قدید ایک مقام کا نام ہی مکے کے نزدیک اور عسفان بھی نام ہی ایک جگہہ کا مکے سے بہت قریب فَقَالَ يَا كُرَيْبُ اُنْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ

باب المشی بالجنازة

تب کہا ابن عباس نے ای کریب دیکھ کسقدر جمع ہوے ہین اسکی نماز کو لوگ قال فخرجت فاذا الناس قد اجتمعوا له فاخبرته کہا کریب نے پھر باہر نکلا مین تو کیا دیکھتا ہون کہ لوگ جمع ہوے ہین اسکی نماز کو پھر خبر دی مین نے ابن عباس کو کہ لوگ جمع ہوے ہین فقال تقول هم اربعون قال نعم تب کہا ابن عباس نے کہتا ہی تو نے کہ لوگ چالیس ہین کہا کریب نے ہان چالیس آدمی ہین قال اخرجوه کہا ابن عباس نے نکالو جنازہ اس لڑکے کا فانی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعهم الله فيه کہا ابن عباس نے تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین ہی کوی مرد مسلمان کہ مرے پھر کھڑے ہون جنازے پر اسکے چالیس مرد جو شریک نہ ٹھہراتے ہون ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر شفاعت انکی قبول کرتا ہی اللہ اسکے مین — رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن[16] عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلى عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوی میت کہ نماز پڑھین اسپر ایک گروہ مسلمانون کی کہ پہنچے سو کو وہ سب شفاعت چاہین اسکی اور دعا کرین اسکے حق مین مگر شفاعت قبول کی جاتی ہی اسکے حق مین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن[17] انس قال مروا بجنازة فاثنوا عليها خيرا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ گذرے لوگ ایک جنازے پر پھر تعریف کی اسپر بھلائی فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوا ثم مروا باخرى فاثنوا عليها شرا فقال وجبت پھر گذرے لوگ ایک جنازے پر پھر ذکر کیا اسپر برائی کا تب فرمایا حضرت نے واجب ہوی فقال عمر ما وجبت پھر کہا حضرت عمر نے کیا چیز واجب ہوی فقال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة و هذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض

تب فرمایا یہہ مردکہ تعریف کی تم نے اُسپر نیکی کی سو واجب ہوئی اسکے واسطے بہشت
اور وہ مرد کہ ذکر کیا تمنے اسکی برائی کی سو واجب ہوا اسکے لئے دوزخ تم لوگ
گواہ ہوا اللہ کے زمین مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ اور ایک روایت
مین یون ہی کہ مومنان گواہ اللہ کے ہین زمین مین ۱۸ وَعَنْ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ
لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دی اسکے
واسطے چار شخص نے نیکی کی لاتا ہی اسکو اللہ بہشت مین قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ
وَثَلٰثَةٌ کہے ہم لوگ اگر تین شخص گواہی دیوین اسکی نیکی پر فرمایا اور تین شخص
بہی گواہی دیوین تو لاویگا اسکو اللہ بہشت مین قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ
کہا ہمنے اور اگر دو شخص گواہی دین اسکی نیکی پر فرمایا اور دو شخص بہی گواہی دین
تو لاویگا اسکو اللہ نے بہشت مین ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ پہر نہ پوچہا ہمنے
حضرت کو ایک شخص کی گواہی کا حال رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا اور روایت ہی حضرت
عائشہؓ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بد نکہو اور گالی مدو
اسواسطے وہ لوگ تحقیق پہنچے اس چیز کی طرف جو آگے بہیجے یعنے جو عمل کئے اسکا
بدلا پاچکے اگر وہ مردہ نیک ہی تو نیک کو بُرا کہنا لایق نہین اگر بُرا ہو وے شاید
اللہ اسکو بخش دیا ہو تو تمہارا بد کہنا بے فایدہ ہوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے ۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تہے دو
شخصونکو اُحد کے شہیدون مین سے ایک کپڑے مین ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ
اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ پہر پوچہتے کون ان مین سے زیادہ ہی قرآن یاد رکہنے مین فَاِذَا

أُشِيْرَ لَهُ إِلَىٰ أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ پھر جب اشارہ کیا جاتا حضرت کو کہ ان دونون مین سے ایک کے طرف کہ فلانہ قرآن کو زیادہ یاد رکھتا تھا آگے کرتے اسکو لحد مین یعنے اسکو قبلے طرف آگے کرتے دوسرے کو اسکے پیچھے گویا کہ وہ امام ہی قرآن کو زیادہ یاد رکھنے کے سبب سے وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور فرمایا کہ مین گواہ ہون ان پر قیامت کے دن کہ یے خدا کے راہ مین مارے گئے ہین وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا اور حکم فرمایا اسنکے دفن کرنیکا انکے خون سمیت اور نماز نہ پڑہی ان پر اور وے نہ غسل دے گئے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید کے واسطے غسل اور نماز جنازہ نہین غسل نہ دینے مین تو سب اماموں کا اتفاق ہی اور نماز ان پر نہ پڑہنے مین اختلاف ہی امام ابو حنیفہ کے پاس سب شہیدون پر نماز پڑہنا چاہئے اور امام شافعی اور امام مالک کے پاس شہید کے لئے نماز نہین اور امام احمد کے پاس ایک قول سے شہید پر نماز نہ پڑہنا ایک قول سے مختار ہی چاہئے پڑہے یا نہ پڑہے امام ابو حنیفہ کی دلیل یہہ ہی کہ دیری نکرانے جضرت حمزہ پر جو جنگ احد مین شہید ہوی تھے نماز پڑہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہتا ہی کہ حاکم نے جابر سے روایت کیا ہی کہ بعد اسکے رسول خدا احد کے سب شہیدون پر نماز پڑہا کہ وے رکھے جاتے تھے حمزہ کے طرف اور ان پر نماز پڑہی جاتی تھی پھر اٹھا یا جاتے تھے اپنی جگہہ پر غرض شہیدون پر نماز پڑہنے کے باب مین احادیث اکثر و اغلب ہین واللہ اعلم

وَعَنْ[۲] جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ بْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بے زین پھر سوار ہوے اسپر حضرت جسوقت کہ پھرے جنازے سے ابن دحداح کے اور ہم لوگ پیادہ چلتے تھے حضرت کے گرد **فائدہ** ابن دحداح صحابی تھے اسنکے جنازے کے ساتھ جاتے وقت سوار نہوے اور فرمایا کہ فرشتے پیادہ جاتے ہین سوار ہونا مناسب نہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَھَا وَاَمَامَھَا وَعَنْ یَمِیْنِھَا وَعَنْ یَسَارِھَا قَرِیْبًا مِّنْھَا روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوار ہی سو وہ چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے اسکے اور آگے اسکے اور دائین اسکے اور بائین اسکے نزدیک اسکے وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُدْعٰی لِوَالِدَیْہِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ اور جو بچہ کہ گرے پیٹ سے نماز پڑہی جاوے اسپر اور دعا کی جاوے اسکے ماباپ کے واسطے مغفرت اور رحمت کی **فائدہ** سقوط کہتے ہین اس بچے کو جو ناتمام پیٹ سے پیدا ہوا امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے پاس ویسے بچے پر نماز اسوقت پڑہی کہ پیدا ہوکر آواز کرے اور آثار حیات کی جو حرکت وغیرہ ہی اس سے ظاہر ہو کیونکہ مردہ عرب مین اسکو کہتے ہین کہ زندہ پیٹ سے نکلے اور بعد اسکے مرے اور امام احمد کے پاس بعد تولد کے اس مین آثار حیات کے پایا جاوے یا نہ اسپر نماز پڑہا چاہئے اور انکی دلیل یہہ حدیث ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ قَالَ الرَّاکِبُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ حَیْثُ شَاءَ مِنْھَا وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور روایت مین احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جنازے کے جس طرف چاہے اور لڑکا نماز پڑہی جاوے اسپر **فائدہ** اس روایت مین السقط کی جگہہ والطفل واقع ہی وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ زِیَادٍ اور مصابیح مین روایت ہی مغیرہ بن زیاد سے

وَعَنْ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ اور روایت ہی زہری سے اسنے نقل کیا سالم سے اسنے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے کہا کہ دیکہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو چلتے تہے آگے جنازے کے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَھْلُ الْحَدِیْثِ کَاَنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے

[illegible]

کویا محدثین جانتے ہین اس حدیث کو مرسل **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَّلَا تَتْبَعُ لَیْسَ
مَعَھَا مَنْ تَقَدَّمَھَا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پیروی کیا گیا ہی یعنے جنازے کے پیچھے چلا چاہیے
اور جنازہ نہین پیچھے چلتا ہی نہین ہی ساتھ جنازے کے جو شخص آگے چلے اسکے رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ مَاجِدِنِ
الرَّاوِیْ رَجُلٌ مَّجْہُوْلٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے اور ابو ماجد راوی اس حدیث کا ایک مرد ہی کہ اسکو کوئی نہین
پہچانتا **فائدہ** امام ابو حنیفہ کے پاس جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی اور امام مالک
اور امام شافعی اور امام احمد کے پاس آگے جنازے کے چلنا افضل ہی ثوری اور ایک
گروہ علما کی کہتی ہی کہ پیش و پس چلنا دونون برابر ہی دلیل ابو حنیفہ کی یہہ ہی کہ ابن
ابی شیبہ نے عبد الرحمن بن ابزی سے روایت کرتا ہی کہ کہا اسنے کہ ساتھ چلتا تھا مین
ایک جنازے کے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس جنازے کے آگے چلتے تھے اور
علی رضی اللہ عنہ اس جنازے کے پیچھے آتے تھے تب پوچھا مین حضرت علی سے کہ آپ
جنازے کے پیچھے آتے ہو اور ابو بکر آگے چلتے ہین فرمایا کہ وے بھی جانتے ہین کہ فضیلت
جنازے کے پیچھے چلنے کی آگے چلنے پر ایسی ہی جیسی فضیلت نماز جماعت کی منفرد کی
نماز پر ہی لیکن وہ چاہتے ہین کہ لوگون پر راہ تنگ نہو آرام سے چلین **وعن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ
جَنَازَۃً وَّحَمَلَھَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّھَا اور روایت ہی
ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیچھے چلے
جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار سو بیشک اسنے ادا کیا حق جنازے کا رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے
اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَقَدْ رُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَۃَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ اور تحقیق
روایت کیا گیا ہی شرح سنت مین کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ

سی بن معاذ کہ درمیان دو لکڑیان جنازے کے **فائدہ** امام شافعی کے پاس سنت یہہ ہی کہ جنازہ سر کے طرف اٹھانے والا دونون لکڑیان کو اپنے کاندہے لیوے اور پائینتی دو شخص اٹھاوین ایک داہنے دوسرا بائین طرف سو جنازے کے حامل تین شخص ہوئے اگر سراہنے اٹھانے والا مضبوط نہو تو اور دو شخص اس طرف اسکی کمک کرین تو پانچ آدمی حامل ہوے اور امام ابو حنیفہ کے پاس چار شخص چارون طرف سے جنازہ اٹھانا سنت ہی کیونکہ اسیطرح ابن مسعود نے روایت کیا ہی اور ابو داؤد طیالسی وابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بھی اسیطرح روایت کئے ہین **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ اور روایت ہی غلام آزاد کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے کے فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ پھر دیکھا حضرت نے بعضے لوگون کو سوار ہین تب فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم لوگ کہ تحقیق فرشتے اللہ کے پا پیادہ چلتے ہین اور تم پیٹھ پر چار پاے کے سوار ہو **فائدہ** حضرت نے سوارون کو جنازے کے نزدیک دیکھا اگر سوار ان دور ہوتے تو کچھ خوف نتھا اور فقہ کی روایتون مین مذکور ہی اگر ضرورت ہو تو جنازے کے ہمراہ سوار ہوکے جانا جائز ہی بغیر کراہیت کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوفًا روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابو داؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ثوبان سے موقوف یعنے یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت تک نہین پہنچا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہے جنازے پر سورہ الحمد کا **فائدہ** شاید کہ حضرت نے بعد نماز کے یا آگے نماز کے تبرک کے قصد سے الحمد کا سورہ پڑہے ہوئے جیسا کہ اب متعارف ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے کہ اسناد اس حدیث کے ضعیف ہین اور ابراہیم بن عثمان جو راوی اس حدیث کا منکر الحدیث ہی **وعن** ابی ہریرہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ
فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہو تم میت پر خالص کرو اسکے واسطے دعا رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْہُ**
قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ قَالَ
اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت
نماز پڑہتے جنازے پر کہتے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰہُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ
عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ یا الہی بخش ہمارے زندون
اور مردون اور حاضر اور غایب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو یا الہی جسکو زندہ
رکھے تو ہم مین سے تو اسکو زندہ رکھہ دین اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو اسکو
مار ایمان پر اَللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ یا الہی نہ محروم کر ہمکو اسکے ثواب
سے اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو بعد اسکے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاہِیْمَ الْاَشْہَلِیِّ عَنْ اَبِیْہِ
روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو
نسائی نے ابراہیم سے اسنے نقل کیا اپنے باپ ابو ابراہیم اشہلی انصاری سے وَانْتَہَتْ
رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَاُنْثَانَا اور تمام ہوی روایت نسائی کی اسکے قول انثانا
تک اور اللہم من احییتہ منا آخر تک اسکی روایت مین نہین وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ
فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِسْلَامِ اور ایک روایت مین ابوداؤد کے
یون ہی پھر زندہ رکھہ اسکو ایمان پر اور مار اسکو دین اسلام پر یعنے پہلی روایت کے
برعکس ایمان کی جگہہ اسلام اسلام کی جگہہ ایمان کا لفظ مذکور ہی وَفِیْ اٰخِرِہٖ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَہٗ اور آخر مین روایت ابوداؤد کے ہی نہ گمراہ کر ہمکو بعد اسکے **وَعَنْ**
وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا اسنے
نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پھر

سا مین حضرت فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا تیری پناہ مین ہی اور تیری ہمسایگی کے عہد مین ہی سو بچا اسکو فتنے سے قبر کی اور عذاب سے آتش دوزخ کے اور تو ہی صاحب قول پورا کرنے والا اور صاحب حق کا یا الٰہی بخش اسکو اور رحم کر اسپر بیشک تو بخشنے والا بڑا مہربان ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیون کو اپنے مردون کی اور باز رہو انکی برائیونکی ذکر سے **فائدہ** یہہ بات مخصوص ہی پرہیزکار مسلمانون کے واسطے جو علانیہ گناہ اور ظلم نکرتے ہون رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے

وَعَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ اور روایت ہی نافع بن ابی غالب تابعی سے کہا اسنے نماز پڑھی مین ساتھ انس بن مالک کے جنازے پر ایک شخص کے پھر کھڑا ہوا انس نے مقابل اسکے سر کے ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ پھر لائے ایک جنازہ عورت کا قریش مین سے فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا تب کہے لوگ ای ابو حمزہ نماز پڑھو اسپر **فائدہ** ابو حمزہ کنیت ہی انس بن مالک کی فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ تب کھڑے ہوے انس مقابل درمیان تخت کے فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ تب کہا انس کو علا بن زیاد نے کیا اسیطرح سے دیکھا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوے جنازے پر مانند تمہارے کھڑے ہونیکے عورت کے جنازے پر مانند کھڑے ہونے تمہارے کے اسپر یعنے پیغمبر خدا کو تمنے دیکھا کہ مرد کے جنازے کے سر کے مقابل اور عورت کے جنازیکے مقابل درمیان سریر کے کھڑے ہوتے تھے قَالَ نَعَمْ کہا انس نے ہان ہمنے ایسا ہی دیکھا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاؤُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِیَادَةٍ وَفِیْهِ فَقَامَ عِنْدَ

[illegible]

عَجِیْزَةِ الْمَرْاَةِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین ابو داؤد کے
مانند اسکی زیادت سمیت اور اس مین یون ہی پھر کھڑا ہوا انس نے نزدیک سرین عورت کے

الفصل الثالث فصل تیری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی
قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَّقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّةِ روایت
ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اسنے کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد یہہ دونون صحابی
بیٹھے تھے قادسیہ مین جو ایک مکان کا نام ہی کوفے سے پندرہ کوس پر فَمَرَّ عَلَیْہِمَا
بِجَنَازَةٍ فَقَامَا پھر گذر گیا ان پر ایک جنازہ پھر کھڑے ہوے دونون نے جنازہ دیکھنے
کو فَقِیْلَ لَھُمَا اِنَّہَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّةِ تب کہا گیا ان سے
یہہ جنازہ زمین والون کا یعنے ذمی کا **فائدہ** ذمی کہتے ہین مطیع الاسلام کافر کو انکو زمین
والے اسواسطے کہا کہ انکو زمین کے زراعت کا کام مقرر کئے تھے کہ محصول دیا کرین فَقَالَا
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ
اِنَّہَا جَنَازَةُ یَہُوْدِیٍّ تب کہا ان دونون نے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرا انکے
پاس جنازہ پھر کھڑے تب کہا گیا حضرت سے یہہ جنازہ یہودی کا ہی فَقَالَ اَلَیْسَتْ
نَفْسًا تب فرمایا کیا نہین ہی جاندار کہ اسکے مرنے سے نہ ڈرا چاہئے یعنے موت کیسی ہو
مقام عبرت کا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲ **وَعَنْ**
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت
سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے جنازے کے ساتھ نہ بیٹھتے
یہان تک کہ رکھا جاتا ہی لحد مین فَعَرَضَ لَہٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ پھر سامھنے آیا ایک
عالم یہود کا فَقَالَ لَہٗ اِنَّا ھٰکَذَا یَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ اور کہا حضرت کو ہم لوگ بھی اسیطرح
کرتے ہین ای محمد یعنے میت کو لحد مین رکھے تب تک نہین بیٹھتے ہین قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْھُمْ کہا عبادہ نے جو راوی اس حدیث
کا ہی پھر بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمائے مخالفت کرو یہود کی ظاہر یہہ ہی
کہ حضرت پر وحی آئی ہو کہ بیٹھ جاؤ سو یہہ حکم پہلے حکم کا ناسخ ہوگیا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ

بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داوٗد
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور بشر بن رافع راوی اس حدیث
کا نہین ہی مضبوط ۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ اور روایت
ہی حضرت علیؓ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے ہمکو کھڑے ہونیکا
جنازہ دیکھ کے پھر بیٹھے بعد اسکے اور حکم کیا ہمکو بیٹھنے کا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو
احمد نے ۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ
بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ اور روایت ہی محمد بن
سیرین تابعی سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک جنازہ گذرا امام حسن بن علی اور ابن عباسؓ پاس پھر
کھڑے ہوے امام حسن اور نہ کھڑے ہوے ابن عباس فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃِ یَھُوْدِیٍّ تب کہے امام حسن نے کیا
نہین ہی کہ تحقیق کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازے کے واسطے
قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ کہا ابن عباس نے ہان بعد اسکے بیٹھے یعنی حضرت پہلے جب جنازہ دیکھتے
اٹھ کھڑے ہوتے بعد اسکے بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس پہلا حکم منسوخ ہوگیا دوسرا حکم ثابت
رہا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے ۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ
حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَۃُ اور روایت ہی امام جعفر صادق سے اسنے نقل کیا اپنے
باپ امام محمد باقر سے تحقیق امام حسن بن علی تھے بیٹھے ہوے پھر لایا گیا ایک جنازہ یہودی کا
انکے سامھنے پھر کھڑے لوگ یہان تک کے چلا گیا جنازہ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَۃِ
یَھُوْدِیٍّ تب فرمایا امام حسن نے نہین لایا گیا مگر جنازہ یہودی کا وَکَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِھَا جَالِسًا وَکَرِہَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَہٗ
جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَامَ اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی راہ پر بیٹھے ہوے
پھر مکروہ جانا حضرت نے کہ اونچا ہو اپنے سر سے جنازہ یہودی کا تب کھڑے ہوے یعنی حضرت کا
جو جنازہ یہودی کا دیکھ کے کھڑے ہوے اسکا سبب یہہ تھا کہ اپنے سر مبارک سے جنازہ یہودی
بلند ہو **فائدہ** یہہ حدیث منقطع ہی کسواسطے کہ امام محمد باقر نے نہ پایا امام حسن کو

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا اور روایت ہی ابو موسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تیرے پاس سے جنازہ یہودی کا یا نصرانی کا یا مسلمان کا تب کھڑے ہو جاؤ اسکے واسطے فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ پھر نہین ہو تم اسکے واسطے کھڑے ہوتے حقیقت مین سوا اسکے نہین ہی کہ کھڑے ہوتے ہو تم انکے واسطے جو اسکے ساتھ ہین فرشتون سے یعنے فرشتون کی تعظیم کے واسطے اگر مسلمان ہی تو اسکے ساتھ فرشتے رحمت کے ہین اگر کافر ہی تو اسکے ساتھ فرشتے عذاب کے

فائدہ جنازہ دیکھ کے کھڑے ہونیکے سببان جدے جدے ٹھہرے کبھو واسطے عبرت کے اور کبھو ملائک کی تعظیم کے لئے اور کبھو اپنے سر مبارک سے جنازے کا بلند ہونا مکروہ جان کے اور کبھو ان سب باتون کو اعتبار نکر کے بیٹھے رہنا ثابت ہوا سو اب جاننا چاہئے کہ اگر ثابت ہو کہ نہ اٹھنا حضرت کا آخری فعل ہی تو یہہ سب حکم منسوخ ہی واللہ اعلم رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ صحابی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ نہین کوی مسلمان کہ مرے پھر نماز پڑہین اسپر تین صف مسلمانون کی مگر واجب کرتا ہی یعنے اللہ اس کام سے اسپر بہشت اور مغفرت کو فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ پھر تھے مالک بن ہبیرہ جب کم دیکھتے جنازے کے ساتھ کے لوگون کو تقسیم کرتے انکو اور تین صف بناتے بسبب عمل کرنے اس حدیث کے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ اور روایت مین ترمذی کے یون آیا ہی کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جب نماز پڑہتے جنازے پر اور کم ہین معلوم کرتے لوگون کو جنازے پر تقسیم کرتے انکو تین حصے پھر کہتے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى

عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ اِلَّا اَوْجَبَ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پڑہین اسپر تین صف واجب کرتا ہی اسپر اللہ تعالی بہشت کو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے مانند اسکے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت کے نماز پڑہنے مین جنازے پر یہہ دعا یعنی نماز جنازہ مین یہہ دعا پڑہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ یا الٰہی تو پروردگار ہی اسکا اور تونے پیدا کیا اسکو اور تونے راہ دکھلائی اسکو اسلام کے طرف اور تونے قبض کی اسکی روح کو اور تو خوب جانتا ہی اسکے چھپے اور ظاہر باتون کو ہم لوگ آئے ہین شفاعت کرنے والے سو بخش دے اسکو رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہا اسنے کہ نماز پڑہی مین پیچھے ابوہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا گناہ ہرگز یعنے ایسا لڑکا کہ بالغ مکلف نتھا فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ پھر سنا مین نے ابوہریرہ کو کہتے تھے یا الٰہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے **فائدہ** ظاہر ہے اس کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لڑکون کو قبر مین سوال اور عذاب ہوتا ہی لڑکون سے سوال قبر مین علما کو اختلاف ہی لیکن غیر مکلف کو عذاب ہونا قاعدۂ شرع کے مخالف ہی سو توجیہ اسکی باب الایمان بالقدر مین مذکور ہوچکی وہان دیکھنے سے معلوم ہوگی رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **وَعَنْ** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے کہا اسنے کہ پڑہتے تھے حسن بصری لڑکے کے جنازے پر سورۂ فاتحہ **فائدہ** بخاری نے اپنی کتاب کے شروع باب مین جسکو ترجمہ باب کہتے ہین حدیثین بدون سند کے روایت کیا ہی ان حدیثون کو تعلیقات بخاری کہتے ہین یہہ حدیث بھی ان مین کی ہی وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا اور کہتے تھے حسن بصری یا الٰہی کر تو اسکو ہمارے واسطے آگے جانے والا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **فائدہ** سلف کے معنے جو پہلے مرا ہو اور فرط

معنے جو شخص کہ لشکر کے آگے جاکے ڈول رسی دانے گھاس کی تیاری کرے اور ذخیرہ وہ مال ہی کہ جسکی نگاہ رکھیں تا حاجت کے وقت کام آوے اور اجر کے معنے مزدوری ہی ۱۱ **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا نہین نماز پڑہی جاتی اسپر اور نہین میراث پاتا اور نہ کوئی اسکی میراث پاوے یہان تک کہ آواز کرے **فائدہ** جو بچہ کہ ما کے پیٹ سے بے جان پیدا ہو جسکو سقط کہتے ہین اسپر نماز نہین اور وہ وارث نہین ہوتا اور سو اسکی میراث کوئی نہین پاتا اگر بچہ رویا اور بعد مریا تو اسپر نماز بھی پڑہی جاتی ہی اور وہ میراث بھی پاتا ہی اور لوگ بھی اسکی میراث پاتے ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے لیکن ترمذی نے نہ ذکر کیا لفظ ولا یورث کا ۱۲ **وعن** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ اور روایت ہی ابو مسعود انصاری صحابی سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کھڑا ہو امام اکیلا اوپر کسی چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہون یعنے نیچے اس سے **فائدہ** یہہ حکم سب نمازون کے واسطے ہی فقط نماز جنازہ کے واسطے ہی مخصوص نہین چنانچہ حدیث مین بھی مخصوص نماز جنازے کے لئے نہین آیا ہی رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ روایت کیا اسکو دار قطنی نے مجتبی مین کتاب الجنائز مین **فائدہ** مجتبی نام ہی کتاب کا

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

یہہ باب ہی بیان مین دفن کرنے میت کے **فائدہ** پہلے جو انسانون مین دفن کیا گیا ہابیل ہی کیونکہ وہی شخص ہی جو اول مریا اور قبر دو طرح کی ہوتی ہی ایک لحد دوسری شق دونون شرع مین درست ہی لیکن لحد افضل ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا اور روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سے تحقیق سعد بن ابی وقاص نے کہا اپنے اس بیماری مین جس مین مرے لحد بناؤ میرے واسطے اچھی لحد **فائدہ** لحد شرع مین اس گڑھے کو کہتے ہین جو قبر مین قبلے طرف بناتے ہین وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور کھڑے کرو میرے اوپر کچی اینٹین اچھی طرح جیسا کر گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ

باب دفن المیت

علیہ وسلم کے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ اور روایت ہی
ابن عباس سے کہا اسنے ڈالی گئی قبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سرخ چادر فائدہ
سرخ چادر قبر شریف مین بچھائی گئی اسکا سبب یہہ تھا کہ شُقران غلام آزاد حضرتؐ کا بے حکم صحابہ کے قبر مین
بچھا دیا تا حضرت کے بعد کوئی اسکو نہ اوڑھے اور علما کے پاس قبر مین کپڑا بچھانا مکروہ ہی اسواسطے
کہ یہہ کام بے فایدہ اور اسراف ہی بعضے کہتے ہین کہ چادر قبر مین بچھانا حضرت کے واسطے
مخصوص ہی کیونکہ آپ قبر مین زندہ ہین واللہ اعلم رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
وَعَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا
اور روایت ہی سفیان تمار سے تحقیق اسنے دیکھی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل پر کوہان شتر کے
فائدہ سنت قبر مین تسنیم ہی یعنے ایک پشتہ کوہان شتر کی طرح بنانا اسپر بہت سے اخبار
اور احادیث آئے ہین افضل وہ ہی کہ بلندی قبر کی مقدار ایک بالشت کے رہے کہتے ہین
کہ بلندی قبر شریف کی بھی اسی مقدار تھی اس ہمارے ملک مین قبر کو اگرچہ چہار گوشہ دار بناتے
ہین لیکن واسطے رعایت سنت کے اسپر ایک پشتہ چھوٹا جسکو تعویذ کہتے ہین بنا کرتے ہین اور امام
شافعی کے پاس قبر کو مسطح اور ہموار بنانا سنت ہی اور حاوی مین جو شافعی مذہب کی کتاب ہی
لکھا ہی کہ قبر کو ہموار کرنا افضل ہی اسپر پشتہ بنانے سے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو
بخاری نے وَعَنْ اَبِی الْہَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُکَ
عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابو الہیاج
اسدی سے کہا اسنے کہ فرمایا مجھکو امیر المومنین حضرت علیؓ نے کیا نہ بھیجون مین تجھکو اس کام پر کہ بھیجا مجھکو
اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہہ ہی اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ
وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ نہ چھوڑے تو کسی تصویر کو مگر مٹا وے تو اسکو اور نہ چھوڑے
تو کسی قبر کو مگر زمین کے برابر اور ہموار کرے تو اسکو یعنے پست بناوے جیسا کہ زمین سے ایک بالشت
بلند رہے جو سنت ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی
عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کی جاوے قبر اور یہہ کہ عمارت بنائی جاوے اسپر اور یہہ کہ بیٹھا جاوے

اسپر کیونکہ قبر پر بیٹھنا مومن کی عزت خلاف ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدِنِ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا اور روایت ہی ابو مرثد غنوی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نماز نہ پڑہو اسکی طرف تفصیل اسکی باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین مذکور ہو چکی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ کہ بیٹھے کوئی تم مین سے انگارے پر پھر وہ جلاویگا اسکے کپڑون کو فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ پھر پہنچیگا اثر اس انگارے کا اسکے چمڑے تک بہتر ہی اسکے لئے اسبات سے کہ بیٹھے قبر پر یعنے انگارے پر بیٹھنا بہتر ہی قبر پر بیٹھنے سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا یَلْحَدُ اور روایت ہی عروہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے مدینے مین دو مرد قبر کھودنے والے ایک ان دونون مین سے لحد بناتا تھا **فائدہ** نام انکا ابو طلحہ انصاری تھا وَالْاٰخَرُ لَا یَلْحَدُ اور دوسرا شخص نہین لحد بناتا تھا **فائدہ** بلکہ قبر کی بیچ مین گڑہا بناتا تھا جسکو عربی مین شق اور ہندی مین صندوقی کہتے ہین نام انکا ابو عبیدہ بن جراح تھا یہہ دونون مشہور صحابی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شق کا بنانا بھی شرع مین درست ہی اگر درست نہوتا ابو عبیدہ صحابی کیونکر بناتا اور جب حضرت کی قبر مین صحابہ کا اختلاف ہوا کہ لحد بناوین یا شق فَقَالُوْا اَیُّھُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَہٗ تب کہا صحابہ نے جو کوئی ان دونون مین سے آوے پہلے وہ کرے اپنا کام یعنے لحد بنانے والا آوے تو لحد بناوے اور اگر شق بنانے والا آوے تو شق بناوے فَجَاءَ الَّذِیْ یَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر آیا پہلے وہ شخص جو لحد بناتا تھا پھر لحد بنایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہی ہمارے واسطے اور شق ہمارے غیر کے واسطے

فائدہ اگر مراد لنا سے سب مسلمان ہین تو مراد لغیرنا سے یہود اور نصاری ہین یہہ نہین ہوسکتا کیونکہ شق منہی عنہ اور لحد کا واجب نہین ہی اگر شق منع ہوتی تو ابو عبیدہ صحابی کیونکر بنایا ہوتا اور پہلی حدیث مین آیا ہی کہ سب صحابہ نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ لحد بنانے والا یا شق بنانے والا جو اُن مین پہلے آوے سو وہ اپنا عمل کرے اس سے ثابت ہو چکا کہ شق بھی جایز ہی اور بعضون نے کہا کہ لنا سے مراد مدینے کے لوگ ہین کہ انکے واسطے لحد ہی اسلئے کہ زمین مدینے کی مضبوط ہی وہان بغلی بن سکتی ہی اور دوسرے ملک مین جہان بغلی نہ بن سکے انکے واسطے شق ہی یا یہہ کہ حضرت نے معجزے سے خبر دی کہ ہمارے واسطے لحد ہوگی سو ویسا ہی ہوا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو احمد نے جریر بن عبداللہؓ سے

وَعَنْ٣ ہِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا اور روایت ہی ہشام بن عامر سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ احد کے روز کھودو قبرین اور کشادہ کرو اور بہت گہرا کرو **فائدہ** اس سے صاف معلوم ہوا کہ قبر کو دونگی کرنا سنت ہی کس واسطے کہ اس مین مردے کی محافظت ہی اور امام محمد سے روایت ہی کہ گہرا قبر کا مرد میانہ قد کے سینے برابر چاہئے اور اسپر جسقدر زیادہ کرین افضل ہی اگر ایک قد آدم برابر ہوں بہتر ہی جیسا مطالب المومنین مین محیط سے لکھا ہی وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا اور اچھی صاف بناؤ قبر کو اور دفن کرو دو دو اور تین شخص ایک قبر مین اور آگے کرو ان مین سے قبلے طرف جو ان مین زیادہ یاد رکھتا ہو قرآن رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انکے قول واحسنوا تک

وَعَنْ٤ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے جب تھا دن جنگ احد کا اس مین بعضے مسلمان شہید ہوئے اسی مین میرا باپ بھی شہید ہوا لائی میری پھوپھی میرے باپ کے مردے کو تاکہ دفن کرے اسکو ہمارے مقبرے مین جو بقیع مین تھا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ پھر پکارا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پھیرو شہیدون کو انکے خوابگاہ کی طرف یعنے

اب دفن المیت

جہان مارے گئے وہان ہی انکو دفن کرو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اس حدیث کا ترمذی کا ہی **فائدہ** یہہ حدیث اس بات پر دلیل ہی کہ مردے کو جہان مرا وہان دفن کرین اور وہان سے دوسری جگہہ پر نہ لیجاوین لیکن صحت کو پہنچا ہی کہ دوسری جگہہ پر لیجانا جایز ہی بغیر ضرورت کے روا نہین فقہ کی کتابون مین اسکی تفصیل آئی ہی شیخ ابن ہمام کہتا ہی اگر دفن کے قبل ایک دو کوس تک لیجانے سے کچھ خوف نہین اور اولا مستحب یہہ ہی کہ جس شہر مین مرا ہو اس شہر کے قبرستان مین دفن کرین۔ عبدالرحمن بن ابوبکر مکے سے ایک منزل پر وفات پائے تھے انکو مکے مین لیجاکے دفن کئے جب حضرت عایشہ اپنے بھائی کی زیارت کو گئے کہتے تھے اگر مین تیرے وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تجھکو مکے کو نہ لاتی جہان تو نے مرا تھا اسی جگہہ تجھکو دفن کرتی دفن کئے بعد نکالنا درست نہین ایام بہت گذر جاوین یا کم مگر بسبب عذر کے روا ہی جیساکہ بعد دفن کے ظاہر ہوا کہ زمین غصب کی تھی کئی صحابہ حرب کی زمین مین دفن ہوئے تھے انکو وہان سے نکال لائے کسی عورت کا لڑکا غیر شہر مین وفات پایا اور اسکی ما اسکے پاس حاضر نتھی بہت بے صبری کرتی ہی اور چاہتی ہی کہ اسکو وہان سے نکال لاوین سب مشایخ متفق ہین کہ اسکو وہان سے نکالنا نہوسکیگا مگر بعضے متاخرین اسکی تجویز کئے ہین سو اسکا کچھ اعتبار نہین اور جس گھر مین رہتا ہو اس مین بھی دفن کرنا روا نہین کیونکہ یہہ مخصوص انبیا کے واسطے ہی اور دو آدمی کو ایک قبر مین دفن نکرین مگر بسبب ضرورت کے روا ہی

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ کھینچے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین رکھتے وقت اپنے سر کی طرف سے **فائدہ** صورت اسکی یہہ ہی کہ جنازے کو قبر کے پائین رکھین پھر باہر نکالین سر کی طرف سے اور قبر مین لاوین مذہب شافعی کا یہی ہی حنفی مذہب مین سنت وہ ہی کہ جنازہ رکھا جاوے قبر کی قبلے طرف اور سر جنازیکا قبر کے سر کی طرف اور پاؤن جنازے کا پائین قبر کی طرف رہے اور میت کو اٹھاکر قبر مین رکھین حضرت نے اسیطرح مردیکو قبر مین رکھواتے تھے چنانچہ آیندہ حدیث مین آویگا مگر حضرت کے قبلہ طرف دیوار لگی ہوئی تھی اسسے [illegible] کی طرف سے قبر مین نہ رکھ سکے رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے [illegible]

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] اور یہہ روایت ہی [illegible]

تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر مین رات کو فَاُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ پھر روشن کیا گیا حضرت کے واسطے چراغ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ پھر لیا میت کو حضرت نے قبلے طرف سے اور فرمایا رحمت کرے تجھ پر اللہ بیشک تھا تو بہت نرم دل بہت پڑھنے والا قرآن کا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا شرح سنت مین اسناد اس حدیث کے ضعیف ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا درست ہی بعضون نے مکروہ جانا ہی

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت رکھتے مردے کو قبر مین کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول اللہ کے اور ایک روایت مین ہی اور اوپر سنت رسول اللہ کے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاؤُدَ الثَّانِيَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابو داؤد نے دوسری روایت کو

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا اور روایت ہی امام جعفر بن امام محمد باقر سے اسنے نقل کیا اپنے باپ امام محمد باقر سے انھون نے نقل کی مرسل کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی دی مردے کو تین لپین اپنے دونون ہاتھ سے وَاَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ اور تحقیق حضرت نے پانی چھڑکا قبر پر اپنے بیٹے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر کنکرے رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور روایت کیا شافعی نے اس حدیث کو رش کے لفظ سے آخر تک اور اسکے قبل جو ہی شافعی کی حدیث مین نہین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کی جاوین قبرین **فائدہ** حسن بصری کے پاس قبر کو گلابہ کرنا روا ہی اور امام شافعی کے پاس مستحب ہی اور خانیہ مین لکھا ہی کہ قبر کو گلابہ کرنا کچھ مضائقہ نہین وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا اور منع کیا یہہ کہ لکھا جاوے اسپر یعنے قبر پر نام خدا [illegible] قرآن کی یا نام [illegible]

که قبر پر تختی لکھ کر لگانا بے فایده مکروه ہی مگر اس سے کچھ صحیح غرض ہو تو مضایقہ نہین وَاَنْ تُوْطَأَ اور منع کیا ہیہ که پایمال کیا جاوین قبرین **فائده** جب قبرون مین جاوین برہنہ پا جانا مستحب ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ اور بھی روایت ہی جابر سے کہا اسنے که پانی چھڑکی گئی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جس شخص نے پانی چھڑکا حضرت کی قبر پر بلال بن رباح تھا بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ پانی چھڑکا مشک سے شروع کیا حضرت کے سر کی طرف سے یہان تک که پہنچایا حضرت کے دونون پانؤن تک رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت کیا اسکو بیہقی نے دلایل النبوه مین

وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سے کہا اسنے که جب مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازه انکا اور دفن کیا گیا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا پھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو که لاوے حضرت پاس ایک پتھر پھر نہ سکا وه شخص اس پتھر کو اٹھانے فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ پھر کھڑے ہوئے حضرت اس کی طرف اور آستین اٹھائے اپنے دونون ہاتھون کی قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا کہا مطلب بن ابی وداعہ نے کہا اس شخص نے که خبر دیتا ہی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا که مین آپ دیکھتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت آستین چڑھائی اُن سے یعنے یعنے اسکی خوبی دل مین چبھ گئی که گویا اسوقت وه حالت دیکھ رہا ہون ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِيْ پھر اٹھایا پتھر اور رکھا اسکو سرہانے عثمان بن مظعون کے اور فرمایا نشان کرتا ہون اس سے قبر کو اپنے بھائی کے اور دفن کرونگا اسکے پاس جو مریگا میرے گھر والون مین سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنِ ١٢ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَصَاحِبَيْهِ اور روایت ہی قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ سے کہا اسنے کہ آیا مین حضرت عائشہؓ پاس اور کہا مین سنے ای میری مان پردہ کھول دو میرے واسطے قبر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے دونون یارون کے فَكَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ پھر کھول دیا پردہ میرے واسطے تینون قبرون سے نہ تھین قبرین بلند اور نہ زمین پر ملی ہوئی کہا کہ ایک بالشت اونچی تھین بچھائے ہوے تھے ان پر کنکرون سے میدان سرخ کے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن[١٣] الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے مین ایک شخص کے انصار مین سے فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ پھر پہنچے ہم قبر تک وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ اور لحد مین نہ رکھا گیا ابھی تک پھر بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامھنے قبلے کے اور بیٹھے ہم ساتھ انکے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا اسکے اخیر مین گویا کہ ہمارے سرون پر چڑیئے بیٹھے ہین **فائدہ** اسکی تفسیر آگے مذکور ہو چکی

وعن[١٤] عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا ہڈی مردے کا مانند توڑنے ہڈی کے ہی زندگی کی حالت مین رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ روایت ہی انسؓ سے کہا اسنے کہ حاضر ہوئے ہم اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کی جاتی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نزدیک قبر کے وہ بیٹی حضرت کی ام کلثوم حضرت عثمان بن عفان کے زوجہ تھین فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ پھر دیکھا مین نے دونون آنکھون کو حضرت کے آنسو بہاتی تھین فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ پھر فرمایا بھلا ہی تمھارے بیچ کوئی کہ جماع نہ کیا ہو آجکی رات

ب۔ دفن میت

فائده کہتے ہین کہ حضرت عثمان اس شب کو اپنے ایک باندی کے ساتھ جماع کئے تھے پس حضرت نے اعتراض کیا اسپر اور منع فرمایا کہ وہ قبر مین نہ اترے کہتے ہین کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی بیماری بہت درازی کھینچی تھی حضرت عثمان کو گمان نتھا کہ اس شب کو انتقال کرینگی بے طاقت ہوکر باندی سے جماع کیا حضرت نے یہہ فرمایا فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا تب عرض کیا ابو طلحہ انصاری نے مین آج کی رات جماع نہ کیا ہون قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِهَا تب فرمایا پھر اتر تو اسکی قبر مین تب اترا ابو طلحہ نے قبر مین ام کلثوم کے **فائده** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی جو کوئی جماع کرکے بہت روز ہوا ہو وہ شخص قبر مین اترنا افضل ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن۲ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِیْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا اسنے اپنے بیٹے کو اور حال یہہ وہ شروع مین موت کے تھے اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ جسوقت کہ مرون مین پھر ساتھ نہو میرے نوحہ کرنے والی اور نہ اگ **فائده** جاہلیت کا رسم تھا کہ میت کے ہمراہ آتش روانہ کرتے تھے تا بخور وغیرہ کے کام آوے فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا اور جب دفن کردو تم مجکو تو نرمی سے ڈالو مجھ پر مٹی نرم ڈالنا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ پھر کھڑے رہو گرد میری قبر کے اس اندازے تک کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے اسکا گوشت تا کہ آرام لیون مین بسبب تمھارے اور جانون مین کہ کیا گفتگو کرکے پھیرتا ہون اپنے رب کے فرشتون کو جو قبر مین پرسش کو آتے ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن۳ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسوقت مرے کوئی تم مین سے پھر نہ بند رکھو اسکو اور جلدی لیجاؤ اسکو قبر کی طرف وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ اور چاہئے کہ پڑھا جاوے اسکے سر کے پاس شروع سورہ بقرہ کا وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ اور اسکے پاؤن کے پاس آخر سورہ بقرہ کا **فائده** جب میت کو کو دفن کرچکین تب الم سے ہم المفلحون تک اسکے سرہانے اور آمن الرسول سے آخر سورہ تک

باب دفن المیت

اسکے پائیتی پڑہین اور حدیثون مین آیا ہی کہ الحمد اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل ہو اللہ احد پڑہنا اور ثواب اسکا اہل قبور کو بخشنا قرآن کا ثواب میت کو بخشیے اور اسکو
پہنچانے مین اختلاف کرتے ہین صحیح وہ ہی کہ ثواب قرآن خوانی کا پہنچا وین شیخ عبد اللہ یافعی
نے روض الریاحین مین لکھا ہی کہ شیخ عز الدین عبد السلام کو خواب مین دیکھے کہا اسنے کہ ہم جو دنیا
مین حکم کرتے تھے کہ ثواب قرآن کا میت کو نہین پہنچتا ہی سو اس عالم مین اسکا خلاف ہم پر ظاہر ہوا
کہ ہان ثواب پہنچتا ہی اور قرآن قبر کے پاس پڑہنا مکروہ نہین ہی ہو الصحیح ذکر کیا اس بات کو شیخ
ابن ہمام نے رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان
مین وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور کہا کہ صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی
ابن عمر پر **وَعَنْ** ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ
بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہا اسنے کہ جب وفات
دیئے گئے عبد الرحمن بن ابو بکر حبشی مین اور وہ ایک مقام ہی نزدیک مکے کے فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ
فَدُفِنَ بِهَا پھر اٹھالائے مکے کی طرف پھر دفن کئے گئے مکے مین فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ
اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ پھر جب آئے حضرت عایشہ حج کے واسطے تب آئے
قبر پر عبد الرحمن بن ابی بکر کے اور کہے **شعر** وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
اور تھے ہم مانند ہمنشین جذیمہ بادشاہ کے **فائدہ** جذیمہ ایک بادشاہ عراق کا تھا
اسنے دو ہمنشین رکھتا ہی ایک کا نام مالک دوسرے کا نام عقیل وہ بایکدیگر جدا نہوتے تھے
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا مدت دراز زمانے سے یہان تک کہ کہا گیا ہرگز
جدا نہوگے فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا پھر جب جدا پڑ گئے ہم گویا کہ ہم اور مالک لِطُوْلِ
اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا بعد درازی مدت کے ساتھ رہنے کے ایک رات بھی نہ گذری تھی
ہم ساتھ یعنے باوجود ایسی صحبت دراز کے ایسا دور ہوگئے کہ گویا کبھی ساتھ نتھے حضرت عایشہ
نے یہہ دو بیت پڑہے ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ
اور فرمائے قسم اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس تو دفن نکیا جاتا مگر جس جگہہ کہ مرا تھا
فائدہ مردے کو مرنے کی جگہہ سے دوسری جگہہ نہ لیجانا سنت ہی وَلَوْ شَهِدْتُكَ
مَا زُرْتُكَ اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے مرتے وقت تو نہ زیارت کرتی تیری رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَاءً اور روایت ہی رافع سے کہا اسنے کہ نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے مین سے قبر مین اور چھڑکا اسکی قبر پر پانی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلٰثًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک جنازے پر پھر آئے قبر پر اور دونون ہاتھہ سے مٹی ڈالے اسپر اسکی سر کی طرف سے تین بار رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى قَبْرٍ اور روایت ہی عمرو بن حزم صحابی سے کہا اسنے کہ دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کئے ہوئے قبر پر فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذِهِ الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ پھر فرمایا ایذا نہ دے اس قبر والے کو یا فرمایا کہ ایذا نہ دے اسکو یعنے اسکی روح اسکی قبر پر تکیہ لگانے سے ناخوش ہوتی ہی کہ اس مین اسکی اہانت ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ یہہ باب ہی بیان مین رونے کے مردے پر

فائدہ مردے پر رونا بلند آواز سے بغیر نوحہ کے مضایقہ نہین اور نوحہ مکروہ ہی نوحہ کہتے ہین مردے کا بیان کر کے رونے کو یہہ رسم جاہلیت کا تھا اور تعزیت مستحب ہی آگے دفن کے اور بعد اسکے تین روز تک اور ماتم کے واسطے تین روز سے زیادہ بیٹھنا مکروہ ہی بعضے سات روز تک روا کہے ہین اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرین اور صاحب غم تین روز تک مسجد مین بیٹھے رہنا مضایقہ نہین چنانچہ رسول خدا بھی جعفر بن ابی طالب و زید بن حارثہ و عبداللہ بن رواہ کی خبر قتل سنکر تین روز مسجد مین بیٹھے تھے تعزیت کرنے والا کہے کہ کیا بڑی مصیبت یا کیا سخت مصیبت تجھکو پہنچی ہی بعضون نے کہا ایسا کہنا کفر ہی بعضون نے کفر تو نہین لیکن خطاء عظیم ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ آئے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو سیف لوہار پاس اور وہ تھا خاوند ابراہیم کے دایہ کا **فائدہ** حضرت ابراہیم رسول خدا کے فرزند تھے فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ

دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ پھر لیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ابراہیم کو اور بوسہ دیا اور سونگا انکو پھر آئے ہم ابراہیم پاس بعد اسکے اور ابراہیم سخاوت کرتے تھے
اپنے جان سے یعنے موت کی حالت مین تھے اور حضرت ابراہیم دو برس کے تھے فَجَعَلَتْ عَيْنَا
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ پھر شروع کیا دونون آنکھون نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہانے فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ تب کہا حضرت کو عبدالرحمن بن عوف نے اور آپ بھی روتے ہو یا رسول اللہ فَقَالَ يَا ابْنَ
عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى تب فرمایا ای ابن عوف تحقیق آنسو نشانی رحمت
کی ہی پھر پیچھے اسکے دوسرے بار روئے فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ
اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ پھر فرمایا تحقیق آنکھ آنسو بہاتی
ہی اور دل غمگین ہوتا ہی اور نہین کہتے ہین ہم مگر وہ چیز کہ خوش ہو پروردگار ہمارا اور تحقیق ہم
تیری جدائی سے ای ابراہیم بیشک غمگین ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَاْتِنَا اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسنے کہ آدمی
بھیجا بیٹی زینب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت کے پاس کہ تحقیق میرا بیٹا وفات دیا جاتا ہی
تشریف لاؤ ہمارے پاس اور ہمارا حال دیکھو فَاَتَاهُ حضرت زینب کو ابوالعاص بن ربیع
کو دئے تھے فَاَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ
عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى تب آدمی بھیجا حضرت نے کہ جاکر کہو کہ ہم سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین
کہ تحقیق اللہ کا ہی جو لیا اور اسکا ہی جو دیا اور سب اسکے نزدیک ایک مدت مقرر ہی اور آج
کی حیات آج تک ہی تھی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ پھر چاہئے کہ صبر کرے اور چاہئے کہ امید ثواب
کی رکھے فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ پھر آدمی بھیجا زینب نے
اور قسم دی حضرت کو کہ تشریف لاوین انکے پاس پھر کھڑے ہوئے حضرت اور ساتھ ہوئے
حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور کئی شخص صحابہ
فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ پھر اٹھاکے لایا گیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ لڑکا وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ اور حال یہہ تھا کہ اسکی جان نکلتی تھی

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ پھر آنسو بہایا حضرت کے دونون آنکھون نے فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا تب کہا سعد بن عبادہ نے یا رسول اللہ کیا ہی یہہ رونا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ تب فرمایا حضرت نے یہہ نشان ہی رحمت کا کہ رکھا ہی اسکو اللہ نے دلون مین اپنے بندون کے پھر رحمت نہین کرتا اللہ اپنے بندون سے مگر رحمت کرنے والون پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا اسنے کہ بیمار ہوئے سعد بن عبادہ اس بیماری سے جو انکو تھی پھر آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کو ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود کے فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ پھر جب تشریف لائے انکے پاس تو پایا انکو سخت آفت مین بیماری کے فَقَالَ قَدْ قَضٰى تب فرمایا بطور استفہام کے پوری کیا اپنی حیات کو یعنے وفات پایا قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تب عرض کئے مرا نہین ای رسول خدا فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا پھر روئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر جب دیکھا لوگون نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب رونے لگے فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ تب فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب نہین کرتا ہی آنکھ کے آنسو سے اور نہ غم سے دل کے ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور اشارہ کیا اپنی زبان کی طرف یا رحم کرتا ہی ساتھ اسکے یعنے رحمت اور عذاب اللہ کا زبان پر موقوف ہی اگر نوحہ کیا اور بے صبری ناشایستہ باتین کئے تو عذاب کے لایق ہوا اگر اللہ کا حمد کیا تو رحمت اور ثواب کے لایق ہوا وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ اور تحقیق مردہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اسکے لوگون کے **فائدہ** تفصیل اسکی بیان مین حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا کے آویگی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہمارے طریقے پر جو شخص کہ پیٹے رخسارون کو اور چیرے گریبان کو اور بولی بولے جاہلیت کی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِي بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِي مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ اور روایت ہی ابو بردہ تابعی سے جو ابو موسی اشعری کے بیتے تھے کہ بیہوش ہو گئے ابو موسی پھر آئی انکی عورت جو ام عبد اللہ تھی چلاتی تھی رونے کی آواز سے ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ پھر ہوش مین آئے ابو موسی اور کہا کہ کیا نہین جانتی ہی تو اور مجھے خبر دیتے انکو کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اس شخص سے جو منڈے مصیبت مین یا لوچے اپنے بال اور چلا کے روئے اور کپڑے پھاڑے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور لفظ اسکا مسلم کا ہی **وَعَنْ** اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اور روایت ہی ابو مالک اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت مین جاہلیت کے کام مین سے کہ نچھوڑینگے انکو پہلا اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ یہہ کہ فخر کرنا حسب مین **فائدہ** حسب وہ ہی جو کہ بیان کرے آدمی اور اپنے باپ دادون کی بزرگی اور شرافت اور خوبی دوسرا وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین **فائدہ** ان دونون خصلتون سے اپنی تعظیم اور لوگون کی تحقیر حاصل ہوتی ہی یہہ دونون بد ہی تیسرا وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ اور پانی مانگنا ساتھ تارون کے یعنے اس طرح سے کہنا کہ فلانا ستارہ فلانے برج مین آویگا تو مینہہ برسیگا چوتھا وَالنِّيَاحَةُ اور نوحہ کرنا وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جب توبہ نہ کرے آگے موت اپنے کے کھڑی کی جاویگی قیامت کے دن اور کرتا ہوگا اسپر قطران کا۔ قطران ایک قسم کا روغن ہی سیاہ خارشتی اونت کو لگاتے ہین اور اس سے آگ زیادہ بھڑکتی ہی وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ اور کرتا خارش کا **فائدہ** نوحہ کرنے والی کو قیامت کے دن تمام بدن پر خارش ہوگی اور اسپر قطران لگایا جاویگا تا اسکو سوزش اور الم زیادہ ہو کیونکہ اسنے دنیا مین اپنا منہہ کھسوٹتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی اسکا یہہ بدلا ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ

[illegible]

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے
کہ گذر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ روتی تھی ایک قبر پاس فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ
وَاصْبِرِيْ تب فرمایا اسکو ڈر اللہ سے اور صبر کر قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ
بِمُصِيْبَتِيْ کہی اس عورت نے کنارے ہو مجھ سے کسواسطے کہ تو مصیبت مین نہ ڈالا گیا مانند میری
مصیبت کے وَلَمْ تَعْرِفْهُ اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرت کو فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا لوگون نے اس سے تحقیق وُہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے فَاَتَتْ
بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ پھر آئی اس عورت نے
دروازے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نپایا اسنے نزدیک حضرت کے دربانون کو **فائدہ**
اس عورت نے خیال کیا تھا کہ دروازے پر حضرت کے دربانان ہونگے جیسے بادشاہون کے دروازے
پر ہوتے ہین اور مین نہ جا سکونگی فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ تب اسنے کہا کہ نہ پہچانا مین نے آپ کو
فائدہ عذر خواہی کرنے لگی کہ آپ کو مین نے نہ پہچانا نہین تو کاہیکو بے ادبی کرتی بلکہ حکم بجالا
لیتی فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى تب فرمایا حضرت نے کہ صبر پسند نہین ہی
مگر نزدیک شروع صدمے کے یعنے جب ناگاہ صدمہ ہوتا ہی تب صبر کرنے مین ثواب ہی بعد چند
روز کے لاچار ہو کر سب کوئی صبر کرتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ
لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرے مسلمان کے تین شخص اسکے فرزند مین سے
پھر اوے وہ آگ مین واسطے کھولنے قسم کے **فائدہ** قرآن شریف مین اللہ تعالی نے قسم کرتا ہی
کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی نہین تم مین مگر یہہ کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن مثل بجلی چمکنے
والی کے ہو سو جس شخص کے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا مگر اللہ تعالی کی قسم پوری ہونیکے
واسطے یعنے ایک لحظہ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اور بھی
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو
عورتون کی انصار مین سے لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلَّا
دَخَلَتِ الْجَنَّةَ کہ نہین مرتا ہی تم مین سے کسیکے تین فرزند پھر صبر کرے اور امید ثواب کی رکھے

مگر داخل ہوتی ہی بہشت مین فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تب کہی ایک عورت نے
ان مین سے یا دو فرزند مرے ہون یا رسول اللہ قَالَ اَوِ اثْنَانِ فرمایا یا دو ہی مرین رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور ایک روایت مین
بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ تین فرزند مرین کہ نہ پہنچے ہون گناہ کو یعنے نابالغ مرگئے ہون **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ نے یعنے حدیث قدسی مین آیا ہی مَا
لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ
اِلَّا الْجَنَّةَ نہین ہی بندے مومن کو میرے پاس بدلا جسوقت کہ مارون مین اسکے پیارے کو اہل دنیا
مین سے پھر وہ طلب ثواب کا کرے اور صابر رہے مگر بہشت رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو
بخاری نے **الفصل الثانی** فصل دوسری ١ **عَنْ** اَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ روایت ہی ابوسعید
خدری سے کہا اسنے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے
والی کو رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ٢ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ
وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی مومن کا اگر پہنچے اسکو نعمت اور مال اور
خوبی تعریف کرے اللہ کی اور شکر کرے اور پہنچے اسکو سختی اور غم حمد کرے اللہ کا اور صبر کرے فَالْمُؤْمِنُ
يُؤْجَرُ فِي كُلِّ اَمْرِهِ پھر مومن ثواب دیا جاتا ہی اپنے سب کام مین نعمت ہو یا مصیبت شکر و صبر سے
حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِي امْرَاَتِهِ یہان تک کہ لقمے مین کہ اٹھاوے اسکو اور رکھے
اپنی عورت کے منہہ مین یعنے مومن بندہ سب حال مین ثواب پاتا ہی اداے حقوق اور عبادات مین
اور حظوظ اور عادات یعنے اگرچہ ظاہر مین شہوات اور عادات نظر آتے ہین لیکن سب عبادات مین داخل
ہوتے ہین رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین۔
٣ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ
اِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ اور روایت ہی
انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی مومن مگر اسکے واسطے دو

البکاء علی المیت

دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ اوپر چڑھتا ہی اس سے عمل اسکا اور ایک دروازہ ہی کہ اترتی ہی اس سے روزی اسکی فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ پھر جب مرجاتا ہی مسلمان روتے ہین وہ دونون دروازے اسپر **فائدہ** دروازہ عمل پہنچنے کا اسواسطے روتا ہی کہ مین سعادت سے نیک عمل کے محروم رہا اور دروازہ رزق کا اسلئے روتا ہی کہ روزی اسکی عمل نیک کی تائید ہوتی ہی فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ پھر یہی ہی قول اللہ تعالی کا پھر نہ رویا اُن پر آسمان اور نہ زمین **فائدہ** اس آیت مین یہہ بیان ہی کہ کافرون کے مرنے سے آسمان وزمین نہین روتا تو مسلمان کے مرنے سے آسمان وزمین روتے ہین سو یہی معنے ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اسکے واسطے دو فرط میری امت مین سے داخل کرے اسکو اللہ بسبب ان دونون کے بہشت مین **فائدہ** فرط وہ شخص ہی کہ قافلے اور لشکر کے آگے جاکر پانی دانہ گھانس وغیرہ جو منزل مین چاہیئے اسکی تیاری کرتا ہی مراد یہان فرزند ہی جو آگے مرجاتا ہی جیسا کہ میر منزل آگے جاکر لشکر کی تیاری کرتا ہی اسیطرح لڑکا اپنے مان باپ کے واسطے اس جہان مین بہشت مین تیاری کرتا ہی آگے بڑھکے فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ تب کہا حضرت عایشہ نے پھر جو شخص کہ ہو واسطے اسکے ایک فرط آپکی امت مین سے یعنے جسکا ایک فرزند مرا ہو اسکا کیا حال ہی آپ نے تو دو فرط کی بشارت فرمائی قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فرمایا اور جو شخص کہ ہو اسکے واسطے ایک فرط اسکو بھی خدا تعالی بہشت مین لاویگا ای توفیق دی گئی یعنے عایشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ اللہ نے تجھکو توفیق نیکی کی دی ہی کہ مسایل دین کے تحقیق کرتی ہو فَقَالَتْ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ پھر کہا عایشہ رض نے پھر جو شخص کہ نہو اسکے واسطے ایک فرط بھی آپ کے امت مین سے اسکا کیا حال ہوگا قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ فرمایا حضرت نے پھر مین ہون فرط اپنی امت کا **فائدہ** مین آگے جاونگا اور اس عالم مین انکی کارسازی کرونگا اور یہہ ثواب لوگ جو اپنے فرزند کے مرنے سے پاتے ہین سبب اسکا درد والم ہی جو انکو پہنچتا ہی لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ ہرگز مصیبت زدہ نہوئی میری امت میرے مرنے کی مصیبت کے مانند کیونکہ مین انکے پاس انکی مان باپ اور فرزندون سے محبوب تر تھا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

وعن اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلَائِکَتِہٖ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مرتا ہی فرزند بندے کا فرماتا ہی اللہ اپنے فرشتون کو قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ قبض کیا تمنے روح لڑکے کا میرے بندے کے تب کہتے ہین فرشتے ہان قبض کیا ہم نے پھر مہربانی کرتا ہی اللہ اپنے بندے پر فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ پھر کہتا ہی کیا قبض کیا تمنے میوے کو اسکے دل کے اور حاصل زندگانی کو اسکے تب کہتے ہین فرشتے ہان قبض کیا ہم نے فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ تب فرماتا ہی اللہ کیا کہا میرے بندے نے وقت قبض روح اپنے فرزند کے فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ تب کہتے ہین فرشتے تعریف کی تیری اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ تب فرماتا ہی اللہ بناؤ میرے بندے کے واسطے ایک گھر بہشت مین

فائدہ اس شخص کا گھر اسکے فرزند کے مرنے سے ویران ہوا ایک گھر بہتر اس سے بہشت مین اسکے واسطے بناؤ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ اور نام رکھو اس گھر کا بیت الحمد کہ یہہ جزا ہی اسکے حمد اور رضا کا جو مصیبت مین کیا تھا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دیوے مصیبت زدہ کو تو اسکے واسطے ہی ثواب مانند ثواب مصیبت زدہ کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمِ نِ الرَّاوِیْ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث سے علی بن عاصم کے جو راوی اسکا ہی اور کشف مین لکھا ہی کہ ائمہ حدیث کے اسکو ضعیف کہتے ہین وَقَالَ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور کہا ترمذی نے اور روایت کیا اسکو بعضے راویون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اسی اسناد کے موقوف عبد اللہ بن مسعود پر

وعن اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ

اور روایت ہی ابو برزہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دیوے ثکلی کو پہنایا جاویگا اسکو لباس بہشت مین **فائدہ** ثکلی کہتے ہین اس عورت کو کہ جسکا فرزند مرگیا ہو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے کہا اسنے کہ جب آئی خبر موت جعفر کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کرو جعفر کی اولاد کی واسطے کھانا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ پھر بیشک آئی ہی انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہی انکو کھانا پکانے سے یعنے موت کی خبر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اہل میت کو اسکے اقربا اور پڑوسیون پر کھانا بھیجنا مستحب ہی بعضے کہتے ہین کہ اہل مصیبت کے واسطے پہلے روز کھانا بھیجنا مکروہ نہین دوسرے روز بھیجنا مکروہ ہی اور وہ کھانا غیر اہل مصیبت بھی کھانا روا ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ نوحہ کیا جاتا ہی اسپر پھر تحقیق وہ عذاب کیا جاتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ نوحہ کیا جاتا ہی اسپر قیامت کے دن مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ اور روایت ہی عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ تحقیق اسنے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ سے وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ اس حالت مین کہ ذکر کیا گیا ان سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ تحقیق مردہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندے کے اسپر تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فرماتے ہین حضرت عائشہ بخشے اللہ ابی عبد الرحمن کو **فائدہ** یہہ کنیت ہی ابن عمر کی اور یہہ لفظ وہان بولتے ہین کہ جہان کوئی خطا کیا ہو کہتے ہین کہ اللہ اسکو بخشے اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ جانیو کہ تحقیق ابن عمر نے جھوٹھ نہ کہا لیکن بھول گیا ہی جو رسول خدا سے سنا یا کہ چوک گیا ہی اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب البکاء

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا
لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِھَا سوا اسکے نہین ہی کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت
یہودی کے قبر پر رویا جاتا تھا اسپر تب فرمایا تحقیق یہہ لوگ روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ عذاب
کیجاتی ہی اپنی قبر مین **فائدہ** حضرت نے اس یہودن کے حق مین فرمایا وہ بسبب اپنے کفر کے
قبر مین عذاب پاتی ہی اور یہہ اسکو مرحوم جان کر روتے ہین سو اسبات کو ابن عمر نے سمجھا کہ رونے
کے سبب سے اسپر عذاب ہوتا ہی ایسا نہین بلکہ ابن عمر نے بھول گیا یا خطا کیا یا ہی اور تفصیل اسکی
آیندہ حدیث مین آویگی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[۳]
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّۃَ
فَجِئْنَا لِنَشْھَدَھَا وَحَضَرَھَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ جَالِسٌ
بَیْنَھُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا اسنے کہ مری بیٹی عثمان
بن عفان کی مکے مین پھر آئے ہم تا کہ حاضر ہون اسکے جنازے پر اور حاضر
ہوئے اسکے جنازے پر ابن عمر اور ابن عباس اور تحقیق مین بیٹھا
ہوا تھا ان دونون کے بیچ مین فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ
لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَھُوَ مُوَاجِھُہٗ اَلَا تَنْھٰی عَنِ الْبُکَاءِ تب کہا
عبد اللہ بن عمر نے عثمان کے فرزند عمرو کو اور وہ انکے سامھنے تھا کیا منع نہین کرتا ہی تو رونے
سے عورتون کو فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ
بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ پھر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میت عذاب
کیجاتی ہی بسبب رونے اسکے گھر والون کے اسپر فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ
یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ تب کہے ابن عباس نے تحقیق عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے بعضے ان
باتون کو یعنے مضمون ایسا ہی تھا عبارت مین کچھ کم زیادہ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ
مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ پھر حدیث بیان کی ابن عباس نے
اور کہا کہ پھر آئین ساتھ عمر کے مکے سے یہان تک کہ پہنچے ہم بیدا مین جو وہ مکے اور مدینے کے
درمیانے ایک مقام کا نام ہی فَاِذَا ھُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَۃٍ پھر یکایک عمر
قریب ہین سوارون کے درخت سمرہ کے سائے مین فَقَالَ اذْھَبْ فَانْظُرْ مَنْ ھٰؤُلَاءِ
الرَّکْبُ تب فرمایا عمر نے جا اور دیکھہ کون ہین یہہ سواران فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ

باب البکاء علی المیت

صُهَیْبٌ پھر دیکھا مین نے تو وہ صہیب رومی ہین اور انکے ساتھ کئی سوار ہین قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ کہا ابن عباس نے پھر خبر دیا مین نے عمر کو فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ تب کہا عمرؓ نے بلاؤ اسکو پھر آیا مین صہیب پاس فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور کہا مین نے چلو اور ملو امیر المومنین عمرؓ سے فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ پھر جب مدینے کو پہنچے اور زخمی کئے گئے عمرؓ آئے صہیب روتے ہوئے کہتے تھے وای میرے بھائی وای میرے صاحب فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ تب کہا عمر نے ای صہیب کیا روتا ہی تو مجھ پر اور حال یہہ ہی کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میت عذاب کئی جاتی ہی بسبب بعضے رونے اُسکے گھر والون کے اسپر فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ پھر کہا ابن عباس نے پھر جسوقت کہ مرے عمر ذکر کیا مین نے اسکا حضرت عایشہ سے یعنے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میت عذاب دئی جاتی ہی اسکے لوگ کے رونے سے اسپر فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ تب کہا حضرت عایشہ نے رحم کرے اللہ عمر پر ایسا نہین ہی قسم اللہ کی نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ میت عذاب دئی جاتی ہی رونے سے اپنے گھر والون کے اسپر ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافرون کو عذاب بسبب رونے اسکے گھر والون کے وَقَالَتْ عَائِشَةُ اور فرمایا حضرت عایشہ نے اپنے بات کی دلیل کے واسطے حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ بس ہی تمکو قرآن کہ اسی مین فرماتا ہی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور نہین اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسریکا یعنے گناہ ایک کا دوسرے پر نہین لکھتے ہین سو رونا پلانا گناہ اہل میت کا میت بیچارے کو کس واسطے عذاب وینگے اسکا کیا گناہ ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی کہا ابن عباس نے اس آیت کے مضمون پر یہہ آیت کہ اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنے آدمی جو بے اختیاری سے ہنستا اور روتا ہی سو اللہ ہنساتا اور اللہ رولاتا ہی اس مین بندیکی دخل نہین قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا کہا ابن ابی ملیکہ نے پھر نہ کہا ابن عمر نے کچھ **فائدہ** یہہ حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ

مجتہد دلیل کے تابع ہی جب دلیل شارع کی پہنچی اپنی خطا سے واقف ہو جاوے اور قبول کر لیوے تا جھگڑا واقع نہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر مارے جانے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی جنگ موتہ کے بیچ مسجد میں انکے غم میں پہچانا جاتا تھا حضرت میں غم وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ اور میں دیکھتی تھی دروازے کے سوراخ سے یعنے دروازے کے شگاف سے فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ پھر آیا ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتیں جعفر کی روتی ہیں اور ذکر کیا انکے رونے کا فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ پھر حکم کیا اس شخص کو کہ منع کرے انکو رونے سے فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ پھر گیا وہ شخص اور پھر آیا حضرت پاس دوسرے بار نہ مانا عورتوں نے اسکا کہنا اور رونے سے باز نہ آیا فَقَالَ اِنْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر فرمایا حضرت نے منع کر انکو پھر آیا وہ شخص حضرت پاس تیسری بار کہا قسم اللہ کی غالب آئیں ہم پر عورتیں یا رسول اللہ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ پھر کہا حضرت عائشہ نے جانتی ہوں میں کہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو پھر ڈال انکے منہہ میں خاک تا رونے سے باز آویں حضرت عائشہ کہتی ہیں فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہی میں اپنے دل میں اس شخص پر خطاب کر کے خاک پڑے اللہ تیری ناک یعنے تجھکو خوار و ذلیل کرے کہ نہیں کیا تو نے جو کچھ کہ فرمایا تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے عورتوں کو جعفر کی رونے سے باز رکھا وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ اور خلاص نہ کیا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج سے یعنے حکم حضرت کا پہنچا دیا تھا بار بار اگر کیوں کہا کہ وہ رونے سے باز نہیں آتے اور حضرت کو تکلیف میں کسواسطے ڈالا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اسنے کہ جب مرے ابو سلمہ جو میرے پہلے خاوند تھے کہا میں نے کہ ابو سلمہ مسافر ہی اور مسافرت کی زمین میں ہی **فائدہ** ابو سلمہ پہلے تھے

حبشے کو ہجرت کر گئے تھے سو وہان سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تھے تو مسافر تھے اور کسی سے بات چیت دوستی نہین رکھتے تھے لَاَبْکِیَنَّہٗ بُکَاءً یُتَحَدَّثُ عَنْہُ البتہ روؤن مین اسپر ایسا رونا کہ لوگون مین ذکر ہوا کرے کہ کوئی اپنے خاوند پر ایسا نہ رویا ہوگا فَکُنْتُ قَدْ تَہَیَّأْتُ لِلْبُکَاءِ عَلَیْہِ پھر تحقیق کی تھی (تحصیل) مین نے ابو سلمہ پر رونے کی اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ تُرِیْدُ اَنْ تُسْعِدَنِیْ یکایک آگئی ایک عورت چاہتی تھی کہ تائید کرے میری رونے مین فَاسْتَقْبَلَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تُدْخِلِی الشَّیْطَانَ بَیْتًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ مِنْہُ مَرَّتَیْنِ پھر سامھنے آگئے اس عورت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کیا چاہتی ہی تو کہ داخل کرے شیطان کو اُس گھر مین کہ نکالا اسکو اللہ جس گھر سے دوبار **فائدہ** ایکبار مسلمان ہونے سے شیطان اس گھر سے نکل گیا ہی اور دوسرے بار ہجرت کرنے سے ام سلمہ کہتے ہین جب حضرت نے یہہ بات فرمائی وَکَفَفْتُ عَنِ الْبُکَاءِ فَلَمْ اَبْکِ اور باز رہی مین رونے سے پھر نہ روئی بعد اسکے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر صحابی سے کہا انّے کہ بیہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ پر یعنے عبد اللہ نے ایک وقت بیمار ہوئے تھے حالت نزع کی سی ہو گئی تھی اگرچہ اُنہون نے بیماری سے نہین موا جنگ مین موتہ کے شہید ہوئے فَجَعَلَتْ اُخْتُہٗ عَمْرَۃُ تَبْکِیْ وَاجَبَلَاہُ وَاکَذَا وَاکَذَا تُعَدِّدُ عَلَیْہِ پھر شروع کیا اسکی بہن عمرہ نے رونا اور کہنا شروع کیا کہ افسوس اے پہاڑ اے ایسے اور اے ویسے شمار کرتی تھی اسپر خوبیان جیسا کہ عورات نوحے مین بیان کرتی ہین فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ کَذَالِکَ پھر کہا عبد اللہ بن رواحہ نے جب ہوش مین آیا کہا تو نے میرے اوصاف سے کچھ مگر کہا گیا مجھکو بطور مزاخ کے ویساہی وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْکِ عَلَیْہِ اور زیادہ کیا ایک روایت مین یہہ کہ جب مرے ابن رواحہ نہ روئی عمرہ نے اسپر رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اور روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ہی کوئی مردہ کہ مرے فَیَقُوْمُ بَاکِیْھِمْ فَیَقُوْلُ

وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ
اَهٰكَذَا كُنْتَ پھر کھڑا ہو رونے والا ان مین کا اور کہے افسوس ای پہاڑ ای سردار اور مانند اسکے
اور الفاظ مگر مقرر کرتا ہی اللہ اسپر دو فرشتے مارتے ہین اسکے سینے پر اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو
فائدہ یہہ بھی ایک طور کا عذاب ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ حَسَنٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے مرگیا ایک میت
لوگون مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جمع ہوئین عورتین اور رونے لگے اسپر فَقَامَ
عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ پھر کھڑے ہوئے عمر منع کرنے لگے انکو اور کھدیڑنے لگے انکو فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ
مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے
انکو ای عمر اسواسطے کہ آنکھہ آنسو گرانے والی ہی اور دل مصیبت زدہ ہی وقت مصیبت کا قریب
اور تازہ ہی **فائدہ** اُن عورتون نے بغیر نوحہ کے آنسو بہائی تھین جیسا کہ حدیث سے صاف
معلوم ہوا اسکو عمر رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا حضرت نے انکو منع فرمایا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ
بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہا اسنے مرے زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بی بی ابوالعاص کی تھی
پھر روئین عورتین فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ پھر کھڑے ہوئے عمر کہ انکو مارنے اپنے کوڑے سے
فَاَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ پھر ہٹا دیا
عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے اور فرمایا ٹھہر جا ای عمر ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ
اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ پھر فرمایا عورتونکو بچاؤ اپنے تئین شیطان کی آواز سے
یعنے نوحہ کرنے سے اپنے کو بچاؤ جو کچھہ کہ ہو آنکھہ سے اور دل سے سو اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے ہی یعنے آنسو بہانا اور غم کھانا
اللہ کی جانب سے ہی وَمِنَ الرَّحْمَةِ اور رحمت اور مہربانی سے وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَ
مِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ اور جو کچھہ کہ ہو ہاتھہ اور زبان سے سو وہ شیطان سے ہی
رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنِ** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا

مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے جب مرے حسن بیٹے امام حسن بن علی کے کھڑا کیا انکی عورت نے خیمہ انکی قبر پر ایک برس **فائدہ** معنا تعلیق کا ہم آگے بیان کر چکے ہین اور حسن المثنی کی عورت ایک برس قبر کے پاس خیمے مین بیٹھی ہوی رویا کی بعد ایک سال کے جب غم کم ہوا خیمہ اٹھا ڈالی فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُولُ أَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا پھر سنا اسنے ایک آواز کرنے والے کو کہتا تھا سنتے رہو بھلا پایا تمنے جسکو کھویا تھا فَأَجَابَهُ آخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا تب جواب دیا اسکو دوسرے نے نہین بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے کہا ان دونون صحابہ نے نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے کے فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِي قُمُصٍ پھر دیکھا حضرت نے ایک گروہ کو اہل میت سے کہ پھینک دیئے تھے اپنے چادرین اور چلے تھے فقط پیراہن پہنے **فائدہ** یہہ رسم جاہلیت کی تھی جب جنازے کے ہمراہ چلتے ردا نہین اوڑھتے تا پریشانی پر اشارہ ہو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام پر جاہلیت کے عمل کرتے ہو أَوْ بِصُنْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ یا کام سے جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِي غَيْرِ صُوَرِكُمْ تحقیق قصد کیا مین نے کہ بد دعا کرون تم پر ایسی بد دعا کہ ہوجاؤ تم اپنی دوسری صورت مین یعنے صورت مسخ ہوجاوے سوّر بندر بن جاوین قَالَ فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ کہا راوی نے پھر لین سب نے اپنی چادرین اور پھر نہ کیا ایسا کام جاہلیت کا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ ساتھ کیا جاوے اس جنازے کے جسکے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو **فائدہ** جنازے کے ہمراہ جانا سنت ہی لیکن نوحہ گر اسکے ساتھ ہونے کے سبب سے ترک کیا جاتا ہی اسیطرح دعوت کو قبول سنت ہی مگر وہان ناچ راگ ہو تو

باب البکاء علی المیت

[illegible] روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

وعن ابی هریرة ان رجلا قال له مات ابن لی فوجدت علیه
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ان سے کہ مر گیا ایک بیٹا میرا غم
کھایا مین اسپر هل سمعت من خلیلك صلوات الله وسلامه علیه شیئا
یطیب بانفسنا عن موتانا کیا سنا ہی تمنے اپنے دوست جانی یعنے پیغمبر خدا سے کہ درود
اللہ کا اور سلام اسکا ان پر ہووے کوئی ایسی چیز کہ خوش کرے ہمارے دلون کو ہمارے مردون کی
طرف سے قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال کہا ابو ہریرہ نے ہان سنا ہی مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا صغارهم دعامیص الجنة چھوٹے لڑکے مسلمانون
کے جو مرتے ہین دعامیص ہین بہشت کے **فائدہ** دعموص ایک چھوٹا کیڑا ہوتا ہی پانی مین
غوطہ مارتا ہی اور نکلتا ہی سو چھوٹے لڑکے بہشت مین پھرتے ہین جہان چاہتے ہین جاتے ہین
اور ہر کام مین دخل دیتے ہین یلقی احدهم اباه فیاخذ بناحیة ثوبه فلا یفارقه
حتی یدخله الجنة ملاقات کریگا کوئی ایک ان مین سے اپنے باپ کی اور پکڑیگا کونا اسکے
کپڑیکا پھر جدا نہو ویگا اس سے یہان تک کہ داخل کریگا اسکو بہشت مین **فائدہ** اس
حدیث مین باپ کا ذکر ہی فقط ماکا ذکر نہین یا اسواسطے ہی کہ باپ اصل ہی بیٹے کا یا اسلئے
کہ مردان اکثر صبر کرتے ہین اور عورات بہت بے صبر ہوتے ہین اور بعضے احادیث مین ماکا ذکر
بھی آیا ہی اور بعضے حدیثون مین ماباپ دونون مذکور ہین جیسا مواهب [illegible] واللہ اعلم
رواه مسلم واحمد واللفظ له روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے اور لفظ احمد
کا ہی **وعن** ابی سعید قال جاءت امراة الی رسول الله صلى الله
علیه وسلم فقالت یا رسول الله ذهب الرجال بحدیثك اور روایت
ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ آئی ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کیا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حصہ لیتے ہین مردین آپ کی حدیث سے اور فایدہ پاتے ہین
آپکے نصایح سے فاجعل لنا من نفسك یوما نأتیك فیه پھر مقرر کرو ہمارے واسطے
اپنی ذات شریف ایک روز کہ آوین ہم پاس اسدن تعلمنا مما علمك الله تا کہ سکھلاوے
آپ ہمکو اس چیز سے کہ سکھلایا آپ کو اللہ نے فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی
مکان کذا وکذا تب فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے فلانے دن فلانے فلانے

مکان مین فاجتمعن فاتاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمھن مما علمہ اللہ پھر جمع ہوئین عورتین تب آئے انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر سکھلایا انکو اس چیز سے جو سکھلایا تھا انکو اللہ نے ثم قال ما منکن امراۃ تقدم بین یدیھا من ولدھا ثلاثۃ الا کان لھا حجابا من النار پھر فرمایا حضرت نے نہین ہی تم مین سے کوئی عورت کہ بھیجے اپنے آگے اپنے فرزند سے تین مگر ہوگا اسکا فرزندکو آگے بھیجنا اسکے واسطے پردہ آگ سے یعنے دوزخ کی آگ مین جانے کا مانع ہوگا فقالت امراۃ منھن یا رسول اللہ او اثنین فاعادتھا مرتین تب کہا ایک عورت نے ان مین سے یا رسول اللہ یا دو فرزند بھیجے ہو تو اور دوہراکے کہا اس عورت نے یہہ بات دوبار ثم قال واثنین واثنین واثنین تب فرمایا حضرت نے اور دو ہی اور دو ہی اور دو ہی یعنے تین بار فرمایا کہ دو فرزند آگے ماکے دنیا سے جانا اسکو دوزخ مین جانے سے مانع ہوتے ہین رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لھما ثلثۃ الا ادخلھما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھما اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہین کوئی دو مسلمان یعنے ماباپ کہ مرے دونون کے تین فرزند مگر یہہ کہ داخل کریگا دونون کو اللہ نے بہشت مین زیادتی سے اپنی رحمت کے ان دونون کو فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان پھر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یا دو ہی فرزند مرین فرمایا یا دو ہی فرزند مرین ہون تو بھی اللہ بہشت مین انکے ماباپ کو داخل کریگا قالوا او واحد قال او واحد عرض کیا یا ایک ہی فرزند مرا ہو تو فرمایا یا ایک بھی موا ہو تو یہی حکم ہی ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ پھر فرمایا قسم ہی اس خداے پاک کی کہ جان میری جسکے ہاتھ مین ہی کہ پیٹ سے ناتمام گرا ہوا بچہ کھینچیگا اپنی ماکو اپنے تار سے بہشت کی طرف جسوقت کہ ثواب چاہیگی اسکی مرنے سے یعنے صبر کریگی اور نہ رو دیگی تو وہ بچہ اپنے ناف کے تار سے اپنی ماکو بہشت مین کھینچ لے جاویگا **فائدہ** سرر کہتے ہین ناف کے تار کو جو لڑکے کے ناف مین مثل رسی کے ہوتا ہی اسکو کاٹتے ہین اور نالا بدانا مشہور ہی جب ناتمام بچے کا یہہ حال ہو پورا بچہ مرے اور اسکی ما اسپر صبر کریگی تو کیون وہ بہشت مین داخل نہوگی

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ روایت کیا
اسکو احمد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت کے قول والذی نفسی بیدہ سے آخر تک اور
اول حدیث ما من مسلمین سے آخر تک اسکی روایت مین نہین ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگے بھیجے تین بچون کو اپنے فرزند مین سے
کہ نہ پہنچے ہون گناہ کو اور حد بلوغ کو ہونگی وہ تینون بچے اسکے واسطے پناہ مضبوط دوزخ کی آگ سے
فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ تب کہا ابو ذر نے آگے بھیجا ہون مین دو فرزند قَالَ وَاثْنَيْنِ
اور فرمایا اور دو فرزند بھی پناہ ہوتے ہین آگ سے قَالَ اُبَیُّ ابْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ
الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا کہا ابی بن کعب ابو المنذر قاریون کے سردار نے بھیجا ایک مین نے
ایک فرزند **فائدہ** ابی بن کعب کی کنیت ابو المنذر تھی اور انکو قاریون کے سردار اور سید الانصار
کہتے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو سید المسلمین بھی کہا ہی قَالَ وَوَاحِدٌ فرمایا
حضرت نے اگر ایک فرزند آگے بھیجا تو آگ سے بچاتا ہی **فائدہ** حضرت نے پہلے تین فرزند
کے واسطے فرمایا جب دو ایک کا حال پوچھا گیا تو اسکا بھی یہی حکم ہی فرمایا اسکا سبب یا یہہ ہی
کہ اسیوقت اسبات پر وحی نازل ہوئی یا یہہ کہ حضرت نے دعا فرمائی قبول ہو گئی تب یہہ حکم فرمایا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ**
قُرَّةَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ
اور روایت ہی قرہ مزنی صحابی سے تحقیق کہ ایک شخص آتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
اسکے ساتھ رہتا ایک بیٹا اسکا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهُ تب فرمایا
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی تو اسکو فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ
اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ تب کہا یا رسول اللہ دوست رکھے آپکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہون مین
اسکو یعنے مین اس لڑکے کو بہت دوست رکھتا ہون فَفَقَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ پھر نہ پایا اس لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرمایا
کیا ہوا بیٹا فلانے کا یعنے کہان گیا اور کیا حال ہی اسکا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ

عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا **فائدہ** وہ شخص بھی اس مجلس مین حاضر تھا حضرت نے عمر کی بات
اس سے نہ پوچھی بشارت مین اسکو خطاب کیا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب
ان لا تاتي بابا من ابواب الجنة الا وجدته ينتظرك تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا نہین دوست رکھتا ہی تو کہ نہ آوے تو کسی دروازے پر بہشت کے دروازون مین
سے مگر پاوے تو اسکو کہ انتظار کرتا ہی تیری فقال رجل يا رسول الله له خاصة أم لكلنا
تب کہا اس مرد نے یا رسول اللہ یہہ بشارت خاص اسیکے واسطے ہی یا ہم سب کے لئے قال بل لكلكم
فرمایا بلکہ تم سب کی واسطے ہی رواه احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن**[١٨] علي قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان السقط ليراغم ربه اذا ادخل ابويه
النار اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا
حمل جو گرتا ہی بیشک جھگڑیگا اپنے رب سے کہ جب ڈالیگا اسکے ماباپ کو دوزخ کی آگ مین فيقال
ايها السقط المراغم ربه ادخل ابويك الجنة تب کہا جاویگا ای پیٹ سے گرے ہوئے
لڑکے جھگڑنے والے اپنے رب سے لے آ اپنے ماباپ کو بہشت مین فيجرهما بسرره حتى يدخلهما
الجنة پھر کھینچیگا ماباپ کو اپنے ناف کی نار سے یہان تک کہ داخل کریگا دونون کو بہشت مین
رواه ابن ماجة روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وعن**[١٩] ابي امامة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تبارك وتعالى يا ابن ادم ان صبرت واحتسبت
عند الصدمة الاولى اور روایت ابو امامہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا حضرت نے کہتا تھا اللہ برکت والا بزرگ ای بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو اور ثواب چاہے تو نزدیک
اول کوفت مصیبت کے لم ارض لك ثوابا دون الجنة تو راضی ہونگا مین تیرے واسطے ثواب دینے
مین سواے بہشت کے یعنے البتہ تجھکو بہشت مین لاونگا رواه ابن ماجة روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے
وعن[٢٠] الحسين بن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم ولا
مسلمة يصاب بمصيبة فيذكرها وان طال عهدها اور روایت ہی امام حسین بن علی
سے کہ اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین کوئی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت کہ پہنچے انکو
مصیبت پھر یاد کرے اسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا فيحدث لذلك استرجاعا پھر
از سر نو کہے اس مصیبت کی واسطے انا للہ وانا الیہ راجعون الا جدد الله تبارك وتعالى
له عند ذلك فاعطاه الله مثل اجرها يوم اصيب بها مگر تازہ ثواب دیتا ہی اللہ برکت والا

بزرگ اسکی واسطے نزدیک انا للہ کہنے کے پھر دیتا ہی اسکو اللہ مانند اس دن کے ثواب کے کہ جسدن پہنچایا گیا تھا مسلمان وہ مصیبت رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ [21] اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ٹوٹ جاوے نعلین کا تسمہ تم مین سے کسی کا پھر چاہیئے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اسواسطے کہ یہہ بھی مصیبت مین داخل ہی

وَعَنْ [22] اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ اور روایت ہی ام دردا سے جو عورت ابو دردا کی ہی کہا اسنے کہ سنا مین نے ابو دردا کو کہتا تھا کہ سنا مین نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ برکت والا بزرگ نے عیسی کو فرمایا کہ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ ای عیسی تحقیق مین بھیجنے والا ہون تیرے بعد ایک امت کو کہ جب پہنچے انکو وہ چیز جو دوست رکھتے ہین اسکو مثل نعمت کے حمد و شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے انکو وہ چیز کہ ناخوش رکھتے ہین اسکو مثل بلا اور آفت کے تو ثواب کی امید رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہہ ہی کہ نہین ہی انکو برداشت اور عقل فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ تب کہا عیسی نے ای رب میرے کسطرح ہوگا یہہ انکو صبر اور امید ثواب کی اور حال یہہ ہی کہ نہین ہی برداشت اور نہ عقل فَقَالَ اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ تب فرمایا پروردگار نے دونگا مین انکو اپنے حلم مین سے اور اپنی علم مین سے **فائدہ** مصیبت کے صدمے سے انکا حلم اور عقل جاتی رہیگی باوجود اسکے صبر کرینگے اور امید ثواب کی رکھینگے رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا ان دونون حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

یہہ باب ہی بیان مین زیارت قبرون کے **فائدہ** زیارت قبور کی بالاتفاق مستحب ہی اسواسطے کہ دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور دنیا کی فنا کی کیفیت معلوم ہوتی ہی اور مردون کے حق مین دعا ہوتی ہی اور انکی مغفرت چاہتی ہین اور اسپر احادیث وارد ہوئے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کو تشریف لیجاتے اور اہل قبور پر سلام کرتے اور انکی مغفرت چاہتے لیکن اہل قبور سے تائید چاہنا اور استمداد کرنا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر فقیہون نے اسکا انکار کیا ہی اور مشائخ صوفیہ کے پاس استمداد اہل

قبور سے درست ہی اور امام شافعی کہتے ہین کہ قبر موسی کاظم کی دعا کی قبولیت کی واسطے تریاق مجرب ہی اور حجت الاسلام امام محمد غزالی نے کہا ہی کہ جس سے زندگی کی حالت مین استمداد کیا جاتا ہی بعد وفات کے بھی اس سے تائید چاہنا روا ہی آداب زیارت کے یہہ ہین کہ قبر کی طرف منہہ اور پیٹھہ قبلے طرف کرین اور سلام کہین اور قبر کو ہاتھہ سے نہ چھینا اور بوسہ ندینا اور اپنے کو خمیدہ نکرنا اور خاک پر منہہ نہ رگڑنا کہ یہہ عادت نصارٰی کی ہی اور قرآن پڑہنا قبر کے پاس امام ابوحنیفہ کے پاس مکروہ ہی اور امام محمد کے پاس مکروہ نہین اور فتوی قول پر امام محمد کے ہی اور زیارت قبور کی جمعہ کے روز افضل ہی دوسرے دنون سے اول روز مین جمعہ کے زیارت کرنا بہت بہتر ہی اور حرمین شریفین کی چال یہی ہی اور ہمارے ملک مین عوام لوگ جمعہ کے دن زیارت قبور سے منع کرتے ہین اور اس بات مین جو حدیث لاتے ہین ہرگز صحیح نہین اور بے ضرورت قبرون مین سیر کرنا مکروہ ہی اور بعد موت کے سات روز تگ صدقہ اور خیرات کرنا مستحب ہی اور اسبات پر احادیث صحیح وارد ہوئے ہین اور ہر جمعہ کی شب کو روح میت کی اپنے گھر کو آتی ہی اور دیکھتی ہی کہ اپنے واسطے کچھ تصدق کرتے ہین یا نہین واللہ اعلم

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا روایت ہی بریدہ صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین تمکو زیارت سے قبور کے پہلے سو اب زیارت کرو اسکی **فائدہ** زیارت قبرون کی اول اسلام مین اسواسطے منع کیا تھا کہ ایام جاہلیت کے قریب تھے کہین لوگ عادت کے موافق قبرون کے ساتھہ عمل نکرین جب شرع کے احکام ہر ایک کو معلوم ہوگئے اب پہلا حکم منسوخ کر دیا اور زیارت قبور کی اجازت فرمایا اور عورتین قبور کی زیارت کرنے مین فقہا اختلاف کرتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ رخصت زیارت قبور کی مرد عورت سب کو شامل ہی اور اور حدیث مین جو آیا ہی کہ زیارت کرنے والی عورت پر خدا لعنت کرے سو یہہ حدیث رخصت کے آگے وارد ہوئی ہی واللہ اعلم وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ اور منع کیا تھا مین تمکو نگاہ رکھنے کو قربانی کے گوشت سے زیادہ تین روز سے سو اب نگاہ رکھو جب تک کہ تمکو ظاہر ہو یعنے جب تک تمکو خوش لگے تب تک نگاہ رکھو **فائدہ** اول اسلام مین لوگ محتاج تھے اسواسطے حکم تھا کہ تین روز سے زیادہ گوشت قربانی کا نرکہین تا مسکین لوگ کو بھی گوشت پہنچے جب اللہ نے فراغت دی اب حاجت لوگون کو نہی تو فرمایا کہ جب تک تمکو اچھا لگے تب تک نگاہ رکھو وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا